شرح

ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ عیسوی

ترمیم شدہ

حسب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۵ع

مع شرح مطالب و نظائر ہای کورٹ واقع برٹش انڈیا و پریوی کونسل و
چیف کورٹ پنجاب و صدر دیوانی آگرہ مع اصول شرع محمدی و دہرم شاستر
و اصول قانون و رسالہ رہن نامجات میکفرسن صاحب و فیشر صاحب وغیرہ وغیرہ

مولفہ

سید ضامن حسن وکیل عدالت دیوانی ضلع مرادآباد ساکن امروہہ محلہ دانشمندان

بتحریک بابو امراؤلال صاحب ہیڈ اسسٹنٹ مطبع

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

قیمت سوا محصول ڈاک

طبع اول ۵۰۰ جلد

ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۲ع

۱۲۰۳

یہ کتاب

بنام نامی عالیجناب

معلی القاب جناب مسٹر ایچ بی میولاک صاحب

بہادر جج و سشن جج عدالت ضلع مراد آباد

جوکہ

اپنی عدالت کے وکلا کی لیاقت اور شرافت اور دیانت کی نہایت

قدر

فرماتے ہین اُنکی مربیانہ اجازت سے مولف

نہایت ادب سے

معنون

کرتا ہے

فہرست مضامین دفعہ وار ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۸۲ء

نمبر دفعہ	خلاصہ مضمون	صفحہ کتاب ہذا
دفعہ ۴۳	جب کوئی استحقاق اس شرط کے ساتھ قرار دیا جائے کہ اُسکو ایک خاص فعل کرنا لازم ہے تو خلاف ورزی اُسوقت سمجھی جاویگی جب شرط مذکور کی تعمیل کو وہ ناممکن یا کسی میعاد غیر معین کے لیے غیر ممکن کر دے۔	۱۵۹
دفعہ ۴۴	یہ شرط کہ منتقل الیہ وقت معینہ پر یا اُس سے پیشتر کوئی فعل کرے۔	۱۵۹ و ۱۶۰
	اختیار احد الامرین	
دفعہ ۴۵	اختیار احد الامرین یعنے یکسو ہونے کی کسوقت ضرورت ہے۔	۱۶۰ لغایت ۱۷۰
	بابت تفریق و تقسیم	
دفعہ ۴۶	زرلگان و منافع وغیرہ مابین انتقال کنندہ و منتقل الیہ کے کیونکر تقسیم ہوگا۔	۱۷۰ و ۱۷۱
دفعہ ۴۷	فائدہ جائداد موافق حصہ رسدی ہر ایک منتقل الیہ کے تقسیم ہوگا۔	۱۷۱ و ۱۷۲
	(ب) بابت انتقال جائداد غیر منقولہ	
دفعہ ۴۸	انتقال منجانب ایسے اشخاص کے جنکو خاص حالات مین اختیار انتقال کا حاصل ہے کسوقت قابل پابندی اور جائز ہوگا۔	۱۷۳ لغایت ۱۷۸
دفعہ ۴۹	انتقال اُس صورت مین جبکہ شخص ثالث مستحق نان و نفقہ ہو۔	۱۷۸ و ۱۷۹
دفعہ ۵۰	جب کسی شخص کو جائداد مین استحقاق حق استفادہ حاصل ہو تو جائز ہے کہ ایسا حق اُس منتقل الیہ کے مقابلہ مین جاری کیا جائے جسکو اُسکا علم رہا ہو۔	۱۷۹ لغایت ۱۸۱
دفعہ ۵۱	انتقال منجانب مالک ظاہری جو بعوض معاوضہ ہوا ہو لائق ابطال نہین۔	۱۸۱ لغایت ۱۹۷
دفعہ ۵۲	انتقال ایسے شخص کی طرف سے اختیار تنسیخ انتقال ماقبل کا ہو۔	۱۹۷ و ۱۹۸
دفعہ ۵۳	انتقال ایسے شخص کی جانب سے جسکو اختیار انتقال کا نہو مگر بعد معاہدہ حاصل ہو جائے تو وہ انتقال اُس استحقاق پر بھی جاری ہوگا۔	۱۹۸ و ۱۹۹

باب ۳
بابت بیع جائداد غیر منقولہ

صفحہ کتاب ھذا	خلاصہ مضمون	نمبر دفعہ
۳۵۲ لغایت ۳۵۴	بائع و مشتری کی ذمہ داری و حقوق حسب ذیل ہین - (الف) بائع کی ذمہ داری (الف) بائع مشتری کو ہر ایک نقص سے آگاہ کردے - (ب) اسناد ملکیت مشتری کی درخواست پر پیش کرے - (ج) تمام سوالات مشتری کا جواب دے - (د) وقت ادا کرنے قیمت کے مشتری کو بیع نامہ لکھدے - (ہ) تاریخ معاہدہ بیع اور تاریخ حوالگی تک جائداد و اسناد ملکیت کی حفاظت رکھے - (و) مشتری کو جائداد مبیعہ پر قبضہ دلادے - (ز) رسوم سرکاری و زر لگان وغیرہ جو تاریخ بیع تک واجب ہوا ادا کرے - (۲) بائع کا مشتری سے یہ عہد کرنا سمجھا جاویگا کہ وہ حق قائم و برقرار ہے جسکو وہ منتقل کرتا ہے - فائدہ مندرجۂ قاعدہ مذکورہ مشتری کے حق مین شامل رہیگا - اور وہ اسکو جبراً نافذ کرا سکیگا - (۳) بعد وصولیابی زرثمن کے بائع کل اسناد ملکیت حوالہ مشتری کردے **بائع کا استحقاق** (الف) منافع وغیرہ جائداد کا اسوقت تک لیتا رہے جبتک کہ وہ ملکیت مشتری کی ہو جاوے (ب) بقایا زرثمن اور اسکے سود کی بابت جائداد مبیعہ کو مستغرق سمجھے - **مشتری کی پابندی** (الف) استحقاق بائع کی نسبت جائداد کے بائع پر ظاہر کردے جبکو وہ نہ جانتا ہو -	دفعہ ۵۵

نمبر دفعہ	خلاصہ مضمون	صفحہ کتاب
	(ب) بروقت تکمیل بیع کے بائع کو زرِ ثمن ادا کر دے - اور بار مواخذہ کا نکال لے -	
	(ج) جب ملکیت مشتری کی ذات مین داخل ہو جاوے تو ہر نقصان جو جائداد کو پہونچے اُسکو گوارا کرے -	
	(۴) مشتری مستحق ہے -	
	(الف) جب ملکیت جائداد کی مشتری کو پہونچ جاوے تو وہ کل لگان و شافع وغیرہ کا مستحق ہے -	
	(ب) جب زرِ ثمن ادا کیا گیا ہو تو جائداد مواخذہ دار بمقابلہ بائع و دیگر اشخاص کے جو بذریعۂ بائع دعویدار ہون ہونگے -	
	قصور کرنا اُن مراتب کا جنکا ذکر ضمن (۱) مد (الف) و ضمن (۵) مد (الف) مین ہے عمل فریبی سمجھا جائیگا -	
دفعہ ۵۶	جب بیع ایک جائداد منجملہ دو ایسی جائداد ونکے ہو جو تابع مواخذہ ہون تو مشتری کو اختیار ہے کہ دین کو پہلی جائداد غیر مبیعہ سے بیباق کرادے -	۲۷۷ و ۲۷۸
	بابت اندفاع مواخذہ وقت بیع و نیلام	
دفعہ ۵۷	اختیار عدالت دربارۂ صدور حکم نیلام تابع مواخذہ جات کفالت و تقسیم زرِ ثمن نہ ترتیب کفالت -	۲۷۹ لغایت ۲۸۱
	باب ۴	
	بابت ارتہان جائداد غیر منقولہ اور مواخذہ جات کے	
دفعہ ۵۸	(الف) تعریف رہن و - راہن و - مرتہن -	۲۸۱ لغایت ۲۸۲
	(ب) رہن سادہ -	

نمبر دفعہ	خلاصہ مضمون	صفحہ کتاب ہذا
	(ج) رہن بیع بالوفا ۔	
	(د) رہن بھوگ بندھک ۔	
	(د) رہن انگلشیہ	۱
دفعہ ۵۹	جب اصل زر رہن سو روپیہ سے زیادہ ہو تو بذریعہ رہن نامہ بہ تحریری شکل کے ہونا چاہیے ۔ جب سو روپیہ سے کم ہو تو بجز (رہن سادہ) بذریعہ دستاویز کے ہو سکتا ہے یا بذریعہ حوالگی جائداد کے ۔	۳۰۲ لغایت ۳۱۷
	حقوق اور ذمہ داریہائے لاحقہ راہن	
دفعہ ۶۰	استحقاق انفکاک راہن ۔ استحقاق انفکاک جزو جائداد مرہونہ ۔	۳۱۷ لغایت ۳۳۶
دفعہ ۶۱	اختیار ذمکہ رہن ایک جائداد کا منجملہ دو جائدادوں کے جو علیحدہ علیحدہ رہن ہوں	۳۳۶ و ۳۶۳ و ۳۶۴
دفعہ ۶۲	رہن بھوگ بندھک مین راہن کن حالات مین قبضہ پانے کا اختیار رکھتا ہے ۔	۳۶۴ لغایت ۳۹۱
دفعہ ۶۳	راہن بوقت انفکاک رہن مستحق پانے اضافہ جائداد مرہونہ ہے	۳۹۱ لغایت ۳۹۴
دفعہ ۶۴	اگر مرتہن تجدید پٹہ جائداد مرہونہ کرا دے تو مرتہن پٹہ مجددہ سے مستفید ہو سکتا ہے	۳۹۴
دفعہ ۶۵	بحالت نہونے کسی معاہدہ کے معاہدات ذیل معنوی معاہدہ سمجھے جاوینگے ۔	۳۹۴ لغایت ۳۹
	(الف) وہ حق جسکو راہن منتقل کرنا ظاہر کرتا ہے موجود و قائم ہے ۔	
	(ب) راہن اپنا استحقاق محفوظ رکھیگا ۔ یا مرتہن کو اسکے رکھنے کی سہولت دیگا ۔	
	(ج) مرتہن کے قبضہ سے پہلے تمام رسوم سرکاری ادا کریگا ۔	
	(د) اگر جائداد مرہونہ از قسم پٹہ میعادی کے ہو تو یہ کہ زر لگان پٹہ و شرائط مندرجہ پٹہ کی تعمیل پا چکی ہین ۔	
	(ہ) اگر وہ رہن ثانی یا ثالث ہے تو یہ کہ راہن زر سود بابت رہن اقبل ادا کرتا رہے ۔	

نمبر دفعہ	خلاصۂ مضمون	صفحۂ کتاب ہذا
دفعہ ۶۶	راہن جائداد مرہونہ کو منصب نہین کہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے جائداد کو نقصان پہونچے یا ادائے دین کے لیے غیر کافی ہو جائے۔ جائداد مرہونہ کسوقت غیر کافی سمجھی جاویگی۔	۳۹۶ لغایت ۳۹۹
	حقوق او ذمہ داریان مرتہن کی	
دفعہ ۶۷	استحقاق مرتہن واسطے بیعبات یا نیلام کرا پانے جائداد کا اسدفعہ کی عبارت سے یہ اختیار دیا منظور نہین ہے۔ (الف) مرتہن سادہ نالش بیعبات کی کرے یا مرتہن بھوگ بندھک نالش بیعبات یا نیلام کی کرے یا مرتہن بیع بالوفا نیلام کی نالش کرے یا۔ (ب) اگر مرتہن کے حقوق بطور امین یا قائم مقام کے ہون بیعبات کی نالش کرے۔ (ج) مرتہن بابت شئی فائدہ بخش کے جسکا قائم رکھنا خلائق کو منظور ہو بیعبات یا نیلام کرا پانے کی نالش کرے۔ (د) مرتہن جسنے جزو زر رہن دیا ہو جائداد مرہونہ سے رسدی پانے کی نالش کرے	۳۹۹ لغایت ۴۲۰
دفعہ ۶۸	مرتہن کو کن صورتون مین نالش حصول زر رہن کا اختیار ہے۔ (الف) جب راہن نے زر رہن ادا کرنے کا اقرار کیا ہو۔ (ب) جب مرتہن شئی مرہونہ سے کلًّا یا جزًا محروم کر دیا جاوے۔ (ج) جب مرتہن کو قبضہ نہ دیا جاوے۔ (د) جب جائداد مرہونہ تلف یا غیر کافی ہو جائے۔	۴۲۰ لغایت ۴۳۸
دفعہ ۶۹	کن صورتون مین اختیار بیع کا مرتہن کو حاصل ہوتا ہے۔	۴۳۸ لغایت ۴۴۱
دفعہ ۷۰	اگر بعد رہن جائداد مرہونہ مین کچھ اضافہ ہو جائے تو وہ مرتہن کا حق ہو گا۔	۴۴۱ لغایت ۴۴۵

حق ترجیح

نمبر دفعہ	خلاصہ مضمون	صفحہ کتاب ہذا
دفعہ ۸۷	اگر مدعا علیہ زر باقی جمع کردے تو اُسکو دخل دلایا جاویگا - ڈگریدار کی درخواست پر عدالت ڈگری استقاط حق راہنی صادر کرے - عدالت کو اختیار ہے کہ تاریخ ادائے زر ملتوی کرتی رہے -	۵۰۱ لغایت ۵۰۸
دفعہ ۸۸	ڈگری واسطے نیلام جائداد کے کسطرح ہوگی -	۶۵۱ لغایت ۶۵۶ مع نظائر متعلق اجراء ڈگری
دفعہ ۸۹	ڈگری قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے -	
دفعہ ۹۰	اگر زر ثمن نیلام جائداد مکفولہ سے ڈگری بیباق نہو تو ذات و دیگر جائداد مدیون سے وصول کرنے کے واسطے ڈگری صادر ہونا -	
	انفکاک رہن	
دفعہ ۹۱	کون اشخاص نالش انفکاک رہن دائر کرسکتے ہین -	۶۵۶ لغایت ۶۸۴
دفعہ ۹۲	انفکاک رہن کی نالش مین ڈگری کسطرح ہوگی -	۶۸۴ لغایت ۶۸۸
دفعہ ۹۳	زر رہن کے داخل کرنے اور نہ داخل کرنے پر عدالت کو کیا کرنا چاہیئے	۶۸۹ و ۶۹۰
دفعہ ۹۴	عدالت کو لازم ہے کہ خرچہ مقدمہ جو تاریخ ڈگری تک مرتہن پر عائد ہوا ہو شامل کرے -	۶۹۱
دفعہ ۹۵	اگر بجملہ چند راہنان کے ایک راہن فک رہن کرا دے تو اُسکا خرچہ اور راہنون کی جائداد پر بحساب سندی قائم ہونا چاہیے -	۶۹۲ لغایت ۶۹۴
	بابت نیلام جائداد بحفظ رہن ماقبل	
دفعہ ۹۶	جب کوئی جائداد زیر مواخذہ رہن ماقبل نیلام ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ مرتہن ماقبل کی مرضی سے جائداد کو بلا مواخذہ رہن نیلام ہونیکا حکم دے	۶۹۴
دفعہ ۹۷	زر ثمن نیلام عدالت مین جمع ہو کر کسطرح صرف کیا جاویگا -	۶۹۴ لغایت ۷۰۰

نمبر دفعہ	خلاصۂ مضمون	صفحۂ کتاب ہذا
	رہن معمولی	
دفعہ ۹۸	اگر رہن از قسم متذکرۂ دفعہ ۵۸ کے نہو تو اُسکی ذمہ داریان بموجب معاہدہ کے طی کیجاوینگی-	۷۰۰ لغایت ۷۰۵
	بابت قرقی جائداد مرہونہ	
دفعہ ۹۹	مرتہن بصیغۂ اجراء ڈگری جائداد مرہونہ کو دائر کرنے نالش محکومۂ دفعہ ۶۷ کے نیلام نہین کراسکتا-	۷۰۵ لغایت ۷۰۷
	مواخذہ جات	
دفعہ ۱۰۰	تعریف مواخذہ	۷۰۷ لغایت ۷۱۷
دفعہ ۱۰۱	جب مقدار مواخذۂ جائداد کا مالک مختتم ہوجائے تو وہ مواخذہ یا بار ساقط ہوجائیگا-	۷۱۷ لغایت ۷۲۶
	اطلاع دینا و حاضر کرنا زر رہن کا	
دفعہ ۱۰۲	تعمیل اطلاعنامجات دربارۂ حاضر لانے زر رہن کے کیونکر ہوگی-	۷۲۶
دفعہ ۱۰۳	بمقابلۂ اشخاص ناقابل کے تعمیل اطلاعنامجات کی اُنکے محافظ یا ولی قانونی پر کیجاویگی-	۷۲۶ و ۷۲۷
دفعہ ۱۰۴	اختیار عدالت العالیہ ہائیکورٹ دربارۂ مرتب کرنے قواعد کے	۷۲۷
	باب ۵	
	بابت پٹہ جات جائداد غیر منقولہ	
دفعہ ۱۰۵	تعریف پٹہ - پٹہ دہندہ - پٹہ گیرندہ - زر پیشگی - زر لگان کرایہ -	۷۲۸ لغایت ۷۳۱
دفعہ ۱۰۶	اگر کوئی معاہدہ نسبت پٹہ جائداد غیر منقولہ کا واسطے زراعت کے سال بسال	۷۳۱ لغایت ۷۴۳

صفحۂ کتاب ہذا	خلاصۂ مضمون	نمبر دفعہ
	سمجھا جائیگا۔ اور اطلاع ختم کرنے پٹہ کی چھ مہینہ پیشتر دیجا دیگی۔	
	اور واسطے مکانات کے ماہ بماہ سمجھا جاویگا اور اطلاع ختم کی پندرہ روز پیشتر دیجاویگی	
۷۷۳، ۷۷۳ لغایت ۷۷۴	پٹہ میعادی سال بسال یا ایک سال سے زیادہ کے واسطے بذریعہ دستاویز	دفعہ ۱۰۷
	رجسٹری شدہ کے ہوگا۔ دیگر قسم کے پٹہ جات بذریعہ دستاویز ہوں یا زبانی	
۷۷۳، لغایت ۷۷۱	حقوق و ذمہ داریاں پٹہ دہندہ و پٹہ گیرندہ کی۔	دفعہ ۱۰۸
۷۷۲، لغایت ۷۷۳	اگر پٹہ دہندہ جائداد مندرجہ پٹہ منتقل کرے تو کل استحقاق وغیرہ منتقل الیہ کے ہونگے	دفعہ ۱۰۹
	مگر شرط یہ ہے کہ منتقل الیہ اُس لگان کا مستحق نہو جو انتقال سے پیشتر واجب ہو	
	اگر ایک جزو حصہ منتقل ہوا ہو تو اُسکا لگان بموجب تصفیہ باہمی کے ادا کیا جائیگا	
۷۷۳	شروع و اختتام میعاد پٹہ کا حساب کسطرح ہوگا۔	دفعہ ۱۱۰
۷۷۴ لغایت ۷۸۲	کن صورتوں میں پٹہ فسخ ہو سکتا ہے۔	دفعہ ۱۱۱
	(الف) ساعت گذرنے میعاد کی۔	
	(ب) جب میعاد محدود کیگئی اور کسی واقعہ آیندہ کے وقوع پر منحصر کیگئی تو بوقت وقوع اس واقعہ کے۔	
	(ج) جب میعاد کسی فعل کے وقوع پر ختم ہوتی ہو تو وقت ظہور اُس واقعہ کے	
	(د) جب حقوق متعلقہ پٹہ گیرندہ و پٹہ دہندہ ایک شخص کو حاصل ہو جاوین	
	(ہ) بذریعہ صریح واپسی پٹہ کے۔	
	(و) پٹہ سے استنباطاً مستعفی ہونے سے۔	
	(ز) ضبط ہو جانے سے۔	
	(ح) اطلاعنامہ فسخ پٹہ کی میعاد گذر جانے پر۔	

باب ۶
تبادلہ جائداد

باب ۷
بابت ہبہ

ایکٹ مندرجۂ ذیل مصدرۂ نواب گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل ۱۷- فروری ۱۸۸۲ء کو جناب ملکۂ معظمہ الیہم کی پیشگاہ سے منظور کیا گیا اور بذریعۂ اس کے اطلاع عام کے لیے مشتہر کیا جاتا ہے

شرح ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

ایکٹ انتقال جائداد مصدرۂ ۱۸۸۲ء

ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقۂ انتقال جائداد بتراضی طرفین

ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ بعض اجزاء قوانین متعلقۂ جائداد بتراضی طرفین کے تنقیح اور ترمیم کیجاوے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرح- یہ ایکٹ متعلق ہے اُن انتقالات سے جو بتراضی طرفین یعنی معاہد اور معاہد لہ کی رضامندی سے عمل مین آوین دیگر انتقالات مثل وراثت یا نیلام جو بوجہ اثر قانونی کے ہون اور جسمین رضامندی طرفین نہ ہو متعلق نہین ہے لفظ انتقال سے مراد ہر فعل ہے جو مالک جائداد اُسکے انتقال کرنے کی نسبت کرے۔

قبل نفاذ اس ایکٹ کے کوئی قانون ایسا نہین تھا جو جامع جملہ احکام انتقالات کا ہو اور جو قانون کہ دربارۂ انتقال مثل پٹہ و فارغخطی و بیع بالوفا و انفکاک و بیع و رہن وغیرہ تھے وہ اول تو جامع کل احکام نہین تھے دوسرے بہت سی نظائر متفرق و متناقص ایسی تھین کہ بروقت انفصال مقدمات کے ہمیشہ اصول انصاف کے قائم کرنے مین بہت وقت ہوتی تھی اَب اس ایکٹ کے نفاذ سے وہ دقتین دفع ہوگئین۔

دفعہ ۱۔ ایکٹ رجسٹری مین لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ پٹہ جات و سرخط کو جنکی میعاد پانچ برس سے زیادہ و لگان کرایہ ۵۰ سے زیادہ نہو دفعہ مذکور کی تاثیر سے مستثنیٰ کردے چنانچہ بموجب حکم گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی مورخہ یکم جولائی ۱۸۸۱ع نمبری ۳۷۶ ۔ مندرجہ گزٹ مطبوعہ ۱۲ جولائی ۱۸۸۱ع پٹہ جات و کرایہ نامجات جنکی میعاد پانچ برس سے زیادہ نہو کرایہ و لگان جسکی تعداد ۵۰ سے زیادہ نہو رجسٹری سے مستثنیٰ کیے گئے۔ (۱)

اس دفعہ مین غور طلب یہ امر ہے کہ کارروائیات ماقبل پر خلاف قانون معدلت عامہ کیون اثر پڑے جیسا کہ مسئلہ قانونی ہے کہ ہر قانون کا نفاذ زمانہ آیندہ سے ہونا چاہیے نہ گذشتہ سے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ تاوقتیکہ واضعان قانون نے یہ امر صاف اور صریح طور پر ظاہر کر دیا ہو کہ کسی قانون کا اثر معاملات گذشتہ و مقدمات متدائرہ پر ہوگا کوئی قانون معاملات گذشتہ پر مؤثر ہونا متصور نہین ہو سکتا اسکی وجہ یہ ہے کہ فریقین کا صرف بلحاظ قانون موجودہ معاہدہ کرنا بادی النظر مین متصور ہونا چاہیے یہ امر صریح خلاف انصاف ہے کہ وہ معاملات جو وقت عمل مین آنے کے جائز تھے بوجہ نفاذ قانون مابعد ناجائز ہو جائین لیکن قوانین متعلقہ بکارروائیات اس مسئلہ سے بعض صورتون مین مستثنیٰ ہین قانون رجسٹری و اسٹامپ ایک طریقہ کارروائی سے معاہدہ یا استحقاق مین فرق نہین آتا نہ کوئی فعل جو باعث نقصان تھا ناجائز ہوتا ہے اس دفعہ کے ساتھ شرح دفعہ ۸۶ ۔ ایکٹ ہذا بھی ملاحظہ طلب ہے۔ (۲)

یہ دفعہ دفعات ۹۵ و ۱۰۷ و ۲۳۱ قانون رجسٹری سے متعلق ہے اور اسمین لوکل گورنمنٹکو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر مناسب سمجھے تو اسکی تاثیر سے بری کردے جیسا کہ فقرہ ششم کے حکم سے

(۱) وینکٹا چیلم چٹی بنام اودھان مدراس جلد ۳ صفحہ ۵۰۳ و دیم مل بنام کستوری آنگا نمکر انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۰۸ و رزولیوشن گورنمنٹ آف انڈیا مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۱ع و بنواری بنام سنگم لال صدر لیبیٹ ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۰۰۔

(۲) مسائل قانونی صفحہ ۲۲ مؤلفہ لالہ بیجناتھ منصف بی اے۔

ظاہر ہوتا ہے کہ جن مقامات مین ایکٹ رجسٹری نافذ نہین ہین اُنمین فقرہ دوم و سوم دفعہ ۴۸ و دفعات ۵۹ و ۷۰ اور ۱۲۳ کے احکام متعلق نہونگے اور نہ متعلق کیے جاوینگے گو اس دفعہ مین کوئی خلاف اسکے حکم درج ہو ایک نالش بیعبات مین مدعی ثابت نہین کرسکا کہ اُسنے کارروائیات بیعبات حسب ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء کے پوری تعمیل کی ہے لہذا اُسکی نالش ڈسمس ہونی چاہیے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ اگر یہ بھی سمجھا جاے کہ نالش حسب ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دائر ہوئی ہے تو نوعیت دعوے کی جسطرح کہ وہ ابتدا دائر ہوئی تھی کلیتاً تبدیل ہوتی ہے اور یہ طریقہ قانوناً جائز نہین ہے۔ (۱)

دفعہ ۲۔ اُن قلمرودن مین جس سے کہ ایکٹ ہذا کسی وقت متعلق ہو قوانین مصرحہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا جس قدر اُس ضمیمہ مین مندرج ہین منسوخ سمجھے جائینگے لیکن کوئی عبارت اس ایکٹ کی امور مفصلۂ ذیل مین خلل انداز نہوگی۔

(**الف**) کسی قانون کے احکام مین جو اس ایکٹ کی رو سے صراحتاً منسوخ نہین کیے گئے ہین۔

(**ب**)۔ کسی معاہدہ یا استقرار جائداد کی شرائط یا متعلقان مین جو اس ایکٹ کے احکام کے مطابق اور جو قانون نافذ الوقت کی رو سے جائز ہون۔

(**ج**)۔ کسی حق یا ذمہ داری مین جو کسی تعلق قانونی سے پیدا ہوتے ہون جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا قرار پایا ہو یا کسی حق رسی مین جو اُس استحقاق یا ذمہ داری سے متعلق ہو۔

(**د**)۔ بلحوظی احکام دفعہ ۵۷ ۔ اور باب چہارم ایکٹ ہذا کسی انتقال جائداد مین جو بوجہ اثر قانونی کے یا بوجہ تعمیل کسی ڈگری یا حکم مصدرہ عدالت مجاز سماعت کے وقوع مین آئے اور کوئی مضمون جو اس ایکٹ کے باب ۲ مین

(۱) سیتلا بخش بنام للتا پرشاد الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۸۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

مندرج ہے اہل ہنود یا اسلام یا بودھ کے کسی قاعدہ قانونی مین مخل نہوگا۔
شرح - اس دفعہ کی رو سے تمام قوانین مندرجہ ایکٹ ہذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ مین مندرج ہین منسوخ سمجھے جاوینگے لیکن ایکٹ ہذا نے امور مفصلۂ ذیل مین خلل اندازی نہین کی یہ امر صریحی ہے کہ جبتک واضعان کسی قانون کو منسوخ کرنے کا منشا صاف اور صریح الفاظ مین ظاہر نکرین تو وہ قانون قانون مابعد کی عبارت سے منسوخ ہونا مستنبط نہوگا نہ وہ قانون منسوخ سمجھا جائیگا۔

تنسیخ ضمنی قانوناً اچھی نہین سمجھی گئی کیونکہ اُنسے واضعان قانون کی دانشمندی پر زرق آتا ہے گویا انھون نے ایک قانون کو دوسرے کے مناقض صادر کیا اور دوسرے قانون کو منسوخ نکیا اسلیے جبتک کہ واضعان قانون کا منشا صاف اور صریح طور پر ظاہر نہو قانون مابعد جسکے ذریعہ سے سزاے جدید یا طریقۂ کارروائی جدید قائم ہو قانون ماسبق خواہ مخواہ منسوخ نہین ہوتا۔

جب کسی قانون سے کوئی استحقاق جدید پیدا ہوتا ہو اور واضعان قانون کا یہ منشا ظاہر نہوتا ہو کہ دونون استحقاق برابر قائم نہ رہین تو وہ دونون برابر قائم رہینگے چنانچہ ایک مقدمے مین تجویز ہوئی کہ قوانین کی نسبت منسوخ ہونا کنایتاً نہین ہوتا تا وقتیکہ اختلاف مابین حکم جدید و قانون سابق کے صریح نہوا ور رفع نہو سکتا ہو۔ (۱)

ہندوستان مین یہ طریقہ ہے کہ واضعان قانون بذریعہ ضمیمہ پاے منسلکۂ ایکٹ کے اُن قوانین کو جنکو منسوخ کرنا منظور ہوتا ہے منسوخ کر دیتے ہین مگر اُسکے ساتھ ہی قانون جدید کی رو سے جملہ کارروائیات و اشتہارات و احکامات سزا و تعزیرات وغیرہ و حکمنامہ جات جو بذریعۂ قانون منسوخ شدہ کے ہوے ہون جائز قرار دیے جاتے ہین۔
اور یہ بھی لکھدیا جاتا ہے کہ گویا قانون منسوخ کنندہ کا حوالہ دیا گیا۔

(۱) سیتاپتی بنام ملکہ قیصر ہند انڈین لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۲ مدراس۔

لیکن جملہ قوانین متعلقہ استحقاق مین یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اُنکا اثر بجز اُس حد کے جو
رحتاً درج ہو استحقاق موجودہ پر نہوگا جیسا کہ اس دفعہ مین حکم ہے۔
جب واضعان قانون کا یہ منشا ہو کہ کوئی قانون متعلق بکارروائی ایسے
رمات سے جنکی کارروائی نسبت نفاذ اس قانون کے شروع ہو گئی ہے متعلق ہو تو
یسا ظاہر کردیتے ہین ورنہ بروے دفعہ ۶- ایکٹ ۱۸۶۸ء موسوم بقانون
یفات عامہ کسی قانون یا آئین کی منسوخی سے کوئی کارروائی جو قانون منسوخ شدہ
روسے شروع ہوگئی ہو ناجائز نہوگی اس ملک کے واضعان قانون کا یہ طریقہ ہے
ہ ہر ایک ایکٹ کے ساتھ لکھدیتے ہین کہ وہ کب سے نافذ ہوگا اور کس تاریخ
وسے نواب گورنر جنرل بہادر کے منظور ہوا۔
جب کسی ایکٹ مین یہ لکھا ہو کہ وہ بروقت صدور نافذ ہوگا تو وہ اُس روز
ذ ہوتا ہے کہ جس روز اجلاس نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل سے منظور ہوا-
بروے دفعہ ۳ - قانون تعریفات عامہ واسطے کلاً وجزاً از سر نو قائم کرنے کسی
ون منسوخ شدہ کے یہ ضرور ہوگا کہ ایسا منشا صریحاً ظاہر کیا جاوے۔ (۱)
کوئی قانون منسوخ شدہ ضمناً ہندوستان مین از سر نو قائم نہین ہوسکتا۔
جب دو ایکٹ متناقض ایک ہی اجلاس کونسل سے صادر ہوں حالانکہ یہ امر
ب ناممکن ہے تو سب سے پچھلا ایکٹ نافذ ہوگا۔
یہ امر بھی ظاہر کرنے کے قابل ہے کہ کسی ایکٹ مابعد کی روسے کوئی استحقاق جو
ٹ ماسبق کی روسے ساقط ہوگیا ہو زندہ نہین ہوسکتا۔
مثلاً جب کوئی ڈگری بروے دفعہ ۲۳۰ - ایکٹ ۱۸۸۲ء بوجہ زائد
بارہ سال ہونے کے ساقط ہوگئی ہو تو وہ بوجہ منسوخی ایکٹ مذکور بذریعہ

(۱) دفعہ ۳ - ایکٹ اول ۱۸۶۸ء و دفعہ ۳ - ایکٹ ۱۸۸۷ء

ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء قائم نہین ہوسکتی۔ (۱)

اسی طرح گو نالش جسکی میعاد بروے ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء اُس میعاد سے جو بروے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء مقرر تھی کم تھی یکم اکتوبر ۱۸۷۷ء سے دو سال کے اندر دائر ہوسکتی تھی مگر اس حکم سے کوئی نالش جسکی میعاد قبل گذرنے دو سال کے گذر گئی تھی اُس میعاد مین نہین ہوسکتی۔ (۲)

اسی طرح ایک مقدمہ مین رسپانڈنٹ کی نالش بربناء رہن نامہ بنفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ ۲۱۔جون ۱۸۸۱ء دائر ہوئی بعد رجوع نالش کے اور قبل فیصلہ مقدمہ کے ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء جاری ہوا نامبردگان نے ڈگری بہ نیلام جائداد مرہونہ حاصل کی اور نیلام عمل مین آیا ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ بلحاظ دفعہ ۲-ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء اس مقدمہ سے کارروائیات دفعہ ۸۶ و ۹۹ کے متعلق تھین اور ڈگری مذکور ایسی ڈگری سے متعلق ہے جو قبل نفاذ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء دائر ہوئی ہے۔ (۳)

ضمن (ب)۔کسی معاہدہ یا استقرار جائداد کی شرائط یا اُسکے متعلقات مین جو اس ایکٹ کی شرائط کے مطابق ہون اور جو قانون مجریہ وقت کی روسے جائز ہون۔

شرح۔ یہ مشہور مسئلہ ہے کہ قانون کا اثر زمانۂ آیندہ سے ہوتا ہے نہ گذشتہ سے۔ کوئی قانون معاملات گذشتہ پر مؤثر نہین ہوتا اسکی وجہ یہ ہے کہ بادی النظر مین فریقین صرف بلحاظ قانون موجودہ مروجہ معاہدات کرتے ہین اسی لحاظ سے اس ضمن کی روسے صاف ظاہر کردیا گیا ہے کہ یہ ایکٹ معاہدات یا استقرار جائداد پر جو قانون مجریہ وقت کی روسے جائز ہون کچھ خلل انداز نہین ہوا- ورنہ یہ امر صریح خلاف انصاف

(۱) صفحہ ۲۱ و ۲۲ مسائل قانونی۔

(۲) بھوانی داس بنام دولت رام جلد ۶ صفحہ ۳۰۸ - الہ آباد انڈین لا رپورٹ۔

(۳) نکندرام بنام رام سروپ صفحہ ۲۵، ہفتہ وار ۱۸۸۳ء کتاب اردو۔

ہوتا کہ وہ معاہدات جو بروقت عمل مین آنے معاہدہ کے جائینگے بوجہ نفاذ ایکٹ ہذا ناجائز ہو جاوین لیکن قوانین متعلق بکار روائیات مین اسکی پابندی نہین ہے۔

اور طریقہ کارروائی کی تبدیلی سے معاہدہ یا استحقاق مین فرق نہین آتا نہ کوئی فعل جو باعث نقصان تھا جائز ہوتا ہے جیساکہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ احکام دفعہ ۵۰-ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء اون دستاویزات سے متعلق نہین ہین جو قبل نفاذ ایکٹ ۳-۱۸۷۷ء تحریر ہوئے ہون- (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ دفعہ ۵۰-ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء کا اثر زمانہ گذشتہ سے متعلق نہین ہے۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ۶۰-ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء ایسے رہن سے جو قبل نفاذ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کے ہوا باوصف کسی عبارت دفعہ ۲-ایکٹ مذکور کے متعلق ہونگے اور ایسی نالش مین جو واسطے بیعبات یا واپسی زر رہن کے کیجاوے میعاد چھ مہینے کی ملنی چاہیے - (۳)

ضمن (ج) - کسی حق یا ذمہ داری مین جو کسی تعلق قانونی سے پیدا ہوتی ہو جو قبل نفاذ ایکٹ ہذا اقرار پایا ہو یا کسی حق رسی مین جو اس استحقاق یا ذمہ داری سے متعلق ہو

اس فقرہ مین دو الفاظ غور طلب ہین ایک (حق قانونی) دوسرے (ذمہ داری قانونی) یہ دو الفاظ کہ انکا محدود کرنا دشوار ہے مگر چند مثالین تحریر کرتا ہون-

(۱) بھولاناتھ بنام بلدیو- انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۰- انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۲ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۹۴ و انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۴۴ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۸-

(۲) انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۹۴ و بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۵- انڈین لاء رپورٹ

(۳) گنگا سہائے بنام کشن سہائے الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۲- انگریزی انڈین لاء رپورٹ

قانونی حق۔ جیسے شفع۔ حقوق اسامیان۔ حق آسایش۔ حق ملکیت بوجہ قبضہ۔ حق کفالت قانونی۔ کفالت بذریعۂ قانون کے بھی پیدا ہوسکتی ہے اور تب اُسے معنوی ہاسے پاتھک یا کفالت کہتے ہین مثلاً سلطنت کا اِس قسم کا معنوی حق تمام دعوے کے لیے ہے اور وہ تمام دعوے جو پرایویٹ اشخاص کو حاصل ہونے مین فائق سمجھا جاتا اور ہر ایک ایسا شاہی حق ہے کہ جو بلا مرضی بادشاہ کے چھینا نہین جاسکتا اسی طرح بموجب قانون جسٹی نے دن صاحب کی زوجہ کو بشکل ایک ذاتی حق کے ایک معنوی حق کفالت اپنے خاوند کی جائداد پر واسطے ادا سے حق مہر کے حاصل ہوتا تھا جو تمام دیگر مواخذدن پر فائق سمجھا جاتا تھا اسی طرح ہندوستان مین ایک دفعہ یہ قرار پایا تھا کہ مسلمان بیوہ اپنے خاوند کی جائداد پر قابض ہو بحیثیت ایک مرتہن یا کفالت دار جائداد کے اُسوقت تک سمجھنی چاہیے کہ جبتک اُسکے مہر کا واسطہ ہے اور اُسکو قبضہ سے محروم نہین کیا جاسکتا تا وقتیکہ اُسکا مہر ادا نہ کیا جائے لیکن پریوی کونسل نے شرع محمدی کے یہ معنی لیے ہین کہ مسلمان بیوہ کے مہر کے لیے جائداد مستغرق نہین ہوتی لیکن جب وہ قابض ہو اُسکا حق بحیثیت داین کے اپنے خاوند کی جائداد کے روکنے کا اُسوقت تک ہوتا ہے جبکہ اسکا دعوے ایفا نہو جائے لیکن بطور قرضہ کے وہ بھی دیگر دائنان کے مطالبون کے ساتھ قابل ادائگی ہوتا ہے۔ (۱)

زیادہ صراحت کے واسطے ملاحظہ کرو قانون رہن نامجات مؤلفۂ جنرل لاکیس ٹیگور صفحہ ۲ نعایت ۱۱۔ اشخاص مفصلۂ ذیل کو بھی استحقاق کفالت حاصل ہوتا ہے وہ بائعان اشیا جنکو زرقیمت نہ ملا ہو اور جنھون نے مشتری کو اشیاء مبیعہ کا قبضہ نہ دیا ہو۔

وہ سراے والے جنھون نے مسافرون اور مہمانون کو رہنے کی جگہ دی ہو سوا ے اُنکی ذات کے اُنکے مال پر۔ وہ کاہن کیریر جنکو مال بعوض اجرت کہین پہونچانے کے واسطے

(۱) دفعہ ۱ قانون جو رہن ہبر ڈکسن رسکین صاحب مندرجہ صفحہ قانون رہن مؤلفۂ جنرل لاکیس ٹیگور۔

ملا ہو۔ وہ اشخاص جنھون نے خطرات سمندر سے مال کو بچایا ہو اور اسکی بابت اجرت کے مستحق ہون۔ وہ کارخانہ دار یا دلال یا نیلام کرنے والے جنکو اشیا فروخت کے واسطے ملی ہون اور جنھون نے باطمینان اشیاء مذکور انکے دینے والون کو روپیہ پیشگی دیا ہو یا انکی ہنڈوی سکاری ہو یا جو اشیاء مذکور کو بیچ کر مستحق کمیشن ہوے ہون اور زرثمن اسپنے قبضے مین رکھین۔

حق کفالت اکثر یہ ان کاریگرون کو بھی حاصل ہوتا ہے جنھون نے ایسی اشیاء پر محنت کی ہو یا کام کیا ہو جو انکو مرمت یا ترقی پانے کے واسطے ملی ہو۔

بموجب رواج یا معاہدہ صریح ایسا حق اور بہت سی صورتون مین حاصل ہوتا ہے۔

اگر حق کفالت ایک مرتبہ حاصل ہو جائے تو وہ اسوجہ سے زائل نہین ہوتا کہ جس قرضہ کی بابت حق مذکور حاصل ہے اسکے وصول کے واسطے چارہ جوئی بہ سبب تمادی کے نہین ہوسکتی کفالت قانونی کی دو قسم ہین۔ ایک کفالت عام اور ایک خاص کفالت خاص وہ ہے جب کوئی شخص کسی شے کے نہ دینے یا رکھ چھوڑنے کا دعویدار اسوجہ سے ہو کہ اسنے شی مذکور پر محنت یا صرف کیا اور قانوناً اس قسم کی زیادہ رعایت ہے کفالت عام وہ ہے کہ جسکا دعوے نسبت حسابات بقایاء عام کے ہو اور ایسے حقوق صرف رواج پر مبنی ہین اور اس وجہ سے انکی بابت کوئی رعایت نہین ہوئی۔ (۱)

واضح ہو کہ قوانین دو قسم کے ہوتے ہین۔ اول سپیس ٹین ٹیو۔ دوم ریڈجیکٹو۔ اس قانون نے قانون اول الذکر پر کچھ خلل نہین ڈالا اور مطابق اصول قانون مفصلۂ ذیل قانون معاہدہ پر اثرپذیر نہین نظائر ذیل یعنی ماش بنام ہیگنس لاحرنل سیپی جی اذیس صفحہ ۳۹۔ فلاہسی بنام ایرلا رپورٹ جلد ۴ کوٹینس بیچ صفحہ ۲۲۵۔ مورس انیڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۰۹۔ دولت داس پیتمبر داس بنام رام لال ٹھاکر داس عمدہ نظام بنام

(۱)۔ اصول لا آف ٹارٹ باب وتفویض وسپردگی۔

پنچم کمار رائے چودھری بنگال لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۸ - ہیوس بنام ملی جلد ۴ - اڈلیس پلیک پرنصاحب کی رپورٹ صفحہ ۳۵۸ -

میور آف یوروپ بنام الفونٹ جلد ۴ صفحہ ۳۵۶ - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۷۴

یہ سب نظائر متعلق قانون معاہدہ کے ہین یعنی مطابق اصول مذکورہ الصدر کے جو معاملات معاہدہ ہین اُنکا فیصلہ موافق قانون معاہدہ اُسوقت کے ہوگا جبکہ وہ معاہدہ کیا گیا ہے یہ سب نظائر کتاب قانون معاہدہ مؤلفہ کننگہیم صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ مین مندرج ہین اور چونکہ دفعہ ۴ قانون ہذا مین تحریر ہے کہ باب اور دفعات قانون ۱۸۸۲ء جو نسبت معاہدہ کے ہین وہ بطور جزو قانون معاہدہ ۱۸۷۲ء کے سمجھے جائینگے

جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ یہ عام قاعدہ کہ ایکٹون کا نفاذ متعلق زمانہ آیندہ ہے نہ متعلق زمانہ گذشتہ - اس قاعدہ مین دو مستثنے ہین -

(الف) - جب نفاذ ایکٹون کا صریحاً بزمانہ گذشتہ قرار دیا جائے -

(ب) - جب وہ صرف متعلق بضابطہ عدالت ہون - ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ء کی تاثیر متعلق بزمانہ گذشتہ نہین ہے کیونکہ اُس سے صرف تبدیل ضابطہ کا ہی نہین ہوا ہے بلکہ تبدیل حقوق موجودہ کا بھی ہوا ہے - (۱)

ایک تمسک مین یہ اقرار لکھا تھا کہ اگر بعدہ پر روپیہ ادا نہو تو داین کو اختیار ہوگا کہ وہ جائداد مرہونہ و نیز میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے وصول کرے محمود صاحب جسٹس نے تجویز کی کہ چونکہ معاہدہ ۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۲ء کا ہے لہذا وہ فقرہ استثنائے دفعہ ۲ ضمن ج مین داخل ہے لہذا مدعی مستحق ہے کہ اپنے دعوے نفاذ کفالت مین دعوے ذمہ داری ذات و دیگر جائداد کا کرے - (۲)

(۱) بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) ملر بنام دیگری جلد ۹ صفحہ ۱۴۲ - کتاب انگریزی ۳۰۸ کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۸۶ء -

ایک نالش بیعبات مین اطلاعنامہ حسب آئین ۱۷ ۱۸۰۶ء جاری ہوا لیکن قبل
گذرنے سال مہلت کے آئین مذکور از روے ایکٹ انتقال جائداد کے منسوخ ہوگیا
بتقلید مقدمہ مہابیر پرشاد نراین سنگھ بنام گنگادھر پرشاد نراین سنگھ تجویز ہوئی کہ
چونکہ کارروائیات بیعبات بموجب آئین مذکور شروع ہوئین لہذا کارروائیات مذکور
از روے دفعہ ۶ - ایکٹ ۱ ۱۸۶۸ء محفوظ تھین کارروائیات متعلقہ دفعہ مذکور عدالتی
نہین بلکہ کارروائیات عاملانہ ہین جیسے کہ مقدمہ ہذا مین یعنی تعمیل بیعبات مین ہین - (۱)
کالکا پرشاد کے مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مرتہن نے نالش بربناء بیع شرطی ۲۴ جنوری
۱۸۸۲ء کو رجوع کی کہ حق راہن دربارۂ انفکاک زائل ہوگیا اور مرتہن مستحق جائداد
مرہونہ کا ہے رہن نامہ ۲ - اپریل ۱۸۸۱ء کا تھا اور زر رہن ۱۳ - مئی ۱۸۸۱ء کو واجب الادا
ہوگیا تھا ۹ - جولائی ۱۸۸۲ء کو منقضی ہوگیا راہن نے عذر کیا کہ چونکہ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء
نافذ ہوگیا لہذا اسکی کارروائی حسب دفعہ ۶ و ۷ و ۸ - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء ہونا چاہیے تجویز
ہوئی کہ ایکٹ انتقال متعلق نہین ہے اگرچہ سال مہلت اسوقت منقضی نہین ہوچکا تھا
کہ نالش حسب آئین ۱۷ ۱۸۰۶ء وقت ختم ہونے سال مہلت کے دائر کرے اور راہن
مستوجب اسکا تھا کہ اپنی جائداد سے برطبق دائر ہونے نالش بوقت اختتام سال
مذکور دست بردار ہو اور اس قسم کا اور ذمہ داری داخل فحواے ان الفاظ کے ہین
جسطرح پر کہ وہ ضمن ج - ایکٹ انتقال جائداد مین مستعمل ہوئے ہین - (۲)
ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ سال مہلت معینہ دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۷ ۱۸۰۶ء
ایک معاہدہ ضابطہ ہے جسکی توسیع کا اختیار فریقین کو بذریعۂ معاہدۂ باہمی کے
بغیر حضرت اُس کارروائی کے جو بموجب دفعہ مذکور ہوچکی ہو حاصل ہے اور بعد انقضاے

(۱) - ادیش چندر داس بنام جیجن اوجھا کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۲) مہابیر پرشاد نراین سنگھ بنام گنگادھر پرشاد نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۹۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

ایسی میعاد توسیع ماضیہ کے مرتہن ایک استحقاق قطعی حاصل کرنے ڈگری مشعر اپنے مطلق استقرار کرا پانے جائداد کے حاصل کرتا ہے استحقاق جو اس طریق پر مرتہن نے حالت نفاذ ایکٹ مذکور مین حاصل کیا ایک استحقاق ہے جو اندر مراد ضمن (ج) دفعہ ۲ - ایکٹ انتقال جائداد کے داخل ہے جبکہ کارروائی حسب دفعہ ۸ - بوجہ انقضاے میعاد مقررہ توسیع کے اُسوقت بند ہوگئی جب ایکٹ مذکور نافذ تھا اور مرتہن نے اپنی نالش دخل کے مطابق اُسکے بعد صدور ایکٹ انتقال جائداد کے رجوع کی تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق ایسی ڈگری کا ہے جیسا کہ وہ بشرط آئین مذکور کے اتبک نافذ ہونے کا ہوتا - (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب کوئی نالش بعد نفاذ قانون انتقال جائداد کے واسطے بیعبات رہن نامہ جو ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پیشتر زمانے کا ہو رجوع کیجائے تو کارروائی پابند کیے جانے کے لائق وہ ہے جو قانون انتقال جائداد مین مندرج ہے کیونکہ کارروائی ایکٹ ۷، ۱۸۷۷ء از روے دفعہ ۲ ضمن ج - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء قائم نہین رکھی گئی ہے - (۲)

مدعی نے نالش انفکاک رہن نسبت رہن نامہ ۲۰ - دسمبر ۱۸۷۴ء اس بنیاد پر دائر کی کہ زر رہن سود منافع جائداد مرہونہ سے وصول ہوگیا اور مبلغ فاضل ہے تجویز ہوئی کہ مقدمہ مذکور سے دفعہ ۹ - و ۱۰ - قانون ۴ بابت ۱۸۸۲ء جو وقت رہن نامہ ۱۸۷۴ء نافذ تھا متعلق ہے ایکٹ ۲، ۱۸۶۴ء یا ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء متعلق نہین ہے اور مدعی مستحق ڈگری بربناے ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء ہے - (۳)

(۱) یحناتھ پرشاد نراین سنگھ بنام مہیسری پرشاد نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۴۵۱ - انڈین لارپورٹ کتاب انگریزی
(۲) پھولو سندری دیبی بنام راکسل چند ریوس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۸ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ
(۳) ثمر علی بنام کریم اللہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۰۲ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

اسی طرح ایک مقدمہ مین کثرت راے سے یہ تجویز ہوئی کہ مدیون جو حسب دفعہ ۱۲ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء ضابطۂ دیوانی کی دو سال کو قید کیا گیا اور بعد اسکے ایکٹ ۱۰ ۱۸۷۷ء جاری ہوا جسکی رو سے اجراے ڈگری مین قید کی میعاد کم کردی گئی اور ضابطۂ سابق منسوخ کیا گیا۔ تجویز ہوئی کہ مدیون کو اپنی رہائی کے حاصل کرنے کا حق حاصل نہین ہے اس بارہ مین اصل نظیر قابل ملاحظہ ہے۔ (۱)

ضمن (د)۔ بلحاظ احکام دفعہ ۵۷ اور باب چہارم ایکٹ ہذا کسی انتقال جائداد مین جو بوجہ اثر قانونی کے یا بوجہ تعمیل کسی ڈگری یا حکم صدرہ عدالت مجاز سماعت کے وقوع مین آئے اور کوئی مضمون جو اس ایکٹ کے باب ۲ مین مندرج ہے اہل ہنود یا اسلام یا بودھ کے کسی قاعدۂ قانونی مین مخل نہوگا۔

شرح۔ اس ضمن کو اسطرح پڑھا جاوے تو مطلب کے سمجھنے مین بہت آسانی ہوگی۔ انتقال جو بوجہ اثر قانونی کے ہو۔ انتقال جو بہ تعمیل حکم یا ڈگری کسی عدالت مجاز کے ہو کوئی شرط جو ایکٹ ہذا کے باب ۲ مین مندرج ہے۔ برعایت احکام دفعہ ۵۷ و باب چہارم کے قواعد قانونی اہل ہنود و مسلمان و بودھ مین مخل نہونگے۔

انتقال بوجہ اثر قانونی مثل نیلام بعلت اجراے ڈگریات و بابت بقایا مالگذاری یا شکست بندوبست وغیرہ یا بذریعۂ وراثت کے ہوتا ہے۔

انتقال بذریعہ حکم یا ڈگری عدالت مجاز مثل اسکے ہے کہ ڈگری باستحقاق شفع ہو یا یہ بیعات سے بیع کامل کرنے کے لیے ہو یا بہ تعمیل احکام قانون دادرسی خاص کے کوئی جائداد کسی شخص کے حق مین منتقل ہو۔

دفعہ ۳۔ اس ایکٹ مین اگر مضمون یا سیاق عبارت اسکے نقیض نہو تو جائداد غیر منقولہ مین درختان یا فصل ہاے استادہ یا گھاس شامل نہ سمجھی جائیگی۔

(۱) معاملہ درخواست رتن سین کلیان جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۔

وثیقہ سے ہر ایک دستاویز غیر وصیتی مراد ہے۔

رجسٹری شدہ سے وہ رجسٹری ہونا مراد ہے جو برٹش انڈیا مین حسب قانون نافذ الوقت متعلقہ رجسٹری دستاویز کے عمل مین آئے۔

ملصق بزمین سے مراد ہے۔

(الف) وہ شی جو زمین مین جڑ رکھتی ہو مثلاً درخت اور پودے۔

(ب)۔ وہ شی جسکی بنا زمین مین ڈالی گئی مثل دیوار یا مکان یا۔

(ج)۔ وہ شی جو اُس شی کے ساتھ وصل ہو جسکی بنا زمین مین ڈالی گئی ہو اور واسطے فائدہ بخش استعمال دائمی شی مذکور کے اُس سے وصل کی گئی ہو۔

اور کسی شخص کو کسی واقعہ سے اطلاع ہونا اُسوقت کہا جائیگا جب وہ فی الحقیقت اُس واقعہ کو جانتا ہو یا جب یہ حال ہو کہ اگر وہ اُس تحقیقات یا تلاش سے عمداً عذر نکرتا جو اُسپر کرنی واجب تھی یا غفلت سخت نکرتا تو اُس واقعہ سے مطلع ہو جاتا جب اطلاع اُس واقعہ کی اُسکے ایجنٹ یعنی کارپرداز کو جو موجودگی اُن حالات کے جو ایکٹ معاہدۂ ہند مصدرہ ۱۸۷۲ء کے دفعہ ۲۲۹ مین مذکور ہین دی گئی یا حاصل ہوئی ہو۔

شرح۔ اس دفعہ مین الفاظ کی تعریف بیان کی گئی ہے واضح ہو کہ لفظ جائداد غیر منقولہ اور ملصق بزمین کی تعریف ایکٹ ہذا مین علٰحدہ علٰحدہ کی گئی ہے واضعان قانون نے تعریف متعلق اراضی مین اُن اشیاء کو جو محض اراضی پر واقع ہین شامل نہین کیا۔

لفظ جائداد مین مال و اسباب و زر و کفالت المال اور مادہ اور ہر چیز کو شامل سمجھے جانے کی نسبت ڈھارٹن صاحب نے اپنی کتاب لغت قانونی کے صفحہ ۶۹۰ مین لکھا ہے کہ جائداد تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جائداد مطلق۔ دوسری جائداد محدود۔ تیسری جائداد مفوضہ۔ پس جب محض لفظ جائداد کا استعمال کیا جائے تو خیال کیا جاوے کہ وہ دونون

مضمون پر حاوی ہے۔

قوانین سابق میں تعریف جائداد غیرمنقولہ اسطرح کی گئی ہے۔

جائداد غیرمنقولہ میں وہ شی جو زمین سے ملصق ہو یا کسی ایسی چیز سے بالاستحکام پیوستہ ہو جو زمین سے ملصق ہے۔

اس قانون میں تعریفات کے علحدہ ہونے سے صراحت ہوگئی جائداد منقولہ و غیرمنقولہ کی نسبت جو نظایر سے تجویز ہوا ہے اُنکو بھی اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے۔

ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ جائداد منقولہ مادی ہوتی ہے جو قابل احساس و لمس کے ہو نہ غیر مادی۔ (۱)

ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ نالش ہرجہ چکی تیل اور آٹا اور اسٹیم انجن وغیرہ میں جو بعات اجرائے ڈگری عدالت خفیفہ میں قرق ہوئی تھی۔ تجویز ہوئی کہ اشیا مذکور زمین سے ملصق ہیں اور از قسم مال اسباب حسب منشاء دفعہ ۵۔ ایکٹ ۱۸۶۵ء کے نہ تھی اسلیے اجراء ڈگری خفیفہ میں قرق نہیں ہوسکتی (۲)

ایک مقدمہ میں تجویز ہوا کہ درخت واسطے اعراض قانون رجسٹری کے جائداد منقولہ متصور ہونگے مگر وہ بالعموم جائداد غیرمنقولہ متصور ہونگے۔ (۳)

درختوں کا رس جائداد منقولہ متصور ہوگا۔ (۴)

ثمر درختاں جائداد منقولہ میں داخل ہیں۔ (۵)

---

(۱) مساۃ گوبندی بنام پیارے لال مورخہ یکم اگست ۱۸۶۳ء ہائی کورٹ الہ آباد۔

(۲) ۔مدر بنام بندرابن کلکتہ جلد ۴۔ صفحہ ۴۶ ۹۔ انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳) ۔چودھری رستم علی بنام دہ ندہا ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۸۶۶ء

(۴) ۔جالومندر بنام بیجامندر ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۶

(۵) ۔ناصر علیخان بنام کرامت علیخان الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۶۴۔ انڈین لا رپورٹ۔

اخیر نظیر جو ہائی کورٹ الہ آباد سے ہوئی تھی اُسمین تمام تصریح اُن الفاظ کی کی گئی ہے
جسکی وجہ سے سوائے اس نظیر کے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین سمجھی جاتی وہ یہ ہے۔
اس مقدمہ مین یہ استصواب ہوا تھا کہ آیا درخت استادہ جائداد منقولہ حسب معنی
دفعہ ۱۹- ایکٹ ۱۱ بابت ۱۸۶۵ء ہین یا نہین جنکی نسبت عدالت مطالبات خفیفہ اجرائے اپنی
ڈگری کا حکم دے سکتی ہے اجلاس کامل سے حسب ذیل تجویز ہوئی - قانون متعلقہ عدالت
خفیفہ واقعہ مفصلات ایکٹ ۱۱ بابت ۱۸۶۵ء مین تعریف الفاظ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی نہین ہے
اور اُن الفاظ کی تعریف مختلف طور پر مختلف قانون مین ہوئی ہے - ایکٹ رجسٹری اور ایکٹ
انتقال جائداد مین درخت استادہ فصل تیار و گھانس داخل جائداد منقولہ ہین -
ایکٹ تعریفات عامہ نمبر ۱ بابت ۱۸۶۸ء مین جائداد غیر منقولہ مین زمین و فائدہ جو زمین سے
پیدا ہون اور اشیاء جو زمین سے ملحق ہون یا کسی ایسی چیز سے بالاستحکام پیوستہ ہین جو زمین سے
ملحق ہے داخل ہین اور جائداد منقولہ سے مراد ہر قسم کی جائداد سے ہے بجز جائداد غیر منقولہ
کے مطابق اُن تعریفات کے درختان استادہ جائداد غیر منقولہ ہونگے - ایکٹ ۱ مصدرہ
۱۸۶۸ء قانون تعریفات عامہ مین لفظ جائداد غیر منقولہ اراضیات یا عمارات یا حقوق راستہ
یا روشنی یا معابر یا ماہی گیری یا کوئی اور منافع جو اراضی سے پیدا ہون اور وہ اشیاء جو
زمین سے ملحق ہو داخل ہونگے لیکن اُسمین وہ لکڑی جو زمین پر سے کاٹی نہ گئی ہو یا فصل
استادہ یا گھانس داخل نہوگی - لفظ جائداد منقولہ سے ہر قسم کی جائداد سوائے جائداد
غیر منقولہ کے مراد ہے - (۱)

فقرۂ توضیحی ایکٹ تعریفات عامہ کا ایکٹ مذکور اور جملہ ایکٹون مصدرۂ نواب یا اجلاس
کونسل سے بعد نافذ ہونے ایکٹ مذکور کے متعلق کیا گیا ہے اگر مضمون یا سیاق عبارت مین
کوئی امر خلاف نہو - لہذا وہ ایکٹ مفصل عدالت مطالبات خفیفہ واقع مفصلات سے

(۱) دفعہ ۲- فقرہ- ۵ و ۱۹- ایکٹ ۱ بابت ۱۸۶۸ء -

متعلق نہیں ہے لیکن ہماری یہ رائے ہے کہ تعریف جائداد غیر منقولہ و منقولہ مندرجہ ایکٹ مذکور مناسب طور پر ایکٹ عدالت مطالبہ خفیفہ کے متعلق ہوسکتی ہے اور وہ بالکل مطابق نفس ایکٹ مذکور او وسعت اُن اختیارات کی ہے جنکو جج عدالت مطالبہ خفیفہ کو مطابق ایکٹ مذکور کے عمل مین لانے کا مقصود تھا لہذا ہماری رائے ہے کہ درخت استادہ داخل جائداد غیر منقولہ ہین اور یہ رائے مطابق سلسلہ تجاویز متعلقہ اس امر کے ہے ہم یہ کہ سکتے ہین کہ مقدمہ ناصر علیخان بنام کرامت علیخان کو انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۹۱ جسکی نسبت جج ماتحت ہماری توجہ مائل کرتے ہین حاکم مذکور نے غلط سمجھا کیونکہ اُسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ نہ خود درخت بلکہ اُنکے پھل جو اُنمین لگے ہوے ہین جائداد منقولہ کی نوعیت سے ہین ۔ (۱)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ جب مدیون مستحق پانے قرضہ کا بذریعہ کفالت تائیدی جائداد غیر منقولہ کے ہو اور ڈگریدار حق مدیون ڈگری واتعہ دستاویز مذکور کو قرق و نیلام کراوے تو ایسا حق بغرض قرقی و نیلام حسب منشاء مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۸۲ء جائداد غیر منقولہ ہے۔ (۲)

جو قرضہ کہ بذریعہ رہن جائداد غیر منقولہ حاصل کیا جاوے وہ بصیغہ اجراے ڈگری حسب احکام مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق جائداد منقولہ کے نیلام نہین ہوسکتا ۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ نالش دلاپانے اصل و سود رہن نامہ درختان سے میعاد بارہ سال حسب دفعہ ۱۳۲ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء متعلق ہے کیونکہ درختان مذکور جائداد غیر منقولہ متصور ہین گو بعض قانون خاص مین بغرض تعمیل قانون مذکور کے

(۱) - امید رام بنام دولت رام منفصلہ ۲۳ مئی ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۰ ہفتہ وار ۱۸۸۳ء الہ آباد۔
(۲) - آپا سامی بنام اسکاٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵ - انگریزی انڈین لا رپورٹ ۔
(۳) - سری ناتھ دت بنام کرپال چندر دتر کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ - انڈین لا رپورٹ ۔

داخل جائداد منقولہ کیے گئے ہین - (۱)

تجویز ہوئی کہ دروازے کسی مکان کے بطور جائداد منقولہ قابل قرقی و نیلام نہین ہین - (۲)

لفظ وثیقہ کی تعریف مسودۂ ایکٹ انتقال ۱۸۸۲ء و ۱۸۷۹ء مین اسطرح لکھی تھی -

لفظ وثیقہ سے ہر ایک دستاویز غیر وصیتی مراد ہے جو مشعر اسکے ہو یا جسکی یہ تاثیر ہو کہ کوئی حق یا استحقاق یا حقیت و رقع یا متعلق جائداد غیر منقولہ عام اس سے کہ وہ فی الحال حاصل ہو یا کسی واقعۂ آیندہ پر متعلق ہو زمانۂ حال یا آیندہ مین منتقل یا اور طور پر علیحدہ کرے (۳)

اس ایکٹ مین لفظ وثیقہ سے صرف وصیت ناموجات مستثنے کیے گئے باقی جملہ دستاویزات تعریف وثیقہ مین شامل ہوگی بموجب تعریف دستاویز مندرجۂ تعزیرات ہند کے لفظ دستاویز مین جملہ تحریر و نقشہ وغیرہ دستاویز ہین قانون ہذا مین صرف وصیت نامہ مستثنے کیا گیا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سوا ے وصیت نامہ کے ہر تحریر و نقشہ وغیرہ وثیقہ ہے مگر یہ امر معلوم نہین ہوتا بلکہ یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ وثیقہ اسی دستاویز سے مراد ہے جسکے ذریعہ سے کوئی حق منتقل یا علیحدہ کیا جاوے اور دستاویزات تحریری اور اقراری لفظ وثیقہ مین داخل ہوتی ہین البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دستاویز جنس ہے اور وثیقہ اور وصیت نامہ اور نقشہ جات وغیرہ اُسکے انواع ہین یعنے دستاویز کے لفظ مین وثیقہ اور وصیت ناموجات اور نقشہ جات وغیرہ داخل ہین - دستاویز کو وثیقہ کہ سکتے ہین لفظ وثیقہ کو دستاویز نہین کہا جا سکتا

ہارس صاحب نے وصیت کی یہ تعریف لکھی ہے - کہ وصیت نامہ ایک دستاویز ہے جسکے ذریعہ سے آدمی اپنی جائداد کو اسطرح منتقل کرتا ہے کہ اُسکا ایفاء اُسکے مرنے کے بعد اور جو اُسکی حیات مین تغیر پذیر و قابل منسوخی رہتی ہے مگر شرح محمدی مین وصیت زبانی

کوئی

(۱) - رام غلام بنام منوہر داس صفحہ ۵۹ - ویکلی رپورٹ ۱۸۶۸ء -

(۲) - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۱۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - گزٹ مطبوعہ ۳ مئی ۱۸۷۹ء و ۲۵ - مئی ۱۸۸۱ء -

و تحریری دونوں طرح ہو سکتی ہیں - اور لفظ وصیت کی تعریف فتاویٰ عالمگیری میں یہ لکھی ہے عطا کرنا حق ملکیت کا کسی خاص چیز میں یا منفعت میں بطور عطیہ کے جسکا نفاذ موصی کی وفات کے بعد ہو -

شرع الاسلام میں بھی وصیت کی تعریف ایسی ہی لکھی ہے کہ حق ملکیت کسی چیز میں یا کسی منفعت میں مرنے کے بعد عطا کرنا - وصیت ایسے الفاظ سے ہو سکتی ہے جس سے موصی کا ارادہ کما حقہ ظاہر ہو جائے پس جبتک یہ معلوم ہو کہ موصی کا ارادہ یہ تھا کہ وصیت کا نفاذ اُسکے مرنے کے بعد ہو اُسوقت وہ وصیت سمجھی جائیگی - ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء کی دفعہ ۳ - میں وصیت کی تعریف اسطرح لکھی ہے -

وصیت سے اظہار قانونی اس نیت کا ہے جو موصی اپنی جائداد کی نسبت رکھتا ہے اور جسکا اپنی وفات کے بعد ایفا کرنا منظور ہے -

چونکہ وصیت کے واسطے تحریری درجسٹری شدہ ہونا ضرور نہیں ہے اور وصیت نامہ قانوناً سادے کاغذ پر جائز ہے اور اُسکی رجسٹری بھی لازمی قرار نہیں دی اسوجہ سے لفظ وثیقہ سے وصیت نامہ کو مستثنیٰ رکھنا معلوم ہوتا ہے چنانچہ دفعہ ۱۷ - ایکٹ ۳ - ۱۸۷۷ء میں وثیقہ جات ہبہ و دیگر دستاویزات متعلق جائداد غیر منقولہ مالیتی زائد از ۱۰۰ روپیہ پر جو بلا وصیتی ہوں رجسٹری لازمی قرار دی ہے -

بموجب قانون رجسٹری کے دستاویز رجسٹری شدہ وہی دستاویز کہلاتی ہے جو مطابق قانون کے برٹش انڈیا میں رجسٹری کی گئی ہو - ایک مقدمہ میں تجویز ہوئی کہ گو مختارنامہ ریاست رامپور میں رجسٹری ہوا اور اُسکے موافق رجسٹری برٹش انڈیا میں ناجائز ہے مگر جب دستاویز رجسٹری ہو گئی لہذا دستاویز جائز ہے اور رجسٹری شدہ متصور ہوگی - (۱)

(۱) - آفتاب بیگم بنام شیام سندر صفحہ ۲۰۱ - ہفتہ وار ۱۸۸۶ء الہ آباد -

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی تھی کہ تمسک دفتر رجسٹری مین رجسٹر نہین ہوا لہذا ناجائز ہے - (۱)

ایک جائداد ضلع جونپور مین واقع تھی رجسٹری پٹہ کی ضلع بنارس مین ہوئی ہائی کورٹ سے بتقلید فیصلۂ مقدمۂ ہرسہائے بنام جنی کنور انڈین لا رپورٹ جلد ۳ الہ آباد صفحہ ۱۴۴ - اقبال بیگم بنام شیام سندر تجویز ہوئی کہ چونکہ پٹہ کی رجسٹری ہوگئی تھی تو کچھ مضائقہ نہین گو رجسٹری مقام بیجا مین ہوئی جب شہادت مین پیش کیجاوے تو نامنظور نہین ہوسکتا بشرطیکہ تصدیق رجسٹرار کی اسپر ثبت ہو - (۲)

حاکم رجسٹری کو تجویز کافی ہونے وجہ خاص کی کرنا چاہیے اور اگر اسکو اطمینان ہوجاوے تو عدالت کو اعتراض کرنے نسبت اس تجویز کے جو متعلق اس امر کے ہو کہ دستاویز مکان مقرپہ منجانب مقر دستاویز کے بغرض رجسٹری پیش ہونا بے ضابطہ تھا تاہم اگر امر مذکور نیک نیتی سے عمل مین آیا حسب منشا دفعہ ۸۵ - ایکٹ ۳ - ۱۸۷۷ء کے تھا - (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ گو پشت دستاویز پر عبارت رجسٹری کے ذیل مین دستخط ثبت نہو تاہم مقر کو جب وہ تسلیم ہے اسلیے دستاویز رجسٹری شدہ متصور ہوگی - (۴)

ایک اور مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مقر دستاویز نے رجسٹری کرانے سے بدین وجہ کہ وہ دستاویز جعلی ہے انکار کیا حاکم رجسٹری نے تحقیقات کرکے رجسٹری کردی جب منسوخی دستاویز کی نالش عدالت دیوانی مین منجانب مقر دائر ہوئی تو اسمین تجویز ہوا

(۱) - نمبر ۱۶۲۴ - مورخہ ۵ - فروری ۱۸۸۰ء ہائی کورٹ الہ آباد -

(۲) - شیا ناتھ نایک بنام کلیان بائی منفصلہ ۱۱ - اگست ۱۸۸۲ء ہائی کورٹ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۲ء -

(۳) - بمبئی جلد ۶ - صفحہ ۹۶ - انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۴) - الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۴۰ - مان بھری بنام نوندھ -

کہ حاکم رجسٹری کی تحقیقات اس امر مین قابل پذیرائی نہین ہے اور دستاویز ناجائز قرار پائی۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ دستاویز اس وجہ سے ناجائز ہے کہ جزو کثیر جائداد کا اُس ضلع مین ہے جہان رجسٹری نہین ہوئی اور جزو قلیل نمایشی اُس ضلع مین ہے جہان ہوئی اس وجہ سے دستاویز مذکور مرجع نہین ہے۔ (۲)

بعد ازان اسی مقدمہ کی اپیل پر پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ رجسٹری کسی نوشتہ متعلق جائداد غیر منقولہ کے دفتر اُس سب رجسٹرار مین جسکے حصہ ضلع مین کوئی جزو جائداد غیر منقولہ کا واقع ہو ہونے سے مقتضیات دفعہ ۲۸ - ایکٹ رجسٹری کی ہوجاتی ہے یہ الفاظ کہ کچھ جزو جائداد کا بطور مراد رکھنے کچھ اصلی جزو جائداد کے نہ پڑھے جانے چاہیین کل معاملات اعلان کا جسکے حاصل کرنے کی غرض رجسٹری سے ہے اس بارہ مین بذریعہ تعمیل احکام دفعہ ۴۹ و ۶۵ و ۶۶ کے تذکرہ کیا گیا ہے۔ (۳)

ہائی کورٹ الہ آباد نے قبل صدور فیصلہ پریوی کونسل نظیر ہری رام بنام شیو دیال مل سے اختلاف کیا۔ (۴)

کسی واقعہ سے کسی شخص کا مطلع ہونا - اس فقرہ مین دو لفظ شرح طلب ہین اول واقعہ - دوسرے کسی واقعہ سے کسی شخص کا خود اُسکو مطلع ہونا یا اُسکے ایجنٹ کو مطلع ہونا -

واقعہ کی تعریف قانون شہادت مین یہ لکھی ہے -

---

(۱) کلکتہ جلد ۷ - صفحہ ۳۶۷ - انڈین لا رپورٹ -

(۲) - ہری رام بنام شیو دیال وغیرہ صفحہ ۴۷ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۶ء الہ آباد -

(۳) - ہری رام بنام شیو دیال الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۶ - انڈین لا رپورٹ -

(۴) - گلزاری لال بنام دیارام وغیرہ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۶ صفحہ ۹۶ -

واقعہ کے معنی اور اُسکے مفہوم مین یہ امور داخل ہین - ۱ - ایسی ہر چیز یا چیزون کی ایسی کیفیت یا چیزون کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس ہونے کے قابل ہو -

۲ - حالت ذہنی جسکی کسی شخص کے دل کو آگاہی ہو -

واقعات کے مصنفون نے تین قسمین بیان کین ہین - اول مثبتہ - دوسرے ظاہری و باطنی یعنے ذہنی - تیسرے حادثات و حالات اشیاء - مثبتہ وہ واقعات ہین جنسے کسی امر کا وجود ثابت ہو - منفیہ وہ واقعات ہین جنسے کسی امر کا عدم ثابت ہو - واقعات ظاہری وہ ہین جو حواس خمسۂ بیرونی یعنے آنکھ ناک کان زبان اور جسم سے محسوس ہوتے ہین - واقعات باطنی وہ ہین جو ذہن مین موجود ہون مثلاً بندوق کی گولی سے ایک کا ہلاک ہونا واقعہ ظاہری ہے اور ارادہ قتل جو قاتل کے ذہن مین ہے واقعہ باطنی ہے حادثات اور حالات اشیاء - ہر واقعہ یا تو ایک حادثہ ہوتا ہے - یا ایک حالت ہوتی ہے مثلاً درخت کا گرنا حادثہ ہے اور اُسکا وہان پڑا ہونا ایک حالت ہے - (۱)

اب ہم دوسرے فقرے کی نسبت تحریر کرتے ہین - واضح ہو کہ واضعان قانون نے تعریف نوٹس مین اس امر کو داخل کیا ہے کہ اگر کوئی دانستہ تلاش اور جستجو سے رجسٹری وغیرہ جسکو اسی سے کرنا چاہتے تھے باز رہے یعنے اگر وہ کوشش معقول عمل مین نہ لائے یا اُسکے عمل مین لانے مین غفلت یا حذر کرے تو اُس واقعہ سے بھی واقف ہونا ضمناً سمجھا جائیگا -

فقرۂ اخیر اس تعریف کا اصول دفعہ ۲۲۹ - قانون معاہدہ پر مبنی ہے جسکا یہ منشا ہے کہ اگر کارندہ کو اطلاع یا واقفیت دراثناء اُسی کاروبار کے دی گئی ہو جو مالک کے فائدہ کے لیے کرتا ہو تو وہ اطلاع یا واقفیت ایسی ہی تصور ہوگی کہ گویا مالک کو ہوگئی دفعہ مذکور مین اس اطلاع یا واقفیت کا پانا دراثناء کارندگی کے ضرور ہے جس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسی کام کے بابت وہ اطلاع ہو دوسرے کام کے بابت نہو علم اس

(۱) شرح قانون شہادت مولفۂ سید محمود صاحب جسٹس صفحۂ ۱۹ -

کہ وہ کام اسی مالک کا بہ تعلق اسی کا ذمہ کے ہو یا کسی دوسرے کے۔ (۱)

ایک مقدمہ میں (۱) الی خاندان نے اقرار کیا کہ تا وقتیکہ قرضہ ادا نہو جاوے کوئی شخص جائداد کو منتقل نکرے ایک شخص نے جائداد رہن کی تجویز ہوئی کہ مرتہن پہ پابندی اسکی واجب نہیں ہے تا وقتیکہ یہ امر ثابت نہو کہ وہ اقرار مذکور سے مطلع تھا یا مطلع کیا گیا تھا۔ (۲)

(س) نے ایک جائداد (م) کے ہاتھ فروخت کی اور یہ قرار پایا کہ (م) جائداد پر قبضہ رکھے یا جسکے ہاتھ چاہے بیع کردے اور مشتری مبلغ سالانہ بائع کو ادا کرتا رہے بیع نامہ پر رجسٹری ہوئی اور مشتری نے جائداد کو فروخت کردیا مشتری حال نے زر سالانہ ادا کرنا موقوف کردیا (س) بائع کے قائم مقام نے نالش بنام مشتری اول اور (ب) مشتری ثانی کی دائر کی جو پانسو روپیہ سے کم تھی تجویز ہوئی کہ نالش قابل سماعت دیوانی ہے اور اپیل دوم ہوسکتا ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ بفرض اسکے کہ کوئی اطلاع (ب) مشتری ثانی کو اقرارنامہ کی نہ تھی تو اگر اسنے رجسٹری کو تلاش کیا تو اسنے تحقیقات اُن شرائط کی کرلی اور اگر اُسنے تلاش نہیں کیا تو وہ دیدہ و دانستہ ایسا کرنے میں قصور وار غفلت فاش کا ہوا اور وہ کسی صورت میں مشتری نیک نیت بلا علم متصور نہیں ہوسکتا اور بوجہ وصول کرنے منافع جائداد کے مواخذہ دار ادائے مبلغ سالانہ کا اُس تاریخ سے ہے جب اُسنے دخل بطور مرتہن کے حاصل کیا تعریف لفظ اطلاع مندرجہ دفعہ ۳ - ایکٹ انتقال جائداد اُس قاعدہ متعلق اطلاع کو قائم کرتی ہے جو قبل صدور ایکٹ مذکور کے موجود تھا۔ (۳)

واسطے تکملہ انتقال حق راہنی واقعہ جائداد غیر منقولہ بموجب قانون انگلستان کے

(۱) - دفعہ ۲۲۹ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء

(۲) - رام دین بنام مہیشر دیال مورخہ ۲۲ - جولائی ۱۸۸۶ء ویکلی نوٹ ۱۸۸۶ء الہ آباد صفحہ ۲۷۰ -

(۳) - جوراس بنام بلی الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

مالک حق قانونی کو اطلاع انتقال کی دینا ضرور نہین ہے نہ کوئی قاعدہ دھرم شاستر کا ہے جسکے بموجب شخص قابض کو اطلاع دینا ضرور ہے جسکا درجہ حسب قانون انگلستان قابض حق قانونی مشابہ خیال ہونا چاہیے - بذریعۂ رہن نامہ رجسٹری شدہ پانڈوجی نے ۱۸۶۸ء مین کچھ جائداد بدست مدعا علیہ رہن دخلی کی ۱۸۷۱ء مین پانڈوجی نے اپنا حق راہنی بدست مدعیان فروخت کردیا اور انھون نے اُسکو کلکٹری کے رجسٹر مین پانڈوجی کے نام رہنے دیا بعد ۱۸۷۳ء مین مدعا علیہ نے اور روپیہ پانڈوجی کو اُسی جائداد کی کفالت پر قرض دیا مدعیان نے انفکاک کے واسطے نالش دائر کی عدالت مرافعۂ اولی نے اُسکا دعوے نامنظور کیا اس وجہ سے کہ اُنکی راے مین خریداری مدعیان ثابت نہین تھی بر طبق اپیل صاحب جج ضلع نے ڈگری منسوخ کی بدین تجویز کہ خریداری مدعیان ثابت نہین ہوئی اُنھون نے یہ بھی تجویز کی کہ مدعیان بلا ادا کرنے رقم مشروط رہن کے جو مدعا علیہا نے ۱۸۷۳ء مین دی تھی انفکاک نہین کراسکتے اسوجہ سے کہ مدعیان نے کوئی اطلاع اپنی خریداری کی مدعا علیہا کو نہین دی اور پانڈوجی کا نام بطور مالک ظاہری کے رجسٹر مین رہنے دیا مدعیان نے ہائیکورٹ مین اپیل دائر کیا یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان کا حق بطور منتقل الیہ حق راہنی مکمل ہے اگرچہ کچھ اطلاع انتقال کی مدعا علیہا کو نہین دی گئی لیکن اگرچہ کوئی ایسی اطلاع واسطے حق مدعیان کے ضرور نہ تھی مگر عام اصول انصاف سے ظاہر ہے کہ اگر مدعیان کی کارروائی بمنزلۂ خاموشی تھی اور یہ بھی خیال کیا جاے کہ مدعا علیہا نے پانڈوجی کو رقم مشروط الرہن اس خیال سے دین کہ وہ اُسوقت تک بھی مالک حق راہنی تھا ایسی کارروائی سے مدعا علیہا کو بہتر استحقاق ہوگا اگر جائداد پانڈوجی کے نام کلکٹری کی رجسٹری مین ہے اُسکا ویسا ہی رہنے دینا بعد انتقال کے اس مقصد کے لیے کافی ہوگا - (۱)

(۱) - گوندراؤ بنام راوجی بمبئی جلد ۱۲ صفحۂ ۳۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب کسی شخص کی نسبت یہ ثابت کیا جائے کہ اُسکو بعض واقعات کا علم تھا یا وہ ایسی حالت مین تھا کہ نتیجہ معقول اُس علم یا حالت کا یہ ہو کہ وہ ایسی تحقیقات مزید کرسکتا تھا جس سے کوئی امر خاص ظاہر ہو جاتا تو قانوناً یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ اُسکو اس امر خاص کی اطلاع تھی ممکن ہے کہ ایسے واقعات کی تحقیقات نکرنے مین دیدہ و دانستہ غفلت کیجائے جنسے اطلاع واقعی حاصل ہوا و جنکی نسبت یہ صحیح طور پر تصور کیا جاے کہ اُنکا نتیجہ اطلاع واقعی پہونچنے کا ہو لیکن اگر اطلاع واقعی ہوئی ہو اور ایسے واقعات کی نسبت تحقیقات کرنی اور اسکی وجہ سے علم حاصل کرنے مین جسکا کرنا بلحاظ حالات عقلمند شخص کو مناسب ہو دیدہ و دانستہ یا فریبا نہ پہلوتہی نہ کیا گیا ہو تو مسئلہ اطلاع معنوی متعلق نکرنا چاہیے اطلاع معنوی بمقابلہ اشخاص ثالث کے بوجہ غفلت نہ طلب کرنے وثائق دستاویز استحقاق کے متعلق ہوسکتی ہے لیکن جس جگہ کہ ایکٹ رجسٹری نافذ ہے اُسقدر متعلق نہین ہوتی ہے کہ جس قدر اُس جگہ متعلق ہوتی ہے جہان ایکٹ رجسٹری نافذ نہین ہے مقدمہ آگرہ بنک بنام ببری لا رپورٹ موس آف لارڈس جلد ۷ صفحہ ۱۳۵ - کی تقلید کی گئی -

اگر کوئی کارندہ جسکو اختیار فروخت کرنے جائداد کا دیا جائے اپنے مالک کے ساتھ فریب کرے تو وہ شخص جسکو نقصان برداشت کرنا چاہیے مالک ہے اور نہ شخص ثالث

مقدمات ہنٹرس بنام ڈاٹرس رپورٹ -

اپیل ہاے چانسری جلد ۷ صفحہ ۸۰ - ورام کمار کندو بنام مسک کون بنگال

لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۳ - کی تقلید کی گئی - (۱)

صرف اس صورت مین کہ اطلاع ایسی دستاویز انتقال ماقبل کے جسکی رجسٹری لازمی نہین ہے ایسے صریح طور پر ثابت ہو جائے کہ مشتری مابعد کی جانب دستاویز انتقال کا

---

(۱) - کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ - درگا نراین سین بنام بینی مادھب مونددار -

لکھانا اور اُسکا رجسٹری کرانا بمنزلۂ حق معلومہ شخص دیگر کے داخل فریب ہو تو عدالت دستاویز رجسٹری شدہ پر اثر پہونچنے دے گی۔ (۱)

بغرض اس امر کے کہ جسوقت رہن نامہ بنام مدعی تحریر ہوا تھا مدعا علیہ قابض تھا یا اور طرح پر مدعی کو مدعا علیہ کی خریداری ماقبل کے اطلاع تھی مدعی اپنے رہن نامہ کی رجسٹری ہونے سے کوئی فائدہ نہین اُٹھا سکتا دخل یا رجسٹری ہونا استحقاق خریدار یا مرتہن ماقبل کا بمنزلۂ اس امر کے ہے کہ گویا اس استحقاق کو خریدار و مرتہنان مابعد کو اطلاع دی گئی۔ (۲)

ازروے دھرم شاستر و شرح محمدی حسب تاویل احاطۂ بمبئی کے یہ تصور کیا گیا کہ ہونا قبضے کا اُس حق کی اطلاع کی حد تک پہونچتا ہے جو شخص قابض کو حاصل ہو اور ہر دیگر شخص جو رہن یا کوئی اور مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر بلا تحقیق کرنے نوعیت حق اس شخص کے لیتا ہے جو قابض ہے وہ خود اپنے جوکھو نپر لیتا ہے قاعدہ انگلستان مین بھی یہی ہے۔

انگلستان خواہ آیرلینڈ مین محض رجسٹری کرانا مساوی اطلاع کے مرتہنان یا مشتریان مابعد کو تصور نہین کیا گیا ہے بمبئی مین عدالتون نے اُس قاعدہ کو اختیار کیا ہے جو امریکہ مین جاری ہے اور یہ تجویز کی ہے کہ رجسٹری کرانا اُس جائداد کی جملہ خریداران مابعد کے لیے اطلاع کی حد تک نہین پہونچتا ہے۔ (۳)

ازروے دو دستاویزات کے جنپر باضابطہ رجسٹری ہوئی تھی اور جنمین سے ایک دستاویز اول ۲۲۔ فروری ۱۸۶۰ء دوم ۔ ستمبر ۱۸۶۲ء کی تھی زید نے اراضیات متنازعہ بکر کے پاس چندسال کے واسطے رہن کین میعاد معینہ ۱۸۶۸ء منقضی ہوئی ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۶۳ء کو

(۱) - انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۷۶۶ -

(۲) - انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۹ ۔ صفحہ ۲۲۷ ۔ ڈنڈایا بنام یاسایا۔

(۳) - انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ ۔ صفحہ ۱۶۸ ۔ لکشمنداس سروپ چند بنام دسرت۔

زید نے ایک راضی نامہ مشعر دست برداری اپنے استحقاق واقع اراضی مذکور کے بکر کو لکھدیا اُسکے بعد دوسرے روز بکر نے قبولیت سرکار کو بابت اراضی کے لکھدی جو اُس سے پہلے زید کے نام تحریر ہوئین تھین قبل رہن نامہ اول کے اور راضی نامہ کے جو ۲۱ - مارچ ۱۸۸۰ء کو ہوا زید از روے ایک رہن نامہ رجسٹری شدہ کے اراضیات مذکور مدعی کے پاس رہن کر چکا تھا مدعی نے ۱۸۸۳ء مین زید پر نالش بذریعہ اپنے رہن کے کرکے ڈگری حاصل کی از روے ڈگری مذکور نامبردہ نے جائداد مرہونہ کو نیلام کراکر خود خرید کیا وقت نالش اور اُس سے قبل زید قابض اراضی مرہونہ تھا مگر فریق نالش نہین گردانا گیا تھا ۱۸۸۱ء مین زید نے اراضی عمرو کے ہاتھ بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے بیع کی ایک نالش مین جو مدعی نے بکر اور عمرو پر واسطے دلاپانے قبضہ اراضی کے دائر کی جو نامبردہ نے وقت اجراے ڈگری بابت رہن مذکورہ بالا اخیر کی تھی یہ تجویز ہوئی کہ بکر کا قبضہ بروز نالش مدعی از روے رہن کے مدعی کی تحقیقات کرنے کے واسطے کافی تھا اور مدعی کے واسطے قانونی اطلاع مشعر اسکے تھی کہ حق راہنی اُسوقت بکر کو حاصل تھا لہذا مدعی پر فرض تھا کہ بکر کو فریق اُس نالش کا کرتا جو اُسنے عمرو پر دائر کی تھی جسنے اُسوقت حق راہنی بکر کے نام منتقل کردیا تھا اور چونکہ مدعی نے ایسا نہین کیا لہذا نامبردہ اپنے استحقاق پر بربنا خریداری بذریعہ ایک ڈگری کے جو بے ضابطہ طور پر حاصل ہوئی استدلال نہین کرسکتا اور مدعی کی حالت بمقابلہ بکر کے اُس سے بہتر نہین ہے جو اُسکی اُسوقت ہوتی اگر نالش ابتدائی مناسب طور پر ہوئی ہوتی مثلاً یہ کہ مدعی پر لازم ہے کہ بکر کو موقع انفکاک رہن کا دے ۔(۱)

مدعی نے بربناء رہن نامہ مورخہ ۲۷ - نومبر ۱۸۷۷ء تعدادی ۵۰۰ جو نہ رجسٹری شدہ تھا نہ مع القبضہ تھا دعوے کیا مدعا علیہ نے بربناء رہن نامہ مورخہ ۱۰ - مارچ ۱۸۷۸ء تعدادی ۵۰۰ کے جو رجسٹری شدہ اور نیز مع القبضہ تھا دعوی کیا مدعا علیہ کو اطلاع صحیح

(۱) - انڈین لاریورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۳ -

یا تیسری مدعی کے رہن مقدم کے نہ تھی ۱۸۸۰ء مین مدعی نے راہن پر بابت ایک مطالبۂ نقد کے جو رہن کے متعلق نہ تھا نالش کی اور ۲۰ - فروری ۱۸۸۱ء کو ستلو روپیہ کی ڈگری حاصل کی باجراے اُس ڈگری زر نقد کے جائداد مرہونہ عدالت سے حسب درخواست مدعی فریق دو نیلام ہوئی اور مدعا علیہ نے ۱۰ ستمبر ۱۸۸۱ء کو مبلغ ۵۰ کو خرید کیا سارٹیفکٹ نیلام عطیۂ عدالت غیر رجسٹری شدہ مورخۂ ۲۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء مدعا علیہ کو دیا گیا ۱۸۸۲ء مین مدعی نے بربناء اپنے رہن کے نالش کی جسمین مدعا علیہ فریق نہ تھا اور ڈگری دخل جائداد مرہونہ کہ جسکی تاریخ شہادت سے پائی نہین جاتی زرِ رہن پر حاصل کی جب مدعی نے اُس ڈگری کے جاری کرانے کا قصد کیا تو مدعا علیہ نے ۱۵ - جنوری ۱۸۸۳ء کو مزاحمت کی - تجویز ہوئی کہ اگر ڈگری دخل بعد نیلام جائداد مرہونہ کے جو ۱۰ ستمبر ۱۸۸۱ء کو منجانب عدالت بحق مدعا علیہ عمل مین آیا صادر ہوئی تو بیکار رہتی کیونکہ اُسوقت مین راہن کو نہ استحقاق نسبت جائداد مرہونہ کے نہ قبضہ اُسکا حاصل تھا یہ بھی تجویز ہوئی کہ ہرگاہ مدعا علیہ کو جبکہ مدعی نے اندوے اپنی ڈگری نقد کے عدالت سے نیلام کرایا رہن مدعی کی اطلاع نہ تھی اور اس امر کی اطلاع تھی کہ نیلام تابع رہن مدعی کے ہوا تو مدعی کو وہ دائن ڈگری زر نقد تھا لازم تھا کہ مدعا علیہ کو بوقت بولی بولنے نسبت استحقاق و حق مرافعہ مدیون ڈگری واقع جائداد مرہونہ کی اطلاع اس بات کی دیتا کہ دائن ڈگری یعنے مدعی کے پاس وہ جائداد رہن تھی اور اُسکا ارادہ اُس رہن کو نافذ کرنے کا تھا اور یہ بات خاص کر اس وجہ سے ضرور تھی کہ رہن نامہ رجسٹری شدہ تھا نہ مع قبضہ تھا اور چونکہ مدعی نے مدعا علیہ کو یہ اطلاع نہ دی لہذا اُسکو امتناع اس امر کی ہے کہ اپنے رہن کو بمقابلۂ مدعا علیہ نافذ کرا پاوے - (۱)

۶ - فروری ۱۸۸۱ء کو (الف) نے حق انفکاک رہن بعض جائیداد کا (ب) کے

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۴ -

پاس مستعمل رہن کیا اور ۲۱ اگست ۱۸۷۴ء کو (الف) نے جائداد مذکورہ (ج) کے پاس رہن کی اور یہ اقرار کیا کہ اگر مابین میعاد ادائے زر رہن قصور ہو تو بیع کر دونگا ورنہ (ج) کو اختیار ہوگا کہ بیعنامہ قطعی تحریر کرانے کے واسطے نالش کرے ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء کو (الف) نے جائداد مذکور پاس (ب) کے رہن کی اس رہن سے کفالت ۱۸۷۶ء زائل ہوگئی دسمبر ۱۸۷۸ء مین (ب) نے ڈگری بمقابلہ الف کے بربنائے رہن ۶ اکتوبر ۱۸۷۴ء کے حاصل کی اور نیلام مین خود خرید کیا (ج) نے (الف) اور (ب) پر نالش واسطے تحریر کرانے دستاویز انتقال حقیت کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش ہوسکتی ہے اور نیز بغرض اس امر کے کہ (ب) کو اطلاع اقرارنامہ ۷ اگست ۱۸۷۴ء کی تھی اس امر مین بہت شک ہے کہ آیا ازروے دفعہ ۲۷ (ب) ایکٹ ۱۸۷۷ء (ب) یہ دعوی کرسکتا ہے کہ تعمیل خاص اقرارنامہ مذکور کا حکم عطا نہ کیا جاوے کیونکہ نزاع مابین مطالبہ کفالت ماقبل و مابعد متعلقہ جائداد واحد کے ہے جو منتقل الیہ کے پاس ازروے نیلام بعلت ایسی ڈگری کے پہونچی ہے جو واسطے نفاذ مطالبہ کفالت مابعد کے ہے۔ (۱)

بذریعہ رہن نامہ رجسٹری شدہ (الف) نے ۱۸۶۵ء مین کچھ جائداد بدست مدعا علیہ رہن کی اور ۱۸۶۶ء مین (الف) نے اپنا حق راہنی بدست مدعیان فروخت کردیا لیکن کلکٹری کے رجسٹر مین (الف) کے نام بدستور رہنے دیا بعدہ ۱۸۶۸ء مین مدعا علیہ نے اور روپیہ (الف) کو اسی جائداد کی کفالت پر دیا۔ مدعیان کی نالش انفکاک رہن مین یہ تجویز ہوئی کہ اگر مدعیان کی کارروائی بمنزلہ خاموشی تھی اور یہ بھی خیال کیا جاے کہ مدعا علیہ نے (الف) کو رقوم مشروط الرہن اس خیال سے دین کہ وہ اُسوقت بھی مالک حق راہن تھا تو ایسی کارروائی سے مدعا علیہ کو بہتر استحقاق ہوگا اور اگر جائداد (الف) کے نام کلکٹری کے رجسٹرون مین ہے اُسکا ایسا ہی رہنے دینا بعد انتقال کے اُس مقدمہ

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳۔ صفحہ ۷۰۶۔

کے لیے کافی ہوگا۔ (۱)

ایک جائداد غیر منقولہ اجراے ڈگری زرنقد مین نیلام ہوئی اور اُسکو (ج) نے باطلاع اس امر کے خرید کیا کہ (ج) کے پاس ڈگری شرح نفاذ کفالت نسبت جائداد مذکور کے ہے من بعد (ج) نے درخواست دی کہ اُسکی ڈگری مین جائداد نیلام کیجائے اور وہ نیلام ہوئی جسکو (س) نے خرید کیا (س) نے (ج) پر بغرض قبضۂ جائداد مذکور نالش کی تجویز ہوئی کہ جو کہ (ج) نے جائداد متنازعہ کو باطلاع کفالت موجودہ اور مشروط ساتھ اس شرط کے خرید کیا کہ پھر اجراے ڈگری مین نیلام ہو سکے لہذا (س) بذریعۂ نیلام جائداد مذکور پر قبضہ پانے کا مستحق ہے۔ (۲)

رجسٹری شدہ جب جائداد مرہونہ بذریعۂ ایسی دستاویز کے رہن کی گئی ہو جسکی رجسٹری لازمی نہین ہے تو جو شخص بعدازان خرید کرے اور اُسکے بیعنامہ کی رجسٹری باضابطہ عمل مین آوے مگر اُسنے باطلاع رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ کے خریداری کی ہو تو خریدار تابع اُس رہن کے لیتا ہے۔ (۳)

---

(۱)- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۔

(۲)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۴۔

(۳)- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۷۰- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۴- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۳۶- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۵- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۷- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۶۶۷- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۲۴- و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۲۶- و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵- و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۱۵- و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۶۸- و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۷۳- و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۸۸- و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۵- و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۱۹- و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۷۶- و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۷۴- و نمبر ۱۰۲ و ۱۵۹- پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء و نمبر ۷۳- پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء

لیکن جب رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ ایسا ہو جسکی رجسٹری لازمی ہو تو باوجودیکہ مشتری کو اطلاع رہن سابق کی ہو مشتری پابند اُس رہن کا نہوگا۔ (۱)

دفعہ ۴۔ اس دفعہ کے ابواب اور دفعات جو معاہدوں سے متعلق ہین ایکٹ معاہدۂ ہند مصدرہ ۱۸۷۲ء کے جزو سمجھے جائینگے۔

اور فقرات دوم وسوم دفعہ ۵۴ و دفعات ۵۹، ۱۰۷ و ۱۲۳۔ ایکٹ رجسٹری مجریہ ہند مصدرہ ۱۸۷۷ء کے تتمہ کے طور پر پڑھے جاوینگے۔ (۲)

شرح۔ اس دفعہ کی رو سے اس ایکٹ کے ابواب اور دفعات جو معاہدوں سے متعلق ہین وہ جزو ایکٹ معاہدہ نمبر ۹ ۱۸۷۲ء قرار دیئے گئے ہین یعنی یہ قانون جسقدر کہ اُسکو معاہدہ سے تعلق ہے ایک جزو ایکٹ معاہدہ کا ہے اور از روے دفعہ ۲۔ ایکٹ ۳ ۱۸۸۵ء فقرۂ ثانی اضافہ کیا گیا ہے اُسکی روسے فقرات مذکورہ۔ ایکٹ رجسٹری کا تتمہ سمجھے گئے ہین یعنے دفعات مذکور بھی ایک جزو قانون رجسٹری قرار دی گئین ہین۔

باب ۲

نسبت انتقال جائداد بتراضی طرفین

شرح۔ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ یہ قانون اُنھین انتقالات پر موثر ہے جو بتراضی فریقین معاہدہ کے ہو۔

جو انتقال بذریعۂ وراثت یا ہبہ یا وصیت یا نیلام بصیغۂ اجراے ڈگری یا بذریعۂ مالگزاری کے ہو اُس سے اس ایکٹ کے احکام متعلق نہین ہین۔

(الف)۔ بابت انتقال جائداد منقولہ وغیر منقولہ۔

---

(۱)۔ نمبر ۹ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۵ء۔

(۲)۔ دفعہ ۲۔ ایکٹ ۳ ۱۸۸۵ء۔

دفعہ ۵ - دفعات مندرجہ ذیل مین انتقال جائداد سے وہ فعل مقصود ہے جسکے ذریعہ سے ایک شخص زندہ زمانۂ حال مین یا آیندہ ایک یا کئی اور اشخاص زندہ کے نام یا خود اپنے اور ایک یا کئی اور اشخاص زندہ کے نام جائداد منتقل کرے اور ایسے فعل کا کرنا انتقال جائداد کہلائیگا -

شرح - اس دفعہ مین لفظ انتقال کی تعریف بیان کی گئی ہے جو جملہ انتقالات باہمی مثل بیع و رہن و ہبہ و تبادلہ وغیرہ پر حاوی ہے باستثنائے اُس انتقال کے جو بوجہ اثر قانونی پیدا ہو -

اس دفعہ کے اجزا یہ ہین -

ایک شخص زندہ زمانۂ حال مین یا آیندہ انتقال کرے -

ایک یا کسی اشخاص زندہ کے نام انتقال کرے - خود اپنے نام انتقال کرے -

یا ایک یا کئی اشخاص زندہ کے نام انتقال کرے -

واقعی طور پر انتقال سے وہ فعل قابض و مالک جائداد کا مقصود ہے جو وہ اپنے مال یا جائداد کی نسبت کرے -

ایک قانون مین لفظ انتقال کی یہ تعریف لکھی ہے -

لفظ انتقال سے مراد تکمیل اور انصرام پانا ہر وثیقہ اور ہر فعل کا ہے جنکی رو سے ایک شخص مستحق سرمایہ یا کفالت نامجات سرکاری کا اُس سرمایہ یا کفالت نامجات سرکاری کو اپنے پاس سے دوسرے کے پاس منتقل کرے - (۱)

مسودۂ قانون ہذا مین لفظ انتقال و وثیقہ کی تعریف ایک ہی قائم کی گئی تھی جسکے الفاظ یہ تھے -

لفظ وثیقہ سے ہر دستاویز غیر وصیتی مراد ہے جو مشعر اسکے ہو یا جسکی یہ تاثیر ہو کہ کوئی حق یا استحقاق یا حقیت واقع یا متعلق جائداد غیر منقولہ خام اس سے کہ وہ

(۱) - ایکٹ ۲۷ - سنہ ۱۸۶۶ء کی دفعہ ۳ -

کسی وقت حاصل ہو یا کسی واقعۂ آیندہ پر متعلق ہو زمانۂ حال یا آیندہ مین پیدا یا منتقل یا اور طرح پر علحدہ کرے وہ شخص جو اس طور پر کوئی حقیت وجود مین لائے یا منتقل کرے یا اور طور پر اُسے علحدہ کرے وہ انتقال کنندہ کہلاتا ہے - اور وہ شخص جسکے حق مین اسطرح کی حقیت پیدا یا منتقل ہو یا علحدہ کیجاوے وہ منتقل الیہ کہلائیگا اور عمل جو بذریعہ ایک وثیقہ کے ہو وہ گرنٹ یعنے انتقال کہلائیگا - (۱)

واضح ہو کہ اکثر انتقالات ایسے ہوتے ہین کہ وہ فوراً اثر پذیر ہوتے ہین اور بعض مشروط بوقوع کسی ایسے واقعۂ آیندہ کے ہوتے ہین بعض محض کسی زمانۂ آیندہ پر وجود پذیر ہوتے ہین پس واضعان قانون نے اس خیال سے ایسے الفاظ جامع و مانع استعمال کیے ہین کہ جنسے کوئی امر فروگذاشت نہو - اور کوئی دوسری چیز اُسمین داخل نہو جائے - ہر انتقال کی تین حالتین ہین یا وہ فوراً ظہور مین آتا ہے یا بعد فوت انتقال کنندہ کے اثر پذیر ہوتا ہے - یا بوقوع کسی واقعہ کے وجود مین آتا ہے مثلاً زید نے اپنی جائداد بکر کے نام ہبہ کی تو ہبہ ایسی حالت مین کہ اگر فوراً قبضہ نہ دیا جائے ناجائز ہو کر انتقال اثر پذیر نہوگا -

دوسرے خالد نے بذریعۂ ایک تحریر کے اپنے جہاز مشمولہ کا بیعنامہ بنام ولید کیا اور یہ شرط ہوئی کہ جب جہاز آئیگا اُسوقت حوالگی مال کی ہوگی ایسی حالت مین بر وقت آنے جہاز کے معاملہ بیع نافذ ہوگا -

(ایک یا کئی اشخاص زندہ کے نام منتقل کیا جاوے)

اس فقرے کا مفہوم صاف ہے کوئی بات پیچیدہ نہین -

(خود اپنے نام انتقال کرے) یہ البتہ ایک ایسی بات ہے کہ خود اپنے نام کوئی شخص کیسے انتقال کر سکتا ہے -

(۱) - مسودہ نمبر ۲ بابت ۱۸۸۱ء کی دفعہ ۳ -

اسپر جہان تک فکر کی جاتی ہے جسکا ظاہری مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی جائداد اپنے واسطے وقف کر سکتا ہے جیسا کہ شرع محمدی مین حکم ہے کہ واقف وقف کی پیداوار کو اپنی ذات کے واسطے وقف کرے یا وقف کی ولایت اپنی طرف کہ متولی خود رہے تو درست ہے لیکن اگر وہ خیانت کرتا ہو تو موقوف گو اُسکے ہاتھ سے نکال لینا چاہیے (جیسے وصی اگر خائن ہوتا ہے تو اُسکو موقوف کر دیتے ہین) گو وقف کرنے والے نے شرط کر لی ہو کہ موقوف کو میرے ہاتھ سے نہ نکالین۔ (۱)

دفعہ ۶۔ جائز ہے کہ جائداد ہر قسم کی منتقل کر دیجائے بجز اُس صورت کے جبکہ اس ایکٹ یا کسی اور قانون نافذ الوقت مین اسکے خلاف حکم ہو۔

(الف)۔ یہ امکان کہ کوئی ولیعہد کوئی جائداد وراثتاً پائے یا یہ امکان کہ کوئی رشتہ دار کسی قرابتی کی وفات پر کوئی شئی موہوبہ پائے یا اس قسم کی کوئی اور شئی جو محض ممکن الوقوع ہے قابل انتقال نہین ہے۔

(ب)۔ محض حق دخل واپس لینے کا بوجہ انحراف کسی شرط مابعد کے بجز مالک اُس جائداد کے جس سے وہ حق متعلق ہو کسی غیر کے نام منتقل نہین ہو سکتا

(ج)۔ حق استفادہ منتقل نہین ہو سکتا ہے الا بشمول ملکیت غالب کے جس سے وہ حق متعلق ہے۔

(د)۔ ایسا حق واقعۂ جائداد جسکا استفادہ مالک کی ذات خاص کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسکو مالک منتقل نہین کر سکتا۔

(ہ)۔ محض حق رجوع نالش زرمعاوضہ بعوض کسی فریب یا ضرر کے جو بطریق ناجائز کسی کو پہونچایا گیا قابل انتقال کے نہین ہے۔

(و)۔ عہدہ سرکاری قابل انتقال کے نہین ہے اور عہدۂ سرکاری کی

(۱) صفحہ ۲۰۱۸۔ احسن المسائل۔

تنخواہ ماقبل یا مابعد واجب ہو جانے کے قابل انتقال نہین ہے۔

(ز) - سرکاری پنشن داران جنگی و ملکی کے مشاہرے اور زرہائے پنشن صیغہ پولیٹکل انتقال کے لائق نہین ہے۔

(ح) - انتقال نہین ہو سکتا ہے الا جب انتقال اس استحقاق کی نوعیت کے خلاف ہو جسپر انتقال مؤثر ہوتا ثانیاً جب کسی غرض ناجائز کے لیے ہو ثالثاً جب ایسے شخص کے نام کیا جاے جو قانوناً منتقل الیہ ہونے کے لائق نہو۔

(ط) - اس دفعہ کے کسی مضمون سے یہ نہین سمجھا جائیگا کہ کسی ایسی رعیت کو جو حق قبضہ غیر قابل انتقال رکھتی ہو یا کسی ایسے مستاجر کو جسکی مالگذاری کی ادا مین قصور ہو گیا ہو کسی ایسے محال کے پٹہ دار کو جو کورٹ افوارڈس کے زیر اہتمام ہو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی رعیت یا مستاجری یا پٹہ داری کا حق حوالہ کرے۔ (۱)

شرح - اس دفعہ مین بعد تشریح اُن حقوق کے جو غیر ممکن الانتقال ہین اور کون شخص انتقال جائداد کا کر سکتا ہے بیان اُن شرائط انتقال کا جو فوائد سوسایٹی کے واسطے ضرور ہین کیا گیا ہے لفظ جائداد کی تعریف زیر دفعہ ۳ - فقرہ اول و دوم ملاحظہ طلب ہے ظاہر ہے کہ اس دفعہ کے فقرۂ اول مین انتقال ہر قسم کی جائداد کا منقولہ ہو یا غیر منقولہ کسبیہ ہو یا موروثی جائز رکھا گیا ہے بشرطیکہ اس ایکٹ یا کسی دوسرے قانون کی رو سے ناجائز نہ قرار پایا ہو۔ (۲)

شرح فقرہ (الف) - اس فقرہ مین تین قسم کے انتقال ناجائز قرار دیے ہین۔

اول یہ امکان کہ کوئی ولیعہد کوئی جائداد ورثتاً پائے۔

(۱) - دفعہ ۴ - ایکٹ ۳ - ۱۸۸۵ء -

(۲) - سلکٹ کیس مندرجہ گورنمنٹ آف انڈیا -

دوسرے یہ امکان کہ کوئی رشتہ دار کسی قرابتی کی وفات پر کوئی شیٔ موہوبہ پائے۔
تیسرے کوئی شیٔ جو محض ممکن الوقوع ہو۔

نسبت شق اول صراحت کیجاتی ہے کہ دفعہ ۲۶۶ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے فقرہ (ک) مین یہ الفاظ لکھے ہین۔

امید وراثت بحالت پس ماندگی یا اور حق یا استحقاق جو محض موقوف بوقوع امر دیگر یا بحیز امکان ہو۔

قابل قرقی و نیلام نہین ہے۔

یہ فقرہ بھی اسی اصول پر مبنی ہے۔ یعنے جو جائداد فروخت ہوسکتی ہے وہی نیلام ہوسکتی ہے۔ چنانچہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ ایسی جائداد قرق ہونی چاہیے جو قابل فروخت اور نیلام کے ہو اور جائداد مدیون کی ہو مگر قائم مقام کے اپنی جائداد قرق نہوگی - (۱) ہندو کی وراثت آیندہ کا استحقاق قابل قرقی و نیلام کے نہین ہے - (۲) بموجب شاستر دایہ بھاگ مروجہ بنگال کے پدر کی حین حیات پسر کا کچھ استحقاق جائداد موروثی یا پدری مین نہین ہے لہذا اسکا استحقاق قابل قرقی و نیلام نہین ہوتا - (۳) ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ پسران و وارثان جو عیت کے ساتھ رہتے ہین بعد فوت کاشتکاران دخیل کار اُسکے قائم مقام ہوتے ہین - (۴)

(۱) - درخواست پستنبجی وغیرہ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۳ - صفحہ ۴۲ -

(۲) - بھوین موہن بانرجی بنام ٹھاکر داس بسواس انڈین جورسٹ جلد ۴ صفحہ ۲۲ و مقدمات کور راج کنور بنام کنول کنور ویکلی رپورٹ۔

(۳) - بابو گرسرن داس بنام رام سرن بھگت ویکلی رپورٹ جلد ۵ - صفحہ ۲۵۳ -

(۴) - مسماۃ بھیم کنور بنام ابریلی سنگھ فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۴ - فروری سنہ ۱۸۸۲ء نمبر ۲۷ -

مگر بموجب متاکشرا جائداد موروثی حین حیات پدر کے بمقابلہ پسر کے قرق و نیلام ہوسکتی ہے۔ (۱)

اور حق حین حیاتی بیوہ بھی قابل نیلام ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ کے حالات یہ ہین کہ ایک ہندو نے اپنی جائداد زوجہ کو دی مگر اختیار انتقال نہین دیا۔ ڈگریدار نے حق بیوہ قرق کرلیا اسمین عذرداری ہوئی کہ بیوہ کو حق حین حیاتی حاصل ہے لہذا قابل واگذاشت ہے تجویز ہوئی کہ رسپانڈنٹ کی استدعا واسطے نیلام کرانے حق نان و نفقہ آیندہ کے حسب منشاء دفعہ ۲۶۶ ضابطہ دیوانی نہین تھی لہذا وہ قابل نیلام ہے۔ (۳)

یہ امکان کہ کوئی رشتہ دار کسی قرابتی کی وفات پر کوئی شے موہوبہ پاوے

شرح ۔ اس فقرہ مین لفظ رشتہ دار اور قرابتی کے لکھے ہین اسلیے ہمکو ظاہر کرنا ضرور ہے کہ رشتہ دار اور قرابتی کسکو کہتے ہین ۔ اس فقرے پر جہانتک غور کیا جاتا ہے تعلق اسکا قانون وراثت ہندو شرع محمدی و دھرم شاستر سے معلوم ہوتا ہے ۔ واضح ہو کہ قرابت اُس تناسب یا تعلق کو کہتے ہین جو باہم اُن اشخاص کے ہو جو ایک ہی اصل سے ہون یا جو ایک مورث کی اولاد سے ہون قرابت دو قسم کی ہوتی ہے ایک مستقیمہ جسکو نسلی بھی کہتے ہین ۔ دوسری طرفی ۔ جو لوگ قرابت مستقیمہ نہ رکھتے ہون وہ طرفی ہین ۔

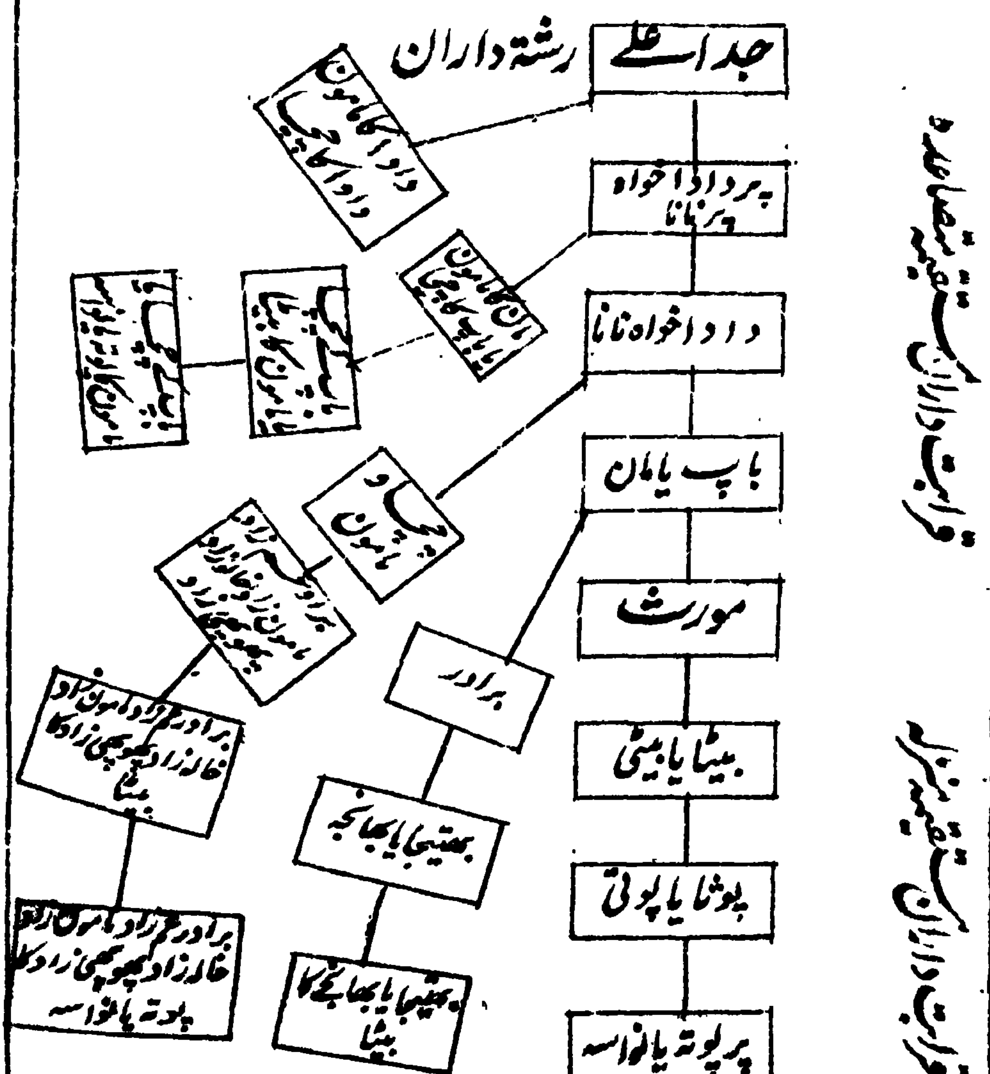
قرابت مستقیمہ سے ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جسمین سے

---

(۱) ۔ شرح کاول جلد اول صفحہ ۱۰۴ ۔ ومقدمہ کوسرنداس متگو ۔
(۲) ۔ رام سیوک رائے بنام بشنو گوبند ساہو ویکلی رپورٹ جلد ۸ ۔ صفحہ ۵۱۹ ۔
(۳) ۔ سبحے رام کنوری بنام دیبی ہفتہ وار ۱۳ شمارہ ۱۶ صفحہ ۲۰ ۔ ہائیکورٹ الہ آباد اردو ۔

ایک دوسرے کے ساتھ علواً یا سفلاً واسطہ راست رکھتا ہو- مثلاً باپ - دادا وغیرہ سلسلہ آبائی - اور بیٹا - پوتہ - وغیرہ سلسلہ زیرین - قرابت طرفی سے ایسے دو اشخاص کی قرابت باہم مراد ہے جو ایک ہی اصل یا مورث کی اولاد سے ہوں مگر باہم رشتہ مستقیمہ نہ رکھتے ہوں اور یہ ہی اس قرابت کی تصریح قانون وراثت ہند میں لکھی ہے-

واسطے آسانی دریافت قرابت و رشتہ کے ایک شجرۂ ذیل بطور تمثیل کے درج کیا جاتا ہے-



بموجب شرع محمدی ذوالفروض وعصبات قرابتی ہین اور ذوی الارحام رشتہ دار ہین
بموجب شاستر کے یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ جو نسل پدری سے ہون وہ قرابتی
ہین اور جو نسل مادری سے ہون وہ رشتہ دار ہین۔

اب یہ ظاہر کرنا باقی ہے کہ قرابتی کی وفات پر کوئی رشتہ دار جائداد موہوبہ پائے
دفعہ ۱۱۲ - قانون وراثت ہند کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہبہ اسطرح ہوسکتا ہے
کہ جائداد موہوبہ ایک شخص کی وفات پر دوسرے شخص کو پہونچے۔

مثلاً کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اُسکے حین حیات اور اُسکی وفات پر
بکر وخالد کو حصص مساوی یا اگر دونون مین سے کوئی مر جاوے تو جو زندہ رہے اُسکو
پہونچے بکر نے زید کے روبرو وفات پائی اور خالد زید کی وفات کے بعد زندہ رہا تو زید کی
وفات پر جائداد موہوبہ خالد کو دیجاویگی۔

کوئی جائداد اس شرط سے ہبہ کی گئی کہ زید کو اُسکے حین حیات اور اُسکی وفات پر
بکر اور خالد کو پہونچے اور یہ ہدایت کی گئی کہ اگر دونون مین سے کوئی زید کے روبرو فوت
کرے تو کل جائداد اُس شخص کو پہونچیگی جو زندہ رہے بکر زید کے روبرو فوت ہوگیا
بعد ازان خالد بھی زید کے حین حیات مر گیا پس جائداد موہوبہ خالد کے قائم مقامونکو دیجائیگی (۱)

تمثیلات مذکورۂ بالا سے یہ فقرہ بالکل صاف ہوگیا اور مطلب یہ ہے کہ جو جائداد
موہوبہ ایک شخص کی وفات پر دوسرے شخص کو ملنے والی ہو تو اُسوقت تک کہ شخص
اول زندہ رہے اور دوسرے شخص کو وہ جائداد پہونچ جاوے وہ دوسرا شخص جائداد کو
انتقال نہین کرسکتا۔

فقرۂ سوم - یا اس قسم کی کوئی اور شی جو ممکن الوقوع ہو۔

شرح - یہ فقرہ عام ہے اور اُسمین جملہ انتقالات اُن اشیا کی ممانعت ہے -

---

(۱) - تمثیلات (ب) و (د) دفعہ ۱۱۲ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

جو محض ممکن الوقوع ہون - جیسے مچھلی کو شکار سے پہلے بیچنا اور ہوا مین اُڑتے ہوئے جانور کو اور پیٹ مین بچے کو اور اُس بچے کے بچے کو اور تھنون کے اندر دودھ کو اور سیپ کے اندر موتی کو اور بکریون کی پیٹھ پر اُون کو اور چھت کے اندر ایک کڑی کو اور تھان مین سے ایک گز کو فروخت کرنا اور شکاری کا اسطرح بیچنا کہ اس دفعہ جو میرے جال مین آوے اُسکو اتنے کو بیچتا ہون یہ سب صورتین بیع کی ناجائز ہین - (۱)

یہان پر اس مسئلہ قانونی کا بھی ظاہر کرنا کچھ بیجا نہوگا جسمین لکھا ہے کہ -

گو انتقال استحقاق آیندہ ناجائز ہو لیکن ایسا اظہار ہو سکتا ہے کہ جو بروقت عمل مین آنے کسی فعل کے اثر پذیر ہو - عام قاعدہ قانون یہ ہے کہ جب تک منتقل کنندہ کو استحقاق دراصل حاصل نہو وہ انتقال ناجائز ہوگا کیونکہ قانون ایسے انتقال کو جو ناکمل ہو یا جسکا وجود بالکل نہو جائز نہین رکھتا لیکن اگر قبل پیدا ہونے کسی استحقاق کے کوئی اظہار کیا جائے تو وہ جائز ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص کسی پیداوار اراضی کو جو اُسوقت موجود ہو منتقل کرے تو ایسا انتقال جائز ہے لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین ایسے باغ کی پیداوار کو جسکو مین خریدونگا منتقل کرتا ہون تو ایسا انتقال جائز نہوگا

ایسا ہبہ جسمین جائداد حال و آیندہ شامل ہو بنسبت جائداد آیندہ کے باطل ہوگا بلکہ بروے دفعہ ۱۲۲ - ایکٹ معاہدہ یہ ضرور ہے کہ شی موہوبہ موجود ہو لیکن اگر کوئی شخص ایسی جائداد کو منتقل کرے کہ جسمین اُسکو وقت انتقال حق حاصل نہو مگر بعد کو حاصل ہو جائے تو وہ انتقال جائز ہوگا اور وہ یا اُسکا قائم مقام بعد کو یہ نہین کہہ سکتا کہ بیع بوجہ عدم استحقاق بائع کے ناجائز تھی یا اگر کوئی شخص کسی جائداد کی نسبت جو اُسکو وقت انتقال نہ پہونچی ہو کوئی دستاویز لکھدے اور بعد نفاذ اُس ارادہ کے جو اُسنے دستاویز سے ظاہر کیا کوئی فعل کرکے مکمل کردے تو

(۱) - شرح محمدی بابت بیع فاسد صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۰ - کتاب احسن المسائل ترجمہ کنز الدقائق -

انتقال اول کے ذریعہ سے منتقل ہوجائیگی لنسبت وصیت نامہ کے یہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی وصیت کل جائداد کی کیجائے تو غالباً وہ شی جو موصی کو بعد تحریر وصیت نامہ کے حاصل ہوئی وصی کو پہونچیگی ایک مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ مدعا علیہ نے مدعی سے کچھ مال خریدنے کا معاہدہ کیا تھا معاہدہ بیع مدعی کی کوٹھی کے چھپے ہوے فارم پر لکھا گیا تھا اور اسمین یہ الفاظ چھپے ہوے تھے مال جو اسوقت اتر رہا ہے یا جہاز پر لدے یا گودام مین مگر درحقیقت وہ مال مدعی کے یہان موجود نہین تھا اور یہ امر فریقین کو معلوم تھا تجویز ہوئی کہ چھپے ہوے الفاظ سے کوئی معاہدہ فریقین مین پیدا نہین ہوا - (۱)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ ایسا ہبہ جسکا نفاذ آیندہ ہونے والا ہو بروے شرع محمدی نا جائز ہے - (۲)

دفعہ ۹۷ - قانون معاہدہ مین بھی یہ حکم ہے کہ معاہدہ بابت اسی شی کے جو ہنوز متحقق نہو یا بنائی نہ گئی ہو یا تمام نہ کی گئی ہو ملکیت اس شی کی اسکے مشتری کو اسوقت تک نہین پہونچتی ہے کہ وہ متحقق نہ کیجاوے یا بنائی نہ جاوے یا تمام نہ کی جاوے -

ایک اور مقدمہ مین عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ رقومات یا اشیا جنکا تعین او روجود نہوا اور انکے پیدا ہونے کی امید موہوم ہو قرق و نیلام مین ہو سکتی قرقی کا اثر وجود شی معروقہ پر بوقت نفاذ عمل قرقی کے ہونا چاہیے بعد قرقی کے شی محدودہ مستقبل پر وہ قرقی متاثر نہوگی - (۳)

تجویز ہوئی کہ حق حقوق جو بائع جائداد غیر منقولہ زرشن مین رکھتا ہو جسکی نسبت یہ قرار دیا ہو کہ زرشن مذکور بروقت تکمیل معاہدہ کے ادا کیا جائیگا جبتک کہ بیع مکمل ہوجائے

(۱) - کارسن برادرزادگان وکمپنی بنام مہرکھ راے جلد ۹ - انڈین لارپورٹ کلکتہ صفحہ ۶۷۹ -

(۲) - یوسف علی بنام کلکٹر ترا و جلد ۹ - انڈین لارپورٹ کلکتہ صفحہ ۱۳۸ -

(۳) - سید تفضل حسین خان بنام رگھوناتھ پرشاد بنگال لارپورٹ جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ -

مثل قرضہ کے نہیں ہے بلکہ صرف ایک حق ممکن الحصول ہے اور قابل قرقی و نیلام کے نہیں ہے اور مشتری کو کوئی حق بذریعۂ خریداری کے نہیں پہونچتا۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ رہن کرنا فصل آیندہ نیل کا ایک ایسا معاہدہ جائز ہے کہ اس سے فصل جب پیدا ہو منتقل ہوجاتی ہے لہذا رہن ایسی فصل کا جب فصل پیدا ہو مکمل ہوجاتی ہے اور وہ بمقابلہ منتقل الیہ اسی فصل کے جسنے مرتہن کے واجبی حق کو خرید کیا ہو قابل نفاذ ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایسا حق موثر کسی حق ایسے منتقل الیہ غیر مطلع کے نہوگا۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ رہن فصل نیل جو روئیدہ کسی قطعۂ اراضی پر موجود ایک معاملہ جائز ہے معاملہ مذکور نہ مانع ایکٹ انتقال جائداد ہے نہ مانع ایکٹ معاہدہ ہے بلکہ وہ از قسم معاہدہ رہن جائداد منقولہ ہے جو آیندہ وجود پذیر ہو۔ (۳)

شرح ضمن (ب)۔ یہ ضمن ایسی صورت سے متعلق ہے کہ اگر کسی شخص کو حق واپس لینے دخل کا بوجہ انحراف کسی شرط کے ہو تو حق واپسی دخل غیر شخص کے نام قابل انتقال نہیں ہے مگر مالک جائداد کے نام انتقال ہوسکتا ہے مثلاً زید نے اپنی جائداد عمرو کے ہاتھ اس شرط سے ہبہ کی کہ عمرو کسی قدر سالانہ زید کو ادا کرتا رہے اور بہ حالت نہ ادا کرنے در مذکور کے زید کو اختیار رہوگا کہ جائداد موہوبہ پر قبضہ کرلے تو اب زید محض حق واپسی قبضہ کو جو بوجہ عدم ادائے زر سالانہ کے ہے کسی غیر کے نام منتقل نہین کرسکتا البتہ عمرو جو مالک جائداد ہے اسکے نام منتقل کرسکتا ہے۔

(۱)۔ احمد الدین خان بنام مجلس راے جلد ۳۔ صفحہ ۱۲۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ بنسی دھر بنام سنت لال ہفتہ وار ۱۸۸۱ء والہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۳۔ انڈین لا رپورٹ ہفتہ وار ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۵۔

(۳)۔ مصری بنام مظفر حسین کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۲۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

ڈگری مین جو بتراضی طرفین صادر ہوئی تھی یہ حکم تھا کہ مدعا علیہ دخل جائداد
لیکہ لگان سالانہ مدعی کو ادا کرتا رہے قائم رکھے لیکن بحالت مدعا علیہ کے
ادا لگان مین مدعی پھر دخل کر سکتا ہے لگان ادا نہین کیا گیا اور
نے نالش دخل رجوع کی مدعا علیہ نے عذر کیا کہ شرط صدر مندرجہ ڈگری ایک
ہے جسکو عدالت نافذ نہین کر سکتی تجویز ہوئی کہ اصول تاوان شرائط
یت سے متعلق نہین ہے اور مدعی مستحق پانے دخل کا ہے۔ (۱)
اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ موجب ایکٹ انتقال جائداد کے جائداد مین
ل ارجاع نالش داخل ہے۔ بعلت اجراء ڈگری جو حق مدیون ڈگری
وہ بذریعۂ تقسیم کے ایک مقدار اراضی جو اُسنے واسطے اپنے فائدہ کے
مہ مین باقی رکھی تھی لیکن جو بوقت صیغۂ اجراء ڈگری بقیۂ موہوب لہ
ی حاصل کرے اس اراضی کے بذریعۂ پیمایش حسب مندرجۂ دستاویز مذکور
گئی تھی۔ ایک نالش جو مشتری نیلام ڈگریدار نے واسطے دلانے جانے
ش وتقسیم اُس اراضی کے جو باقی رکھی گئی تھی دائر کی تجویز ہوئی کہ دعوے
ں بابت اراضی مذکور دعوے قابل انتقال تھا اور بدین وجہ حسب دفعہ ۲۶۶
ں قابل قرقی و نیلام بعلت اجراء ڈگری کے تھا۔ (۲)
) — حق استفادہ منتقل نہین ہو سکتا ہے الا بشمول ملکیت غالب کے جس سے
ں ہو—
ح — اس ضمن مین لفظ پرافٹس اے پراندر یعنے حق استفادہ کا ذکر ہوا ہے
ہ ایکٹ قانون مین اسطرح لکھی ہے یعنے حق استفادہ ایک حق ہے

ں نما بامدبنام مہابلیا بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
رکاش مصر بنام کرشن موہن کھشاک کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

جو ایک شخص کو دوسرے شخص کی اراضی پر داخل ہونے اور بلس منفعت اراضی اٹھانے کا حاصل ہو۔ (۱)

ایزمنٹ یعنے حق آسایش کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایک حق ہے جو ایک زمین کے مالک کو واسطے استفادہ اُٹھانے اُس زمین سے دوسرے کی اراضی پر جو اسکی نہو کوئی فعل کرنے یا کسی فعل کے روکنے کی نسبت حاصل ہو چنانچہ وہ مکان یا اراضی جسکو ایسا حق حاصل ہو مکان یا اراضی اعلی اور مکان جسکے اوپر حق حاصل ہو مکان ادنے کہلاتا ہے چنانچہ اراضی مین وہ چیزین جو اُسکے ملصق ہون اور استفادہ مین ہر قسم کی آسایش جو ممکن ہوا اور فائدہ بعید بھی شامل ہے۔ (۲)

حق آسائش اور پرافٹس اے پراندر یعنے حق استفادہ اراضی شخص دیگر نامزد ہین حق اصلی وہ حق ہے جو قبضہ اراضی کے ساتھ بطور حق خلقی کے حاصل ہوتا ہے اور قانوناً ہر مالک اراضی کو بالعموم دیا گیا ہے ان حقوق مین اراضی ملحقہ و زمین اندرونی سے اراضی ملصقہ و زمین سطحی کو استحکام حاصل ہونا اور روا بھی تصرف ہوا اور روشنی اور پانی کا جسکا ایک مالک کی اراضی پر ہو کر دوسرے کی اراضی مین واسطے فائدہ مشترک کے گذر ہو داخل ہین۔ (۳)

قانون انگلستان مین ایزمنٹ کی یہ تعریف لکھی ہے۔ استحقاق بلا منفعت جو مالک ایک حقیت کو بہ تعلق اُس حقیت کے دوسرے شخص کی حقیت مین یا حقیت پر حاصل ہو اور جسکی وجہ سے شخص آخر الذکر اس بات پر مجبور ہو کہ فائدہ دوسرے شخص کے خود نقصان اُٹھائے یا اپنی حقیت پر واسطے فائدہ اول الذکر کے کوئی

(۱)۔ قانون ٹارٹ مؤلفہ اڈرلس صاحب طبع چہارم صفحہ ۸۰۔

(۲)۔ مسائل قانونی صفحہ ۳۸۲۔

(۳)۔ قانون ایزمنٹ مؤلفہ گوڈرڈ صاحب طبع چہارم صفحہ ۲۔

امر کرنے سے باز رہے۔ (۱)

قانون تبادلہ ایکٹ ۵ ۱۸۸۲ء مین حق آسایش کی یہ تعریف لکھی ہے۔

حق آسایش مین وہ حق بھی داخل کرلیا ہے جس سے کوئی شخص استحقاق اُٹھانے اور اپنی منفعت کے لیے تصرف مین لانے کسی جزو مٹی وغیرہ زمان غیر کا یا کسی ایسی چیز کا رکھتا ہو جو دوسرے کی زمین پر اوگی ہوئی ہو یا اُس سے ملصق ہو یا اسپر موجود ہو اور وہ حق کسی معاہدہ کی رو سے پیدا ہوا ہو۔ (۲)

تعریفات مذکورۂ بالا کے پڑھنے سے اس فقرے کا مطلب صاف ہوگیا کہ بدون شمول ملکیت اسکے محض حق استفادہ منتقل نہین ہو سکتا۔

شرح ضمن (و) - اس ضمن مین یہ حکم ہے کہ حق استفادہ واقع جائداد جو مالک کی ذات خاص کے لیے ہے اُسکو مالک منتقل نہین کرسکتا - حق استفادہ کے تنہا انتقال کی ممانعت ضمن ہذا کی رو سے ظاہر کی گئی ہے یعنے اس ضمن مین حق استفادہ جو مالک کی ذات خاص کے لیے ہو اُسکے انتقال کی ممانعت بالعموم قرار دی گئی ہے اور تنہا حق استفادہ تو ناجائز تھا ہی اس ضمن کا مطلب یہ ہے کہ بشمول ملکیت غالب کے بھی منتقل نہین ہو سکتا - حق استفادہ جو مالک کی ذات خاص کے لیے ہو اُسکی ظاہرا یہ تمثیل ہوسکتی ہے کہ اگر دو قرابتدار ان قریب ہمسایہ ہون ایک مکان کا دروازہ واسطے آمد و رفت و دیگر امور ضروری کے واسطے - دوسرے کے مکان مین ہوکر راستہ نکلتا ہو تو چونکہ یہ حق استفادہ بوجہ قرابت قریبہ کے خاص واسطے ذات مالک مکان اولٰی تھا اسلیے مشتری حقیت اسکے کو بذریعہ خریداری یہ حق حاصل نہوگا۔

اسیطرح ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ درختان متعلق اراضی متصور ہوکر مالکان

---

(۱) - قانون ایزمنٹ مؤلفہ گوڈ ڈ صاحب طبع دوم صفحہ -

(۲) - ایکٹ ۵ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۴ -

زمین کو بعد ختم پٹہ کے منتقل ہوجائیگی ہیں جب کوئی کاشتکار دوران کاشتکاری میں یا درختان مذکور سے استفادہ نہ اٹھائے تو وہ بعد ختم ہونے اُس تعلق کے اُنکو کام میں نہیں لاسکتا۔ (۱)

اسی طرح پر اگر کوئی کاشتکار کسی اراضی پر خلاف شرط کاشتکاری درخت لگائے اور اُنکے ہمراہ اراضی کی لگان ادا کرے تو بروقت بیدخل ہونے کے اراضی سے وہ درختان سے بھی بیدخل ہوجائیگا۔ (۲)

ایک مقدمہ میں تجویز ہوئی کہ قیاس قانونی اور عام قاعدہ یہ ہے کہ زمیندار مالک اراضی و درختان واقع اراضی کاشت کاشتکار کا ہے پس جب کسی اسامی دخیلکار نے اپنا حق دخیلکاری منتقل کردیا تو وہ انتقال نہ صرف نسبت اراضی بلکہ نسبت درختان کے بھی ناجائز تھا۔ (۳)

ایک مقدمہ میں جسمیں اپیلانٹیان مالک ایک موضع کے تھے اور ریسپانڈنٹ خریدار ایک مکان اور پانچ درختوں کا تھا جو حاطۂ مکان مذکور میں واقع تھے جسکو ایک کاشتکار نے بدست اُسکے فروخت کیا خریدار نے زمیندار پر نالش دخل مکان و درختان دائر کی و حسب العرض موضع میں یہ مندرج تھا کہ کاشتکار ملبہ اپنے مکان کا اور درخت جو احاطۂ مکان میں ہوں فروخت کرسکتا ہے اگر وہ مکان اپنا خالی کرے یا گانون کو چھوڑ دے تو وہ ملبہ اُٹھا لیجاوے لیکن اراضی جسکا مالک زمیندار ہے پھر زمیندار کو پہونچ جاتی ہے ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ ریسپانڈنٹ قابض مکان نہیں رہ سکتا اور خلاف مرضی اپیلانٹیان کے دخیل اراضی مکان نہیں ہوسکتا ہے

(۱)۔ رام پارن رام بنام سالک رام الہ آباد جلد ۲ - صفحہ ۸۹۶ - انڈین لا رپورٹ۔
(۲)۔ بھوجا بنام راجہ بالسنی الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴ ، ۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔
(۳)۔ قائم میان بنام بندہ حسن انڈین لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۱۶ - الہ آباد۔

وہ اُس سے زیادہ کوئی چیز خرید نہین سکتا جسکو آسامی فروخت کرسکتی ہے اور آسامی ایک شخص اجنبی کو قابض اپنے مکان کا بذریعۂ بیع کے نہین کراسکتا خود اُسکا نسبت اراضی مذکور کے باجازت اور مشروط ساتھ اس شرط کے ہے کہ وہ مثل رعایا کاشت پیشہ کے دخیل رہے رسپانڈنٹ نے بذریعۂ بیع کے سوائے ملبۂ مکان اور لکڑی درختون کے اور کچھ نہین پایا- (۱)

اسامی ناصب باغ نے بدست رسپانڈنٹ باغ بیع کیا خریدار نے نالش عدالت بنام زمیندار دائر کی تجویز ہوئی کہ خریدار کو کوئی استحقاق بذریعۂ بیع اراضی یا استحقاق دخیلکاری یا استحقاق اسامی مین جو مقبوضہ اُسکے بائع کا تھا حاصل نہین ہے مگر اُسکو استحقاق اُن درختون پر حاصل تھا جو اراضی مذکور پر واقع تھے- (۲)

زمیندار نے بعض اراضی مدار ار رسپانڈنٹ کو واسطے درخت لگانے کے پٹہ پر دی مدار نے باغ لگایا اور اسمین حق دخیلکاری حاصل کیا نامبردہ نے باغ بھجی لال رسپانڈنٹ کے پاس رہن کردیا اُسنے نالش واسطے نفاذ رہن کے دائر کرکر ڈگری پائی اور اُس ڈگری کے اجراے مین باغ مذکور کو نیلام کراکر خود خرید کرلیا زمیندار نے نالش بنام رسپانڈنٹیان بغرض دخل پانے باغ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ درختان واقع اراضی نیلام ہوسکتے ہین مگر مشتری شخص اجنبی استحقاق دخیلکاری خرید نہین سکتا اُسنے صرف درخت خرید کیے ہین اور کوئی حق نسبت قائم رکھنے کے اراضی پر جو ملکیت اپیلانٹیان ہے نہین خرید کیا ساتھ ہی اُسکے یہ بھی تجویز ہوئی کہ جبتک درخت موجود رہے اور نامبردہ لگان ادا کرتا رہا مدار اسامی اراضی مذکور کا تھا اور حق دخیلکاری اراضی مذکور کا بذریعۂ خریداری نیلام کے بھجی لال کی

---

(۱)- گنگا پرشاد بنام کانجی صفحہ ۲۸۶- ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء کتاب اردو الہ آباد-

(۲) - امین الدین بنام سری پال صفحہ ۴- ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء الہ آباد-

طرف منتقل نہین ہوا۔ (۱)

درختان نارنگی جو کاشتکار دخیلکار نے برضامندی زمیندار لگ
بعینۂ اجراے ڈگری نیلام ہوے زمیندار نے خریدار وکاشتکار دخیلکا
وخلیابی اراضی مذکور مع درختان کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ خریدا
استحقاق دخیلکاری حسب فحواے دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء پیدا نہین
تبدیل تعلقات باہمی زمیندار وکاشتکار دخیلکار رہین جیسا کہ قانون
ممنوع ہے پیدا ہوتا ہے لہذا زمیندار مستحق وخلیابی اراضی مذکور پر نہین
ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ خدمت مذہبی کسی شخص کے نام
ورثا میں نہو گو اور طرح سے لائق ہو منتقل نہین ہوسکتی۔ (۲)

شرح ضمن ۵۔ محض حق رجوع نالش معاوضہ بعوض کسی فر
جو بطریق ناجائز کسی شخص کو پہونچایا گیا قابل انتقال نہین ہے۔ فریب
جس حال مین کہ بوجہ فریب کوئی نقصان برداشت کیا ہو تو نالش بابتہ
زر نقصان مذکور کے ہوسکتی ہے۔ (۴)

ضرر کی لفظ مین ہر طرح کا نقصان مراد ہے جو خلاف قانون کسی شخ
یا خاطر یا نیک نامی یا مال کو پہونچایا جاوے۔ (۵)

واضح ہو کہ استحقاق رجوع نالش زر ہرجہ جو بوجہ فریب یا ضرر کے

(۱) ۔ سوودار سنگھ بنام مدار الہ آباد صفحہ ۵۔ ہفتہ وار ۱۸۸۳ء کتاب ارد
(۲) ۔ للا من بنام منولال انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵۔ صفحہ ۹۔ کتاب انگریز
(۳) سلسلۂ مدراس جلد ۶ صفحہ ۲۰۔ گنگا گروکل بنام دراثامی گروکل۔
(۴) کتاب ایڈیسن صاحب متعلقہ ٹارٹ طبع چہارم صفحہ ۲۶۔
(۵) ۔ دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء۔

پہونچے اُسکی نالش وہ شخص خود کرسکتا ہے جسکو ایسا ضرر پہونچا جیسا کہ ایک مقدمہ مین مدعی نے نالش ہرجہ ہتک اپنی بہن کی مدعا علیہ پر دائر کی باوجود اسکے کہ بعد کو مدعی کی بہن بھی زمرۂ مدعیان مین شامل ہوگئی تھی عدالت سے تجویز ہوئی کہ مدعی کو کوئی حق نالش کا نہین ہے اور اُسکی نالش قطعی ڈسمس ہوئی۔ (۱)

ایک اور مقدمہ مین ہائی کورٹ بمبئی سے یہ تجویز ہوئی کہ نالش ہتک عزت صرف اُس شخص کی طرف سے دائر ہوسکتی ہے جسکی ہتک عزت ہوئی ہو اس امر سے کہ بیان ہتک عزت سے نقصان دیگر اشخاص کو پہونچا ہرگز کا ان مستحق نالش نہین ہین۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ صرف حق رجوع نالش معاوضہ بابت قرقی ناجائز جائداد منقولہ بصیغۂ اجراے ڈگری بذریعۂ بیع قابل انتقال نہین ہے۔ (۳)

استحقاق نالش و اصلاحات حسب دفعہ ۲۶۶ ضمن (ہ) مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایک استحقاق رجوع نالش ہرجہ ہے اسلیے وہ بصیغۂ اجراے ڈگری نیلام نہین ہوسکتا۔ (۴)

مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین یہ حکم ہے کہ زید نے عمرو پر حرمت بہا کی نالش کی زید مرگیا تو استحقاق نالش قائم نہ رہا اور مقدمہ ساقط ہوجائیگا۔ (۵)

ضمن و - عہدۂ سرکاری قابل انتقال نہین ہے اور عہدۂ سرکاری کی تنخواہ ماقبل یا مابعد واجب الادا ہوجانے کے قابل انتقال نہین ہے۔

شرح - سابق مین عہدۂ قضا و عہدۂ قانون گو و پٹواری اُنھین اشخاص کو

---

(۱) - سید محمد ہادی بنام سید سیوک دوبے مورخہ ۱۱ - مارچ سنہ ۱۸۷۰ء نظائر الہ آباد صفحہ ۲۵ - کتاب اردو -

(۲) - لکشمی راوجی بنام ہیرن بمبئی جلد ۵ - صفحہ ۵۸۰ - انڈین لا رپورٹ -

(۳) - پراگی بنام فتح چند الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۲۰۰ - انڈین لا رپورٹ -

(۴) - شیام چند کندو بنام لیڈ مارٹگیج بنک آف انڈیا لمیٹڈ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۹ - انڈین لا رپورٹ

(۵) - دفعہ ۳۶۱ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء -

متنا تھا جو اُنکے وارث یا خاندان مین لائق ہوتے تھے مگر قانون و احکام حال نے اس قاعدے کو منسوخ کردیا فقرۂ دوم ضمن ہذا کی نسبت یہ ظاہر کرنا کچھ نامناسب نہوگا کہ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۲۶۶ ضمن ج مین یہ لکھا ہے کسی سرکاری ملازم یا ریلوے کمپنی یا حاکم مقامی کے نوکر کی تنخواہ نیچے لکھی ہوئی حد تک۔

(۱)۔ کل تنخواہ جبکہ تنخواہ ماہانہ عہ سے زیادہ نہو۔(۲)۔ عہ جبکہ تنخواہ ماہانہ عہ سے زیادہ اور للعہ سے زیادہ نہو۔ (۳)۔ دوسری صورت مین نصف تنخواہ قابل قرقی ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ قرضہ اگرچہ آیندہ واجب الادا ہے لیکن وجود اور یقین اسکا ہے۔ مگر تنخواہ کا تا انقضاے ایام مقررہ کے وجود اور یقین نہین ہے اسلیے قابل قرقی کے نہین ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۲۶۶ ضابطۂ دیوانی نصف تنخواہ اہلکار سرکاری جو نصف تنخواہ بوجہ رخصت بیماری کے زائد از عہ پاتا ہو لائق قرقی نہین ہے۔ (۳)

ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوئی کہ درحالیکہ کسی ڈگری مین کوئی حکم نسبت قرقی تنخواہ عہدہ دار جنگی کے نہو تو تنخواہ عہدہ دار مذکور کی جبکہ وہ پی ماسٹر کے ہاتھ مین ہو اجراے ڈگری کی علت مین قرق نہین ہوسکتی۔ (۴)

دفعہ ۲۶۶ کے مضمون مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملازمان سرکاری کی

(۱)۔ضمن ح دفعہ ۲۶۶۔ ضابطۂ دیوانی مرمّمہ حسب دفعہ ۲۹۔ ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۸۸ء

(۲)۔ سید تفضل حسین خان بنام رگھوناتھ پرشاد بنگال لا رپورٹ جلد ۷۔ صفحہ ۱۸۶۔

(۳)۔ مدراس جلد ۶۔ صفحہ ۱۷۹ ببلین بیر ور بنام ہمول اگرین۔

(۴)۔ بنسی لال بنام سیر سبر الورٹ ہائیکورٹ الہ آباد بابت سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۲۲۔

تنخواہ بشرط مذکورۂ بالا قابل قرقی و نیلام ہے مگر ضمن ہذا کی رو سے عہدہ دار سرکاری کی تنخواہ قبل یا بعد واجب الادا ہو جانے کے قابل انتقال نہین ہے۔ مشاہرہ عہدہ سرکاری کا انتقال اسوجہ سے ناجائز رکھا گیا ہے کہ ایسے عہدہ جات واسطے پورا کرنے فرائض سرکاری کے دیے جاتے ہین اُنکے ساتھ مشاہرہ یا تنخواہ اسوجہ سے دیجاتی ہے کہ ملازم سرکاری کو خورد و نوش کا ذریعہ معقول بہم پہونچے اور وہ اپنے عہدہ کی خدمت محنت کے ساتھ انجام دے اگر ایسا انتقال روا رکھا جائے تو اُس سے منشاء گورنمنٹ فوت ہوگا اور ملازمان سرکاری کی طرف سے فضول خرچی و لاپروائی کا احتمال ہوگا۔ (۱)

ضمن ز۔ سرکاری پنشن دار جنگی و ملکی کے مشاہرہ زرہاے پنشن صیغہ پولیٹکل انتقال کے لائق نہین تنخواہ پنشن داران جنگی و ملکی زر پنشن صیغہ پولیٹکل منتقل نہین ہوسکتی

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ احمد حسین خان نے جو سرکار سے پنشن ۱۲؍۱۱؍۲ ماہواری پاتا تھا ۱۲- فروری ۱۸۹۶ء کو بذریعۂ ایک دستاویز کے مبلغ ۔۔۔ منجملہ پنشن کے بذریعۂ دین مہر کے اپنی زوجہ لیاقت النساء کے نام منتقل کردیے بعد فوت ہوجانے احمد حسین خان کے مدعیہ نے نالش دائر کی اُسمین یہ بحث ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۲- ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۷۱ء معاہدہ کالعدم و ناجائز ہے ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ انتقال قانوناً ناجائز ہے لہذا وہ ساقط ہونا چاہیے لیکن مدعیہ کے استحقاق اُسکے حصہ پنشن مین جو اُسکو بوراثت شوہری پہونچا ہے قرق نہین ہوسکتا۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ عبد الرحمان خان کے نام گو کل پنشن ہوئی تھی لیکن

(۱) - صفحہ ۱۴۷ سیاصول قانون۔

(۲) - امتیاز بیگم بنام لیاقت النساء بیگم ہفتہ وار ۱۸۹۸ء صفحہ ۳۰۵ الہ آباد۔

مالک قرار دیکر جائداد نابالغ کی شرکاء قرار دیکر جائداد کو منتقل کرین تو وہ انتقال باطل ہوگا اور بموجب متاکشرا کے پسران اُسکے اُس انتقال کو منسوخ کر سکتے ہین۔

اس اصول کے متعلق بہت طوالت کے ساتھ بحث کی جا سکتی ہے مگر چونکہ اس جگہ اختصار مدنظر ہے لہذا آیندہ صراحت موقع مناسب پر کیجاوےگی۔ اسکے ساتھ شرح ضمن ۵ دفعہ ہذا و دفعہ ۲۵ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہے۔

شرح فقرۂ ثانی۔ جبکہ کسی غرض ناجائز کے لیے ہو۔

اگرچہ یہ مسئلہ قانونی ہے کہ طرز معاہدہ اور اقرار فریقین قانون پر غالب آتا ہے مگر اس مسئلہ سے ایسے معاہدات جو قانون نافذالوقت کے خلاف ہون یا مصلحت عامہ کے خلاف ہون اور جو دراصل ناجائز ہین جائز نہونگے قانون ہذا یا قانون معاہدہ مین جسکے ابواب و دفعات متعلق معاہدہ حسب دفعہ ۴ ایکٹ ہذا قرار دیے گئے ہین لفظ غرض کی کوئی تعریف نہین لکھی لیکن تمثیلات دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ سے تعریف غرض کی مستنبط ہوتی ہے یعنے متعاقدین کی نیت مین جو کچھ نتیجہ تقابض البدلین کا ہو وہ غرض معاہدہ یا غرض انتقال کے ہے۔ اس تعریف استنباطی سے ظاہر ہے کہ غرض معاہدہ بدل معاہدہ سے ایک شے علحدہ اور جداگانہ ہے مثلاً زید نے اپنا مکان ایکہزار روپیہ کو بدست بکر فروخت کیا تو اس معاہدہ مین مکان کا قبضہ دینا منجانب زید بدل عہد بکر کا اور ایکہزار روپیہ دینا بکر کا زید کو بدل عہد زید کا ہے اور غرض معاہدہ اس تقابض البدلین سے مکان کی بیع ہے کیونکہ فریقین کی نیت مین اس معاہدے کا یہی نتیجہ ہے۔ پس اگر نتیجہ معاہدے کا ناجائز ہو تو انتقال جائز نہیں ہو سکتا۔

شرح فقرۂ ثانی۔ کسی ایسے شخص کے نام انتقال کیا جائے جو قانوناً منتقل الیہ ہونے کے قابل نہو۔

حکام و عمال عدالت ممالک مغربی کو امتناع ہے کہ سواے بذریعہ وراثت کے اور

کسی طرح پر اپنے علاقہ نوکری مین اراضی یا حقیت اراضی خریدین یا حاصل کرین ورنہ معزول ہونگے اور اگر ایسی اراضی کو وراثتاً حاصل کرین تو اپنے افسر کو فوراً اطلاع دین لیکن یہ امتناع اُس زمین سے متعلق نہین ہے جو واسطے مکان سکونت یا باغیچہ بغرض تفریح کے حاصل یا خرید کرین مگر اطلاع اُسکی بھی ضرور ہے ۔ (۱)

حکام متعاہد ملکی مجاز ہین کہ اُس پرنیڈنسی کے باہر جس سے وہ متعلق ہون جہان چاہین اراضی حاصل کرین ملازمان متعاہد گورنمنٹ بنگال متعین ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و اودھ مین اراضی لینے کے مجاز ہین مگر چہ گورنمنٹ مذکور ہین یعنے جسکے علاقہ مین اراضی واقع ہو عہدہ نہ پاوینگے (۲)

کوئی عہدہ دار بموجب ضابطہ دیوانی جو کسی نیلام کے متعلق خدمت انجام دیتا ہو اُسے لازم ہے کہ حیلتاً یا صراحتاً کسی جائداد کے لیے جو نیلام پر چڑھائی جاوے بطور خریدار کے بولی نہ بولے اور نہ حیلتاً و صراحتاً ایسی جائداد مین کوئی استحقاق حاصل کرنے کا یا حاصل کرنے کا اقدام کرے ۔ (۳)

باوجود ممانعت کے اگر کوئی شخص نیلام خرید لیگا تو قانوناً مجرم ہوگا ۔ (۴)

ڈگری دار کو بھی بلا حصول اجازت ممانعت خریداری نیلام و اجازت لینے کی ہے ۔ (۵)

وکلاء عدالت کو بھی خریداری اراضی یا اُس جائداد کی جو بابت مقدمہ اُنکے

(۱) اشتہار آنریبل گورنر مورخہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۸۵۳ء نمبر ۱۶۶۲ - سرکلر مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۶۹ء نمبر ۹ صفحہ ۹۴ - سرکلرات بورڈ ممالک مغربی و شمالی ۔

(۲) اشتہار نمبر ۱۴۳۴ مورخہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۸۶۲ء و سرکلر ۹ ستمبر سنہ ۱۸۶۴ء - سرکلرات بورڈ ممالک مغربی و شمالی ۔

(۳) دفعہ ۲۹۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء و سرکلر نمبر ۱۵ مورخہ ۹ اگست سنہ ۱۸۶۱ء قاعدہ ۱۶ ضمن ۵ و دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء

(۴) دفعہ ۱۶۹ و ۱۸۵ - ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء ۔

(۵) دفعہ ۲۹۴ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

مقدمہ دائر ہو ممانعت ہے۔ (۱)

کوئی جج یا پلیڈر یا کلارک یا اور اہلکار متعلقہ عدالتہاے دیوانی و فوجداری مجاز نہیں ہین کہ کوئی دعوی لائق ارجاع نالش جو اُس عدالت کے اختیار سماعت کے لائق ہو جسکے زیر اختیار وہ اپنا پیشہ کرتا ہو خرید کرے۔ (۲)

پس نتیجہ یہ ہے کہ کوئی انتقال ایسے شخص کے نام نہین ہوسکتا ہے جسکو قانوناً منتقل الیہ ہونے کی ممانعت ہے اگر ایسے شخص کے نام کوئی انتقال کیا جاوے تو محض بے اثر ہوگا۔

شرح ضمن ط۔ یہ ضمن حسب دفعہ ۴ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۵ء اس دفعہ مین اضافہ کیا گیا ہے اسمین حکم ہے کہ اس دفعہ کے کسی مضمون سے یہ نہین سمجھا جائیگا کہ کسی ایسی رعیت کو جو حق قبضہ غیر قابل انتقال رکھتی ہو یا کسی ایسے محال کے مستاجر کو جسکی مالگزاری کے ادا مین قصور کیا گیا ہو یا کسی ایسے محال کے پٹہ دار کو جو کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام ہو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی رعیتی یا مستاجری یا پٹہ داری کا حق حوالہ کر دے فقط۔

واضح ہو کہ اسامیان شرح معین کے حقوق قابل وراثت و قابل انتقال ہین مگر اسامیان ذخیلکار کے حقوق قابل وراثت باشکال خاص ہین مگر بذریعہ اجراے ڈگری یا اور طور پر قابل انتقال نہین ہین۔ (۳)

اس دفعہ کی رو سے انتقالات اجراے ڈگری و نیز دیگر انتقالات جبریہ قطعی ناجائز قرار دیے گئے ہین صرف اُن انتقالات بالرضا کی اجازت دی گئی ہے جو بدست شرکا ہون یہ امر بدیہی ہے کہ حقوق ذخیلکاری کا ایک کے قبضہ سے دوسرے کے قبضہ مین

(۱) - سرکلر نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۰ء کی دفعہ ۵۵ - مطبوعہ گزٹ ۷ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء ممالک مغربی و شمالی۔

(۲) - دفعہ ۱۳۶ - ایکٹ ۴ - سنہ ۱۸۸۲ء یعنے ایکٹ ہذا۔

(۳) - دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء

جانا انتقال ہے مگر اس مقام پر یہ امر غور طلب ہے کہ آیا عارضی طور پر قبضہ دخیلکاری کا ایک سے دوسرے کے ہاتھ مین جانا قابل انتقال ہے یا اس سے صرف انتقال قطعی مراد ہے - جو نظائر کہ بعد اجراے ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے صادر ہوے ہین انکا تذکرہ بھی اس مقام پر خالی از فائدہ نہو گا جیسا کہ -

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ حق دخیلکاری بذریعہ اجراے ڈگری زمیندار بموجب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قابل انتقال و نیلام کے نہین ہے - (۱)

اسامی شکمی نے جو اپنی اراضی سیر کاشت کرتا تھا رہن دخلی اپنی کاشت کا پاس رسپانڈنٹ کے کیا اور چار برس تک بلا مزاحمت زمیندار مرتہن قابض رہا اپیلانت نے اسکو بیجا طور پر بےدخل کر دیا رسپانڈنٹ نے نالش بایں مداخلت و ہرجہ بیدخلی کی رجوع کی عدالت اپیل ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ ڈگری بحق رسپانڈنٹ صادر ہونی چاہیے کیونکہ جو انتقال ہوا وہ ناجائز ہوا عدالت ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ یہ سچ ہے کہ اختیار انتقال اراضی کاشت کا نہین تھا مگر جب زمیندار نے اسکو تسلیم کر لیا تو یہ عذر بمقابلہ مداخلت بیجا کنندگان کے قابل سماعت نہین ڈگری واسطے دخل کے صادر ہونا چاہیے اور اسکو ہرجہ معقول اسکی بیدخلی کا ملنا چاہیے - (۲)

کاشتکار ساقط المالکیت نے کاشتکار شکمی کو پٹہ دیا اور یہ شرط قرار پائی کہ جبتک لگان ادا ہوتا رہے پٹہ دار قابض رہے تجویز ہوئی کہ پٹہ مذکور انتقال نہین ہے - (۳)

قرقی اراضی کاشت قبل نفاذ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہوئی مگر نیلام بعد نفاذ ایکٹ

(۱) - ہیرا سنگھ بنام امراو سنگھ الہ آباد صفحہ ۱۱۱ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء

(۲) - چکوری خان بنام برتھی سنگھ منفصلہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۸۱ء ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء الہ آباد صفحہ ۱۵۶ -

(۳) - حاجی ہدایت اللہ بنام رام نوازی راے الہ آباد صفحہ ۲۰۰ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء -

بور کے ہوا ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ نیلام منسوخ ہونا چاہیے۔ (۱)
ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ استغراق منجانب اسامی دخیلکار کے اپنے حق دخیلکاری کا
حسب معنی دفعہ ۹۔ داخل انتقال نہین ہے۔ (۲)
ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ مدعی دعویدار مداخلت بذریعہ بیع چند کھیتون کا
جنکو اسنے اسامی دخیلکار سے خرید کیا ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ معاہدہ قانوناً ناجائز
خلاف مصلحت عامہ خلائق کے ہے لہذا اسکا نفاذ نہین ہو سکتا گو زمیندار کی جانب سے
کوئی نارضامندی ظاہر نہین کی گئی۔ (۳)
ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب رہن حق دخیلکاری ناجائز قرار پاوے
تو راہنان کی ذات و دیگر جائداد کے مقابلہ مین ڈگری صادر ہونے کے لیے میعاد
دوازدہ سالہ نہین ہے ایسی استدعا مین تمادی عارض ہے۔ (۴)
اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ رہن دخلی منجانب کاشتکار دخیلکار اپنی اراضی
کاشت مقبوضہ کا حسب منشاء دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء انتقال ممنوعہ مین داخل ہے۔ (۵)
رہن دخلی کاشتکار دخیلکار حسب منشاء دفعہ ۹۔ ایکٹ لگان ناجائز ہے۔ (۶)
بھجن کاشتکار ۱۲۔ بسوہ اراضی کا تھا اُسنے جزو اراضی مذکور مین درخت نارنگی
رضامندی زمیندار لگائے اور اُن درختون کو پاس اپیلانٹ کے رہن کیا

(۱) ۔ شہامت خان بنام اجودھیا پرشاد صفحہ ۲۹۲ ۔ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۶ء۔
(۲) ۔ بدری ناتھ بنام پریت گوپال پانڈے صفحہ ۳۱۹ ۔ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۶ء ۔
(۳) ۔ بیلی بنام ماتا بدل الہ آباد صفحہ ۱۲ ہفتہ وار ۱۸۸۹ء۔
(۴) ۔ بینی رام بنام بلدیو صفحہ ۸۵ ۔ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۹ء
(۵) ۔ گنگا دین بنام دھورن دھیر سنگھ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۳ء صفحہ ۲۲۸ ۔
(۶) ۔ وجیہ بی بی بنام آسمان سنگھ صفحہ ۳۴۳ ہفتہ وار ۱۸۹۳ء ۔

اپیلانٹ نے بحصول ڈگری نفاذ کفالت درختان کو خود خرید کر لیا کاشتکار نے بسازش زمیندار استعفا دیا تجویز ہوئی کہ انتقال رہن جو متعلق لکڑی درختان سے ہے ایسا متصور ہونا چاہیے جیسے کوئی کاشتکار پیداوار کھیت نیل یا تمباکو کو منتقل کر سکتا ہے منشاء دفعہ ۹ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ایسے انتقال سے متعلق نہیں ہے - (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر بذریعہ بیعنامہ کے اور بمعاوضہ حق دخیلکاری کاشتکار اراضی سیر مین ہمراہ حصہ موضع یا محال کے فروخت کیا جاوے تو حق دخیلکاری اراضی سیر بحق منتقل ہو جاتا ہے حسب دفعہ ۷ و ۹ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کاشتکار کا کوئی حق باقی نہین رہتا - (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ دفعات ۷ و ۹ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء و ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین فرق نہین ہے بیعنامہ مین باوجودیکہ صراحتاً اراضی خود کاشت بیع کی گئی ہے لیکن ازروے دفعات مذکورکے اپیلانٹ مشتری کو کوئی حق بیع نسبت اراضی خود کاشت کے حاصل نہین ہوا - (۳)

ایک مقدمہ مین قبل نفاذ ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء کاشتکار نے مدعی کے پاس بذریعہ رہن نامہ دخیلکاری حق کاشت اس شرط سے رہن کیا کہ بحالت عدم ادائے زررہن بیعبات ہو جائیگا اور کارروائی بیعبات بعد اجراے ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء عمل مین آئی تجویز ہوئی کہ مدعی کو کوئی استحقاق اسوجہ سے کہ اُسکا رہن نامہ قبل اجراے ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء عمل مین آیا کوئی حق پیدا نہین کرتا ازروے دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور و دفعہ ۵٦ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء معاہدہ باطل ہے - (۴)

(۱) - لال من بنام متولال الہ آباد صفحہ ۴۵۸ - ہفتہ وار سنہ ۱۹۰۳ء

(۲) - گلاب راے بنام اندر سنگھ صفحہ ۵۴۷ - ہفتہ وار سنہ ۱۹۰۳ء الہ آباد -

(۳) - ترل سنگھ بنام بھولا سنگھ الہ آباد صفحہ ۱٦۴ سنہ ۱۹۰۴ء ہفتہ وار -

(۴) - سورج بخش بنام اجودھیا پرشاد صفحہ ۷۰۴ - ہفتہ وار سنہ ۱۹۰۵ء -

مدعا علیہا کے از روے شرائط صلحنامہ وڈگری سنہ ۱۸۷۰ء کے جب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء جاری تھا حقوق ساقط المالکیت اراضی سیر کے ساقط نہین ہوے کیونکہ جو حق اُنکو قانوناً حاصل ہے وہ بذریعۂ صلح وڈگری کے منتقل نہین ہوتا۔ (۱)

انتقال حق دخیلکاری کاشت بذریعۂ پیشگی میعادی تیس سال حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ناجائز ہے۔ (۲)

بموجب شرائط واجب العرض کے حق شفع اراضی سیر ساقط المالکیت سے متعلق نہین ہے اور اگر متعلق کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ انتقال ایسے حق کا جو حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ناجائز ہے جائز کیا جائے۔ (۳)

کاشتکار دخیلکار نے رہن نامہ بیع شرطی بنام زمیندار قبل نفاذ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء تحریر کیا جسکی بابت زمیندار نے نالش بیعبات ودخل اراضی دائر کی حسب فیصلۂ اجلاس کامل تجویز ہوئی کہ دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ایسے معاملۂ رہن سے متعلق نہین ہے جو بعد کو بیع ہو جاے کیونکہ بیع مذکور قبل نفاذ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء تک کوئی اثر نہین رکھتی تھی لہذا بیعبات جائز نہین ہے۔ (۴)

بیع حق دخیلکاری برضامندی زمیندار عمل مین آئی تجویز ہوئی کہ انتقال جائز ہے۔ (۵)

بہ منسوخی اس نظیر کے پھر یہ تجویز ہوئی کہ بیع حق کاشت دخیلکاری برضامندی

(۱) شیوبرات بنام رام راے صفحہ ۲۲۷ - الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء

(۲) آبادی حسین بنام جوراون لال صفحہ ۹۱۹ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۴ء الہ آباد۔

(۳) - پرشاد سنگھ بنام سدھاری لال صفحہ ۲۳۴ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۴ء الہ آباد۔

(۴) - مرلی رای بنام لیدری وغیرہ صفحہ ۷۷ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء الہ آباد۔

(۵) - درگا بنام جگری الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۱۲ - انڈین لا رپورٹ صفحہ ۴۳۹ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۴ء۔

زمیندار بھی جسنے مشتری کو قائم مقام کاشتکار تصور کرکر زرلگان حاصل کیا ہو حسب منشار دفعہ ۹ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء جائز نہیں ہے لیکن ڈگری عدالت ماتحت بابت اُس جُز کے قابل بحالی ہے جہانتک کہ وہ منسوخی بیع حق کاشت سے متعلق ہے بہ نسبت بیدخلی کے مدعی کو واسطے بیدخلی کے اجازت چارہ جوئی مال کی دینا چاہیے - (۱)

تجویز ہُوئی کہ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء قانون لگان دستاویز رہن نامہ بابت اراضی سیر قبل انفاذ ایکٹ مذکور کے مؤثر نہیں ہے - (۲)

مدعیہ زمیندار کو استحقاق نالش ہرجہ بمقابلہ منتقل الیہ حق دخیلکاری کاشت کی بابت زمانہ مقابضت یا تنسیخ بیع نہیں ہے اگر ہے تو بمقابلہ اپنے کاشتکار کے - (۳)

مسماۃ بختی مدعاعلیہا کاشتکار دخیلکاری اور مدعیان بختی کے بھتیجون کے پسران ہیں اور رامنول کے بھتیجے ہین اور رامنول کا شامل و شریک کاشت بختی کے ہونا ثابت ہوا ہے اسلیے مدعیان کو حق وراثت کاشت مین حسب منشار دفعہ ۹ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء نہین پہونچتا ہے لہذا وہ مستحق نہین ہین کہ نالش استقرار حق باظہار ورثا ے جائز آیندہ کرسکین - (۴)

رام پرشاد نے حق دخیلکاری کاشت ۱۸۹۳ء مین بینی پرشاد کے پاس رہن کیا بعدہ ۱۸۹۶ء مین حق انفکاک بشن چند کے ہاتھ فروخت کیا اور بشن چند نے نالش انفکاک رہن دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش قائم نہین رہ سکتی کیونکہ بیع حسب دفعہ ۹ - ایکٹ ۲ ۱۹۰۱ء ناجائز ہے - (۵)

(۱) - درگا بنام جھگڑی صفحہ ۱۹۱ - ہفتہ وار ۱۹۰۳ء
(۲) - بیرم سنگھ بنام نیک رام وغیرہ صفحہ ۹۹ - ہفتہ وار ۱۹۰۵ء - الہ آباد -
(۳) - بنوبی بی بنام متھرا سنگھ صفحہ ۲۷ - ہفتہ وار ۱۹۰۶ء الہ آباد -
(۴) - تیپال وغیرہ بنام بختی صفحہ ۱۴۰ - ہفتہ وار ۱۹۰۶ء کتاب انگریزی الہ آباد -
(۵) - بشن چند بنام بینی پرشاد صفحہ ۱۸۴ - الہ آباد ویکلی رپورٹ -

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ درختان واقع اراضی ساقط المالکیت بعلت جرائم کی قابل قرقی و نیلام نہین ہین — (۱)

دو کاشتکاران نے اپنے حق کاشت دخیلکاری رہن کی بعدہ بوجہ بقایا لگان بیدخل ہوے زان بعد زمیندار نے بیدخلی مرتہن کی عدالت مال سے چاہی عدالت مال نے چارہ جوئی ناقابل سماعت تجویز کی زمیندار نے نالش بیدخلی مرتہن دیوانی مین دائر کی عدالت ابتدائی سے ڈگری اور عدالت اپیل نے ڈسمس کیا اسکا اپیل خاص نہین ہوا اب بعد انقضاے میعاد رہن کے زمیندار نے نالش انفکاک رہن کی دائر کی تجویز ہوئی کہ زمیندار مستحق انفکاک رہن باداے زر رہن ہے — (۲)

درختان جو اراضی کاشت دخیلکاری پر ہون گو اُن درختون کو کاشتکار نے نہ خود لگایا ہو متعلق کاشت مذکور کے ہوتے ہین اور مثل کاشت مذکور کے منجانب کاشتکار قابل انتقال نہین — (۳)

جب زمیندار بمقابلہ مشتری حق اسامی دخیلکار کے ڈگری دخل منسوخی بیعنامہ حاصل کرے تو تجویز ہوئی کہ منافع واصلات ڈگری شدہ بطور ہرجہ بمقابلہ مشتری غاصب تجویز ہونا چاہیے اور شرح مناسب ایسے ہرجہ کی وہ لگان نہین ہے جو بائع کی جانب سے لائق ادا تھا بلکہ واقعی مالیت بازاری اراضی کی ہے جو واسطے اغراض پٹہ پر دینے کے ہے — (۴)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ عدالت جاری کنندہ ڈگری مشعر نفاذ کفالت مجاز

(۱) — جوگل بنام دیو کی نندن صفحہ ۱۰۰ ہفتہ وار ۱۸۷۶ء کتاب اردو الہ آباد —

(۲) — سیوارام بنام گوبرن لال صفحہ ۲۰۸ — ویکلی نوٹ ۱۸۸۱ء الہ آباد

(۳) — امداد خان بنام بھاگیرتھ جلد ۱ صفحہ ۵۰۱ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد —

(۴) — دھاری سنگھ بنام علی نقی الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۵ — انڈین لارپورٹ —

سماعت کرنے ایسے عذر کے نہین ہے کہ جائداد جسکی نیلام کا ڈگری مین حکم ہے وہ قانوناً قابل انتقال نہین ہے۔ (۱)

صیغۂ اجراء ایسی ڈگری مین جسمین حکم نفاذ کفالت کا بذریعۂ نیلام کسی جائداد خاص کے یہ عذر مدیون ڈگری کا کہ جائداد حسب دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قابل انتقال نہین ہے قابل پذیرائی نہین ہے۔ (۲)

حق دخیلکاری اراضی ساقط الملکیت نواسہ کو حسب فقرۂ دوم دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲۔ سنہ ۱۸۸۱ء اسی طرح پہونچا ہے کہ وہ اپنے نانا کی دوسری جائداد غیر منقولہ پاتا ہے۔ (۳)

۲۹۔ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو کاشتکار دخیلکار نے بحق مدعیان زمیندار ایک قبولیت لکھدی اس شرط سے کہ مین اراضی کو بعد پانچ برس کے چھوڑ دونگا مدعیان نے نالش واسطے دخل اراضی مذکور بربناء قبولیت عدالت دیوانی مین دائر کی تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی مجاز سماعت معاملۂ مذکور کے نہین ہے لہذا ڈسمس۔ (۴)۔

تجویز ہوئی کہ پٹہ رجسٹری شدہ میعادی پانچ سال اراضی مقبوضۂ دخیلکار کا انتقال واسطے اُس میعاد کے بابت استحقاق مقابضت اراضی کے ہوا وہ ازروے دفعہ ۹ ممنوع ہے۔ (۵)

ایک وارث کاشتکار دخیلکار نے دعوے دخل مشترکہ کا کیا ایسا دعوے دیوانی مین جائز قرار پایا۔ (۶)۔

(۱)۔ بشیشر راے بنام سکھ دیو راے صفحہ ۱۴۔ ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۸۱ء الہ آباد و صفحہ ۱۲۳ کتاب اردو

(۲)۔ مادھو لال بنام کنور ری الہ آباد جلد ۱۰۔ صفحہ ۱۳۰۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ بدری داس بنام دیبی داس صفحہ ۲۰۰۔ ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۸۱ء۔

(۴)۔ کنوری ٹھکراین بنام گنگا نراین لال صفحہ ۲۴۰۔ ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۱ء

(۵)۔ لکھپال بنام سیتل پوری صفحہ ۳۔ ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۹ء

(۶)۔ بادن خان بنام حشمت بی بی صفحہ ۶۔ ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۹ء۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ رہن جو منجانب کاشتکار دخیلکار عمل مین آئی جسکے بموجب مرتہن دخل اپنا حق دخیلکاری کا حاصل کرے ایک فعل مضر اراضی یا مغایر اُس غرض کے نہین ہے جسکے لیے اندر مراد دفعہ ۹۳ ضمن ب ایکٹ ہذا کے دی گئی ہو لیکن وہ ناجائز رہن کاشتکار دخیلکار کا مطابق دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ہے جب زیدفعہ نالش بیدخلی قائم مقام مرتہن دخیل پر اراضی دخیلکاری کے لیے رجوع کرے تو تجویز ہوئی کہ نالش واقعی مین ایک نالش بیدخلی مخصوص غاصب کے ہے اور وہ قابل سماعت دیوانی ہے اور قواعد میعاد جو نالشات عدالت دیوانی کے لیے مخصوص ہین اُنسے متعلق ہونی چاہیے - (۱)

بموجب ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۵۰ء کے کلکٹر کو اختیار دیا گیا ہے کہ بحالت گرنے باقی مالگزاری کے صاحبان بورڈ کی منظوری حاصل کرکے اُس مدت کے لیے اور اُن شرائط پر جو صاحبان بورڈ کے حضور سے منظور ہون اُس اراضی کا اہتمام خود یا معرفت کسی کارندہ کے کرے یا ایسے شخص کے نام پٹہ مستاجری دے جو اُسکے لینے پر راضی ہو (۲)

واضح ہو کہ مستاجری کا ٹھیکہ سرکار اور خاص ذات مستاجر کے درمیان مین ہوتا ہے وہ قابل وراثت اور قابل انتقال کے نہین اور در واقع مین مستاجر سرکار کی طرف سے بمنزلہ سربراہ کار کے ہے وراثت یا انتقال خانگی کے رو سے مستاجر ٹھیکہ کا انتقال نہین کرسکتا - (۳)

جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا تھا کہ مستاجری قابل وراثت اور قابل انتقال کے نہین ہے بلکہ مستاجر کی وفات پر وارث کو کچھ استحقاق نہین پہونچتا اور اگر کئی مستاجر [illegible]

(۱) - مادھولال بنام شیو پرشاد مصر صفحہ ۱۶۲ - ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۹۰ء

(۲) - دفعہ ۱۵۹ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء -

(۳) - دفعہ ۸۷ - شرح ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء زیر دفعہ ۱۵۹ - مولفہ مسٹر سی ایچ ٹی کرسٹوفر صاحب مہتمم بندوبست -

بعض مر جاوین تو صرف اشخاص زندہ کل مستاجر رہتے ہین (۱)
مستاجر کو منصب دعوے تقسیم و تفریق کا حاصل نہین ہے۔ (۲)
مستاجری مین دعوے حق وراثت یا حصے کا نہین پہونچتا (۳)
تا وقتیکہ کوئی صاف شرط امتناع دینے لگان کے پٹہ ٹھیکہ داری مین مندرج نہو صرف لگان کا دینا مستلزم انفساخ شرط قبضہ یا خت کا مفہوم نہوگا۔ (۴)
لفظ ٹھیکہ دار کبھی بجاے لفظ موروثی یا کاشتکار کے مستعمل نہین ہوتا۔ (۵)

دفعہ ۷۔ ہر شخص جو معاہدہ کرنے کا مجاز ہو اور کسی جائداد قابل انتقال کا مستحق ہو یا ایسی جائداد کے منتقل کرنے کا مجاز ہو جو اسکی ملکیت خاص نہو یہ اختیار رکھتا ہے کہ جائداد مذکور کو کلاً یا جزاً اور قطعاً یا شرطاً بپابندی اُن حالات کے اور اُس حد تک اور اُس طریق پر منتقل کرے جو کسی قانون نافذ الوقت مین جائز رکھا گیا اور مقرر ہوا ہو۔

شرح اس دفعہ مین اُن اشخاص کا ذکر ہے جو مجاز معاہدہ کرنے کے ہین قانون معاہدہ مین لکھا ہے کہ ایسا ہر شخص مجاز معاہدے کا ہے جو مطابق اُس آئین کے جسکا وہ تابع ہے بعمر بلوغ پہونچ گیا ہو اور صحت نفس و ثبات عقل رکھتا ہو اور از روے اُس آئین کے جسکا وہ تابع ہے ناقابل معاہدہ نہو۔ (۶)

(۱)۔ فیصلہ صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۴۹ء۔
(۲)۔ شیو غلام سنگھ بنام جیا رام مورخہ ۳۔ جنوری ۱۸۷۶ء۔
(۳)۔ نیبراج کنور بنام مسماۃ بسی مورخہ ۳ اپریل ۱۸۶۷ء نمبر ۳۶۔ دسرتھ بنام دیوکی نندن مورخہ ۹ نومبر ۱۸۶۸ء نمبر ۸۹
(۴)۔ سعادت علی بنام پنڈت ہیت رام مورخہ ۱۵ فروری ۱۸۷۵ء
(۵)۔ بیجناتھ بنام منگلی مورخہ ۱۱۔ نومبر ۱۸۸۵ء نمبر ۱۲۵ صفحہ ۱۰۶۶ و ۳۰۰۔ الہ آباد۔
(۶)۔ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۹۔ ۱۸۷۲ء

اس دفعہ مین دو شرطین ہین اول عمر بلوغ کو مطابق اُس قانون کے جسکا وہ تابع ہے پہونچ گیا ہو۔

دوسرے صحت نفس و ثبات عقل رکھتا ہو۔ ہم اول مدت بلوغ اس موقع پر بیان کرنا چاہتے ہین۔

واضح ہو کہ قواعد نابالغی ہندوستان مین مختلف قوانین پر مبنی ہین اور سبب ظاہری یہ ہے کہ مختلف اقوام کے اشخاص سکونت پذیر ہین۔

اغراض محکمہ جات مال و کورٹ اف وارڈس کے لیے حد نابالغی اٹھارہ سال ہے۔ (۱)

قانون وراثت ہند مین حد نابالغی اٹھارہ سال قرار پائی ہے۔ (۲)

قانون رجسٹری مجریہ ہند مین وہ میعاد نابالغی ہے جو بموجب اپنی شرع و شاستر کے ہو۔ (۳)

بموجب قانون معاہدہ جو اپنے آئین کے بموجب حد بلوغ کو پہونچ گیا ہو۔ (۴)

یورپین ولایت زاد کے واسطے میعاد نابالغی اکیس سال واسطے جواز انعقاد معاہدہ کے ہے۔ (۵)

ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ء مین حد نابالغی اٹھارہ سال ہے۔ (٦)

اقوام پارسی کے واسطے دربارہ جواز انعقاد معاہدہ اکیس سال حد نابالغی قرار پائی ہے۔ (۷)

(۱)۔ دفعہ ۳۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ء و دفعہ ۲٦۔ رزولیوشن ۱۰ سنہ ۱۷۹۳ء و دفعہ ۳۳۔

(۲)۔ دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸٦۵ء

(۳) دفعہ ۳۔ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء

(۴)۔ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

(۵)۔ قانون انگلستان و ایکٹ سنہ ۱۸۷۵ء و نظیر ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۷۸ء نمبر ۹ ویر بہادر بنام گودھاری۔

(٦)۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ء

(۷)۔ ہائی کورٹ بمبئی مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۸۷۸ء

بموجب ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۵ء اُن نابالغان کے واسطے جو تحت کورٹ افوارڈس ہون حدنابالغی اکیس سال قرار پائی ہے ۔ (۱)

قانون نابالغان مین لفظ نابالغ کی یہ تعریف لکھی ہے کہ ۔

(۱) ۔ لفظ نابالغ سے ۔ وہ شخص مراد ہے جسکا ہندکے سن بلوغ کے ایکٹ نمبر ۱۸۷۵ء کی شرائط کی رو سے سن بلوغ کو پہونچنا متصور نہو ۔

(۲) ۔ گاردین سے وہ شخص مراد ہے جو نابالغ کی ذات یا اُسکی جائداد یا اُسکی ذات اور جائداد دونون کا محافظ ہو ۔

(۳) ۔ وارڈ ۔ سے وہ نابالغ مراد ہے جسکی ذات یا جائداد یا دونون کے لیے کوئی گاردین ہو ۔ (۲)

بموجب شرع محمدی اناث اور ذکور دونون کے واسطے سولہ برس مقرر ہین الا علامات بلوغ قبل میعاد ظاہر ہون ۔ (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ بموجب شرع محمدی مسلمان بعد عمر سولہ سال کے معاہدہ کرسکتا ہے اور وہ جائز ہے ۔ (۴)

بموجب دھرم شاستر بنارس و متھیلا حد نابالغی سولہ سال و بموجب دایہ بھاگ بنگالہ پندرہ سال مقرر ہین ۔ (۵)

ایک ہندو نابالغ نے احکام دفعہ ۲۹ ۔ ایکٹ ۴ ۔ ۱۸۸۲ء سے مستفید ہونے کی غرض سے

---

(۱) ۔ ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۵ء قانون سن بلوغ ۔

(۲) ۔ دفعہ ۴ ۔ ایکٹ ۸ ۔ ۱۸۹۰ء

(۳) ۔ رسالہ میگناٹن صاحب اصول شرع محمدی صفحہ ۷ ۔

(۴) ۔ دمودر داس بنام ولایت حسین مورخہ ۱۵ ۔ مئی ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۱۴ ۔ وِیکلی نوٹ ۔

(۵) ۔ رسالہ دھرم شاستر میگناٹن صاحب صفحہ ۱۰۵ ۔

عذر نابالغی کیا عدالت سے تجویز ہوئی کہ مدعی سولہ برس سے زیادہ کا ہے اور دفعہ ۲۶ - مذکور اُن نابالغون سے متعلق ہے جسکی ذات و جائداد زیر حفاظت دیوانی ہو لہذا مدعی احکام دفعہ مذکور سے مستفید نہین ہو سکتا - (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ نابالغ جب تک اٹھارہ برس کو نہ پہونچے جوابدہی مقدمہ بدون وساطت ولی نہین کر سکتا - (۲)

ایک نالش بربناے دستاویز دائر ہوئی جسمین مدعا علیہ ہندو نے یہ عذر کیا کہ مین وقت تحریر دستاویز کے نابالغ تھا یعنے میری عمر اٹھارہ برس کی نہ تھی منصف نے تجویز کی کہ از روے دھرم شاستر کے بالغ تھا کیونکہ عمر اُسکی وقت تحریر دستاویز سولہ برس کی تھی اسلیے وہ حسب منشاء دفعہ ۱۱ - قانون معاہدہ معاہدہ کرنے کا مجاز تھا لہذا منصف نے دعوی کو ڈگری کیا مدعا علیہ نے اپیل اور صاحب جج نے فیصلہ منصف کو اس بنیاد پر منسوخ کیا کہ مدعا علیہ وقت تحریر دستاویز کے اٹھارہ برس کی عمر کو نہین پہونچا تھا اسلیے وہ حسب منشاء دفعہ ۳ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۵ء نابالغ تھا اور مجاز معاہدہ کرنے کا نہ تھا یہ تجویز صاحب جج ہائی کورٹ سے بحال رہی - (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مالک جائداد تحت اہتمام کورٹ اف وارڈس جسکی عمر اٹھارہ سال سے کم ہو روپیہ قرض لے سکتا ہے لیکن بکفالت جائداد کوئی معاہدہ نہین کر سکتا - (۴)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ عورت مسلمان بعد اختتام پندرہ سال کے

---

(۱) - جلد ۱ - کلکتہ انڈین لا رپورٹ صفحہ ۱۸۸ -

(۲) بھجن لال بنام گیا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۴۴۶ - جلد ۱ -

(۳) - منی لال بنام جگناتھ صفحہ ۱۷ - ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۹۱ء الہ آباد -

(۴) - صاحب کلکٹر بنام شیو پرشاد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰۸ اردو الہ آباد -

بانث ہوتی ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ شوہر مدعاعلیہا وقت وفات قریب سولہ سال کے تھا لہذا حسب اصول مروجہ دھرم شاستر بنگالہ وہ سن تمیز کو پہونچ گیا تھا۔ (۲)

نظائر متذکرہ بالا نظیر منی لال بنام جگناتھ متذکرہ صدر سے پہلے کی ہین بعد نفیسر ۱۸۵۸ء کے کوئی نظیر نہین ملی۔

شرح فقرۂ ثانی صحت نفس وثبات عقل واسطے اغراض معاہدہ ہر شخص اُس حال مین کیا جائیگا جبکہ بروقت انعقاد معاہدہ قابلیت اسکی رکھتا ہو کہ اُسکو سمجھے اور عقلاً تمیز اسکی کرسکے کہ وہ معاہدہ اُسکے اغراض پر کیا تاثیر رکھتا ہے۔ جو شخص بیشتر فاترالعقل رہتا ہو اور گاہ گاہ بحالت صحت نفس وثبات عقل ہوتا ہو جائز ہے وہ بحالت صحت نفس وثبات عقل معاہدہ کرے جو شخص کہ اکثر بحالت صحت نفس وثبات عقل رہتا ہو لیکن وہ گاہ گاہ فاترالعقل ہوجاتا ہو وہ بحالت فتور عقل معاہدہ نکرے۔

اس دفعہ کا صرف یہ نتیجہ ہے معاہدہ اور معاہدلہ کی حالت صحت نفس وثبات عقل کے جب کہی جائیگی کہ وقت انعقاد معاہدہ کے قابلیت سمجھنے معاملہ کی اور عقل اور تمیز اس بات کی کہ معاہدہ کے اغراض اور تاثیر کیا ہین رکھتا ہو۔

تمثیلات

ایک مریض پاگلخانہ کا جو بعض اوقات ہوش مین آجاتا ہو جائز ہے کہ وہ اون اوقات مین معاہدہ کرے۔

ایک پاگل جسکے دماغ مین تپ سے خلل آگیا ہو یا اسقدر نشہ مین ہو کہ کسی معاہدہ کی شرائط کو نہ سمجھ سکے یا اُسکے اغراض پر جو اُنکی تاثیر ہو اُسکی عقلاً تمیز نکرسکے وہ اس حال جاتی

(۱) سی بی منون بنام ناصر علی صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۲ ۔ جنوری ۱۸۵۸ء

(۲) جمنا پرشاد بنام ماتا سندری داسی کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۸ ۔ انگریزی انڈین لارپورٹ۔

یا نشہ کی حالت مین معاہدہ نہین کر سکتا - (۱)

اس موقع پر ہمکو ضروری معلوم ہوا کہ کچھ اصول شرع محمدی کے جو دربارۂ صحت نفس وثبات عقل مختلف کتابون مین لکھے گئے ہین ہدیۂ ناظرین کرین -

مجنون ومسلوب الحواس

ہم اس موقع پر تذکرہ مجنون ومسلوب الحواس کا کرینگے کیونکہ اکثر مقدمات مین بحث پیچیدہ واقع ہوئی ہے کہ آیا بوقت انعقاد معاہدہ صحیح العقل تھا یا نہین لہذا کچھ حالات مرض الموت کے لکھے جاتے ہین کیونکہ اکثر معاہدات بوجہ مرض الموت ہونیکے ناجائز قرار دیے گئے ہین چنانچہ جسقدر اصول قانونی وشرع محمدی سے اخذ کیے گئے ہین وہ بھی درج کتاب کرتا ہون -

مجنون

لفظ مجنون سے مراد وہ شخص ہے جو از روے ضابطۂ قانونی مسلوب الحواس پایا جاوے اور وہ جائداد اور اپنے کاروبار کے انصرام کے ناقابل ہو - (۲)

لفظ مجنون ہر شخص جسکی عقل ناقص ہے اور نیز ہر شخص جو پاگل ہو دلالت کریگا - (۳)

لفظ مجنون سے وہ شخص مراد ہے جسکی عقل مین حسب ضابطۂ قانون خبط ثابت ہو اور اپنا کاروبار نہ کرسکے - (۴)

فاتر العقل ومجنون وہ شخص ہے اور اس حالت تک جبکہ وہ کسی امر کی ماہیت اور حسن وقبح سمجھ نہین سکتا - (۵)

(۱) - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

(۲) - ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء کی دفعہ ۲ -

(۳) - قانون ۳ سنہ ۱۸۶۸ء -

(۴) - دفعہ ۱ - ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء -

(۵) - رسالۂ ابن صاحب واسکاٹ صاحب صفحہ ۵۴ و ۵۵ -

مجنونیت کے لفظ سے فاتر العقل و مخبط فطری مراد نہین ہے بلکہ ان اشخاص سے بھی مراد ہے جو کسی قسم کے ضعف عقلی مین مبتلا ہین جو مطلق تمیز اسکی نہین رکھتے کہ کیا کرنا چاہیے اور کیا نہین۔ (۱)

لفظ مسلوب الحواس مندرجۂ دفعہ ۱ ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء سے نا قابلیت متصور ہے خواہ وہ اصلی ہو یا بوجہ کبر سنی کے ہو۔ (۲)

آئین انگلستان مین تین قسم کا فتور عقلی قرار دیا گیا ہے۔ اول فتور عقلی لازمی یعنی جو روز پیدایش سے روز وفات تک قائم رہے کبھی نہ رفع ہو جسکو خلقی بھی کہتے ہین۔ دوسرے فتور لاحقی یعنے جو فتور کسی نشہ وغیرہ سے ہو جاتا ہے۔ تیسرے فتور دوری یعنی جو ہمیشہ نہ رہے کبھی کبھی صحیح العقل ہو جایا کرے۔

واضح ہو کہ بعض لوگون کو ایسا فتور عقل لاحق ہوتا ہے جسکے سبب سے بعض امور کے سبب وہ بطور دیوانون کے عمل کرتے ہین۔

ایک شخص بسبب فتور عقل اپنے تئین شاہ چین سمجھے ہوئے ہے لیکن اور کامون مین مثل صحیح العقل اشخاص کے عقل درست رکھتا ہے تو وہ صحیح العقل تصور ہوگا۔ ایسے شخص کی نسبت جو باعتبار بعض امر کے فاتر العقل ہے اور باعتبار کل کے عاقل ہے جیسا کہ روبرو مذکورہ ہوا بارہ حاکمون نے ہوس آف لارڈس کی طرف سے مقدمہ ملکۂ معظمہ بنام مکنوٹن کے سوال کے دریافت کیا گیا تھا بجواب اسکے ایسے شخص کو صحیح العقل قرار دیا گیا۔ (۳)

یہ ضرور نہین ہے کہ مجنون وہ شخص ہے جو بموجب قانون ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء متعلقہ قانون مجنون مجنون یا پاگل قرار دیا گیا ہو اور یہ ضرور ہے کہ جو پہلے مجنون تھا اور اب صحیح العقل ہے

(۱)۔ رسالہ میگناٹن صاحب صفحہ ۱۲۴۔

(۲)۔ معاملہ کادشن جی بہرام جی وغیرہ سائل بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۵۔ انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ ارچبولا صفحہ ۱۵ و ۱۶۔

توبموجب قواعد ایکٹ مذکور کے صحیح العقل ٹھہرا یا گیا۔

جو اقسام فتور عقل اوپر درج ہین اگر اُنمین سے کسی قسم کا فتور عقل لاحق ہو تو ایسے حال مین معاہدہ کرنا ناجائز ہے۔ مثلاً زید موسم گرما مین بوجہ شدت گرمی مخبوط ہو جاتا ہے تو اُسکو چاہیئے کہ ایام گرما مین معاہدہ نکرے بلکہ بعد رفع اُس موسم کے معاہدہ کرے۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ دستاویز انتقال لکھی ہوئی مجنون کی ہے لہذا قابل نفاذ نہین ہے۔ (۱)۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب تک مہتمم مسلوب الحواس حسب دفعہ ۲۔ ایکٹ ۳۵ سنہ ۱۸۵۸ء مقرر ہو کوئی شخص بوجہ رشتہ داری کے نالش منسوخی دستاویزات بالظہار تجویز ہونے اُنکے بحالت مسلوب الحواسی مقرکی نہین کرسکتا۔ (۲)

دستاویز ہبہ نامہ کو ایک شخص ضعیف الدماغ نے بحق اپنے دو لڑکون کے لکھا جسمین ایک بالغ دوسرا نابالغ تھا بلا تقسیم و تصریح ایسا ہبہ ناجائز قرار پایا۔ (۳)

جز و مجنونیت اور مسلوب الحواسی درباب عدم جواز معاہدہ حجت کافی ہوسکتی ہے لیکن مجنون اور مسلوب شرعاً ورثتاً ارث پانے سے محروم نہین ہوسکتے۔

بموجب دھرم شاستر اگر ایک بدمست یا فاتر العقل یا مبتلاے مرض شدید یا مطیع محض یا طفل یا پیر یا ضعیف یا ایک شخص دوسرے کے نام سے بلا اجازت معاہدہ کرے وہ باطل متصور ہوگا ان صورتون مین بوجہ عدم قابلیت ناقص العقلی متصور ہوتی ہے۔ (۴)

لیکن بموجب دھرم شاستر کے مجنون خلقی اور ایسا شخص جو امراض معدی مین مبتلا ہو

(۱)۔ نظیر صدر آگرہ نمبری ۱۶۔ مورخۂ ۱۹۔ جولائی سنہ ۱۸۶۸ء موتی بنام البشری۔

(۲) نظیر صدر آگرہ نمبری ۲۴۔ مورخۂ ۵۔ مئی سنہ ۱۸۶۹ء علی بخش خان بنام شوق علیخان۔

(۳) نظیر الہ آباد نمبری ۲۵۰ فیصلۂ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۷۳ء نظام الدین بنام سماۃ بندہ بی بی۔

(۴) صفحہ ۱۲۵ و ۱۲۶ رسالۂ دھرم شاستر مؤلفۂ میگناٹن صاحب۔

کوئی جائداد وراثتاً نہیں پاسکتا مگر جب ارث پائے تو اُس سے محروم نہیں کیا جاتا جیسا کہ نظائر ذیل مین تجویز ہوا ہے ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ اگرچہ مسلوب الحواس محجوب الارث ہے مگر جو شخص کہ بعد ارث پانے کے مسلوب الحواس ہو جاوے اُس سے ارث اُسکا واپس نہیں ہو سکتا (۱)

مگر ایک حال کے مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ بموجب دھرم شاستر متاکشرا کے یہ ضرور نہیں ہے کہ مجنونیت اور دیوانگی سے کوئی شخص نا قابل وراثت متصور ہو پس کسی شریک حصہ داران کو جو بحالت شیاع ہونے حصہ کے بے مجنون ہو گیا ہو اُسکا حصہ بوقت تقسیم کے زائل ہو جائیگا (۲)

مرض الموت بموجب شرع محمدی

مرض الموت وہ ہے جس سے ہلاکت غالب الوقوع ہو یعنے بیماری نے اسکو ایسا عاجز کر دیا کہ بیماری سے باہر کے کاروبار نہ کر سکتا ہو۔

عورت

عورت کے حق مین مرض الموت کی حد یہ ہے کہ وہ اندر کے کاروبار مثل پکانے و جھاڑنے وغیرہ کے عاجز رہے جو بیماری بستر پر نہ ڈالے وہ تندرستی ہونے کا حکم رکھتی ہے اور جو بیماری ایسی ہو کہ اندر سال کے ہلاکت کرے وہ ایام حیات ایام مرض الموت کہلاتے ہین (۳)

اشل مفلوج ۔ مسلول ۔ معقد والے اشخاص بروقت زیادتی بیماری بیمار تصور ہوتے ہین اور کبھی بیماری کی حالت مین صحیح تصور ہوتے ہین بشرطیکہ وہ بیماری ایک سال سے تجاوز کر گئی ہو (۴)

اگر بیماری پرانی ہو جاوے یعنے ایک سال اُسکے آغاز سے گذرے اور اُسمین کمی بیشی

(۱) ۔ ہیو کالا نمبر ۷ ۴۴ ۔ جلد دوم نظیر ۱۹ ۔ مئی ۱۸۲۴ء سیے بال گوبند بنام لعل بہادر۔

(۲) ۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۸ ۔ حصہ ۳ ۔ ۱۰ مارچ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۴۹ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۶ء مورخہ ۱۹ ۔ جولائی ۱۸۸۱ء رام سہائے بھگت بنام رام لال جی سہائے۔

(۳) ۔ صفحہ ۱۵۲ ۔ جلد ۲ ۔ غایۃ الاوطار ترجمہ در المختار۔

(۴) ۔ صفحہ ۱۰۴ ۔ جلد ۴ ۔ غایۃ الاوطار۔

واقع ہو تو مریض تندرست آدمی متصور ہوگا اور اگر بیماری قبل ایک سال کے گھٹے بڑھے اور اسی حالت میں مر جاوے تو وہ ایام بیماری مرض الموت کہلائینگے۔ (۱)

جامع الرموز مین تعین میعاد ایک سال کی نسبت اشتباہ ظاہر کیا گیا ہے اور یہ کہا ہے کہ جبیر اچھے اچھے آدمیون کی رائے موئد ہو اگر بیمار کوئی ہبہ کرے اور وہ بیماری اسکی بہت دنون تک قائم رہے تو جائز ہے ایک نظیر مین بھی ایسا ہی طے ہوا ہے کہ اگر بیماری زائد از ایک سال ہو جاوے تو مرض الموت نہین ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ ہبہ از روے شرع محمدی منجانب شخص بیمار اس حالت مین جائز ہے کہ وہ ایک سال سے بیمار ہو اور نا مبردہ ہوش و حواس رکھتا ہو اور قیاس صحیح اُسکے فوت کا ہو۔ (۳)

پس یہ امر ثابت ہے کہ بعض اشکال مین بحالت مرض الموت بھی معاہدہ کرنا جائز ہے اور ایام مرض الموت مین جب معاہدہ کرنا ناجائز قرار دیا یا تو معاہدلہ تعمیل معاہدہ پر مساہدیا اُسکے قائم مقام کو مجبور نہین کرسکتا۔ لیکن ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جو ہبہ بحالت مرض الموت مین بعوض دین مہر بنام زوجہ کیا جاوے وہ از روے شرع محمدی ناجائز نہین ہے کیونکہ ایسا ہبہ بمنزلہ بیع کے متصور ہوتا ہے۔ (۴)

اگر ایک شخص قریب المرگ ہونے کی حالت مین منجملہ ورثاء کے ایک وارث کے نام

(۱)۔ فتاواے شامی جلد ۲ صفحہ ۱۵۲۔

(۲)۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد نمبری ۱۲۷۔ مورخہ ۱۲۔ اپریل ۱۸۷۴ء الٰہی بی بی بنام مینا بی بی صفحہ ۶۰ کتاب رپورٹ مصدرہ ۱۸۷۴ء مندرجہ کتاب اردو مئی ۱۸۷۴ء حصہ پنجم جلد ششم۔

(۳)۔ نظیر الہ آباد جلد ۳۔ صفحہ ۱۳۰۔ دسمبر ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۳۰۷۔ نمبر ۹۲ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۸۸۱ء محمد گل شیر خان بنام مریم بیگم۔

(۴)۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴۰۔ غلام مصطفٰی بنام حرمت انڈین لا رپورٹ۔

اپنی جائداد بیع کرے اور بعدہ مر جائے اور اُسکی وفات کے بعد اُسکے وارث ایسی بیع کی نسبت رضامندی ظاہر نکرین تو وہ باطل متصور ہوگی - (۱)

ایک بیوہ نے بحالت مرض الموت اپنی ہمشیرہ کے نام بیعنامہ لکھا بروقت تحریر بیعنامہ وہ بیمار تھی اور نہایت ضعیف تھی تجویز ہوئی کہ دستاویز بیعنامہ منسوخ ہونا چاہیے کیونکہ از راہ فریب حاصل کی گئی تھی اور چونکہ قرضہ اسوقت کے واسطے دیا گیا تھا جو جائز تھا لہذا جائداد مواخذہ دار قرضہ ہے (۲)

رضا و رغبت بلا اکراہ و اجبار اُس حالت مین کہی جاویگی جب یہ امور وجہ اُسکے نہ واقع ہوے ہون -

(۱) - جبر جسکی تعریف دفعہ ۱۵ - قانون معاہدہ مین کی گئی ہے -

(۲) - داب ناجائز جسکی تعریف دفعہ ۱۶ - ایکٹ مذکور مین کی گئی ہے -

(۳) - فریب جسکی تعریف دفعہ ۱۷ مین کی گئی ہے -

(۴) - خلاف بیانی جسکی تعریف دفعہ ۱۸ - ایکٹ مذکور مین کی گئی ہے -

(۵) - غلطی بقید شرائط دفعات ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ - ایکٹ مذکور -

رضا و رغبت کا اُن وجوہ سے ہونا اُسوقت کہا جائیگا جبکہ اُسکا اظہار درصورت عدم جبر یا داب ناجائز یا فریب یا خلاف بیانی یا غلطی نہ کیا گیا ہو - (۳)

جبر عبارت اُس فعل کے ارتکاب یا ارتکاب کی دھمکی سے ہے جو کہ از روے مجموعہ تعزیرات ہند ممنوع ہے یا کسی مال کو بطور ناجائز روک رکھنے کی دھمکی سے بھی جس سے کسی شخص کا ضرر ہو اور وہ جبر اس ارادے سے کیا جائے کہ کسی شخص سے کوئی معاملہ کرایا جاوے -

(۱) - رسالہ اصول شرع محمدی میکناٹن صاحب صفحہ ۲۵۰ -

(۲) سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء صفحہ ۲ - کتاب انگریزی ادمین لا رپورٹ صول جی بہرنام بابا جیوا جی

(۳) - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۲ء

تشریح

اس امر سے کچھ بحث نہین ہے کہ جہان جبر عمل مین آیا وہان مجموعہ تعزیرات ہند نافذ ہے یا نہین ۔ (۱)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ گورنمنٹ نے زمین گنج پر کرایہ تشخیص کیا اور کلکٹر الہ آباد نے جبر سے پٹہ و قبولیت معرفت تحصیلدار کے لکھا لیا یہ تجویز عدالت العالیہ الہ آباد جملہ کارروائی صاحب کلکٹر کی منسوخ اور کالعدم قرار پائی اور پٹہ و قبولیت ناجائز رہا ۔ (۲)

دوسرے مقدمہ کی یہ صورت تھی کہ زید نے بکر پر ایک ڈگری عدالت غیر مجاز سے حاصل کی بعینۂ اجرائے ڈگری مدعی کو گرفتار کرایا اور تین روپیہ اپنے پاس سے دیکر تمسک لکھا لیا مدعی نے تنسیخ تمسک کا دعویٰ کیا تجویز ہوئی تمسک بیشک قابل انفساخ ہے ۔ (۳)

داب نا جائز کا عمل مین آنا صورت ہائے مفصلہ ذیل مین کہا جائیگا ۔

(۱) ۔ جب کوئی ایسا شخص جسپر دوسرا اعتبار رکھتا ہو یا اُس شخص پر در اصل یا بظاہر اختیار رکھتا ہو اُس اعتبار یا اختیار کو اُس دوسرے شخص پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے وسیلہ گردانے اور وہ غلبہ بدون اُس اختیار کے اُسکو حاصل نہو سکتا ہو ۔

(۲) ۔ جب کوئی شخص جسکی عقل مین پیری یا بیماری یا کسی تکلیف معنوی یا جسمانی سے ضعف آگیا ہو اُس سے ایسا سلوک کیا جائے جسکے باعث سے وہ اس امر پر راضی ہو جائے جسپر وہ بدون اُس سلوک کے راضی نہوتا گو کہ وہ سلوک جبر کی حد تک نہ پہونچ سکتا ہو ۔ (۴)

---

(۱) ۔ دفعہ ۱۵ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ۔

(۲) ۔ نظیر نمبر ۱۳۷ ۔ مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء ۔

(۳) ۔ ضلع الہ آباد اپیل دوم نمبر ۹۱ منفصلہ ۳۲ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء ہند دہلی بنام لچھمن سنگھ صفحہ ۱۶۱ ہفتہ وار سنہ ۱۸۶۸ء

(۴) ۔ دفعہ ۱۶ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

غلطی - قانون معاہدہ کی دفعہ ۲۰ مین لکھا ہے کہ جب فریقین معاملہ کسی ایسے امر واقعہ کی نسبت جو نفس معاملہ ہے غلطی مین ہو تو وہ معاملہ کالعدم ہے -

تشریح - رائے غلط نسبت تشخیص مالیت اُس شے کے جسکی بابت معاملہ ہو غلطی امر واقع کی متصور ہو گی -

تمثیلات

(الف) - زید نے واسطے بیچنے مال محولہ جہاز کے جو انگلستان سے بمبئی کو آتا ہو قیاس کیا گیا اقرار کیا بعد ازان معلوم ہوا کہ اُس اقرار کی تاریخ سے پہلے جہاز محولہ مال مذکور پر صدمہ پہونچا اور مال تلف ہو گیا مگر ان واقعات سے فریقین کو اطلاع نہ تھی ایسی صورت مین معاملہ کالعدم ہے -

(ب) - زید نے عمرو سے کوئی گھوڑا خرید کیا لہذا معلوم ہوا کہ بروقت معاملہ وہ گھوڑا مر گیا تھا مگر فریقین کو اس واقعہ کی اطلاع نہ تھی بس ایسی صورت مین معاملہ کالعدم ہے

(ج) - زید تاحیات عمرو ایک جائداد کا استحقاق رکھتا تھا اور اُسنے بکر کے ہاتھ اُسکے بیچنے کا اقرار کیا بروقت معاملہ عمرو فوت ہو گیا تھا مگر فریقین کو اُس واقعہ کی اطلاع نہ تھی ایسی صورت مین معاملہ کالعدم ہے -

دفعہ ۲۱ - قانون معاہدہ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء مین لکھا ہے کہ معاہدہ اس وجہ سے قابل فسخ نہین ہوتا ہے کہ وہ کسی قانون مجریہ برٹش انڈیا کی مغالطہ دہی سے کرایا گیا تھا لیکن مغالطہ دہی قانون غیر مجریہ برٹش انڈیا کی وہی تاثیر رکھتی ہے کہ جو مغالطہ دہی امر واقعہ کی ہے -

تمثیلات

زید اور عمرو نے اس بات کو غلط باور کرنے کی بنا دیہ معاہدہ کیا کہ فلان قرضہ کی نالش قانون تمادی مجریہ ہند کی روسے ممنوع السماعت ہے پس یہ معاہدہ قابل

فسخ نہین ہے زید و عمرو نے فرانس کے قانون بل آف ایکسچینج کے باب مین غلط باور کرنے کی بنا پر ایک معاہدہ کیا وہ معاہدہ قابل فسخ ہے۔

دفعات مذکورہ کے مفہوم سے ظاہر ہے کہ غلطی امر واقعہ کی وجہ سے معاہدہ کالعدم ہوتا ہے لیکن بوجہ غلطی قانون مجریہ برٹش انڈیا کی وجہ سے معاہدہ کالعدم نہین ہوتا۔ نظائر ذیل زیر دفعہ ۲۵ و ۲۵ و ۳ ۵ ۔ ملاحظہ کیجیے۔

ہمکو اس موقع پر اس امر کی تصریح کرنے کی زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ مجاز وغیر مجاز معاہدہ کون ہین لہذا اُسکو بھی تحریر کیا جاتا ہے۔

رہن منجانب نابالغ۔ نابالغ جو زیر اہتمام کورٹ اف وارڈس کے نہو اپنی جائداد رہن کرنے کے قابل نہین ہے جس سے وہ اپنے کو پابند کر سکے لیکن نابالغ بصورت قانونی محافظ کے رہن کر سکتا ہے اگر نیک نیتی سے اور واسطے فائدہ نابالغ اور اُسکی جائداد کے کیا جاوے۔ (۱)

رہن منجانب ولی سرٹیفکٹ یافتہ۔ رہن جائداد نابالغ جو منجانب ایسے مہتمم کے عمل مین آیا ہو جو حسب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء مقرر ہوا ہو ناجائز ہے بجز اُس صورت کے منظوری عدالت حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ مذکور کے پہلے حاصل کر لی گئی ہو۔ (۲)

دفعہ ۱۸۔ ایکٹ متعلق نابالغان بنگال نمبر ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء کا یہ مطلب نہین ہے کہ کوئی ایسا رہن جسکو ولی سارٹیفکٹ یافتہ نے بغیر اجازت عدالت کے تحریر کیا ہو شروع ہی سے ناجائز و کالعدم ہے بلکہ شرط متعلقہ کے معنی یہ ہین کہ بعد موجودگی ایسی

(۱) ۔ سلیکٹ ریورٹ صفحہ ۳۹۹۔ و سلیکٹ رپورٹ ۲ ۔ و سوم صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۳۰ صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۴۶ء صفحہ ۹۰۰ و صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۳۲۳ و صدر دیوانی سنہ ۱۸۵۸ء صفحہ ۳۹۳ ۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۶۹ء

(۲) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۰۳۔

اجازت ولی سارٹیفکٹ یافتہ کے جسکو اور ہنج پر کل وہی اختیارات حاصل ہونگے جو نابالغ کو بصورت اُسکے بالغ ہونے کے حاصل ہونگے وہی حیثیت حاصل ہوگی جو اسکو اُس صورت مین حاصل ہوتی ہین کہ جب اُسکو متعلق سرٹیفکٹ نہ دیا گیا ہوتا اگر ایسی حالت مین کوئی شخص رہن لینا پسند کرے تو معاملہ اس بنیاد پر ہوگا کہ کوئی سرٹیفکٹ عطا نہین کیا گیا - (۱)

ایک ولی نے جسکو سرٹیفکٹ ازروے ایکٹ ۴۰ ۱۸۵۸ء کے عطا کیا گیا تھا ازروے دفعہ ۱۸ - عدالت سے ایک حکم مشعر اختیار اس امر کے حاصل کیا کہ روپیہ بذریعہ رہن جائداد غیر منقولہ نابالغ بہم پہونچایا جاوے جائداد رہن کی گئی اس حکم مین جو اجازت حاصل کیا گیا تھا وہ شرح سود جسپر کہ روپیہ لیا جاوے درج نہین تھی بنسبت اس بحث کے کہ درصورتیکہ ایسی سخت شرح کی فیصدی ۲۴ سالانہ کی شرح سے سود اداکرنیکے ضرورت نامناسب ہونے کا کوئی ثبوت نہین ہے تو آیا اقرار اداے ازروے شرح ہذا مناسب طور پر ہائی کورٹ سے منسوخ کیا گیا تھا یا نہین کہ جسنے بشرح فیصدی ۱۲ کی ڈگری صادر کی پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ تغیر مناسب حکم مذکور اور ایک تغیر بہت مفید دین بنسبت شرح سود یہ ہے کہ ولی کو اختیار دیا گیا کہ صرف بشرح معقول سود کے قرض لیا جاوے اور اسوجہ سے ڈگری ہائی کورٹ صحیح ہے - (۲)

دفعہ ۱۸ ایکٹ ۴۰ ۱۸۵۸ء کن سربراہ کاروں سے متعلق ہے

جو قواعد کہ ایکٹ ۴۰ ۱۸۵۸ء کی دفعہ ۱۸ - اور دفعات آئندہ مین منضبط ہوے ہین وہ صرف ایسے سربراہ کارون سے جنکو سرٹیفکٹ عطا ہوا ہوا ور ایسے اولیا سے جنکا تقرر حسب ایکٹ مذکور ہوا ہو متعلق ہین دفعہ ۱۸ - بلحاظ عبارت ایسے سربراہ کار سے جو بربناے کسی سرٹیفکٹ کے

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ - صفحہ ۳۴۴ -

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ - صفحہ ۳۰۹ - کتاب انگریزی -

عمل کرتا ہو اور فقط ایسے ہی سربراہ کار سے متعلق ہے از روے اُسکے سربراہ کار کو عموماً
اختیار مالک کے دیے گئے ہین مگر نسبت عملہاے متعلق انتقال زائد از حد معین اُسکی
رو سے یہ ضرور ہے کہ بغرض اس امر کے کہ افعال جائز ہون عدالت کی منظوری پیشتر
حاصل کرنا چاہیے یہ احکام ایسے سربراہ کار سے کلیتاً غیر متعلق اس منشا کے نہین ہین
کہ کسی حکم دھرم شاستر یا شرع محمدی کو جو نسبت ایسے اولیا کے ہو جو ایکٹ مذکور سے
مستفید نہون مبدل کرے یا اُسپر مؤثر ہون ایکٹ مذکور کا مقصود صرف یہ ہے
کہ امتناعات محکومہ و اضعان قانون کے رفع کیجاوین زور ایک خاص اختیار عطا
کیا جاوے اور اُن اشخاص کی ٹھیک ٹھیک حیثیت بیان کیجاوے جو اس ایکٹ سے
مستفید ہون یا جنسے یہ ایکٹ متعلق کیا جاوے اور وہ اشخاص جنسے کوئی قاعدہ
موجودہ کسی قانون کا متعلق ہو بدستور حالت مین رکھے جاوین - (۱)
(۱) بموجب دھرم شاستر کوئی حصہ دار جائداد موروثی خاندان تابع قانون متاکشرا کا
درحالیکہ شرکاء نابالغ ہون بوجہ کرنے انتظام کے ولی نابالغان کا اس غرض کے لیے
نہین ہو جاتا کہ بذریعہ تحریر کرنے تمسک استغراق جائداد کے نابالغان کو پابند کرے - (۲)
ہندو نابالغ کی مان رویہ کو باوجودیکہ اسکو سرٹیفکٹ ولایت حسب ایکٹ ۴۰
۱۸۵۸ء عطا نکیا گیا ہو یہ اختیار ہے کہ جائداد نابالغ کی نسبت اندر حدود معینہ
دھرم شاستر کے کاربند ہو - (۳)
مادر رویہ کسی نابالغ ہندو کی گو از روے ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء ولی مقرر ہوئی ہو
جائداد غیر منقولہ نابالغ کو واسطے ادا ے دین موروثی اور مہیا کرنے نان و نفقہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۹۲۹ - کتاب انگریزی -
(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۵ - کتاب انگریزی -
(۳) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴۵ -

نابالغ کے فروخت کرسکتی ہے اگر اُسنے یہ عمل نیک نیتی اور بحالت ضرورت شدید کیا ہو[1]

یہ نالش ایک رہن نامہ کے نفاذ کے واسطے کی گئی جس سے مسماۃ ٹھاکری اور اُسکے نابالغ بیٹے نے تحریر کیا تھا اور اُسکے ذریعہ سے وہ زمین رہن کی گئی تھی جسکی نسبت اقبال کیا گیا ہے کہ وہ نابالغ مذکور کی ہے زر رہن مین ایک تو وہ قرضہ داخل تھا جو نابالغ کے باپ سے واجب الادا تھا اور ایک اور رقم تھی جو ایک مقدمہ کی پیروی کے لیے قرض دی گئی تھی معلوم ہوا کہ گو مسماۃ ٹھاکری نابالغ کی ذات کی طبعی طور پر ولیہ تھی اور سرکار اور افسران سرکار سے [illegible] کا ہونا بار رکھنے کی غرض سے اُسکے سربراہ مین مقرر ہو گئی تھی مگر اُسنے کوئی تدبیر ایسی نہین کی تھی جسسے وہ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء کے بموجب بھی اُسکی جائداد کی مہتمم مقرر ہو جاتی تجویز ہوئی کہ مدعی کا دعوے خارج ہونا چاہیے اگر یہ بات بھی فرض کر لیجاوے کہ دیون مذکور ایسے تھے کہ اُنکا نفاذ نابالغ پر کرایا جاسکتا تھا اور اُنکے ایفا مین اُسکی جائداد نیلام کرائی جاسکتی تھی تاہم اُس سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ اُسکی والدہ کو اِس بارہ مین کوئی ایسا جائز اختیار حاصل تھا کہ اُسکی زمین کو اُنکے واپس ادائیگی محفوظ کرنے کے لیے رہن کر دیوے یا یہ کہ وہ جملہ اغراض کے لیے اُسکی جائداد کی مہتمم تھی اور اُسکو رہن رکھنے کی مجاز تھی[2]

ولی بروی شرع محمدی کی رو سے دو قسمین ہین یعنی قریب اور بعید پہلی قسم مین باپ اور دادا اور اُنکے وصی اور قائم مقامان وصی اور پچھلی قسم مین وہ واسطہ داران پدری داخل ہین جو بعید ہون اور اُنکی ولایت صرف تعلیم و نکاح نابالغ کی بابت ہوتی ہے پہلی قسم کے ولی کو جائداد نابالغ کی نسبت بنظر اُسکی منفعت کے کاربند ہونے کا اختیار ہے اور درصورت نہونے ولی قریب کے یہ اختیار ولی بعید کو حاصل نہین ہوتا

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۶، و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ - صفحہ ۳۳-

(۲) - نمبر ۳۳ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۶ء -

بلکہ حاکم عصر کو پہونچتا ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین جو واسطے دخل کے دائر کیا گیا تھا جسکو مالک متوفی کے پسر نابالغ کی سوتیلی مان نے مدعی کے پاس رہن کر دیا تھا اور رہن کا معاوضہ دہ اصل روپیہ تھا جو ایک سابقہ رہن پر کہ ضمانت تائیدی کے طور پر نابالغ کے باپ نے تحریر کیا تھا واجب تھا جس رہن کی بابت نالش ہے وہ بالقبضہ ہے اور سود واجب نہین ہے اور سود کے بجاے مرتہن زمین کی آمدنی لینے کا مستحق ہے اسلیے یہ معاملہ اپنی صورت مین نابالغ کے واسطے غیر مفید نہین ہے اور جہانتک ظاہر ہوتا ہے وہ نیک نیتی سے نابالغ کے فائدہ کے واسطے کیا گیا تھا لیکن یہ احتمال کیا گیا ہے کہ جن اشخاص نے زمین رہن کی تھی وہ نہ تو ایسے ولی سرپرست تھے جیسے کہ شرع محمدی مین بیان کیے گئے ہین اور نہ ولیان پیروصیت تھے اسواسطے انکو نابالغ کی جائداد کے انتظام کا کچھ حق نہ تھا اور نیز انکو جائداد غیر منقولہ کے انتقال کی محدود اختیارات جو کہ شرع محمدی قریبی ولیون کو دیے گئے ہین حاصل نہ تھے پس اس صورت مین حکام چیف کورٹ نے قرار دیا کہ جس رہن نامہ کی بناء پر نالش کی گئی ہے اُسکو ناجائز قرار دینا چاہیے۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین جو منجانب دو نابالغان اُنکی والدہ نے واسطے دلاپانے قبضہ اُس اراضی کے دائر کیا جسپر مدعاعلیہم نے بطور مرتہن قبضہ حاصل کیا تھا معلوم ہوا کہ منجملہ نابالغان کے ایک بالغ بذات خود اور اُسکی والدہ نے بطور ولی دوسرے مدعی کے رہن بدا کیا اور یہ ثابت ہوا کہ کل رہن ایک جائداد کا نابالغ کے حقوق کو فائدہ بخش نہین تھا اسلیے تجویز ہوا کہ رہن نامہ

(۱)۔ دفعات ۵۔ ۵۶۔ باب ۸۔ شرع محمدی میگناٹن صاحب۔

(۲)۔ نمبر ۱۴۶۱۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء۔

ناجائز ہے۔ (۱)

مطابق شرع محمدی کے گو بیوہ کی تعظیم اہالی خاندان کرتے ہین مگر اُسکا یہ منصب نہین ہے کہ جائداد کی نسبت ایسا عملدرآمد کرے جسکی پابندی اور ون پر ہو اور رجسٹر مال مین اُسکا نام بجاے اُسکے شوہر متوفی کے درج ہونا محض ایک علامت بزرگی اور دلدہی کی ہے اُسکو بابت اپنے شوہر کی جائداد کی نسبت دیگر ورثا کوئی کم و بیش منصب حاصل نہین ہے اور بزمانہ نابالغی بھی اُسکو اختیار اُسکی جائداد کا نہین ہے اور کوئی عملدرآمد یا اختیار نسبت اُنکی جائداد کے بحیثیت ولیہ نہین کرسکتے بجز اس صورت کے کہ بالتخصیص حاکم وقت نے اُسکو بحالت نہ موجود ہونے دیگر رشتہ مندان کے جو اس قسم کی ولایت کا منصب رکھتے ہین مقرر کیا ہو۔ (۲)

سنہ ۱۸۶۲ع مین چند وارثان ایک مسلمان متوفی نے ایک حصہ جائداد کو جو انکو بشرکت دیگر اشخاص بحیثیت وارثان متوفی کے جو اُسوقت اطفال شیرخوار تھے وراثتاً پہونچا تھا رہن کیا رہن مذکور بغرض ادا کرنے بقایا مالگذاری نسبت ایک تعلقہ بٹی کے جو حصہ جائداد متروکہ متوفی کا تھا کیا گیا تھا کوئی شہادت بہ ثبوت اس امر کے نہ تھی کہ کوئی دیگر ضروری اخراجات متعلقہ جائداد متوفی تھی جنکا ادا ہونا لازم تھا نہ یہ کہ جائداد مذکور رہن کیا تھا نہ نسبت اس امر کے کہ آیا بقایا مالگذاری بغیر کرنے رہن کے ادا ہوسکتی تھی یا نہین راہنان بموجب شرع محمدی کے اطفال شیرخوار کے ولی نہ تھے تجویز ہوئی کہ مواخذہ رہن کا ان حصص پر نہ تھا جو اطفال نے بحیثیت وارثان متوفی کے پائی تھی۔ (۳)

---

(۱) - نمبر ۹۶ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ع

(۲) - انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۲۵ نمبر ۹۲ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۹ع نمبر ۴۸ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۱ع

(۳) - انڈین لاریپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴ - بھوت ناتھ دی بنام احمد حسین -

رہن ناجائز قرار دیکر زر رہن کا راہن سے مرتہن کو واپس دلایا جانا

اگر نابالغ دعویدار جائداد مرہونہ کا ہو اور رہن بایں غرض سے کہ اسکو نابالغ نے کیا ہے یا ایسے ولی نے کیا ہے جسکو جائداد کے رہن رکھنے کا اختیار نہ تھا ناجائز قرار دیا جاوے تو قبل اسکے نابالغ کا قبضہ جائداد پر بحال کیا جاوے نابالغ کو اسقدر روپیہ مرتہن کو واپس ادا کرنا پڑیگا جسقدر کہ اُسکے فائدہ کے واسطے دیا گیا ہے۔ (۱)

لیکن بموجب اصول قائم کردہ عدالت چیف کورٹ دفعہ ۶۵۔ ایکٹ معاہدہ اُس صورت سے متعلق ہوگی جبکہ معاہدے کا بعد مین ناجائز اور کالعدم ہونا معلوم ہو اور بموجب فیصلۂ الہ آباد ہائی کورٹ دفعہ ۶۵۔ ایکٹ معاہدہ متعلق ہوگی خواہ ابتدا مین یا بعد مین معاہدے کا ناجائز ہونا معلوم ہو۔ (۲)

اور نابالغ کو معاوضہ اسی صورت مین واپس دینا پڑیگا جبکہ وہ خود نالش کرے اگر مرتہن مدعی ہو تو ایسی صورت کے واسطے قانون مین کوئی حکم نہین ہے۔ (۳)

تذکرۂ ضرورت مندرجۂ دستاویز خود تذکرۂ اغراض مندرجۂ دستاویز شہادت ضرورت انتقال کی نہین ہے۔ (۴)

دستاویز مین مندرج ہونا اس امر کا کہ ایسے قرضہ کا لینا ضروری ہے کہ جسکا ہونا خواہ نابالغ سے یا شریک خاندان مشترکہ سے ہوسکے کسی قدر شہادت اس امر کی ہے کہ یا جسکا تذکرہ کیا گیا ہے اور وہ فریقین معاملہ کے ذہن مین موجود تھا اور عدم موجودگی

(۱) نمبر ۶۵۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء نمبر ۹۶۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۳۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۰

(۲)۔ نمبر ۳۲۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء۔

(۳)۔ نمبر ۲۳۴۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۹ء و نمبر ۱۹۲۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۹ء

(۴)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۴۱۔ گمنڈی بنام سرسنگھ۔

بیان سے اُس شخص کو جسکے ذمہ بارِ ثبوت ہے زیادہ تر وقت ثابت کرنے وجود ضرورت قانونی مین ہوگی لیکن اس قسم کا تذکرہ کوئی شہادت کافی واسطے ثبوت اس امر کے نہین ہے جسکا اسطرح پر تذکرہ ہوا ہے۔ (۱)

میعاد تنسیخ انتقال ولی جو انتقال ولی نے کیا ہو اُسکے تنسیخ کی نالش تاریخ بلوغ مدعی سے تین سال کے اندر ہونی چاہیے جبکہ اصلی میعاد گذر گئی ہو۔ (۲)

اصل میعاد جو ایسے دعوے تنسیخ انتقال سے متعلق ہے وہی جو مد ۴۴ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء مین جو بجاے مد ۱۴۷ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کے قائم ہوئی ہے مندرج ہے یعنے بارہ سال اور اُس تاریخ سے شمار کیجائیگی جبکہ قبضہ مدعا علیہ کا مخالف قبضہ مدعی کے ہو۔ (۳)

بارِ ثبوت قبل صدور ایکٹ ۴ ۱۸۵۸ء کے جب کوئی نالش منجانب نابالغ بوقت پہونچنے سن بلوغ کے واسطے دلاپانے ایسی جائداد کے دائر ہوتی تھی کہ جسکو اُسکے ولی نے زمانہ اُسکے نابالغی مین بیع رہن کیا تو عموماً مشتری پر اس امر کا ثابت کرنا لازم تھا کہ اُسنے نیک نیتی سے عمل کیا اور نامبردہ نے تحقیقات مناسب بنسبت ضرورت بیع کرلی تھی اور دیانتداری اپنا اطمینان بنسبت وجود ضرورت کے کرلیا تھا اب زرِ دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۴ ۱۸۵۸ء عدالت دیوانی کو صرف اختیار ہی نہین ہے بلکہ اُسپر لازم ہے کہ حالات ہر مقدمہ کی بنسبت تحقیقات کرے اور یہ تجویز کرے کہ آیا بطور حاملہ قانونی و دانائی کے یہ درست ہے یا نہین کہ کوئی بیع یا رہن تجویز کردہ جائداد نابالغ عمل مین آوے اور اگر عدالت بربناے مواد و دفعات کے جو اُسکے روبرو ولی پیش کرے

---

(۱)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳۔ سیکھر چند بنام دلیپتی سنگھ۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۵۔ پرسیاناتھ راے بنام فضل النسا بیگم۔

(۳)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳ سیکھر چند بنام دلیپتی سنگھ۔

حکم عمل مین آنے بیع کا صادر کرے تو مشتری جو بموجب حکم مذکور کے خرید کرے اُسپر فرض نہین ہے کہ ویسی ہی تحقیقات کرے کہ جیسے صاحب جج نے کی ہے اور خود اِس ملت کی تجویز کرے کہ آیا صاحب جج نے اپنا کار منصبی صحیح طور پر انجام دیا اور صحیح نتیجہ نکالا ہے یا نہین درحالیکہ مدعی فریب یا ناجوازی کو وجہ منسوخی بیع حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ بیان کرے تو بار ثبوت فریب یا ناجوازی بادی النظری کا اور اس امر کا ذمہ اُسکے ہے کہ وہ قرضہ جو معاوضہ بیع صورت مذکور مین تھا ایک ایسا قرضہ تھا کہ جسکا نابالغ ذمہ دار نہ تھا اور صاحب سے نے تجویز کی شخص اجنبی جو ایسے ولی سے خرید کرے جو بموجب اختیار عطیہ حسب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ء کے عمل کرتا ہو اُسوقت تک مستحق ہر قسم کے انحفاظ کا عدالتہا سے ہے کہ جبتک یہ بات ثابت نکر دیجاوے کہ اُسنے بطریق سازش یا فریب اس علم سے عمل کیا کہ وہ قرضہ جات جسکے ایفاء مین زر قیمت صرف کیا جائیگا ایسے قرضجات نہین ہین کہ جنکا نابالغ جائز طور پر ذمہ دار ہو ایسی صورت مین بار ثبوت شدت سے بذمہ اُس شخص کے نہوگا جو انتقال مذکور کی منسوخی کا مستدعی لیکن درحالیکہ خود مشتری دائن ہو اور بدین وجہ اُسکو وسائل اس بات کے حاصل ہون کہ عدالت کا نسبت اصلیت و نوعیت قرضجات کے اور اس بات کے اطمینان کرے کہ وہ کسطرح پر بذمہ نابالغ واجب الادا ہین تو درصورتیکہ مدعی نے بادی النظر مین اپنا دعوے ثابت کر دیا ہو بار ثبوت بذمہ مشتری منتقل ہو جاتا ہے - (۱)

معاہدہ جو ساتھ نابالغ کے منعقد ہو صرف نابالغ کی اقتضار پر قابل انفساخ ہے - (۲)

ولی قدرتی نابالغ جسکے پاس سارٹیفکیٹ نہو انتقال جائداد نابالغ کر سکتا ہے - (۳)

(۱) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ - صفحہ ۳۶۳ - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ - صفحہ ۱۶۱ -

(۲) - کلکتہ جلد ۱۸ - صفحہ ۲۵۹ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۳) - بمبئی جلد ۱۵ - صفحہ ۲۵۹ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

دفعہ ۸- بجز اسکے کہ مراد خلاف اسکے ظاہر کیجائے یا خواہ مخواہ مفہوم ہو انتقال جائداد سے تمام حق وحقوق انتقال کنندہٗ واقع جائداد مذکورہ و تمام حق اسکا اُسکے متعلقات قانونی مین جسکو وہ اُسوقت انتقال کرسکتا ہے فوراً منتقل الیہ کی طرف منتقل ہوجاتا ہے-

متعلقات مذکورہٗ صدر مین جب جائداد مذکورہٗ اراضی ہو وہ حقوق استفادہ داخل ہین جو اُس سے ملحق ہین اور زرہاے کرایہ و لگان و منافع جو بعد انتقال کے پیدا ہون اور تمام اشیا جو اراضی مذکور سے ملصق ہون اور جب وہ جائداد از قسم آلات کل ملصق بزمین کے ہون تو اُسکے اجزا قابل علحدگی بھی اُسمین شامل ہین-

اور جب وہ جائداد کوئی مکان ہو تو حقوق استفادہ متعلق اُسکے اور اُسکے زرکرایہ جو بعد انتقال کے پیدا ہوا ہو اور اُسکے قفل و کنجیان اور میخ آہنی اور دروازہ اور کھڑکیان اور دوسرے تمام اشیا جو اُسکے ساتھ استعمال دوامی کے لیے مہیا کیے گئے ہون شامل ہین-

اور جب وہ جائداد کوئی دین یا اور شی ہو جسکی بابت دعوے بذریعہ نالش ہوسکے تو اُس دین وغیرہ کی کفالت نامجات بھی شامل ہین (باستثناء اُن کفالت نامجات کے جو بابت دیگر دیون اور دعوے کے بھی ہون جو منتقل الیہ کے نام منتقل نہ کیے گئے ہون) الا باقیات زرسود جو انتقال سے پہلے پیدا ہوے ہون شامل نہین ہین- اور جب وہ جائداد از قسم زر نقد ہو یا اور شی ہو جس سے آمدنی ہوتی ہو تو اُسکا سود یا آمدنی بھی شامل ہے جو انتقال کے بعد پیدا ہو-

شرح- اس دفعہ کا اصول یہ ہے کہ اگر کوئی نیت اُسکی خلاف نہو تو انتقال جائداد سے جملہ استحقاق انتقال کنندہ کے منتقل الیہ کو پہونچتے ہین منتقل الیہ دو قسم کے

ہوتے ہین ایک بذریعۂ فعل انتقال کنندہ - جیسے مشتری - موہوب لہ - مرتہن وغیرہ دوسرے بذریعۂ اثر قانونی - جیسے وراثت - مشتری نیلام - منتقل الیہ مین وصی کا وصی اور اُس وصی کا وصی بھی شامل ہے اب بحث یہ ہے کہ مالک جائداد کسقدر اور کس قسم کے حقوق دوسرے کو منتقل کرسکتا ہے - یہ اصول مشہور مسئلہ ہے کہ کوئی شخص اپنے استحقاق سے زیادہ دوسرے کو منتقل نہین کرسکتا - پس اگر منتقل کنندہ کو حق چند روزہ یا تابع مرضی شخص غیر حاصل ہے تو وہ حق قطعی جو اُسکے حق سے زیادہ ہے دوسرے کو منتقل نہین کرسکتا - جیساکہ دفعۂ ہذا مین یہ حکم ہے کہ تاوقتیکہ کوئی منشاء خلاف ظاہر نہ کیجاوے یا خواہ مخواہ طور پر اخذ نہو سکے -

واضح ہو کہ انتقال جائداد سے وہ جملہ حقوق منتقل ہوجاتے ہین جو انتقال کنندہ کو وقت انتقال کے حاصل تھے اور نیز جملہ لوازمۂ قانونی جائداد منتقل شدہ کی - یہ ایک مسئلہ قانونی ہے کہ قابض ارضی اُس شی پر بھی قابض ہوتا ہے جو اُسکے اوپر ہو دوسرے جو شی ارضی سے ملصق ہو وہ اُس سے متعلق ہوگی - لفظ ارضی ایک عام لفظ ہے اور اُسمین نہ صرف سطح زمین شامل ہے بلکہ ہر شی جو زمین کے اوپر یا نیچے ہو پس وہ شخص جو کسی ارضی کو حاصل کرے اُسکے اوپر کے جملہ اشیاء جیسے مکانات اور درخت اور چشمہ وغیرہ کا مالک ہوتا ہے - (۱)

شرع محمدی مین بھی یہ حکم ہے کہ گھر کے فروخت مین دیوارون کی نیوین و کنجیان اور زمین کی بیع مین درخت بدون ذکر کیے آجاتے ہین لیکن زمین کی بیع مین اُسمین کی زراعت اور درخت کی بیع مین اُسکا پھل بدون ذکر کیے شامل نہین ہوتا اور (اگر زمین اور درخت کے فروخت مین ذکر کھیتی اور پھل کا نہ آوے تو) بائع کو کہا جاویگا کہ اپنی کھیتی اور اپنے پھل کاٹ لے اور زمین خواہ درخت حوالہ کر اور پھل کا بیچنا

(۱) - صفحہ ۹۰ - ۳ - اصول قانونی بیناقہ

درخت پر خواہ وہ کارآمد ہونیکے گذر گیا ہو یا نہوا ہو درست ہے اور مشتری اُس پھل کو اُسی وقت توڑلے اور اگر بیع مین شرط کریگا کہ پھلون کو درخت پر رہنے دونگا تو بیع فاسد ہوگی اور امام شافعی کے نزدیک ایسے پھلون کی بیع جو کارآمد نہوے ہون درست نہین اور امام اعظم کی دلیل قول آنحضرت صلعم کا ہے کہ جو شخص ویکا تنگو فہ واانے کے بعد خرمے کا درخت خرید کرے تو اُسکا پھل بائع کو ملیگا مگر اُس صورت مین کہ مشتری شرط کرلے کہ پھل مین لونگا- (۱)

اس بارہ مین عدالت ہاے اعلے ہندوستان سے جو فیصلے صادر ہوے ہین وہ ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوا کہ بیع موضع سے مکان مسکونہ بائع کا بیع ہونا متصور نہین ہوسکتا- (۲)

تجویز ہوئی کہ مکان کی بیع کے ساتھ درختان بھی شامل سمجھے جائنگے تاوقتیکہ بالتخصیص بری نہ کیے گئے ہون- (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ نیلام موضع کے ساتھ درختان نیلام ہوجاتے ہین (۴)

حق و مرافق نیلام ہونے سے درختان و زمین زیر درختی مستثنے نہین رہتے- (۵)

تجویز ہوئی کہ نیلام حصہ داری مدیون مین باغ شامل ہے - (۶)

حق و مرافق زمینداری کے نیلام ہونے سے باغات متعلقۂ زمینداری

---

(۱)- صفحہ ۲۲۲- احسن المسائل ترجمۂ کنز الدقائق -

(۲)- ہردیو بخش بنام لچھمن مورخۂ ۱۲- جولائی ۱۸۶۸ء نمبر ۴۴۴ - الہ آباد-

(۳)- مقیم سوار بنام لدھنا مورخۂ ۲۴ جون ۱۸۶۸ء نمبر ۱۳۵ - الہ آباد-

(۴)- رگھناتھ سہاے بنام مظفر علی مندرجۂ ۲۸- اپریل ۱۸۶۶ء نمبر ۱۵ ۱۱-

(۵)- رام دیال بنام ہر لچھمن مورخۂ ۴- دسمبر ۱۸۶۲ء نمبر ۲۹۷ -

(۶)- مارومل بنام کلول مورخۂ ۲- مئی ۱۸۶۳ء- نمبر ۳۶۱ -

نیلام ہو جاتی ہے - (۱)

خریدار حق وحقوق بکر کو جسنے بعلت اجرائے ڈگری رہن کے حق حقوق خرید کئے فصل استادہ بکر پر بھی جسکو بکر اُٹھا نہین لیگیا استحقاق رکھتا ہے ڈگریدار اپنی ڈگری مین بنام نہاد جائداد بکر کے نیلام نہین کراسکتا - (۲)

اپیلانٹ نے دعوے ایک قلعہ بذریعۂ خرید نیلام کے کیا یہ واضح ہوا کہ قلعہ متعلق بحقوق زمینداری تھا تجویز ہوئی کہ مکان متنازعہ ازان قادر علی خان زمیندار وقت کا تھا اور جو کچھ کہ اُسکے حقوق زمینداری کو اپیلانٹ نے خرید کیا تھا تو قیاس یہ ہے کہ قلعہ بھی اُسمین شامل ہے بجز اسکے کہ کوئی امر واسطے اظہار اس بات کے ہو کہ وہ صریحاً یا معناً اُس سے خارج کیا گیا تھا نسبت اس امر کے کوئی شہادت نہین ہے اور اپیلانٹ مثل زمیندار مستحق قلعہ کا ہے - (۳)

ایک مقدمہ مین ۵ بسوہ زمینداری نیلام ہوئی سارٹیفکٹ نیلام مین کوئی ذکر باغات کا نہین ہے مدعی خریدار نیلام نے دعوے دخل یابی تین قطعہ باغات کا جسپر قبضہ مدیون کا تھا اس بنیاد پر دائر کیا کہ باغات مذکور جزو زمینداری نیلام شدہ کے ہین تجویز ہوئی کہ اس قسم کی حقیت حصہ پانچ بسوہ زمینداری مین شامل نہین ہو سکتا ہے کیونکہ گویا دیگر شرکا بھی اُسمین مستحق حصہ پانے کے ہونگے کہ جو اس قسم کی حقیت سے بالکل مختلف ہے جسکا دعوے مدعی نے بحیثیت خریدار نیلام منجانب ڈگریدار کے کیا ہے - (۴)

---

(۱) - چنی لال بنام ترل سنگھ مورخہ ۲۸ - جون ۱۸۶۷ء نمبر ۲ -

(۲) - لینڈ مارٹیج بنک آف انڈیا بنام وسنتو گوبند نیکار مورخہ ۱۰ - جولائی ۱۸۷۸ء بمبئی جلد ۲ حصہ ۱ -

(۳) - ابو الحسن بنام رمضان علی الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۸۱ - انڈین لا رپورٹ -

(۴) - ہیرالال بنام ہمت لال الہ آباد صفحہ ۳۰۱ - ویکلی رپورٹ ۱۸۸۳ء وصفحہ ۱۵ و کتاب اردو -

اسی طرح اگر کوئی شخص باوصف نقص علم اپنے استحقاق کی دوسری زمین پر مکان بنائے یا درخت لگائے تو وہ مکان یا درخت ملکیت مالک زمین کے ہونگے الا اُس صورت مین کہ اصل مالک اراضی نے اُسکو روپیہ صرف کرنے دیا ہو یا خاموش رہا ہو تو عدالت اُسکو معاوضہ دلا سکتی ہے۔ (۱)

مگر ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر کوئی شخص جو تعمیر دوسرے شخص کی اراضی پر کرے با دی النظر مین اُسکو یہ استحقاق ہے کہ عملہ عمارت کا جو اراضی مذکور پر قائم کیا ہو اُٹھا لیجائے یا اپنا معاوضہ لیوے۔ (۲)

اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو اجازت تعمیر عمارت کی اپنی اراضی پر دیوے اور بعلم اس بات کے کہ تعمیر مذکور کیجانے کو ہو دوسرے کو ایسا کرنے سے مانع نہو تو بیشک بنظر انصاف و قواعد انصاف جو اس بارہ مین مثل قواعد قانونی کے ہین وہ دوسرے شخص کو بیدخل نہین کرسکتا لیکن اس مقدمہ مین مالیت تعمیر کی جو مدعا علیہ نے کی تھی دو روپیہ سے زیادہ نہین ہے نامبردہ صرف آٹھ برس سے اراضی ہذا پر رہتا ہے اور اُسنے کوئی حق بذریعۂ دخل مخالفانہ کے نہین حاصل کیا نہ اُسنے کوئی حق ایسا خریدا کیا کہ جس سے اُسکو استحقاق اراضی پر رہنے کا ہو لہذا اپیل منظور اور ڈگری بحق مدعی ہونی چاہیے۔ (۳)

یہ مسئلہ قانونی بھی اس دفعہ کے متعلق ہے کہ ہر شی کے ساتھ اُسکا لوازمہ بھی دیا جاتا ہے تاکہ اُسکا دینا بیکار نہو۔ اسکے یہ معنی ہین کہ جب کوئی شی دیجائے تو اُسکے ساتھ وہ لوازمے جنکے بغیر وہ شی بیکار رہو دیجانی متصور ہوگی۔ مثلاً اگر ایک شی کے

(۱)۔ مقدمہ رام راما بنام شیخ جان محمد جلد ۳۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۸۔

(۲)۔ رشک لال گر بنام لوکناتھ گر لمو کر مورخہ ۲۳۔ جنوری ۱۸۶۸ء کلکتہ جلد ۵۔ حصہ ۱۰۔

(۳)۔ گوپی بنام سیسر مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۰۰۔ ویکلی نوٹ ۱۸۶۵ء۔

مالک نے اوپر کی منزل دوسرے کے ہاتھ بیع کردی تو مشتری کو یہ منصب ہے کہ اگر نیچے کی دیواروں یا کڑیوں مین اصلی مالک کی طرف سے مزاحمت کیجائے تو اُسکو روکے یہ قاعدہ اُس سہارے سے بھی متعلق ہے جو دیوار ہائے ملحقہ سے ملتاہے یا اگر ایک شخص دوسرے کو اپنی زمین پٹہ پر دے یا تالاب مین مچھلی پکڑنے کا حق دے تو وہ اُسکے ساتھ ایسے استحقاق جنکے بغیر وہ اُس شی سے فائدہ نہ اُٹھاسکتا تھا دیگا۔

مثلاً آمد و رفت اراضی پر یا اُسکو بغرض کاشت کرنے یا ہل چلانے کے کام مین لانا یا اگر ایک شخص دوسرے کے ہاتھ درخت بیچے تو گویا وہ مشتری کو اُس زمین پر جانے اور درختون کے کاٹنے کا بھی اختیار دیگا یا مثلاً اگر کسی پٹہ سے درخت مستثنے کیے جاوین تو پٹہ دہندہ کو اختیار ہوگا کہ اُن درختون کی لکڑی یا پھل لینے کو اُس اراضی پر جسکا پٹہ دیا گیا جاوے۔ (۱)

اس دفعہ مین ایک اور اصول بھی قائم ہوا ہے یعنے شی اصلی کے انتقال سے اُسکے لوازمہ بھی منتقل ہوجاتے ہین لیکن لوازمہ کے انتقال سے شی اصلی منتقل نہین ہوتی دوسرے ماتحت تابع اصلی کے ہوتا ہے۔

شی اصلی وہ ہے جسکا وجود کسی دوسری شی کے لیے نہو بلکہ خود اپنے لیے ہو۔ لوازمہ وہ ہے جو کسی دوسری شی کے لیے وجود رکھتا ہو۔ یا اُس دوسری شی کے ساتھ شامل کردیا گیا ہو خواہ بذریعہ فعل انسان یا قدرتی طور پر اسطرح پر کہ جس سے وہ اصلی شی کا جزو متصور ہو۔

پس انتقال شی اصلی سے اُسکے لوازمہ منتقل ہوجاتے ہین جیسے انتقال اراضی تا وقتیکہ اُسکے خلاف معاہدہ نہو جملہ درختان و تالاب اور اشیاء جو اُسپر موجود ہون یا وہ اشیاء جو اُس سے اسطرح پر ملحق ہون کہ اُنکی علٰحدگی بلا نقصان پہونچانے

(۱) صفحہ ۱۰۴۔ اصول قانونی بجناتھ۔

ارضی کے ناممکن ہو۔

اسی اصول پر مالک ارضی کو یہ استحقاق ہے کہ اُسکے قبالہ کو پاوے یا اُسکے لگان یا منافع پانے کا مستحق ہو کیونکہ یہ ارضی کے لوازمے ہین۔ اسی اصول پر سود تابع زر اصل کے ہوتا ہے اور اُسکا دلوایا جانا روا رکھا گیا ہے۔ (۱)

حقوق آسایش کے احکام ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۲ء مین مندرج ہین جو حسب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۹۱ء ممالک بمبئی و ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے بھی متعلق کیا گیا ہے لہٰذا اس موقع پر اُنکا ذکر کرنا بیجا نہوگا اسلیے باب اول قانون ہذا کی چند دفعات بھی درج کرتا ہون۔

دفعہ ۴۔ آسایش ایک حق ہے جو مالک یا قابض کسی ارضی کا بحیثیت مالک یا قابض کے واسطے تصرف بالاستفادہ اُس ارضی کے واسطے کرنے یا کرتے رہنے کسی شی یا روکنے یا روکتے رہنے کسی شی کی کیجانیکی کسی دیگر ارضی مین یا کسی دیگر ارضی پر یا کسی دیگر ارضی کی نسبت رکھتا ہو جو خاص اُسکی نہو ارضی جسکے تصرف بالاستفادہ کا حق موجود ہو ارث مستقل اور مالک یا قابض اُسکا مالک مستقل کہا جاتا ہے۔ ارضی جسپر مواخذہ داری عائد کیجائے ارث خدمتی اور مالک یا قابض اُسکا مالک خدمتی کہلاتا ہے۔

تشریح۔ ضمن ہاے اول و دوم دفعہ ہذا مین صراحت۔ (ارضی) مین وہ اشیاء شامل ہین جو مستقل طور پر زمین سے ملصق ہون صراحت (تصرف بالاستفادہ) مین سہولیت ممکن اور قاعدہ وسیع اور محض معقولیت بھی شامل ہے صراحت (واسطے کرنے کسی شی مین مالک مستقل کا واسطے تصرف بالاستفادہ ارث مستقل کے دور کر دینا یا تصرف مین لانا کسی چیز زمین ارث خدمتی کا یا کسی شی کا جو اُسپر روئیدہ

(۱)۔ صفحہ ۲۰۴۔ اصول قانونی بیجناتھ۔

یا موجود ہو شامل ہے۔

تمثیلات

(الف) - زید کو بحیثیت مالک کسی مکان کے حق راہ کا اراضی بکر اپنے ہمسایہ پر واسطے اغراض متعلق تصرف بالاستفادہ مکان مذکور کے حاصل ہے یہ حق آسایش ہے۔

(ب) - زید کو بحیثیت مالک کسی مکان کے حق بکر اپنے ہمسایہ کی اراضی پر جانے اور واسطے اغراض خانہ داری کے پانی لینے کا چشمہ واقع اراضی مذکور سے حاصل ہے یہ حق آسایش ہے۔

(ج) - زید کو بحیثیت مالک کسی مکان کے حق لیجانے پانی کا بکر کے دھارے سے واسطے بہم رسانی فوارہ ہاے باغ متعلق مکان مذکور کے حاصل ہے یہ حق آسایش ہے۔

(د) - زید کو بحیثیت مالک کسی مکان اور کھیت کے حق چند اپنے خاص مویشی کا بکر کے کھیت پر چرانے یا بغرض استعمال گھر کے خود اپنے اور اپنے خاندان اور مہمانون اور فروکشون اور نوکرون کے عمرو کے تالاب سے پانی یا مچھلی یا خالد کے جنگل کی لکڑی لینے کا یا بغرض بانس ڈال لینے اپنی اراضی کے تصرف مین لانے ان پتیون کا جو حامد کے درختون سے اراضی پر گری ہون حاصل ہے یہ حقوق آسایش ہین -

(ہ) - زید پر صاف کرنا مجراے آب کا جو اُسکی اراضی سے ہو کر جاری ہے اور بغرض فائدہ بکر مالک کے جسکا وہ ماتحت ہے بلا مزاحمت رکھنا فرض ہے یہ حق آسایش نہین ہے -

دفعہ ۵ - حقوق آسایش متواتر یا غیر متواتر عیان یا غیر عیان ہوتے ہین -

حق آسایش متواتر وہ ہے جسکا تصرف مسلسل بغیر فعل آدمی کے ہو یا ہو سکے -

حق آسایش غیر متواتر وہ ہے جسمین ضرورت فعل آدمی کے واسطے اُسکے تصرف کی ہو

حق آسایش عیان وہ ہے جسکی موجودگی کی علامت سے ظاہر ہو کہ جو کسی شخص تجارکے معائنہ معقول پر اُسکو نمودار ہو۔

حق آسایش غیر عیان وہ ہے جسکی کوئی علامت نہو۔

تمثیلات

(الف) - حق متعلق بمکان بکر واسطے پانے روشنی کے کھڑکیون سے بلامزاحمت زید اپنے ہمسایہ کے ہے یہ ایک حق آسایش متواتر ہے۔

(ب) - حق راہ متعلق بہ اراضی زید اوپر اراضی بکر کے یہ ایک حق آسایش غیر متواتر ہے۔

(ج) حقوق متعلق باراضی زید واسطے جانے پانی کے بکر کی اراضی سے ہوکر بذریعہ نل کے اور وہان سے لے جانے پانی کے بذریعہ نالی کے نالی مذکور کسی شخص واقف معاملات مذکور کے معائنہ معقول پر ظاہر ہوجائینگے یہ حقوق آسایش عیان ہیں۔

(د) - حق متعلق بمکان زید واسطے امتناع بکر بہ نسبت تعمیر کرنے اوپر خاص اراضی زید کے یہ حق آسایش غیر عیان ہے۔

دفعہ ۶ - حق آسایش دوامی یا کسی میعاد سالہا سال یا دیگر میعاد محدود کے لیے یا بہ تبعیت مزاحمت موقت الوقوع کے یا قابل الاستعمال کسی مقام یا کسی اوقات یا مابین کسی گھنٹون یا کسی خاص غرض کے لیے یا اس شرط پر ہوسکتا ہے کہ حق مذکور کسی مخصوص واقعہ کے واقع ہونے پر یا تعمیل یا عدم تعمیل پر کسی مخصوص فعل کے شروع یا کالعدم یا قابل الانفساخ ہوجائیگا۔

دفعہ ۷ - حقوق آسایش قیود ایک یا دیگر حق منجملہ حقوق مفصلہ ذیل کے ہین یعنے -

(الف) - تنہا حق ہر مالک جائداد غیر منقولہ کا (برعایت کسی قانون مجریۂ وقت) واسطے تصرف اور انتقال اسکے اور کل پیداوار اسکے اور گذر اسکے کے -

(ب) - حق ہر مالک جائداد غیر منقولہ کا (برعایت کسی قانون مجریۂ وقت کے) واسطے تصرف اُن فوائد قدرتی کے جو اسکی حالت سے پیدا ہون بلا تعرض شخص دیگر کے

حق آسایش جو بذریعۂ قبضہ کے حاصل ہوتا ہے اسکا ذکر دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء مین کیا گیا چنانچہ اس اصول پر جو نظائر ہوے ہین اُنکو تحریر کیا جاتا ہے ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ احکام ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء مانع اُن حقوق کے جو کسی اور طریق پر ہون نہین ہین گو وہ حق حق آسایش سے متعلق ہون اُنکو میعاد دو سال سے تعلق نہوگا - (۱)

جب کوئی شخص جسکو استحقاق روشنی پانے کا کھڑکی سے حاصل ہو ایک نئی کھڑکی قائم کرے یا پرانی کھڑکی کو بڑھا لیوے تو مالک مکان متصلہ کو استحقاق انسداد نسبت کھڑکی جدیدہ یا بڑھائی ہوئی کے حاصل ہے - (۲)

اراضی متعلقہ یا مملوکۂ معمولی طور پر صرف آسایش موجودہ سمجھی جائیگی اور اسلیے کوئی حق راہ نسبت اراضی کے پیدا نہوگا گو بنظر بعض حالات کے الفاظ مذکورہ سے ایک تعمیر وسیع پیدا ہوتی ہو - (۳)

ایک مقدمہ مین اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ کوئی فرقہ مستحق اسکا نہین ہے کہ اور ون کو ہمیشہ کے لیے استحقاق استعمال شارع عام سے واسطے میلہ کے بوجہ مقام پاک پرستش کے یا اُس وجہ سے کہ وہان رات دن پرستش عمل مین

(۱) - راج روپ کنور بنام ابو الحسن مورخہ ۱۳ و ۱۴ جولائی ۱۸۸۰ء کلکتہ جلد ۶ حصہ ۳ صفحہ ۳۹۴ - کتاب انگریزی -

(۲) - پاربتی دیبی بنام مہندر ولال بعیس مورخہ ۲ جون ۱۸۸۲ء کلکتہ جلد ۸ حصہ ۴ صفحہ ۵۸۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۳) چندر کمار مکرجی بنام کیلاس چندر سنگھ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۸۱ء کلکتہ جلد ۷ حصہ ۱ صفحہ ۶۶۵ - کتاب انگریزی -

آتی ہے محروم کرے۔ (۱)

چونکہ تالاب واسطے استعمال عام کے مورث مدعیان نے باجازت مالکان موضع کھدوایا تھا لہذا پتھر کی سیڑھیان اور دیگر تعمیرات دوامی متعلق تالاب وقتاً فوقتاً اہالیان خاندان مدعیان اور مورثان مدعاعلیہم نے سنہ ۱۸۰۷ء تک تعمیر کی کہ جس روز سے سنہ ۱۸۷۰ء تک مرمت تالاب کی تنہا اہالیان خاندان مدعیان عمل مین لائے تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق حاصل کرنے حکم امتناعی اس امر کے نہین ہین کہ اور لوگ تالاب کی مرمت عام مین دست اندازی نکرین۔ (۲)

جب استحقاق راہ واسطے کسی خاص غرض کے زائد عرصہ بیس برس ہونا ثابت کیا جائے تو عدالت پر فرض نہین ہے کہ ٹھیک زمانہ اُس سال تک جب وہ عمل مین لایا گیا ہو محدود کر دے بلکہ عدالت اُسکی تعمیر بطور حق استعمال شرک با وقات مناسب واسطے غرض خاص کے کرسکتی ہے۔ (۳)

تصرف ہوا اور روشنی کا مدعی کی طرف سے اپنی دیوار کے ذریعہ سے جب کھلے اور ظاہر اور نمودار ہوا اور جب وہ ایسی حالت مین نہو کسی حق مارج مالک ملکیت خدمتی کے روا رہنے مین فتور پیدا کرے تو حسب منشاء دفعہ ۲۶ ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۸۲ء بطور حق تصرف کے متصور کرے۔ (۴)

مدعیان کو حق کسی قسم کا اراضی گھاٹ مین نہین ہے لہذا نالش استقرار حق

---

(۱)۔ سندرام بنام ملکہ معظمہ مورخہ ۹۔ فروری سنہ ۱۸۸۳ء مدراس جلد ۶ حصہ ۷ صفحہ ۲۰۳۔ کتاب انگریزی

(۲)۔ تیا یا جٹی بنام سیوا رامان جٹی مورخہ ۴۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء نمبر ۸۳۲۔ جلد ۶۔ حصہ ۷۔ مدراس صفحہ ۲۲۹ کتاب انگریزی۔

(۳)۔ گوپال چندر مکرجی بنام لال ملک مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۸۸۳ء کلکتہ جلد ۹۔ حصہ ۹۔

(۴)۔ متھرا داس بنام مالی ایتی مورخہ ۲۹۔ اگست سنہ ۱۸۸۳ء بمبئی جلد ۷۔ حصہ ۱۲۔

استعمال گھاٹ قابل قائم رکھنے کے نہین ہے - (۱)

تجویز ہوئی کہ مدعیان بیس برس تک قبل رجوع نالش کے استحقاق اراضی پر تیسو بار رہولی مین بلا مزاحمت عمل مین لاتے رہے ہین دعویٰ مدعی متعلق حق ازروے دستور ہے وہ بطور حق آسایش متصور نہین ہوسکتا کسی ذریعہ سے یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ مدعیان مستحق اس امر کے نہین کہ کسی اور وقت پر مدعاعلیہ کے استعمال کرنے اراضی مذکور و رکھنے تعزیہ مین اعتراض کرین - (۲)

بغرض حاصل کرنے حق راہ یا دیگر آسایش حسب دفعہ ۲۶ - ایکٹ ۵ بابت ۱۸۷۷ء یہ امر ضرور نہین ہے کہ تصرف حق آسایش سے مالک خدمتی واقف ہو اس بارہ مین درمیان حصول حق مذکور حسب ایکٹ ہذا و حصول حق مذکور حسب ایکٹ تمادی کے فرق ہے - (۳)

حقیت گھاٹ والی مین عدالت کو لحاظ نوعیت حقیت پر اور قواعد قانونی پر جو بہ نسبت حقیت مذکور قرار پائی ہین کرنا چاہیے نہ کسی خاص قانون یا دستور کسی خاندان پر - (۴)

کوئی فعل جسکی وجہ سے اختیار روشنی و ہوا کا کسی شخص مستحق سے چھین لیا جاوے یا جسکی وجہ سے گذر روشنی اور ہوا کا کسی کھڑکی مکان سکونتی مین تعرض کیا جاوے بادی النظر مین ایک نقصان عظیم متصور ہے - (۵)

(۱) - حسین علی بنام رام نیک لال مورخہ ۲۴ - جولائی ۱۸۸۳ء نمبر ۳۴۳ - الہ آباد جلد ۶ حصہ ۱ -

(۲) - اشرف علی بنام جگناتھ مورخہ ۳ - جون ۱۸۸۴ء نمبر ۱۱۴ - الہ آباد جلد ۶ حصہ ۱ -

(۳) - ارزان بنام راکھل چندر راے چودھری مورخہ ۳۰ - اگست ۱۸۸۳ء نمبر ۱۰۶ - کلکتہ جلد ۱۰ - حصہ ۲ -

(۴) - اندر راوی بنام کالی پرشاد سنگھ مورخہ ۱۴ - اپریل ۱۸۸۴ء نمبر ۱۱۴ - کلکتہ جلد ۱۰ - حصہ ۲ -

(۵) - نند کشور بالگوبند بنام بھگو بھائی سران بلبھ داس مورخہ ۹ ستمبر ۱۸۸۳ء نمبر ۴۹ - بمبئی جلد ۸ حصہ ۱ صفحہ ۹۵

حق آسایش ایسے پانی تالاب مین ہوسکتا ہے جو بذریعہ نہر معین کے بہتا ہو خواہ نہر قدرتی ہوئے یا مصنوعی - (۱)

استحقاق خوام کا در بارہ شکار ماہی دریائی پانی واقع برٹش انڈیا مین بذریعہ کسی حق تنہا کے زائل ہوسکتا ہے جو بذریعہ عطیہ یا بشد آمد قدیم کہ چند اشخاص نے اندر حدود معین کے حاصل کیا ہو - (۲)

دفعہ ۹ - انتقال جائداد بلا تحریری کے ہر صورت مین جائز ہے جسمین انتقال کا تحریری ہونا قانون مین صریح حکم نہو -

شرح - واضح ہو کہ انتقال جائداد بذریعہ معاہدہ کے ہوتا ہے یوگنی صاحب لکھتے ہین کہ معاہدہ وہ معاملہ ہے جو چند اشخاص باہم اپنے ارادہ اظہار معینہ کے بنا پر کرتے ہین جسکی رو سے انکے باہمی متعلقات قانون متحفظ ہو جاتے ہین لیکن بیشتر اسکے کہ معاہدہ مین متعاقدین کو پابند کرینگے طاقت پیدا ہو یہ ضرور ہے کہ چند ظاہری رسومات عمل مین آوین مثلاً دو گواہون کے روبرو تحریر کیا جائے تحریری ہو اور اسپر مہر یا دستخط ثبت ہون یا رجسٹری کیا گیا ہو - (۳)

معاہدہ صریحی وہ معاہدہ ہے جسکی شرائط اُس معاہدہ کے کرتے وقت تحریر مین ضبط کر لیا جاوے یا صریحاً ذکر کر دیا جاوے اور تسلیم کر لیا جاوے - قانون معاہدہ مین کہین حکم صریحاً ایسا نہین معلوم ہوتا کہ جسمین کسی معاہدہ کا تحریری ہونا ضروری ہو مگر قانون ہذا کی دفعہ ۵۴ و ۵۹ - مین یہ حکم ہے کہ اگر معاملہ بیع یا رہن جائداد غیر منقولہ جسکی مالیت زائد از سو روپیہ ہو صرف بذریعہ دستاویز

(۱) - رانا ین بنام وار بہادر را مورخہ ۷ - جولائی ۱۸۸۳ء مدراس جلد ۷ حصہ ۱۱ -

(۲) - ویرسا بنام ناتیا مورخہ یکم اپریل ۱۸۸۰ء مدراس جلد ۲ - حصہ ۱ - صفحہ ۶۴ -

(۳) - اصول قانون (ج) امار کمبی (ص) ۷۶ -

رجسٹری شدہ کے ہو سکتا ہے دفعہ ۱۰۷ - کے بموجب پٹہ متعلقہ جائداد غیر منقولہ جو سال بسال کے لیے ہو یا کسی میعاد کے لیے جو ایک سال سے زیادہ ہو جسمین زرلگان سالانہ دینے کا اقرار ہو صرف بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ کے وقوع مین آسکتا ہے بموجب دفعہ ۱۱۸ اور تبادلہ جائداد صرف اُس طریقہ کے بموجب ہو سکتا ہے جو جائداد کی انتقال بذریعۂ بیع کے لیے مقرر ہوا ہے بموجب دفعہ ۱۳۲ - واسطے جواز ہبہ جائداد غیر منقولہ کے ضرور ہے کہ اُسکا انتقال بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہو جسپر دستخط واہب کے یا اُسکی طرف سے کسی اور شخص کے ہون اور کم سے کم دو گواہون سے اُسکی تصدیق ہوئی ہو -

ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۶۵ء مین نسبت وصیت ناموں غیر رعایتی کے یہ قاعدہ لازمی قرار دیا ہے کہ موصی اپنے وصیت نامہ پر اپنے دستخط یا اپنی نشانی ثبت یا اُسکے دستخط اُسکے روبرو اُسکی ہدایت سے کسی اور شخص کی معرفت وصیت نامہ پر لکھے جائیں اور وصیت نامہ پر دو یا زیادہ گواہون کی گواہی ہوگی اور ضرور ہے کہ ہر گواہ نے موصی کو وصیت نامہ پر دستخط یا نشانی کرتے دیکھا ہو یا کسی اور شخص کو موصی کے روبرو اور موصی کی ہدایت سے وصیت نامہ پر العبد کرتے دیکھا ہو یا اُسکے روبرو موصی نے بذات خاص اقرار کیا ہو کہ یہ ہمارے دستخط یا نشانی ہے یا شخص غیر مذکورۂ صدر کے دستخط ہین اور ہر گواہ کو لازم ہے کہ موصی کے مواجہہ مین وصیت نامہ پر العبد کرے مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایک سے زیادہ گواہ ایک ہی وقت حاضر ہون اور ضرور نہین ہے کہ گواہی کسی طرز خاص کی لکھی جائے - (۱)

چنانچہ ہائی کورٹ بمبئی سے ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۵۰ قانون وراثت ہند یہ ضرور نہین ہے کہ تصدیق بطور خاص کیجائے موصی نے

(۱) - دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ بابت ۱۸۶۵ء -

کاتب سے وصیت نامہ کو لکھوا کر اپنی نشانی بتا دے اور کاتب نے بقلم فلان لکھدیا تصدیق کے لیے یہ امر کافی ہے - (۱)

تجویز ہوئی کہ دستخط گواہان تصدیق وصیت نامہ کی کم سے کم دو گواہون کے وصیت نامہ پر ہونا چاہیے ایسے گواہون کے دستخط جو صرف اپنی علامت کر دین تعمیل دفعہ ۵۰ کے لیے کافی نہین - (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ دستخط دو یا زیادہ گواہان تصدیق کنندہ کے وصیت نامہ پر از روے دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء بعد یا قبل دستخط کرنے یا ثبت کرنے علامت کنندہ کے ہونا چاہیے - (۳)

دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کا صاف یہ منشا ہے کہ دو گواہ حاشیہ پر اپنے دستخط بعد اسکے کہ وصیت نامہ لکھ چکے کر دین اگر وصیت کنندہ دستخط اپنا روبرو رجسٹرار قبول کر لے اور گواہان مین سے ایک گواہ شناخت دستخط کی کر دے اور رجسٹرار و شناخت کنندہ دستخط اپنے بطور گواہ اقبال تحریر دستاویز کا کر دین تو ایسی تصدیق حسب دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کافی ہے - (۴)

جب وصیت کنندہ وصیت نامہ پر خود دستخط نکرے بلکہ اُسکی ہدایت اور اجازت سے دوسرا شخص اُسکی موجودگی مین دستخط کرے تو علاوہ شخص دستخط کنندہ کے دو گواہ اور ہونا چاہیین جنھون نے روبرو وصیت کنندہ کے وصیت نامہ پر اپنے اپنے دستخط

(۱) - سلسلہ کلکتہ جلد ۱ حصہ ۴ صفحہ ۱۵۰ - مورخہ ۲۰ و ۲۲ - دسمبر ۱۸۷۵ء راسمینی داس -

(۲) - سلسلہ بمبئی جلد ۳ - حصہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۲۸۲ - ۳ نمبر ۱ - مورخہ ۱۰ - جون ۱۸۷۹ء -

(۳) - سلسلہ کلکتہ جلد ۵ - حصہ ۱۰ - اکتوبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۳۳۸ - نمبر ۱۵ - مورخہ ۱۴ - جنوری ۱۸۸۰ء بسوناتھ وردما بنام دیارام جاما -

(۴) - سلسلہ کلکتہ جلد ۹ - حصہ ۱ جنوری ۱۸۸۳ء صفحہ ۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۵ - مورخہ ۱۴ - مئی ۱۸۸۲ء

کیے ہون - (۱)

واضح ہو کہ قانون اسٹامپ و رجسٹری کے اجرا سے یہ مطلب ظاہر ہوتا ہے کہ جملہ دستاویزات انتقال کا اسٹامپ معینہ پر ہونا اور رجسٹری شدہ ہونا بشرطیکہ رجسٹری انکی لازمی ہو ضروری ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا تھا کہ تحریر ہونا جملہ دستاویز انتقال کا اسٹامپ معینہ پر ضرور ہے ورنہ انتقال ناجائز ہوگا - (۲)

دفعہ ۱۰ - جب کوئی انتقال جائداد سے شرط با قید کے ساتھ مشروط ہو جسکی روسے منتقل الیہ یا اُس شخص کو جو اُسکے ذریعہ سے دعویدار ہو ممانعت قطعی بنسبت علحدہ یا صرف کرنے اپنی حقیت واقعہ جائداد کے کیگئی ہو تو ایسی شرط یا قید کالعدم ہے الا اُس صورت مین کہ انتقال از قسم ٹھیکہ کے ہو جسمین وہ شرط واسطے فائدہ ٹھیکہ دہندہ یا اُن شخصون کے ہو جو ٹھیکہ دہندہ کے ذریعہ سے دعویدار ہون مگر جائز ہے کہ کوئی جائداد ایسی عورت کی ہو (جو مذہب ہنود یا اسلام یا بودھ سے نہو) یا اُسکے فائدہ کے لیے اس شرط کے ساتھ منتقل کیا جائے کہ عورت اپنے ایام ازدواج مین جائداد مذکور کو یا اپنے حق نفع اندوزی کا جو اُسکو اُسمین حاصل ہو منتقل یا کسی دین مین ماخوذ نہ کرنے پائے -

شرح - اس دفعہ کا خاص مطلب یہ ہے کہ جب کوئی جائداد اسطرح پر منتقل کیجائے کہ جس سے منتقل الیہ اُسکو منتقل کرنے سے قطعاً باز رکھا جاوے تو بجز اس

(۱) - سلسلہ کلکتہ جلد ۹ حصہ ۳ - مارچ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۲۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۵۴ - مورخہ ۳ - جولائی سنہ ۱۸۸۲ء ہلوتا و بینی -

(۲) - نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱ - کتاب اردو نمبر ۲۱۷ مورخہ ۴ - جنوری سنہ ۱۸۶۸ء شیخ رجب علی بنام زبر سنگھ -

صورت کے کہ وہ انتقال بذریعہ پٹہ کے ہو ایسی شرط ناجائز ہوگی۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ الفاظ ہمیشہ دوام کے لیے مستعملہ دستاویز انتقال جائداد سے خود کوئی توسیع حق کے زائد اختیار اُس شخص کے جسکا نام بطور حاصل کنندہ کے لکھا ہو بوجہ اسکے کہ اُنکے معنی حق حیاتی سمجھے گئے ہین ظاہر نہین ہوتے دستاویز قسم وصیت نامہ تحریر کردہ اہل اسلام مین حصص واقع جائداد نامبردہ بنام بیوہ و پسر و پوتون کے درج تھی اور اُسمین کچھ حصہ اغراض خیرات کے لیے صرف کیا گیا تھا اُسمین یہ ہدایت تھی کہ اُسکا لڑکا دخیل و قابض سولہ آنہ کل جائداد کا بنا رہے کل معاملات اہتمام متعلقہ جائداد ہذا بالضرور و فرضیہ طور پر ہمیشہ اور دوام کے لیے باختیار پسر مذکور رہے دستاویز مذکور کا بجز منشاء صریح قائم رہنے جائداد کے خاندان مین یہ ہی مقصود تھا کہ حصہ داران انتقال نکرین اُسمین دیگر شرائط بھی اسی طرح کی بہ نسبت پسر کے اہتمام کرنے کی تعین کہ جنسے اپنا اہتمام تا وفات اپنی کر رکھا مدعا علیہ جو پسر پسر مذکور رہے دعویدار دخیل رہنے جائداد مذکور کا بغرض تعمیل شرائط وصیت نامہ کے ہوا تجویز ہوئی کہ حسب تعبیر صحیح وصیت نامہ کے مدعیہ جو ایک حصہ دار ہے بموجب اُسکے ہے مستحق استحقاق مالکانہ کامل اور دخیل ہونے اپنے حصہ کے ہے باوجودیکہ الفاظ مذکورہ الصدر وصیت نامہ مین درج ہون اور مقصود دربارہ امتناع انتقال کرنے حصہ داران کے ہو۔ (۲)

ایک مقدمہ اجراء ڈگری مین ڈگریدار نے جائداد قرق کرائی اُسمین یہ عذر ہوا کہ جائداد قابل نیلام نہین ہے یہ جائداد مدیون کو بذریعہ صلحنامہ کے پہونچی ہے

(۱) - ۵ . ۴ - اصول قانون بیجناتھ

(۲) - محمد عبد المجید بنام فاطمہ بی بی پریوی کونسل سلسلہ الہ آباد جلد ۸ حصہ ۲ صفحہ ۳۹ انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۳ و ۲۴ - جون ۱۸۸۶ء

جسمین یہ عبارت تھی کہ قبضہ بشن لال کا نسلاً بعد نسلاً رہیگا مگر اُسکو اختیار انتقال کا نہوگا نہ جائداد قابل نیلام ہوگی بحوالۂ فیصلجات پریوی کونسل مندرجۂ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۳۳- ولارپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۰ و دفعہ ۱۰- ایکٹ انتقال یہ تجویز ہوئی کہ شرط ناجائز ہے اور اگرچہ دفعہ ۲- مین کہ کسی انتقال جائداد مین جو بوجہ اثر قانونی یا تعمیل کسی ڈگری کے یہ دفعہ خلل انداز نہوگی لہذا- ایکٹ انتقال ہمارے اوپر قابل پابندی نہین مگر ہم خیال کرتے ہین کہ خلاف اسکے بھی کوئی قاعدہ دھرم شاستر مین یا کسی دوسرے قانون مین نہین ہے- (۱)

ایک ہندو نے وصیت کی کہ بعد میرے فلان جائداد میری بیوہ تاحین حیات اور بعد اُسکے کل جائداد دھرم کے لیے چھوڑے بعد وفات بیوگان ورثا نے نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ وصیت ناجائز ہے اور دفعہ ۱۴- ایکٹ ۵ ۱۸۸۱ء متعلق ہے- (۲)

اور ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ حسب ایکٹ ۳ ۱۸۷۴ء جائداد علحدہ ایسی عورت کی جسکا ازدواج ہوگیا ہے تابع قید صرف آمدنی آیندہ کے متعلق ہے از روے دفعہ ۱۰- ایکٹ انتقال جائداد کے قاعدۂ عام مندرجۂ دفعہ مذکور سے صرف ایسی عورت مستثنیٰ ہے جسکی شادی ہوگئی ہو اور قید نسبت صرف آمدنی آیندہ کو اُسسے زیادہ وقعت نہین دی گئی جو اُسکو قبل صادر ہونے ایکٹ مذکور تھی بلکہ محض اُسکی وہی تاثیر جو پیشتر قائم رکھی گئی ہے- (۳)

(۱)- بھیرون بنام پرمیسری دیال صفحہ ۵۵۴- ہفتہ وار ۱۸۷۵ء کتاب اردو-

(۲)- کرشن داس گوبندجی بنام وندراون داس پرسوتم بمبئی جلد ۱۴- صفحہ ۲۸۲ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ-

(۳)- حی ہیولٹ بنام سی اسٹوارٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۲- انڈین لارپورٹ-

دفعہ ۱۱- جب بروقت انتقال کسی جائداد کے کوئی استحقاق واقع جائداد قطعاً کسی شخص کے حق مین پیدا کیا جائے مگر انتقال کی کسی عبارت مین ہدایت ہو کہ اُس حق کا استعمال یا استمتاع ایک خاص طور پر کیا جائے تو وہ مستحق ہوگا کہ اُس حق کو حاصل کرکے اسطرح صرف کرے کہ گویا ایسی ہدایت عبارت مذکور مین نہ تھی۔

مگر اس دفعہ کی کسی عبارت سے اُس حق مین کچھ خلل متصور نہوگا جسکے اعتبار پر کوئی شخص ایک قطعہ جائداد غیر منقولہ کی استمتاع معقول کے لیے جائداد مذکور کے دوسرے قطعہ کے قبض و تصرف مین کچھ مزاحمت کرے یا کسی کو اُسکے ایک خاص طور پر مستعمل کرنے پر مجبور کردے۔

شرح- اس دفعہ کے بموجب اگر کسی انتقال کے ساتھ یہ شرط قائم کیجاوے کہ اُس سے خاص طور پر استفادہ اُٹھایا جائیگا تو انتقال جائز ہے اور شرط مذکور ناجائز ہوگی۔ (۱)

یہی اصول دفعہ ۱۰۴- قانون وراثت ہند مین قائم کیا گیا ہے مثلاً ایک موصی نے اپنے پوتے و پرپوتے کے نام کچھ شی وصیت کی مگر لکھدیا کہ شی وصیت شدہ جہانتک کہ پوتون سے تعلق ہے امانت مین رہے بلکہ اُسکی آمدنی اُس پوتے کی تربیت و خورد و نوش مین صرف کیجائے اور جب وہ اکیس برس کا ہو جائے تو اُسکے حین حیات مین اُسکی آمدنی اُسکو ملے اور بعد اُسکے اُسکی زوجہ کو اُسکی آمدنی دیجاوے اور بعد وفات زوجہ کے اُسکی اولاد کو اصل روپیہ بعد پہونچنے عمر اکیس برس یا شادی کرنے کے دیا جاوے اور ایک کی وفات کے بعد دوسرا مالک ہو اور وصیت نامہ مین لسبت ایک پوتے کے یہ شرط لکھی کہ بحالت وقوع مین آنے ایک خاص امر کے شی وصیت شدہ اُسکے دوسرے

(۱)- ۶-۴۰۴- اصول قانونی- سیمناتھ

پوتوں کو ملجائے تجویز ہوئی کہ وصیت نامہ بنام پوتوں کے قطعی تھا اور شرط مابعد محض منفعت نابسرد گان کے تھی پس وقت وفات ایک پوتے کے جو بلا شادی کرنے کے مرگیا اُسکا قائم مقام مستحق پانے اُسکے حصہ کا ہے - (۱)

اس اصول کے ساتھ نظائر مندرجہ ذیل بھی قابل ملاحظہ ہین - (۲)

(م) - ایک حصہ دار موضع نے (الف) حصہ دار ثانی کے ہاتھ حصہ ۲ ررند ریعہ بیعنامہ منتقل کیا اُسی تاریخ (الف) نے ایک اقرار نامہ تحریر کر دیا جسمین اُسنے یہ قبول کیا کہ مین تحصیل لگان دو آنہ بیعہ کے نکرونگا اور کبھی خواستگار تقسیم کا نہونگا اور مین اُسکو منتقل یا رہن نہ کرونگا اور نہ دیگر طریق پر حقوق مالکانہ اُسکی نسبت عمل مین لاؤنگا اور بحالت ارتکاب نقض معاہدہ کے بیع منسوخ ہو جائیگا اور حقوق مالکانہ نسبت دو آنہ کے پھر (م) کو حاصل ہو جائینگے بعدہ (م) کی طرف سے نالش بایں بیان دائر ہوئی کہ (الف) کی جانب سے ارتکاب عہد شکنی ہوا تجویز ہوئی کہ بیعنامہ اور اقرارنامہ کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیے اور اُس سے ظاہر ہے کہ بیع بنام (الف) قبول ہے اور استحقاق مالکانہ جو بیعنامہ کے ذریعہ سے پیدا ہوا منقطع ہو کر کچھہ نہ رہا اور قیود حق مذکور پر قائم کی گئی ہین جنسے حق مذکور بطور حق مالکانہ نہین رہا لہذا ایسے شرائط قابل نفاذ نہین ہین اور کوئی شرط مندرجہ بیعنامہ جسکی تاثیر یہ ہو کہ مشتری کو انتقال کرنے یا تصرف کرنے اُس حق سے جو اُسکے ہاتھ منتقل کیا گیا ہو معذور

(۱) - ایڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام انکار جلد ۳ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۷۰ -

(۲) - منسک بنام مرگوس جلد ۴ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۴۰ و جلد ۴ سا انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۷۰ - ایلو کاشی داسی بنام دیونراین جلد ۵ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۹۵ وسلمان قادر بنام وارث علیخان جلد ۵ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۱ - ہری داسی دیبی بنام سکرٹری آف اسٹیٹ ہیڈ جلد ۵ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۲۸ -

کرنے سے مخالف بدعملی عوام کی بھی نہیں ہے بلکہ بانحراف اصول دفعہ ۱۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء کے ہے اور چونکہ معاہدہ جسکی بنیاد پر مدعی نے استدعا دادرسی کی ہے ایسا معاہدہ ہے جسکے نفاذ مین عدالت کو مدعی کی امداد نکرنا چاہیے لہذا نالش ساقط ہونا چاہیے۔ (۱)

دفعہ ۱۲- جب کسی جائداد کے انتقال مین یہ شرط یا قید شامل کیجائے کہ کوئی حق موجودہ جائداد جو کسی شخص کے فائدہ کے واسطے مقرر یا اُسکو عطا کیا گیا ہو اُس صورت مین ساقط ہو جائیگا جب دیوالیہ ہو جائے یا جائداد کے انتقال یا صرف کا ارادہ کرے تو ایسی شرط یا قید کالعدم ہے۔ کوئی عبارت اس دفعہ کی کسی ٹھیکہ کے اُس شرط سے متعلق نہوگی جو واسطے فائدہ ٹھیکہ دہندہ یا اُن اشخاص کے ہو جو ٹھیکہ دہندہ کے ذریعہ سے دعویدار ہون۔

شرح- بروقت انتقال یہ شرط کہ بوقت ہونے دیوالیہ بالوجہ انتقال منجانب منتقل الیہ کے انتقال ختم ہو جائیگا کالعدم ہے۔

دفعہ ۱۰۷- قانون وراثت ہنود مین استحقاق شرطیہ کا ذکر کیا گیا ہے یعنے اگر کوئی شی بشرط وقوع کسی امر غیر متحققہ کے ہبہ کی جائے تو جبتک وہ امر وقوع مین نہ آوے شی موہوبہ پر استحقاق پیدا نہین ہوتا ہے اور اگر کوئی شی بشرط عدم وقوع کسی خاص امر غیر متحققہ کے ہبہ کیجائے تو جبتک اُس امر کا وقوع غیر ممکن ہو جائے شی موہوبہ پر استحقاق پیدا نہین ہوتا ہے اور دونون صورتون مین جبتک شرط کا ایفاء نہو تب تک استحقاق موہوبہ کا ایک استحقاق شرطیہ کہلاتا ہے۔
مثال ۱- جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو اس شرط پر کہ وہ ایک عمر خاص کو

(۱)- مہرام داس بنام اجدیا سلسلۂ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۵۲- انگریزی انڈین لا رپورٹ-

پہونچے ہبہ کیا جائے اور علاوہ بران وصیت نامہ مین سرمایہ مذکور کا انتفاع جو اُس عمر خاص تک پہونچنے سے پہلے جمع ہو اس شخص کو قطعی دیا جائے یا وصیت نامہ مین کہ ایسا انتفاع جزو اُسکا حسقدر ضرور ہو شخص مذکور کے فائدہ لے لیے لگایا جائے تو اُسکا استحقاق نسبت سرمایۂ موہوبہ کے مشروطیہ نہین ہے۔

اس دفعہ مین مستثنے دفعہ ۱۰۷ - قانون وراثت ہند مذکور کا اصول مندرج ہونا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایک تمثیل (ل) دفعہ مذکور مین یہ لکھی ہے کہ زید نے مار سالانہ بکر کو اس عبارت سے ہبہ کیا کہ جب بکر اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچے تب اُسکو دیا جاوے اور یہ ہدایت کی کہ زر سود یا سود کا جزو کافی اُسوقت تک کہ بکر عمر مذکور کو نہ پہونچے اُسکی پرورش مین لگایا جاوے تو استحقاق بکر نسبت شی موہوبہ کے اُسکی ذات مین قائم ہوچکا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شی کسی شخص کو دیجاوے تو بہ شرط کہ اگر دیوالیہ ہوجاوے یا وہ انتقال کرے تو منتقل الیہ کا استحقاق زائل ہوجائیگا محض کالعدم ہے۔

دفعہ ۱۳ - جب کسی جائداد کے انتقال کی روسے کوئی حق واقع جائداد ایسے شخص کے فائدہ کے لیے مقرر کیا جائے جو انتقال کے وقت بقید وجود نہ تھا اور وہ حق کسی اور حق کے تابع ہو جو اُسی انتقال کی روسے پہلے معین کیا گیا تھا تو وہ حق جو شخص مذکور کے فائدہ کے لیے پیدا کیا جائے اثر پذیر نہوگا الا اُس صورت مین کہ وہ جائداد مذکور کے انتقال کنندہ کے کل حق باقیماندہ پر حاوی ہو۔

تمثیل

زید نے کہ مالک جائداد کا ہے اپنی جائداد بکر کو امانتاً واسطے فائدہ زید اور ایک عورت کے جس سے اُسکا ازدواج ہونے والا تھا اس شرط پر

منتقل کی کہ زید اور اُسکی زوجہ اپنی اپنی حیات تک قابض رہین یا زید مانند کی وفات پر بڑا بیٹا زید کا جو اُس ازدواج سے پیدا ہو اپنی حین حیات قابض رہے اور اُسکی وفات پر دوسرا بیٹا زید کا قابض ہو تو وہ حق جو بنظر افادۂ بڑے بیٹے کے قرار دیا گیا ہے ساقط الاثر ہے کیونکہ وہ اُس کل حق باقیماندہ پر حاوی نہین ہے جو زید کو جائداد مین حاصل ہے۔

شرح۔ اس دفعہ مین قاعدہ انتقال بحق اُس شخص کے جو اُسوقت پیدا نہوا ہو قائم کیا گیا جیسا کہ دفعہ ۱۰۰ قانون وراثت ہند مین ہے اُسکی عبارت یہ ہے کہ جبکہ ہبہ بحفظ کسی اور ہبہ مقدم مندرجہ وصیت نامہ کے کسی ایسے شخص کے حق مین کیا جائے جو موصی کی وفات کے وقت موجود نہو تو ہبہ ثانی کالعدم سمجھا جائیگا الا اُس صورت مین کہ کل حق موصی کا جو شئی موہوبہ مین اُسکو باقی رہے ہبہ ثانی کے شمول مین موہوب ہو جائے مثلاً زید نے کوئی شئی اس لفظ سے ہبہ کی کہ زید کو اُسکی حین حیات اور زید کی وفات پر اُسکے بڑے بیٹے کو پہونچے موصی کی وفات کے وقت زید کا کوئی بیٹا نہین ہے تو اس صورت مین ہبہ موسومہ بڑے بیٹے زید کا بمنزلہ ہبہ موسومہ ایسے شخص کے ہے جو بروقت وفات موصی موجود نہین ہے اور اُس ہبہ کے شمول مین تمام حق جو شئی موہوبہ مین اُسکو باقی ہے ہبہ نہین کیا گیا ہے تو وہ ہبہ جو زید کے بڑے بیٹے کی حین حیات تک تھا کالعدم ہے ایک مقدمہ مین پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوا کہ ایک ہندو مالک ایک شرطی عطیہ کسی آیندہ حق واقع جائداد کا بنام اشخاص غیر پیدا شدہ کے جو زمانۂ آیندہ مین اولاد حی القائم عطیہ دار کے ہون نہین کر سکتا ہے جسکا نفاذ ایسے واقعہ کے وقوع پر منحصر ہو جو ممکن ہے کہ کبھی واقع نہو نامبردہ ایک قید برخلاف اصول دھرم شاستر اور خاص اپنے اختیار انتقال اپنی جائداد کے مبرا از بار ایسی حقیت آیندہ کے قائم کریگا یہی وجہ ناجوازی عطیۂ مذکور کی ہے مقصود یہ تھا کہ

عطا کنندہ اور اسکے جانشینان ایک راج کے واسطے وہی وجہ کفاف کی کسی
طریق سے جملہ اولاد چار اشخاص کو جو تاریخ عطیہ حی القائم تھی بذریعہ اس دستاویز کے
پابند ہون کہ درصورت قاصر ہونے راجہ وقت کے کسی آیندہ زمانہ مین پرورش
کرنے سے اولاد مذکور کے اشخاص آخر الذکر فوراً مستحق چار مواضع راج کے ہوجاینگے
اُسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس سے انتقال حال بنام ایسے اشخاص کے جو ہنوز موجود نہین
تابع شرط التواکے قائم ہوتا ہے جو اُسکے کبھی اثر پذیر ہونے کے مانع ہوسکتا ہے
یا اُسکو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ ایک معاہدہ ہے جسکا یہ مقصود ہے کہ ریاست راج کے ساتھ
بحق غیر موجودہ معاہدہ کے قائم رہے کہ بصورت واقع مصرحہ کے اُنکو مواضع دیے جاینگے
تجویز ہوئی کہ بہرصورت یہ یکسان غیر مؤثر ہے نیز تجویز ہوئی کہ ہائی کورٹ نے صحت کے
ساتھ بغیر دستاویز کے اس امر کے تجویز کرنے مین کہ الفاظ۔

اگر کبھی میری اولاد کے وقت مین تمکو وسائل پرورش مہیا نہ کیے جائین ایک شرط
قائم ہوتی ہے کہ وہ کبھی پوری نہین ہوئی بوجہ اسکے کہ اولاد مذکور قابض ان مواضع
کی تھی جو راجہ نے اُنکو علاوہ مواضع متدعویہ کے دیے تھے جو کہ اُنکی پرورش کے لیے
بہت کافی تھے۔ (۱)

دفعہ ۱۴۴۔ کوئی انتقال جائداد ایسے استحقاق کے پیدا کرنے کی تاثیر
نہین رکھ سکتا ہے جو بعد ایام حیات ایسے ایک یا چند اشخاص کے اثر پذیر ہو
جو انتقال کی تاریخ پر زندہ تھے اور بعد ایام نابالغی کسی شخص کے اثر پذیر ہو
جو ایام مذکور کے اختتام پر زندہ ہو اور جسکے حق مین یہ شرط ہو کہ اگر وہ
سن بلوغ کو پہونچے تو وہ اس حق کا مستحق ہوگا۔

شرح۔ اس دفعہ کی رو سے کسی انتقال سے ایسا انتقال پیدا نہین ہوسکتا

(۱) چندی چرن برو بنام سد میشو دیبی کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۷۱۔ انڈین لا رپورٹ انگریزی۔

جو اسکے بعد حیات اثر پذیر ہو جو وقت انتقال زندہ تھا یا بعد ایام نابالغی کسی شخص کے اثر پذیر ہو دفعہ ۱۰۱- قانون وراثت ہند کا اصول بھی اسی کے ہم مضمون ہے اسکی یہ عبارت ہے کہ کوئی ہبہ جائز نہین ہے جسکی رو سے استحقاق ملکیت نسبت شی موہوبہ سواے ایام حیات ایسے ایک یا چند اشخاص کے جو موصی کی وفات کے وقت زندہ ہین اور عہد صغر سنی کے ایسے شخص کے جو بر وقت انقضا دمیعاد ہبہ موجود ہو اور جو بشرطیکہ وہ سن بلوغ کو پہونچے شی موہوبہ کا مالک قطعی سمجھا جائیگا کسی زیادہ مدت تک ملتوی کیا گیا ہو-

دفعہ ۱۵- اگر بر وقت انتقال کسی جائداد کی روسے کوئی حق اُن چند اشخاص کے گروہ کے فائدہ کے لیے پیدا کیا جائے اور اُس گروہ مین سے بعض کے لیے وہ حق بوجہ تاثیر قواعد مندرجۂ دفعات ۱۳ و ۱۴ کے ساقط ہو جائے تو کل گروہ کے لیے وہ حق ساقط ہو جائیگا-

دفعہ ۱۶- جب کوئی حق بوجہ تاثیر قواعد مندرجۂ دفعات ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ ساقط الاثر ہو جائے تو وہ دوسرا حق بھی جو اُس معاملہ سے پیدا کیا گیا ہو اور جسکا اثر پذیر ہونا مشروط ہو انفتتام یا اسقاط حق ماقبل پر ساقط الاثر ہو جاتا ہے-

دفعہ ۱۷- قیود مندرجۂ دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ اُس جائداد سے متعلق نہونگی جو عوام کے فائدہ کی غرض سے مذہب یا علم یا تجارت یا اُنکی صحت طبع یا سلامتی کی ترقی یا کسی اور مقصود سے جس سے خلائق کا فائدہ ہو منتقل کی گئی ہو-

دفعہ ۱۸- جب کسی جائداد کے انتقال کی شرائط مین یہ ہدایت ہو کہ آمدنی جو اُس سے برآمد ہو مجتمع کیجائیگی تو ایسی ہدایت باطل ہوگی اور

جائداد اس طور پر صرف کیجائیگی گویا کہ اجتماع کی ہدایت نہین کی گئی تھی۔

شرح ۔ منجملہ دو بھائیونکے ایک بھائی جسکو جائداد پدری مین چہارم حصہ پہونچا تھا
ایک بیوہ چھوڑکر مرگیا۔ مسماۃ مذکورہ بلا چھوڑنے اپنے حق کے اُسکے عوض نقد
اور غلہ باقی رہی بھائی پس ماندہ نے اُسکا انتظام کیا کہ دو بالعوض اپنے حصہ کے
دو گانون سے لیے چنانچہ اُسنے قبول کرلیا۔

اُس دستاویز مین یہ لکھا تھا کہ مسماۃ مذکورہ گانون کی تحصیل تشخیص کرے اور اُنکی
آمدنی سے جمع سرکاری ادا کرے اور اپنے خرچ مین لگا دے تجویز ہوئی کہ ان الفاظ سے
عاریتاً انتقال یا استحقاق حق حین حیاتی قائم نہین ہوا بلکہ قطعی ہبہ بالعوض ہوا۔ (۱)
اس نظیر کی تجویز کے ساتھ نظائر مقدمات مندرجہ تحت بھی قابل لاحظ ہین۔ (۲)

دفعات ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ کو ایک ساتھ پڑھنے سے صاف
ظاہر ہوتا ہے کہ ان دفعات کی رو سے منتقل الیہ بجز ہندو یا مسلمان یا بودھ عورت کے
اور وہ بھی اپنے نکاح کے دوران مین اور گیرندہ ہبہ جائداد کو انتقال کرنے سے
نہین روکا جاسکتا ہے نہ کسی انتقال سے ایسا حق پیدا ہوسکتا ہے جو بعد وفات ایسے
شخص کے جو وقت انتقال کے موجود ہو یا بعد ختم نابالغی ایسے شخص کے جو بعد ختم تمام
شرط کے موجود ہوا ور اُسکو بحالت بالغ ہونے کے جائداد پہونچی اثر پذیر ہو۔ لیکن
کسی انتقال کے ساتھ کوئی قید دوامی بغرض رفاہ عام یا ترقی مذہب یا علم یا تجارت
یا صحت جسمانی عام کے قائم کیجائے تو وہ باطل نہوگی۔ اگر کسی انتقال کے ساتھ یہ

(۱) فیض احمد خان بنام غلام احمد خان جلد ۳ ۔ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد صفحہ ۴۹۰۔

(۲) ۔ نجیبن بی بی بنام چاند بی بی جلد ۱۰ ۔ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۳۳ و اجودھیا بخش بنام
رحمان کنور جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۲ ۔ کلکتہ انڈین لاء رپورٹ ٹھاکر ایشری سنگھ بنام ٹھاکر بلدیو سنگھ جلد ۱۰
انڈین لاء رپورٹ کلکتہ صفحہ ۷۹۲ ۔ دینی جی کنڈو بنام واٹس جلد ۱۰ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ صفحہ ۹۰۱۔

شرط ہو کہ آمدنی جائداد منتقل شدہ کی جمع کیجائیگی تو بغرض اسکے کہ ایک سال تک وہ آمدنی جمع کیجائے وہ شرط باطل ہوگی دفعہ ۱۰۴ قانون وراثت ہند کے مستثنے مین بھی یہی اصول قائم ہوا ہے - جسکا ذکر ہمنے اوپر کیا ہے

اس موقع پر اس امر کی بھی بحث کرنا مناسب ہوگا کہ آیا بروی دھرم شاستر کے کسی ہندو کا اپنی جائداد کو وصیت کرنا جائز ہے یا نہین - اسکی نسبت چند مقدمات مین پریوی کونسل سے یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر ہندو اپنی ایسی جائداد کو جسکو زبانی طور پر منتقل کرسکتا ہو بذریعۂ وصیت کے منتقل کرسکتا ہے - ہندوون کے اختیار وصیت کا تصفیہ بلحاظ دھرم شاستر کے ہونا چاہیے -

اور اگر دھرم شاستر مین کوئی قاعدہ خاص مقرر نہو تو وہ قواعد کہ جو دھرم شاستر سے مستنبط ہوسکین وصیت اہل ہنود سے متعلق ہونگے پس اگر دھرم شاستر مین کوئی قاعدہ جائداد وصیت شدہ کی امانت مین رہنے اور اسپر قید دوامی لگانے کا نہین ہے تو ایسی قید نہین لگ سکتی - (۱)

ان جملہ مقدمات مین یہ اصول قرار پایا ہے کہ وہ وصیت جو منجانب کسی ہندو کے اگر کسی شرط کے ساتھ کیجائے ناجائز ہوتی تو اگر وہ امانت کے ساتھ کیجاوے تو وہ جائز ہوگی -

مثلاً اگر کوئی ہندو اپنی جائداد کو ایک ٹھاکر یعنے مورتی کے نام وصیت کرے اور یہ لکھے کہ اسکے بیٹے بعد ادا ے صرف پوجا ٹھاکر مذکور کے اس جائداد کے منافع کو کام مین لاوے تو بیٹون کو نہ صرف استحقاق باقی آمدنی جائداد کا حاصل ہوگا بلکہ کل

(۱) - سورج منی داسی بنام دین بندہ ملک جلد ۳ - مورز انڈین اپیل صفحہ ۱۳۵ و گبند رو ناتھ بنام اوندر موہن ٹھاکور جلد ۹ - بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۰۰ و گوپی کرشنو گوشائین بنام گنگا پرشاد گوشائین جلد ۶ - مورز انڈین اپیل -

جائداد کا بشرط ادا سے صرف پوجا کے حاصل ہوگا۔ (۱)

ایکٹ ۲۱-۱۸۷۲ء مین بھی یہی اصول قائم ہوا ہے اور اُس ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے بموجب کوئی وصی ایسی جائداد کو جسکو وہ بذریعہ ہبہ زبانی کے منتقل نہین کرسکتا وصیت نہین کرسکتا اور نہ وہ کسی شخص کو جسکو استحقاق پانے نان ونفقہ کا حاصل ہو محروم کرسکتا ہے ایک موصی نے اپنے وصیت نامہ مین یہ شرط لکھی کہ اُسکی جائداد اُسکی اولاد مین تقسیم نہ کیجائیگی بلکہ اُنکا منافع بقدر حصص معینہ اُنکی اولاد پا دیگی اور کسی کو استحقاق انتقال نہوگا اور اُسکی اولاد مکان موروثی مین رہیگی مگر وہ اُسکو منتقل نہ کرسکے تجویز ہوئی کہ ایسی شرط ناجائز ہے۔ (۲)

دھرم شاستر کی رو سے بعض حالتون مین راج یا تعلقہ متوفی کی اولاد مین مثل دیگر جائداد کے تقسیم نہین ہوتا لیکن ایسی جائداد زمینداری یا راج کا انتقال یا قرقی یا نیلام ناجائز نہین ہے نہ اُسکا مالک اُسکا پٹہ دوامی یا ہبہ مین حیات کرنے سے ممنوع ہے۔ (۳)

اسی اصول پر اگر کسی رہن نامہ مین کوئی شرط عدم انتقال یا ایفاء مطالبہ مرتہن لکھی جاوے اور خلاف اُس شرط کے انتقال کیا جائے تو وہ انتقال قطعًا باطل نہوگا بلکہ بمقابلہ مرتہن کے باطل ہوگا۔ (۴)

(۱) بسنا بن بیساک بنام سر بنی جگت سندری داسی جلد ۸ - مور ز انڈین اپیل صفحہ ۶۶ -

(۲) لکھمی چند رداس بنام موہنی داسی جلد ۷ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۶۹ -

(۳) - راجہ اودے ادت دیپ بنام جادولال ادت دیپ جلد ۱ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ صفحہ ۱۹۹ و نراین کھوٹیا بنام لوکناتھ کھوٹیا انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۱ -

(۴) - چنی بنام ٹھاکرداس جلد ۱ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد و مولچند بنام بالگوبند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ و لچھمی نراین بنام کوٹیہ ناتھ جلد ۲ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۸۲۶ و غنی حسن بنام دھیرجا جلد ۴ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۵۱۸ -

لیکن اگر کوئی شخص یہ اقرار کرے کہ وہ کسی جائداد کو بالیفاء مطالبہ مرتہن علحدہ نہ کریگا تو اُس سے کسی خاص جائداد کی کفالت لازم نہین آتی۔ (۱)

غرضکہ ان سب نظائر و قانون کا یہ اصول ہے کہ کسی جائداد پر قید دوامی لکھنا بجاے اسکے کہ باعث رفاہ عام کا ہو باعث تکلیف عام ہے اور ایسے بجاے تجارت کے ترقی ہونے کی اُسمین فرق آتا ہے یہان تک کہ اسوقت ہنڈویات پرامیشری نوٹ و قرضہ جات کا بھی انتقال ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۱۹- جب بروقت انتقال جائداد کے کوئی استحقاق کسی شخص کے لیے مقرر کردیا جائے اور کچھ صراحت نہو کہ وہ کس وقت اُس استحقاق سے مستفید ہوگا یا یہ صراحت کیجائے کہ استحقاق مذکور فوراً یا عند الطلب کسی ایسے واقعہ کے اثر پذیر ہوگا جسکا ظہور ضرور خواہ مخواہ ہونے والا ہو یہ سمجھا جائیگا کہ وہ استحقاق اُس شخص کو حاصل ہوگیا الا اُس صورت مین کہ شرائط انتقال سے کوئی اور مقصود خلاف مستنبط ہوتے کے استحقاق جو حاصل ہوچکا ہو منتقل الیہ کے قبضہ پانے سے پہلے فوت ہونے سے ساقط نہین ہوجائیگا۔

توضیح- ارادہ انتقال کنندہ کا مشعر اسکے کہ کسی استحقاق کا حصول ساقط ہوجائے کسی ایسی شرائط انتقال نامہ سے لازم نہین آتا ہے جنمین اُس استحقاق کا کسی زمان مابعد مین حاصل ہونا لکھا ہو یا جنکی رو سے وہی استحقاق اُسی جائداد کا کسی اور شخص کے قبضہ ماقبل مین رہنے کے لیے مقرر ہوا ہو یا اسکو دیا گیا ہو یا جنمین ہدایت ہو کہ آمدنی جائداد کی اُس روز تک جمع رکھی جائے جب وقت لفع اندوزی کا پہونچے یا جنمین یہ لکھا ہو کہ اگر ایک خاص امر ظہور مین آئے تو وہ استحقاق کسی اور شخص کو پہونچیگا۔

(۱) - بھوپال بنام جگرام جلد ۲- انڈین لارپورٹ الہ آباد صفحہ ۴۴۹ —

شرح - یہ دفعہ متعلق ہے درباب وقت اثر پذیر ہونے انتقال جائداد بحکم اصول دفعات ۹۱ و ۹۷ و ۱۰۶ - قانون وراثت ہند پر مبنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی استحقاق کسی شخص کے حق مین بوقت انتقال جائداد کے قائم کیا جاوے اور اس امر کی کچھ صراحت نہو کہ وہ اُس استحقاق سے کسی وقت مستفید ہوگا یا یہ صراحت کردہ استحقاق فوراً یا عند الظہور کسی ایسے واقعہ کے جسکا ظہور خواہ مخواہ ہونے والا ہے یعنے وہ واقعہ قطعی شدنی ہے اثر پذیر ہوگا تو ایسی حالت مین یہ سمجھا جائیگا کہ وہ استحقاق اُس شخص کو حاصل ہوگیا بشرطیکہ شرائط دستاویز سے کوئی اور مطلب خلاف اُسکے ظاہر نہوتا ہو - کیونکہ قانون کا یہ ایک خاص مسئلہ ہے کہ طرز معاہدہ اور اقرار فریقین قانون پر غالب آتا ہے فقرۂ ثانی دفعۂ ہذا کو دفعات ۹۱ و ۹۷ - قانون وراثت ہند کے ساتھ پڑھنے سے یہ مطلب ظاہر ہوتا ہے کہ اگر منتقل الیہ قبضہ حاصل کرنے سے پہلے فوت ہو جاوے تو اُسکے فوت ہونے کے باعث سے وہ استحقاق جو اُسکو حاصل ہوچکا ہے ساقط نہوگا عبارت دفعات مذکور کی یہ ہے دفعہ ۹۱ - اگر کوئی شی ایسے الفاظ عام سے موہوب ہوئی ہو اور موہوب لہ کے حوالہ ہونے کا کوئی وقت خاص مقرر نہوا تو موہوب لہ کو اُس شی پر اُسی روز سے استحقاق پہونچتا ہے جب موصی فوت ہوا اور اگر موہوب لہ اُس شی کو دستیاب کرنے سے پہلے فوت کرے تو وہ شی اُسکے قائم مقامون کو پہونچیگی دفعہ ۹۷ - جب کوئی شی کسی شخص کو کسی شخص غیر کے فائدہ کے لیے ہبہ کیجاوے تو موہوب لہ موصی کے روبرو فوت ہونے سے وہ ہبہ ساقط نہین ہوتا ہے -

شرح توضیح - اس توضیح کا یہ مطلب ہے کہ اگر شرائط انتقال نامہ مین استحقاق کا کسی زمانہ مابعد مین حاصل ہونا لکھا ہو یا اُن شرائط کی رو سے وہی استحقاق اُس جائداد کا کسی اور شخص کے قبضۂ ماقبل مین رہنے کے لیے مقرر ہو اور ہو گیا اُسکو

دیا گیا ہو - یا اُن شرائط مین یہ ہدایت ہو کہ آمدنی جائداد کی اُسی روز تک جمع رکھی جائے جب وقت نفع اندوزی کا پہونچے - یا یہ لکھا ہو کہ اگر ایک خاص امر ظہور مین آئے تو وہ استحقاق کسی اور شخص کو پہونچیگا - ایسی شرائط سے ارادہ انتقال کنندہ کا صرف اسقدر ہے کہ کسی استحقاق کا حصول ساقط ہو جائے لازم نہین آتا یعنے ایسی شرائط بالکل بے اثر ہین - دفعہ ۱۰۶ - قانون وراثت ہند کی توضیح بھی اس توضیح کے ہم مضمون ہے اُسکی یہ عبارت ہے کہ یہ استنباط کہ موصی کی یہ نیت تھی کہ موہوب لہ کو شی موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل نہو صرف اسوجہ سے لازم نہ آئیگا کہ وصیت نامہ مین کوئی ایسی شرط ہے کہ جسکی روسے ادا کرنا یا قبضہ دینا کسی شی موہوبہ کا کسی روز آیندہ پر ملتوی کیا گیا ہے یا جسکی روسے شی موہوبہ پر کسی شخص غیر کا استحقاق مقدم مقرر ہوا ہے جیسے یہ ہدایت کہ روز ادا کے پہونچنے تک کسی سرمایہ موہوبہ کا انتفاع جمع کیا جائے یا جسمین یہ قید ہو کہ اگر کوئی خاص امر واقع ہو تو شی موہوبہ کسی اور شخص کو دیجائیگی - پس صاف ظاہر ہے کہ ایسی شرائط سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ حق حصول کسی استحقاق کا جو منتقل الیہ کو حاصل ہو چکا ہے ساقط ہو جائے -

دفعہ ۲۰ - جب بروقت انتقال کسی جائداد کے کوئی استحقاق اُس جائداد مین ایسے شخص کے فائدہ کے لیے مقرر کیا گیا ہو جو اُسوقت زندہ نہین ہے تو اگر انتقال کے سیاق عبارت سے اُسکے خلاف مقصود پایا نہ جائے شخص مذکور کو اُسکی پیدایش کے وقت ایک حق واقعی حاصل ہو جاتا ہے گو اُسکو پیدایش کے وقت اُس سے متمتع ہونے کا حق حاصل نہوتا ہو -

دفعہ ۲۱ - جب کسی جائداد کے انتقال کے وقت کوئی حق موجودہ جائداد کسی شخص کے لیے مقرر کیا جائے جو صرف عند الظہور ایک خاص امر غیر متحقق کے اثر پذیر ہونے کے لائق قرار دیا گیا ہو یا اگر وہ امر غیر متحقق مذکور ظہور مین نہ آئے

تو شخص مذکور کو اُس جائداد میں ایک استحقاق مشروط حاصل ہو جاتا ہے جسکا حصول حقیقی صورت اول مین اسوقت ہوتا ہے جب امر مذکور ظہور پذیر ہو جاتا ہے اور صورت ثانی مین جب ظہور امر غیر متحقق کا غیر ممکن ہو جائے ۔

استثناء ۔ جب کسی انتقال نامہ جائداد کی رو سے کوئی شخص کسی جائداد مین حق موجودہ پانے کا مستحق اسوقت ہو جائے جب وہ ایک خاص سن کو پہونچے اور انتقال کنندہ بھی اُس شخص کو اُس استحقاق کی آمدنی جو آئندہ پیدا ہونے والی ہو اُسکے سن مذکور تک پہونچنے سے پیشتر قطعاً عطا کر دے یا یہ ہدایت کرے کہ وہ آمدنی یا جزو اُسکا جسقدر کی ضرورت ہو اُسکے فائدہ کے لیے کسی کام مین لگا دیا جائے تو ایسا حق حق مشروط نہ سمجھا جائیگا ۔

شرح ۔ اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ جب جائداد اُس شرط پر منتقل کیجاوے کہ اُسکا نفاذ صرف بروقت ایک امر غیر متحقق کے اثر پذیر ہونے پر ہو تو کہا جائیگا کہ یہ استحقاق ایک استحقاق معلق ہے ۔

اصول دفعہ ۱۰۷ قانون وراثت ہند و ۱۳۵ قانون معاہدہ بھی اسی کے ہم شکل معلوم ہوتا ہے ۔ دفعہ ۱۰۷ قانون وراثت ہند یہ ہے اگر کوئی شئی بشرط وقوع کسی خاص امر غیر متحققہ کے ہبہ کیجائے تو جبتک وہ امر وقوع مین نہ آئے شئی موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا ہے اور اگر کوئی شئی بشرط عدم وقوع کسی خاص امر غیر متحققہ کے ہبہ کیجائے تو جبتک اُس امر کا وقوع غیر ممکن ہو جائے شئی موہوبہ پر استحقاق پیدا نہیں ہوتا اور دونون صورتون مین جبتک شرط کا ایفا نہو تب تک استحقاق موہوبہ کا ایک استحقاق شرطیہ کہلاتا ہے ۔

مستثنے ۔ جب کوئی سرمایہ کسی شخص کو اس شرط پر کہ وہ ایک عمر خاص کو پہونچے ہبہ کیا جاوے اور علاوہ بران وصیت نامہ مین سرمایہ مذکور کا انتفاع جو اُس عمر خاص تک پہونچنے سے پہلے جمع ہو اُس شخص کو قطعی دیا جائے یا وصیت نامہ مین

کہ ایسا انتفاع یا جزو اُسکا جسقدر ضرور ہو شخص مذکور کے فائدہ کے لیے لگایا جائے تو اُسکا استحقاق نسبت سرمایہ موہوبہ کے شرطیہ نہین ہے۔

دفعہ ۱۳۲ - قانون معاہدہ مین یہ لکھا ہے کہ معاہدات مشروط جسمین کسی وقت معین کے اندر کسی واقعہ غیر معین کی مصرحۂ معاہدہ کے واقع ہونے کی شرط پر کرنا یا نکرنا کسی شی کا مشروط ہو جب فسخ ہوتے ہین کہ وہ وقت معین منقضی ہو جائے اور وہ واقعہ وقوع مین نہ آئے یا اُسوقت معین کے منقضی ہونے سے پہلے یہ امر متیقن ہو جائے کہ وہ واقعہ وقوع مین نہ آئیگا۔

معاہدات مشروط جسمین کسی وقت معین کے اندر کسی واقعۂ غیر معین مصرحۂ معاہدہ کے عدم وقوع کی شرط پر کرنا یا نکرنا کسی شی کا مشروط ہو قانوناً اوسوقت نافذ ہو سکتے ہین جبکہ وہ وقت معین منقضی ہو جائے اور وہ واقعہ وقوع مین نہ آئے یا اُسوقت معین کے منقضی ہونے سے پہلے یہ بات متیقن ہو جائے کہ وہ واقعہ وقوع مین نہ آئیگا۔

دفعہ ۲۲ - جب بروقت انتقال جائداد کے کوئی استحقاق موجودہ جائداد مذکور کسی اشخاص کی جماعت مین سے صرف اُن چند اشخاص کے لیے مقرر کیا گیا ہو جو ایک خاص سن معین کو پہونچ جائے تو استحقاق مذکور اُس جماعت کے کسی شخص کو حاصل نہوگا جو سن مذکور کو نہ پہونچا ہو۔

شرح - اس دفعہ مین ذکر اُس انتقال جائداد کا بحق کسی اشخاص کی جماعت کے اُس شخص کے لیے جو سن معینہ کو پہونچ جاوے کیا گیا ہے - اور دفعہ ۱۰۹ - قانون وراثت ہند بھی اسی اصول کے ہم شکل ہے جسکی عبارت یہ ہے جب کوئی شی کسی اشخاص گروہ مین سے صرف اُن اشخاص کو ہبہ کی گئی ہو جو ایک خاص عمر کو پہونچ گئے ہون تو جو شخص اُس عمر کو نہ پہونچ گیا ہو اُسکو شی موہوبہ پر استحقاق

قائم حاصل نہین ہے۔

تمثیل

موصی نے ایک سرمایہ زید کے اُن اطفال کو ہبہ کیا جو اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچین اور یہ ہدایت کی کہ جبتک زید کے کسی طفل کی عمر اٹھارہ برس سے کم رہے انتفاع اُس حصہ کا جو غالباً اُسکو بالآخر پہونچیگا اُسی طفل کی پرورش اور تعلیم مین صرف کیا جائے اس صورت مین کوئی طفل زید کا جو اٹھارہ برس سے کم عمر کا ہو شئی موہوبہ مین استحقاق قائمہ نہین رکھتا ہے۔

دفعہ ۲۳۔ جب بروقت انتقال جائداد کے یہ شرط ہو کہ کوئی استحقاق موجودہ جائداد کسی شخص معین کو اُسوقت حاصل ہوگا جب کوئی خاص امر غیر متحقق واقعہ ہو جائے اور شرط مین اُسکے واقعہ ہونے کا کوئی وقت مقرر نہوا ہو تو استحقاق مذکور ساقط الاثر ہو جائیگا الا اُس صورت مین کہ وہ امر غیر متحقق اُسی وقت یا اُس سے پہلے ظہور پذیر ہو جسوقت استحقاق قبضہ درمیانی یا ماقبل کا ختم ہو جائے۔

شرح۔ مطلب ہے کہ انتقال جائداد اُس شرط پر کہ کوئی امر غیر متحقق و غیر مقررہ وقت کے واقع ہونے پر نافذ ہوگا وہ استحقاق ساقط الاثر ہے۔

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع کی دفعہ ۱۱۱ ایسے اصول پر مبنی ہے۔

دفعہ ۱۱۱۔ جب کوئی شئی بشرط وقوع کسی امر غیر متحققہ کے ہبہ کی گئی ہو اور وصیت نامہ مین اُس امر غیر متحققہ کے وقوع کا کوئی وقت مذکور نہو تو ہبہ مذکور اثر پذیر نہوگا الا اُس صورت مین کہ وہ امر اُسوقت سے پہلے وقوع مین آوے جبکہ شئی موہوبہ قابل ادا یا تقسیم کے ہو جائے۔

دفعہ ۲۴۔ جب بروقت انتقال جائداد کے کوئی استحقاق موجودہ جائداد

چند اشخاص کے نام زد یعنی اُن اشخاص کے لیے مقرر کیا گیا ہو جو کسی وقت تک جی و قائم رہین مگر اوسوقت خاص کی کچھ صراحت نہ کی گئی ہو تو وہ استحقاق آئین سے اُن اشخاص کو حاصل ہوگا جو اسوقت زندہ رہین جب حق قبضۂ درمیانی یا ماقبل کا اختتام کو پہونچے الا اس صورت مین کہ شرائط انتقال سے اُسکے خلاف ارادہ پایا جاوے۔

تمثیل

زید نے کچھ جائداد بکر کے نام اس شرط سے منتقل کردی کہ بکر اُسے اپنی حیات تک رکھے اور بکر کی وفات پر خالد اور عمرو اُسکو آدھا آدھا بانٹ لین اور اگر خالد اور عمرو مین سے کوئی مر جاوے تو جو زندہ ہو وہ لے خالد بکر کے جیتے جی مر گیا اور بکر عمرو کے سامنے مر گیا تو بکر کے مرنے پر جائداد عمرو کو ملیگی۔

شرح - اس دفعہ کو دفعہ ۱۱۲ - قانون وراثت ہند کے ساتھ پڑھنا چاہیے جس سے مطلب اس دفعہ کا بخوبی سمجھا جاوے۔

اسی طرح دفعہ ۱۱۲ - مین لکھا ہے کہ اگر کوئی شی ایسے چند اشخاص کو جو کسی وقت آئندہ تک زندہ رہین ہبہ کی گئی ہو مگر وصیت نامہ مین کوئی میعاد خاص مقرر نہوئی ہو تو شی موہوبہ آئین سے اُن اشخاص کو پہونچیگی جو اُسوقت زندہ ہون جبکہ وہ لائق ادا یا تقسیم کے ہو جائے الا اُس صورت مین کہ وصیت نامہ سے اسکے خلاف منشا پایا جاوے

دفعہ ۲۵ - وہ استحقاق جو وقت انتقال جائداد کے مقرر اور حصول اُسکا کسی شرط پر منحصر کیا جاوے اسوقت ساقط ہو جاتا ہے جبکہ تعمیل شرط کی غیر ممکن ہو یا قانوناً ناجائز ہو یا اس قسم کا ہو کہ اگر جائز رکھا جائے تو اس سے شرائط کسی قانون کے باطل ہو جائے ہین یا جو مبنی بفریب ہو یا جس سے

دوسرے شخص کی ذات یا جائداد کو صریحاً یا حیلتاً ضرر پہونچتا ہو یا جسکو عدالت خلاف تہذیب یا خلاف مصلحت عامہ سمجھے۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے ایک اجارہ بکر کو اس شرط پر دیا کہ بکر فی گھنٹہ سول چلا کرے یہ مستاجری ساقط الاثر ہے۔

(ب)۔ زید نے بکر کو پانسو روپیہ اس شرط پر دیا کہ بکر ہندہ کے ساتھ شادی کرے جو زید کی دختر ہے وقت عطا ہندہ مر چکی تھی پس وہ عطا ساقط الاثر ہے۔

(ج)۔ زید نے پانسو روپیہ اس شرط پر دیا کہ ہندہ بکر کو مار ڈالے یہ انتقال بے اثر ہے۔

(د)۔ زید نے پانسو روپیہ اپنی بھتیجی ہندہ کو اس شرط پر دیا کہ ہندہ اپنے شوہر کو چھوڑ دے یہ انتقال بھی ناجائز ہے۔

شرح۔ اس دفعہ کا فقرۂ اول اصول دفعہ ۳۶۔ قانون معاہدہ پر اور باقی دفعہ ۲۳۔ قانون مذکور و ۱۴۳۔ قانون وراثت ہند پر موضوع ہوا ہے دفعہ ۳۶ میں لکھا ہے کہ معاہدہ مشروط جسمیں کسی واقعہ غیر ممکن کے وقوع پر کرنا یا نکرنا کسی شے کا مشروط ہو کالعدم ہین عام اس سے کہ عدم امکان اس واقعہ کا بروقت معاہدہ فریقین کو معلوم ہو یا نہو۔

تمثیل

(الف)۔ زید نے اقرار کیا کہ اگر دو خطوط مستقیم محیط سطح ہو جائیں تو مین عمرو کو ایکہزار روپیہ دونگا یہ معاملہ کالعدم ہے۔

(ب)۔ زید نے اقرار کیا کہ اگر عمرو زید کی دختر ہندہ سے ازدواج کریگا تو وہ عمرو کو ایکہزار روپیہ دیگا بروقت معاملہ ہندہ مر گئی تھی پس یہ معاملہ کالعدم ہے۔

بموجب دفعہ ۲۳ - قانون مذکور کے ہر معاہدہ جسکا بدل قانوناً ممنوع ہو یا منشاء قانونی کو ساقط کرتا ہو یا فریب پر مبنی ہو یا دوسرے شخص کی ذات یا جائداد کو نقصان پہونچاتا ہو یا خلاف مصلحت عامۂ خلائق ہو ناجائز ہوگا اور معاہدہ باطل ہوگا -

دفعہ ۱۴ - قانون وراثت ہند کا یہ مطلب ہے کہ ہبہ جسمین ایسی شرط شامل ہو کہ ایفاء اُس شرط کا خلاف قانون یا خلاف اصول ادب ہو کالعدم ہے -

واضح ہو کہ اگرچہ مسئلہ قانونی یہ ہے کہ طرز معاہدہ و اقرار فریقین قانون پر غالب آتا ہے مگر اس سے اُن سے ایسے معاہدات جو بموجب قانون نافذ وقت کے ممنوع ہوں اور جو دراصل ناجائز ہے جائز نہونگے کیونکہ جب خود ہی ایک شئے جائز نہیں ہے تو معاہدہ جائز نہین ہوسکتے -

شرح - فقرہ دوم و سوم یعنی قانوناً ناجائز ہو یا اس قسم کا ہو کہ اگر جائز رکھا جاوے اس سے غرض کسی قانون کے باطل ہوجاتے ہین - ہمنے زیر دفعہ ۶ ایکٹ ہذا بذیل سے طور پر صراحت کی ہے یعنے اسامیان ذخیاکار کے حقوق کا انتقال ہونا قانوناً ممنوع ہے اور ایسے انتقال سے مطلب قانون کا فوت ہوتا ہے ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ سے تجویز ہوا کہ تاثیر منسوخی صلحنامہ کی یہ ہے کہ فریقین کو اُنکے اصلی حقوق پر پہونچا دیا جاوے اگر مدعیہ کا اعتراض سماعت کیا جاوے تو مدعا علیہ کا بھی اعتراض سماعت ہونا چاہیے شرع محمدی مین یہ مصلحت رکھی گئی ہے کہ سرعاً جو سلسلہ وراثتاً پہونچنے جائداد کا ورثا کو ہے اُسمین موصی بذریعۂ وصیت نامہ کے دست اندازی نکرسکے مگر قابض کل یا جزو جائداد کا اپنے ورثا مین سے کسی کو بحیات اپنی دیگر اس مصلحت شرعی کو معدوم کرسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ نامبردہ بعض ضوابط کی تعمیل کرے ایسا امر بذریعۂ ہبہ نامہ بلامعاوضہ یا بالمعاوضہ کے ہوسکتا ہے - انتقال بذریعۂ ہبہ نامۂ بلامعاوضہ کے ناجائز ہے بجز اسکے کہ ساتھ اسکے

شی موہوبہ جہانتک کہ حوالگی اُسکی ممکن ہو حوالہ کیجاوے درصورت ہبہ بالعوض کے دینا دخل کا واسطے جواز ہبہ کے ضروری نہین ہے اور ضوابط شرع محمدی کی تعمیل ٹھیک ٹھیک ہونی چاہیے اور موصی ایک ثلث اپنی حقیت کا شخص اجنبی کو بلا رضامندی دیگر ورثاء چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک وارث کے حق مین کسی جائداد کی نسبت وصیت نہین کر سکتا لہذا موصی نے جو ایک ثلث جائداد کا اپنے پسر کے حق مین اس غرض سے وصیت کیا کہ وہ حسب صوابدید پسر کے خیرات مین صرف کیا جائے یہ وصیت بھی بلا رضامندی دیگر ورثاء کے ناجائز ہے جب کسی لڑکے کے ساتھ اُسکے باپ اور جملہ اشخاص خاندان نے بطور پسر صحیح النسب سلوک مرعی رکھا ہو تو یہ قیاس پیدا ہوگا کہ لڑکے کی ماں اُسکے باپ کی زوجہ تھی۔ (۱)

لیکن یہ امر ملحوظ رہے کہ یہ مسئلہ ناجوازی وصیت بحق ایک وارث بلا رضامندی دیگر ورثاء کے مذہب سنت جماعت سے متعلق ہے مذہب امامیہ مین بلا رضامندی دیگر ورثاء کے بھی ایک ثلث مال تک موافق اپنی صواب دید کے ہر شخص بحق ایک وارث کے وصیتاً منتقل کر سکتا ہے۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ شرائط مندرجہ واجب العرض وہی جنسے قواعد معمولی وراثت مین مزاحمت ہوتی ہو یا اُنکی تبدیل لازم آتی ہو نافذ نہونگے قانون ہنود خواہ اہل اسلام جزو قانون اس ملک کے ہین۔ (۲)

رہن منجانب نابالغ بلامنظوری عدالت منجانب ولی سارٹیفکٹ یافتہ حسب دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۴۰ ۱۸۵۸ء ناجائز ہے۔ (۳)

(۱)۔ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۸۴۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ پریوی کونسل گوہرالنسا بنام ہدوشن جہان
(۲)۔ الہ آباد صفحہ ۱۱۲۔ کتاب اردو ۲۰۲۴ کتاب انگریزی مساۃ سروپی بنام مکھرام منفصلہ ۱۰ جون ۱۸۸۱ء
(۳)۔ چمن سنگھ بنام سیرن کنور الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۰۲۔ انڈین لا رپورٹ۔

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ مدعی لیسنس دار آبکاری کو اختیار انتقال پٹہ کا نہ تھا لہذا معاہدہ حسب دفعہ ۲۳ ناجائز ہے — (۱)

ایک مقدمہ مین ولیہ نابالغان سارٹیفکیٹ یافتہ نے مدعی سے اقرار کیا کہ اراضی ملکیت نابالغان بقیمت معین بشرط حصول اجازت صاحب جج بہادر مدعی کے ہاتھ فروخت کرے صاحب جج نے اجازت اُس قیمت پر نہ دی اور ولیہ نے جائداد نابالغ کو بقیمت زائد دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا مدعی نے نالش بنام نابالغان واسطے تعمیل مختص اقرار نامۂ مذکور کے دائر کی تجویز ہوئی کہ معاہدہ ناجائز ہے اور نفاذ نہین ہوسکتا۔ (۲)

دربارۂ انتقال ناجائز حقوق اسامیان ملاحظہ کرو شرح ضمن (ط) دفعہ ونیز دفعہ ۔ ایکٹ ہذا ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ نہ دینا اطلاع بصیغۂ محکومہ دفعہ ۲۵۸ ضابطۂ دیوانی کا معاہدہ کو باطل نہین کرتا۔ (۳)

مگر ہائیکورٹ بمبئی سے حسب دفعہ ۲۵۸ ضابطۂ دیوانی چند فیصلجات اسکے خلاف ہوے ہین چنانچہ ایک مقدمہ مین مدعی نے مدعا علیہ کے خلاف ڈگری حاصل کرکے بصیغۂ اجراء جائداد مدیون قرق کرائے مدعاعلیہ نے یہ راضی نامہ کرلیا کہ مدعی کو اسی ڈگری کے تصفیہ مین تمسک لکھدیا تجویز ہوئی کہ تمسک بلا بدل ہے کیونکہ عدالت مین تصدیق نہین ہوئی اس

(۱) — دیبی پرشاد بنام ، وپ رام الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۲) — نراین پترد بنام الکھی نراین مہتا صفحہ ۱۵۲ — جلد ۱۲ — کلکتہ انڈین لا رپورٹ —

(۳) — رام غلام بنام جانکی رائے الہ آباد جلد ۷ — صفحہ ۱۲۴ — کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ —

بحث مین نظائر محولہ ملاحظہ طلب ہین (۱)
ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ بوجہ اجراء حکم امتناعی محکومہ دفعہ ۴۹۲ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی بیع ناجائز نہین۔ (۲)

شرح - فقرۂ چہارم لفظ فریب کی تعریف مین جسطرح قانون معاہدہ مین بیان کی گئی ہے کہ :-

لفظ فریب مین ہر فعل داخل ہے جسکا ارتکاب کسی فریق معاہدہ کی جانب سے یا اُسکی مساحت سے یا اُسکے مختار کی طرف سے اس نیت سے کیا جائے کہ فریق ثانی یا اُسکا مختار دھوکا کھائے یا اُسکے اُس معاہدہ کرنے کا باعث ہو۔

(۱) - اظہار کرنا بطور امر واقعہ کے ایسے امر کی طرف جو کہ سچا نہین ہے منجانب اس شخص کے جو اُسکے راست ہونے کو باور نہین کرتا ہے۔

(۲) - ازروے عمل کے مخفی کیا جانا کسی واقعہ کا ایسے شخص کی جانب سے جو اُس واقعہ کا علم رکھتا ہو یا اُسکو باور کرتا ہو۔

(۳) - اور وے فعل جو دھوکا دینے کے لیے کیا گیا ہو۔

(۴) - وہ عہد جو بغیر نیت ایفاء کیا جائے۔

(۵) - ایسا کوئی فعل یا ترک جو قانون مین بالخصوص مبنی بر فریب قرار دیا گیا ہے

تشریح - محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً مؤثر اس بات کے ہون

(۱) - پانڈورنگ بنام نراین وغیرہ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰ و جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ - ہرمزجی دارب جی دالتیا بنام پرجو جی جمشید جی واتنیا جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۹ - کلکتہ قیصر ہند بنام ماہرجی دیارام و جلد ۱ صفحہ ۵۶ - حاجی عبدالرحمان بنام ماجہ خاکی ارتھ جلد ۱ صفحہ ۵ - رنگ جی بنام سائی جی و جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ - پرمانند داس بنام طبیعہ داس و جلد ۱ صفحہ ۲۴۷ - دای لوگوبند بنام دستوڈنبل و جلد ۱۲ صفحہ ۲۳ - بالاجی لکشمن بنام دادا جوتی -

(۲) - دہلی لندن بنام رام نراین الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۴ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ -

کہ کوئی شخص کسی معاہدہ پر راضی ہو جاوے فریب نہیں ہے الا اُس حالت مین کہ حالات مقدمہ ایسے ہون کہ اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم ہے یا اُسکا سکوت برائے خود بمنزلہ بولنے کے ہو۔ (۱)

اس دفعہ مین مجکو اول لفظ مسامحت مین بحث کرنی منظور ہے لفظ مسامحت کا دفعہ ۴۹۷ - تعزیرات ہند مین مستعمل ہوا ہے۔

مسامحت امر شکایت شدہ کا علم اور اُسمین واقفیت رکھنے کو کہتے ہین۔ (۲)

چنانچہ فریب مین مسامحت قرار دینے کے واسطے یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ وہ شخص جسپر مسامحت کا الزام لگایا گیا ہے وہ قطعی اُس عمل سے واقف تھا جسطرح کہ اس دفعہ مین بیان کیا گیا ہے اور اُسکی یہ بھی نیت ہو کہ وہ فریق جس سے وہ معاہدہ کرتا ہے معاہدہ کے امر مین اس عمل سے دھوکا کھانے اور اُسکو یا اُس عورت کو اسطرح دھوکا کھائے جانے سے روکنے کو دانستہ باز رہا ہو۔ (۳)

اس لفظ کے وہ معنی جو عدالت ڈالبورل اینڈ ٹیری موسل کیسٹر نے بیان کیے ہین ظاہر ہوتا ہے کہ شوہر کی جانب سے اپنی عورت کی زناکاری مین مسامحت قائم کرنے کو یہ ضرور ظاہر ہونا چاہیے کہ شوہر نے اپنی رضامندی اُس کام کی دی اور واقعہ سے پیشتر وہ ایک معین ہوا اگر شوہر کا ارادہ یہ ہو کہ زنا کیا جائے اور وہ اسوقت مداخلت نکرے جب اُسکو کرنی چاہیے تو وہ مسامحت کا مجرم ہے۔ (۴)

شوہر کی جانب سے اسکی عورت کی زناکاری مین مسامحت کرنے کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ وہ واقعہ سے پیشتر ایک مددگار رہا ہو یا اُسنے عملی تدابیر

---

(۱)۔ دفعہ ۱۷۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء۔

(۲)۔ بولٹناک بنام بولٹناک ۳۲۔ لا جرنل رپورٹس۔ پ۔ م۔ اینڈ آئی۔

(۳)۔ میکراس قانون معاہدہ ہند صفحہ ۲۴۔

(۴)۔ امین بنام ج لا جرنل رپورٹس بر دہٹ ٹریبونل اینڈ ایڈمرلی۔ ص ۔۷۔

زنا کیے جانے کے واسطے پیدا کیے ہون بلکہ صرف یہ ہی کافی ہے اگر اُسکو اس امر کا وقوف تھا کہ زنا اُن معاملات کا جنکو اُسنے منظور کیا تھا اور جسکے واسطے اُسنے اپنی مرضی دی تھی نتیجہ ہوگا۔ (۱)

واضح ہو کہ فریب دو قسم کا ہوتا ہے ایک صریحی دوسرا ضمنی۔ صریحی فریب سے مراد کوئی چالاکی یا دہوکا دہی جو دوسرے کے پھسلانے یا اُسکو فریب یا دہوکا دہی کی غرض سے کیجاوے عدالت نسبت اس امر کے کہ وہ کس قسم کے معاملات مین مداخلت نکریگی کوئی قاعدہ خاص مقرر نہین کرسکتی کیونکہ فریب کے اقسام لاانتہا ہین۔ اگر کوئی خاص قاعدہ قائم کیا جائے تو ممکن ہے کہ فریق مستحق انصاف سے محروم رہے۔

فریب صریح پانچ قسم کا ہوتا ہے اول وہ جو دراصل تو واقعات کے لحاظ سے بغرض دھوکا دہی کیا جانا ظاہر ہو۔ دوسرے ایسا معاہدہ جسکو کوئی شخص جو عقل سلیم رکھتا تھا نکرتا اور نہ کوئی دیانت دار یا نیک نیت آدمی کرتا۔ تیسرے جو معاہدہ کے واقعات سے مستنبط ہوسکے۔ چوتھے وہ کہ علاوہ فریقین معاہدہ کے اورون کے فریب دہی کی غرض سے کیا جائے اور معاہدہ سے مستنبط ہوسکے۔ پانچوین وہ فریب کہ جو ایسے لوگون کے ساتھ کیا جائے کہ جسکو کسی جائداد کے آیندہ پانے کا حق ہو۔

عدالتہائے ایکوٹی مین فریب کا ثابت ہونا ضرور ہے مگر اسکے لیے یہ ضرور نہین ہے کہ فریب کی کوئی شہادت خاص دیجاوے اگر فریب حالات مقدمہ سے مستنبط ہوسکے تو یہ کافی ہے

مسئلہ قانونی یہ ہے کہ فریب سے کوئی استحقاق نالش پیدا نہین ہوتا۔ یہ مسئلہ متشابہ مسئلہ سابق کے ہے اور اس سے زیادہ تر تعلق رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ فریب سے کوئی شخص فائدہ نہین اُٹھا سکتا نہ اون لوگون مین جو مرتکب فریب یا فعل بیجا ہون

(۱) - کاٹی بنام کلٹی ۱۸۳۶ء جنرل رپورٹس پروبیٹ مسرمونیل اینڈ ایڈمرلی - ص - ۱۷۱ -

کوئی رسدی ہوسکتی ہے۔ اسی اصول پر عدالتہاے ایکوئی مین ایسے معاملات فریبی جیسے کہ دستاویز کو دبا رکھنا کہ جس سے اورون کو نقصان پہونچے۔

یا فریبًا ایسے افعالون کو روکنا کہ جنسے دوسرے کو نقصان پہونچے یا امانت مین فریب کرنا۔ یا ڈگریات یا احکام یا تجاویز کو فریبًا حاصل کرنا یا حدفاصل وجائداد ونکو اسطرح پر بدل دینا جس سے اُسکا امتیاز نہوسکے۔ یا فریب بمقابلہ قرضخواہان وغیرہ قابل انسداد ہین۔

فریب ضمنی وہ افعال یا معاہدات ہین کہ جو کو ظاہرا کسی نیت فاسد یا دہوکا دہی اشخاص دیگر سے پیدا نہوتے ہون۔ مگر دراصل اُسکا منشا یہ ہو کہ دوسرے کو نقصان پہونچے۔ یا وہ اعتبار جو ایک شخص نے دوسرے کا کیا ساقط ہوجائے۔ (۱) غرضکہ عدالت ایسے شخص کی معاون نہین ہوسکتی ہے جسکی نسبت فریب یا بے ایمانی ثابت ہو نہ اُسکی حق رسی کرسکتی ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ جب مدعی نے بیع نامہ فریبی اپنی حقیت کا بنام اپنے بھائی کے مقدمۂ سابق مین تسلیم کیا تو بعد سازشی قرار پانے اُسکے مدعی کو منصب نہین ہے کہ یہ حقیت مالکیت پر دعویدار ہو۔ (۳)

جب ڈگری مدعا علیہ مظہر حق مدعی ہے تو مدعی کو اختیار ہے کہ واسطے موقوفی نیلام جائداد نسبت ڈگری مدعا علیہ اور نیز واسطے نیلام بعلت ڈگری اپنی نالش کرے۔ (۴) ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ ڈگری نمبری بربناء سازشی صیغہ متفرقہ سے منسوخ

(۱)۔ اصول قانون صفحہ ۴۰۶۔

(۲) مسماۃ سکھائی بنام چندر سیکر مدراس مورخہ ۸۔ ستمبر سنہ ۱۸۵۱ء صدر دیوانی آگرہ۔

(۳)۔ بندا پرشاد بنام شیو غلام مورخہ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۰ء نمبر ۱۸۰۔ صدر دیوانی آگرہ۔

(۴)۔ کرپا رام بنام لچھمن مورخہ ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۰ء نمبر ۱۱۔ صدر دیوانی آگرہ۔

نہین ہوسکتی۔ (۱)

بیع نامہ رجسٹری شدہ جو انداد فریب ہوا ہو وہ بیع نامہ غیر رجسٹری شدہ پر جو براہ نیک نیتی عمل مین آیا ہو ترجیح نہین رکھتا۔ (۲)

اسی طرح دوسرے مقدمہ مین بھی تجویز ہوئی کہ دستاویز اصلی بغیر رجسٹری شدہ بمقابلہ وثیقہ رجسٹری شدہ مصنوعی کے معتبر ہے۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ جب کہ انتقال سازشی ہے خواہ قبل کا ہو یا بعد کا قابل منسوخی ہے اور نیلام ہونا باعلان اسکے تردید دعوی الفساخ نہین ہے۔ (۴)

ایک اور مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مداری نے حقیت اپنی اپنی زوجہ کے نام بیع کی تھی اب مدعیہ نے بوراثت اپنی مان کے دعوے حصہ پیش کیا مداری جوابدہ ہوا کہ بیع نامہ موسومہ مادر مدعیہ سازشی بنظر حفظ جائداد لکھا گیا تھا تجویز ہوئی کہ اگر فعل مداری بائع قابل اسکے نہین کہ اس سے فائدہ مند ہو مگر بعد تحریر بیع نامہ کے مداری مذکور نے اسی حقیت کو بنا مزد جائداد اپنی بضمانت مدعیہ مکفول کیا تھا مدعیہ نے تسلیم کر لیا تو بیع نامہ مذکور ساقط ہو گیا۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ اگر مشتری نے زرثمن خزانہ عدالت مین جمع کیا تو بیع نامہ بنیت فاسد سازشی نہین ہوسکتا (۶)
ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ جانکی نے دعوے زرلگان برج لال پر کیا بعد

(۱) پیجھو مل بنام کلومل مورخہ ۲۰ - اپریل سنہ ۱۸۶۸ء نمبر ۳۳ - صدر دیوانی آگرہ -
(۲) - مسماۃ پانندو بنام فرزند علی مورخہ ۲۱ - اپریل سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۶ - صدر دیوانی آگرہ -
(۳) - بھوانی رام بنام ہرکشن مورخہ ۴ - مئی سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۲۹ - صدر دیوانی آگرہ -
(۴) - رام دت بنام سیتا رام مورخہ ۱۰ - جولائی سنہ ۱۸۶۸ء نمبر ۹۹ -
(۵) - مداری بنام توکھی بی بی مورخہ ۱۱ - اگست سنہ ۱۸۶۸ء نمبر ۱۰۳ -
(۶) - بھوانی چوبے بنام شیو پرکاش مورخہ ۲۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۸ء نمبر ۱۱۱ -

دعوے مذکور بالمکند کے ہاتھ بیچ ڈالا اور گنیشی ڈگری موسومہ جانکی مین دعوے مذکور قرق کرا چکا تھا کہ نیلام ہوکر رام سہاے نے خرید کیا اور مشتری نیلام نے مقدمہ برج لال بنام راحتی نامہ داخل کردیا بعدہ بحق مشتری خوش خرید ڈگری ہوئی اب بدعوی مشتری نیلام باظہار انتقال سازشی موسومہ بالمکند ڈگری منسوخی بیع نامہ صادر ہوئی اور یہ فیصلہ تا بصدر بحال رہا - (۱)

جبکہ بائع نے بنظر تلف رسوم سرکار زرثمن واقعی سے کم مندرج بیع نامہ کرایا تو ایسے فعل ناجائز سے وہ مستفید بقیہ زرثمن کا جسکا زبانی اقرار اسکا بیان کرتا ہے نہین ہوسکتا - (۲)

جبکہ دستاویز وصیت نامہ فریبی و سازشی ہے تو گو دستاویز بین نامہ تاریخ مابعد کا تھا تاہم مطالبہ مرتہن بحال رکھا - (۳)

مدعی نے دعوے تنسیخ بیع نامہ ڈگری سازشی مدعا علیہ و واسطے حصول زر ڈگری اپنی کے کیا ضلع مین بہ نسبت مداخلت اصل ڈگری کے لحاظ دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء ہوا صدر سے بترمیم فیصلہ ہدایت ہوئی کہ بحالت ثبوت سازشی ڈگری مدعا علیہ کے حکم دینا چاہیے کہ جائداد مندرجہ بیع نامہ و ڈگری سازشی بعلت ڈگری مدعی نیلام کیجاوے (۴)

جبکہ بائع نے از راہ فریب بعد تحریر کرانے بیع نامہ داخل خارج و دینے دخل سے انکار کیا تو نالش بغرض دلاپانے مشتری سے اُس مالگزاری کے جو بائع کو بعد بیع دینی پڑی باظہار ذخیلکاری مشتری کے بلا حصول ڈگری تعمیل معاہدہ بیع نامہ

(۱) - بالمکند بنام رام سہاے مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۳۹۳ -

(۲) - گلاب بنام جواہر مورخہ ۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۳ -

(۳) - لکھمن لال بنام مسٹر وسمٹ صاحب مورخہ ۱۵ - مئی سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۱ -

(۴) - دیبی دین بنام کندم کنور مورخہ ۱۰ - مئی سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۱۰۳ -

جائز نہین ہے - (۱)

دعوے مدعی بنام مشتری و وکیل کے باظہار ہونے بیع نامہ وضعی و داخل ہونے اقبال دعوے سازشی بدعوے انفساخ ڈگری جائز قرار پایا - (۲)

مدعی نے دعوے اپنے کو ثابت کیا اور دستاویز رہن نامہ ثانی کہ جس سے مدعا علیہما نسبت رکھتے ہین سازشی و جھوٹی بارادۂ حق تلفی مدعیون کے لکھی گئی تھی منسوخ ہوئی (۳)

دستاویز رجسٹری شدہ مین وثیقہ اصلی معتبر ہے نہ وضعی نہ جعلی - (۴)

جبکہ بیع نامہ پر رجسٹری نہین ہے نہ گواہی اشخاص معتبر کی او تاریخ تحریر بیع نامہ سے دوسرے روز نالش دائر ہوئی اور بائعان کی طرف سے وکالت نامہ چنی لال وکیل کا داخل ہوکر صلحنامہ ہوگیا اس عجلت سے جو کارروائی ہوئی اشتباہ قوی ہونے بیع نامہ مصنوعی کا ہے لہذا بمنسوخی فیصلہ ضلع بانفساخ بیع نامہ و وکالت نامہ و ڈگری و صلحنامہ کی ڈگری ہوئی اور چنی لال عہدۂ وکالت سے موقوف ہوا - (۵)

جب درمیان فریقین معاملہ ناجائز ہو تو معاملہ ناجائز سے کوئی شخص فائدہ نہین اٹھا سکتا نہ عدالت سے استعانت اسکی ہوسکتی ہے - (۶)

تجویز ہوئی کہ اصول قانونی مستدلۂ مدعی متعلق مدعی ہے جو بغرض نفاذ دعوی فریبی و سازشی کے خواستگار امداد قانونی کا ہے نہ مدعا علیہ کے جو واسطے نفاذ

(۱) - نواب عابد علی مرزا بنام بابو جمنا داس مورخہ ۲۶ - جون سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۲۴۴ -

(۲) - چھمن رائے بنام مساۃ محمدی بی بی مورخہ ۲۵ - مارچ سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۹۵ -

(۳) - موہن سنگھ بنام روشن سنگھ مورخہ ۳ - اپریل سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۰ -

(۴) - منصب علی خان بنام رودر سنگھ مورخہ ۹ - اپریل سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۲۰۲ -

(۵) - نند رائے بنام جگت سنگھ مورخہ ۲ - مئی سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۴۸ -

(۶) - شیخ غفور بخش بنام بابو ٹھاکر داس مورخہ ۱۰ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۶ -

معاملہ مذکور کے خواستگار نہین ہے۔ (۱)

ایک دستاویز جو ایک شخص نے اپنے کارندہ کے نام لکھدی تھی اسوجہ سے منسوخ کی گئی کہ کارندہ نے ازروے دھمکی و غلط بیانی فریباً اُسکو لکھوالیا اور نویسندۂ دستاویز کو ضعف عقل بمرتبۂ غایت تھا۔ (۲)

اقبال دعوے چند مدعاعلیہم کا سازشی ثابت ہوکر دعوے دخل اراضی مین تجویز ہوئی کہ ایسے اقبال دعوے پر کہ جس سے تقسیم ناممکن ہے لحاظ نہین ہوسکتا۔ (۳)

مثل تنسیخ بیع نامۂ سازشی وہ اقبال دعوے نسبت بسوت زمینداری و دلاپانے زر مالگزاری دیوانی مین بنام شرکا موضع جائز قرار پائی۔ (۴)

منجملہ بالکشن و پران ناتھ دائنان تمسک کے حق پران ناتھ بعلت ڈگری نیلام ہوا کہ مدعاعلیہم نے خرید کیا بعدہ مدعی و بالکشن نے بنام اصل مدیون و زوجۂ پران ناتھ متوفی نالش کی کہ اصل مالک زرتمسک مدعی ہے نام پران ناتھ براے نام بطور اسم فرضی لکھا گیا بلکہ پران ناتھ نے اقرارنامہ بھی اصل مالک مدعی کو لکھدیا ہے اور اصل مدیون نے اقبال دعوے داخل کیا بمقابلۂ مدعاعلیہم خریدار نیلام مجیب کے اقرارنامۂ مصنوعی وسازشی قرار پاکر بنظر اقبال دعوے اصل مدیون کے بحق مدعی ڈگری ہوئی اور لکھا گیا کہ یہ ڈگری بنسبت دائنان پران ناتھ مؤثر نہوگی کہ صدر سے فیصلہ بحال رہا۔ (۵)

دعوے دخل مین جو فریباً قبضہ اراضی پر کرلیا گیا ہو تمادی ایام تاریخ وقوع فریب سے

(۱)۔ جی منگل سنگھ بنام سید رحمت اللہ مورخہ ۲۳۔ اگست ۱۸۶۲ء نمبر ۳۰۵

(۲)۔ بسنت سنگھ بنام زاہد خان مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۸۶۲ء نمبر ۴۰۸۔

(۳)۔ رام بہلو راے بنام ویلو راے مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۶۲ء نمبر ۶۰۰

(۴)۔ چیت رام بنام منشی رام سہاے مورخہ ۲۔ جنوری ۱۸۶۳ء نمبر ۵۰

(۵)۔ کدار ناتھ بنام دیت نراین مورخہ ۱۲۔ مارچ ۱۸۶۳ء نمبر ۹۲

محسوب نہوگی بلکہ اُسوقت سے جبکہ فریب مذکور تحقق ہوا۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ بیع نامہ رجسٹری شدہ اصلی و واقعی کو بمقابلہ بیع نامہ غیر رجسٹری شدہ کے ترجیح ہے نہ سازشی و فریبی کو۔ (۲)

مدعا علیہ مجاز اس امر کا ہے کہ نسبت جواز دستاویز مدعی متعرض ہو کر مدعی سے ثبوت اصلیت و واقعیت اُس معاملہ کا جو بذریعہ دستاویز بنا، دعوے کے منعقد ہوا ہو طلب کرے اور اُس شخص کو جو کسی دستاویز سازشی و مصنوعی کو نافذ کرانا چاہتا ہو عدالت سے مدد نہین مل سکتی نہ اُسکے فریق ثانی کو جو واسطے اُس دستاویز کے اُس بنا پر نالش نہو کہ مین نے دستاویز سازشی لکھدی تھی۔ (۳)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ درصورت ثبوت اخفاے فریبی نالش اندر میعاد قرار پاویگی لہذا اُس اخفاے فریبی کو امر تنقیح طلب قرار دینا چاہیے۔ (۴)

دو فریق مخالف جو سابق مقدمہ مین تھے اُنکی طرف سے دستاویز تحریر ہونا اُس زمانہ مین جبکہ اُنکے باہم نزاع تھا فریبی قیاس نہ ٹھہرا۔ (۵)

دعوے واسطے حصول حقیت بربنا، ایسے معاملہ کے جسمین آمیزش فریب کا ہونا مسلم ہو قابل سماعت نہین ہے۔ (۶)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ جب نالش نمبری اس بیان کے ساتھ کیجاوے کہ حکم

(۱)۔ رام سروپ بنام بابو کرپارام مورخہ ۲۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۶۱۔

(۲)۔ نکھند لال بنام چھبن رائے مورخہ ۱۰۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۱۷۰۔

(۳)۔ گوردیال بنام بالک گر مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۸۵۔

(۴)۔ مسماۃ صغرا بی بی بنام راج بی بی مورخہ یکم اگست سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۵۶۹۔

(۵)۔ آتما رام بنام بنسا بائی مورخہ ۹۔ جنوری سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۰۸۔

(۶)۔ شیخ جیون بنام نعمت بی بی مورخہ ۱۹۔ اپریل سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۴۸۷۔

اجرا ڈگری بربنا سازش و فریب صادر ہوا اور ڈگری سازشی و فریبی ہے تو نالش نمبری واسطے منسوخی ڈگری منجانب فریق مقدمہ ہوسکتی ہے دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۲۰ - سنہ ۱۸۶۱ء مانع نہین ہے - (۱)

ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۵۹ء مین دفعہ ۲۴۴ - ہم مضمون دفعہ ۱۱ - ایکٹ ۲۰ - سنہ ۱۸۶۱ء کے ہے -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب معاملہ بیع بعد رجوع نالش مدعی وقوع مین آیا کہ مدعی کو اجازت گذرانے تتمۂ عرضی اور شمول کرنے اُس جائداد نا داران کے جو فریقاً بذریعۂ دستاویز منتقل ہوئی دی گئی تو ایسی حالت مین دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ - سنہ ۱۸۵۹ء (ہم مضمون دفعہ ۳۳۴ - ضابطۂ حال) عارض دعوی نہین ہے - (۲)

جو شخص اقبال خلاف اپنے مطلب کے عمداً داخل کرے عدالت سے صحیح متصور ہو کر ڈگری مطابق اُسکے چاہیے پھر مقبل اسوجہ سے کہ وہ جھوٹ ہے اور یہ نتیجہ ایسے وعدۂ فریبی کا جو اُس سے کیے گئے تھے داخل ہوا تھا ڈگریات اقبالی کو منسوخ نہین کرا سکتا تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ اقبال مذکور بلا علم و رضامندی داخل ہوا لہذا دعوے منسوخی ڈگریات ڈسمس ہوا باوجودیکہ انھین ڈگریات کی نسبت ولی مدعا علیہ نے بمقابلۂ اصل ڈگریدار کہ اُس سے مدعا علیہ مقدمۂ ہذا نے ڈگریات خریدی ہین فریبی و سازشی ہونا بنظر حق تلفی مدعا علیہ ظاہر کیا تھا - (۳)

اگر بیع خانگی براہ نیک نیتی و دیانتداری عمل مین آئے تو جائز ہے لہذا بیع خانگی مقدمۂ ہذا جو قبل قرقی واقع ہوئی تھی مطابق اُسکے بہ منسوخی نیلام ڈگریدار مشتری کے

(۱) - پراگ اوتدمہا بنام مساۃ دوہما مورخہ ۹ - جون سنہ ۱۸۶۴ء نمبر ۱۰۵ -

(۲) - مسٹر جارج ٹیرسن صاحب بنام شیخ پیر بخش مورخہ ۱۱ - اگست سنہ ۱۸۶۴ء نمبر ۱۷۵ -

(۳) - راجہ پرتھی سنگھ بنام رانی جینا کنور مورخہ ۲ - دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۷۹ -

حق مین ڈگری ہوئی ۔ (۱)

جس اراضی کی قرقی اجراء ڈگری مین ہوئیٹہ بابت اُس زمانہ آیندہ کے فسخ متصور ہے اور جب کوئی شخص بخوف اسکے کہ اراضی نیلام ہوکر دوسرے شخص کو منتقل ہوجائیگی لگان معمولی سے کم پڑے تو انتقال اراضی متصور ہوگا اور منجانب مشتری نیلام نالش منسوخی پٹہ فریبی وقبضۂ اراضی ونقصان مطالبہ فریبی دیوانی مین ہوسکتی ہے نہ محکمۂ مال مین ۔ (۲)

ایک ڈگری مین جو بحق تین برادران رسپانڈنٹ صدر الصدور نے صادر کی تھی اُسمین بیع نامہ واقرارنامہ وغیرہ سب فریبی وسازشی تجویز ہوئی تہین تو وہ تجویز نسبت وقعیت معاملات مذکور کے کافی متصور ہونی چاہیے ۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ اگر نالش ازجانب مدعی فریبًا دائر ہوئی تو فیصلہ مشعر ڈسمس نالش بحال نہین رہ سکتا ۔ (۴)

بنظر حالات مقدمہ تجویز ہوئی کہ بیع نامہ مستدلہ مدعی فریبی و باطل بمقابلہ ڈگری ڈگریدار کے ہے ۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ اگر کوئی شخص کسی شکستہ حال سے جسپر ڈگریان جاری ہون کوئی جائداد خرید کرے اور بائع کو جائداد اور اُسکے منافع پر قابض اور متصرف رہنے دے توگو اُسنے نیک نیتی سے وہ جائداد خرید کری ہو مگر بلا ثبوت شافی اس امر کے کہ مشتری نے

(۱) ۔ بہاری سنگہ بنام گنگا سنگہ مورخہ ۲۷ ۔ مئی سنہ ۱۸۶۳ء نمبر ۱۵۱۵ ۔

(۲) ۔ ساہو رام نراین داس بنام بھگونت سنگہ مورخہ ۴ ۔ مئی سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۴۶ ۔

(۳) ۔ بھوپ نراین بنام رگھناتہ گوبند رائے مورخہ ۱۲ ۔ اگست سنہ ۱۸۶۹ء نمبر ۳۰ ۔

(۴) ۔ مسماۃ گلبھان بنام مسماۃ ننو وغیرہ مورخہ ۷ ۔ دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۳۴۲ ۔

(۵) ۔ بہاری لال بنام جگدیپ پرشاد مورخہ ۲۶ ۔ جون سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۰۹ ۔

خرید کرکے زرثمن ادا کیا و نیز بدون تصریح کافی اُن امور استثنائی کے جو بیع مذکور سے آشکارا ہون حکام عدالت کو ایسے انتقالات کا جائز قرار دینا قرین انصاف نہین ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین مدعی کی جائداد فریباً منتقل ہوگئی تھی اُسمین یہ تجویز ہوئی کہ نا برد مستحق دلاپانے اُس ہرجہ یا نقصان کا ہے جو اُسنے ایسے انتقال فریبی کے باعث اٹھایا اصل انتقال کنندہ سے اور اُس شخص سے جو اصل مغوی و تحریک کنندہ معاملہ کا قرار پایا ہو و نیز اپنے کارندہ سے جو انتقال مذکور پر راضی ہوا اپنی خریداری سے ہے جسنے باوصف آگاہی اُن امور کے جو اشتباہ پیدا کرنے کے لیے کافی تھے اُن اشخاص کے ساتھ جسکو بیع کا اختیار نہ تھا معاملہ کیا ہے۔ (۲)

مدعی ڈگریدار نے بدین بیان نالش کی کہ انتقال مدیون سازشی و فریبی ہے یہ نالش جائز قرار پائی۔ (۳)

دائن واسطے منسوخی انتقال سازشی و فریبی اپنے مدیون کی نالش کرسکتا ہے گو انتقال سازشی قبل از نالش قرضہ مدعی ہوا ور گو اُس قرضہ مین کفالت نہو۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ ڈگریدار کو اختیار ہے کہ جبتک ڈگری اُسکی قابل نفاذ رہے کسی وقت درخواست نیلام کرا پانے جائداد مدیون کی گذرانے اگر مدیون ڈگری اپنی جائداد فریباً کسی شخص کے نام منتقل کردے تو ڈگریدار نالش منسوخی معاملات و استقرار اس بات کے کہ جائداد متعلقہ معاملات میری اجراء ڈگری مین نیلام کیجاوے کرسکتا ہے۔ (۵)

---

(۱)۔ کلیان سنگھ بنام دولہا دھر سنگھ مورخہ ۲۔ جولائی ۱۸۶۶ء نمبر ۳۴۔

(۲)۔ ٹی ڈارٹن صاحب بنام منالال وغیرہ مورخہ ۱۳۔ جولائی ۱۸۶۶ء نمبر ۴۔

(۳)۔ سری سنگھ بنام اصغر علیخان مورخہ ۲۔ نومبر ۱۸۶۸ء نمبر ۱۳۰۔

(۴)۔ سجن کنور بنام پرتھو لال مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۶۸ء نمبر ۱۴۷۔

(۵)۔ ساہو نراین داس بنام بدھالال مورخہ ۱۳۔ جنوری ۱۸۶۹ء نمبر ۱۳۶۲۔

خرید از نیلام اجراء ڈگری جملہ دادوستد اور معاملات مدیون ڈگری پر نسبت اس جائداد کے جو اُسنے خریدی ہے اُسی طرح پر اعتراض کرسکتا ہے جیسے کہ ڈگریدار قبل نیلام کرسکتا ہے اور وہ بیان کرسکتا ہے کہ مطالبہ کا ثبوت جائداد پر مقصود ہے فریبی اور سازشی ہے لہذا باطل ہے جملہ انتقالات جو بعد قرقی عمل مین اوین ساقط ہین اور انتقال فریبی بھی اگر قبل قرقی کے ہون باطل قرار پانے کے لائق ہین۔ (۱)

ایک مقدمہ مین مدعیہ کا یہ دعوے تھا کہ دستاویز بذریعہ فریب مختار کے باعث ناواقفیت اور بلا ادا ے زرثمن کافی تحریر ہوئی اور یہ بھی کہتی ہے کہ جو راہن کہ درحقیقت ایک مشتری بے نامی منجانب مختار کا رتھا بعد خرید باطلہ کے اُسنے جائداد کو سماۃ گلابو زوجہ بسنت لال مختار کے نام منتقل کردیا جو ایک جزو جائداد خود مختار مدعی نے خرید ا اور مختار معتمد علیہ تھا لہذا اُسپر ثابت کرنا اس بات کا واجب تھا کہ بیع مذکور بعوض زرثمن معقول وکافی کے عمل مین آیا اگر کوئی شخص غیر مشتری ہو تو شخص مذکور پر ثابت کرنا کافی ہوتا کہ بیع مذکور اُس شخص کی جانب سے عمل مین آیا جسکو اجازت فروخت کی منجانب مالک حاصل تھی۔ (۲)

باوجودیکہ مدعا علیہم نے بموجب دفعہ ۵۲ و ۵۳ - ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء دستاویز کو جاری کرایا تھا نالش واسطے منسوخی اُسکے بربنا ءسازش وفریب جائز قرار پائی۔ (۳)

حالات مقدمہ یہ ہین کہ رسپانڈنٹ نے اُس روپیہ کو جو رنجیت ایک شخص نے چند دائنان اپنے کے واسطے دیا تھا صرف اپیلانٹ کو بلا اجازت رنجیت کے دے دیا چنانچہ اُس روپیہ کی بابت رسپانڈنٹ پر رنجیت کے حق مین ڈگری ہوئی اب رسپانڈنٹ

(۱)- امراوسنگھ بنام بھموسنگھ مورخہ ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۸۸ء نمبر ۱۸۱۱-

(۲)- مسماۃ رابل بی بنام دھانی لال مورخہ ۳ - مئی سنہ ۱۸۸۱ء نمبر ۱۶-

(۳)- سری رام بنام حکم سنگھ مورخہ ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء نمبر ۱۲۳-

واسطے واپسی روپیہ کے اپیلانٹ پر دعوے کرتا ہے - تجویز ہوئی کہ اگر روپیہ اپنی خوشی سے بلا فریب دیا گیا ہوتا تو بھی وصول نہو سکتا الا اُس صورت مین کہ یہ ثابت ہوجاتا کہ غلطی سے دیا گیا واضح ہوتا ہے کہ روپیہ بفریب ذہی رغبیت دیا گیا تو یہ نالش قائم نہین رہ سکتی ایسی صورت مین مدعی مجاز عدالت مین آنے کا نہین ہے واسطے حصول دادرسی نتایج اپنے فریب کے - (۱)

ڈگری چند مدیونان پر مشترکا صادر ہوئی اُسکو ایک مدیون نے ایک شخص فرضی کے نام سے خرید کی اور جائداد دوسرے مدیون کی نیلام کرائی تجویز ہوئی کہ وقت نیلام کے ڈگری کالعدم نہ تھی بلکہ قابل انفساخ تھی لیکن نیلام جو اُسکے اجرا مین عمل مین آیا جائز ہے - (۲)

مدعی نے پہلی نالش واسطے اثبات استقرار حق اپنے حصہ منجملہ زر رہن کے دائر کی اور ڈگری پائی اُسکے بعد معلوم ہوا کہ قبل نالش کے مدعا علیہ نے زر رہن راہنان سے وصول کر لیا ہے اور فریبًا مدعی سے چھینا گیا ہے تب دوسری نالش مدعی نے بقدر حصہ اپنے منجملہ زر وصول کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش جائز ہے دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ - سنہ ۱۸۵۹ء عارض دعوے نہین - (۳)

دفعہ ۷ - ہم مضمون دفعہ ۴۳ - ضابطہ دیوانی حال کے ہے -

اگر خریدار ڈگری کی نسبت یہ عذر ہو کہ خریداری اصلی نہین ہے فرضی ہے اور یہ درخواست دربارۂ خریداری نامنظور کیجاوے تو اُسکا اپیل نہین ہوسکتا - (۴)

(۱) - مولچند بنام اجودھیا پرشاد مورخہ ۲۹ - جون ۱۸۷۱ء نمبر ۳۹۳ -
(۲) - ابوالمنصور بنام عبد المجید عرف سبحان میان مورخہ ۳ - اگست ۱۸۷۷ء کلکتہ جلد ۲ حصہ ۱ صفحہ ۹
(۳) لچھمن سنگھ بنام سانول سنگھ مورخہ ۲ - جنوری ۱۸۷۸ء سلسلۂ الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۳۴۵ ...
(۴) سوبھا بی بی بنام مرزا سخاوت علی مورخہ ۴ - جنوری ۱۸۸۰ء سلسلۂ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۷ صفحہ ۱۳۷ -

عدالت پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ جو فریق واسطے منسوخی دستاویز کسی معاملہ کی اس بنیاد پر نالش کرے کہ معاوضہ غیر کافی تھا تو معاوضہ غیر کافی ثابت کرانا اُسکا کام ہے۔ (۱)

نالش مین جو نابالغ کی طرف سے واسطے منسوخی صلحنامہ کے جو باجازت عدالت کے ہوا تھا کہ جو فریب یا غلطی سے حاصل کی گئی تھی عدالت کو اختیار تحقیقات اس امر کا حاصل نہین ہے کہ منسوخی صلحنامہ سے فائدہ نابالغ ہے یا نہین۔ (۲)

قانون میعاد سماعت مین بھی حکم ہے کہ جب کوئی شخص جسے استحقاق نالش رجوع کرنے یا درخواست گذراننے کا حاصل ہو بفریب اُس استحقاق یا اُس دستاویز کے علم سے جسپر وہ استحقاق مبنی ہو باز رکھا گیا ہو۔ اور جس حالت مین کہ کوئی دستاویز جو واسطے استقرار حقیت کے ضروری تھی بفریباً مخفی کی گئی ہو تو میعاد جو مقدمہ کے رجوع کرنے کے لیے مقرر ہے۔

(الف)۔ ایسے شخص پر جو مجرم فریب یا اُسمین شریک ہونے کا ہو یا۔

(ب)۔ ایسے شخص پر جو اُسکے ذریعہ سے بغیر نیک نیتی کے اور بلا ادا معاوضہ قیمتی کے دعوے کرتا ہو اُسوقت سے محسوب ہوگی جبکہ وہ فریب اول مرتبہ اُس شخص کو معلوم ہو جس سے اُسکے سبب سے ضرر پہونچے یا درصورت مخفی کیے جانے دستاویز کے اُسوقت سے شمار کیجائیگی جبکہ مرتبہ اول وسیلہ اُسکے پیش کرنے یا جبراً اُسکو پیش کرانے کا حاصل ہوا ہو۔ (۳)

ایک مقدمہ مین مدعی نے نالش حق شفع بربناے واجب العرض بعد انقضاء

(۱)۔ اڈمنسٹریٹر جنرل بنگال بنام جگیشر رائے وغیرہ کلکتہ ۳۔ صفحہ ۱۹۲۔

(۲)۔ بی بی سبحان بنام عبد العزیز۔

(۳)۔ دفعہ ۱۸۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء۔

میعاد ایک سال اس بیان سے دائر کی کہ مدعی اپنے استحقاق رجوع نالش سے بوجہ فریباً محروم رہا کہ ایک شریک نے نالش شفع سازشی دائر کی تھی اور بعد انقضاء ایک سال کے فریباً صلح کرلی عدالت ماتحت نے اس حجت کا فیصلہ نہین کیا تجویز ہوئی کہ امورات ذیل عدالت ماتحت اس امر کا فیصلہ کرے۔

(۱) - آیا پیر بخش کی نالش شفع بنام مشتری کے شروع سے سازشی یا نمائشی ہے۔

(۲) - آیا اثنا کردہ ان مین ایسی ہوگئی اور مدعیہ کے دعوے وحق شفع کے زائل کرنے کے لیے یہ سازش مشتری وہ نالش ختم کی گئی۔

(۳) - آیا مدعیہ کو اندر میعاد ایک سال کے ماہ مئی سنہ ۱۸۷۸ء سے اس امر کے باور ویقین کرنے کی وجہ تھی کہ پیر بخش کی نالش واقعی اور بہ نیک نیتی نہ تھی۔ (۱)

وینکٹا رمنا نے ایک ڈگری بنام ویراما حاصل کی اور اُسکے اجرا مین اُسکو قبضہ بذریعہ منادی کے دیا گیا کیونکہ اراضی اسوقت مین لقبضہ اسامیان تھی بعد اُسکے وینکٹا رمنا نے نالش بنام ویراما اور اسامیون کے واسطے دلاپانے قبضہ اُس اراضی کے دائر کی اور ویراما نے یہ عذر کیا کہ جو ڈگری وینکٹا رمنا نے حاصل کی وہ ایک نتیجہ سازش مابین خود اُسکے اور وینکٹا رمنا کے تھی اور اُسکی غرض یہ تھی کہ ویراما کے دائنان کی حق تلفی کیجائے تجویز ہوئی کہ ویراما کو منصب اس عذر کے پیش کرنے کا نہ تھا۔ (۲)

شرح فقرۂ پنجم کی صورت اسطرح ہے کہ جبکہ مدعی نے گورنمنٹ سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ خاص خاص گھوڑون کو فوج کے واسطے رکھیگا اور مدعا علیہ نے گورنمنٹ کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ مین اُنکا دانہ گھانس مہیا کرونگا اور مدعا علیہ نے

(۱) مقیمہ بی بی بنام محمد عظیم الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۷۔ کتاب اردو۔

(۲) - وینکٹا رمنا بنام ویراما مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۷ کتاب انگریزی انڈین لا ریورٹ

مدعی سے یہ اقرار کیا کہ اس امر کے بدل مین کہ تم مجھسے گھانس اور دانہ نہ لو مین اُسکو رقم ہر ایک دن کے گھانس و دانہ کے واسطے جو مین مہیا کرسکون تمکو دیا کرونگا یہ معاملہ کالعدم قرار دیا گیا کیونکہ گورنمنٹ پر دھوکے کا عمل کیا گیا (۱)

شرح فقرہ ششم۔ واضح ہو کہ جو معاملات خلاف مصلحت عامہ اور خلاف تہذیب ہین عدالت اُنکی مدد نہین کرتی۔ جیسا کہ نظیر ذیل مین تجویز ہوا ہے کہ دعوے مشاہرہ طوائف کا جو حرام کاری کے واسطے نوکر رکھی گئی ہو قابل سماعت دیوانی نہین ہے۔ (۲)

ایک دختر جو بوجہ حرام بطن طوائف سے پیدا ہوئی مدعی کو دلائی جائیگی اس وجہ سے مدعی پدر دختر تعلیم اور تربیت شائستہ دیگا اور مدعا علیہا پیشہ طوائفی سکھائیگی باوجود اسکے کہ حکم ہے کہ اولاد حرام کی مالک اُسکی والدہ ہے۔ (۳)

ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کی کہ زمیندار اپنے مکان کے کرایہ کی نالش جو اُسنے کسی فاحشہ کو دیدہ و دانستہ واسطے سکونت اور پیشہ حرام کاری دیا تھا نہین کرسکتا۔ (۴)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ نالش واسطے حصہ اُس روپیہ کے جو بذریعہ بھیک جمع کیا گیا ہو نہین ہوسکتی۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ دعوے واپس پانے اُس گھوڑے کے جو بطور نذر دیا گیا تھا

(۱)۔ دہیس بنام بیلڈون جلد ۲۔ ڈگلس رپورٹس صفحہ ۵۰۴۔

(۲)۔ صاحب جان بائی بنام مسماۃ پاربتی مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۶۹ء صدر آگرہ۔

(۳)۔ مسماۃ بندا طوائف بنام کاسٹن صاحب نمبر ۲۔ مورخہ ۵۔ فروری ۱۸۶۲ء

(۴)۔ گوری ناتھ بنرجی بنام مادھو منی فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۶۶ء

(۵)۔ ہرلال بنام جوالا کھن لال مورخہ ۳ اپریل ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۱۳۔ صدر آگرہ۔

جائز نہیں ہے۔ (۱)

مدعیہ جو بطور زوجۂ مدخولہ کے رہی اور بذریعۂ اقرارنامہ رجسٹری شدہ کے زر سالانہ مقررہ پاتی رہی بعد فوت شوہر کے اسکے پانے کی دعویدار ہوئی تجویز ہوئی کہ ایسا معاہدہ خلاف تہذیب نہین اور اقرار نامہ کا بدل جائز ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ ضامن نے ایک ڈگری کے ایفاء کا باقساط معاہدہ کیا اور اصل مدیون نے ضامن سے اقرار کیا کہ اگر قسط پر ہم روپیہ ادا نکرین تو ضامن جائداد پر قبضہ کرلے قسط پر روپیہ ادا نہوا ضامن نے قبضہ جایا اصل مدیون نے کل زر ڈگری یعنے اقساط منقضیہ و غیر منقضیہ ادا کردین ہائی کورٹ نے تجویز کیا کہ بجائے ادا ہو جانے کل زر ڈگری یکمشت کے یہ معاہدہ خلاف مصلحت عامہ ہے۔ (۳)

بمقدمۂ رضا خان متعلقہ مندرجۂ عدالت ہائی کورٹ مدراس سے تجویز ہوئی کہ اگرچہ رواج قدیم ثابت ہے تاہم عدالت کو بذریعہ استقرار اس حق کے جسکی بابت استدعا ہے ایک رواج خلاف تہذیب کو تسلیم کرنا پڑیگا یعنے ایک مجمع عورات فعل شنیعہ سے تنہا متمتع ہون اور یہ حق ایسا ہے کہ اسکو کوئی عدالت روا نہین رکھ سکتی۔ (۴)

مدعیہ کا خاوند مقید جیلخانہ تھا زید نے بوعدۂ رہا کرانے خاوند مدعیہ کے مدعیہ سے پچاس روپیہ لیا خاوند مدعیہ رہا نہوا تو مدعیہ نے نالش واپسی مبلغان لے دائر کی

(۱) - چودھری سیورام سنگھ بنام کپتان سرسٹن صاحب مورخہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۸۶۳ء۔

(۲) - مان کنور مدعیہ بنام مان سنگھ وجودھا کنور مورخہ ۱۰ - اگست سنہ ۱۸۷۵ء مطبوعہ کتاب فروری سنہ ۱۸۷۶ء الہ آباد جلد ۱ - صفحہ ۴۷۰ -

(۳) - مساۃ لال بینی وغیرہ بنام کدرت دوبے مورخہ ۲ - اگست سنہ ۱۸۶۹ء نمبر ۱۶ - اپیل عام ہائی کورٹ الہ آباد

(۴) - چنتا ادستی بنام بکاری جتنی مورخہ ۲۲ - اگست ۱۶۶ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ء ہائی کورٹ مدراس جلد ۲ - صفحہ ۱۶۰ - انڈین لا رپورٹ -

تجویز ہوئی کہ یہ معاہدہ خلاف مصلحت عامہ کے ہے لہذا قابل نفاذ نہین - (۱)
ایک شخص مسلمان نے بروقت نکاح اپنی عورت کو یہ اقرارنامہ لکھدیا کہ وہ اپنی کل جائداد و کمائی زوجہ کو دیا کریگا اور بلا رضامندی زوجہ کوئی کام نکریگا اور خود نہ اُسکو دیا کریگا اُسکے باپ کے گھر سے دوسرے مکان مین نہ لیجائیگا بلا مرضی زوجہ دوسری شادی نکریگا اور اگر بلا اجازت زوجہ کوئی فعل کرے تو نکاح فسخ ہوجائیگا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ چند شرائط معاہدہ دستاویز خلاف مصلحت عامہ ہین اسلیے نفاذ انکا مناسب نہین نظر بحالات مقدمہ ڈگری صرف نان ونفقہ کے قائم رہی - (۲)
تجویز ہوئی کہ بمجولابی عورت کے بدلنا جائز نہین ہے بلکہ معاوضہ اقرار خدمت متصور ہونا چاہیے - (۳)
مدعا علیہ نے بمعاوضہ ایک سو روپیہ کے اقرار شادی کردینے اپنی دختر نابالغہ کا مدعی کے ساتھ کیا مدعا علیہ اپنے اقرار کے پورا کرنے سے قاصر رہا مدعی نے نالش واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے جو بطور معاوضہ اقرار مذکور ادا کیا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش دائر نہین ہوسکتی - (۴)
ایک مقدمہ مین مدعی بربناء بیع نامہ دعویدار مداخلت ہوا مدعا علیہ نے عذر کیا کہ زرثمن واسطے دینے رشوت کے کیا گیا تھا لہذا معاہدہ ناجائز ہے تجویز ہوئی کہ کوئی ثبوت

(۱) - بریہا عورت بنام دوکناتھ سرکار صفحہ ۳ - جلد ۹ - بنگال لارپورٹ -
(۲) - مسماۃ بوبو بی بی بنام فیض بخش صفحہ ۵ - جلد ۱۰ - بنگال لارپورٹ -
(۳) - سدھرج کنور بنام بکرماجیت سنگھ مورخہ ۱۰ - اپریل ۱۸۷۳ء سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۳ جنوری ۱۸۸۰ء
(۴) - رام چندر سین بنام ادیتو سین مورخہ ۳۰ - جولائی ۱۸۸۴ء سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ حصہ ۱۰ انڈین لارپورٹ صفحہ ۱۰۵۴ -

اس بات کا نہین ہے کہ خریدار کو اُسکے فعل ناجائز سے اطلاع تھی پس معاہدہ ناجائز نہین ہے۔ (۱)

کوئی انتقال رہن نامہ جو بعوض بدل معقول کے بموجب دفعہ ۲۳ قانون معاہدہ بوجہ خلاف مصلحت عامہ ہونے کے کالعدم نہین ہے۔ (۲)

جو معاہدہ بطور قمار بازی مقدمہ کے ہو وہ قابل انفاذ نہین ہے۔ (۳)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب مدعا علیہ نے بغرض ادای اخراجات نالش دخل جائداد غیر منقولہ مدعی کو جو تنگدست تھا کچھ روپیہ اس اقرار سے دیا کہ مدعا علیہ اخراجات مقدمہ اپنے پاس سے ادا کریگا اور مدعی نصف جائداد مع نصف واصلات بخرچہ کے مدعی کو بحالت کامیابی کے نالش رجوع ہوئی اور مدعی کامیاب ہوا اور مدعا علیہ نے نصف جائداد کا دخل حاصل کیا مدعی نے نالش دخل اس بیان سے دائر کی کہ معاہدہ ناجائز و کالعدم ہے ہائیکورٹ سے معاہدہ ناجائز قرار پایا اور مدعا علیہ کو کل خرچہ مع سود فیصدی ۶ کے دلایا گیا۔ (۴)

مدعی نے اقرار شادی کر دینے اپنی دختر کا مدعا علیہ کے بھتیجے کے ساتھ بعوض چار سو روپیہ کے کیا یہ بیان نہین کیا کہ زر مذکور جہیز یا قرار داد روپیہ کے لیے تھا دو سو روپیہ ادا کیا گیا اور باقی کے لیے مدعا علیہ نے ایک دستاویز تحریر کر دی شادی حسب طریق دستور کے عمل مین آئی اب مدعی نے نالش بر بناء دستاویز دائر کی۔

(۱)۔ سلسلۂ کلکتہ جلد ۸ حصہ ۱۔ ماہ جنوری ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۴۔ انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۲)۔ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۔ کیول دن مالی بنام فقیرا جیون۔

(۳)۔ لوک اندر سنگھ بنام روپ سنگھ الہ آباد صفحہ ۵۔ دیکھو نوٹ ۱۸۹۷ء

(۴)۔ حسین بخش بنام احمد بخش الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۸۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

تجویز ہوئی کہ بدل بابت دستاویز کے ناجائز نہ تھا۔ (۱)

دفعہ ۲۶ - جب کسی جائداد کے انتقال کی عبارت مین یہ قید ہو کہ کوئی شخص جائداد پر استحقاق پانے سے پہلے فلان شرط کی تعمیل کرے تو اگر اُس شرط کے زیادہ حصہ کی تعمیل کر دیجاوے یہ سمجھا جائیگا کہ کل شرط کی تعمیل ہو گئی۔

تمثیلات

(الف) - زید نے بکر کو پانچ ہزار روپیہ اس شرط پر دیا کہ بکر خالد اور عمرو اور ولید کی رضامندی سے کسی کے ساتھ کدخدائی کرے ولید مر گیا اور بکر نے خالد اور عمرو کی رضامندی سے کدخدائی کی تو یہ سمجھا جائیگا کہ بکر نے پوری شرط کی تعمیل کی۔

(ب) - زید نے پانچ ہزار روپیہ بکر کو اس شرط پر دیا کہ بکر خالد اور عمرو اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے بکر نے بلا رضامندی خالد اور عمرو اور ولید کے ازدواج کیا مگر بعد ازدواج کے اُنکی منظوری حاصل کی پس بکر نے شرط کی تعمیل نہین کی۔

شرح - اس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ اگر کسی انتقال کے ساتھ ایسی شرط لگائی جائے جسکا پورا ہونا واسطے نفاذ اُس انتقال کے ضرور ہو تو وہ شرط اُسوقت پوری ہوئی متصور ہوگی کہ جب اُسکی در اصل تعمیل کیجاوے - (۲)

یہ دفعہ مع تمثیلات ہم مضمون دفعہ ۱۱۵ - قانون وراثت ہند اور اُسکی تمثیلات کے ہے اور اسی اصول پر یہ دفعہ بھی موضوع ہوئی ہے اسجگہ بجنسہ تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) - بشن ناتھن بنام سامی ناتھن مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۸۳ -

(۲) - ۶۰۴ - اصول قانون بیجناتھ -

دفعہ ۱۲۵- جب وصیت نامہ مین ایسی شرط مندرج ہو کہ تعمیل اس شرط کی قبل اسکے کہ موہوب لہ شئ موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل کرسکے واجب ہو تو اگر شرط ماحصل کی تعمیل کیجائے یہ سمجھا جائیگا کہ شرط مذکور کی بجنسہ تعمیل ہوگئی-

تمثیلات

(الف) کوئی شئ اس شرط کے ساتھ زید کو ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید اور عمرو کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بکر کی رضامندی تحریری سے ازدواج کیا خالد ازدواج کے وقت حاضر تھا ولید نے ازدواج سے پہلے زید کو نذرانہ بھیجا عمرو کو زید نے بذات خاص اپنے ارادہ کی اطلاع کی عمرو نے اسپر کچھ اعتراض کیا اس صورت مین زید نے شرط ہبہ کی تعمیل کی

(ب)- کوئی شئ زید کو اس شرط کے ساتھ ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے ولید فوت ہوگیا اور زید نے بکر اور خالد کی رضامندی سے ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کردی-

(ج)- کوئی شئ زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بکر اور خالد اور ولید تینون کی عین حیات ازدواج کیا الا صرف رضامندی بکر اور خالد کے اس صورت مین شرط کی تعمیل نہین ہوئی-

(د)- کوئی شئ زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ وہ بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے پہلی مرتبہ زید نے نسبت ازدواج اپنے ساتھ ہندہ کے بکر اور خالد اور ولید سے رضامندی مطلق حاصل کی الا بکر اور خالد اور ولید نے پیچھے سے براہ تلون مزاجی اپنی رضامندی سے انکار کیا بعد ازان زید نے ہندہ کے ساتھ ازدواج کیا تو زید نے شرط کی تعمیل کردی-

(ہ)- کوئی شئ زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ زید بکر اور خالد اور ولید کی رضامندی سے ازدواج کرے زید نے بلا رضامندی بکر اور خالد اور ولید کے ازدواج کیا الا اپنے ازدواج کے بعد انکی رضامندی حاصل کی اس صورت مین زید نے شرط کی تعمیل نہین کی-

(د) - زید نے اپنے وصیت نامہ مین کسی قدر نقد بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کے اوصیا کی رضامندی سے ازدواج کرے بکر نے زید کی حین حیات ازدواج کیا اور زید نے ازدواج کے بعد اسکی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کی اسکے بعد زید فوت ہو گیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا -

(ز) - کوئی شی زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ زید اُس عرصہ مین جو وصیت نامہ مین مشروط ہے فلان دستاویز لکھدی زید نے دستاویز مذکور ایک عرصۂ معقول کے اندر لکھدی اور اُس عرصہ مین نہین لکھی جو وصیت نامہ مین مشروط تھا اس صورت مین زید نے شرط کی تعمیل نہین کی اور نہ شی موہوبہ پانے کا مستحق ہے -

دفعہ ۲۷ - جب بروقت انتقال کسی جائداد کے کوئی استحقاق متعلقہ جائداد ایک شخص کے حق مین پیدا کیا جاوے اور اُسی معاملہ کے ذریعہ سے انتقال مابعد اُس استحقاق کا کسی دوسرے شخص کے حق مین کیا جائے اس شرط پر کہ اگر پہلا انتقال اثر پذیر نہو تو انتقال آخر انتقال اول کے فقدان کے وقت اثر پذیر ہو جائیگا گو اُسکا فقدان اس طور پر نہو جو منتقل کنندہ کے ذہن مین تھا -

مگر جب فریقین معاملہ کی یہ نیت ہو کہ انتقال آخر صرف اسوقت اثر پذیر ہوگا جب انتقال کا فقدان کسی خاص طور پر ہو تو انتقال آخر اثر پذیر نہوگا بجز اُس صورت کے کہ انتقال اول کا فقدان اُسی طور پر ہوا ہو -

تمثیلات

(الف) - زید نے پانچ سو روپیہ بکر کو اس شرط پر دیا کہ بکر زید کے مرنے سے تین مہینے کے اندر ایک دستاویز ٹھیکہ لکھدی اور اگر لکھنے مین غفلت کرے تو روپیہ خالد کو پہونچے بکر زید کی حین حیات مرگیا پس وہ انتقال جو

بنام خالد کے ہوا ہے اثر پذیر ہوگا-

(ب ۱)- زید نے اپنی جائداد اپنی زوجہ کے نام انتقال کی مگر اس شرط کے ساتھ کہ اگر زوجہ زید کی حین حیات فوت ہوجائے تو وہی جائداد بکر کو پہونچے زید اور اُسکی زوجہ دونوں ساتھ ساتھ ہلاک ہوگئے اور ہلاکت کے حالات ایسے ہین کہ یہ ثابت کرنا غیر ممکن ہے کہ کون پہلے مرا تو وہ انتقال جو بکر کے حق مین کیا گیا تھا اثر پذیر نہوگا-

شرح- یہ دفعہ دفعات ۱۱۶ و ۱۱۷- ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء سے بنائی گئی ہے چنانچہ دفعہ ۱۱۶- مین یہ لکھا ہے کہ جب وصیت نامہ مین کوئی شئی کسی دوسرے شخص کو دی گئی ہو اگر ہبہ اول ساقط ہوجائے ہبہ ثانی بروقت اسقاط ہبہ اول کے اثر پذیر ہوجائیگا گو اسقاط مذکور اُسی طور سے وقوع نہوا ہو جو موصی کی نیت مین تھا-

مثلاً

زید نے کسی قدر نقد اس شرط سے ہبہ کیا کہ ہمارے لڑکون کو جو ہماری وفات پر زندہ رہین دیا جاوے اور اگر وہ سب اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت ہوجائین تو بکر کو پہنچے زید لاولد ہوگیا تو ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر ہوگا- دوسرے زید نے کسی قدر نقد بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا کہ بکر زید کے مرنے سے تین مہینے کے اندر فلان دستاویز لکھدے اور اگر وہ نکرے تو نقد مذکور خالد کو دیا جاوے بکر موصی کی حین حیات فوت ہوگیا تو ہبہ موسومہ خالد اثر پذیر ہوگا- (۱)

اور دفعہ ۱۱۷- مین لکھا ہے کہ اگر وصیت نامہ سے موصی کی یہ نیت پائی جائے کہ کوئی ہبہ ثانی اُس صورت مین اثر پذیر ہو جبکہ ہبہ اول ایک خاص طور سے ساقط ہوجائے تو ہبہ ثانی اثر پذیر ہوگا الا اُس صورت مین کہ ہبہ اول اُسی خاص طور سے ساقط ہوجائے

(۱)- دفعہ ۱۱۶- ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء-

تمثیل

زید نے کوئی شی اپنی زوجہ کو ہبہ کر کے وصیت نامہ مین یہ لکھا کہ اگر ہماری زوجہ ہماری حین حیات فوت کرے تو وہی شی بکر کو پہونچے زید اور اُسکی زوجہ دونون ساتھ ساتھ ہلاک ہوگئے اُس حال مین کہ اس امر کا ثابت ہونا غیر ممکن ہے کہ زید پہلے مرا یا اُسکی زوجہ اس صورت مین ہبہ موسومہ بکر اثر پذیر نہوگا۔

دفعہ ۲۸۔ جب بروقت انتقال کسی جائداد کے یہ قرار دینا جائز ہے کہ فلان استحقاق متعلقہ جائداد فلان شخص کو اس شرط پر حاصل ہوگا کہ اگر فلان واقعہ جسکی ساعت وقوع کی خبر نہین ہے وقوع مین آئے تو استحقاق مذکور کسی دوسرے شخص کو منتقل ہو جائیگا یا کہ اگر ایک خاص واقعہ غیر محقق وقوع مین نہ آئے تو فلان استحقاق فلان شخص دیگر کو پہونچیگا ان دونون صورتون مین انتقالات مذکور پابند ہین اُن قواعد کی جو دفعات ۱۰ و ۱۲ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۷ مین مندرج ہین۔

شرح۔ اس دفعہ کے احکام مطابق دفعہ ۱۱۹ قانون وراثت ہند کے ہین صرف بتفاوت تبدیل نمبر دفعات محولہ کا ہے جیسا کہ بملاحظہ مضمون ہر دو دفعات کے ظاہر ہوگا دفعہ مذکور مین لکھا ہے جائز ہے کہ کوئی شی کسی شخص کو اس شرط کے ساتھ ہبہ کیجائے کہ اگر فلان امر غیر متحققہ وقوع مین آئے تو شی موہوبہ فلان شخص غیر کو دیجائے یا کہ اگر فلان امر غیر متحققہ وقوع مین نہ آئے تو شی موہوبہ فلان شخص غیر کو پہونچے ان دونون صورتون مین ہبہ بعیدہ انھین قواعد کا محکوم ہے جو دفعات ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۶ و ۱۱۷ مین مندرج ہین۔

تمثیلات

(الف) ۔ کسی قدر نقد اس شرط سے زید کو ہبہ کیا گیا کہ جب زید اٹھارہ برس کا

عمر کو پہونچے تب اُسکو دیا جائے اور اگر وہ اس عمر سے پہلے فوت کرے تو بکر کو دیا جاوے اس صورت مین زید کو شی موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل ہے مگر اس شرط پر کہ اگر وہ اٹھارہ برس کی عمر سے پہلے فوت کرے تو اُسکا حق تلف ہو کر بکر کی ذات مین در آئیگا

(ب)- کوئی جائداد زید کو اس شرط پر ہبہ کی گئی کہ اگر زید موصی کے اختیار پر نسبت لکھنے وصیت نامہ کے اعتراض کرے تو جائداد بکر کو دیجائے زید نے موصی کے اختیار پر نسبت لکھنے وصیت نامہ کے اعتراض کیا تو جائداد بکر کو دیجائیگی-

(ج)- کسی قدر نقد اس شرط پر ہبہ کیا گیا کہ زید کو اُسکی حین حیات اور اُسکی وفات پر بکر کو اور اگر اُسوقت بکر کوئی بیٹا چھوڑ کر فوت ہو گیا ہو تو اُسکے بیٹے کو بقائم مقامی بکر کے دیا جائیگا اس صورت مین کو نقد موہوبہ پر استحقاق قائمہ حاصل ہے مگر اس شرط پر کہ اگر وہ زید کی حین حیات کوئی بیٹا چھوڑ کر مر جائے تو اُسکا حق ساقط ہو جائیگا-

(د)- کسی قدر نقد اور بکر کو اس شرط پر ہبہ کیا گیا کہ اگر زمین سے کوئی شخص خالد کی حین حیات فوت کرے تو وہ نقد اُسکو ملیگا جو خالد کی وفات پر زندہ رہے زید اور بکر دونوں خالد کے روبرو فوت ہو گئے تو ہبہ بعیدہ اثر پذیر نہین ہو سکتا ہے الا نقد مذکور ایک نصف زید کے قائم مقام اور دوسرا نصف بکر کے قائم مقام کو دیا جائیگا-

(ہ)- زید نے کسی قدر نقد کا سود ہندہ کو اُسکی حین حیات تک ہبہ کر کے یہ ہدایت کی کہ جب ہندہ فوت کرے تو نقد مذکور بحصص مساوی ہندہ کے تین اطفال مین یا جسقدر اطفال ہندہ کی وفات کے وقت زندہ ہون انھین تقسیم کیا جائے کل اطفال ہندہ کی حین حیات فوت ہو گئے تو ہبہ بعیدہ اثر پذیر نہین ہو سکتا ہے الا اطفال مذکور کے حقوق اُنکے قائم مقامون کو پہونچینگے-

(الف) — نے نالش بربناء رہن نامہ رجوع کی پانچ مدعا علیہان کو جنھون نے بعدہ کل جائداد مرہونہ خرید کی یہ عذر ہوا کہ حسب دفعہ ۸۲ — ایکٹ انتقال جائداد کی تقسیم قرضۂ رہن کے درمیان متعدد جائداد مرہونہ کی کیجائے اور ہر مدعا علیہ کو اجازت ادا کرنے اپنے رسدی حصہ قرضۂ مرتہن کی دیجاوے تجویز ہوئی کہ یہ منشاء دفعہ ۸۲ — کی نہین کہ کفالت رہن کی ٹکڑے ٹکڑے کیجاوے بلکہ صرف یہ ہی کہ مواخذہ باہمی خریداران طی کردیجائین اور اسلیے کل جائداد مرہونہ مواخذہ دار ادا دعوے مدعی ہے — (۱)

دفعہ ۲۹ — انتقال مؤخر اُس قسم کا جسکا مذکور دفعۂ ماسبق مین ہوا ہے اثر پذیر نہین ہوسکتا ہے تاوقتیکہ شرط کی تعمیل قرار واقعی نہو —

تمثیل

زید نے پانچ سو روپیہ بکر کو اسطرح منتقل کیا کہ جب وہ بالغ ہو یا کدخدائی کرے اُسوقت روپیہ پاوے مگر اس شرط پر کہ اگر بکر صغیر سنی مین مرجائے یا بلا رضامندی خالد کے کدخدائی کرے تو وہ پانچ سو روپیہ ولید کو دیا جاوے بکر نے صرف سترہ برس کی عمر مین کدخدائی کی اور بلا استرضائے خالد کے تو انتقال موسومۂ ولید اثر پذیر ہوجائیگا —

شرح — یہ دفعہ دفعہ ۱۱۹ — قانون وراثت ہند سے اخذ کی گئی ہے چنانچہ مضمون اسکا یہ ہے کہ ہبہ بعیدہ اُس قسم کا جو دفعۂ ماقبل متصلہ مین مذکور ہے اثر پذیر نہین ہوسکتا ہے للا اُس صورت مین کہ شرط کی تعمیل ہوبہو کیجائے —

تمثیلات

(الف) — کوئی شئے زید کو ہبہ کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی

(۱) — رگھناتھ پرشاد بنام ہرلال ساد ھو کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ —

بکر اور خالد اور ولید کے ازدواج کرے تو شئی موہوبہ عمرو کو دیجاوے ولید فوت ہوگیا ہے تو اگر زید بلا رضامندی بکر اور خالد کے ازدواج کرے تو ہبہ موسومہ عمرو اثر پذیر نہوگا۔

(ب)۔ کوئی شئی زید کو ہبہ کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شئی موہوبہ خالد کو دیجائیگی زید نے بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا پیچھے سے جب زید کی زوجۂ اول مرگئی اُسنے بلا رضامندی بکر کے پھر ازدواج کیا اس صورت مین ہبہ موسومۂ خالد اثر پذیر نہوگا۔

(ج)۔ کوئی شئی اس عبارت سے زید کو ہبہ کی گئی کہ وہ جب اٹھارہ برس کی عمر کو پہونچے یا ازدواج کرے تب اُسکو دیجاوے اور یہ شرط کی گئی کہ اگر زید اٹھارہ برس سے کم عمر مین فوت ہو یا بلا رضامندی بکر کے ازدواج کرے تو شئی موہوبہ خالد کو پہونچے زید نے اٹھارہ برس سے کم عمر مین بلا رضامندی بکر کے ازدواج کیا تو ہبہ موسومۂ خالد اثر پذیر ہوگا۔

دفعہ ۳۰۔ اگر انتقال مؤخر ناجائز ہو تو اُسکی ناجوازی سے انتقال مقدم مین کچھ فرق نہین پڑتا ہے۔

تمثیل

زید نے ایک مستاجری ہندہ کو اس شرط پر دی کہ ہندہ اپنی حین حیات قابض رہے اور یہ بھی شرط رکھی کہ اگر ہندہ اپنے شوہر کو نہ چھوڑدے تو وہ خالد کو پہونچے پس ہندہ مستحق ہے کہ اپنی حیات تک مستاجری پر اسی طرح قائم رہے کہ گویا کوئی شرط نہ کی گئی تھی۔

شرح۔ یہ دفعہ دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء سے لی گئی ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ اگر ہبہ بعیدہ ناجائز بھی ہو تو ہبہ قریبہ یعنے اصلی کو اُس سے نقصان نہین پہونچتا۔

تمثیلات

(الف)۔ کوئی جائداد زید کو اُسکی حین حیات ہبہ کی گئی اور یہ شرط بڑھائی گئی

کہ اگر زید فلان روز خاص پر ایک گھنٹے مین ایک سو میل نہ چلے تو جائداد بکر کو دیجائیگی تو ہر چند ایسی شرط کالعدم ہے تاہم زید اُسی طرح جائداد کا مستحق ہے کہ گویا ایسی کوئی شرط وصیت نامہ مین مندرج نہین ہوئی تھی۔

(ب)۔ کوئی جائداد ہندہ کو اُسکی حین حیات تک ہبہ اور یہ شرط کی گئی کہ اگر وہ اپنے شوہر کو نہ چھوڑے تو بکر کو دیجائے اس صورت مین ہندہ اپنی عاقبت اُسی طرح جائداد کی مستحق ہے کہ گویا وصیت نامہ مین ایسی شرط مندرج نہین ہوئی تھی۔

(ج)۔ کوئی جائداد زید کو اُسکی حین حیات ہبہ اور یہ شرط کی گئی کہ اگر زید ازدواج کرے تو بکر کے بڑے بیٹے کو اُسکی حین حیات تک پہونچے موصی کی وفات تک بکر کا کوئی بیٹا نہ تھا تو ہبہ بعیدہ حسب محکومۂ دفعہ ۹۲-کالعدم ہے اور زید اپنی حیات تک جائداد کا مستحق ہے۔

دفعہ ۱۳۱- باتباع شرائط مندرجۂ دفعہ ۱۲-جائز ہے کہ جائداد کے انتقال کرنے کے وقت کسی شخص کے لیے ایک استحقاق متعلقہ جائداد پیدا کیا جائے جسمین یہ شرط قائم کی گئی ہو کہ وہ استحقاق متعلقۂ جائداد اُس صورت مین منعقود ہو جائیگا جبکہ ایک خاص واقعۂ غیر متحقق وقوع مین آئے یا کہ کوئی خاص واقعہ غیر متحقق وقوع مین نہ آئے۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے ایک اجارہ بکر کے نام بکر کی حیات کے لیئے منتقل کر دیا اور اُسمین یہ شرط رکھی کہ اگر بکر فلان جنگل کو کاٹ لے تو انتقال کا اثر ساقط ہو جائیگا بکر نے وہ جنگل کاٹ لیا پس بکر کا استحقاق حین حیاتی اُس اجارہ مین ساقط ہو گیا۔

(ب)۔ زید نے ایک اجارہ بکر کے نام اِس شرط کے ساتھ انتقال کیا

کو اگر تاریخ انتقال سے تین برس کے اندر انگلستان کو نہ چلا جائے تو اُسکا حق جو اجارہ مین ہو ساقط ہو جائیگا بکر میعاد معین کے اندر انگلستان کو نہ گیا پس حق اُسکا اُس اجارہ مین ساقط ہو گیا۔

شرح۔ اس دفعہ مین اصول دفعہ ۱۲۔ قانون وراثت ہند کا قائم کیا گیا ہے جسکا یہ مضمون ہے۔

جائز ہے کہ کوئی ہبہ بشمول اس شرط کے کیا جائے کہ اگر فلان امر غیر متحققہ وقوع مین آئے یا فلان امر غیر متحققہ وقوع مین نہ آئے تو ہبہ ساقط ہو جائے۔

تمثیلات

(الف)۔ کوئی جائداد زید کو اُسکی حین حیات ہبہ کی گئی مگر بشمول اس شرط کے کہ اگر زید فلان جنگل خاص کو کٹوا دے تو یہ ساقط ہو جائیگا زید نے وہی جنگل کٹوا دیا تو زید کا استحقاق حین حیاتی نسبت جائداد کے ساقط ہو گیا۔

(ب)۔ کوئی جائداد زید کو ہبہ کی گئی بشمول اس شرط کے کہ زید پچیس برس سے کم عمر مین بلا رضامندی اوصیاء نامبردہ وصیت نامہ کے ازدواج کرے تو جائداد مین اُسکی ملکیت باقی نرہیگی زید نے پچیس برس سے کم عمر مین بلا رضامندی اوصیاء کے ازدواج کیا تو جائداد مین اُسکی ملکیت باقی نرہی۔

(ج)۔ کوئی جائداد زید کو ہبہ کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر زید موصی کی وفات سے تین برس کے اندر انگلستان کو نہ جائے تو اُسکا حق جائداد مین باقی نہ رہیگا زید معاہدۂ معینہ کے اندر انگلستان کو نہ گیا تو اُسکا استحقاق جائداد مین باقی نرہا۔

(د)۔ کوئی جائداد دہندہ کو ہبہ کی گئی بشمول اس شرط کے کہ اگر وہ فرقہ نن

یعنے عودات تارک الدنیا مین داخل ہوجاوے تو اُسکا حق جائداد مین باقی رہیگا ہندہ فرقہ نن مین داخل ہوگئی تو اُسکا حق جو وصیت نامہ کی رو سے اُسکو حاصل تھا ساقط ہوگیا۔

(۵)۔ کوئی سرمایہ اس عبارت سے ہبہ کیا گیا کہ زید کو اُسکی حین حیات اور بعد وفات زید کے ہندہ کو اگر ہندہ اُسوقت زندہ ہو دیجائے اور یہ شرط کی گئی کہ اگر ہندہ فرقہ نن مین داخل ہوجائے تو ہبہ موسومہ ہندہ اثر پذیر نہوگا ہندہ زید کی حین حیات فرقہ نن مین داخل ہوگئی تو حق شرطیہ ہندہ کا جو سرمایہ مین اُسکو حاصل تھا زائل ہوگیا۔

دفعہ ۳۲ بغرض جواز کسی شرط کے مشعر اسکے کہ کوئی اُستحقاق مفقود ہوجائیگا یہ ضرور ہے کہ وہ واقعہ جس سے وہ شرط متعلق ہو ایسا ہو کہ وہ قانوناً اس استحقاق کے استقرار کی شرط ہونے کے قابل ہو۔

شرح۔ یہ دفعہ ہم مضمون دفعہ ۱۲۲۔ قانون وراثت ہند کے ہے جسکا یہ مضمون ہے کہ

واسطے التزام اس امر کے کہ کوئی شرط متضمن ساقط ہوجانے کسی ہبہ کے جائز سمجھی جائے ضرور ہے کہ وہ امر واقعہ جس سے شرط مذکور متعلق ہو ایسا امر ہو جو حسب مراد دفعہ ۱۰۷ اسکا قانوناً ہبہ کی شرط ہوسکتا ہو۔

اس دفعہ مین یہ امر غور طلب ہے کہ واقعہ مشروط قانوناً اُس استحقاق کے استقرار کی شرط ہونے کے قابل ہو۔

ایسے واقعات جو قانوناً ناقابل ہین اُنکو معلوم کرنیکے کے واسطے رجوع کیجیے دفعات ۱۰۰ لغایت ۱۰۶ و ۱۱۵ لغایت ۱۲۹۔ کی طرف دفعات مذکورہ مین سے بعض مین شرائط و قیود ناجائز کا اور بعض مین جائز کا ذکر ہے بغرض انطباق مضمون

دفعہ ہذا کے دفعات مذکورہ پر اسطرح نظر کرنی چاہیے کہ جن دفعات مین شرائط ناجائز کا ذکر ہے انمین اگر یہ قید لگائی جاوے کہ بحالت عدم تعمیل اُس شرط کے استحقاق منتقل الیہ کا مفقود ہوجاویگا تو چونکہ قانوناً وہ شرط جائز نہین ہے لہذا اُسکی روسے فقدان استحقاق بھی لازم نہ آئیگا اور جن دفعات مین شرائط جائزہ مذکور ہوئی ہین اُنکی عدم تعمیل سے فقدان استحقاق حسب مضمون دفعہ ہذا لازم آویگا۔

دفعہ ۳۳۔ جب بروقت انتقال کسی جائداد کے کوئی استحقاق متعلق جائداد اس شرط کے ساتھ اقرار دیا جاوے کہ اُس شخص کو جو اسکو حاصل کرے ایک خاص فعل کرنا لازم ہے مگر کوئی وقت خاص اُس فعل کی تعمیل کے لیے معین نہوا ہو تو شرط سے انحراف کرنا اُسوقت لازم آئیگا جب شخص مذکور شرط کی تعمیل کو دواماً یا کسی میعاد غیر معین کے لیے غیر ممکن کردے۔

شرح۔ دفعہ ۱۲۴۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء بھی ہم مضمون دفعہ ہذا ہے اُسکی عبارت یہ ہے۔

جب کسی وصیت نامہ مین ہدایت اس امر کی کہ موہوب لہ ایک عرصۂ معین کے اندر ایک فعل خاص کی تعمیل کرے اس عبارت سے مندرج ہو کہ شی موہوبہ بشرط تعمیل اُس فعل کے موہوب لہ کے تصرف مین آئے یا کہ درصورت عدم تعمیل اُس فعل کے شی موہوبہ کسی شخص غیر کو دیجائے یا ہبہ ساقط کیجائے تو ضرور ہے کہ تعمیل فعل مذکور کی عرصۂ معین کے اندر ہو بجز اُس صورت کے کہ فعل کی تعمیل کسی فریب سے غیر ممکن ہوجائے کہ اُس صورت مین اُسقدر میعاد مزید دیجائیگی جو واسطے رفع توقف کے کافی ہو جو فریب مذکور سے واقع ہوا ہو۔

دفعہ ۳۴۔ جب انتقال مین شرط ہو کہ کوئی شخص قبل حصول کسی

استحقاق کے جو انتقال جائداد کے وقت اُسکے لیے مقرر ہوا ہو کسی فعل کی تعمیل کرے یا انتقال نامہ مین یہ شرط ہو کہ اُس فعل کی عدم تعمیل کی صورت مین وہ استحقاق اُس سے نکلکر دوسرے شخص کو پہونچیگا اور کوئی وقت خاص اُس فعل کی تعمیل کے لیے مقرر ہوا ہو تو اگر فعل مذکورہ کی تعمیل اندر میعاد معینہ کے باعث فریب ایسے شخص کے نہو سکے جسکا فائدہ صریح شرط کی عدم تعمیل سے لازم آتا ہو تو بمقابلۂ اُسکے اُس فعل کی تعمیل کے لیے اسقدر مہلت زائد دیجائیگی جو اُس توقف کے رفع کرنے کے لیے ضرور ہو جو اُس فریب سے ظہور مین آیا تھا الا اگر کوئی وقت خاص اُس فعل کی تعمیل کے لیے معین نہوا ہو تو اگر اُسکی تعمیل باعث فریب اُس شخص کے غیر ممکن یا کسی میعاد غیر محقق تک ملتوی ہو گئی ہو جسکو شرط کی عدم تعمیل سے فائدہ پہونچتا ہو تو اُسکے مقابلہ مین یہ سمجھا جائیگا کہ شرط کی تعمیل ہو گئی ہے

شرح - واضح ہو کہ دفعات ۲۷ - لغایت ۳۴ - مین انتقالات شرطیہ کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ دفعات اس مسئلہ قانونی پر مبنی ہین کہ جائداد کا دینے والا اُس جائداد کی نسبت جو شرط چاہیے لگا سکتا ہے اس مسئلہ کی تشریح مین ان دفعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے - (۱)

واضعان قانون نے دفعات ۳۳ و ۳۴ جسمین فرداً فرداً بیان اُن شرائط کا ہے کہ انتقال وقت مقررہ پر یا وقت مقررہ سے قبل کیا جائے اور ایسی شرائط جسمین ایسا کوئی وقت مقرر نہین کیا گیا اختصاراً و تصریح کر دی ہے - (۲)

مثلاً ایک شخص نے ایک جائداد کو ایک عورت کے نام جو اُسکے ساتھ رہتی تھی

---

(۱) - صفحہ ۲۰۶ - اصول قانون -

(۲) - گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۶ - مارچ ۱۸۸۲ء

اس شرط پر ہبہ کیا کہ وہ اُسکے ساتھ بطور زوجہ کے رہے اور اُسکی فرمانبرداری کرے اور وہ عورت اُس جائداد پر قابض ہو گئی اور بعد کو ایک شخص نے جسکی کفالت میں ہبہ کے پیدا ہوئی تھی ہبہ مذکور کی نالش کی۔ تجویز ہوئی کہ بعوض اسکے کہ بدل ہبہ کا ناجائز ہی تھا تو ہرگاہ اُس عورت کا قبضہ جائداد موہوبہ پر آٹھ برس تک برابر رہا تھا تو ہبہ ساقط نہین ہو سکتی۔ (۱)

اختیار احد الامرین

دفعہ ۳۵۔ جب کوئی شخص ایسی جائداد منتقل کرے جسکے انتقال کا اُسکو کچھ حق نہو اور بطور جزو اُسی معاملہ انتقال کے مالک جائداد کو کوئی فائدہ بخشش دے تو ایسے مالک کو چاہیے کہ احد الامرین اختیار کرکے اُس بخشش کو قبول یا اُسکو نامنظور کرے اور صورت آخر الذکر مین لازم ہے کہ فائدہ بخشندہ سے دست کش ہو اور وہ فائدہ دست کشیدہ پھر انتقال کنندہ یا اُسکے قائم مقام کی طرف اسی طرح عود کریگا گویا بخشا نہین گیا تھا۔

بشرطیکہ

جب انتقال بلامعاوضہ کیا گیا ہو اور انتقال کنندہ قبل احد الامرین اختیار کرنے مالک کے فوت یا کسی اور وجہ سے انتقال جدید کرنے سے معذور ہو گیا ہو۔

اور ہر صورت مین کہ انتقال بعوض معاوضہ کیا گیا ہو۔

اُس فائدہ پر یہ مواخذہ رہیگا کہ انتقال کنندہ منتقل الیہ کو جو محروم کیا گیا ہے اُس جائداد کی قیمت یا مالیت بھر دے جس جائداد کی اُسکے نام انتقال کرنے کا قصد کیا گیا تھا۔

(۱) لچھمی نرائن بنام وولی بیگم جلد ۲ صفحہ ۴۲۴ سلسلہ انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

تمثیل

مستاجری سلطانپور کی خالد کی ملکیت ہے اور اُسکی قیمت آٹھ سو روپیہ ہے اُسکو زید نے بذریعۂ ہبہ نامہ بکر کے نام انتقال کیا اور اِس انتقال نامہ کے ذریعہ سے مبلغ ایکہزار روپیہ خالد کے نام بخشش کیا خالد نے بہ نفاذ اختیار احدالامرین کے وہ مستاجری رکھنی قبول کرلی پس خالد کو وہ ایکہزار مبلغ بخشیدہ نہ ملیگا۔

اُسی تمثیل مین زید قبل اسکے کہ خالد احدالامرین اختیار کرسکے فوت ہوگیا پس زید کے قائم مقام کو لازم ہے کہ اُس ایکہزار روپیہ مین سے آٹھ سو روپیہ بکر کو دے۔

قاعدہ جو اُس دفعہ کے جملۂ اول مین لکھا ہے ہر صورت مین متعلق ہوگا عام اس سے کہ انتقال کنندہ شئ منتقلہ اپنی ملکیت کو باور کرتا ہو یا نہین۔

وہ شخص جو کسی معاملۂ انتقال کی رو سے کوئی فائدہ صریحًا حاصل نکرے مگر اُسکی رو سے کوئی فائدہ غیر صریحی پائے اُسکو اختیار احدالامرین عمل مین لانا ضرور نہین ہے۔

جائز ہے کہ کوئی شخص ایک حیثیت سے کوئی فائدہ عطیہ قبول کرے اور دوسری حیثیت سے اُسکو نامنظور کرے۔

استثناء۔ متعلقہ ہر چہار قاعدہ مندرجۂ صدر۔

جب انتقال کنندہ کسی جائداد کے مالک کو کوئی خاص شئ انتفاعی بعوض اُس جائداد کے دے اور شئ مذکور کا بعوض جائداد کے دیا جانا ظاہر کردے اگر مالک مذکور اُس جائداد کو لینا منظور کرے تو اُسکو لازم ہے کہ شئ انتفاعی سے دستکش ہو مگر اُسکو کسی اور شئ بخشیدہ سے جو اُسی معاملہ مین

اُسکو بخشی گئی ہو دست کش ہونا ضرور نہین ہے قبول کرنا کسی فائدہ کا اُس شخص کی طرف سے جسکو وہ عطا ہوا ہو بمنزلہ اُسکے ہے کہ شخص مذکور نے احد الامرین اختیار کر کے انتقال کو منظور کیا بشرطیکہ معطی لہ کو اپنے استحقاق نفاذ اختیار احد الامرین سے اور اُن حالات سے واقفیت ہو جو کسی شخص سلیم العقل کے مزاج مین وقت نفاذ احد الامرین کے مؤثر ہوئے یا بشرطیکہ وہ حالات مذکور کے دریافت کرنے سے احتراز کرے۔

اگر بالعکس اسکے ثابت کیا جائے تو معطی لہ کا حالات متذکرہ سے واقف یا تحقیقات سے معترض ہونا اُس صورت مین لازم آئیگا جبکہ وہ شخص جسکو وہ فائدہ عطا ہوا ہو دو برس تک متصرف رہا ہو اور کوئی فعل متضمن اظہار اپنے عدم اقبال کے اُس عرصہ مین نہ کیا ہو۔

معطی لہ کا حالات مذکور سے واقف یا تحقیقات سے معترض ہونا اُسکے ایسے فعل سے یہی مفہوم ہوگا جسکے باعث اُن اشخاص کو جو شئی منتقلہ سے غرض رکھتے ہون وہی حیثیت دینا غیر ممکن ہو جو اُنکو فعل مذکور کے وقوع سے پہلے حاصل ہے۔

تمثیل

زید نے ایک علاقہ جو خالد کا مال ہے بکر کو اور بطور جزو اُسی معاملہ کے ایک کھان کوئلہ کی خالد کے نام منتقل کی خالد نے کھان پر قبضہ کر کے تمام کوئلہ اُس سے کھود لیا تو خالد نے اس عمل سے انتقال علاقہ کا جو بکر کے نام ہوا ہے تسلیم کیا۔

اگر منتقل الیہ تاریخ انتقال سے ایک برس کے اندر اپنا ارادہ نسبت

بحال یا نامنظور کر اسنے انتقال کسی انتقال کنندہ کے یا اُسکے قائم مقامون پر ظاہر کرے تو انتقال کنندہ یا اُسکے قائم مقامون کو اختیار رہے کہ اُس میعاد کے منقضی ہونے پر منتقل الیہ سے واسطے نافذ کرنے اپنے اختیار احدالامرین کے درخواست کرین اور اگر منتقل الیہ درخواست مذکور کے پہونچنے سے ایک عرصۂ معقول کے اندر اُسکی تعمیل نکرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے انتقال کا بحال رکھنا اختیار کیا۔

بصورت ناقابلیت منتقل الیہ کے نفاذ اختیار احدالامرین کا اسوقت تک ملتوی رہیگا کہ ناقابلیت مذکور ختم ہو جائے یا کوئی حاکم مجاز اختیار احدالامرین نافذ کرے۔

بشرح۔ قانون وراثت ہند مین بھی یہ اصول قائم کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے وصیت نامہ مین کوئی ایسی شئی ہبہ کرے جسکے منتقل کرنے کا اُسکو اختیار نہین ہے تو وہ شخص جو شئی مذکور کا اصل مالک ہو مجاز ہے کہ احدالامرین اختیار کرے یعنے ہبہ مندرجۂ وصیت نامہ کو بحال رکھے یا اُسپر معترض ہو اور اگر معترض ہو تو اُسکو لازم ہے کہ اُن فوائد سے دست بردار ہو جو وصیت نامہ مین اسکے لیے تحریر ہوے ہین۔ (۱) حق اُن فوائد کا جنسے دست برداری کیجاوے اسی طرح پہونچیگا کہ گویا وہ وصیت نامہ مین موہوب لہ کو نہین دی گئی ہے الاتعداد یا مالیت اُس شئی موہوبہ کی موصی اپنے وصیت نامہ کی روسے دینا چاہتا تھا حق مذکور مین مجرا ہو کر موہوب لہ محروم کو دلائی جائیگی۔ (۲)

شرح فقرۂ شرطیہ مع تمثیلات و فقرۂ فائدہ۔ فقرۂ شرطیہ صورت

(۱)۔ دفعہ ۱۶۷۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء۔

(۲)۔ دفعہ ۱۶۸ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء

آخرالذکر سے متعلق ہے یعنے بحالت نامنظوری انتقال کے وہ فائدہ بحالت انتقال بلامعاوضہ کے پھر انتقال کنندہ یا اُنکے قائم مقامون کی طرف عود کریگا۔

جبکہ انتقال کنندہ قبل احدالامرین اختیار کرنے مالک کے فوت یا وجہ سے انتقال جدید کرنے سے معذور ہوگیا ہو۔

دوسری لفظون مین یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر انتقال بلامعاوضہ ہو اور انتقال کنندہ فوت یا ناقابل معاہدہ ہوجائے تو فائدہ بخشیدہ مین منتقل الیہ کا کچھ حق نہین ہے بخلاف انتقال بعوض معاوضہ کے کہ اُسمین بہرصورت یعنے بحالت فوت ہوجانے یا عدم فوت یا عدم ناقابلیت معاہدہ کے مواخذہ منتقل الیہ کا فائدہ دست کشیدہ پر قائم رہیگا جیسا کہ فقرہ آیندہ کا مطلب ہے۔

شرح فقرہ بعد تمثیل۔

یہ فقرہ بجاے دفعہ ۱۶۹ - قانون وراثت ہند کے ہے جسکی یہ عبارت ہے۔

یہ قاعدہ دونون صورتون سے یعنے جبکہ موصی اُس شئ کو جسکو وصیت نامہ مین ہبہ کیا ہو اپنا مال سمجھتا ہو اور اپنا مال نہ سمجھتا ہو متعلق کیا جائیگا۔

یعنے گو انتقال کنندہ جائداد متعلقہ کو اپنی ملکیت سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو دونون صورتون مین منتقل الیہ کو اختیار احدالامرین کا حاصل ہے۔

فقرہ ششم۔ وہ شخص جو کسی معاملۂ انتقال کی رو سے کوئی فائدہ صریحاً حاصل نہ کرے مگر اُسکی رو سے کوئی فائدہ غیر صریحی پائے اُسکو اختیار احدالامرین عمل مین لانا ضرور نہین۔

شرح۔ یہ فقرہ بجاے دفعہ ۱۷۱ - قانون وراثت ہند کے ہے اور اُسکی عبارت یہ ہے۔

جس شخص کو وصیت نامہ کی رو سے صریحاً کچھ فائدہ نہ پہونچا ہو الا وہ اس سے

حیلتاً مستفید ہوتا ہو اُسکے لیے احد الامرین اختیار کرنے کی ضرورت نہین ہے۔

تمثیل

اراضی واقع سلطانپور وثیقہ کی روسے خالد کو اُسکی حین حیات اور اُسکی وفات پر ولید اُسکے طفل واحد کو بخشی گئی ہے زید نے اپنے وصیت نامہ مین وہی اراضی سلطانپور بکر کو اور ایکہزار روپیہ نقد خالد کو ہبہ کیا۔ موصی کے مرنے سے کچھ تھوڑے دن پیچھے خالد بھی احد الامرین اختیار نہ کرکے فوت ہوگیا اُسپر ولید نے اختیار نامہ اہتمام ترکہ خالد حاصل کرکے اپنی حیثیت منتمی کے اعتبار سے اور از طرف ترکہ خالد کے احد الامرین اختیار کرکے شئی موہوبہ وصیت نامہ قبول کی یعنے باعتبار حیثیت مذکور نقد موسومہ بتعدادی ایکہزار روپیہ لیکر بکر کو حساب زرلگان اراضی سلطانپور بابت ایام مابعد وفات موصی لغایت وفات خالد کے سمجھا دیا اس صورت مین قطع نظر حیثیت منتمی کے ولید اپنی ذات خاص سے اراضی سلطانپور خلاف مضمون وصیتنامہ قابض رہنے کا مستحق ہے۔

فقرہ ہفتم۔ جائز ہے کہ کوئی شخص ایک حیثیت سے کوئی فائدہ عطیہ قبول کرے اور دوسری حیثیت سے اُسکو نامنظور کرے۔

شرح۔ یہ فقرہ ہم مضمون دفعہ ۱۷۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء کے ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ جو شخص اپنی حیثیت ذاتی سے کسی وصیت نامہ کی روسے کوئی فائدہ حاصل کرے تو وہ مجاز ہے کہ کسی اور حیثیت سے خلاف مضمون وصیت نامہ کے احد الامرین اختیار کرے۔

تمثیل

وثیقہ کی روسے علاقہ موسومہ سلطانپور زید کو اُسکی حین حیات اور اُسکی وفات پر بکر کو بخشا گیا ہے زید نے علاقہ موسومہ سلطانپور ولید کو اور دو ہزار روپیہ نقد

بکر کو اور ایکہزار روپیہ خالد کو جو بکر کا طفل واحد ہے ہبہ کیا موصی کے مرنے سے کچھ تھوڑے دن پیچھے بکر احد الامرین اختیار نکر کے فوت ہوگیا خالد نے ترکہ بکر کے اہتمام کا اختیار نامہ حاصل کر کے از روے نفاذ اختیار احد الامرین علاقۂ سلطانپور خلاف مضمون وصیت نامہ اپنے پاس رکھا اور نقد موہوبہ بعد ادا سے دو ہزار روپیہ سے دست کش ہوا پس خالد مجاز ہے کہ حسب متذکرۂ صدر عمل کرے اور وصیت نامہ کی روسے ایکہزار روپیہ بھی جو اُسکے نام ہبہ ہوا تھا حاصل کرے۔

مستثنٰے۔ متعلقۂ ہر چہار قاعدہ مندرجۂ صدر۔ جب انتقال کنندہ کسی جائداد کے مالک کو کوئی خاص شئ انتفاعی بعوض اُس جائداد کے دے اور شئ مذکور کا بعوض جائداد کے دیا جانا ظاہر کردے اگر مالک مذکور اُس جائداد کو لینا منظور کرے تو اُسکو لازم ہے کہ شئ انتفاعی سے دست کش ہو مگر اُسکو کسی اور شئ بخشیدہ سے جو اسی معاملہ مین اُسکو بخشی گئی ہو دست کش ہونا ضرور نہین ہے۔

شرح۔ یہ مستثنٰے بجاے مستثنٰے مندرجۂ دفعہ ۱۷۲ قانون وراثت ہند کے ہے اُسکی یہ عبارت ہے کہ متعلقۂ ہر سشن قواعد گذشتہ جب وصیت نامہ مین لکھا ہو کہ کوئی خاص شئ موہوبہ کسی اور شئ کے عوض ہے جو موہوب لہ کا مال خاص ہے اور شئ ثانی الذکر بھی وصیت نامہ کی روسے ہبہ ہوگئی ہو تو اگر موہوب لہ شئ ثانی الذکر کا دعوے کرے اُسکو لازم ہے کہ شئ موہوبہ خاص سے دست کش ہو مگر یہ لازم نہین ہے کہ کسی اور فوائد سے بھی دست کش ہو جو وصیت نامہ مین اُسکے لیے تجویز ہوے ہین۔

تمثیل

مطابق اُس وثیقہ کے جو زید کے ازدواج کے وقت تحریر ہوا اُسکی زوجہ مستحق ہے کہ اگر شوہر اُسکے روبرو فوت کرے تو علاقہ موسومۂ سلطانپور پر اپنی

مین حیات تک متصرف رہے ۔

زید نے اپنے وصیت نامہ مین اپنی زوجہ کو بجائے اُس حق کے جو زوجہ کو علاقہ سلطانپور مین پہونچا تھا ایک سالانہ حیاتی تعدادی دوسو پونڈ ہبہ کرکے علاقہ مذکور اپنے بیٹے کے نام ہبہ کردیا مگر اُس وصیت نامہ مین اپنی زوجہ کے لیے ایکہزار پونڈ نقد لکھدیا زوجہ نے احدالامرین اختیار کرکے وہی حق قبول کیا جو وثیقہ کی روسے اُسکو پہونچا ہے لہذا زوجہ کو سالانہ سے دست کش ہونا لازم ہے مگر نقد موہوبہ تعدادی ایکہزار پونڈ سے دست بردار ہونا ضرور نہین ہے ۔

شرح فقرہ آخر مستثنے مذکورہ فقرہ ہم مضمون دفعہ ۱۷۳ - قانون وراثت ہند کے ہے مضمون یہ ہے کہ قبول کرنا کسی فائدہ کا جو وصیت نامہ مین موہوب ہوا ہو بمنزلہ اسکے ہے کہ موہوب لہ نے وصیت نامہ کے بموجب احدالامرین اختیار کیا بشرطیکہ موہوب لہ کو اپنے استحقاق نفاذ اختیار احدالامرین سے اور اُن حالات سے واقفیت ہو جو کسی شخص سلیم العقل کے مزاج مین وقت نفاذ اختیار احدالامرین کے مؤثر ہونے یا بشرطیکہ وہ حالات مذکورکے دریافت کرنے سے اعتراض کرے ۔

تمثیلات

(الف) - زید علاقہ سلطانپور خرد کا مالک اور ایک اور علاقہ سلطانپور بزرگ پر اپنی حیات تک استحقاق رکھتا ہے اور وہ علاقہ زید کی وفات پر اُسکے بیٹے بکر کی ملکیت قطعی ہو جاویگا ۔

زید کے وصیت نامہ مین علاقہ سلطان پور خرد بکر کو اور علاقہ سلطانپور بزرگ خالد کو ہبہ کیا گیا بکر نے بحالت لاعلمی اُس حق کے جو اُسکو علاقہ سلطان پور بزرگ مین پہونچتا تھا خالد کو علاقہ سلطانپور بزرگ پر قابض ہونے دیا اور خود علاقہ سلطانپور خرد پر دخیل ہوا تو اس امر سے بکر نے یہ علاقہ سلطانپور بزرگ موسومہ خالد کو تسلیم نہین کیا ۔

(ب) - بکر کہ زید کا پسر کلان ہے ایک علاقہ موسومہ سلطانپور پر قابض ہے زید نے اپنے وصیت نامہ مین علاقہ سلطانپور خالد کو اور اپنی تمام جائداد باقی بکر کو ہبہ کی زید کے اوصیا نے بکر کو یہ لکھدیا کہ جائداد باقی پانچ ہزار روپیہ بکر کو پہونچ جائیگی اور خالد کو واسطے کرنے دخل اوپر علاقہ سلطانپور کے اجازت دی بکر کو پیچھے سے معلوم ہوا کہ جائداد باقی پانسو روپیہ سے زیادہ نہین ہے تو بکر نے اس ہبہ کو تسلیم نہین کیا جسکی روسے جائداد سلطانپور خالد کو دی گئی تھی -

شرح فقرہ ثانی - بعد استثنا اس فقرہ دفعہ ۳۴ - ۱۶۷ و ۵ - ۱۶۷ قانون وراثت ہند سے قائم کیا گیا ہے عبارت اُسکی یہ ہے کہ اگر بالعکس اسکے ثابت نہ کیا جائے تو موہوب لہ کا حالات متذکرہ صدر سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا اُس صورت مین لازم آئیگا جبکہ موہوب لہ اُن فوائد پر جو وصیت نامہ مین اُسکے لیے تجویز ہوے ہون دو برس تک متصرف رہا اور کوئی فعل متضمن اظہار اپنے احتراز کے اس عرصہ مین نکیا ہو - (۱)

موہوب لہ کا حالات مذکورہ سے واقف اور تحقیقات سے محترز ہونا مشارالیہ کے ایسے فعل سے بھی لازم آئیگا جسکے باعث اُن اشخاص کو جو شے موہوبہ سے غرض رکھتے ہون وہی حیثیت بھر دینا غیر ممکن ہو جو حیثیت اُنکو فعل مذکور کے وقوع سے پہلے حاصل ہے - (۲)

تمثیل

زید نے ایک جائداد جو خالد کا مال ہے بکر کو اور ایک کھان کوئلہ کی خالد کو ہبہ کی خالد نے کھان پر قبضہ کرکے تمام کوئلہ اُس سے کھود لیا تو خالد نے اُس

(۱) - دفعہ ۴ ۱۷ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء -

(۲) - دفعہ ۵ ۱۷ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ء

عمل ہے ہبہ جائداد کا جو بکر کے نام ہوا ہے تسلیم کیا۔

شرح فقرۂ ثالث بعد استثناء۔ یہ فقرہ دفعہ ۱۷۶ قانون وراثت ہند سے قائم ہوا ہے۔ مضمون اُسکا یہ ہے کہ اگر موہوب لہ موصی کی وفات سے ایک برس کے اندر اپنا ارادہ نسبت بحال یا نامنظور کرنے وصیت نامہ کے موصی کے قائم مقامون پر نہ ظاہر کرے تو قائم مقامون کو لازم ہے کہ اُس میعاد کے منقضی ہونے پر موہوب لہ کو واسطے نافذ کرنے اپنے اختیار احد الامرین کے حکم کرین اور اگر موہوب لہ حکم مذکور کے پہونچنے سے عرصہ معقول کے اندر حکم کی تعمیل نکرے تو یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے وصیت نامہ کا بحال رکھنا اختیار کیا۔

شرح فقرۂ آخر۔ یہ فقرہ بجائے دفعہ ۱۷۷ قانون وراثت ہند کے ہے اُسکی یہ عبارت ہے کہ۔

اگر موہوب لہ نالائق ہو تو نفاذ اختیار احد الامرین کا اُسوقت تک ملتوی رہیگا کہ موہوب لہ کی نالائقی ختم ہو جائے یا کوئی حاکم مجاز اُسکی طرف سے اختیار احد الامرین کا نافذ کرے۔

بابت تفریق و تقسیم

دفعہ ۳۶۔ درصورت نہونے معاہدہ یا رواج موقع کے خلاف اُسکی تمام رقوم زرلگان اور سالانہ جات اور زرہاے پنشن اور منافع اور دیگر مطالبہ جات میعادی از قسم آمدنی بروقت انتقال حق اُس شخص کے جو ایسی رقوم لینے کا مستحق ہو مابین انتقال کنندہ اور منتقل الیہ کے ایسے سمجھے جاینگے کہ گویا وہ روز بروز واجب الوصول ہے اور اُنکی تقسیم اُس طریق پر کیجائیگی مگر وہ رقوم اُنھین روزون پر واجب الادا ہونگی جو اُنکے ادا کے لیے مقرر ہون۔

شرح۔ اس دفعہ مین طریق تقسیم رقوم زرلگان سالانہ جات و زرہاے

پنشن و منافع و دیگر مطالبہ جات از قسم آمدنی جائداد مابین انتقال کنندہ و منتقل الیہ ظاہر کیا گیا ہے یعنی تمام زرلگان وغیرہ مذکورہ بروقت انتقال حق انتقال کنندہ کے مابین انتقال کنندہ اور منتقل الیہ کے ایسے سمجھے جائینگے کہ گویا وہ روز بروز واجب الوصول ہین اور اُنکی تقسیم بھی اُسی طریقہ سے ہوگی مگر وہ رقوم انھین روزون پر واجب ہونگی جو اُنکے ادا کے واسطے مقرر ہون بشرطیکہ کوئی معاہدہ یا رواج موقع اُسکے خلاف نہو۔

چونکہ اصل مدیون جنکے ذمہ رقوم زرلگان وغیرہ واجب الادا ایک وقت معین پر ہوتے ہین اور وہ معاہدۂ انتقال کے کوئی فریق نہین ہوتے اسلیے اس دفعہ کے حکم کی تاثیر سے وہ اشخاص مستثنے کیے گئے ہین لیکن باہم فریقین معاہدہ کے یہ قاعدۂ قانونی اس دفعہ نے قائم کر دیا کہ وہ رقوم ایسے متصور ہونگے کہ روز بروز واجب الوصول ہین مثلاً کوئی شخص اپنی زمینداری درمیان فصل کے منتقل کرے اور پیداوار فصل کی بابت معاہدہ مین کچھ ذکر نہو تو رسدی بلحاظ ایام کے فریقین اسطرح مستحق ہونگے کہ قبل انتقال انتقال کنندہ اور بعد انتقال مشتری۔

دفعہ ۳۷ - جب انتقال ہونے کے سبب سے کوئی جائداد تقسیم ہو جائے اور قبضہ بحصص مختلف ہو جائے اور اسکے بعد فائدہ کسی ذمہ داری کا جو جائداد مسلم سے متعلق ہو ایک مالک سے چند مالکون کی طرف منتقل ہو جائے تو درصورت نہونے کسی معاہدہ کے خلاف اسکے کہ مابین مالکون کے وہ فعل جو اُس ذمہ داری کی رو سے کرنا واجب ہے ہر ایک ایسے مالک کے ساتھ بقدر رسدی مطابق مالیت اُسکے حصہ کے جو جائداد مین رکھتا ہو کیا جائیگا بشرطیکہ اُس فعل واجب کا منقسم کرنا ممکن ہو یا اسکی تفریق سے بار ذمہ داری کا فی الواقع زیادہ نہو جائے لیکن اگر اس فعل واجب کا

تفریق کرنا ممکن نہو یا اُسکے تفریق کرنے سے ذمہ داری کا بار فی الواقع زیادہ ہو جائے تو فعل واجب اُس ایک مالک خاص کے فائدہ کے لیے کیا جائیگا جسکو کل مالک فائدہ مذکور پانے کے بالاشتراک نامزد کرین۔

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی شخص جسپر بار ذمہ داری کا ہو اس بات کا جوابدہ نہوگا کہ اُسنے ایفاءِ اُس ذمہ داری کا اس دفعہ کی ہدایت کے مطابق نکیا بجز اُس صورت کے اور اُسوقت تک کہ اُسکو تقسیم حصص کی اطلاع معقول مل چکی ہو کوئی عبارت اس دفعہ کی اُن پٹون سے متعلق نہوگی جو زراعت کے اغراض کے لیے تحریر ہوتے ہین الا اُس صورت مین اور اُسوقت پر کہ لوکل گورنمنٹ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری کی رو سے اُسکے متعلق کیے جانے کی ہدایت کرے

شرح۔ واضح ہو کہ مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ جب ایک جائداد مسلم ایک سے چند مالکون کی طرف منتقل ہو اور اُس ایک جائداد کے بوجہ انتقال ٹکرے ٹکرے ہو کر قبضہ بحصص مختلف ہو جاوے تو اُسکے بجا جو فائدہ کسی ذمہ داری کا جو اُس جائداد مسلم سے متعلق اور جو ایک مالک سے چند مالکون کے منتقل ہوا ہے ہر ایک مالک کے ساتھ بقدر حصۂ رسدی اور مطابق مالیت اُسکے حصہ کے جسکو وہ اُس جائداد مین رکھتا ہو کیا جاویگا بشرطیکہ کوئی معاہدہ خاص درمیان مالکان کے نہوا ہو اور بشرطیکہ اُس فعل کا تقسیم کرنا ممکن ہو اور ایسی تفریق سے بار ذمہ داری زیادہ نہوتا ہو۔

اگر اُسکا تفریق کرنا ممکن نہو یا بار ذمہ داری زیادہ ہوا جاتا ہو تو وہ فعل اُس ایک مالک کے فائدہ کے لیے کیا جاویگا جسکو کل مالک اُس فائدہ کے پانے کے لیے بالاشتراک نامزد کرین۔

دفعہ ۳۸- جب کوئی شخص جسکو صرف اُن حالات مین جائداد غیر منقولہ کی انتقال کا اختیار ہے جو خواہ مخواہ بدلتے رہتے ہین قسم مذکور کی کوئی جائداد کسی معاوضہ کے بدلے منتقل کرے اور وجہ انتقال کے حالات مذکور کا موجود ہونا ظاہر کرے تو وجود حالات مذکور کا مابین منتقل الیہ یعنے فریق اول اور انتقال کنندہ اور اُن اشخاص کے (اگر کوئی ہون) جنکو انتقال کا اثر پہونچتا ہے بطور فریق ثانی اُسوقت واجب و درست سمجھا جائیگا جبکہ منتقل الیہ نے بعد کرنے احتیاط معقول بغرض حصول علم حالات مذکور کے نیک نیتی سے عمل کیا ہو-

تمثیل

مسماۃ رادھا کہ بیوہ ہنود ہے جسکا شوہر چند ورثاء طرفی چھوڑکر فوت ہوگیا ہے یہ کہتی ہے کہ ترکۂ مقبوضہ اُسکا اُسکی پرورش کے لیے کافی نہین ہے اور چاہتی ہے کہ اپنے کھیت کو جو اُس جائداد کا ایک جزو ہے رام داس کے نام ایسے اغراض کے لیے بیع کرے جو دھرم یا خیرات سے کچھ تعلق نہین رکھتے ہین رام داس نے تحقیقات معقول کرکے اپنا اطمینان کرلیا کہ آمدنی متروکہ کی مسماۃ رادھا کی پرورش کے لیے غیر کافی ہے اور کھیت کا بیع کرنا ضرور ہے پس اُسنے نیک نیتی پر عمل کرکے اُس کھیت کو مسماۃ رادھا سے مول لیا پس جہانتک مقدمہ کو رام داس سے جو ایک فریق ہے اور مسماۃ رادھا سے اور اُسکے ورثاء طرفی سے جو دوسرے فریق مین تعلق ہے یہ قرار پائیگا کہ کھیت کے بیع کرنے کی ضرورت واقع تھی -

شرح- ہم زیر دفعہ ۸- ایکٹ ہذا اس مسئلہ کو بیان کر آئے ہین کہ کوئی شخص اپنے حق سے زیادہ دوسرے کو منتقل نہین کرسکتا مگر بعض صورتین ایسی بھی لاحق

ہونگی جنمین منتقل الیہ کو انتقال کنندہ کے حق سے زیادہ بھی پہونچیگا جیسے کوئی شخص اُن حالات مین جو قابل تغیر ہون جائداد غیر منقولہ کے انتقال کا مجاز ہو اور باظہار اُن حالات کے جائداد کو بعوض معاوضہ منتقل کرے تو وہ حالات بمقابلہ منتقل الیہ انتقال کنندہ و دیگر اشخاص کے جنکا حق جائداد منتقل شدہ مین تھا موجود ہوے متصور ہونگے بشرطیکہ منتقل الیہ نے نیک نیتی کے ساتھ بعد تحقیقات معقول نسبت موجودگی حالات مذکورہ کے عمل کیا ہو۔

تمثیلاً

(الف)۔ ایک ہندو بیوہ جسکو اُسکے شوہر کی جائداد غیر منقولہ پہونچی باظہار اس امر کے کہ آمدنی جائداد مذکور کی اُسکے خورونوش کے لیے کافی نہین ہے واسطے خورونوش کے جنمین اغراض مذہبی یا خیراتی شامل نہین ہین ایک جزو جائداد کا بنام (ب) منتقل کرے اور (ب) بعد تحقیقات و اطمینان اس امر کے کہ آمدنی جائداد واسطے خورونوش بیوہ کے کافی نہین ہے اور انتقال جائداد ضروری ہے اُسکو نیک نیتی کے ساتھ خرید کرلے تو وہ انتقال بمقابلہ بیوہ اور اُسکے شوہر کے ورثا ما بعد کے ناطق ہوگا۔

پس دفعہ ہذا کے مضمون سے ظاہر ہوگیا کہ گو ہندو بیوہ کو استحقاق انتقال قطعی حاصل نہین تھا مگر خاص صورتون مین اپنے حق سے زیادہ انتقال کرسکتی ہے۔(۱)

واضح ہو کہ بموجب دھرم شاستر کے بیوہ ہندو کا اختیارات نسبت جائداد کے نہایت محدود ہین اور وہ انتقال کرنے کے مجاز نہین ہین مگر بضرورت شاستری امور ضروری انتقال کرسکتی ہے اگرچہ تمام امور ضروری دھرم شاستر مین کہین بیان نہین کیے گئے ہین لیکن بموجب دھرم شاستر کے امور مفصلہ ذیل ایسے ضروری سمجھے گئے ہین جنکے واسطے انتقال بیوہ جائز متصور ہوتا رہا ہے اول اپنے شوہر کا سرادھ اور کریا کرم کرنا اور اُسکی روح کو ثواب پہونچانا لیکن جز معین کے اندر دوسرے

(۱)۔ صفحہ ۱۰۱۴۔ مسائل قانونی۔

لڑکون کی زنار بندی - تیسرے لڑکون کی شادی - چوتھے اپنا خوردونوش اور اُن لوگون کا خوردونوش جنکا خوردونوش دینا ضرور ہے - پانچوین ادائے قرضۂ شوہری و ادائے مالگزاری سرکار ان صورتون مین انتقال جائز ہے دوسری صورت مین نہین پس اگر خلاف اسکے انتقال ہو تو ناجائز ہے - پس اگر انتقال بیوہ ناجائز ہو تو وہ منسوخ ہو سکتا ہے لیکن اکثر نظائر مین قاعدۂ عدالت یہ مقرر ہوا ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ منتقل الیہ اس امر کے دریافت کرنے مین کہ بیوہ کو واقعی ضرورت شاستری انتقال کی ہے یا نہین کوشش مناسب عمل مین لایا یا نہین اگر اُسنے اس امر کے دریافت کرنے مین کوشش مناسب کی ہو تو اُسکے نام جو انتقال ہوا ہے منسوخ نہین ہو سکتا جو شخص بہ نیک نیتی اور باداے قیمت مناسب حتی الوسع ضرورت کو دریافت کر کر بیوہ سے جائداد حاصل کرے اُسکا صرف اسوجہ سے حق زائل نہین ہو سکتا کہ گو اُسنے کوشش کی لیکن اتفاقیہ امر صحیح اُسکو معلوم نہین ہوا اور دھوکا ہوا یا بیوہ نے بعد انتقال جائداد کے زرِ ثمن امور ضروری مین صرف نہین کیا - اس دفعہ سے امور مذہبی اور خیرات کے بالکل علحدہ و متروک کیے گئے ہین جیسا کہ ایک نظیر مین بھی یہ تجویز ہوا تھا کہ صرف مذہبی ہی امور ایسے ضروری نہین ہین جنکی وجہ سے انتقال بیوہ جائز قرار پاوے بلکہ اپنی خوردونوش - قرضۂ ضروری کا ادا کرنا - جائداد کی حفاظت اور اُسکا قائم رکھنا ایسے امور ضروری ہین جنکی وجہ سے انتقال بیوہ جائز قرار پاتا ہے - (۱)

امور ضروری کے واسطے انتقال جائداد موروثی کا منجانب پدر بموجب دھرم شاستر جائز قرار پایا ہے - (۲)

(۱) - نمبر ۱۸۹۰ منفصلہ ۲ - جنوری ۱۸۶۹ء ہرجو پرشاد وغیرہ اپیلانٹ بنام راجہ کشن پرتاب بہادر -

(۲) - نمبر ۱۳ اسنخاص ۱۸۶۸ء منفصلہ ۳ - اپریل ۱۸۶۸ء مسماۃ تھونا بنام روپ کشور -

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ ہندو بیوہ نے جو جائداد اپنے شوہر متوفی کی قرابت دار ستقیم سے وراثتاً پائی ہو اُسکو اگر وہ قطعی بیع کرے تو بشرطیکہ بیع نیک نیتی سے اور اغراض جائز کے لیے کی گئی ہو بیع مذکورہ مین اس امر سے کچھ اثر نہ پہونچیگا کہ اُس بیوہ نے بعد ازان دوسری شادی کر لی تھی اور ایسی صورت سے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء متعلق قرار نہین دیا گیا - (۱) -

پریوی کونسل سے ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا ہے کہ ایسے انتقال مین جو بیوہ کی جانب سے بابت جائداد متروکہ شوہری کے عمل مین آوے ہر دائن پر جو استدعا انفاذ اپنے بار مطالبہ کے جائداد مذکورہ پر چاہیے فرض ہے کہ صرف معاملہ کو ثابت کرے اور نیز اس امر کو ثابت کرے کہ بوقت دینے روپیہ کے وجوہات معقول بیان کرنے پر مین نے روپیہ دیا یعنے روپیہ مذکور واسطے اغراض جائز کے مطلوب تھا اصول یہ ہے کہ قرض خواہ کو یہ فرض ہے کہ وہ اس امر کو دریافت کر لیوے کہ روپیہ کس کام مین صرف کیا جاویگا اپنے استحقاق کو زائل نہین کرتا بشرطیکہ تحقیقات بادی النظری ہو جانے پر اسکو نسبت وجوہ قرضہ کے فریب ہوا ہو یہ امر واسطے دریافت ضرورت قرضہ اور اطمینان اپنے جہانتک کہ دائن کر سکے کرنا چاہیے جو کہ لینے والا واسطے فائدہ جائداد کے کارروائی کرتا ہے - (۲)

بیٹے نے باپ پر اور قرضخواہ پر نالش کی کہ باپ نے قرضہ واسطے غرض ناجائز کے لیا اور اسکی بابت ثبوت دیا ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ قرضخواہ کو یہ معلوم کرنا ضرور تھا کہ ڈگریات اسپر ہین اور اُسکو یہ غرض نہ تھا کہ وہ تحقیق کرتا کہ ڈگریات کس

(۱) - نظیر مساۃ بنارسی مدعا علیہا بنام شنکر دیال کوتری منفصلہ ۱۹ - جولائی ۱۸۸۹ء مندرجہ کتاب ہیکل ماہ جنوری ۱۸۹۰ء

(۲) - سلسلہ کلکتہ جلد ۶ - حصہ ۶ - ماہ جولائی ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۴۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۲ - نومبر ۱۸۸۰ء کمسر پرشاد بنام بہادر سنگھ

توجیہت کی ہین - (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ پسران ذمہ دار قرضہ باپ کے ہین تا وقتیکہ وہ ثابت نکرین کہ قرضہ غرض ناجائز اور غیر مہذب کے لیا گیا تھا یہ امر کہ بر وقت لینے قرضہ کے باپ قرضدار نہ تھا یا ضرورت لینے قرضہ کی نہ تھی واسطے تصور کرنے اس امر کے کہ قرضہ بغرض ناجائز و غیر مہذب لیا گیا کافی نہین ہے - (۲)

از روے دھرم شاستر کے پسر پر باپ کا قرضہ ادا کرنا فرض ہے جبتک کہ ثابت نہو کہ باپ نے قرضہ بغرض خلاف تہذیب کے لیا ہے - (۳)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ جب کسی بیوہ کی شادی دوبارہ ہو جاوے یا وہ دوسرے مرد کے ساتھ رہتی ہو تو اُس سے خواہ مخواہ یہ مستنبط نہوگا کہ وہ مستحق بیع کرنے جائداد شوہری کے بغرض اپنے خورو نوش کے نہوگی جو اخراجات کہ بیوہ ہندو فی بچانے مین لپنے حق حین حیاتی واقع جائداد شوہری اپنے کے عائد کیے ہون اُنسے ایسا مطالبہ جائداد پر قائم ہو جاتا ہے کہ جس سے پابندی بیع جائداد مذکور کی بمقابلہ ورثاء آئندہ کے قرار پاتی ہے - جب کوئی بحث درمیان راہن و مرتہن نہو بہ نسبت وجود یا عدم وجود رہن سابق کسی خاص رہن کے پیدا ہو تو یہ شہادت زبانی مرتہن کی کہ رہن مذکور موجود تھا واسطے ثابت کرنے واقعہ مذکور کے بغرض پیش کرنے رہن نامہ کے کافی ہوگی - (۴)

(۱) - الہ آباد نمبر ۶ - اپیل خاص منفصلہ ۱۹ مئی ۱۸۷۳ع بشندت بنام بھیکم سنگھ صفحہ ۲۰۵ - ہفتہ وار ۱۸۷۳ع

(۲) - رام بردیت رائے بنام سالک رائے نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۳ع مورخہ ۵ اپریل ۱۸۸۳ع - ویکلی نوٹ مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۸۸۳ع

(۳) - سلسلہ کلکتہ جلد ۱۱ حصہ ۷ - ماہ جولائی ۱۸۸۵ع صفحہ ۶۹۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۰ مورخہ ۱۶ - مارچ ۱۸۸۵ع کنور حجت رائے بنام سندر داس -

(۴) - سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ حصہ ۱ - ماہ جنوری ۱۸۸۶ع صفحہ ۵۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۱۸۸۵ع مورخہ ۱۴ - اگست ۱۸۸۵ع امجد علی بنام بینی رام کالی -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ تجویز اس امر کی ضروری نہین ہے کہ قرضہ مدعی کی پیدائش سے پہلے کا ہے یا نہین مدعی ثابت کرنے مین اس امر کے قاصر رہا کہ قرضہ اجودھیا پرشاد وکدارنا تھ سے لال جی سہاے نے واسطے اغراض غیر مہذب کے لیا اسلیے دعوے مدعی بمقابلۂ نامبردگان صحیح طور پر ساقط ہوا ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ جب ڈگری بنام پدر و مہتمم جائداد ہو اور جائداد بعلت قرضہ نیلام ہو جائے تو جبتک یہ ثابت نہو کہ قرضہ واسطے اغراض غیر مہذب کے لیا گیا ہے اور ایسا قرضہ ہے جسکے ادا کرنے کے لیے اُسکا فرض مذہبی بہ حیثیت پسر نہوگا جائداد موروثی مواخذہ دار سمجھی جائیگی۔ (۲)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ ایک ہندو نے دس بسوہ موضع کے رہن کیے دائن نے نالش بنفاذ کفالت دائر کی دوران نالش مین مدعا علیہ فوت ہو گیا مدعی نے زوجہ و پسر کو وارث قرار دیکر مدعا علیہ کیا اُنھون نے عذر کیا کہ ہمارے باپ نے فضول خرچی مین صرف کیا تھا ہم ذمہ دار نہین ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ تاوقتیکہ یہ ثابت نہو کہ دراصل یہ قرضہ اغراض ناجائز مین صرف ہوا ہے محض ثبوت فضول خرچی سے پسر بری نہین ہو سکتا۔ (۳)

دفعہ ۳۹ - جب کسی شخص ثالث کو یہ حق ہو کہ جائداد غیر منقولہ کے منافع سے اپنا نان ونفقہ یا کسی قدر مبلغ واسطے ترقی کے یا صرف ازدواج کے حاصل کرے

(۱) - صفحہ ۳۰۷ - نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۱۰ - اپریل ۱۸۸۱ء کشن سہاے بنام اجودھیا پرشاد ویکلی نوٹ الہ آباد مطبوعہ اپریل ۱۸۸۱ء

(۲) سلسلۂ الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۲ - ماہ جون ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۵ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۸ - مارچ ۱۸۸۶ء باسیائل بنام مہاراج سنگھ۔

(۳) - سلسلۂ الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۲ - ماہ جون ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۳۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نمبر ۱۱ - مورخہ ۹ - مارچ ۱۸۸۶ء سیتارام بنام ظالم سنگھ۔

اگر وہ جائداد حق مذکور کے مارنے کی نیت سے منتقل کر دیجائے تو جائز ہوگا
کہ دعوے نفاذ حق مذکور کا منتقل الیہ کے نام کیا جائے بشرطیکہ وہ نیت
مذکور سے مطلع رہا ہو یا اُس صورت مین کہ وہ انتقال بغیر حصول معاوضہ کے
ہوا ہو مگر ایسا دعوے اُس منتقل الیہ پر جائز نہوگا جسنے معاوضہ کے بدلے اور
بلا علم حق مذکور کے جائداد خریدکی ہو اور نہ جائداد مذکور پر پہونچیگا جو اُسکے قبضہ مین ہو۔

تمثیل

(الف)۔ زید نے کہ ہندو ہے اپنی سالی ہندہ کے پاس بعوض مطالبہ
نان ونفقہ جو ہندہ کو اسوجہ سے زید پر پہونچتا تھا کہ ہندہ کے شوہر کے
مرنے پر زید اُسکے متروکہ کا وارث ہوا موضع سلطانپور منتقل کر دیا اور ہندہ کے
ساتھ اقرار کیا کہ اگر ہندہ سلطان پور سے بیدخل ہو جائے تو وہ یعنے زید چند
خاص مواضع نام گرفتہ مین سے جو زید کے قبضہ مین تھے موضع سلطانپور کے برابر کا
رقبہ جہان جہان ہندہ کی خواہش ہو ہندہ کو دیگا پھر زید نے اُنھین مواضع
نام گرفتہ کو خالد کے نام بیع کیا خالد نے بلا علم اُس اقرار کے نیک نیتی سے
اُنکو خرید کیا بالآخر ہندہ سلطانپور سے بیدخل ہوگئی پس ہندہ کو مواضع مبیعہ
آخر الذکر کی بابت خالد پر کچھ دعوے نہین پہونچتا۔

شرح۔ مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر کوئی جائداد جسپر کسی شخص کو استحقاق
پانے نان ونفقہ کا ہو بنظر حق تلفی اُس شخص کے منتقل کیجائے تو بحالت مشتری نیک نیت کے
جسنے معاوضہ دیا ہو وہ شخص کچھ نہین پاسکتا۔

دفعہ ۴۰۔ جب کوئی شخص ثالث علاوہ کسی استحقاق یا حق استفادہ کے
جو اُسکو دوسرے شخص کی جائداد غیر منقولہ پر پہونچتا ہو اپنی جائداد سے زیادہ
انتفاع اُٹھانے کے لیے ایسا حق بھی رکھتا ہو کہ اُس دوسری جائداد کے قبضہ و

تصرف کو روک دے یا اُسکے مالک کو ایک خاص طریق سے اسپر متصرف رہنے پر مجبور کرے۔ جب کوئی شخص ثالث کسی ذمہ داری سے فائدہ اٹھانے کا مستحق ہو جو کسی معاہدہ سے پیدا ہوتی ہو اور جائداد غیر منقولہ کی مالیت سے متعلق ہو مگر اُسکو حیثیت حق واقع جائداد کی نہو اور نہ وہ حق استفادہ متعلقہ اُس جائداد کے ہو۔

تو جائز ہے کہ ایسا حق یا ذمہ داری اُس منتقل الیہ کے مقابلہ مین جبراً نافذ کیجاوے جسکو اُسکا علم رہا ہو یا اُس شخص کے مقابلہ مین جسنے جائداد متنازعہ بلا ادائے معاوضہ خریدکی ہو مگر اُس منتقل الیہ پر نافذ نہین ہو سکتی ہے جسنے معاوضہ ادا کرکے اور بلا علم ایسے استحقاق یا ذمہ داری کے خریداری کی ہو اور نہ جائداد مذکور پر جو ایسے خریدار کے قبضہ مین ہو۔

تمثیل

زید نے معاہدہ موضع سلطانپور کے بیع کرنے کا بکر کے ساتھ کیا اُس معاہدہ کے دوران مین زید نے وہی موضع خالد کے ہاتھ جسکو معاہدہ کا حال معلوم ہے فروخت کیا پس بکر کو اختیار ہے کہ معاہدہ کی تعمیل خالد سے اُسی مقدار تک کرائے جس مقدار تک وہ زید کے مقابلہ مین اُسکی تعمیل کرا سکتا ہے۔

شرح۔ بروقت پیشی مسودۂ قانون کے واضعان قانون نے اس دفعہ کی ترمیم کے وقت یہ الفاظ لکھے تھے کہ ہم نہین خیال کرتے کہ شرائط مندرجۂ دفعہ ۴۰ بابت ہنود بیوہ حقوق حاصل کرنے استفادہ آمدنی جائداد غیر منقولہ سے مطلقاً فصل کردی گئی ہین اور اُسمین عمدہ دلائل اغراض کے ہین اسلیے ہمنے پہلے فقرہ دفعہ ۴۰ کو اسطور پر تبدیل کیا ہے۔

۱۲۱ دفعہ ۴۰۔ جبکہ کسی تیسرے شخص کو استحقاق حصول استفادہ یا وسیلہ بڑھانے

معاد جائداد غیر منقولہ کا حاصل ہو اور ایسی جائداد منتقل کیجائے بارادۂ زائل کرنے ان کے تو ایسا استحقاق جبریہ عمل مین آسکتا ہے برخلاف انتقال کنندہ کے بذریعہ اطلاع دینے ایسے ارادہ کے لیکن بمقابلۂ انتقال کنندہ بغیر نوٹس کرنے اس حق کے نہین ہو سکتا اور نہ ایسی جائداد کی بابت جو اُسکے قبضہ مین ہو۔

باقی حصہ دفعہ ۴۰ کا اگرچہ انگریزی مقدمات سے کچھ نتیجہ پیدا کیا گیا ہے مگر چونکہ قانون کے نزدیک عام اصول ہند کے مطابق ہے اسلیئے واضعان قانون نے مسودہ مین کوئی ترمیم نہین کی۔ (۱)

پس مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو جائداد غیر منقولہ مین کوئی حق بمقابلۂ مالک کے جو حق آسائش نہو حاصل ہو گیا ہو۔ تو اس حق کا نفاذ بمقابلۂ مشتری نیلام جسکو اُسکا علم نہ تھا نہین ہو سکتا۔ ایسے اصول پر بحوالۂ چند نظائر کے تجویز ہوئی کہ شفیع اسوقت تک مستحق سود اور آمدنی کا نہین ہے جبتک کہ وہ زرثمن ادا نکرے زر قیمت کے ادا کرنے سے پیشتر جو فائدہ ہو اُسکا استحقاق مشتری کو ہے۔ (۲)

دفعہ ۴۱۔ جب کوئی شخص اُن اشخاص کی رضامندی صریح یا معنوی سے جو کسی جائداد غیر منقولہ مین حق دار ہون اُسکا مالک ظاہری ہو اور اس حیثیت سے جائداد کو بعوض زرمعاوضہ منتقل کردے تو ایسا انتقال اس بنیاد پر لائق ابطال کے نہوگا کہ منتقل کنندہ انتقال کرنے کا مجاز نہ تھا بشرطیکہ منتقل الیہ نے اس بات کے دریافت کرنے کی احتیاط معقول کی ہو کہ انتقال کنندہ اسکے منتقل کرنے کا اختیار رکھتا تھا اور اسکو

(۱)۔ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۶۔ مارچ ۱۸۸۲ء۔

(۲)۔ دیودت بنام رام اوتار صفحہ ۴۸۔ ہفتہ وار ۱۸۶۶ء۔

نیک نیتی سے خرید کیا۔

شرح - اس دفعہ مین واضعان قانون نے بیع دار کو اُسکے اصول مین صاف طور پر شامل کر دیا ہے - یہ دفعہ اصول دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۲ء کے مستثنٰے ۲ - پر مبنی ہے جسکا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی شئی کے چند مالکان مشترک مین سے ایک شخص دوسرے شرکا کی اجازت سے تنہا قابض ہو تو ملکیت اُس شئی کی اُس شخص پر منتقل ہوتی ہے جو اُس شئی کو اُس مالک مشترک سے ازراہ نیک نیتی اور ایسے حالات مین خرید کرے جس سے عقلاً یہ قیاس نہ پیدا ہو کیا جاسکے کہ شخص قابض اس شئی کا کوئی حق اُس شئی کے فروخت کا نہین رکھتا ہے -

واضح ہو کہ اس دوسرے مستثنٰے کے اثر کو فقرات ذیل کے متعلق کرنے سے واضعان قانون نے رد کیا ہے یعنے یہ دفعہ متعلق نہین ہوتی جبکہ قبضہ صرف محدود ہو - جیسے کرایہ دار اشیاء کا - یا جبکہ کسی خاص غرض کے واسطے ہو - ایسا قاعدہ مقرر کرتے مین واضعان قانون کے وجوہات یہ ہین کہ ایسی صورت مین مالک کو مختلف ہدایات کے دینے کا اختیار نہین کیونکہ کرایہ پر لینے والے کے اختیارات معاہدہ کرایہ سے ظاہر ہوتے ہین - لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ الفاظ خریدار کی حمایت کے واسطے ظاہر کیے گئے ہین - یہ صاف نہین ہے کہ آیا مستثنٰے بیع کی اس صورت پر حاوی ہوگا جو ایسے شخص نے کی ہون جو بیع کرنے کے وقت مالک کی رضامندی اس بات کے واسطے نہین رکھتا کہ وہ اشیاء یا دستاویزات حقیت کو کچھ زیادہ قبضہ مین رکھے - (۱)

انگریزی قانون کے موافق ایک بیع جو چند مالکان مین سے ایک نے کی ہو وہ دوسرے کے استفادہ پر کچھ اثر نہین کرتی بلکہ خریدار کو اُسکے ساتھ مالک بالاشتراک

(۱) - گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۶ - مارچ ۱۹۳۰ء -

بتا دیتی ہے یہ مستثنےٰ بیچ کے اخبار کے اختیار پر مبنی ہے جو اختیار پیدا ہوتا ہے
مالکان مشترک سے اُس شخص کے حق مین جسکو کہ مالک کامل قبضہ دیتے ہین اور اس
امر کا ثبوت اُنکے ہی ذمہ ہے کہ بیع ایسی صورت مین ہوئی کہ جیسے ایسے ہی اختیار کی
موجودگی کا خیال ہوسکتا ہے۔ (۱)

مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص برضامندی ضمنی یا صریحی مالک
کی جائداد کا مالک ظاہری ہوا اور وہ اُسکو بعوض معاوضہ منتقل کرے اور منتقل الیہ
بعد تحقیقات معمولی کے یہ معلوم کرکے کہ منتقل کنندہ کو استحقاق انتقال حاصل تھا
نیک نیتی کے ساتھ خرید کرے تو ایسا انتقال بذریعہ نالش مالک اصلی کے منسوخ
نہیں ہوسکتا یہ حکم اس مسئلہ قانونی پر مبنی ہے کہ بحالت استحقاق مساوی کے
عدالت مداخلت نہ کریگی۔ (۲)

چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ بمبئی سے تجویز ہوئی کہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء کو
باپ مدعیان نے مرہیا سایا واقع دو قطعہ مکانات کو نیلام مین اجراء ایک ڈگری
زرنقد موسومہ مرہیا سایا کے خرید کیا لیکن خریدار نے کبھی نہ قبضہ حاصل کیا اور نہ اُسنے
سارٹیفکیٹ نیلام ۱۳ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء تک لیا۔ بعد نیلام ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء کو دو نالشات
بمقابلۂ مرہیا سایا بربنائے رہن نامجات نوشتۂ ماقبل تاریخ مذکور کے دائر کی گئی تھین
اور دونون مین ڈگریات بمقابلۂ مرہیا سایا کے حاصل ہوئین ان ڈگریات کے اجراء مین
دونون مکانات نیلام کیے گئے اور ہر ایک خریدار کے قائم مقام مدعاعلیہم مین سے
دو شخص تھے خریداران نے قبضہ پایا اور دونون نے سارٹیفکیٹ نیلام حاصل کیے
ایک نے قبل نیلام موسومہ باپ مدعیان یعنے ۵ - فروری سنہ ۱۸۶۱ء کو اور دوسرے نے

(۱) ب - ۲۰۴ شرح قانون معاہدہ ایکٹ ۹ - سنہ ۱۸۷۲ء مؤلفہ جناب راے -
(۲) صفحہ ۳۵۲ - مسائل قانونی -

بعد اُسکے یعنے یکم نومبر ۱۸۸۰ء کو مدعیان نے اب واسطے دخلیابی مکانات مذکورہ کے نالش کی تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق حصول ڈگری بمقابلہ مدعا علیہم کے نہ تھے چونکہ مدعیان نے نہ قبضہ حاصل کیا اور نہ سارٹیفکٹ نیلام تباریخ اُس نیلام سے جو ڈگری بربنائے رہن نامہ کے اجرا مین حاصل ہوا کیا لہذا اُنکو صرف ایک حق ابتدائی حاصل تھا خریداران اجراے ڈگری مدعیان کے حق ابتدائی کی اطلاع نہین تھی اور چونکہ اُنکو وہ شئے خریدنی پڑی کہ جو تاحد علم اُنکے ایک پورا حق تھا پس اُنکے قبضہ مین حسب درخواست مدعیان کے جو اپنے حق مخفی کا دعوے نہین کرسکے مخل ہونا چاہیے اگر مدعیان قبضہ لیتے یا سارٹیفکٹ حاصل کرکے رجسٹری کرالیتے تو اُن تمام شخصون کو جنکو تعلق تھا اطلاع کافی اس غرض سے ہوتی کہ وہی اُنکے حقوق دریافت کرتے مگر درحالیکہ اُنھون نے اپنے حقوق کو بالکل پوشیدہ رکھا تو اُنھون نے دوسرے لوگون سے اس طور پر عمل کرایا کہ گویا وہی حقوق وجود مین نہین تھے اور وے یہ امید نہین کرسکتے کہ عدالت اُن حقوق کو اس طور پر وسعت دیکر مکمل کرے کہ جس سے مدعا علیہم پاداش نہ صرف اپنی غفلت کی بلکہ اُن اشخاص کی غفلت کی بھی پاوین کہ جنکو اُس سے انتفاع ہوگا۔ (۱)۔

واسطے تکملۂ انتقال حق راہنی واقع جائداد غیر منقولہ بموجب قانون انگلستان کے مالک حق قانون کو اطلاع انتقال کی دینا ضرور نہین ہے نہ کوئی قاعدہ دھرم شاستر کا ہے جسکے بموجب شخص قابض کو اطلاع دینا ضرور ہے جسکا درجہ حسب قانون انگلستان قابض حق قانونی کے مشابہ خیال ہونا چاہیے بذریعۂ رہن نامۂ رجسٹری شدہ پانڈوجی نے ۱۸۶۹ء مین کچھ جائداد بدست مدعا علیہ رہن دخلی کی ۱۸۸۰ء مین پانڈوجی نے اپنا حق راہنی بدست مدعیان فروخت کردیا اور اُنھون نے

(۱)۔ نن دبپا دگوروکا بنام جایاین رایا جلد ۹ صفحہ ۱۰۱ بمبئی انڈین لاریورٹ ۔

جسکو کلکٹری کے رجسٹر مین پانڈوجی کے نام رہنے دیا بعدہ ۱۸۶۳ع مین مدعا علیہ نے
اور روپیہ پانڈوجی کو اُسی جائداد مرہونہ کی کفالت پر قرض دیا مدعیان نے انفکاک
کے واسطے نالش دائر کی عدالت مرافعۂ اولے نے اُنکا دعوے (مدعیان کا) نامنظور کیا
اسوجہ سے کہ اُسکی راے مین خریداری مدعیان ثابت نہ تھی بر طبق اپیل صاحب جج
ضلع نے ڈگری منسوخ کی بدین تجویز کہ خریداری مدعیان ثابت تھی اُنھون نے یہ بھی
تجویز کی کہ مدعیان بلا ادا کرنے رقم مشروط الرہن کے جو کہ مدعا علیہما نے ۱۸۶۳ع مین
دی تھی انفکاک نہین کرا سکتے اسوجہ سے کہ مدعیان نے کوئی اطلاع اپنی خریداری کی
مدعا علیہما کو نہین دی تھی اور پانڈوجی کا نام بطور مالک ظاہری کے کلکٹری کے رجسٹر مین
رہنے دیا تھا مدعیان نے ہائی کورٹ مین اپیل دائر کی۔ یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان کا حق
بطور منتقل الیہ حق راہنی مکمل ہے اگرچہ کچھ اطلاع انتقال کی مدعا علیہما کو نہین دی گئی تھی
لیکن اگرچہ کوئی ایسی اطلاع واسطے حق مدعیان کے ضروری نہ تھی مگر عام اصول
انصاف سے ظاہر ہے کہ اگر مدعیان کی کارروائی بمنزلۂ خاموشی تھی اور یہ بھی خیال
کیا جاسکے کہ مدعا علیہما نے پانڈوجی کو رقوم مشروط الرہن اس خیال سے دین کہ وہ اُس وقت
تک بھی مالک حق راہنی تھا تو ایسی کارروائی سے مدعا علیہما کو بہتر استحقاق ہوگا اگر
جائداد پانڈوجی کے نام کلکٹری کے رجسٹر مین تھی اُسکا ویسا ہی رہنے دینا بعد انتقال کے
اس مقصد کے لیے کافی ہوگا۔ (۱)

اور ایسے ہی اصول پر مسئلۂ مانع تقریر مخالف ہے دفعہ ۱۱۵ قانون شہادت ۱۸۷۲ع
مبنی ہے۔

اور اسمین کوئی شبہہ نہین کر سکتا کہ کوئی شخص جسکا فرض کسی امر کے ظاہر کرنے کا ہے
دوسرے کو اُسکے صریح خلاف ظاہر کرے یا اپنے طریقہ پر یا ویسے ہی اُسکو ایک سلسلہ

(۱) - گووند راؤ بنام راؤجی جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۳ - بمبئی انڈین لا رپورٹ

حالات کا یقین دلاکر عمل کرنے دے یا اپنی حیثیت کو مبدل کرنے دے تو وہ بعد کو اُن حالات کی موجودگی سے انکار نہین کرسکتا کیونکہ عام قاعدہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے فریب کا ذمہ دار ہے مسٹر محمود صاحب جسٹس نے بھی اپنے ایک فیصلہ مین ارشاد فرمایا ہے کہ ضروری اشکال مسئلہ مانع تقریر مخالف کے وہ ہین جو دفعہ ۱۱۵ - قانون شہادت مین درج ہین اور جسکے احکام مبنی اوپر عدل ایکویٹی کے ہین جیسے دفعہ ۴۱ - قانون انتقال کی بھی مبنی ہے کہ جو شخص بوجہ اپنے اقرار یا فعل یا ترک فعل کے کسی کو اُسکی حیثیت تبدیل کرنے دے تو اُسکو یہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ وہ پھر دوبارہ فائدہ تبدیل اُس شخص ثانی کی حیثیت سے اُٹھا دے جملہ قواعد جو باب ۸ - قانون شہادت مین درج ہین اور متعلق یہ امر مانع تقریر مخالف اسامی یا کاشتکار یا سکاری ولے ہنڈیون یا امانت دار یا لیسنس دار ہین وہ مبنی اُسی اصل اصول پر ہین - (۱)

ایک شخص کی کچھ جائداد بنام اپنی بہن اور نیز ورثاء بہن مذکور اس شرط کے ساتھ ہبہ کی گئی کہ کسی قدر سالانہ بابت اُسکے دیا جائیگا اور بحالت عدم ادائے سالانہ کے قبضہ جائداد موہوبہ پر موہوب لہ کا ہوگا نامبردہ سالانہ ادا کرتا رہا اور خود قابض اور دخیل رہا اور اُسی حالت قبضہ اپنے مین اُسنے جائداد کو باظہار خاص ملکیت اپنی بلا شراکت غیرے اور بلا کسی مواخذہ کے رہن کیا ہمشیرہ نامبردہ کی مرگئی اور خود قابض اُسکا ہوا تجویز ہوئی کہ بمقابلہ مرتہن کے باستحقاق وراثت اپنی بہن کے مدعی کوئی استحقاق ہبہ نافذ نہین کراسکتا کیونکہ وہ اپنے فریب سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا - (۲)

۱۸۶۹ء مین عطا حسین و جمال حسین دو حصہ داران نصف منجملہ دبسوہ واقع

(۱) - سیتارام بنام ولایتی بیگم وغیرہ صفحہ ۱۳۳ - ویکلی نوٹ الہ آباد [illegible] کتاب انگریزی ۲۲۲ کتاب [illegible]

(۲) - رادھے لال بنام مہیش پرشاد الہ آباد ویکلی نوٹ صفحہ ۷۰ ، ۱۸۸۹ء

ایک موضع نے (اور فدا حسین و وحید النساء بھی حصہ داران اُسی نصف مین تھے)
مشمول حمایت حسین قابض دیگر نصف کے کرامت خان کے ہاتھ رہن انتفاعی
موضع مولسگہ اراضی کا بھی کل اراضی سیر متعلق ۱۰ بسوہ حصہ کے تھی کیا۔ رہن نامہ مین
اجازت دی گئی تھی کہ مرتہن قابض اراضی تا ادائے زررہن رہے اور منافع بعوض سود کے
لیا کرے چنانچہ مرتہن قابض ہوا ۱۸۶۳ء مین فدا حسین و وحید النساء عطا حسین نے
دیگر اشخاص کے ہاتھ ۵ بسوہ حصہ مع نصف مولسگہ اراضی سیر کے رہن انتفاعی کیا
اور دستاویز مین یہ امر تحریر ہوا کہ نصف زررہن یافتنی کرامت خان بابت رہن
۱۸۶۹ء کے بذریعہ مقران دستاویز حسب الادا تھا اور اس وجہ سے دستاویز مذکور
حوالہ مرتہنان کی گئی تاکہ وہ انفکاک کرالین نومبر ۱۸۷۳ء مین حمایت حسین کا
۵ بسوہ حصہ اراضی سیر متعلقہ اُسکے بعلت اجراء ڈگری نیلام ہوا بعد اُسکے
کرامت خان نے نالش دلاپانے قبضہ مولسگہ اراضی سیر کی بذریعہ اپنے رہن نامہ
۱۸۶۹ء کے اس بیان سے کی کہ مرتہنان دستاویز ۱۸۶۳ء و خریداران نیلام بعلت
اجراء ڈگری ۱۸۷۳ء نے اُسکو بیدخل کردیا تھا اور زر رہن اُسکا ادا نہین ہوا تھا
عدالت ابتدائی نے تجویز کی کہ مدعی مستحق نفاذ اپنے رہن کا بابت حصہ
فدا حسین و وحید النساء واقع مولسگہ کے نہ تھا کیونکہ اسلئے کہ نامبردگان فریقین
دستاویز ۱۸۶۹ء کی نہ تھی عدالت اپیل ماتحت نے یہ بھی تجویز کیا کہ تاریخ نیلام
نومبر ۱۸۷۳ء سے حمایت حسین اسامی ساقط الملکیت اپنی اراضی سیر کا ہوا پس مدعی کو
قبضہ دینا خلاف احکام دفعہ ۷ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء (ایکٹ لگان ممالک مغربی
وشمالی کے ہوگا) تجویز ہوئی کہ چونکہ یہ ظاہر تھا کہ جب رہن نامہ ۱۸۶۹ء تحریر ہوا
فدا حسین و وحید النساء اُس معاملہ سے واقف تھے جسکی رو سے کرامت خان
مرتہن کل جائداد کا از روے دستاویز ہوا اور اس علم کے ساتھ نامبردگان نے

عطا حسین و جمال حسین و حمایت حسین کو قابض کل حقوق زمینداری واقع ۱۰۔ بسوہ حصہ اراضی سیر کا ظاہر ہونے دیا اور چونکہ بیانات مندرجۂ رہن نامہ ۱۸۶۶ء ایک تسلیم منجانب فدا حسین و وحید النساء اس امر کی تھی کہ رہن ۱۸۶۶ء باہمی رضامندی سے عمل میں آیا لہذا اصول معقول مندرجۂ دفعہ ۴۱۔ ایکٹ ہٰذا حیثیت متعلق مقدمہ سے تھا اور فدا حسین اور وحید النساء کو کوئی جواب ازروے قانون یا انصاف نالش مدعی کا بلحاظ حصص بامبردگان و بغرض رفع کفالت ۱۸۷۲ء کے نہ تھا مقدمہ رام کمار کند و بنام میکونتن – (۱)

کا حوالہ دیا گیا –

از محمود صاحب جسٹس دربارۂ تاثیر نیلام بعلت اجراے ڈگری نومبر ۱۸۷۳ء بنسبت احکام دفعہ ۷ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء کے قاعدہ عام کہ احکام قانونی کا اثر بزمانہ ماضی نہیں ہوتا ہے متعلق اس مقدمہ کے نہیں ہے اور بوجہ نیلام کے حمایت حسین نے جو حقوق مالکانہ محال میں حاصل تھے اور قابض ۵۔ بسوہ حصۂ سیر کا بطور سیر کے تھا (لفظ مقبوضہ بر دفعہ ۷ ایکٹ لگان میں مستعمل ہوا ہے محدود قبضہ خاص واقعی پر نہیں ہے) اپنے حقوق مالکانہ زائل کر دے اور اسوجہ سے اسامی ساقط الملکیت اراضی مملوکہ اپنی اور اگرچہ رہن ۱۸۶۶ء اس طور پر متاثر ہونا چاہیے کہ مرتہن تمام اپنے حقوق سے محروم ہوجائے تاہم ازروے الفاظ دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء اور بذریعۂ نیلام کے اُسکے وسائل انتفاع رہن خواہ مخواہ بدل گئے تھے اور نہ عبارت تمہیدی و نہ دفعہ ایکٹ میں کوئی مستثنے تھا جس سے یہ تعبیر جائز ہو کہ تمام شرائط مندرجۂ رہن متعلق تاثیر ایکٹ یا دفعہ ۷ سے بالخصوص محض اسوجہ سے مستثنے ہیں کہ رہن قائم تھا اور ایسی صورتوں میں قبضہ مدعی کو اُن حقوق کا جو حمایت حسین کو وقت رہن تابع

(۱) – بنگال لا رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۴ –

حقوق ساقط الملکیت حمایت حسین کے حاصل تھے دیا جانا چاہیے اور حقوق خریدار حصہ حمایت حسین کے تابع رہن ۱۸۶۹ء کے تھے اور از روے قاعدہ متذکرہ دفعہ ۴۱ ایکٹ انتقال جقیت کے حقوق مرتہنان دستاویز ۱۸۸۲ء پر ترجیح شرائط دستاویز اول ۱۸۶۹ء کو ہونا چاہیے کیونکہ دونوں رہن انفکاکی ہین مقدمہ تلسی بنام رادھا کشن ۔ ۔ (۱) کا حوالہ دیا گیا ۔

از نزل صاحب جسٹس ۔ ۱۸۸۲ء مین بوجہ نیلام کے حقوق وموافق حمایت حسین واقع ہیے کے جو اُسنے ۱۸۶۹ء مین رہن کی تھی زائل ہوکر دوسری حیثیت پیدا ہوگئی اور حقوق مذکور پر یہ حیثیت تبدیل شدہ مدعی اگرچہ اُسکا باررہن موجود تھا بوجہ قانون حال قبضہ واقعی حاصل کرنے کا استحقاق نہین رکھتا تھا اور با متناع اس جہد یہ حق حمایت حسین کے مدعی کا رہن ۱۸۶۹ء حقوق زمینداری واقع اس جزو اراضی پر جو حمایت حسین کے مشتریان نے حاصل کیے تھے قائم رہا ۔ (۲)

جس شخص نے ایسے کرنسی نوٹ کو جو چوری گیا ہو یا کھو یا گیا ہو بہ نیک نیتی باداے معاوضہ بلا علم امر مذکور لیا ہو وہ نوٹ کو اپنے قبضہ مین رکھنے اور اُسکے ساتھ بطور اپنی ملکیت کے عمل کرنے کا مستحق ہے اور وہ اس شخص کا ذمہ دار نہین ہے جسکا نوٹ چوری گیا ہو یا کھو یا گیا ہو اور جس مقدمہ مین بار ثبوت مدعی پر ہو لیکن مدعی کوئی ثبوت پیش نکرے مدعا علیہ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی طرف سے ثبوت پیش کرے یا نہ کرے لیکن اگر مدعا علیہ اپنی طرف سے ثبوت پیش کرے اور وہ مقدمہ مفید مدعی ہو تو عدالت مدعی کے حق مین اُسپر لحاظ کر سکتی ہے ۔ (۳)

(۱) ۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۱ء صفحہ ۴۷ ۔

(۲) ۔ کرامت خان بنام سمیع الدین الہ آباد انڈین لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۰۹ ۔

(۳) ۔ ۹۹ ۔ ۲ ۔ نمبر ۱۲۲۹ ۔ ۱۸۸۲ء مورخہ ۸ ۔ نومبر ۱۸۸۲ء ویکلی نوٹس ۱۸۸۳ء مرلی دھر بنام چھج مل صفحہ ۸۵ ۔ کتاب اُردو ۔

(ب) نے کچھ جائداد اپنی زوجہ کے نام بغرض اخفا کرنے اپنے تترکا سے یا حفاظت قرض خواہان کے خرید کی زوجہ نے بعد وفات شوہر اپنے پسر نابالغ کا سارٹیفکٹ حاصل کیا اُسمین بھی اُس جائداد کو درج نہین کیا بعدہ (ج) نے نالش حق شفع بنام زوجۂ (ب) دائر کرکے صلحاً ڈگری پائی اور قبضہ حاصل کیا بعد بلوغ پسر نابالغ نے اس بیان سے دعوے کیا کہ بیع موسومۂ (ک) فرضی تھی جواب جو (ج) نے پیش کیا وہ یہ ہے کہ (ک) اصلی مالک تھے مین اُسکو اصلی مالک باور کرتا ہوں تجویز ہوئی کہ حسب نظیر مجھپن جیند بنام گشائین بنام کاپیچ ان سنگھ ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۹۹۲ - وہ ایک جواب معقول تھا کیونکہ اس بات کے قیاس کرنے پر بھی کہ خریداری فرضی تھی - (س) وارث (ب) پابند خطاء بیانی (ب) کا تھا یہ بھی تجویز ہوئی کہ بیع جو از جانب (د) عمل مین آئی بمقابلۂ (ج) بموجب دھرم شاستر متاثر ناقص تھے کہ نامبردہ بالکسی تقسیم کے خریدار جز جائداد خاندانی مشترکہ کے تھا - (۱)

ایک مقدمہ مین بذریعۂ ایک صلحنامہ کے ایک مسلمان عورت نے اپنے اختیارات تجاوز کرکے دو نابالغ دختران کا حق منتقل کر دیا شہادت سے ثابت ہے کہ دستاویز مذکورہ پر عمل درآمد ہوا اور قبضہ دیا گیا اور دختران نے بیس سال گذرنے دیے تجویز ہوئی کہ اُنکا سکوت تسلیم کافی معاوضہ ہے اور صلحنامہ بحال رہنا چاہیے اور اور اُنکے حق مین تمادی عارض ہے - (۲)

معاملات اسم فرضی یا بے نامی سے بھی معاملہ خریدار نیک نیت بالمعاوضہ کے اصول اس دفعہ کا متعلق ہے اور اس وجہ سے مجکو اس موقع پر اس امر کا ظاہر کر دینا بھی کچھ بیجا نہوگا کہ اسم فرضی انتقال کی تعریف اور اُسکے متعلق قواعد اور نظائر

(۱) - چندر کمار بنام ہربنس سہاے صفحہ ۱۳ - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ -

(۲) - محمد عبدالقادر بنام امنیۃ الکریم بانو پریوی کونسل کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۱۶۱ - انڈین لارپورٹ -

بیان کروں۔

اسم فرضی انتقال وہ انتقال ہے کہ جو کسی دوسرے شخص کے نام جو در اصل مالک نہو برائے نام کیا جائے جسٹس جکشن صاحب نے بے نامی انتقال کی تصریح اسطرح کی ہے زید بکر سے معاہدہ کرتا ہے لیکن حسب خواہش یا واسطے فائدہ کسی ایک فریق کے بجاے نام اُس فریق کے نام خالد کا مستعمل ہونیکے گو درحقیقت خالد کوئی فریق معاہدہ نہیں ہے۔ (۱)

جو خریداری کہ از نام شخص دیگر کیجاے اسکو انتقال بے نامی یا اسم فرضی کہتے ہیں۔(۲)

اسم فرضی انتقال کے لیے اُس شخص کی رضامندی ضرور نہیں ہے بعض ایسی صورت ہوتی ہین کہ اسمین اُس شخص کو جسکے نام اسم فرضی انتقال ہوا ہو اطلاع بھی ایسی تحریر کی نہیں ہوتی ہے بے نامی دار شخص تحریری رو سے مالک جائداد نہیں ہو جاتا بلکہ وہ امانتدار اصل مالک کا ہوتا ہے۔(۳)

ایکٹ ۱۵- ۱۸۸۲ع کی دفعہ ۳- مین تعریف امانت لکھی ہے اور بے نامی دار کو خاص کر مستثنے کیا ہے- غرضکہ عدالتہاے ہند حقوق اصل مالک کا تحفظ کرتی ہے مگر جو معاملہ کہ درمیان اصل بے نامی دار اور خریدار نیک نیت کے ہو جسمین بمعاوضہ جائز بلا اطلاع حقوق اصل مالک کے جائداد کو اسم فرضی سے خرید کیا ہو تو عدالت انصاف حقوق خریدار کا تحفظ کریگی۔ (۴)

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۰۔
(۲)۔ کتاب پریوی کونسل نظائر جلد اول مؤلفہ صدرلینڈ صاحب صفحہ ۴۹۳-
(۳)۔ گوپی کرسن گوشائین بنام گنگا پرشاد اپیل ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۶ صفحہ ۵۳۔
(۴)۔ ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰ مسٹر ائل رینی بنام گنگا نراین صفحہ ۵ ۱ اور دیکھو ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۹۵- ندمی سنگھ بنام بسو ناتھ داس-

کیونکہ اصول قانون یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کو مالک ظاہری تمام دنیا پر ظاہر ہونے دے تو وہ شخص اُس خریدار کے مقابلہ مین جسنے جائداد بہ نیک نیتی بلا اطلاع خرید کی ہو اپنے حقوق پوشیدہ کے اظہار سے متمتع نہین ہو سکتا ہے مقدمہ رام کنور بنام میکوئن (۱)

حکام نے اس بارہ مین حسب ذیل فرمایا ہے۔

یہ اصول عام انصاف کا ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو مالک ظاہری کسی جائداد کا ظاہر ہونے دیتا ہے اور کوئی شخص ثالث اُس مالک ظاہری سے بمعاوضہ جائداد خرید کرتا ہے تو وہ شخص جسنے اسکو مالک ظاہری ہونے دیا ہے وہ اپنے پوشیدہ استحقاق پر دادخواہ ہو سکیگا سوائے اُس صورت کے کہ جب وہ یہ ثابت کرسکے کہ اُس خریدار کو اطلاع صریحی یا ضمنی استحقاق اصل مالک کے تھے یا ایسے حالات موجود تھے جس سے خریدار کو تحقیقات معاملہ اور اصلیت معاملہ دریافت کرنا لازم تھی۔ یہ امر نہ صرف انصاف بلکہ اُس اصول پر جو دربارہ مانع تقریر مخالفانہ مبنی ہے مقدمہ نند لال بنام ٹیلر۔ (۲)

حکام نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ۔ جو اشخاص خود چپ رہ کر دوسرے شخص کو اصل مالک ظاہر ہونے دیتے ہین اور اشخاص ثالث کو جنکو اس حرفت سے واقفیت نہین ہے روپیہ نیک نیتی سے بذمہ داری جائداد مذکور دینے کی ترغیب دیتے ہین وہ یہ استحقاق نہین رکھتے ہین کہ کسی عدالت انصاف سے اپنے فریب کی بنا پر دادخواہ ہون اسی طرح جب زوجہ کو اصل مالک خاوند نے ظاہر ہونے دیا اور زوجہ نے جائداد کو رہن کیا اور خاوند اُسکا ضامن ہوا تو یہ اجازت خاوند کو نہ دی گئی کہ وہ بیان کرے کہ زوجہ اصل مالک نہ تھی (۳)

(۱) ۔ جلد ۱۱۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۴۶ ۔

(۲) ۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۷ ۔ جلد ۵ ۔

(۳) ۔ ویکلی رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۶۷ مینی پرشاد بنام مان سنگھ ۔

اگر زوجہ سے کسی شخص ثالث نے بیع نامہ کرایا ہے نیک نیتی سے اور خاوند نے
اس بیع پر رضامندی ظاہر کی ہے تو ڈگریدار خاوند محض اس بنیاد پر کہ وہ جائداد خاوند
کی ہے اور جو بیع نامہ بحق زوجہ ہوا تھا فرضی تھا خریدار جائداد کے مقابلہ مین کامیاب
نہین ہو سکتا ہے کیونکہ گو بیع نامہ درمیان زوجہ او رشوہر کے فرضی ہو خریدار نے روپیہ
لگا کر نیک نیتی سے جائداد لی تھی اُسکے حقوق محفوظ رہنا چاہیین - (۱)
مگر جب وارثِ شوہر نے جائداد نیلام کرالی اور زوجہ نے جسکے نام بے نامی کارروائی
تھی رہن کیا تو تجویز ہوئی کہ خریدار نیلام جائداد اور شوہر افعال کا پابند نہین ہے - (۲)
اسی طرح کی تجویز اُسی صورت مین بھی ہوئی جب خاوند نے اپنی زوجہ اور دختر کے نام
بیع فرضی لیا تھا اور اُنھون نے بیع بمعاوضہ بحق دوسرے شخص کے کر دیا اور خاوند کے
ڈگریدار نے اُس جائداد کو اپنی ڈگری مین لینا چاہا تو یہ تجویز قرار پائی ہے کہ بیع جو بے
نامیدار نے برضامندی اصل مالک کی وہ جائز ہے اور اب کچھ حق مدیونہ کو باقی نہین ہے (۳)
مگر ایسی حالت مین عدالت کو صاف طور پر یہ تجویز کرنا چاہیے کہ آیا درحقیقت مالک
کون شخص تھا اور خریدار کو اصل مالک نے کن امور سے ترغیب خریداری دی اور وہ کیا
امور ہین جو مانع اقترین مخالفت کی حد تک پہونچتے ہین - (۴)
گو شخص اسم فرضی مثل امانت دار کے اُس شخص کا ہوتا ہے جو اصل مالک ہے مگر جو
خریدار بہ نیک نیتی ظاہری مالک سے جائداد خرید کرلے تو اُسکا قبضہ بمقابلہ اصل مالک

(۱) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ - صفحہ ۱۹ - شیخ غلام رسول بنام عبد الرحیم -
(۲) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ - صفحہ ۳۳۳ - بابو بیکم راج رائے بنام موتی مادھب سین -
(۳) - ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ - صفحہ ۲۵۴ - منوہر داس بنام بھکاری بھگت -
(۴) - ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۶ء الہ آباد صفحہ ۱۲۶ - مورخہ ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۸۶ء مدن گوپال
بنام پرشادی رائے -

مخالفانہ ہوگا اور میعاد بارہ سال عارض ہوجاویگی۔ (۱)

اگر دائن شخص اسم فرضی یہ بحث کرے کہ اُسنے مدیون کے نام جو جائداد تھی اسکی جائداد خیال کرکے اسقدر روپیہ دیا ہے تو یہ بحث اسکی قابل سماعت ہے اور اُسکا اثر قرار واقعی ہونا چاہیے لیکن بار ثبوت اس امر کا کہ حقیقت مین اُس جائداد کی وجہ سے اُسکو دہوکا ہوا اوسی پر ہے (۲)

مگر جو مدعی خریدار از جانب بے نامیدار نالش کرے تو نیک نیتی معاملہ کا ثبوت اُسپر ہے اُسکو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اُسنے باحتیاط معقول بمعاوضہ نیک نیتی سے جائداد لی ہے۔ (۳)

یہ امر کہ خریدار کو اطلاع استحقاق پوشیدہ اصل مالک کی تھی اسکا ثابت کرنا اصل مالک کا کام ہے عام طور پر خریدار مالک ظاہری کو مالک اصل بیان کرسکتا ہے۔ (۴)

جو شخص کہ خریدار اپنے آپ کو بیان کرے اُسکو نیک نیتی معاملہ ثابت کرنا چاہیے بہت سے ایسے امور ہین جنسے خریدار کو تحقیقات اہلیت معاملہ کی لازم آویگی مثلاً کاغذات حقیت کا نہ موجود ہونا قبضہ خاص کا نہ دیکھنا حساب آمدنی و خرچ کا وجود ہونا یہ سب امور ایسے ہین جنسے ایک مرد معقول کو تفتیش اس امر کی کرنا ضرور ہوگی کہ جو شخص فروخت کرتا ہے وہ کون ہے اور کیا وجہ ہے جو اُسکے پاس کاغذات متعلقہ جائداد مبیعہ نہین ہین محض اس بیان سے

(۱) - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ - اپیل دیوانی صفحہ ۱۵۵ - مہارانی برج سندری دیبی بنام رانی لچھمی کنوری -

(۲) - کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۱ - صفحہ ۱۰۲ - گوکل چندر داس بنام بھگوت داس -

(۳) - سر نو سنگھ بنام بجرنگ سنگھ کلکتہ لا رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۰ - ویکلی رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۱۰ - تن نگھتی دیبی بنام بابستہ حرد بہادر علی خان بنام میر نصیر علی صفحہ ۱۱۵ -

(۴) - کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ - سیتاپتی داسی بنام بھگوتی چرن لا رپورٹ -

کہ بائع کے نام حقیت درج رجسٹر تھی یا اُسکے نام سے نالشات ہوتی ہین با ثبوت جو نیک نیتی معاملہ کا خریدار پر ہے کم نہین ہو جاتا ہے۔ (۱)

مگر جو تمسک بنام شخص اسم فرضی تھا اور روپیہ دوسرے شخص نے دیا تھا تو اگر شخص اسم فرضی تمسک کو فروخت کرتا ہے تو خریدار نا واقف کے حقوق زائل نہونگے اصل مالک کو ثمرہ اسم فرضی کر اسکے کا پانا چاہیے۔ (۲)

علی ہذا القیاس اگر جائداد غیر منقولہ از نام دیگر خریدی گئی اور اصل مالک نے کوئی اظہار ملکیت ایسا نہین کیا جس سے عوام کو علم اُسکے حقیت کا ہوتا تو بھی بمقابلہ خریدار نیک نیت کے کامیاب نہوگا۔ (۳)

اگر ایک شخص نے دوسرے شخص کو مالک عوام مین ظاہر ہونے دیا ہے تو بمقابلہ اُس شخص کے جسنے اُسکو روپیہ اُس جائداد کے اعتبار پر دیا ہے عدالت اصل مالک کے حقوق کو لحاظ نہ کریگی۔ (۴)

انھین فیصلہ جات مذکورہ بالا کا اصول ضمن (ب) دفعہ ہذا مین داخل کیا گیا ہے۔

دفعہ ۳۱۷ ضابطۂ دیوانی مین بھی یہ حکم ہے کہ کوئی نالش اس بنا پر خریدار سرٹیفکٹ کے نام سماعت نہ کی جاویگی کہ خرید کسی اور شخص کی طرف سے یا ایسے شخص کی طرف سے کی گئی ہے جسکے ذریعہ سے وہ دوسرا شخص دعوے کرتا ہے۔

کوئی عبارت اس دفعہ کی مانع نالش حاصل کرنے اس حکم کے نہوگی کہ نام خریدار

(۱) - جلد ۱۸ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۵۱ - حبیب النسا بنام اویل چندر۔
(۲) - جلد ۳ - کلکتہ لا رپورٹ صفحہ ۹ - دکھنی کاشی داسی بنام دیونا تھ۔
(۳) - ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۵۳۳ - ندرا داسی بنام عبد الواحد و ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۸۵ -
(۴) - جلد ۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰ - نند لال بنام ٹیلر و جلد ۱۴ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۹۷ ندھی سنگھ بنام بشونا تھ داس۔

سارٹیفکٹ یافتہ کا سارٹیفکٹ مین فریبًا یا بلا رضامندی اصل خریدار کے داخل کیا گیا ہے۔

ایک شخص نے واسطے دخل اُس جائداد کے جو نیلام اجراے ڈگری مین خریدی گئی تھی اس بیان سے نالش کی کہ جائداد مذکور میرے واسطے خریدی گئی تھی اور اُسنے مشتری نیلام سارٹیفکٹ یافتہ کو اور اُس شخص کو جو قابض جائداد تھا مدعا علیہ بنایا مشتری سارٹیفکٹ یافتہ نے مدعی کے بیان کو تسلیم کیا تجویز ہوئی کہ یہ مقدمہ اُس اصول قرار دادہ کے موافق ممنوع نہین ہے جو پریوی کونسل نے بمقدمہ لوبیس کنور بنام لالہ ہوری لال قرار دیا ہے اور نہ دفعہ ۳۱۷۔ ضابطۂ دیوانی کی روسے ممنوع السماعت ہے۔ (۱)

جبکہ خریدار سارٹیفکٹ یافتہ واسطے قبضۂ جائداد کے دعوے کرے اور مدعا علیہ کی طرف سے یہ عذر ہو کہ مدعی نے جائداد اپنے واسطے نہین خریدی بلکہ بطور اسم فرضی کسی اور شخص کے واسطے خریدی ہے تو اُسکی نسبت یہ تجویز ہوئی کہ ایسی تحقیقات حسب دفعہ ۲۶۰۔ ایکٹ ۸۔ سنہ ۱۸۵۹ء ممنوع نہین ہے۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ اگر ڈگریدار مشتری نیلام بر واسطے اثبات حق مدیون اور دوبارہ نیلام کرانے جائداد نیلام شدہ کے اس بیان سے نالش کرے کہ مشتری نے مدیون کے واسطے جائداد خریدی تھی تو ایسی نالش حسب دفعہ ہذا ممنوع السماعت نہین ہے۔ (۳)

پریوی کونسل نے یہ تجویز کی ہے کہ دفعہ ۲۶۰۔ ایکٹ ۸۔ سنہ ۱۸۵۹ء اُس جائداد سے متعلق نہین ہے جو کوئی شخص ممبر خاندان مشترکہ ہنود آمدنی جائداد مشترکہ سے صرف اپنے نام خریدے۔ (۴)

---

(۱)۔ مازی دیون ملک بنام شیخ فرحت اللہ جلد ۹۔ کلکتہ لارپورٹ صفحہ ۲۹۔

(۲)۔ جان محمد بنام الہی بخش الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹۰۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

(۳)۔ موہن لال بنام لالہ گیا پرشاد منفصلہ ۳۔ جولائی سنہ ۱۸۷۵ء صفحہ ۲۶۵۔ ہائی کورٹ الہ آباد دیورنل بنام علی جان جلد اول انڈین لارپورٹ سلسلۂ الہ آباد صفحہ ۲۳۵۔

(۴)۔ بدھ سنگھ ڈودیا بنام گنیش چندر سین جلد ۱۲۔ بنگال لارپورٹ صفحہ ۳۱۳۔

مدعی نے نالش دخلیابی مکان اس بناء پر دائر کی کہ مین نے مکان کو نیلام مین نام مدعا علیہ اپنے دوست کے اس غرض سے خرید کیا تھا کہ مدیون اور دیگر اہالی خاندان اس خریداری سے واقف نہون اور روپیہ مین نے دیا اور رسیدین زرثمن نیلام کی حاصل کین اور رضامندی مدیون کے قبضہ بھی حاصل کیا تھا ازان بعد مدعا علیہ نے سارٹیفکٹ نیلام حاصل کرکے دخل کر لیا تجویز ہوئی کہ نالش قابل قائم رہنے کے ہے بہ دفعہ ۳۱۷ - ضابطہ دیوانی مانع نہین ہے - (۱)

از روے اقرار نامہ تحریری کے (الف) نے بعد اس بیان کے کہ مین نے بولی جائداد کی جو بصیغہ اجراء ڈگری مین نیلام ہوئی بے نامی (ب) کے لیے بول کر کے زر ڈپازٹ عدالت مین (ب) کی طرف سے ادا کیا اور بقایا روپیہ (ب) نے ادا کیا اور اقرار منتقل کر دینے جائداد کا (ب) کے ہاتھ کیا نالش مین جو (ب) کی طرف سے واسطے دلا پانے جائداد کے (الف) سے تھی یہ تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۹۲ - ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ء (ب) اس امر کے ثابت کرنے سے ممنوع نہین ہے کہ (الف) نے جائداد اپنے لیے خریدی نہ بے نامی (ب) کے لیے - (۲)

مدعا علیہ نے مدعی کے لیے خرید کرنے مین اراضی کے نیلام عدالت مین کارروائی بے نامی کی اور جزو زرثمن مدعی کے لیے داخل کیا اور مدعی کو دخیل اس خیال سے رہنے دیا کہ مدعا علیہ جائداد ادا ہو جانے پر بقیہ زرثمن کی دے دیگا مدعا علیہ نے مدعی کو بیدخل کر دیا مدعی نے نالش دلا پانے اراضی کی دائر کی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۳۱۷ - مجموعہ ضابطہ دیوانی مانع نالش مدعی نہین ہے - (۳)

دفعہ ۴۲ - جب کوئی شخص جائداد غیر منقولہ منتقل کرے اور اختیار انفساخ

(۱) - بکھت رائے بنام مرلیدھر الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۲۰ - مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۸۸۳ء -

(۲) - کمارا بنام سری نواسا مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - منایا بنام سرایا مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

انتقال کا اپنے ہاتھ مین رکھے اگر وہ پیچھے سے اُسی جائداد کو کسی اور شخص کے ہاتھ بعد حصول معاوضہ منتقل کردے تو اُس انتقال ثانی کا اثر بحق منتقل الیہ یہ ہوگا کہ بلحاظ کسی شرط کے جو اُس اختیار سے متعلق کی گئی ہو انتقال اول کو بقدر اُس اختیار انفساخ کے باطل کردے۔

تمثیل

زید نے ایک مکان بکر کو کرایہ پر دیا اور کرایہ نامہ مین اپنے لیے یہ اختیار رکھا کہ اگر حسب رائے فلان مساح کے بکر نے مکان کو ایسے استعمال مین لانا ثابت ہو جس سے مکان کی مالیت گھٹ گئی ہو تو کرایہ نامہ فسخ کیا جائیگا بعد اسکے زید نے یہ خیال کرکے کہ مکان کے استعمال سے اسکا نقصان ہوا ہے مکان کو خالد کے پاس کرایہ پر دیا یہ عمل زید کا موجب تنسیخ کرایہ نامہ موسومہ بکر کا ہے مگر مشروط ہے اوپر رائے مساح کے نسبت اس امر کے کہ بکر کے استعمال سے مالیت مکان کی گھٹ گئی ہے یا نہین۔

شرح۔ دفعۂ ہذا کو واضعان قانون نے اُن مقامات انتقالات پر محدود کیا ہے جسمین کہ کسی شخص کو استحقاق منسوخ کرنے انتقال کا حاصل ہو۔ (۱)

یعنی اگر کوئی شخص بروقت انتقال اختیار منسوخی اُس انتقال کا اپنے ہاتھ مین رکھے بعدہ اُس جائداد کو کسی اور شخص کے ہاتھ بحصول معاوضہ منتقل کردے تو انتقال ثانی سے منتقل الیہ کو یہ فائدہ پہونچتا ہے کہ بلحاظ اُس شرط کے جو انفساخ کے اختیار سے متعلق کی گئی ہو انتقال اول کو بقدر اختیار انفساخ کے باطل کرادے جیسا کہ ملاحظہ تمثیل سے مطلب اس دفعہ کا صاف ظاہر ہوتا ہے۔

۴۳ **دفعہ ۴۳۔** جب کوئی شخص اپنے تئین غلطی سے کسی جائداد غیر منقولہ کے منتقل

(۱)۔ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۶۔ مارچ ۱۸۸۲ء

کرنے کا مجاز قرار دے اور یہ ظاہر کرے کہ اُسنے جائداد مذکور بعوض معاوضہ منتقل کی ہے تو اثر ایسے انتقال کا حسب ہتجایز منتقل الیہ کے اُس استحقاق پر بھی ہوگا جو کسی عرصہ مین حین دوران معاہدہ انتقال کے منتقل کنندہ کو جائداد مذکور مین حاصل ہو جائے۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے منتقل الیہم کے استحقاق مین جنھون نے نیک نیتی سے بالمعاوضہ اور بلا اطلاع ایسے امتیاز کے عمل کیا ہو کچھ فتور نہ آئیگا۔

تمثیل

زید نے کہ اہل ہنود سے ہے اور جو اپنے باپ بکر سے جدا ہو گیا ہے تین قطعہ کھیت موسومہ (الف) و (ب) و (ج) خالد کے پاس باین اظہار بیع کر دیے کہ اُسے اُسکے انتقال کا اختیار ہے ان کھیتون سے کھیت (ج) زید کی ملکیت نہین ہے کیونکہ بٹوارہ کے وقت اُسکے باپ بکر نے وہ کھیت اپنے پاس رکھ لیا تھا البتہ بکر کے مرنے پر کھیت زید کو وراثتاً پہونچا پس خالد مستحق ہے کہ ہرگاہ اُسنے معاملہ بیع کو منسوخ نہین کرایا زید سے کھیت (ج) پر قبضہ پانے کا دعوے کرے۔

شرح- یہ دفعہ اصول نظائر سابقہ پر مبنی ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص ایسی جائداد جسکی مالکیت اُسکو اُسوقت حاصل نہو اور بعدہ حاصل ہو جائے رہن کر دے تو مطالبہ رہن متعلق ایسی مالکیت کے ہے اور بعدہ جو اشخاص اُسکو راہن سے خرید کرین خریداری اُنکی تابع اُن حقوق کے ہے جو جائداد پر درصورت قبضہ راہن کے مؤثر تھی۔ (۱)

دفعہ ۴۴- جب منجملہ دو یا چند حصہ داران جائداد غیر منقولہ کے ایک حصہ دار جو قانوناً مجاز انتقال کرنے کا ہو جائداد مذکور مین بقدر حصہ اپنے کے یا اُس

(۱) - محمد عبداللہ خان بنام کرامت اللہ خان الہ آباد مورخہ ۳۱ جنوری ۱۸۷۶ء نمبر ۲ ۱۱ -

ر اد مین اپنا کوئی استحقاق منتقل کردے تو نسبت ایسے حصہ یا استحقاق کے جہان تک انتقال کو اثر پذیر کرنے کے لیے ضرور ہے منتقل الیہ کو حق انتقال کنندہ کا باب پانے قبضہ شاملاتی یا انتفاع شاملاتی یا جزو انتفاع جائداد مذکور کے حق اُسکے تقسیم کرلینے کا حاصل ہوتا ہے مگر بپابندی اُن شرائط اور ذمہ داریون کے جو انتقال کی تاریخ تک حصہ یا استحقاق منتقل شدہ سے متعلق ہیں۔

اگر منتقل الیہ کسی حصۂ مکان سکونت کا جو کسی خاندان غیر مستقیمہ کی ملکیت ہو شریک خاندان نہو تو اس دفعہ کی کسی عبارت سے شخص مذکور کو کچھ استحقاق مکان کے قبضۂ شاملاتی یا تصرف شاملاتی یا اُسکے کسی جزو کے قبضہ یا تصرف کا حاصل نہوگا۔

شرح۔ اس دفعہ مین ذکر انتقال ایک شریک کا منجملہ دو یا چند حصہ داران جائداد غیر منقولہ کے ہے اسمین واضعان قانون نے بروقت پاس کرنے مسودہ کے فقرہ اور بڑھایا ہے کہ جب انتقال کنندہ ایک حصہ دار مکان مسکونہ کا جو ملکیت خاندان غیر مستقیمہ کا ہے ہو اور منتقل الیہ ایک اجنبی آدمی ہو تو کوئی مضمون اس دفعہ کا منتقل الیہ کو مستحق نہین کریگا کہ وہ قبضہ مشترکہ یا اُسکے کسی جزو کے یا حصہ استفادہ اُس مکان سے اُسکو حاصل ہو۔ (۱)

البتہ اُسکو بذریعۂ نالش تقسیم کے چارۂ کار حاصل ہے۔ اس دفعہ مین الفاظ (حسب اختیار منتقل الیہ) مضمون خیز اور غور طلب ہین ظاہرا اسکے یہی معنی معلوم ہوتے ہین کہ اگر منتقل الیہ نے باوجود علم یا اپنی غفلت سے کوئی معاہدہ کیا ہے تو وہ اس دفعہ کے فائدہ سے متمتع نہوسکیگا۔

باب اختیار انتقال مین کاتبان کا قول لکھا ہے کہ باستثناء کل جائداد کے اور مکان سکونتی کے جو کچھ کھانے و پینے سے بچ رہے ہر شخص اسے دے سکتا ہے عام اس سے منقولہ ہو یا غیر منقولہ مکان سکونت کا انتقال اگر بغرض پرورش و پرداخت

(۱)۔ گزٹ آف انڈیا مندرجۂ ۲۶۔ مارچ سنہ ۱۸۸۲ع۔

اُنکے جو اُسکے مستحق ہوں عمل میں آوے تو جائز ہے۔ (۱)

سب سے اول مدراس سوپریم کورٹ سے یہ راے قرار پائی تھی کہ ہر شخص خاندان اجمالی بقدر اپنے حصہ کے منتقل کرسکتا ہے چنانچہ ان فیصلہ جات کے حوالہ سے ہائیکورٹ مدراس نے بھی ویسا ہی تجویز کیا۔ (۲)

لیکن بمبئی ہائیکورٹ نے گو کہ فیصلہ متذکرہ بالا میں یہ تجویز کی تھی کہ بقدر اپنے حصہ کے رہن و بیع کرسکتا ہے یہ تجویز کی کہ کوئی شخص اہل خاندان غیر منقسمہ کو بطریق ہبہ یا بذریعہ وصیت اپنے حصہ واقع جائداد غیر منقسمہ بلا رضامندی دیگر شرکا کے منتقل کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ (۳)

کیونکہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبل تقسیم کے حسب احکام متاکشرا کسی فریق کا حصہ معین نہیں ہے اور جب حصہ معین نہیں ہے تو اُسکو بلاتقسیم اُسکے معین کرنے اور منتقل کرنے کا اختیار کیونکر ہوسکتا ہے آخر کار ہائیکورٹ کلکتہ کے اجلاس کامل سے یہ امر طے ہوگیا کہ کسی شخص خاندان اجمالی کو اپنی ضرورت خاص سے روپیہ لیکر نہ واسطے فائدہ کل خاندان غیر منقسمہ کے اپنے حصہ غیر منقسمہ کے رہن کرنے کا اختیار نہیں ہے گو کہ اُسکو اپنے شرکا کے بلا رضامندی اپنے حصہ کے تقسیم کرا لینے کا بموجب متاکشرا۔ (۴) اختیار حاصل ہے۔ (۵)

پس اس فیصلہ سے اس امر میں کسی طرح کا شبہ نہیں رہا کہ بموجب دائی بھاگ قبل تقسیم کے ایک شریک خاندانی اجمالی کو اپنے حصہ غیر منقسمہ کے منتقل کرنے کا اختیار

(۱)۔ کو سرد کس ڈائجسٹ جلد ۲۔ کتاب چہارم ترجمہ اشلوک صفحہ ۴۴۱۔ رسالہ کمس لال

(۲)۔ ویرسوامی گرامنی بنام الواسوامی گرامنی ۴۔ ۵ جلد ۱ صفحہ ۴۷۱۔

(۳)۔ گنگا بائی بنام رامنی بابہ جلد ۳۔ صفحہ ۶۶۔

(۴)۔ متاکشرا باب اول ادھیاے ۵۔ اشلوک ۸۔

(۵)۔ سدا برت پرشاد بنام پھول باس کنور۔ ب ل۔ ر۔ جلد ۳۔ صفحہ ۳۱۹۔

نہین ہے - (۱)

بموجب دائی بھاگ اسمین کچھ شک نہین ہے کہ کسی شخص کے اختیارات نسبت ہبہ کے محدود اور مشروط ہون الا اسقدر شرط ہے کہ کوئی شخص کل مال و اسباب کا ہبہ نہین کرسکتا یعنے باستثناے مکان مسکونہ و لوازمہ خورونوش کے بعد جو کچھ بچ رہے ہر شخص اسکا ہبہ کرسکتا ہے - (۲)

جبکہ شخص اجنبی بذریعہ خرید نیلام کے جائداد مشترکہ غیر منقسمہ مین قائم مقام ایک شریک کا قرار دیا ہے تو اُس جائداد کی نسبت طریقہ جائداد غیر منقسمہ مشترکہ کا منقطع ہوجاتا ہے - (۳)

اگرچہ بموجب دھرم شاستر متاکشرا کے ہیشوا کار خاندان مشترکہ اپنے حصہ یا حق کو جو جائداد خاندان مشترکہ مین واقع ہو منتقل نہین کرسکتا ہے لیکن ایسا حصہ یا استحقاق بعلت اجراء ڈگری کے قرق ہوکر نیلام ہوسکتا ہے - (۴)

خریدار نیلام حق حقوق ایک حصہ اہالی خاندان مشترکہ کو چارہ جوئی مناسب بذریعہ نالش تقسیم حاصل ہے اور نامبردہ درخواست پانے دخل مشترکہ کی ساتھ دیگر اہالی خاندان ہنود غیر منقسمہ کے کرسکتا ہے - (۵)

(۱) - صفحہ ۸۴ - رسالہ دھرم شاستر مکس لال -

(۲) - کوسیر وکس ڈائجسٹ کتاب چہارم اشلوک - ۱۹ -

(۳) - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ - صفحہ ۴۲۹ - انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۷۸ء مقدمہ بنام سندر د...

(۴) - سلسلہ کلکتہ جلد ۵ - حصہ ۸ - صفحہ ۴۲۶ - انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۱ - مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۷۹ء ...

کلکٹر مونگیر منجانب اودا پرشاد بنام ہردے نراین سہاے -

(۵) - سلسلہ بمبئی جلد ۸ - حصہ ۹ - صفحہ ۴۹۹ - نمبر ۶ - مورخہ ۲۶ - جنوری ۱۸۸۴ء بالاجی انت ...

بنام گنیش جناردھن کاشی -

گو نالش منجانب شریک حصہ دار ہنود واسطے تقسیم جزوی جائداد خاندانی کے دائر نہین ہوسکتی تاہم جب ایک منجملہ دو حصہ داران کے بدست شخص اجنبی اپنا حق واقع قطعہ اراضی خاندانی کو بیع کرے تو دیگر حصہ دار بیع کو باطل یا قبول کرسکتا ہے اور دعوے بذریعہ تقسیم واسطے دلاپانے اپنے حصہ مبیعہ کے بنام شخص اجنبی کے دائر کرسکتا ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ مشتری نیلام حق کسی حصہ جائداد مشترکہ غیر منقسمہ کا حصہ اپنے مدیون کو تقسیم کرا سکتا ہے۔ (۲)

بپابندی وقعت نظیر کے تجویز ہوئی کہ نالش واسطے تقسیم صرف کسی جزو جائداد خاندان مشترکہ کے دائر نہین ہوسکتی ڈسمس کرتے ہین نالش اجازت مدعی کے لیے رجوع کرنے نالش جدید کے بشمول کل جائداد کے محفوظ ہے۔ (۳)

نالش تقسیم صحن مشترکہ و مستعملہ فریقین جو فریقین کے مکان کے محاذی ہے اس بنیاد پر ڈسمس ہوئی کہ فریقین کو آسانی و سہولت و آرام اسکے بلا تقسیم استعمال کرنے مین ہے اور اسکے تقسیم نہونے سے بخوبی ہوا مکانات متصلہ کو پہونچتی ہے اور بحالت تقسیم کچھ مکانات کا راستہ بھی بند ہوجائیگا اور مدعی بیان نہین کرتا ہے کہ وہ کسطرف کا صحن چاہتا ہے۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ ایکٹ بھاگداری بمبئی نمبر ۵ سنہ ۱۸۶۲ء مانع نیلام کسی حصہ غیر متحققہ بھاگ غیر منقسمہ کا نہین ہے۔ (۵)

(۱) سلسلہ مدراس جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۱۹۶ مورخہ ۴ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء سری بینی جیاستاسی راجو بنام سری بینی سرما راجو۔

(۲) بلبھدر بنام شبیشر نمبر ۹۶ سنہ ۱۸۸۱ء منفصلہ ۲۲ جون سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۵۰۳ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء الہ آباد۔

(۳) سلسلہ کلکتہ جلد ۳ حصہ ۲ فروری سنہ ۱۸۷۸ء صفحہ ۱۲۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۲۹۶ سنہ ۱۸۷۷ء مورخہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۷۷ء جوگندر ناتھ مکرجی بنام جگ نندھو۔

(۴) پارس داس بنام امراو سنگھ صفحہ ۲۴۹ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء

(۵) بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ بائی کنور بائی بنام بھگوان اچھارام۔

یہ ایکٹ صرف بمبئی سے متعلق ہے۔

مشتری جسنے ایک شخص اہل خاندان ہنود غیر منقسمہ سے اُسکا حصہ جائداد مشترکہ کا خرید کیا ہو نالش تقسیم کرا پاسنے اُس حصہ و علٰحدگی حصہ بذریعۂ پیمایش خود حصہ اسپنے بائع کے نہین کرسکتا ہے۔ (۱)

بربنا ے تقسیم جائداد مشترکہ واقعہ کلکتہ جو بذریعۂ انتقال باہمی کے خواہ حسب ہدایت کسی عدالت قانونی یا دیگر طریق پر عمل مین آوے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ فریقین اپنے اپنے حصص مع حق آسایش روشنی و ہوا باہمی اپنے کے مطابق حالت موجودہ جائداد اپنی کے حاصل کرتے ہین نالش تقسیم مکان مسکونہ خاندانی مین یہ حکم ہوا کہ فریقین اپنے اپنے حصص بذریعۂ انتقال باہمی ساتھ اختیار دینے مدعی کو واسطے تعمیر دیوار تقسیمی کے حاصل کرین حصص کی تقسیم ہوگئی لیکن کوئی دستاویز نہین ہوئی کہ انضماماً فریقین کا حاصل کرنا اُس طریق پر سمجھا جائیگا کہ گویا بذریعۂ انتقال باہمی کے حاصل کیا جہانتک کہ حق آسایش روشنی و ہوا کو تعلق ہے (۲)

گوردبسایا و دندراپا آپسمین بھائی اور شرکاء خاندان مشترک تھے گوردبسایا کے دو لڑکے تھے ایک لنگانا پدر مدعا علیہما نمبر ۲ و ۴ - دوسرا سنگاپا پدر مدعا علیہم نمبر ۱ - و نمبر ۵ - گوردبسایا فوت ہوگیا اور بعد اُسکی وفات کے دندراپا اور اُسکے بھتیجے سنگاپا نے مکان متنازعہ مشترکہ بدست مدعا علیہ نمبر ۳ - رہن کردیا دندراپا بھی فوت ہوگیا بعد اُسکی وفات کے ایک قرضخواہ نے بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ - بحیثیت قائم مقامان اُسکے ایک ڈگری حاصل کی اور اجراء ڈگری مذکور مین مکان مذکور کو نیلام کرایا مدعی نے اُس مکان کو تابع رہن مدعا علیہ نمبر ۳ - کے خرید کیا مدعی نے معمولی طریقہ پر اُسکا قبضہ لیا مگر مدعا علیہم مزاحم ہوے اسوجہ سے مدعی نے نالش ہذا داخل کی اور قبضہ کی استدعاء کی اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ زررہن مدعا علیہ نمبر ۳ - ادا کرنے کو آمادہ ہے

(۱) - مدراس جلد ۱۳ - صفحہ ۵۰۴ - کتاب انگریزی انڈین لا ریورٹ دکاتارا ما بنام میرا لبابائی -

(۲) - کلکتہ جلد ۱۴ - صفحہ ۷۰۹ - کتاب انگریزی انڈین لا ریورٹ بونی چندر سین بنام لالمن داس -

مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ - و ۴ و ۵ - نے یہ حجت کی کہ گورو بسایا و وندا پا کے حقوق غیر منقسمہ تھے اور یہ کہ نیلام بحق مدعی سے جو اجرا اُس ڈگری مین عمل مین آیا تھا جو بمقابلہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ بحیثیت قائم مقام ان وندا پا حاصل کی گئی تھی اُنکے حقوق واقع مکان مذکور جسپر اثر نہین پہونچ سکتا تھا جسکی نسبت اُنھون نے یہ بیان کیا تھا کہ وہ اُنکی جائداد مشترکہ تھی یہ واضح ہوا کہ بوقت نیلام بعد ادا ے زر ڈگری کے زر فاضل مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ - کو دے دیا گیا تھا جج ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ مکان متنازعہ جائداد خاندان مشترکہ مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ و ۴ و ۵ - کی تھی اور یہ کہ مدعی کو نالش تقسیم دائر کرنا چاہیے اور اُنھون نے بدین وجہ نالش مدعی کو ڈسمس کیا مدعی نے اسسٹنٹ جج کے یہان اپیل کیا اور اُنھون نے ڈگری عدالت ماتحت کو منسوخ کیا مدعا علیہم نمبر ۱ و ۲ و ۴ و ۵ - نے اپیل دوم بعدالت ہائی کورٹ پیش کیا تجویز بمنسوخی ڈگری عدالت اپیل ماتحت کی یہ تجویز ہوا کہ مدعا علیہم اپنا استحقاق پیش کرنے سے ممتنع نہ تھے یہ بات نہین دکھلائی گئی ہے کہ مدعا علیہم نے کارروائیات اجراء مین کوئی شرکت کی تھی یا کوئی ایسا عمل کیا تھا کہ جس سے بولی بولنے والون کو ایسا خیال کرنے کی ترغیب ہوئی تھی کہ اُنکو بغرض قائم مقامی کے اور کسی کے حق کا دعوے نہ تھا یا یہ کہ اُنکی خاموشی نے بولی بولنے والون کو گمراہ کیا تھا زر فاضل نیلام کی نسبت یہ خیال کرنا چاہیے کہ اُسکو مدعا علیہم نے بعد تکمیل نیلام کے قبول کیا تھا - (۱)

دفعہ ۵۴ - جب کوئی جائداد غیر منقولہ دو یا چند اشخاص کو بعوض زر معاوضہ منتقل کیجائے اور وہ زر معاوضہ ایسے سرمایہ سے دیا جاوے جو اُنکا مال شاملاتی ہو تو وہ درصورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اُسکے کے وہ اشخاص جائداد مذکور مین قریب قریب اُسیقدر حق پانے کے مستحق ہین جسقدر حصص اُنکو سرمایۂ مذکور مین حاصل تھے اور اگر وہ زر معاوضہ اُن لوگون کے مختلف سرمایون مین سے دیا جائے تو درصورت نہونے کسی معاہدہ

(۱) - گورو پڑا پا بنام ارا پا ببمبئی جلد ۱۴ - صفحہ ۵۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

خلاف اسکے کہ مشارالیہم جائداد منتقلہ مین اُسی حساب سے حقوق رسدی پانے کے مستحق ہین جس حساب رسدی سے اُنھون نے حصۂ زرمعاوضہ ذمگی اپنے اپنے کو ادا کیا ہو۔

درصورت نہونے ثبوت اس امر کے کہ ہر ایک کو سرمایہ مین کسقدر حق پہونچتا تھا یا اس امر کے کہ شریک نے کسقدر حصہ زرمعاوضہ کا ادا کیا اشخاص مذکور کی نسبت یہ قیاس کیا جائیگا کہ اُنکے حقوق جائداد مین برابر تھے۔

شرح۔ مسودۂ نمبر ۲ قانون ہذا مین یہ اصول قائم کیا گیا تھا کہ جب دو یا زیادہ اشخاص کسی جائداد غیر منقولہ کے خریدنے مین اپنی اپنی نخ کی جدا گانہ رقمین لگاوین تو درصورت نہونے کسی معاہدہ باہم دیگر اُنکے حق پر مشتری کی جائداد مذکور مین بقدر اُس جزو زرثمن کے ہوگا جو ہر واحد نے ادا کیا ہو۔ (۱)

اس دفعہ مین واضعان قانون نے حقوق مشتریان کو زیادہ وسعت دی اور وہ اشکال جو باقی رہگئین تھین اضافہ کردین یعنے اگر زرثمن سرمایۂ مشترکہ سے دیا جاوے تو ہر مشتری کو وہی حصہ جائداد مین ملیگا جو اُسکو سرمایۂ مشترکہ مین ہوا اور اگر وہ زرمعاوضہ مختلف سرمایون سے دیا جاوے تو منتقل الیہم اس جائداد مین اُسی حساب سے حقوق رسدی پانے کے مستحق ہین جس رسد سے اُنھون نے زرمعاوضہ ادا کیا ہو۔ اگر یہ امر محقق نہوے کہ ہر شخص کو سرمایہ مین کسقدر حق پہونچتا ہے یا ہر ایک نے کسقدر حصہ زرمعاوضہ کا ادا کیا تو یہ فرض کر لیا جاویگا کہ وہ اُس جائداد مین برابر کے حقدار رہین۔ یہ دفعہ بظاہر مشتریان مندرجۂ دستاویز سے متعلق معلوم ہوتی ہے لیکن خاندان ہنود مشترکہ یا دیگر اشخاص جنکا سرمایہ مشترکہ ہو گو ایک شخص کا نام دستاویز مین بطور مشتری لکھا گیا ہو اگر ثابت ہو جاوے کہ دیگر اشخاص خاندان اجمالی یا مشترکہ اُسمین شریک ہین تو اُنسے بھی یہی اصول متعلق ہوسکتا ہے۔

(۱) - دفعہ ۱۰ مسودۂ نمبر ۲ سنہ ۱۸۷۹ء مطبوعۂ ۲۰ مئی سنہ ۱۸۷۹ء

دفعہ ۷۶-جب انتقال جائداد غیر منقولہ کا بعوض معاوضہ طرف سے ایسے اشخاص کے کیا جاوے جو اسمین حقوق مختلف رکھتے ہین تو اگر کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہوا ہو تو انتقال کرنے والے مستحق ہین کہ زرثمن مین برابر حصہ لین بشرطیکہ اُنکے حقوق اُس جائداد مین جو منتقل کیے گئے برابر مالیت کے رہے ہون اور اگر اُنکے حقوق مختلف مالیت کے رہے ہون تو اُنکو زرثمن مین حصص رسدی مطابق مالیت حقیت ہر ایک کے ملینگے-

تمثیلات

(الف)- زید نے جو موضع سلطانپور کے نصف کا مالک ہے بشمول بکر مالک حصہ چہارم اور خالد مالک باقی چہارم کے آٹھوان حصہ اُس موضع کا بعوض چوتھائی حصہ موضع لال پور کے تبادلہ کیا چونکہ کوئی اقرار خلاف اسکے نہین ہے لہذا زید مستحق ہے کہ موضع سلطانپور کا آٹھوان حصہ اور بکر اور خالد مستحق ہین کہ موضع مذکور مین ہر ایک سولھوان حصہ پائے-

(ب)- زید نے کہ موضع اترولی مین حق حین حیاتی رکھتا ہے اور جسمین بکر اور خالد زید کے مرنے پر مالک ہونگے موضع مذکور کو ایک ہزار روپیہ مین بیع کیا حساب سے دریافت ہوا کہ زید کا حق حین حیاتی چھ سو روپیہ کی مالیت رکھتا ہے اور بکر اور خالد کے حق پس ماندگی کی مالیت چار سو روپیہ ہے پس زید مستحق ہے کہ زرثمن مین چھ سو روپیہ اور بکر اور خالد مستحق ہین کہ اُسمین سے چار سو روپیہ لین-

شرح- دفعہ ۵۴- مین منتقل الیہ کے حقوق کا ذکر کیا گیا اور دفعۂ ہذا مین حقوق انتقال کنندہ کے بیان کیے گئے ہین اور ظاہر کیا گیا کہ زرثمن مین انتقال کنندہ بقدر اپنے اپنے حصہ کے پانے کے مستحق ہونگے چنانچہ ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مدعی اور مدعا علیہ مالک و شریک ایک تعلقہ کے تھے زمیندار نے نالش لگان تعلقہ مذکور بنام مدعا علیہ رجوع

یہ ڈگری حاصل کی اور اجرا ء ڈگری مین حقیت مذکور کو نیلام کرایا بقیہ زرثمن نیلام بعد
یفاء زر ڈگری زمیندار کے مدعاعلیہ نے وصول کر لیا مدعی نے نالش ہذا واسطے دلاپانے
ر ثمن بقدر ۸۰ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعی مذکور مستحق پانے کا تھا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ
الش قابل سماعت خفیفہ نہین۔ (۱)

دفعہ ۴۷ - جب چند حصہ داران مشترک کسی جائداد غیر منقولہ کی جائداد کا کوئی
حصہ منتقل کرین اور اُسکی صراحت نکرین کہ انتقال مذکور انتقال کرنے والون کے
سی خاص حصہ یا حصص پر اثر پذیر ہوگا تو مابین ایسے انتقال کنندون کے جب
نکے حصص برابر ہون ایسا انتقال کل حصص پر برابر اثر رکھتا ہے اور جب وہ حصص
ابر نہون تو انتقال مذکور ہر حصہ پر اُسکی مقدار کے بموجب اثر پذیر رہیگا۔

تمثیل

زید نے کہ موضع سلطانپور مین ۸ کا حصہ دار ہے بشمول بکر اور خالد کے جو
وضع مذکور مین چار چار آنہ کے مالک ہین موضع فرپور مین حصہ ۲ بلا صراحت
س امر کے کہ اُن مختلف حصص مین سے کس حصہ سے انتقال کیا جاتا ہے ولید کے
س منتقل کر دیا پس اس معاملۂ بیع کی تکمیل کے لیے زید کے حصہ سے اراضی بقدر
یک آنہ اور بکر اور خالد کے حصّون سے اراضی بقدر آدھ آدھ آنہ کے دیجائیگی۔

دفعہ ۴۸ - جب کوئی شخص چند انتقالات کی رو سے اوقات مختلف پر
یک ہی جائداد غیر منقولہ مین یا اُسکی بابت حقوق مختلف قائم کرے اور یہ غیر ممکن ہو
وہ حقوق ایک ہی وقت وجود پذیر ہون یا اُنکا استعمال کامل ایک ہی وقت ہو
و پھر حق جو بزمان مؤخر قائم کیا گیا ہو در صورت نہونے کسی معاہدۂ خاص

(۱) - سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۰ - حصہ ۵ - ماہ مئی ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۰۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۹
و رخہ ۱۳ - جنوری ۱۸۸۳ء رام کمار سین بنام رام کنول سین -

یا ذمہ داری لاحقہ انتقال داران مقدم کے تابع ان حقوق کا رہیگا جو اُس سے پہلے قائم کی گئی تھی۔

شرح - اس دفعہ مین اصول قاعدۂ تقدیم کا قرار دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اصل لازمات ذمہ داری تقدیم کے لازمات ذمہ داری مابعد سے مقابل ہوتے ہین تو آخر الذکر مغلوب اور اول الذکر غالب ہوتا ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ رہن مقدم کے ادا کرنے سے اپیلانٹ مستحق استفادۂ رہن مذکور کے ہین مگر یہ نہین ہوسکتا ہے کہ انکو کچھ استحقاق زیادہ حاصل ہو جو مرتہن اول کو حاصل تھا اس مقدمہ مین اپیلانٹ کو دو حیثیتین حاصل تھین اول دارندۂ حق راہنی - دوم استحقاق مستحق فائدہ رہن موقوعہ ۱۸۶۶ء کے ظاہر ہے کہ از روے حیثیت اول کے نامبردگان مقابلہ نالش کا نہین کر سکتے کہ جس سے غرض نفاذ کفالت جائز کی ہے اور بموجب حیثیت آخر کے ادا ہو جانے رہن ۱۸۶۶ء کے نامبردگان نے عمدہ طور سے حیثیت منتقل الیہم رہن مذکور کی حاصل کی ہے۔

آخر فقرہ ایکویٹی جورس پرڈنس مؤلفہ اسٹوری صاحب دفعہ ۱۰۳۵- ملاحظہ طلب ہے۔ (۱)

بعدہ دوسرے مقدمہ مین بھی اسی دفعہ کے اصول پر بمقدمہ کرامت خان بنام سمیع الدین بحث کی گئی ہے جو زیر دفعہ ۸۱- ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہے لیکن ایک حال کے مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ اگر نالش مرتہن ثانی بغرض نیلام جائداد مرہونہ باحقاق یا انکار کفالت اول جسکے عوض مین مدعا علیہ مرتہن اول نے جائداد مرہونہ خرید کر لی ہو دائر کیجاوے تو ڈسمس ہونی چاہیے - (۲)

مگر مرتہن ثانی بحفظ حقوق مرتہن اول نالش نیلام کرا پانے کی کر سکتا ہے - (۳)

(۱) - سربدہ راے بنام رگھناتھ پرشاد الہ آباد ویکلی نوٹ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۶ سالہ آباد -

(۲) - سالگرام وغیرہ بنام ہرچرن لال وغیرہ ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۳۹ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۵ - رگھناتھ پرشاد بنام جوڑاون راے -

دفعہ ۴۹ - جب جائداد غیر منقولہ کا انتقال بعوض زر معاوضہ کے ہوا ہو اگر انتقال کی تاریخ پر جائداد مذکور یا اُسکے جزو کا بیمہ بابت نقصان یا خسارہ صدمہ آتش زدگی کے ہوگیا ہو تو درصورت وقوع ایسے نقصان یا خسارہ کے منتقل الیہ کو جائز ہوگا کہ اگر فریقین کے درمیان کوئی اور معاہدہ نہوا ہو وہ روپیہ جو پالسی یعنے اقرارنامہ بیمہ کی رو سے انتقال کنندہ کو حقیقتاً وصول ہو یا جزو اُسکا جسقدر ضرور ہو واسطے لانے جائداد کے ہیئت اصلی پر صرف کرین -

شرح - اِس دفعہ مین استحقاق منتقل الیہ کا نسبت جائداد بیمہ شدہ کے بیان کیا گیا ہے یہ دفعہ مسودہ نمبر ۳ - کی دفعہ ۱ او ۳ - سے بنائی گئی ہے -

دفعہ ۱ - مین یہ لکھا تھا کہ اگر معاہدہ کی تاریخ پر جائداد کا بیمہ بابت نقصان یا خسارہ یا صدمہ آتش زدگی کے ہوگیا ہو تو درصورت وقوع ایسے نقصان یا خسارہ کے مشتری کو جائز ہوگا کہ اگر فریقین مین کوئی اور معاہدہ نہوا ہو وہ روپیہ جو پالسی یعنے اقرارنامہ بیمہ کی رو سے بائع کو حقیقتہً وصول ہو یا جزو اسکا جسقدر ضرور ہو واسطے لانے جائداد کے ہیئت اصلی پر طلب کرے -

دفعہ ۳ - مین یہ عبارت لکھی ہے کہ اگر رہن کی تاریخ پر جائداد مرہونہ کی آتش زدگی سے تلف یا نقصان ہو جانے کا بیمہ ہوچکا ہو تو مرتہن کو اختیار ہے کہ اگر ایسا اتلاف یا نقصان واقع ہو (بشرطیکہ اُسکے خلاف کوئی اور اقرار نہو) یہ مطالبہ کرے کہ بیمہ کے پالسی کے بموجب جسقدر روپیہ فی الواقع راہن کو ملے یا اُسمین سے جسقدر درکار ہو جائداد کو ہیئت اصلی پر لانے مین صرف کیا جائے - (۱)

دفعہ ۵۰ - کوئی شخص بابت زر لگان یا منافع کسی جائداد غیر منقولہ کے جو اُسنے نیک نیتی کے ساتھ کسی ایسے شخص کو ادا یا حوالہ کیا ہو جس سے اُسنے جائداد مذکور بہ نیک نیتی حاصل کی ہو مواخذہ دار نہوگا گو پیچھے سے یہ امر واضح ہو کہ

(۱) - مسودہ نمبر ۳ - کی دفعہ ۱ او ۳ - مطبوعہ ۱۰ - مئی ۱۸۷۹ء

وہ شخص جسکو ایسا زر لگان یا منافع ادا یا حوالہ ہوا ہو اُسکے لینے کا حقدار نہ تھا

تمثیل

زید نے ایک کھیت بعوض زر لگان تعدادی ہے بکر کو پٹہ پر دیا اور بعد اُسکے وہ کھیت خالد کے نام منتقل کر دیا بکر کو اُس انتقال سے خبر نہیں ہے اُسنے نیک نیتی سے زر لگان زید کو ادا کیا پس بکر اُس لگان اداشدہ کی بابت مواخذہ دار نہیں ہو سکتا ہے۔

شرح۔ خلاصہ اس دفعہ کا یہ ہے کہ لگان وغیرہ جو کسی شخص نے نیک نیتی سے اُس شخص کو دیا ہو جس سے کہ اُسنے جائداد لی تھی تو وہ دوبارہ لگان دینے پر مجبور نکیا جائیگا ایک مقدمہ بقایا لگان مین مدعا علیہم نے یہ ثابت کیا کہ اُنھون نے کچھ روپیہ شخص ثالث کو جو بجائے مدعی کے نمبردار ہوا تھا ادا کیا ہے یہ ثابت ہوا کہ یہ روپیہ نمبردار ند کو کو بحیثیت نمبرداری کے ادا نہین کیا گیا تھا تجویز ہوئی کہ نالش ڈسمس ہونا چاہیے کیونکہ لگان مدعی کے کارندہ یا کارپرداز عام کو ادا ہو چکا ہے اور نیز بر بناء اصول دفعہ ۵۰-ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے ایسا ادا کرنا مدعی کے دعوے کو ساقط کرتا ہے اور نیز یہ کہ مدعی کو یہ چارہ کار حاصل ہے کہ وہ نمبردار پر نالش کرے یا تعداد متنازعہ کو زمینداری کی بھارت سالانہ مین محسوب کرے۔ (۱)

اس دفعہ کے ساتھ ملاحظہ کرو دفعہ ۱۳۱-ایکٹ ہذا کو۔

دفعہ ۱۵۱- جب منتقل الیہ کسی جائداد غیر منقولہ کا اُسپر کوئی شی بنائے جو اُسکی ترقی اور فائدہ کا موجب ہو یہ سمجھکر کہ وہ جائداد مین استحقاق ملکیت کامل رکھتا ہے اور پیچھے سے ایسے شخص کے ہاتھ سے بیدخل کیا جائے جسکا استحقاق مقدم ہو تو منتقل الیہ کو یہ دعوے کرنے کا اختیار رہے کہ جو شخص اُسکو بیدخل کرے وہ اُس

(۱)- ویکلی نوٹس سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۲۵- اردو چھتری بنام بہادر سنگھ-

شئے ترقی یا فائدہ بخش کا تخمینہ صحیح تیار کرا کے اُسکی مالیت منتقل الیہ کو ادا کر دے
یا اُسکا اطمینان کرا دے یا کہ جائداد مین جو حق اسکو حاصل ہو اُسقدر قیمت پر
منتقل الیہ کے نام فروخت کر دے جو اُسوقت اُسکی قیمت بازاری ہو بمنہائی
مالیت اُس شئے فائدہ بخش کے۔

مقدار جو بابت مالیت شئے فائدہ بخش کے ادا ہوتی جائے یا جسکا اطمینان
ہونا چاہیئے اُسی قدر ہوگی جو وقت بیدخلی کے اُسکی مالیت تخمینی رہی ہو۔

جب بحالات مذکورۂ صدر منتقل الیہ نے جائداد پر ایسی فصلین لگائی یا
بوئی ہون جو اُسکی بیدخلی کے وقت اُسپر استادہ ہون تو وہ مستحق ہے کہ فصل
کاٹ لے اور اُسکے جمع کرنے اور لیجانے کے لیے اراضی پر بلا روک آتا جاتا رہے

شرح۔ واضح ہو کہ ہم اُن دو مسائل قانونی کو زیر دفعہ ۸۔ ایکٹ ہذا لکھ آئے ہین
اول قابض اراضی اُس شئے پر بھی قابض ہوتا ہے جو اُسکے اوپر ہو۔ دوم جو شئے اراضی سے
ملصق ہو وہ اُس سے متعلق متصور ہوگی ان مسائل مین جو لفظ اراضی کا آیا ہے وہ عام لفظ ہے
اور وہ سمین نہ صرف سطح زمین شامل ہے بلکہ ہر شئے جو زمین کے اوپر یا نیچے ہو۔

پس وہ شخص جو کسی اراضی کو حاصل کرے اُسکے اوپر کی جملہ اشیاء جیسے مکانات
اور درخت اور چشمہ وغیرہ کا مالک ہوتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی شخص دوسرے کی اراضی پر
مکان بنائے یا درخت لگائے تو وہ مکان یا درخت ملکیت مالک زمین کے ہونگے۔

اور یہ امر کہ آیا مکان بنانے والے یا درخت لگانے والے کو کوئی معاوضہ ملنا چاہیئے
یا نہین اس اصول پر مبنی ہے کہ اگر کوئی شخص باوصف علم النقص اپنے استحقاق کے دوسرے
کی اراضی مین مکان بنانے مین روپیہ صرف کرے تو وہ عذر نہین کر سکتا الا اس صورت مین
کہ اصلی مالک اراضی نے اُسکو روپیہ صرف کرنے دیا اور خاموش رہا۔
یا اُسکے ساتھ معاہدہ ہوا یا بعد کو اُس مکان یا درخت سے فائدہ اٹھانا چاہا ہو۔

مثلاً اگر ایک شخص نے کسی اراضی پر اُسکو اپنی ملکیت سمجھکر مکان تعمیر کیا اور اصلی مالک نے اپنے حق کا اظہار نہین کیا اور مکان بنانے دیا تو عدالت نے اُسکو بلا معاوضہ دلوانے کے بیدخل نہین کیا۔ (۱)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان اس امر سے بخوبی واقف تھے کہ مدعا علیہم اراضی پر تعمیر کر رہے ہین اور انھون نے دست اندازی نہین کی تو مدعیان مستحق انہدام تعمیر نہین ہین گو انھون نے اپنی ملکیت نسبت ایسی اراضی کے ثابت کر دی ہے۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو اجازت تعمیر عمارت کی اپنی اراضی پر دیوے اور بعد اس بات کے کہ تعمیر مذکور کیجاوے کو وہ دوسرے شخص کو ایسا کرنے سے مانع نہو تو بیشک بنظر انصاف و قواعد انصاف جو اس بارہ مین مثل قواعد قانونی کے ہین وہ دوسرے شخص کو بیدخل نہین کرسکتا لیکن اس مقدمہ مین مالیت تعمیر کی جو مدعا علیہ نے کی ہے دو روپیہ سے زیادہ نہین ہے نا مبردہ صرف آٹھ برس سے اس اراضی پر رہتا ہے اُسنے کوئی حق بذریعہ دخل مخالفانہ کے حاصل نہین کیا نہ اُسنے کوئی ایسا حق خرید کیا جس سے اُسکو استحقاق اراضی پر رہنے کا ہو لہذا اپیل منظور اور ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی۔ (۳)

اسطرح پر بموجب ایکٹ ۱۱ بابت ۱۸۵۵ء اگر کوئی شخص نیک نیتی کے ساتھ کسی اراضی پر اس تعلق سے کہ اُسکو اسمین استحقاق ملکیت حاصل ہے کوئی مکان تعمیر کرے یا اور کوئی ترقی حیثیت اراضی مذکور مین کرے۔ اور وہ منجانب کسی شخص یا اُسکے قائم مقامان کے جسکو اُس سے زیادہ تر عمدہ استحقاق حاصل ہو بیدخل کیا جائے۔ تو اُسکو یا اُسکے قائم مقامان کو اختیار

(۱)۔ رام رابناام شیخ سب محمد جلد ۳۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۰۔

(۲)۔ صفحہ ۲۲۳ نمبر ۱۴۳ بابت ۱۸۸۲ء مورخہ ۶ مئی ۱۸۸۲ء مقدمہ بنام مدد علی ویکلی نوٹس مطبوعہ جون ۱۸۸۲ء الہ آباد۔

(۳)۔ صفحہ ۱۰ نمبر ۶ بابت ۱۸۸۱ء مورخہ ۲۔ مارچ ۱۸۸۱ء گوپی بنام بشیشر ویکلی نوٹس صفحہ ۲۲۶۔ کتاب اردو

ہوگا کہ خواہ ملبہ مکان کی قیمت لین یا اُس شخص کے استحقاق کو خریدین۔ بشرطیکہ قیمت ملبہ وہ ہو جو وقت تعمیر کے تھی۔ مگر یہ ایکٹ صرف اُن حالتون سے متعلق ہے کہ جنمین قانون انگریزی متعلق ہوسکتا ہے۔

اسی طرح پر دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء قانون لگان کی رو سے ہر آسامی غیر دخیلکار کو ایسی ترقیات حیثیت اراضی کی نسبت جو اُسنے بہ رضامندی زمیندار کیے ہون اور آسامی دخیلکار یا آسامی شرح لگان معین کو ایسی ترقی کی نسبت جو اُسنے بلا رضامندی زمیندار کیے ہون بروقت بیدخلی کے معاوضہ ملیگا۔ ایسے اصول پر بموجب دفعہ ۴۴۔ ایکٹ ۸ ۱۸۸۵ء ہر کاشتکار اپنی بیدخلی کے وقت زراعت استادہ کے پانے کا مستحق ہوگا اگر زمیندار اُسکو لینا چاہے تو بعد ادا معاوضہ کے لے سکتا ہے۔ شرح اس مسئلہ قانون کی زیر دفعہ ۸۔ ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ انفکاک رہن مین تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ مرتہن نے اراضی کاشت کیا ہے لہذا جب تک کہ وہ فصل کو اُٹھا نہ لیجاوے مستحق بیدخلی نہین اور جب تک فصل پختہ و قابل درو کے ہو مرتہن اس بات کا بھی مستحق ہے کہ اراضی پر آمد و رفت رکھے۔ (۲)

دفعہ ۵۲۔ جب کوئی ایسا مقدمہ یا معاملہ جسمین منازعت نسبت کسی استحقاق واقع جائداد غیر منقولہ صریحاً اور مخصوصاً ہو اور جسمین مدعا علیہ جوابدہ ہو ایسی عدالت مین جو قلمرو برٹش انڈیا کے اندر حکومت رکھتی ہو یا بموجب حکم جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل برٹش انڈیا کے باہر قائم ہوئی ہو دائر ہو تو جب تک فریقین اُسکی پیروی مین سرگرم ہون کسی فریق کو اختیار نہوگا کہ جائداد مذکور کو منتقل یا اور طور پر اُسکی نسبت ایسی دست اندازی کرے جس سے

(۱)۔ صفحہ ۳۹۲ و ۳۹۱۔ مسائل قانونی بجنا تھ۔

(۲)۔ دیودت بنام رام اوتار صفحہ ۸۴۔ ہفتہ وار ۱۸۸۲ء الہ آباد۔

کسی فریق ثانی کے حقوق مین جو کسی ڈگری یا حکم کی رو سے حاصل ہوے ہون جو اُس مقدمہ مین صادر ہوا ہو ضرر پہونچے بجز اسکے کہ ایسا انتقال عدالت کی ہدایت سے اور مطابق اُن شرائط کے ہو جو عدالت تجویز کرے۔

شرح۔ یہ ایک عام مسئلہ قانونی ہے کہ دوران مقدمہ مین انتقال جدید باطل ہے۔

تشریح۔ اس مسئلہ کے مقننون نے اسطرح لکھی ہے کہ عام قاعدہ یہ ہے کہ ہر شخص کی نسبت اُس ملک یا مقام کے جہان وہ رہتا ہے عدالتون کی کارروائی سے واقفیت ہونی قیاس کی گئی ہے پس اگر کوئی جائداد مابہ النزاع ہو وہان مقدمہ مین بعوض معاوضہ کے خرید کیجائے تو گو مشتری کو صریح یا ضمنی اطلاع نالش کی نہین ہے وہ اُس مقدمہ کے نتیجہ کا اُسی قدر پابند ہوگا کہ گویا اُسکو ایسی اطلاع تھی۔ عام طور پر تو ڈگری عدالت کی پابندی صرف فریقین یا اُنکے قائم مقامون پر لازم آتی ہے لیکن وہ شخص جو دوران نالش مین خرید کرے اُس ڈگری کا جو اُسکے منتقل کنندہ کے مقابلہ مین صادر ہو پابند ہوگا۔

فریقین مقدمہ کو لازم نہین ہے کہ ایسے انتقال سے مطلع ہون نہ ایسا منتقل الیہ فریق مقدمہ ہونا ضرور ہے ایسے حالات مین جہان مشتری نے نیک نیتی کے ساتھ بلا اطلاع مقدمہ واقعی طور پر جائداد کو خرید کیا ہو یہ قاعدہ باعث سختی ہو سکتا ہے لیکن قاعدہ مذکور ایک بڑی مصلحت عامہ پر مبنی ہے ورنہ ممکن ہے کہ انتقال دوران مقدمہ سے مقدمہ کا منشاء ساقط ہو جائے اور مقدمات کا اختتام کبھی نہو۔ مگر اس مسئلہ کا منشاء نہین ہے کہ وہ انتقال قطعاً باطل ہو بلکہ مانع استحقاق فریقین مقدمہ کے ہو یعنے یہ نسبت فریقین مذکورہ یہ تصور کیا جائیگا کہ گویا وہ انتقال نہین ہوا نہ اُس فریق کے استحقاق مین فرق آئیگا۔ مگر محض یہ امر کہ کوئی نالش دائر عدالت ہے گو وہ اطلاع ایک استحقاق کے عام طور پر ہے اُسے یہ لازم نہین آتا کہ کوئی شخص جو فریق مقدمہ نہو خواہ مخواہ مرتکب

مذہب کا سمجھا جائے۔

مثلاً اگر ایسا مشتری جسنے بروے دستاویز غیر رجسٹری شدہ خرید کیا اُس انتقال سابقہ کا پابند ہوگا مگر محض یہ امر کہ مشتری اول نے نالش بروے دستاویز رجسٹری شدہ کے کی مجبور کرنے والا نہیں ہے کہ مشتری ثانی بروے دستاویز رجسٹری شدہ پر خواہ مخواہ نالش کی پابندی لازم آوے۔

جیسا کہ مضمون دفعہ ہذا سے ظاہر ہے۔۔ اور دفعہ ۲۷۶ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مین بھی یہ حکم ہے کہ دوران قرقی مین انتقال خانگی جائداد مقروقہ کا بمقابلہ اُن تمام مطالبہ جات کے جنکا ایفاء اُس قرقی کی روسے ہوسکتا ہو باطل ہوگا۔

پہلے اس امر پر اختلاف رائے تھا کہ آیا یہ مسئلہ اس ملک سے کسقدر متعلق ہے۔ مگر اسوقت مین بموجب دفعات متذکرہ صدر یہ بحث طے ہوگئی۔ اور اب عام قاعدہ یہ ہے کہ ہر منتقل الیہ جسنے دوران مین کسی جائداد کو خریدا ہو اُس حکم کا جو اُس مقدمہ مین صادر ہو پابند ہوگا۔

ایک مقدمہ مین پریوی کونسل سے ایسا ہی تجویز ہوا تھا - واقعات اس مقدمہ کے یہ تھے کہ ایک شخص نجم الدین نے بمقام متعلقی اپنے باپ کی جائداد کو بنام عبدالعزیز رہن کردیا یہ رہن ۱۳ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء کو ہوا کہ جب نالش اُسکی ماں کی طرف سے منسوخ کرانے ایک پٹہ مقرری کے کہ جسکی روسے وہ کل جائداد کا دعوے دار تھا اور واسطے اثبات اس امر کے کہ وہ پسر غیر صحیح النسب و محض شخص اجنبی ہے اور دخل دہانی جائداد مذکور اور نیز یہ کہ اُسکے باپ کی زوجگان کا زر مہر اُس جائداد سے دلایا جاوے دائر تھی عدالت نے ۱۱ - جون سنہ ۱۸۶۸ء کو اس امر کی ڈگری صادر کی کہ نجم الدین اپنے باپ کا وارث اور پسر صحیح النسب ہے۔ مگر اسکا یہ فرض ہے کہ اُسقدر جائداد کا جو اُسکو پہونچی حساب دے اور ہمراہ دیگر قرضخواہان کے اپنے باپ کی بیویون کا بقدر ترکہ اپنے باپ کے مہر ادا کرے اور بعد ادا ے ان قرضہ جات کے جائداد بموجب شرع محمدی باہم ورثاء نجم الدین اور بیویان مین تقسیم کیجائے - چنانچہ صاحب جبش نے اپنے فیصلہ مین یہ تجویز کیا

کہنا ضروری نہیں ہے کہ اس قسم کی ڈگری بمقابلہ جائداد ہے اور اُس جائداد پر کہ جو نجم الدین کی نالش تھی اور نیز اُس جائداد پر جو نجم الدین سے کسی شخص نے باطلاع ڈگری ایسی حالت مین کہ جس پر اجراء نالش کا اثر ہو خریدے قابل پابندی ہوگی - اور نیز یہ بھی تجویز ہوئی کہ ہرگاہ مدعی کا رہن دوران مقدمہ مین ہوا اسلیے وہ رہن تابع اُس بیع کے تھا جو بموجب حکم مقدمہ سابق کے ہوئی - (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ نسبت اس مسئلہ کے کہ منتقل الیہ دوران مقدمہ کارروائی مقدمہ کا پابند ہے واضح ہو کہ منتقل الیہ اُس کارروائی کا پابند ہے کہ جو مقدمہ کی نوعیت اور استدعا دادرسی سے پیدا ہوئی یا جسکے پیدا ہونے کی اسکو توقع تھی نہ ہر حکم کا جو مقدمہ مین ہو - (۲) صراحت اس مسئلہ کے واسطے دیکھو صفحہ ۳۴۳ - لغایت - ۳۴۴ - جنتری ۵۴۰ - ۶۷۵ - کتاب اصول مسائل قانونی مرتبہ پچھا تھو -

دفعہ ۳۷۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ لکھا ہے کہ اور صورتون مین جو مقدمہ کے دوران مین کسی حق کے منتقل یا پیدا یا وراثتاً حاصل ہونے کے ہون جائز ہے کہ عدالت کی اجازت سے جو جملہ فریقین مقدمہ کی رضامندی سے یا انپر اطلاع تحریری کی تعمیل کرنے کے بعد اور انکے عذرات کی سماعت ہونے پر اگر کچھ ہون دی گئی ہو مقدمہ مذکور اُس شخص کی طرف یا اُسکے مقابلہ مین جسکو حق مذکور پہونچا ہو بشمول یا بعوض اُس شخص کے جسکی ذات سے حق مذکور منتقل ہوا ہو (جیسی صورت مقدمہ کی مقتضی ہو) جاری رکھا جاوے - (۳)

یہ دفعہ ضابطۂ دیوانی مین جدید ہے اور عدالتہائے مطالبہ جات خفیفہ سے بھی متعلق ہے دفعات ۲۳۲ و ۲۳۳ کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ہذا اُن اجراء ڈگریات سے

(۱) - مولوی محمد و احمد بنام مصاحب حسین جلد ۵ - لارپورٹ مور انڈین اپیل صفحہ ۲۱۱ -

(۲) - کیلاس چندر گھوس بنام پھولچند جھاری جلد ۹ - بنگال لارپورٹ صفحہ ۴۷۴ -

(۳) - دفعہ ۳۷۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

جو منجانب ڈگریدار منتقل ہوئی ہین متعلق نہین ہے عدالت کو یہ لازمی ہے کہ منتقل الیہ ڈگری کا نام واسطے اجراء ڈگری کے قائم کرے۔ (۱)

لیکن جب کوئی ڈگری فروخت ہو اور اسکی فروخت تسلیم کیجائے تو مدیون استحقاق خریدار کی نسبت بحث نہین کر سکتا۔ (۲)

ایک ہنود بیوہ نے اپنا جز استحقاق مقدمہ بکر کے ہاتھ فروخت کیا اور بعد ڈگری فوت ہو دی تجویز ہوئی کہ بکر نے صرف استحقاق مین حیاتی بیوہ کا خرید کیا تھا اور وہ ڈگری کو جاری نہین کرا سکتا۔ (۳)

الفاظ مقدمہ کے دوران مین جو دفعۂ ہذا مین مذکور ہوئے ہین ایسی نالش سے متعلق ہین جسمین کوئی حکم اخیر صادر نہوا ہو۔ (۴)

اگر کوئی مدعی اپنا حق نالش دوران مقدمہ مین بیع کر دے تو خریدار کو کارروائی نالش کی اپنے نام سے کرنا چاہیے لیکن اگر مشتری کے نام سے درج کرانے کی درخواست مسل مین کرے تو حاکم کو اپنا اطمینان اس امر مین کر لینا چاہیے کہ معاوضہ ادا ہوا یا نہین اور انتقال جائز ہوا یا نہین۔ (۵)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ (الف) نے (د) و (س) پر نالش استقرار حق واسطے نیلام کرانے جائداد کے دائر کی بیان تحریری مین مدعا علیہم نے بیان کیا کہ (الف) نے

(۱)- مبو چرن بوسان بنام کشن گوپال مصر جلد ۱۳- ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۰۰-

(۲) شمس النساء خاتون بنام مھرچند و- ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۱۲-

(۳)- گوبند نراین دئی- بنام گورنتی دیبیا جلد ۱۷- ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۰-

(۴)- گوکل چند سامی بنام اندمسر جرمل بنگال جلد ۵- انڈین لارپورٹ کلکتہ صفحہ ۲۲۷-

(۵)- راجھی مل بنام ہزاری لال ویکلی نوٹس الہ آباد مطبوعہ جون سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۴۳ نمبر ۱۸۱ مورخہ ۱۴ جون سنہ ۱۸۸۱ء

ڈگری کو براہ فریب حاصل کیا ہے تھوڑے عرصہ قبل نالش کے مکان نیلام طلب کو (د) (ہ) کے پاس بعوض مبلغ ـــــ ہزار روپیہ کے رہن کیا تھا تین ہفتہ بعد دائر ہونے نالش کے (ہ) نے پانچ ہزار روپیہ اور (د) کو دیے اور اس دن (د) کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا کہ بعد فیصلۂ نالش مذکور کے (د) (ہ) کے نام بیع کی تکمیل کردیگا اور بیع ہونا اُسی قرار پایا (د) نے جوابدہی نالش کی نہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تب (ہ) نے درخواست فریق مقدمہ ہونے کی گذرانی عدالت سے تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۳۲ و ۳۷۲ - (ہ) مستحق بنانے فریق مقدمہ کا تھا اور اقرارنامہ مورخہ ۲۔ ستمبر ۱۸۸۲ء بمنزلہ بیع کے ہے اور اُسکو حق انفکاک حاصل ہے - (۱)

(ب) کے پاس ایک ڈگری نیلام جائداد کی جو اُسکے پاس بذریعہ ایسی دستاویز کے رہن ہوئی تھی کہ جسکی رجسٹری لازمی نہین تھی اور اسوجہ سے رجسٹری نہین ہوئی تھی موجودگی (ن) نے جائداد مذکور کو بذریعہ بیعنامہ رجسٹری شدہ کے خرید کیا تجویز ہوئی کہ دستاویز رجسٹری شدہ کو فوقیت نہین اور خریداری (ن) از روے دفعہ ۵۲۔ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء پابند ڈگری کے ہے جو (ب) کے حق مین صادر ہوئی - (۲)

نالش واپسی زر رہن مین مدعی نے ڈگری بہ نیلام جائداد غیر منقولہ مرہونہ حاصل کی اور سات برس تک کوئی کوشش مدعی نے نہین کی بعدہ مدعا علیہ نے جائداد کو راہن سے خرید کرلیا مدعی نے نالش کی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ خریدار بغیر علم ڈگری مدعی کے ہے اور اُسنے اراضی بلا اثر کفالت جائز مدعی کے جو از روے ڈگری پیدا ہوئی حاصل کی گو انتقال دوران مقدمہ نہین تھا کیونکہ کوئی نزاع مقدمہ باقی نہین رہی تھی ڈگری کی نزاع طے ہوچکی تھی اور

(۱) سلسلہ بمبئی جلد ۸۔ ماہ اگست ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۴۳۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نمبر ۴۶۴۔ مورخہ ۲۰۔ مارچ و مئی ۱۸۸۳ء احمد بھائی حبیب بھائی بنام ولی بھائی و قاسم بھائی۔

(۲) ۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ حصہ ۱۰ صفحہ ۴۴ ۔ مورخہ ۱۱۔ جون ۱۸۸۳ء بھگوانداس بنام نانھو سنگھ۔

اب صرف اُسکا اجرار باقی ہے علاوہ برین میعاد ڈگری بھی منقضی ہوگئی لہذا انتقال جائز قرار دیا گیا (۱)

(الف) نے جائداد بدست (س) بیع کی (س) نے نالش مداخلت برنباے بیع نامہ دائر کی ہنوز تعمیل سمن نہوئی تھی کہ (الف) نے جائداد بدست (ر) کے بیع کر دی بعدہ مقدمہ مین جوابدہی کی لیکن جوابدہی مزید نسبت اُسکے نہین کی (س) نے ڈگری پائی اور جائداد پر دخل حاصل کیا بعدہ (ر) نے نالش کی عدالت ماتحت نے اس بنیاد پر ڈسمس کیا کہ خریداری (ر) کی اُسوقت ہوئی جبکہ نالش زیر تجویز تھی ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ بوجہ اسکے کہ تعمیل سمن نہین ہوئی تھی اسوجہ سے بروقت بیع موسومہ (ر) کے نالش (س) کا کوئی وجود نہین تھا۔ (۲)

دوران نالش نفاذ رہن مین مدعا علیہ نے رہن انتفاعی تیسرے شخص کے نام کر دیا مرتہن نے اُسکو فریق مقدمہ نہین بنایا مدعیان نے بعد تحریر ہوجانے رہن نامہ کے ڈگری حاصل کی اور آخرکار جائداد نیلام ہوئی اسی درمیان مین مرتہن انتفاعی نے دخل حاصل کیا ڈگریدار نے نالش بمقابلہ اُسکی بیدخلی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان جبکہ انکی نالش سابق زیر تجویز تھی مدعا علیہ کے رہن سے واقف تھے انکو فریق مقدمہ بنانا کوئی فرض نہ تھا اور وہ مستحق ڈگری شرطیہ بابت دخل جائداد کے تھے۔ (۳)

دوران نالش تقسیم اراضی وغیرہ مین فریق ثانی نے جزو جائداد متنازعہ کو بدست شخص اجنبی کے بیع کیا جسکا نام مسل مین قائم نہین کیا بعد تکمیل بیع کے فریق نالش نے مصالحت کرلی اور برطبق اُسکے ڈگری بالتراضی صادر ہوئی نالش مین جو خریدار کی جانب سے واسطے دخل اراضی کے جو اُسکے ہاتھ بیع ہوئی تھی رجوع ہوئی تجویز ہوئی کہ خریدار ہوا خذہ دار

(۱)۔ دنکاس گوبند بنام مارو تی بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۷۰۱۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

(۲) رادھاشیام پا مر بنام مدن موہن مہاپا مر کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۴۷۔

(۳)۔ ڈمر سنگھ بنام نظیر الدین صفحہ ۱۹۔ ویکلی رپورٹ سنہ ۱۹۰۲ء ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۶۱۔ کتاب اردو۔

ڈگری بالتراضی کا نہین ہے — (۱)

جب ہی عرضی نالش کی داخل ہونے کی اطلاع مدعا علیہ کو کیجاتی ہے کارروائی زیر تجویز ہوجاتی ہے اور کوئی انتقال مابعد اُسکے تابع اصول دوران مقدمہ ہوجاتا ہے — جبکہ ایک رہن نامہ تحریر کیا گیا اور اُسکی رجسٹری کی گئی اُس مقدمہ میں مرتہنان مقدم نے بنام راہنان اُسکی اراضی کے رہن نامۂ غیر رجسٹری شدہ کی بنیاد پر ایک نالش دائر کی اُنھون نے ایک ڈگری حاصل کی جائداد مرہونہ کو قرق کرایا تجویز ہوئی کہ مرتہن جسکی رجسٹری بدلی تھی مستحق ترجیح ہے اور اُسکے رہن پر قاعدۂ دوران مقدمہ موثر نہین ہے — (۲)

انتقال ملکیت جائداد غیر منقولہ فروخت دعوے قابل نالش نہین ہے گو مالک بوقت فروخت قابض نہو — عمرو و بکر نے جو مالک آٹھ آنہ حصہ بعض جائداد غیر منقولہ کے تھے اُسکو بذریعۂ قبالہ بدست خالد و زید بیع کیا — بوقت بیع حامد و محمود مدعی آٹھ آنہ قابض حصۂ مذکور تھے تجویز ہوا کہ معاملہ مذکورہ ایک بیع موجب دفعہ ۵۴ — ایکٹ انتقال جائداد کے تھا جس سے احکام باب ۸ — ایکٹ مذکور علے الخصوص احکام دفعہ ۱۳۰ غیر متعلق ہین تجویز ضمنی دفعہ ۱۳۰ ایسے قسم کے زر نقد یا اُسی قسم کے اور دعوے سے متعلق ہے کہ وہ سوائے زر نقد کا ہو اخذ جائداد غیر منقولہ پر ہو — (۳)

دفعہ ۵۳ — ہر انتقال جائداد غیر منقولہ کا جو بہ نیت فریب دہی ایسے انتقالونکے انتقال داران ماقبل یا مابعد کے کیا جاوے جو بعوض معاوضہ واقع ہون یا جو بہ نیت فریب دہی دوسرے حصہ داران یا دوسرے اشخاص کے عمل مین آوے جو جائداد مین کچھ حق رکھتے ہون یا بنظر حق تلفی یا توقف مین ڈالنے دائنان

(۱) — دہنت تاتا دریلین بنام سبت رامانا مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴ — کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ —

(۲) — آیائی بنام آتا بلاسے مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۸ — کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ —

(۳) — مدن موہن دت بنام فتار النساء کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۹ — کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

انتقال کنندہ کے ہو وہ اُس شخص کی تحریک پر قابل تنسیخ ہے جسکو فریب دیا گیا یا جسکی حق تلفی ہوئی یا جو توقف مین ڈالا گیا ہو۔ جب نتیجہ کسی انتقال جائداد غیر منقولہ کا مقتضی فریب دہی یا حق تلفی یا توقف مین ڈالنے کسی ایسے شخص کا ہو اور وہ انتقال بلا ادا معاوضہ یا باداء ایسے معاوضہ کے جو محض غیر کافی ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ اُس نیت سے ہوا ہے جسکا اوپر مذکور ہوا۔

کوئی عبارت اس دفعہ کے موجب زوال حقوق ایسے منتقل الیہ کے نہو گی جسنے نیک نیتی سے اور معاوضہ کے بدلے انتقال لیا ہو۔

شرح۔ واضعان قانون نے اس دفعہ کو صرف مقدمات انتقال فریبی پر محدود کیا ہے اس دفعہ کے ساتھ دفعہ ۵۳۔ ایکٹ اول ۱۸۷۷ء قانون دادرسی خاص بلاخطہ طلب ہے اور دونون دفعات ایک ہی اصول پر مبنی ہین صرف فرق اتنا معلوم ہوتا ہے کہ قانون دادرسی کی دفعہ عام ہے اور یہ خاص یعنے صرف انتقالات فریبی پر حاوی ہے چنانچہ دفعہ ۳۵ قانون دادرسی خاص بجنسہ نقل کیجاتی ہے۔

دفعہ ۳۵۔ ہر شخص جو کسی معاہدہ مین غرض رکھتا ہو اُسکی تنسیخ کی نالش کر سکتا ہے اور اُس تنسیخ کی تجویز عدالت سے صورتہاے مفصلۂ ذیل مین سے کسی مین ہوسکتی ہے یعنے۔

(الف)۔ جس حالت مین کہ معاہدہ قابل فسخ یا سقوط منجانب مدعی ہو۔

(ب)۔ جس حالت مین کہ معاہدہ ایسے وجوہ سے جو اُسکی صورت سے ظاہر نہوتے ہون ناجائز ہو اور معاہدہ پر بہ نسبت مدعی کے زیادہ الزام عائد ہوتا ہو۔

(ج)۔ جس حالت مین کہ ڈگری تعمیل مختص کسی معاہدہ بیع یا معاہدہ لینے پٹہ کے ہو گئی ہو اور مشتری یا پٹہ کا لینے والا زرثمن یا دیگر مبالغ کے ادا کرنے مین جسکے ادا کرنے کا عدالت نے حکم دیا ہو قاصر ہو۔

جب خریدار یا پٹہ دار شی معہودہ پر قابض ہو اور عدالت کو دریافت ہو کہ ایسا

قبضہ ناجائز ہے تو عدالت یہ حکم بھی صادر کرتی ہے کہ خریدار یا پٹہ دار زر لگان یا کرایہ منافع جو کچھ اُسکو بطور قابض کے وصول ہوا ہو بائع یا پٹہ دینے والے کو حوالہ کرے۔

ایسی صورت مین عدالت مجاز ہے کہ جس مقدمہ مین ڈگری صادر ہو کر اسکی تعمیل نہین کی گئی اُسمین اپنے حکم کے ذریعہ سے معاہدہ کا اُسقدر جزو منسوخ کردے جو شخص قاصر سے متعلق رکھتا ہے یا معاہدہ کو کلیتاً رد کرے جو کچھ مقتضاء انصاف معلوم ہو۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے ایک اراضی عمرو کے ہاتھ فروخت کی اُس اراضی پر ہو کر ایک استحقاق گذر ہے جو زید کو بذات خاص بخوبی معلوم ہے مگر اُسکا حال زید نے عمرو سے مخفی رکھا پس عمرو اس معاہدہ کے منسوخ کرانے کا مستحق ہے۔

(ب)۔ زید نے کہ اُسنے لیئے مختار ہے رام داسی ایک ہند و بیوہ موکلہ اپنی کو ترغیب دیکر بارادۂ تلف دین دائنان رام داسی کے رام داسی سے کچھ جائداد اپنے نام منتقل کرائی اس صورت مین دونون کا قصور برابر نہین ہے اور رام داسی مستحق ہے کہ دستاویز انتقال کو منسوخ کرائے۔

اس دفعہ کے سمجھنے مین یہ ضرور ہے کہ معاہدات کالعدم و معاہدات قابل انفساخ مندرجۂ دفعہ ۱۹۔ قانون معاہدہ قابل ملاحظہ ہے۔

اور دفعہ ۱۴۔ قانون معاہدہ مین اُس رضامندی کا ذکر ہے جو بذریعۂ فریب حاصل کی گئی ہو۔

واضح ہو کہ جس شخص کی رضامندی کسی معاہدہ کے جبر یا دباؤ ناجائز یا فریب یا غلط بیانی سے حاصل کیجاوے اُسکو چارۂ کار مفصلۂ ذیل حاصل ہوتے ہین۔

اول اُسکو اختیار ہوتا ہے کہ تعمیل معاہدہ نکرے اور ہرجہ کا دعوے کرے اور اگر ضرورت ہو تو معاہدہ کی منسوخی کا خواستگار ہو یا اُسکی بناء پر ہرجہ کا دعوے اُسکے ساتھ کرے۔

دوم جو دعوے کہ ایسے معاہدہ کی تعمیل مختص کا یا اُسکی بنا، بر ہرجہ کا ہو اُسکی نسبت جوابدہی
سوم اُسکو یہ اختیار رہے کہ ایسے معاملہ کو جائز قرار دے اُسکی تعمیل مختص کا دعوے کرے
جیسا کہ مقدمات تعمیل مختص مین فریب مانع نالش ہوتا ہے اُسی طرح جب فریب کسی
معاملہ مین کیا جائے تب وہ شخص جسکے ساتھ ایسا فریب ہو مجاز اسکا ہے کہ معاہدہ کی
تنسیخ کا دعوے کرے ۔ (۱)

اس دفعہ ۵۳ - قانون انتقال مین جسکی شرح ہم لکھ رہے ہین یہ حکم ہے کہ اگر کوئی
انتقال واسطے حق تلفی شرکا، جائداد یا قرض خواہان کے کیا جائے تو وہ انتقال باطل
ہوگا - لیکن اگر مشتری نے نیک نیتی سے عمل کیا ہو تو اُسکے مقابلہ مین انتقال باطل ہوگا -
یہ دفعہ چند مسائل قانونی سے تعلق رکھتی ہے مثلاً یہ مسئلہ قانونی ہے کہ کوئی شخص
اپنے فعل بیجا سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا یہ مسئلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور مبنی بر انصاف و
نیک نیتی ہے اور اُسکی ضرورت یا معقولیت مین کوئی کلام نہین ہوسکتا -
اسی مسئلہ پر اصول مانع تقریر مخالف بھی مبنی ہے - (۲)
اگرچہ ہمنے زیر دفعہ ۲ - ایکٹ ہذا انتقال سازشی و فریبی تحریر کی ہین مگر ہم اس موقع پر
بھی انتقالات سازشی کی زیادہ صراحت کرنا چاہتے ہین -

انتقال سازشی

سازش وہ اقرار فریبانہ ہے جو درمیان دو یا زیادہ اشخاص کے اس غرض سے
کیا جاوے کہ کوئی فعل بغرض حق تلفی ایک شخص ثالث کے عمل مین لایا جاوے - (۳)
انتقال اسم فرضی خواہ مخواہ فریب مین داخل نہین ہے کیونکہ نیت فریبانہ کوئی ضروری

(۱) صفحہ ۹۷ - دادرسی مولفہ محمد ظہیر وکیل -

(۲) صفحہ ۲۴۸ و ۲۵۳ و ۲۵۰ و ۳۰۶ و ۵۵۶ و ۵۴۳ - مسائل قانونی ملاحظہ طلب ہین -

(۳) ایکوٹی جورس پروڈنس صفحہ ۲۵۸ -

جزو ہے - (۱)

قبل از نفاذ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے کوئی قانون خاص ہندوستان مین دربارہ انتقال سازشی کے نہ تھا فیصلجات عدالتہاے ہائیکورٹ و پریوی کونسل سے جو اصول قائم ہوتے تھے وہ اب دفعہ ۵۳ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مین درج ہوے ہین یہ دفعہ اصول قانون انگلستان اور اصول انصاف پر وضع کی گئی ہے -

قبل از نفاذ ایکٹ انتقال جائداد کے عدالتہاے ہند اصول قانون انگلشیہ کو بطور اصول ہدایتی کے منظور کرتی رہی ہین مقدمہ عبدالحی بنام میر محمد مظفر حسین - (۲) حکام پریوی کونسل نے اس بارہ مین تجویز کیا ہے اسٹیٹوٹ ۱۳ جلوس ایلی زبیتہ باب ۵ مین (خواہ وہ مفصل سے متعلق ہو اور اسمین اثر پذیر ہو یا نہو) کامن لا سے کچھ زیادہ قرار دیا گیا ہو یا نہ دیا گیا ہو جہانتک اسمین ایسے معاملات سے احتراز کیا گیا ہے جو بغرض فریب دہی دائنان کے ہون اسکے اصول اور اصول کامن لا نسبت عمل مین آنے فریبانہ دستاویزات انتقال کے عدالتہاے ہند مین اثر پذیر ہوتے ہین اور فیصلجات عدالتہاے موصوف بوقت عدل گستری مطابق انصاف عدل و ایمان کے مطابق انکے ہوے ہین - بمقدمہ بوجنی پگوس بنام دہلی و لندن بنک - (۳)

حکام ہائیکورٹ نے یہ تجویز فرمایا یہ بیان کیا گیا ہے کہ اسٹیٹوٹ عہد ملکہ ایلی زبیتہ (جلوس ۱۳ء ملکہ ایلی زبیتہ باب ۵ -) ہندوستان کے مفصل مین جاری نہین ہے اور شاید یہ فی نفسہ صحیح ہو مگر اس اسٹیوٹ کی روسے حسب راے لارڈ منسفیلڈ کے صرف استقرار قانون مروجہ کا کیا گیا ہے اسکے اصول بلاشک اصول انصاف و نیک نیتی کے

(۱) - دیکھو ریپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۸۳ - سنولال بنام بابو ریت بہون سنگھ -

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ - صفحہ ۶۱۶ -

(۳) - ایضاً ایضاً ایضاً صفحہ ۹۰۱ -

ہین اور حکام پریوی کونسل نے صاف صاف یہ روا رکھا ہے کہ مفصل مین اصول مذکور پر عملدرآمد کیا جاوے اسٹیوٹ ۱۳ جلوس اعلی زینہ کی دفعہ ۵ کے یہ الفاظ ہین تمام دستاویزات انتقال و ہبہ نامجات و انتقال نامہ جات متعلقہ اراضیات یا مال جسکے ذریعہ سے ہونا ہو ثبوت فریب کے لیے کافی نہین یا یہ کہ فریب قیاس کیا جا سکتا ہے مگر ہمارے کہنے کی منشاء یہ ہے کہ عموماً اُن مقدمات مین جنہین بحث فریب اور سازش کی ہو شہادت قرائن و حالات ہی ہے جسپر ہمکو تصفیہ کرنا ہوتا ہے اور اگر وہ شہادت ایسی ہے جس سے قیاس نیک نیتی کا جو عموماً ہوتا ہے بطلان ہوتا ہے اور سچائی معاملہ کے خلاف قیاس پیدا ہوتا ہی تو ہماری سمجھ مین کوئی وجہ کافی نہین ہے کہ کیون ایک مرد معقول اُس امر کو ثابت قرار نہ دے اور اُسپر عمل نکرے کسی مقدمہ پر بربناء شہادت غور کرنا بہت کم قابل اطمینان ہو سکتا ہے بجز اسکے کہ جملہ قیاسات جو خلاف یا مفید کسی دعوے کے بربناء شہادت کے جو پیش کی گئی ہو یا پیش کرنے سے باز رکھی گئی ہو پیدا ہوتے ہون اور طریقہ سوال و جواب اور اس امر پر خیال کرنے کے کہ جزو اہم دعوے یا جوابدہی کا بہت دیر مین پیش کیا گیا ہے شہادت پیش کردہ کے ساتھ غور کیا جاوے اکثر ان ممالک مین گواہان ایک فریق نسبت ایک امر واقعہ کے شہادت ایک قسم کی ادا کرتے ہین گواہان دوسرے فریق کے بالکل اسکے خلاف واقعات بیان کرتے ہین تو ایسی صورت مین سوا ے حالات مقدمہ کے غور کرنے اور اس امر کے قیاس کرنے کے کہ آیا کیا امر زیادہ تر قرین قیاس ہے کسی طرح فیصلہ کرنا ممکن نہین ہے حکام پریوی کونسل کی جو ہدایت شہادت کی وزن کرنے کے بارہ مین ہے اُسکا بیان یقیناً بے محل نہوگا مقدمہ اسد اللہ بنام امامن۔ (۱)

حکام موصوف تحریر فرماتے ہین کہ کوئی اور قاعدہ محفوظ تحقیقات و تجویز اُن مقدمات کا نہین ہے جسمین شہادت زبانی مخالف پیش ہوتی ہے اور جسمین یہ ضرور ہے کہ ایک

(۱)۔ جلد ۵۔ ویکلی رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۲۶۔

جانب حاجت دروغی اور فریب ضرور ہوا ہوگا سوا اسکے کہ یہ تحقیق اول کیا جاوے وبوقت انتقال سابق کوئی فریب کرنا مقصود نہ تھا جب منتقل کرنے والے نے جائداد کو معاوضہ منتقل بار دوم کیا ہی تو یہ قیاس کیا جاویگا کہ پہلا انتقال جو بلا معاوضہ تھا وہ بہ نیت فریب ہی تھا ایسے مقدمات مین خریدار مابعد کو صرف یہ ثابت کرنا تھا کہ اُسنے جائداد کو معاوضہ کامل لیا ہے انگلستان کے فیصلہ جات اس حد تک گئے ہین کہ اگر خریدار مابعد کو جسنے بہ معاوضہ جائز خرید کیا ہی علم انتقال ماقبل بلا معاوضہ کا ہو بھی تو بھی کچھ ہرج نہین ہے دفعۂ ہذا مین بھی اطلاع کی نسبت کچھ تحریر نہین ہے اور یہ امر تصفیہ طلب ہوگا کہ کہان تک ان فیصلہ جات انگلستان کے جنمین باوجود اطلاع انتقال ماقبل کے بیع مابعد جو بمعاوضہ ہوئی ہے جائز قرار دیجاویگی بمقدمۂ عبد الحئی بنام میر محمد مظفر۔ (۱)

حالات مقدمہ یہ تھے کہ ایک ڈگریدار نے جسکی ڈگری ۱۸۶۹ء کی تھی بعض جائداد ازان عبد العلی اپنے مدیون کی قرار دیکر اپنی ڈگری مین داخل نیلام کرائی عبد العلی نے ہبہ نامہ اپنی اُس جائداد کا ۱۸۶۹ء مین بحق اپنے لڑکے نابالغ واحد علی کے کردیا تھا بحث یہ تھی کہ آیا ہبہ نامہ بمقابلہ ڈگریدار کے جائز ہے یا نہین واضح ہوتا تھا کہ بوقت ہبہ دین مہر ایک زوجہ عبد العلی بمقدار کثیر اُسکے ذمہ تھا جسکے ایک جزو کی بابت بالآخر ڈگری بحق ڈگریدار ہوئی تھی یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ ہبہ نامہ بقبضۂ عبد العلی تاحیات رہا اور وہ ہی بظاہر جائداد کا مہتمم رہا اور آمدنی کا متصرف رہا تو حکام پریوی کونسل نے تجویز کیا کہ دستاویز ہبہ نامہ محض ایک جعلی دستاویز تھی کہ جسکا عمل موافق اُسکے مضمون کے ہونا پایا نہین جاتا اور ہماری سمجھ مین غرض فرضی تھی اور بالفرض اس امر کے کہ وہ ہبہ درمیان واہب و موہوب لہ قابل پابندی کے ہوتا ہم یہ سوال تصفیہ طلب ہے کہ کہان تک ہبہ بمقابلۂ دائنن کے جائز ہے جملہ حالات مقدمہ کے لحاظ سے ہم یہ نتیجہ مستخرج کرتے ہین کہ ہبہ نامہ بغرض تحفظ

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۶ ۔

جائداد کے تحریر ہوا اور منشاء اُسکا یہ تھا کہ دائنان واہب کے روپیہ مارے جاوین پس بلحاظ اصول عدل والصاف وہ ہبہ بمقابل دائن جائز نہین ہے مگر جو ہبہ نیک نیتی سے بلا کسی نیت مارنے روپیہ کے کیا جاوے تو محض اسوجہ سے کہ وہ انتقال بلامعاوضہ ہے کالعدم قرار نہین پاسکتا ہے اور دائنان کے مقابل مین قابل پابندی کے ہے مدراس لا رپورٹ جلد ۴ - صفحہ ۴۰۸ - کانا بھائی بنام سہری بسو اس -

یہ تو اُس صورت مین ہوگا جب بلامعاوضہ کوئی انتقال کیا جاوے مگر دوسرا الفظ دفعہ ہذا مین یہ ہے کہ یا بمعاوضہ ہو جو محض غیر کافی ہو - الفاظ محض غیر کافی پر توجہ زیادہ تر درکار ہے اگر معاوضہ مین کچھ کمی ہے تو وہ معاوضہ محض غیر کافی نہین کیا جا سکتا ہے بمقدمہ نراین سنگھ ماتا پرشاد - (۱)

حکام کے روبرو یہ بحث کی گئی تھی کہ رہن نامہ اسوجہ سے کہ معاوضہ بہت کم ثابت ہوا ناجائز ہے رہن نامہ تعدادی ۱۱ ہزار کا تھا اور قریب ۵ صد روپیہ کا ادا ثابت ہوتا تھا تو حکام نے تجویز کیا کہ یہ معاوضہ محض غیر کافی تصور نہین کیا جاسکتا ہے اور انتقال کو جائز تصور کیا -

بابت ثبوت سازش - اصول قانون کے بموجب فریب قیاس نہین کیا جاسکتا ہے - **وفریب** - اور اُس شخص کو جو فریب اور سازش بیان کرے فریب اور سازش ثابت کرنا ہوگا - (۲)

بمقدمہ راج نراین بنام روشن لال - (۳)

ڈگریدار نے ایک متسک ور ڈگری کی جسمین جائداد نیلام ہو گئی تھی منسوخی کی درخواست

(۱) - دیکھو نوٹ سنہ ۱۸۸۹ء صفحہ ۵۶ -

(۲) - دیکھو رپورٹ جلد ۲ - صفحہ ۳۳۲ - کبیر الدین بنام جوگل شاہ صفحہ ۱۰۴ - جلد مذکور -

(۳) - دیکھو رپورٹ جلد ۲ - صفحہ ۳۲۲ -

بدین بیان کی تھی کہ تمسک مذکور بلا معاوضہ فرضی تحریر ہوکر ڈگری سازشی ہوئی حکام نے یہ تجویز فرمایا مدعی کا کام تھا کہ بادی النظر مین فریب ثابت کرتا یہ ثابت ہونا چاہیے تھا کہ بلا معاوضہ بدانہ کاز رہن نامہ ہوا محض اشتباہ اور قیاس ایسے جیسے کہ اس مقدمہ مین ہین واسطے قرار دینے فریب کے کافی نہین ہین کوئی شہادت صریح سازش کی نہین ہے مدعی جسکے اوپر بار ثبوت ہے اُسکو شہادت سے فریب اور بدنیتی ثابت کرنا چاہیے تھی۔ مقدمہ امداد علی بنام کھوبی بیگم۔ (۱)

حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا ہے کہ اسمین شک نہین ہے کہ بعضے حالات مقدمہ ہذا کے ایسے ہین کہ جیسے شبہ قوی ہوتا ہے مگر کوئی شہادت اس بارہ مین نہین ہے فریب اور بددیانتی محض قیاس پر خیال نہین کیجاسکتی ہے چاہے جیسے وہ قرین قیاس کیون نہو۔

اگرچہ بار ثبوت سازش اور فریب کا اس شخص پر ہے جو بیان کرے اور محض اشتباہ اور قیاس ثبوت سازش اور فریب کو قانوناً کافی نہین ہے لیکن شہادت قراین اور دیگر حالات سے سازش کا یقین ہوسکتا ہے مقدمہ متھرا پانڈے بنام رام رچا تواری۔ (۲)

حکام ہائیکورٹ نے اس بارہ مین یہ تجویز فرمایا ہے کہ یہ امر سچ ہو اور یہ بات تجربہ سے بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ اکثر مقدمات مین فریب کا ثبوت صاف اور صریح نہین ہوسکتا ہی فریب بلحاظ اپنی نوعیت کے پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور اگر وہ اشخاص جنکا کام تصفیہ نسبت فریب کے کرنا ہی اس امر پر اصرار کرین کہ صریح ثبوت ہر ایک مقدمہ مین فریب کا دیا جاوے تو اکثر (اگر ہمیشہ نہین) انصاف مین خلل واقع ہوگا ہمارا منشاء اس تحریر سے یہ نہین ہے کہ فریب کسی کم درجہ کی شہادت یا کسی مختلف طریقہ کی شہادت سے ثابت ہوسکتا ہے جو اور واقعات کے ثبوت کے لیے عموماً درکار ہوتی ہے یا محض حالات مشتبہ جنسے کوئی یقین کامل دو انسان کے حقوق صحیح مین کسی طرح پر خلل یا توقف یا ہرج یا فریب واقع ہوگا معدوم ہے۔

جزو اول دفعہ ہذا کا اُن انتقالات سے متعلق ہے جو بہ نیت فریب دہی منتقل الیہ

---

(۱)۔ ویکلی ریورٹ جلد ۲۔ صفحہ ۲۴۔ پریوی کونسل۔

(۲)۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۰۸۔ جلد ۳۔

مابعد یا ماقبل کے کیا جاوے جسنے معاوضہ دیکر جائداد لی ہے کیا جاوے جزو آخر قرضخواہان کے حقوق کے تحفظ کی غرض سے ہے۔

فقرۂ دوم دفعہ مذکورۂ بالا کا یہ مضمون ہے جب نتیجہ کسی انتقال جائداد غیر منقولہ کا نقض فریب دہی یا حق تلفی یا توقف مین ڈالنے کسی ایسے شخص کا ہو اور وہ انتقال بلا ادائے معاوضہ یا باداے ایسے معاوضہ کے جو محض غیر کافی ہوا ہو تو یہ سمجھا جاویگا کہ وہ انتقال اُس نیت سے ہوا ہے جسکا اوپر مذکور ہوا۔

اُس فقرہ سے یہ ثابت ہوگا کہ اگر انتقال بلا معاوضہ مثل ہبہ وغیرہ کے کیا گیا ہوگا تو یہ سمجھا جاویگا کہ بہ نیت فریب دہی ہوا ہے۔

انگلستان کے فیصلہ جات کا جو اس بارہ مین ہین یہ نتیجہ ہے کہ جو انتقال بلا معاوضہ اول کیا گیا ہو تو وہ انتقال مابعد پر جو بمعاوضہ کیا جاوے فوق نہین رکھتا ہے۔ (۱)

کہ کون امور مسلمہ ہین اور کس طرف کے واقعات معمولی کاروبار و عادت انسان سے موافق ہین محض بیان عام چند گواہان کا کہ فریب ہے بلا اسکے کہ قراین اور دیگر حالات اُس حالت کے ثابت کرنے کو موجود ہون واسطے اثبات فریب کے کافی نہین ہین۔ (۲)

اوپر کے لکھے ہوے حالات سے واضح ہوگا کہ محض قیاس پر فریب ثابت نہین کیا جا سکتا ہے نہ شہادت صریحی فریب کی ہو سکتی ہے تو بہر صورت فریب اور سازش کا ثابت کرنا ایک مشکل کام ہے اور زیادہ تر اُسکا اثبات موقوف قراین اور حالات اور لیاقت وکیل اور جج فیصل کنندہ پر ہے۔ (۳)

(۱) - اسمتھ صاحب کے لیڈنگ مقدمات جلد ۱ صفحہ ۴۰ - اور دیکھو جودھا بنام عبدالکریم ۱۲ جلد ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۰ جسمین بعد ہبہ کے جو انتقال بذریعہ بیع ہوا تھا مرجح رکھا گیا۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۶۶ - راجیشری پیشکار بنام بدھاندی۔

(۳) - ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۶۶ع صفحہ ۱۳۱ شیب سندری دیبی بنام محمد علی۔

حکام ہائی کورٹ کی شہادت کے بارہ مین اس مقدمہ مین اظہار رائے ہے وہ قابل
لحاظ ہے۔ اگر ایسے حالات مین دانشان دو دیگر اشخاص پر جو اُس قسم کے معاملات پر
اعتراض کرین فریب کا ثبوت واقعی دینا ہمیشہ ضروری ہے تو وہی اکثر ایک حالت نامناسب
مین پڑیگی کہ جس سے عمدہ برآئی کی امید نرہیگی بالعموم اُنکو وسائل انکشاف فریب یا
کیفیات نوعیت معاملہ حاصل نہین ہوتی جب تک کہ وہی عدالت مین حاضر نہ آوین اور تب
علے العموم وہی اپنے وکیل کی ہوشیاری اور جج کی خوش فہمی اور ادراک پر مجبور ا نہ
اعتبار کرتے ہین۔

اس مقدمہ مین نسبت بار ثبوت بحث کی گئی تھی مدعیہ نے نالش بربناء ایک
رہن نامہ کے جو ایک سال پیشتر تحریر بیع نامہ سے جو بحق مدعا علیہ تحریر ہوا تھا نالش دائر
کی تھی مدعا علیہ خریدار کو یہ عذر رہا کہ رہن نامہ سازشی اور فرضی ہے واسطے ہارنے
حق مجھ خریدار کے نالش ہوئی ہے اس مقدمہ مین مدعیہ نے اظہار دیا تھا کہ اُسنے زرِ رہن
دیا تھا رہن نامہ رجسٹری شدہ تھا نہین گواہان نے تصدیق زرِ رہن اور تحریر کی کی تھی
بحث یہ تھی کہ اس مقدمہ مین بار ثبوت نیک نیتی معاملہ کس پر ہے رہن نامہ مین وصول
پانے زرِ رہن سے اقرار کیا۔

چیف جسٹس نے فیصلہ مین قرار دیا۔ باضابطہ تحریر ہونا دستاویز کا ایک چیز ہے اور
اسکی نیک نیتی اور جواز بمقابلہ مشتریان مابعد کے دوسری چیز ہے لیکن جبکہ مدعا علیہ جواز
دستاویز کو بمقابلہ اپنے بالعموم مدعی سے ثابت کرا دے تو مدعی کو لازم ہے کہ باضابطہ
تحریر دستاویز و نیک نیتی معاملہ کو بادی النظر مین ثابت کرے نیک نیتی معاملہ یا ادائے
زرِ رہن محض مضمون دستاویز سے بمقابلہ اُس شخص کے جو فریق معاملہ نہین ہے ثابت نہین ہوتا ہے

سازشی انتقال ماقبل۔ جیسا کہ ہمنے احکام دفعہ ۵۳۔ ایکٹ انتقال مین
دکھلایا کہ انتقال سازشی ضرور نہین ہے کہ بعد مین ہو بلکہ قبل از لینے قرضہ وغیرہ کے ہو سکتا ہے

بمقدمہ روپ دھاری لال بنام نراین ساہو- (۱)

انتقال تین سال قبل لینے قرضہ سے ہوا تھا محض اسم فرضی قرار پایا قبضہ مدیون بعد انتقال کے ثابت ہوا تھا باہم بائع و مشتری کے رشتہ مندی قریبی تھی بمقدمہ بھوین چندر بنام مسری مینی ناگوری - (۲) +

بحث یہ تھی کہ آیا جو بیع نامجات مکان مسکنی مین کسکے نام مدیونان ڈگری سنے تحریر کیے ہین وہ سازشی ہین یا اصلی منجانب مشتریان یہ بحث کی گئی تھی کہ بیع نامجات رجسٹری شدہ ہین زرثمن کا دیا جانا روبرو گواہان کے ثابت ہے بعد بیع نامہ کے کرایہ نامہ کے ذریعہ سے سکونت مدیونان ڈگری ہوئی ہے یہ امور نیک نیتی معاملہ کو ظاہر کرتے ہین - حکام نے یہ تجویز کیا کہ جملہ خریداران مدیونان کے رشتہ مند قریبی ہین اور جو خریدار جس مدیون کا رشتہ مند قریب ہے اُسنے اُسکا حصہ لیا ہے خریداری کو عرصہ چھ یا سات سال کا ہوا قبضہ واقعی خریداران کا نہین ہوا یہ وجہ نہین معلوم ہوئی کہ مکان مسکنی مشترکہ خاندان ہنود کا کیون خریداران بمعاوضہ اسقدر روپیہ کے لینے اور جب لیا تھا تو قبضہ کیون نہین کیا کرایہ کا مانگنا یا دینا ثابت نہین ہے رجسٹری کرالینا دستاویز کا نیک نیتی کا کوئی ثبوت نہین ہے کیونکہ اکثر معاملات فریبی مین فریق دستاویز بغرض اظہار نیک نیتی معاملہ رجسٹری وغیرہ کرا لیتے ہین ایک دستاویز محض اسوجہ سے صحیح قرار نہین پاسکتی ہے کہ اُسکی تحریر کا ثبوت ہے اور اس امر کا کچھ ثبوت ہے کہ خریداران نے نا واقف کار گواہان کے سامنے زرثمن بوقت تحریر دے دیا بلکہ اس امر کی تجویز کے واسطے کہ آیا بیع نامہ سازشی ہے یا اصلی حالات مقدمہ کو بہت احتیاط سے دیکھنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ کیا ہونا زیادہ ترقرین قیاس ہے یہ امور غور طلب ہین کہ کیا غرض خریداری کی ہوسکتی ہے آیا زرثمن فی الواقع خریدار کا تھا

(۱) - ویکلی رپورٹ جلد اول صفحہ ۱۷۲ -

(۲) - جلد ۱۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۵ -

یا بائع نے صرف دکھلانے کو گواہان کے روبرو روپیہ لیا ہے آیا قبضہ واقعی خریدار کا جائداد مبیعہ پر ہوا یا نہین اور اگر نہین ہوا تو اُسکی وجہ خاص کیا ہے اس مقدمہ مین گواہان ہمسایگان کا جو معزز ہین یہ بیان ہے کہ بیع نامہ فرضی ہے اور قبضہ اصل مدیون ڈگری ہے۔

بمقدمہ امیر اللہ بنام تراب الدین - (۱) +

مدعی کا یہ بیان تھا کہ بعد لکھنے تمسک کے مدیون نے بیع نامۂ فرضی جائداد کا اپنے ایک رشتہ مند کے دوست کے نام کر دیا ہے قبضہ مدیون ہے بیع نامہ منسوخ ہو عدالت اپیل ماتحت نے تجویز کیا کہ بیع نامہ کی تحریر اور رجسٹری ثابت ہے شبہ سے محض منسوخی اُسکی نہوگی ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ ایسے مقدمات مین یہ دیکھنا کافی نہین ہے کہ آیا بیع نامہ کی تحریر ثابت ہے یا نہین یا اُسپر رجسٹری ہوگئی ہے اصل امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا بالواسطہ معاوضہ درحقیقت بیع ہوئی ہے یا نہین اور جو روپیہ کہ دیا گیا درحقیقت خریدار کا تھا یا نہین یہ امر کہ ڈگری سے قبل بیعنامہ ہوا کچھ مؤثر مقدمہ نہین ہے چاہے قبل یا بعد ڈگری بیع عمل مین آئی ہو بیع نامہ کی اصلیت دریافت کرنا چاہیے قبضہ دیکھنا چاہیے کہ کسکا ہے اس مقدمہ مین علاوہ اسکے کہ بیع بنام ایک رفیق کے ہوئی بہت اور امور مشتبہ ہین مثلاً زرثمن قیمت جائداد سے بہت کم ہے قبضہ مدیون کا عدالت مرافعۂ اول نے تحریر کیا ہے بعد بیع کے پٹہ اُسی جائداد کا مدیون نے خریدار سے اپنے سالے کے نام لیا ہے گواہان بیع نامہ بعض رشتہ مند اور بعض نوکر ہین بیع نامہ کی تحریر مقدمۂ ہذا مین متنازعہ نہین ہے اصل امر تنقیح طلب نیک نیتی معاملہ ہے کوئی خریداری کی وجہ معلوم نہین ہوتی بعد خرید کے اسقدر کم لگان پر پٹہ دینے کی کیا وجہ ہے پٹہ دار محض کم حیثیت شخص ہے یہ ممکن ہے کہ خریداری کمی معاوضہ پر ہوئی ہو تھوڑے لگان پر پٹہ دیا گیا ہے مگر یہ امر قرین قیاس نہین ہے کیون خریدار روپیہ اپنا بے فائدہ لگاتا یہ امر کہ بوقت ملاحظہ موقع مدیون مکان مین نہ تھا کچھ اہم نہین ہے نہ محض ان پڑوسیون کا زبانی یہ کہنا کہ

(۱) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۵ -

مدیون مکان مین نہین رہتا ہے کچھ وقعت رکھتا ہے۔

اسی طرح کا سوال بمقدمۂ بی بی زہرہ بنام بھگوانداس پیش ہوا۔ (۱)

حکام نے یہ تحریر فرمایا حالات مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ بہت مقروض تھا بیان ہو کیا جاتا ہے کہ اسنے بعوض نان و نفقہ کے اپنی زوجہ کے نام انتقال جائداد کا کردیا تھا شہادت اس مسل مین اس امر کی ہے کہ وہ انتقال اصلی تھا گواہ اس امر کے ہین کہ رانی کا نام کاغذات مال مین درج ہوا اور نیز اس بات کے گواہ ہین کہ دستاویز بحق اُسکے تحریر ہوئی گواہ اس بات کے ہین کہ اُسکے نام سے تحصیل ہوتی ہے اور اُسکے پاس روپیہ بھیجا جاتا تھا مگر اس امر کی شہادت مطلق نہین ہے کہ وہ روپیہ رانی کے ہاتھ مین پہونچتا تھا اور وہ رانی کے خاص کام مین صرف ہوتا تھا یا رانی اُس روپیہ کو لیا کرتی تھی اس بات کی مطلق شہادت نہین ہے کہ راجہ کو کیا ضرورت ایسی دستاویز کے تحریر کی تھی جسقدر شہادت پیش ہوئی ہے وہ فرضی کارروائی کے مخالف نہین ہے۔ بمقدمۂ برجولال بنام بھولو سنواری

دبی۔ (۲)

بیع نامہ ایک بھائی نے بعد ہوجانے ڈگری کے بنام دوسرے بھائی کے تحریر کیا اُس بیع نامہ کو سازشی ڈگریدار ربا تا تھا حکام ہائی کورٹ کے روبرو یہ بحث کی گئی کہ بار ثبوت مشتری پر عدالت ماتحت نے بیجا ڈالا رجسٹری اور ادا و زرثمن سے بیع نامہ واقعی ثابت ہے ہائی کورٹ نے یہ تجویز کیا کہ جج ماتحت کی تجویز بنسبت نوعیت دستاویز کے صحیح نہین ہے بیع نامہ پر دستخط کسی شریک دیہہ کے نہین ہین اُسکی رجسٹری عرصہ تک نہین ہوئی قبضہ کا انتقال نہین ہوا ہے یہ وجوہ کم و بیش نوعیت معاملہ کو ظاہر کرتے ہین اور مدعی ڈگریدار کے حق کی تائید بادی النظر اُنسے ہوتی ہے جج ماتحت نے شہادت فریقین کے لحاظ سے نتیجہ مستخرج کیا ہے اور یہ امر کچھ اہم نہین

(۱)۔ ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۱۱۔

(۲)۔ ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۹۹۔

ہے کہ جج ماتحت نے اول کسکی شہادت پر توجہ کی ہے۔

بحث بار ثبوت کی اُسی صورت مین ضروری ہوتی ہے جب اُس فریق نے جسپر بار ثبوت تجویز کیا جاوے شہادت مطلق نہ دی ہو۔

اس مقدمہ مین حالات بیع بہت مشتبہ ہین کوئی بہی جات حساب پیش نہین ہوئین یہ صحیح ہے کہ بعض شہادت مسل مین ایسی موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زر ثمن خریدار کی جانب سے بائع کو ادا ہوا ہے مگر ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین روپیہ کا انتقال خواہ مخواہ دلیل نیک نیتی معاملہ کی نہین ہے روپیہ زید کے ہاتھ سے بکر کے ہاتھ مین جانا اسی طرح نمایشی ہوسکتا ہے جیسا کہ دستاویز کا لکھا جانا اور دیگر قسم کے معاملات اسی قسم کے ہونا حالات ہر مقدمہ کی احتیاط سے واسطے تجویز نیک نیتی معاملہ کی دیکھنا چاہیین اس مقدمہ مین ایک بھائی دوسرے بھائی کے نام جائداد بعد ڈگری کے منتقل کرتا ہے صحیح ہے کہ محض رشتہ مندی فریب کا نشان نہین ہے مگر تاہم یہ ملحوظ رہے کہ جب اسطرح کی رشتہ مندی فریقین مین ہو اور ایک فریق پر ڈگری جسمین جائداد کے نیلام کا اندیشہ ہے تو جو معاملہ اُن رشتہ داران کے درمیان ہو اُسکو بہت احتیاط سے دیکھنا چاہیے اور ہماری دانست مین ایسی حالت مین خریدار کو نیک نیتی معاملہ بخوبی ثابت کرانا چاہیے بمقدمہ مسماۃ لچھمن کنور بنام فتح سنگھ۔ (۱)

حالات مقدمہ یہ تھے کہ بیع نامہ چند روز قبل رہن نامہ کے تحریر ہوا تھا رہن نامہ مقدمہ ہذا بعد تحریر بیع نامہ کے بابت قرضہ دستاویزی تحریر ہوا تھا۔ بحث یہ کی جاتی ہے کہ بیع نامہ سازشی ہے منصف نے بیع نامہ سازشی قرار دیا جج نے اپیل مین تجویز کیا کہ بیع نامہ درست ہے وجوہ تجویز کے یہ تھے۔ نمبر۱ بیع نامہ تمسک کی تحریر سے ۲۷ یوم قبل تحریر ہوا تھا نمبر۲۔ خریدار کے نام داخلخارج ہو گیا اُسنے مالگزاری دی اور ایک ڈگری کا روپیہ ادا کیا جسمین جائداد قرق تھی نمبر۳۔ قبضہ کی نسبت گواہان گواہی دیتے ہین نمبر۴ کوئی رشتہ مندی بائع اور مشتری مین

(۱) ویکلی رپورٹ جلد ۲۴ صفحہ ۴۰۰۔

نہین ہے سازش کا ثبوت نہین ہے بائع نے چاہے فریب کیا ہو حکام ہائی کورٹ نے
حسب ذیل تجویز کیا کہ قرضۂ سابقہ کی بابت دستاویز تحریر ہوا ہے داخلخارج کا ہونا اہم
نہین ہے کیونکہ وہ دونون صورتون مین ہوتا ہے محض یہ امر کہ رسید اور داخلہ از نام
خریدار کے ہے یہ ثابت نہین کرتا ہے کہ خریدار نے اپنی حیثیت خاص سے روپیہ دیا تھا
بائع بوقت بیع بہت مقروض تھا یہ امر جب اس امر کے ساتھ دیکھا جاوے کہ مدیون کا قبضہ
ابتک ہے تو یہ نتیجہ نکالنا بیجا نہین ہے کہ معاملہ سازشی ہے فریقین نے اپنی جاے سکونت کی
کچہری مین رجسٹری نہین کرائی بلکہ چند اسٹیشن کے بعد پٹنہ مین جاکر رجسٹری کرائی ہے
ایسے مقدمات مین یہ صرف دیکھنا کافی نہین ہے کہ روپیہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین
گیا تھا بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ روپیہ کسکا تھا اور جو لین دین ہوتا ہے وہ واقعی ہے یا محض
نمایشی بمقدمۂ عبدالحئی بنام میر محمد۔ (۱)

سوال واسطے تصفیہ کے یہ تھا کہ آیا جو ہبہ نامہ باپ نے اپنے بیٹے کے نام درحالت
موجودگی قرضۂ دین مہر کے کیا ہے وہ جائز ہے یا بوجہ اسکے کہ اس سے ڈگریداران کے روپیہ
مارنے کا منشا تھا ناجائز ہے بموجب قانون انگلستان کے جو ہبہ یا انتقال جس سے ڈگریداران کے
وصول روپیہ مین توقف ہو یا جو بغرض مارنے اُنکے روپیہ کے کیا جاوے ناجائز ہے
یہ قانون مثل قانون کے ہندوستان مین رائج نہین ہے مگر وہ قانون محض اصول عام قانون پر
مبنی ہے اور اسی اصول پر لحاظ عدل و انصاف عدالتہاے ہندوستان ہمیشہ عمل
کرتی ہین یہ معاملہ رووداد سے بغرض مارنے حق ڈگریداران کے معلوم ہوتا ہے یہ نیک نیتی سے
معاوضہ نہین ہوا ہے اور اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ ڈگریداران کی حق تلفی ہو جملہ حالات سے
واضح ہوتا ہے کہ منشا جائداد کی حفاظت کا تھا پس ہماری یہ راے ہے کہ بموجب اصول
عدل اور انصاف ہبہ فریبی ہے اور بمقابلۂ دائنان کے ناجائز ہے اسی طرح جب

(۱)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۶۔ پریوی کونسل۔

خاوند نے درحالت مقروض شدید ہونے اپنے کے جائداد کا انتقال بنام زوجہ بعوض دین مہر کیا تو تجویز ہوئی کہ وہ انتقال بمقابلۂ دائنان جائز نہین ہے اگر منشاء یہ ہو کہ جائداد اپنے قبضہ مین رہے اور دائنان کے مطالبہ سے محفوظ رہے یا جب ایسی صورت ہو کہ حالت مقروضی مین انتقال بنام زوجہ کیا جاوے جسکا کچھ یافتنی نہ تھا - (۱)

دائن نالش منسوخی بیع جو بغرض فریب دہی کیا گیا ہو کرسکتا ہے گو اُس خاص ارتہن نے ڈگری اپنے قرضہ کی بعد کو پائی ہو - (۲)

اگر کوئی شخص ایسے شخص سے جائداد خرید کرتا ہے جسکی حالت تباہ ہے اور جسپر ڈگریان جاری ہین اور بعد خرید کے بھی قبضہ بائع کا جو اُسکا رشتہ مند ہے بنا رہنے دیتا ہے تو گو اُسنے نیک نیتی سے جائداد کو لیا ہو عدالت انصاف ایسے انتقال کو سواے اُس صورت کے کہ جب صاف اور صریح ثبوت زر معاوضہ کے ادا کا ہو اور صاف صاف طور پر حالات مشتبہ کا اطمینان نکیا جاوے جائز قرار نہین دے سکتی ہے - (۳)

انتقال سازشی یہ قرار پایا - مگر محض یہ امر کہ مدعا علیہ کے بہت سے قرضخواہ ہین بیع کو ناجائز نہین کرتا ہے اگر درحقیقت حقیت کا انتقال عمل مین آیا ہے اور معاوضہ کامل دیا گیا ہے - (۴)

اسی طرح اگر باپ اُس جائداد کو جو اُسکے اختیار مین کامل طور پر ہے ایک لڑکے دیوانہ کے قبضہ مین نہ جانے دے تو یہ امر براے خود فریب مین داخل نہین ہے کیونکہ باپ کو کلیتاً اختیار ہے کہ جائداد اپنی جیسے مناسب سمجھے اسی طرح دیجاوے مگر جب محض براے نام

---

(۱) - جلد ۷ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۱۳ - محمد بشیر اللہ بنام فہم النساء

(۲) - آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۳ و جلد ۶ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۹۰ - رادھا موہن -

(۳) - آگرہ رپورٹ جلد ا صفحہ ۹۷ - کملیان بنام دولت -

(۴) - ویکلی رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۹ - چندرناتھ بنام امیر علی -

جائداد مذکور کو باپ نے ایک عورت کے نام کر دیا تھا اور در حقیقت وہ خود قابض رہا تھا تو وہ جائداد بعد مرنے باپ کے بیٹے کے قرضخواہان کو ملی - (۱)

جب بیع بعوض دین مہر کے عمل مین آیا اور عدالت اپیل ماتحت نے بلا کسی شہادت کے اس بیع نامہ کو سازشی تجویز کیا تو تجویز ہوئی کہ فیصلہ ناقص ہے فریب ثابت ہونا چاہیے تھا دین مہر ایک قرضہ جائز تھا - (۲)

علے ہذا القیاس جب باپ نے بعض جائداد کا ہبہ نامہ بوجہ محبت پدری اور واسطے پرورش اپنے لڑکے کے اُسکے نام کر دیا تھا اور انتقال قبضہ وغیرہ ہو گیا تھا اور ڈگریدار نے جسکی ڈگری باپ پر تھی جائداد موہوبہ کے نیلام کرانے کی غرض سے قرضکی درخواست کی تھی اور یہ بیان کیا تھا کہ ہبہ نامہ انتقال بلا معاوضہ بدنیتی سے ہوا ہے تو تجویز ہوئی کہ محض یہ امر کہ ہبہ نامہ بنام پسر ہے انتقال مذکور کو فریبی قرار نہین دے سکتا ہے محبت پدری اور پرورش معاوضہ کافی ہو سکتا ہے باپ کے پاس دیگر جائداد کافی واسطے ادا مطالبہ مدعی کے موجود ہے عمل درآمد ہبہ پر ہو گیا ہے پس ایسی صورت مین انتقال مذکور فریبی قرار نہین پا سکتا ہے (۳)

اسی طرح جب جائداد کا انتقال ایک مدیون نے صرف دو روز قبل دیوالیہ قرار دیے جانے کے بعوض ایک زر واجب کے جسکی ادا کی نسبت تاکید اور جبر کیا گیا تھا کیا تجویز ہوئی کہ محض اُس وجہ سے کہ انتقال مین عین قریب زمانہ دیوالیہ قرار دیے جانے کے ہوا انتقال مذکور قابل منسوخی کے نہین ہے انتقال مذکور اپنی خوشی سے مدیون نے کیا بلکہ دائن کے جبر سے بغرض ادا زر واجب عمل مین آیا ہے اور ایسا انتقال جائز ہے - (۴)

---

(۱) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۶ ہمنجنی داسی بنام جوگندر وناتھ -

(۲) - نظائر ہفتہ وار الہ آباد صفحہ ۰ - انگریزی فریدالنساء بنام اللہ داد خان ۱۶ - مئی ۱۸۸۲ء -

(۳) - نصیر حسین بنام ماتا پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۸۹۱ -

(۴) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۴۰۴ شیو پرشاد بنام ای بی ملر -

مگر دیکھو مقدمات ذیل جنمین انتقال اس قسم کا انتقال باخوشی یا ازخود قرار پایا یہ مقدمات ایکٹ دیوالیہ اسٹیوٹ ۱۱ و ۱۲ اور دفعہ ۱۲ و ۳۴ - پر صادر ہوئی ہین اور انمین یہ تجویز ہوا ہے کہ اگر ایک دائن کے حق کو بلا وجہ ترجیح دی گئی ہے تو وہ انتقال جو مدیون نے اپنی خوشی سے کیا ہے جائز نہین ہے - (۱)

اگر مدیون کے پاس جائداد کافی موجود ہے تو یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ جو انتقال مدیون نے کسی جائداد کا بذریعہ ہبہ کیا ہے وہ بمقابلہ دائن کے قانوناً ناجائز ہے - (۲)

نہ اُس صورت مین ہبہ بنام زوجہ ناجائز ہوگی جب بوقت ہبہ خاوند مقروض نہ تھا اور قبضہ زوجہ کو بعوض ہبہ کے دیا گیا تھا اور قرضہ بعد ہبہ لیا گیا ہو - (۳)

اسی طرح اگر انتقال از روے ہبہ خوش نیتی سے بلا ارادہ فریب دہی دائنان کیا جاوے تو وہ بھی بمقابلہ دائنان کے جائز ہوگا (۴)

مدیون ڈگری قبل قرقی کے اپنی جائداد منتقل کر سکتا ہے اور اگر وہ انتقالات واقعی ہین تو جائز ہونگے - (۵)

واقعی انتقالات جو بعوض قرضہ جائز کیے گئے ہین وہ جائز متصور ہونگے گو منشا بوقت انتقال یہ ہو کہ دائنان کو قرضہ کے وصولی مین دقت ہو - (۶)

(۱) - پھولچند بنام فلرانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۸۴ - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴۰ -

(۲) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۳ - کرپاناتھ بنام نرت کالی -

(۳) - جلد ۱ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۱ - عنایت علی بنام رام پریہ -

(۴) - مدراس رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۸۴ - گنوبھائی بنام سری بسوانس -

(۵) - ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۰ - دگری داسی بنام مینی مادھب و ۲۵۰ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۵۰ چندرماد ہب بنام امیر علی و ۲۲ - جلد ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۴ - رب رام برن سنگھ بنام جانکی ساہو -

(۶) - جلد ۳ - مدراس لارپورٹ صفحہ ۲۳۱ شنکرایا بنام کمایا جلد ۱ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۴ - سراکینا

اگر مدیون ڈگری کسی اپنے دائن کو قبل قرقی بہ ترجیح حق دیگر دائنان جائداد کا انتقال کا واقعی تحریر کر دیتا ہے تو وہ انتقال محض اس وجہ سے نا جائز نہین ہوتا ہے کہ دیگر قرضخواہان کا ہرج یا نقصان ہوا یا ایسی نقصان رسانی کی نیت تھی۔ (۱)

مقدمہ ملک چند ہندومل بنام جیت مل سدارام - (۲)

حکام ہائیکورٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اگر راضی نامہ واقعی معاملہ ہے اور وہ معاوضہ جائز ہوا ہے تو گو وہ بہ نیت ہضم ڈگری قرضخواہان کے ہوا ہو بمقابلہ قرضخواہان کے جائز ہے کیونکہ جو رہن نامہ یا بیع نامہ جو واقعی ہے محض اسوجہ سے ناجائز نہین ہوجاتا ہے کہ اسسے کسی ڈگریدار کے روپیہ مارلے کی غرض تھی اصل امر یہ دیکھنا ہے کہ آیا انتقال بمعاوضہ فی الواقع ہوا ہے یا نہین اگر معاملہ محض برلے نام ہے تو مرتہن یا مشتری محض امانت دار متصور ہونگے اور ڈگریدار کے حقوق معطل نہ رہینگے اسی طرح کی تجویز جب ہوئی جبکہ زید کی ایک ہنڈوی بکر کے نام تھی اور بکر نے وہ ہنڈوی عین قبل نکلنے دیوالیہ کے سکاری تھی اور اُسکے عوض زید کو کچھ مال بیع کردیا تھا مگر قبل اسکے کہ وہ مال زید کے قبضہ مین آوے خالد نے جو ایک دوسرا دائن بکر کا تھا اُسکو اپنی ڈگری مین قرق اور دائر نیلام کرایا زید نے اُس مال کے دلاپانے کی نالش بربنا اپنے خرید کے کی تو تجویز ہوئی کہ بیع بحق زید جائز تھی فریب ثابت نہین ہے محض اسوجہ سے بیع ناجائز نہین ہوسکتی کہ نتیجہ اس بیع کا یہ تھا کہ دیگر دائنان بکر اُس جائداد سے اپنا روپیہ وصول نہ کرسکین۔ (۳)

مفصل مین جہان ایکٹ دیوالیہ نافذ نہین ہے مدیون اپنے ایک دائن کو ترجیح دے سکتا ہے

---

(۱) - درگا نوازی بنام نیپال رپورٹ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۷۲ء صفحہ ۲۱-

(۲) - جلد ۱۰ بمبئی رپورٹ صفحہ ۲۰۶ -

(۳) - آگرہ رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۷ - وابورام بنام شیوپرشاد انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۲۴ - جادوجی بنام جیٹھا شام جی-

اور جو بیع رہن واقعی واسطے ادا ے قرضہ جائز کے ہوگا وہ جائز ہے۔ (۱)

اسی طرح وہ انتقال جائداد جو بنام ٹرسی واسطے ادا ے قرضہ جات منتقل کنندہ کی نیک نیتی سے کیا جاوے وہ قابل فسخ نہین ہے۔ (۲)

نہ بعد انتقال اُس جائداد کے بحق ٹرسٹیان کوئی حق مدیون اُس جائداد مین باقی رہتا ہے جو قابل نیلام کے اُس ڈگری مین ہین جو مقابلہ مدیون کے ہوا ہے۔ (۳)

مگر جو انتقال ظاہری از نام ٹرسٹ بدنیتی سے روپیہ مانے کو کیا جاوے اور اصلی غرض یہ ہو کہ جائداد کا حفظ رہے تو وہ انتقال جائز نہین ہو سکتا۔ (۴)

دیکھو واسطے حقوق و ذمہ داری ٹرسٹ اور اغراض ٹرسٹ کے قانون ٹرسٹ ۱۸۸۲ء مقدمہ ہرمزجی رتن جی بنام کواساجی۔ (۵)

بحث یہ تھی کہ آیا ہبہ نامہ جو ۱۸۶۸ء مین جائداد ذاتی کا باپ نے اپنے بیٹے اور زوجہ کے نام کیا ہے وہ جائز ہے یا نہین اس ہبہ نامہ کے بعد ۱۸۶۹ء مین جائداد ایک ڈگری قرضہ بنا ہو واہب پر تھی نیلام ہو گئی تھی حکام نے یہ تجویز کیا کہ ہبہ نامہ بمقابلہ دائنان اس وجہ سے جائز نہین ہے کہ بوقت ہبہ واہب بہت کچھ مقروض تھا ہبہ نامہ انتقال از خود ہے اور جب ایسی صورت مین وہ کیا جاوے کہ قرضخواہان کے حقوق دیگر جائداد سے جو ہبہ نہین ہوئی فیصل نہو سکتے ہون تو ہبہ بہ نیت ہضم زر قرضخواہان متصور ہوگی اس مقدمہ خاص مین ہبہ نامہ کل جائداد کا مدیون مقروض نے کیا ہے وہ جائز نہوگا۔

(۱)۔ ممالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۲۔ بلدیو داس بنام منا لال و ایضاً جلد ۲ صفحہ ۲۲۴۔ درگا تواری۔

(۲)۔ جلد ۱ بمبئی رپورٹ صفحہ ۲۰۳ و جلد ۳ آگرہ رپورٹ صفحہ ۱۰۴ و ایضاً صفحہ ۳۲۱۔ گرانٹ بنام اسٹیفن۔

(۳)۔ جلد ۸ بمبئی رپورٹ صفحہ ۲۴۔ جلد ۱ بمبئی لا رپورٹ صفحہ ۲۳۳۔

(۴)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۱۔ رگھو گوبند بنام بلونت امرت۔

(۵)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲۹۔

[illegible]ء مین محمد الدین نے بعوض دین مہر موجل اپنی جائداد کو مکفول کیا مگر وہ دستا
رجسٹری نہین ہوئی تھی جون [illegible]ء مین بالمکند نے نالش زر قرضہ کی بنام محمد الدین د
اور درخواست قرقی قبل از فیصلہ محمد الدین کی گذرانی درخواست نامنظور ہوئی ۱۳- جون
محمد الدین نے بیع نامہ بنام سوبھابی بی لکھدیا اور اسمین معاوضہ دین مہر کا درج کیا با
ڈگری پائی اور جائداد کو قرق کرایا سوبھابی بی نے عذرداری کی وہ اس بناء پر نامن
کہ دستاویز سازشی ہے تب اُسنے نالش نمبری استقرار حق کی دائر کی جج ماتحت نے د
ڈگری صاحب جج نے ڈسمس کر کر تجویز کیا کہ بیع نامہ محض بنظر تاخیر و زوال حق دائن
تحریر ہوا تھا سوبھابی بی نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ دین
مثل قرضہ کے ہے اُسکے عوض مین جو انتقال ہوا وہ جائز ہے۔ (۱)

ایک شخص نے اپنی جائداد کو قبل از قرقی بنام اپنے بیٹے کے منتقل کیا ڈگریدار-
جائداد کو قرق کرایا منتقل الیہ نے عذرداری کی وہ نامنظور ہوئی تب اُسنے نالش نمـ
دائر کی تب اسمین یہ بحث ہوئی کہ معاہدہ حسب دفعہ ۵۳- ایکٹ انتقال ناجائز ہے تبطلـ
مقدمہ سوبھابی بی تجویز ہوئی کہ چونکہ معاہدہ باداے معاوضہ غیر کافی کے نہین ہوا
معاوضہ بہ نیک نیتی ہوا ہے لہذا دفعہ ۵۳- متعلق نہین اور معاہدہ جائز ہے۔ (۲)

ایک دوکان جسکا دیوالہ ہونے کو تھا اُسکے ایک شریک مہتمم نے چار بیع نامجات بابـ
جملہ جائداد دوکان بحق چار مختلف دائنان کے تحریر کیے جسمین ایک مدعی تھا بیع نامہ
بحق مدعی تحریر ہوا وہ بعوض ایک قرضہ سابق اور قرضہ جدید جو مدعی نے دوروز پہـ
دیوالہ نکلنے سے دیا تھا تحریر ہوا مدعا علیہ ایک دائن دوکان نے اُس جائداد کو قرق کر
جسکی نسبت عذرداری ہوکر نامنظور ہوئی تب مدعی نے نالش نمبری دائر کی اسمین یہ بحـ

(۱)- سوبھابی بی بنام بال گوبند داس الہ آباد صفحہ ۱۰۵ ہفتہ وار [illegible]ء
(۲)- نراین سنگھ بنام ماتا پرشاد سنگھ وکیلی نوٹس الہ آباد [illegible]ء صفحہ ۱۶۰- کتاب اردو-

ہوئی چونکہ بیع موسومۂ مدعی اس غرض سے عمل مین آئی تھی کہ دائنان کے مطالبون مین توقف اور اُسکا اتلاف ہو اور مدعی کو ترجیح بیجا دی جاوے لہذا کالعدم ہے تجویز ہوئی کہ گو اپنے کو مدعی نے ترجیح بیجا حاصل کی ہو لیکن بیع قابل منسوخی نہین ہے مقدمۂ جان سن کولڈن بنام کلم رپورٹ بان سری ڈویزن جلد ۲ صفحہ ۳۷۹ - کی تقلید کی گئی - (۱)

جب کوئی شخص رہن دخلی جائداد کا اس علم اور اطلاع کے ساتھ لے کہ دوسرا شخص جائداد مذکور پر بذریعۂ رہن دخلی کے قابض ہے تو اُسکی نسبت یہ نہین کہا جا سکتا کہ اُسنے بہ نیک نیتی عمل کیا اصول دفعہ ۵۳ - ایکٹ انتقال جائداد قابل منسوخی ہے (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ چونکہ فیصلہ ثالثی نتیجہ فریبی وسازشی معاملات کا واسطے مضرت پہونچانے دائنان کے ہے تو محض یہ واقعہ کہ فریقین نے ڈگری حاصل کی جواب دائنان کا نہین ہے اور چونکہ فیصلہ ثالثی اور ڈگری جو بربنا اُسکے ہوئی کارروائی مصنوعی جو واسطے ادای دین مہر صحیح کے عمل مین نہین آئی بلکہ وہ واسطے ظاہر کرنے اس امر کے کہ وہ جائداد زوجہ کی ہے حالانکہ شوہر کی تھی - (۳)

باب ۳

بابت بیع جائداد غیر منقولہ

دفعہ ۵۴ - لفظ بیع سے مراد ہے انتقال ملکیت کا بمبادلہ قیمت کے جو ادا کیجاوے یا جسکے ادا کا وعدہ کیا جائے یا جو جزو ادا کیا جائے اور جزو موعود ہو -

ایسا انتقال جب بابت جائداد غیر منقولہ مادی کے ہو جسکی مالیت ما یا اس سے زیادہ ہو یا بابت اُس حق کے ہو جو عود کرتا ہو یا بابت کسی اور شی غیر مادی کے ہو

(۱) - موتی لال راوی بنام اوتم چاند جیون داس صفحہ ۳۴۴ - بمبئی جلد ۱۳ - انڈین لا رپورٹ -

(۲) - رام اوتار بنام دھورے الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۵۴۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - مقصود النساء بنام کرامت اللہ ویکلی رپورٹ ۱۸۸۱ء الہ آباد صفحہ ۵ - کتاب انگریزی -

صرف بذریعۂ بیع رجسٹری شدہ کے ہوسکتا ہے۔

جب جائداد غیر منقولہ مادی ما ؍روپیہ سے کم مالیت کی ہو تو جائز ہے کہ اُسکا انتقال بذریعۂ بیع رجسٹری شدہ کے ہو یا بذریعۂ حوالگی جائداد کے۔

حوالگی جائداد غیر منقولہ مادی کی اُسوقت ہو جاتی ہے جب بائع مشتری کو یا جسکی وہ ہدایت کرے اُسکو جائداد پر قابض کردے۔

معاہدہ بابت بیع جائداد غیر منقولہ یہ عہد کرنا ہی کہ جائداد مذکور اُن شرائط کے ساتھ بیع کیجائیگی جو فریقین کے درمیان طے ہوئی ہوں۔

محض بیع کا معاہدہ کرنے سے جائداد مذکور مین کوئی اُستحقاق یا اُسپر کوئی مواخذہ قائم نہین ہو جاتا ہے۔

شرح۔ اسباب مین بیع جائداد غیر منقولہ کا ذکر ہے جائداد غیر منقولہ کی تعریف زیر دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا تحریر ہوئی ہے۔

فقرۂ اول مین تعریف لفظ بیع کی کی گئی ہے واضح ہو کہ بموجب شرع محمدی آپس کی رضامندی سے ایک مال دوسرے سے بدل لینا بیع کہلاتا ہے اور بیع ایک کے ایجاب کرنے اور دوسرے کے قبول کرنے سے جبکہ دونون بصیغۂ ماضی ہون لازم ہو جاتے ہین مثلاً ایک نے کہا کہ مین نے اتنے کو بیچی اور دوسرے نے کہا کہ مین نے اتنے کو خریدی تو بیع لازم ہوگئی اول شخص کے قول کو ایجاب کہتے ہین اور دوسرے کے قول کو قبول۔ (۱)

معاہدہ مین بیع کی تعریف جو اشیاء منقولہ سے متعلق ہے اسطرح کی گئی ہے۔

بیع تبادلہ مال کا ساتھ قیمت کے ہے اور اُسمین انتقال ملکیت شی فروخت شدہ کا بائع کی جانب سے مشتری کی طرف شامل ہے۔ (۲)

---

(۱)۔ صفحہ ۲۲۰۔ ترجمہ کنز الدقائق۔

(۲)۔ دفعہ ۷۷۔ قانون معاہدہ۔ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء

بیع مؤثر ہوتی ہے بذریعۂ ایجاب و قبول اشیاء متحققہ کی قیمت کے عوض مین یا وہ مؤثر ہوتی ہے بذریعۂ ایجاب اور قبول قیمت کی اشیاء متحققہ کے عوض مین مع ادائگی قیمت یا حوالگی مال کے یا وہ مؤثر ہوتی ہے جزواً ادا کرنے بیعانہ دینے یا جزواً حوالہ کرنے مال کے یا مع ایک اقرار کے خواہ صریحی ہو یا معنوی در باب ادائگی یا حوالگی یا دونون کے ملتوی رکھے جانے
جبکہ معاہدہ اشیاء متحققہ کی بیع کے واسطے ہو۔ تو ملکیت اشیاء فروخت شدہ کی مشتری کی طرف اُسوقت منتقل ہوتی ہے جبکہ قیمت کا کل یا جزو یا جبکہ بیعانہ ادا کیا جاوے یا اُسوقت جبکہ کل یا جزو اشیاء کا حوالہ کیا جائے۔

اگر فریقین صراحتاً یا معنیاً راضی ہون کہ ادائگی یا حوالگی یا دونون ملتوی رکھی جاوینگی تو ملکیت کا انتقال بمجرد اسکے کہ ایجاب بیع قبول کیا جاوے وقوع مین آتا ہے۔ (۱)

اس دفعہ مین ان امور کا ذکر ہے جنمین اشیاء متحققہ کی فروخت مکمل ہوتی ہے زر بیعانہ وہ شی ہے جو خریدار کی جانب سے بیچنے والا اُسکو قبول کرے جس سے قطعی اور کامل منظوری ہر دو فریق کی نسبت معاہدہ کے ظاہر ہوتی ہے۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر بیعانہ کا زرثمن ادا کیا گیا ہو اور نہ دستاویز حوالہ مشتری ہوئی ہو اور نہ دخل ملا ہو تو دستاویز صحیح اور جائز نہین ہے۔ (۲)

مگر اور ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ بوجہ نہ ادا ہونے کل زرثمن کے بیع خواہ مخواہ فسخ نہیں ہوتی ہے جسمین نہ بیعانہ خریدار کے حوالہ ہوا نہ شی مبیعہ پر خریدار کو دخل ملا۔ (۳)

یہ تجویز ہوئی کہ بحالت عدم ادائے جزو زرثمن درصورت نہ ہونے کسی فریب کے معاملہ بیع باطل نہین ہوسکتا عدالت ڈگری بقرارداد مشتری اس شرط کے ساتھ صادر کرسکتی ہے

(۱) - دفعہ ۷ - قانون معاہدہ ایکٹ ۹ بابت ۱۸۷۲ء -

(۲) - مجھو بنام حساب کنور مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۶ء نمبر ۱۴۳ صفحہ ۶۳ -

[illegible]

کہ بعد ادا ے زر رہن کے اُسکا اجرا عمل مین آوے - (۱)

مگر بعد اُسکے یہ تجویز ہوئی کہ خریدار نے زر قرضہ بابت دستاویزات کے جو زر رہن مین محسوب ہوا تھا اور جسکی بابت جائداد مبیعہ مستغرق ہے ادا نہین کیا اور نہ کوئی حساب سمجھایا لہذا بیع نا مکمل ہے نالش دخلیابی قابل قائم رکھنے کے نہین ہے - (۲)

(الف) نے اپنا حصہ بدست (ب) فروخت کیا مشتری نے ایک اقرارنامہ لکھدیا کہ اگر بائع تیرہ سال کے اندر کل زر ثمن مع خرچہ بیع وغیرہ ادا کردے تو مین جائداد کو واپس کردونگا تجویز ہوئی کہ جب تک بائع شرط کو نافذ نہ کرادے مشتری مالک مستقل متصور ہوگا - (۳)

(الف) نے جسنے پیشتر کچھ اراضی (ب) کے پاس رہن کی تھی بیع نامہ اُسکا اُسکے نام سنہ ۱۸۶۳ء مین بعوض معاوضہ کے تحریر کیا جواب ناکافی قیمت پر ہونا تجویز کیا گیا ہے جسکے ذریعہ سے اُسنے شرط پھر انتقال کردینے اراضی اور واپس کردینے بیع نامہ کے اگر بعد ادا زر ثمن اُسکو ۲ مئی سنہ ۱۸۸۵ء کو واپس کردیجاۓ دیگی دستاویز مین کوئی شرط نسبت سود کے درج نہ تھی اور نہ کوئی اختیار خریدار کو دلایا نے اپنے زر ثمن کا باقی تھا سنہ ۱۸۸۸ء مین (الف) کے قائم مقامون نے یہ بیان اُسکے کہ معاملہ مذکور جسکی شہادت دستاویزات مذکورالصدر سے ہوتی ہے ایک رہن تھا نالش واسطے انفکاک اُسکے رجوع کے تجویز ہوئی کہ معاملہ مذکور کوئی رہن قرار نہین پاتا اور مدعی مستحق انفکاک نہ تھا - (۴)

از روے دھرم شاستر مدراس کے مقدمہ بیع اراضی مین جو درمیان اہل ہنود کے قبل نفاذ قانون انتقال ایسی صورت مین عمل مین آوے جسکی کل کارروائی ہوچکی ہو یعنی فریقین سے نیت تکمیل بیع کی کی ہو استحقاق خریدار بوجہ خریداری ثانی کے صرف اسوجہ سے زائل نہین ہوسکتا

(۱) - موہن سنگھ بنام شب کنور مورخہ ۱۰ - جولائی سنہ ۱۸۷۸ء نمبر ۱۴۲ صفحہ ۲۱۲ - اردو -

(۲) - اقبال بیگم بنام گوبند پرشاد مورخہ ۲۰ - جولائی سنہ ۱۸۷۷ء سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۱ صفحہ ۷۷ - انڈین لا رپورٹ -

(۳) بھجن بنام مشتاق احمد الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۴ کتاب اردو -

(۴) - آیاڈی یار بنام رحیم النساء مدراس جلد ۱۳ - صفحہ ۱۰۲ -

کہ شخص آخر الذکر نے دخل حاصل کیا اور شخص اول الذکر کو دخل حاصل نہیں ہوا۔ (۱)

جب معاہدہ بہ نیک نیتی خواہ وہ زبانی ہو یا تحریری واسطے بیع جائداد کے کیا جائے اور بعدہ وہ شخص ثالث جائداد مذکور کو بعلم معاہدہ ماقبل کے خرید کرے تو حق شخص خریدار از روے معاہدہ ماقبل کا بمقابلہ خریدار مابعد کے غالب ہوتا ہے گو شخص آخر الذکر کے بیع نامہ پر رجسٹری ہوئی ہو اور اُسنے جائداد کو بذریعہ خریداری کے حاصل کرلیا ہو۔ (۲)

ایک حصہ دار موضع نے معاہدہ بیع اپنے حصہ کا بعوض تین سو روپیہ کے کیا اور مطابق اُس معاہدہ کے تین سو روپیہ ادا کیا گیا اور مشتری نے دخل حاصل کیا لیکن کوئی دستاویز انتقال حسب منشا ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء تحریر نہیں ہوئی اور نہ رجسٹری ہوئی لیکن مشتری نے زرثمن ادا کرکے دخل حاصل کیا تجویز ہوئی کہ مدعی کو استحقاق شفع بربنا ے واجب العرض حاصل ہے۔ (۳)

بیع نامہ تعدادی تیس روپیہ جائداد غیر منقولہ ہے اور عدالت ماتحت کی تجویز سے ثابت ہے کہ وقت بیع دخل منجانب بائع دے دیا گیا تھا اسلیے انتقال حسب منشا دفعہ ۵۴۔ قانون انتقال جائز ہے گو بیع نامہ جسکی رجسٹری اختیاری تھی رجسٹری نہیں ہوئی۔ (۴)

عدالت نے یہ تجویز کیا کہ مدعی نے براہ فریب شرائط دستاویز کو قبل رجسٹری کے بذریعہ داخل کرنے ایک شرط کے تبدیل کردیا مدعی نے ترمیم عرضی دعوے کی موافق جواب مدعا علیہ چاہی عدالت سے یعنی اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ نالش قطعاً ڈسمس ہونی چاہیے۔ (۵)

مدعی مقدمہ ہذا یعنی کشوری بلد یو مدعا علیہ پر واسطے تعمیل مختص معاہدہ شرطی بیع جائداد

---

(۱)۔ راما سامی اینگر بنام بارای ستونن مدراس جلد ۶ صفحہ ۴۴ حصہ ۶۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ چندر کانت رائے بنام سندرا کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۷۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ جانکی مصر بنام گرجادت مصر الہ آباد صفحہ ۹۰۔ ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء اجلاس کامل۔

(۴)۔ امام الدین بنام رمضان الہ آباد ویکلی نوٹس صفحہ ۲۰۱ ۱۸۸۵ء

(۵)۔ کرشنا چارتو بنام کاری بسایا مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۹۹۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

مکان بعوض مبلغ مدعیہ کے اس بیان سے نالش دائر کی کہ ۲۰ - اگست سنہ ۱۸۸۵ء کو معاہدہ تحریری بلا رجسٹری عمل مین آیا تھا اور مدعیہ وقت معاہدہ مدعی نے ادا کیا تھا اور یہ قرار پایا تھا کہ اگر بلدیو ایک نالش مین کامیاب ہو جو مکان متنازعہ کے بابت دائر تھی تو وہ دخل مکان مذکور مدعی کو دیدیگا اور بقیہ زرثمن مدعی ادا کریگا اور بحالت ناکامی بلدیو کے مقدمہ مذکور مین مدعی مستحق واپسی مدعیہ مذکور ہوگا ۲۱ - مارچ سنہ ۱۸۸۶ء کو بلدیو کامیاب ہوا ۲۴ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء بلدیو نے ایک بیع نامہ اُسی مکان کا بحق پنچم لال لکھدیا اور اُس بیع نامہ کی رجسٹری ۱۲ مئی سنہ ۱۸۸۶ء کو ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق نالش تعمیل مختص معاہدہ بیع شرطی کا ہے اور دستاویز موسومہ مدعی بلا رجسٹری واسطے ثبوت معاہدہ بیع شہادت مین قابل پذیرائی ہے دفعہ ۵۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء متعلق نہین - (۱)

(الف) نے نالش واسطے دلاپانے کچھ اراضی کے جسکی نسبت اُسنے بموجب بیع نامہ رجسٹری شدہ کے دعوے کیا قبل تاریخ بیع موسومہ (الف) کے (م) دخیل اراضی بموجب اقرار نامہ جو درباب خریداری اراضی جو بعوض مبلغ تین سو روپیہ کے تھا کرادیا گیا بیع نامہ موسومہ (م) صرف اسوجہ سے تحریر نہین ہوا کہ صرف دو سو روپیہ زرثمن مالک کو دیا گیا تھا تجویز ہوئی کہ (الف) اراضی نہین پاسکتا کیونکہ اُسکے بائع کو اختیار تنسیخ معاہدہ کا نہیں جو ساتھ (م) کے ہوا - (۲)

ادا نکرنا زرثمن کا مانع حاصل ہونے جائداد کا بائع کی طرف سے مشتری کو نہین اور شخص آخر الذکر باوجود عدم ایسی ادا کے نالش واسطے دخل جائداد کے بہ تبعیت الا یا عیوب یا شرائط کے جیسی کہ نوعیت مقدمہ کی ہو رجوع کرسکتا ہے فرق معاہدہ بیع کا

(۱) - پنچم لال بنام کشور صفحہ ۱۵۰ - ویکلی نوٹس الہ آباد سنہ ۱۸۹۶ء

(۲) - محی الدین بنام اوارن مدراس جلد ۱۱ - صفحہ ۲۶۳ - انڈین لا رپورٹ -

ورمعاہدہ بیع تکمیلی پر لحاظ کیا گیا- (۱)
اور اس نظیر مین مقدمات مہبن سنگھ بنام شب کنو- (۲)
وگورپرشاد بنام سد اسنگھ- (۳)
دھیر اسنگھ بنام ناتھ سہاے-
وامیدمل موتی رام بنام درو-
کا حوالہ دیا گیا اس فرق کا جو درمیان بائع ومشتری کے ہے بیان کیا گیا مقدمہ اقبال بیگم بنام گوبند پرشاد کا بھی حوالہ ظاہر کیا گیا- (۴)

اگرچہ اقبال مندرجہ دستاویز بیع نامہ روبرو سب جسٹرار کے اس امر کا کہ زرمعاوضہ بائع نے پالیا ہے بادی النظری مین شہادت بمقابلہ شخص اقبال کنندہ کے ہے لیکن صرف اس سے ایسا قیاس پیدا ہوتا ہے جو قابل تردید ہے اور اسکی وقعت بنظر حالات ہر مقدمہ کی تردید ہوتی ہے جبکہ نالش بمقابلہ پسر بائع بعد عرصہ دراز جبکہ میعاد مین ایک دن باقی تھا دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ بار ثبوت ادا ے زرمعاوضہ مدعی پر تھا- (۵)

تعبیر دستاویز کی جو دستاویز بیع نامہ سے مفہوم ہوتی ہے گو اُسکے ساتھ ایک معاہدہ ہے جس سے بائع کو استحقاق واپسی جائداد مبیعہ کا بعد ادا ے زرثمن اندر میعاد معین باقی ہے اس بارہ مین ایسا ہونا چاہیے کہ گویا وہ دستاویز بیع نامہ ہے- (۶)

(۱)- رپورٹ ممالک مغربی وشمالی بابت ۱۸۶۹ء صفحہ ۵۵۰-
(۲)- رپورٹ ممالک مغربی وشمالی بابت ۱۸۶۹ء صفحہ ۶۰۱-
(۳)- ایضاً ایضاً صفحہ ۳۰ و (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۴۰- و (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۔۔
(۴) رشب لال بنام بھگوانداس الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۴- کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ-
(۵) رشیو رتن بنام عبدالکریم صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد-
(۶) بھگوانداس بنام بھگوان دین الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۸ پریوی کونسل-

مدعیان نے مدعا علیہ نمبر ۱ کو براہ فریب و غلط بیانی ترغیب تحریر کرنے بیع نامہ کی بحق اپنے کی انھون نے نہ زرثمن ادا کیا اور نہ دخل جائداد حاصل کیا مدعا علیہ دخیل رہا اُسنے جائداد کو سنہ ۱۸۷۳ء مین پاس مدعا علیہ نمبر ۲ و ۳ کے رہن کیا اور سنہ ۱۸۷۶ء مین مدعا علیہ نمبر ۲ کے ہاتھ فروخت کردیا مدعیان نے بربناے بیع نامہ نالش کی مدعا علیہم نے بیع نامہ کا فریبی ہونا بیان کیا مدعیان نے عذر کیا کہ مدعا علیہم نے تنسیخ دستاویز بہ بناء فریب اندر میعاد محکومہ ۹۱ یا ۹۵ نہین کرائی اس عذر پر تمادی عارض ہے تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کا استحقاق پیش کرنے عذر فریب کا ساقط نہین ہوا ہے یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعیان نے نہ معاوضہ ادا کیا نہ دخل پایا اسلیے کوئی معاملہ بیع مشعر انتقال جائداد نہین ہوا اسلیے مدعیان کو استحقاق نالش کرنے کا واسطے تعمیل مختص معاہدہ کے تھا چونکہ ایسی نالش تین برس بعد معاہدہ سے ممنوع ہوگئی لہذا اب نالش نہین ہوسکتی اگر ہو بھی سکتی ہو تو بھی دعوے بابت دخل بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۲ و ۳ کے ساقط ہوگا کیونکہ مدعا علیہ نمبر ۲ مرتہن و مدعا علیہ نمبر ۳ مشتری درنیک نیت باقیمت ہے اور کوئی شہادت مدعیان نے نہین دی کہ ان مدعا علیہم کو علم تن کا تھا۔ (۱)

مدعی نے جو دخیل اراضی بطور مطالبہ دار بموجب دستاویز رجسٹری شدہ کے تھا زبانی معاہدہ راہن کے ساتھ مین اُسکی خریداری کا کیا بعد ازان راہن نے اراضی دوسرے کے ہاتھ بیع کی جنھون نے بیع نامہ رجسٹری شدہ بعلم رہن نامہ مدعی و زبانی معاہدہ کے جو اُسکے راہن کے ساتھ ہوا تھا حاصل کیا اب مدعی نے نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ بیع نامہ کی پابندی اُسپر نہین ہے اور واسطے تعمیل مختص معاہدہ زبانی کے تجویز ہوئی کہ نالش بوجہ ہونے استدعاء دخل اور منسوخی بیع نامہ کے ناقص نہ تھی اور مدعی کا دخل اُسکے مطالبہ مین مع معاہدہ کے ہونا مساوی دخل اندر مراد ایکٹ رجسٹری دفعہ ۴۸ تھا اور مدعی مستحق

(۱) گوجاردداس کستمی داس بنام باجی بھائی مجی بھائی بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۲ انگریزی انڈین لار پورٹ۔

نافذ کرایا نے مختص طور پر معاہدہ زبانی کا باوجود بیع نامہ رجسٹری شدہ کے تھا۔ (۱)

بعد اجرا، اس ایکٹ کے لوکل گورنمنٹ سے ایک اشتہار جاری ہوا اُسکا بجنسہ نقل کرتا ہوں۔

عام خلائق سے طرف تبدیل قانون رجسٹری دستاویزات متعلقہ جائداد غیر منقولہ جو دفعہ ۵۴ ۔ایکٹ ۴ ۔۱۸۸۲ع عمل مین آئی ہے اور وہ ایکٹ یکم جولائی ۱۸۸۲ع کو نفاذ پذیر ہوگیا ہے متوجہ ہونے کی درخواست کیجاتی ہے۔

مطابق ضمن (ب) دفعہ ۱۷۔ایکٹ ۳۔۱۸۷۷ع رجسٹری دستاویزات مفصلۂ ذیل کے لازمی قرار دی گئی تھی۔

وہ دستاویزات بلا وصیتی جو متضمن یا مؤثر پیدا ہونے یا قرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمانۂ حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حیثیت یا حق موجودہ یا شرطیہ مالیتی ما، اور اُس سے زائد واقع کسی جائداد غیر منقولہ کے ہوں۔

اور اُسی ایکٹ کے ضمن (الف) دفعہ ۱۸۔کی رو سے رجسٹری دستاویزات مفصلۂ ذیل کے اختیاری قرار پائی ہے۔

دستاویزات (سوائے وثیقہ اور وصیت ناجات) جو مؤثر پیدا ہونے یا قرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمانۂ حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حیثیت یا حق موجودہ یا شرطیہ کے ہوں جو ما، سے کم مالیت کی جائداد غیر منقولہ مین واقع ہو۔

از روے دفعہ ۵۴۔ایکٹ ۴۔۱۸۸۲ع انتقال جائداد غیر منقولہ مادی کا جسکی مالیت ما، یا اُس سے زیادہ ہو یا بابت اُس حق کے ہو جو عود کرتا ہو یا بابت کسی اور شئی غیر مادی کے ہو صرف بذریعۂ بیع رجسٹری شدہ کے ہو سکتا ہے جب جائداد غیر منقولہ مادی ایکسو روپیہ سے کم مالیت کی ہو تو جائز ہے کہ اُسکا انتقال بذریعۂ بیع رجسٹری شدہ یا بذریعۂ حوالگی جائداد کے ہو۔

پس بلحاظ حال قانون موجودہ وقت کے ظاہر کہ بیع جائداد غیر منقولہ صرف بذریعۂ

(۱)۔کانن بنام کرسنن مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۴۔کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

دستاویز رجسٹری شدہ کے ہوسکتا ہے الا اُس صورت مین جب جائداد غیر منقولہ مادی ایکسو روپیہ سے کم مالیت کی ہو کہ اُس صورت مین بیع بذریعہ حوالگی جائداد کے بھی ہوسکتی ہے تو وہ حق عود کرتا ہے یا دیگر شی غیر مادی کیسی ہی قلیل المالیت ہو سوا بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے بیع نہین کیجاسکتی ۔ (۱)

پس صاف ظاہر ہوگیا کہ بیع بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہوسکتی ہے ۔

اگر فریقین آپسمین معاہدہ کی روسے کسی جائداد کو بیع زبانی کے ذریعہ سے منتقل کرین تو وہ بیع ناجائز ہوگی ۔ (۲)

اس دفعہ کے مقصد سے منکشف ہوتا ہے کہ انتقال کے واسطے دستاویز رجسٹری شدہ کا ہونا نہایت ضروری ہے اس وجہ سے تعریف دستاویز بیع نامہ کا بھی ظاہر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے لفظ بیع نامہ سے ہر دستاویز مراد ہے جسکے ذریعہ سے کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بیعاً انتقال کیجائے ۔ (۳)

دستاویز بیع نامہ اسٹامپ منقش پر تحریر ہوگا اور رسوم اُسکی حسب مد ۲۱ ضمیمہ اول ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء حسب ذیل واجب الاخذ ہوگی جب تعداد مالیت زر معاوضہ بیع نامہ جو اسمین اندر مندرج ہو ۵۰ سے زیادہ نہو ۔ ۸ ؍

جب تعداد مذکور ۵۰ سے زیادہ اور ۱۰۰ سے زیادہ نہو ۔ ۱۲ ؍

اگر ایکسو روپیہ سے زیادہ ہو تو ہر ایک سو روپیہ یا اُسکے جزو کی بابت تعایت ایکہزار ۱ ؍

اور بابت ہر ۵۰۰ یا جزو اُسکے جو ۱۰۰۰ سے زیادہ ہو ۔ ۵ ؍

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ ڈگری کی فروخت دستخط مہری سے نہین ہوسکتی لہذا وہ ضمیمہ دوم کیا (؟)

(۱) ۔ حکم لوکل گورنمنٹ مورخہ ۵ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء نمبر ۱۰۱۹ ۔ مندرجہ گزٹ مطبوعہ ۲۰ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ء

(۲) ۔ صفحہ ۲۵۶ و ۲۶۳ ۔ اصول قانون ۔

(۳) ۔ دفعہ ۳ ضمن ۹ ۔ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء

مستثنےٰ نمبر ۱ مین داخل نہین ہوسکتی اور اسپر اسٹامپ بیع نامہ کا بموجب مد ۲۳ ہونا چاہیے - (۱)

دستاویزات جسپر باضابطہ اسٹامپ نہو شہادت مین لیے جانے کے قابل نہین ہین - بلا ادائے تاوان ورسوم شہادت مین لیجا سکتی ہین - اور بعض کارروائی فوجداری مین بلا ادائے تاوان ورسوم کے بھی لیجا سکتی ہین - (۲)

زیادہ صراحت کے واسطے دیکھو شرح قانون اسٹامپ صفحہ ۴۷ لغایت ۵۰ مؤلفہ بابو بلدیو پرشاد وکیل ہائی کورٹ -

دفعہ ۵۵ - اگر کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہوا ہو تو جائداد غیر منقولہ کی بائع اور مشتری سے وہ ذمہ داریان اور حقوق لاحق رہتے ہین جنکا ذکر قواعد مندرجہ ذیل مین کیا گیا ہے یا اُنمین سے اُسی قدر جو جائداد مبیعہ سے متعلق ہون -

(۱) - بائع کے ذمہ واجب ہے -

(الف) - کہ مشتری پر ہر ایک نقص عظیم واقع جائداد ظاہر کردے جس سے بائع واقف ہو اور مشتری واقف نہو اور جسکو مشتری باوصف احتیاط معمولی کے دریافت نکرسکتا ہو

(ب) - مشتری کی درخواست پر اُسکے روبرو معائنہ کے لیے تمام اسناد ملکیت متعلقہ جائداد جو بائع کے اختیار یا قبضہ مین ہون پیش کرے -

(ج) - تا حد واقفیت اپنی کے تمام سوالات متعلقہ کا جواب دے جو مشتری کی نسبت جائداد مذکور یا اُسکے حق ملکیت کی روسے کرے

(د) - وقت ادا یا حاضر کیے جانے مبلغ کے جو بابت قیمت جائداد کے واجب الادا ہو

(۱) - دیکھو کمنڈ یم اسٹامپ ایڈ و فقرہ ۲۵ - راے چند بنام رام سنگھ مورخہ ۲۷ نومبر ۱۸۶۳ء صدر دیوانی آگرہ -

(۲) - دفعہ ۳۴ - ایکٹ اول ۱۸۷۹ء

بیع نامہ معقول جائداد کا مشتری کو لکھ کر مکمل کردے بشرطیکہ مشتری ایسا بیع نامہ ایک معقول وقت اور مقام پر مکمل پانے کے لیے اُسکے روبرو حاضر کردے۔

(ہ) - مابین تاریخ معاہدہ بیع اور تاریخ حوالگی جائداد کی اُسی قدر حفاظت جائداد اور نیز اسناد ملکیت کی جو اُسکے قبضہ مین ہون کرتا رہے جیسے کوئی مالک محتاط اوسط درجہ کا ایسی جائداد اور اسناد ملکیت کی حفاظت کرتا-

(و) - مشتری کی درخواست پر اسکو یا جس شخص کو وہ نامزد کرے جائداد پر جسقدر قبضہ (بلحاظ جائداد کے) دینا ممکن ہو دلادے-

(ز) - ہر قسم کی رسوم سرکاری اور زرلگان جو بابت جائداد کے روز بیع تک واجب الادا ہو اور سود کل مواخذہ جات لاحقہ جائداد کا جو اُس تاریخ تک واجب ہوگیا ہو ادا کرے اور باستثناء اُس صورت کے جب جائداد مع بار مواخذہ بیع ہوئی ہو کل دیون کو جنکے لیے وہ جائداد اُسوقت تک مکفول ہو بیباق کردے-

(۲) اور سمجھا جائیگا کہ بائع نے مشتری سے یہ عہد کیا ہے کہ وہ حق قائم اور برقرار ہے جسکو وہ بقول خود منتقل کرتا ہے اور وہ اُسکے منتقل کرنے کا اختیار رکھتا ہے پر شرط یہ ہے کہ جب بیع اُس شخص کی طرف سے ہو جو کسی کا معتمد الیہ ہو تو یہ سمجھا جائیگا کہ اُسنے مشتری کے ساتھ عہد کیا ہے کہ اُسکی طرف سے کوئی ایسا فعل سرزد نہین ہوا ہے جس سے جائداد ماخوذ ہوگئی ہے یا جسکے باعث وہ اُسکے انتقال کرنے سے معذور ہے-

فائدہ اُس عہد کا جو اُس قاعدہ مین مذکور ہے مشتری کے حق مین شامل رہیگا اور اُسکے ساتھ چلا جایا کریگا اور ہر شخص جسکی ذات مین وہ حق کلاً یا جزاً وقتاً فوقتاً در آئے اُسکو جبراً نافذ کرا سکیگا-

(۳) - جب تمام زرثمن بائع کو پہونچ گیا ہو اُسکو لازم ہے کہ کل اسناد ملکیت متعلقہ جائداد جو اُسکے قبضہ یا اقتدار مین ہون مشتری کے حوالہ کردے-

پر شرط یہ ہے کہ (الف) جب بائع کسی جزو جائداد کو جو اسناد ملکیت مین مذکور ہو اپنے پاس رکھ لے تو وہ کل دستاویزات کو اپنے پاس رکھنے کا مستحق ہے اور (ب) جب کل ایسی جائداد مختلف مشتریون کے پاس بیع کیجائے تو وہ شخص جو اُس جائداد کی سب سے بیش قیمت لاٹ یعنی حصہ خرید کرے وہی اسناد ملکیت لینے کا مستحق ہوگا مگر صورت (الف) مین بائع اور صورت (ب) مین مشتری سب سے بیش قیمت لاٹ کا پابند ہوگا جب مشتری اُس سے درخواست بطور معقول کرے یا اور خریدارون مین سے کوئی درخواست کرے جیسی صورت ہو درخواست کنندہ سے خرچہ لیکر اسناد مطلوبہ حاضر کرے اور اُنکی اسقدر نقلین یا انتخابات مصدقہ دے جو اُسکو درکار ہون اور اثنا درمیان مین بائع یا مشتری کو جیسی صورت ہو جسنے بیع یا جسنے سب سے بیش قیمت لاٹ خرید کی ہو لازم ہے کہ اسناد ملکیت کو حفاظت سے رکھے اور اُنکو منسوخ اور ردّ نہ کرے الا بجالیکہ بوجہ آتشزدگی یا کسی اور حادثہ بے اختیاری کے وہ ایسا کرنے سے مجبور ہو۔

بائع مستحق ہے کہ۔

(الف) - زرلگان اور منافع جائداد کا اُسوقت تک لیتا رہے جبتک اُسکی ملکیت مشتری کو حاصل نہو جائے۔

(ب) جب ملکیت جائداد کی قبل ادا کل زرثمن کے مشتری کو حاصل ہو وہ مستحق ہے کہ جائداد مقبوضہ مشتری کو اپنے باقی زرثمن یا اُسکے کسی جزو کے لیے جو غیر سودی رہگیا ہو مستغرق سمجھے اور نیز واسطے سود ایسی باقی یا جزو کے۔

(۵) - مشتری پابند ہے کہ۔

(الف) - بائع کے روبرو ہر ایک حال بابت قسم یا مقدار حق بائع مذکور واقعہ جائداد کے جس سے مشتری واقف ہو ظاہر کرے جسکی نسبت مشتری کو بقرینہ گمان ہو کہ بائع غیر واقف ہے اور جسکے باعث حق مذکور کی مالیت بہت بڑھ جاتی ہو۔

(ب) - بائع کو یا جس شخص کے لیے وہ ہدایت کرے اُسکو بروقت اور بمقام تکمیل بیع کی زرثمن ادا یا اُسکے روبرو حاضر کرے پر شرط یہ ہے کہ اگر جائداد بلا خلاص مواخذہ کے بیع کیجائے تو مشتری کو اختیار ہے کہ زرثمن مین سے مقدار اُن مواخذون کی نکال لے جو بروقت بیع کسی جائداد سے لاحق تھی اور مقدار مذکور کو جو نکال رکھی ہو اُن لوگون کو دے جو اُسکے مستحق ہون-

(ج) - جب ملکیت جائداد کی مشتری کو حاصل ہوگئی ہو وہ نقصان گوارا کرے جو جائداد اور اُسکے اتلاف یا اُسکو ضرر پہونچنے سے یا کم مالیت ہوجانے سے واقع ہوا ہو اور جو بائع کے فعل سے نہوا ہو-

(د) - جب ملکیت جائداد کی مشتری کی ذات مین داخل ہوگئی اور جہانتک بائع اور مشتری سے غرض ہے تمام رسوم سرکاری اور رقوم لگان ادا کرے جو اُس جائداد کی بابت واجب الادا ہون اور نیز اصل تعداد مواخذہ جات کو جنکی واجبیت تسلیم ہو کر جائداد بیع ہوئی ہو اور سود جو آیندہ اُسپر واجب الادا ہو ادا کرے -

(۶) - مشتری مستحق ہے کہ-

(الف) - جب ملکیت جائداد کی اُسکی ذات مین داخل ہوگئی ہو انتفاع کسی کا زفائدہ بخش کا جو جائداد پر ہوا ہو یا جس سے جائداد کی مالیت بڑھ گئی ہو اور نیز جائداد کا تمام زرلگان اور منافع حاصل کرے-

(ب) سواے اُس صورت کے جب مشتری نے بطور بیجا جائداد کی حوالگی لینے سے انکار کیا ہو اور صورتون مین اپنا مواخذہ جائداد پر بابت اُسقدر زرثمن کے جو مشتری نے بطور جائز حوالگی کے قبل بائع کو ادا کیا ہو اور سود زر مذکور کا بقدر اُس مقدار جائداد کے جسپر بائع کا حق پہونچتا ہے بمقابلہ بائع اور جملہ اشخاص کے جو بذریعہ بائع اور بعد حصول اطلاع ادا ے ایسے زرثمن کے دعویدار ہون قائم رکھے اور جس صورت مین مشتری نے بطور جائز جائداد کی

لینے سے انکار کیا ہو اپنا مواخذہ بابت زر بیعانہ کے (اگر کچھ ہو) اور اُسقدر خرچہ کے (اگر کچھ ہو) جو اُسکو عدالت سے ازروے نالش واسطے جبر اً تعمیل کرانے شرائط خاص معاہدہ کے یا بمنشا الارجاع نالش استرداد معاہدہ کے دلایا گیا ہو جائداد پر قائم رکھے -

قصور کرنا اُن مراتب کے ظاہر کر دینے مین جسکی بابت اس دفعہ کی ضمن (۱) مد (الف) اور ضمن (۵) مد (الف) مین حکم ہے ایک عمل فریبی سمجھا جائیگا -

شرح ضمن (الف) - قائم کیا گیا ہے مسودۂ نمبر ۳ - کی دفعہ ۱۲ - (الف) سے جسکی روسے ترک ہاے مفصلۂ ذیل فریبی قرار پاتی ہین -

(الف) - جائداد غیر منقولہ کی مشتری کو بائع کا اطلاع نکرنا ایسے نقص سے جسکا علم بائع کو تھا مگر مشتری کو نہین ہے اور جس نقص کو مشتری باوصف احتیاط معمولی کے معلوم نکر سکتا تھا -

(ب) - جائداد غیر منقولہ کی مشتری کا بائع کو ایسے کسی امر سے مطلع نکرنا جو بائع کی حقیت جائداد کی قسم اور مقدار سے متعلق ہو اور جس سے مشتری واقف ہے اور جسکے باعث حقیت مذکور کی مالیت مین افزونی ہو -

ضمن (ب) و (ج) - موضوع کی گئی ہین ضمن (الف) دفعہ ۱۲ - مسودۂ نمبر ۳ - ۱۸۷۹ء پر جسکے یہ الفاظ تھے کہ بائع کو لازم ہے کہ مشتری کے معائنہ کے لیے تمام اسناد ملکیت متعلقۂ جائداد جو اُسکے قبضہ یا اختیار مین ہون پیش کرے اور اُن تمام حالات سے اُنکو مطلع کردے جو اُن اسناد پر ظاہر نہون اور جنکا علم بائع کو حاصل ہو اور جو بائع کے اختیار پر در باب تکمیل معاہدہ کے مؤثر ہون اور اُسکو لازم ہے کہ سوالات متعلقۂ معاملہ جو مشتری بابت جائداد یا اُسکے استحقاق ملکیت کی روسے پوچھے تا حد علم کے اُنکا جواب دے اسمین بڑے مؤلفون نے بہت شک کیا ہے جو اصول کہ فقرۂ (ج) ضمن اول مین قرار پایا کہ مشتری کو لازم ہے کہ اُس واقعہ کو بائع پر ظاہر کردے جو بائع کو معلوم نہین ہے اور جس سے

حیثیت اس مال کی بڑھ جاوے یعنی واقعی اور کیفیت کاشتکاران سابق کی جو تا حیات نبے کاشتکار ہے۔

اسکا اصول اُس اصول کے مطابق ہے جو کہ مقدمہ ٹرٹر بنام حاردی اور لارڈ جام لارڈلین ڈاف اور جوسس بنام کین مین قسرار پایا ہے۔

واضح ہو کہ ضمن ا۔ لغایت ۴۔ مین ذمہ داری بائع کا مذکور ہوا ہے بائع کی ذمہ داری کی بابت واضعان قانون تحریر کرتے ہین کہ ہم خیال کرتے ہین سوائے اُس جائداد کے ضمن بروقت فروختگی مواخذہ اُس جائداد کا مشروط ہے) ہر ایک بائع پابند ہے تمام مواخذہ جات جائداد کا جو بروقت فروختگی اُس جائداد پر واقع ہو۔

اور نہین پابند کیا گیا تقسیم کرنے کو تمام زرثمن کے جو کچھ کہ ادا کیا گیا۔

ہم خیال کرتے ہین کہ اس بحث پر جو کچھ کہ ظاہر کیا گیا وہ اصول غیر حاضری بائع پر جبکہ وہ مواخذہ داری سے سبکدوش کردے اور انتقال نا امکان سبرا کیا جاوے جملہ مواخذ داریکی اور معاہدہ کیا جائے کہ جو کچھ جائداد منتقل کیجاتی ہے وہ محفوظ ہے جیسا کہ دفعہ ۵۵۔ ضمن (الف) وشق ہفتم وہشتم ونہم کے مطابق ہے۔ (۱)

مسٹر اولنس صاحب اپنی کتاب لاف ٹارس مین تحریر فرماتے ہین کہ اگر جائداد غیرمنقولہ کا بائع دستاویزات حقیت مشتری کو معائنہ کراوے اور مشتری بہ نسبت اُسکے استحقاق کے اپنی رائے پر یا کسی شخص کی رائے پر جبکا اُس سے اعتبار ہو عمل کرے تو بائع بہ نسبت اپنے استحقاق کے جو کچھ بیان کرے وہ مثل اظہار رائے امور بیان اپنے یقین کے ہے اور بطور ذمہ داری متصور نہین ہوسکتی۔

جائداد غیر منقولہ کا ہر فہمیدہ مشتری قبل بیع نامہ لکھانے اور زرثمن دینے کے بائع کے استحقاق کو دیکھتا ہے اور اُسکو یہ منصب حاصل ہے کہ بائع سے بیع نامہ مین شرط نسبت

(۱)۔ سلیکٹ کیمپنی کے منشا و وجوہ۔

اُسکے استحقاق کے درج کرائے اگر مشتری استحقاق بائع کو نہ دیکھے اور نسبت اُسکے استحقاق کی کوئی شرط بیع نامہ مین نہ لکھائے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسنے رضا ورغبت کی کہ جو کچھ حق وموافق بائع کو اراضی مین حاصل ہون وہ لیگا اور حقیت بائع بہ حیثیت موجودہ مشتری کے ہاتھ منتقل ہو تو قاعدہ خریدار ہوشیار باش کا متعلق ہوتا ہے۔

لیکن اگر کوئی بیان حقیت کی نسبت غلط ہوا ور محض بیان کنندہ کو اُسکا علم اور امر مذکور اسوجہ سے بیان کیا جائے کہ مشتری تحقیقات کرنے سے باز رہے اور فریب مخفی ہو جائے تو اُسکی بناء پر دعوے رجوع ہوسکتا ہے گو اُس شخص نے جس سے امر مذکور بیان کیا گیا ہو معاملہ مین کوئی شرط نسبت استحقاق بائع کے نہ لکھائی ہو۔ (۱)

خریدار ہوشیار باش۔ یہ ایک مسئلہ قانونی ہے۔ اس مسئلہ کے یہ معنی ہین کہ مشتری کا فرض ہے کہ اُس جائداد کی نوعیت اور استحقاق بائع سے جبکو وہ خریدتا ہے بے خبر نہو۔ بلکہ ہوشیاری کو عمل مین لاوے۔ برو۔ دفعہ ہذا بائع کا فرض ہے کہ اگر کوئی معاہدہ خلاف اُسکے نہو تو اول مشتری کو کوئی نقص جائداد مین جو بائع کو نہ معلوم ہو اور مشتری ہوشیاری معمولی سے دریافت نکر سکے بتلا دے۔

پس اگر مشتری ہوشیاری معمولی سے اُس نقص کو معلوم کرسکتا ہو تو بعد کو بوجہ اُس نقص کے بیع ساقط نہو گی۔ یا اگر وقت بیع کے جائداد مین کسی نقص سے بائع بے خبر ہو تو مشتری کا فرض ہوگا کہ اُس جائداد کو جملہ نقصون کے قبول کرے تو وہ بوجہ نہونے اُس نقص کے ہرجہ نہین پاسکتا

پس جبکہ کسی جائداد کی خاص تفصیل جھوٹی بنائی جاوے اور یہ ثابت نہو کہ مشتری کو اُسکی اصلی حالت معلوم تھی تو وہ مستحق پانے ہرجہ کا ہوگا گو عدالت اُس سے بھی تعمیل معاہدہ کی کرائیگی۔ نہ یہ مسئلہ اُس حالت مین متعلق ہوگا جہان جائداد مین کوئی نقص مخفی ہو اور مشتری نہایت درجہ کی ہوشیاری سے بھی اُسکو معلوم نہ کرسکے اور بائع کو وہ نقص معلوم ہو اور

(۱) - لارڈ ٹارلش مولفہ اڈمس صاحب۔

مشتری کو نہ بتلا وے۔ ایسی حالت مین کوئی معاہدہ جائز ہونا متصور نہوگا نہ مشتری کی طرف سے
اُسکی تعمیل خاص کرائی جائیگی۔

اگر کوئی جائداد جملہ نقصانات کے ساتھ فروخت کیجاوے تو گو بائع کا یہ فرض نہین ہوگا
کہ وہ جملہ واقعات کو جو اُسکو معلوم ہون بتلا دے مگر اُسکا قصداً یا فریباً کسی امر کو اخفا کرنا
اُسکو بری نہین کریگا اگر مشتری اپنی غفلت سے جائداد کی حالت دریافت کرنے سے اور اُن ذریعوں سے
جو اُسکو یا اُسکے گماشتون کو واقفیت کی ہین فائدہ نہ اُٹھا وے تو وہ نہین کہہ سکتا کہ اُس
بائع کی غلط بیانی کے سبب سے دھوکا ہوا۔

یہ قصور اُسکا تھا کہ اُسنے واقفیت کے ذریعہ سے فائدہ نہین اُٹھایا۔

جب نقص ظاہری اور ایسے ہون کہ ہوشیار آدمی کو معلوم ہوسکے یا معاہدہ بعلم و آگاہی
جملہ حالات کے کیا جاوے تو عدالت سے کوئی دادرسی نہوگی کیونکہ قانون بے خبر مشتری کی مدد
نہین کرتا۔ نہ وہ ایسی حالتون مین جہان فریقین کو شے معاہدہ کی اصلی حالت سے آگاہی
مساوی تھی مداخلت کریگا۔ نہ عدالتہاے انصاف ایسے شخص کی مدد کریگی جس سے اپنے تئین
قصداً اُس امر سے جو اُسکو معلوم کرنا چاہیے تھا ناواقف رکھا اور بلا عمل مین لانے اُس ہوشیاری کے
جو قانوناً معقول اور ہوشیار آدمی سے متوقع ہوسکتی تھی مرتکب ایسی غلطی کا ہوا جس سے
مقدمہ کی نوبت پہونچی۔ پس یہ مسئلہ نقص قیود اور شرائط کے ساتھ جائداد مبیعہ کے استحقاق
اور مقدار و نوعیت سے مساوی طور پر متعلق ہے اور استحقاق سے اُس صورت مین کہ خواہ بائع
قابض ہو یا نہو برابر متعلق ہوگا۔ پس اگر مشتری بجاے دستاویزات استحقاق بائع کے اور
کسی دستاویز کو دیکھکر اکتفا کرے تو یہ اُسکا قصور ہوگا۔ مشتری کو چاہیے کہ اپنے حق کو
بذریعۂ تحریر کرا لینے جملہ شرائط کے جو اُسکو ضروری معلوم ہون حفاظت کرے۔ اگر وہ ایسا
نکریگا تو بائع سے زرثمن واپس نہ پاسکیگا بحالت نہونے کسی خاص شرط کے کوئی بیع اس وجہ سے
ناجائز نہوگی کہ وہ اراضی یا جائداد اُس کام کی نہین ہے جسکے لیے خرید کی گئی۔ اگر فریقین کا

ایسا منشاء نہو تو اُنکو چاہیے کہ دستاویز مین ایسی شرائط لکھا لین - اگر فریب ثابت نہو مگر یہ ظاہر ہو کہ معاہدہ موجودہ فریقین کے منشاء کے موافق نہین ہوا تھا تو مدعا علیہ مشتری پر یہ مسئلہ کہ خریدار ہوشیار باش صادق آویگا اور چونکہ فریقین کا قصور نہین تھا تو یہ بحث ہوگی کہ کسکی طرف سے زیادہ غفلت ہوئی اور اسی پر اُسکا نتیجہ پڑیگا - جبکہ بائع یہ ظاہر کرے کہ شے متعلقہ مین کوئی نقص نہین ہے اور وہ نقص ایسا ہو کہ سب لوگون کو دکھائی دیتا ہو تو خریدار ہوشیار باش متعلق ہوگا لیکن اگر ایسے نقص کا جاننا ایک کام عقل خاص یا پیشہ کے مہارت کا ہو اور وہ خریدار کو وہ مہارت حاصل نہو تو یہ مسئلہ صادق نہ آویگا اُسکے ساتھ دفعہ ۱۰۹ - لغایت ۱۱۸ - قانون معاہدہ ملاحظہ طلب ہین -

لفظ ذمہ داری اور اظہار مین یہ فرق ہے کہ ذمہ داری جزو معاہدہ کی ہوتی ہے - برخلاف اسکے بیان یا اظہار معاہدہ کا ایک ضمنی ہو سکتا ہے - اور ممکن ہے کہ اُسمین شامل نہو - عام قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی مشتری بلا کرانے ذمہ داری کے اپنا اطمینان کرلے تو وہ محض بائع کے بیان کی بناء پر نالش نہین کرسکتا -

الا اُس صورت مین کہ وہ بیان مبنی بر فریب ہو اگر وہ بیان بعلم اُس شخص کے جسنے وہ بیان کیا جھوٹ تھا تو یہ فریب کا ثبوت واقعی ہوگا - لیکن اگر بیان نیک نیتی کے ساتھ کیا جاوے اور اُسکو کرنے والا صحیح یقین کرتا تھا لیکن وہ درحقیقت صحیح نہ تھا تو مسئلہ خریدار ہوشیار باش متعلق ہوگا - نسبت اس امر کے کہ یہ مسئلہ اُس حالت مین جہان بائع کا استحقاق شے مبیعہ مین کامل نہو کسقدر متعلق ہے - عام قاعدہ یہ ہے کہ کوئی بائع اپنے استحقاق سے زیادہ مشتری کو منتقل نہین کرسکتا بجز چند حالتون کے جنکا ذکر دفعہ ۱۰۸ - قانون معاہدہ مین مندرج ہے - (۱)

چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ ۱۸۸۱ء مین ایک ہندو نے دستاویز بیع نامہ بابت مکان واقع مفصل کے تحریر کیا دستاویز مذکور مین کوئی شرط بابت مواخذہ درج نہ تھی خریدار نے

(۱) - ۵۰۰ - لغایت ۵۹۹ - اصول قانون - بیجناتھ

بعد بیدخل کیے جانے کے جز و مکان سے بموجب ایک ڈگری کے جس سے بائع وقت بیع مذکور کے واقف تھا بائع پر نالش ہرجہ دائر کی مشتری نے دعوے کو اس بنا پر ڈگری کیا کہ بائع نے براہ فریب وجود ڈگری مذکور کو مخفی کیا اپیل مین صاحب جج نے یہ تجویز کرکے کہ چونکہ خریدار نے اجرا اور پر شرط معاہدہ کے نہین کیا لہذا اُسکی نسبت قبول کر لینا کل مواخذہ داریون کا سمجھا جائیگا ڈگری کو منسوخ کیا تجویز ہوئی کہ اگر اخفا و براہ فریب جیسا کہ بیان کیا گیا ہے عمل مین آیا ہے تو خریدار مستحق ہرجہ ہے- (۱)

ایک مقدمہ کے واقعات یہ تھے کہ دستاویز بیع نامہ مین یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی شریک سہیم یا مالک جائداد پیدا ہو اور مشتری کے معاملہ مین دعوے کرے یا اور کسی قسم کا نزاع پیدا ہو یا مشتری کسی اور وجہ سے جزو یا کل جائداد سے محروم ہو جائے یا اُسکے قبضہ مین خلل آوے تو مین بائع اور میرے وارثان اور قائم مقامان بابت زرثمن اور منافع جائداد اور خرچہ مقدمہ کے مواخذہ دار ہونگے چنانچہ مشتری بوجہ نالش شفیع جسنے اُسکے مقابلہ مین ڈگری پائی جائداد سے محروم ہو گیا اور اُسنے بر بنا اس شرط مذکور کے نالش دلا پانے خرچہ جوابدہی کے کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش قائم نہین رہ سکتی کیونکہ شرط مذکور بائع کے استحقاق مین نقص سے متعلق تھی نہ کہ اُس نقصان سے جو مشتری کو عدم استحقاق خریدار سے عائد ہوا- (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ بائع نے باخفاے حصہ داری حصہ داران انتقال کیا وہ انتقال ناقص ہے اور دعوے واپسی دو ثلث زرثمن بقدر دو ثلث مکان جو حصہ داران بائع کو بذریعہ ڈگری عدالت دلایا گیا مع سود جائز ہے - (۳)

گو کوئی معاہدہ صریح درباب استحقاق جائداد کے نہوا ہو لیکن بائع یا راہن کی ذمہ داری

---

(۱) - گمپتی بنام الگیا مدراس جلد ۹ - صفحہ ۸۹ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۲) - غلام جیلانی بنام امداد حسین الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۳) - لالہ منسی دھر بنام گوردیال مورخہ ۹ - فروری ۱۸۷۲ء نمبر ۳۹ صفحہ ۲۴۲ -

ہمیشہ تصور ہونا چاہیے۔ (۱)

اگر مشتری جو بعد تحریر بیع نامہ سوائے شرائط مندرجہ بیع نامہ کے اگر کسی اور طور پر بیدخل ہو جائے تو بائعان سے زرثمن واپس نہیں پا سکتا۔ (۲)

رامچندر نے ناتھ بائی کے پاس سے دستاویزات قبالہ متعلقہ بعض جائداد واقع بمبئی کو جسمین اسکو حق حاصل نہ تھا لیکن وہ ملکیت ناتھ بائی کی تھیں چھوڑا کر مدعیان کے پاس امانت رکھیں جنکے نام نامبردہ نے دستاویز رہن جائداد مندرجۂ دستاویزات واسطے ادائے اُس قرضہ کے تحریر کردی جو مدعیان نے نامبردہ کو دیا تھا۔ عیان نے من بعد جائداد کو از روے اختیار نیلام مندرجہ رہن نامہ کے نیلام کرایا جائداد از روے شرائط نیلام کے دائر نیلام کی گئی اور منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ بھی بائع پر لازم نہیں ہے کہ خریدار کو اُس استحقاق سے بہتر دے جو اُنکو خود حاصل ہے اور خریدار جائداد نیلام شدہ صرف بعہ اُس استحقاق کے لیگا جو بائعان اُسکو دے سکتے ہیں قبل شروع ہونے نیلام کے اطلاع منجانب ناتھ بائی اشخاص حاضرین وقت کو پڑھ کر سنائی گئی جسمین یہ بیان کیا گیا کہ وہ جائداد کا دعوے بطور مالک کامل کے کرتی ہے اور رامچندر کو جسنے اُسکو بائعان کے پاس رہن رکھا تھا اسمین کوئی حق حاصل نہیں ہے مدعا علیہ اُسوقت حاضر نہ تھا جب نوٹس یعنے اطلاع پڑھی گئی تھی نامبردہ نیلام مین اُسوقت تک نہ آیا جب تک بولی بولنا شروع ہوئی لیکن اُسکے آنے پر نامبردہ کو ناتھ بائی کے دعوے کی اطلاع دی گئی نامبردہ سے ایسی کوئی بات نہیں کی گئی کہ جسکی وجہ سے شرط نیلام مذکورہ بالا سے دھوکا ہوسکے نامبردہ نے جائداد کے واسطے بولی بولی اور بالآخر اُسکو بالعوض مبلغ [illegible] کے خرید کیا نامبردہ نے فوراً مبلغ [illegible] جمع کیے اور ایک اقرارنامہ پر بغرض تکمیل کے دستخط کردیے

(۱) - درگاداس بنام تنسکھ مورخہ ۱۸ - مارچ ۱۸۷۶ء نمبر ۱۹۲ - صفحہ ۱۹۹ -

(۲) - وارث سلیمان بنام خواجہ محی الدین مورخہ ۴ و ۵ و ۲۳ - اگست ۱۸۸۰ء جلد ۶ حصہ ۲ - سلسلۂ کلکتہ انڈین لا رپورٹ

جسمین شرائط نیلام شامل تھی نامبردہ نے من بعد یہ دریافت کیا کہ رامچندر کو کوئی استحقاق جائداد مین حاصل نہین ہے اور نامبردہ نے مدعیان (مرتہنان) سے کہا کہ اپنا استحقاق جائز ثابت کرین یا زر امانت ادا کرین لیکن مدعیان نے شرط نیلام پر استدلال کرکے اُس سے تکمیلٔ نیلام کی درخواست کی اور چونکہ نامبردہ ایسا کرنے مین قاصر رہا لہذا نامبردگان نے یہ نالش نامبردہ پر واسطے دلاپانے باقی زر ثمن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان پر کوئی باقی زر ثمن ادا کرنا لازم نہ تھا گو نالش بلحاظ شکل کے واسطے دلاپانے باقی زرثمن کے ہے تاہم درحقیقت واسطے تعمیل مختص چیز یہ کے ہے اور تابع اُن اصول کے ہے جو ایسی نالش سے متعلق ہین خریدار یہ کہنے کا مستحق تھا کہ شرط نیلام مذکورۂ بالا سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بائعان کو کچھ استحقاق حاصل تھا چاہے وہ کیسا ہی ناقص ہو اور نامبردہ کو کوئی اطلاع نیلام کی نہین دی گئی جس سے یہ خیال ہوا کہ اُسکو اطلاع خلاف اُسکے دی گئی تھی ۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ ڈگری زر نقد کی بربنا تمسک جسمین جائداد مکفول ہو صادر ہو اُسکے خریدار کو محض بوجہ خریداری کے مواخذہ حاصل نہین ہوتا جب تک کہ بیع نامہ مین کوئی ذکر کسی کفالت کے حق کے بیچ کا نہو ۔ (۲)

شرح ضمن (د) ۔ وقت ادا یا حاضر کیے جانے مبلغ کے جو بابت قیمت جائداد کے واجب الادا ہو بیع نامہ معقول جائداد کا مشتری کو لکھکر مکمل کرادے ۔

اس ضمن مین باضافہ کسی قدر الفاظ کے مسودہ نمبر ۲ - سے ترمیم ہوئی ہے دفعہ ۱۲ ضمن (ج) مسودہ مذکور کے یہ الفاظ تھے کہ جب وہ روپیہ جو بابت زرثمن کے واجب ہو پیش کیا جاوے تو بائع کو لازم ہے کہ جب مشتری ایک وقت لوازموقع مناسب پر جائداد کی

(۱) - موتی دہو بنام ونایک ویرچند سلسلۂ بمبئی جلد ۱۲ صفحۂ ۱ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ ۔

(۲) - گینت رائے بنام مرلی مورخہ ۱۲ - جون ۱۸۸۶ء الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۴۴ - انگریزی انڈین لاء رپورٹ ۔

دستاویز جائز تکمیل کے لیے پیش کرے تو اُسکی تکمیل کردے ۔

غور کرنے سے تعلق اس ضمن کا تعمیل خاص معاہدات سے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایکٹ دادرسی خاص کی دفعہ ۱۲ ۔ مین تمثیل (ج) لکھی ہے کہ زید نے عمرو سے ایک مکان ایکہزار روپیہ اُسکے ہاتھ بیچنے کا معاہدہ کیا عمرو مستحق اس ڈگری کا ہے کہ مکان اُسکے ہاتھ منتقل کیا جائے اور روپیہ زرثمن ادا کرے ۔

واضح ہو کہ حسب دفعہ ۲۹ ۔ ایکٹ اسٹامپ ۱۸۷۹ء خرچ بہم رسانی اسٹامپ مناسب کا بابت بیع نامہ کے منتقل الیہ کے ذمہ ہوتا ہے بشرطیکہ کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہوا ہو ۔

بعد تکمیل بیع کے مشتری مستحق ہوتا ہے کہ دستاویز مناسب انتقال جائداد کی اپنے نام بائع سے لکھائے اور بائع کی ذمہ داری ہے کہ دستاویز مشتری کے نام لکھدے ضابطۂ دیوانی کے ضمیمہ ۴ ۔ نمبر ۱۱۲ ۔ پر ایسی نالشات کا یہ نمونہ لکھا ہے ۔

عنوان

(اب) ۔ مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے ۔

(۱) ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعا علیہ قطعاً مستحق ایک جائداد غیر منقولہ کا تھا جسکے اقرارنامہ منسلکہ مین مندرج ہے

(۲) ۔ یہ کہ اُسی تاریخ کو مابین مدعی اور مدعا علیہ کے ایک اقرارنامہ بدستخط طرفین لکھا گیا جسکی نقل منسلک ہے ۔

(۳) ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ مدعی نے مبلغ ۔ مدعا علیہ کو دینے کے لیے کہا اور بعوض اسکے قبالہ جائداد مذکور کا چاہا ۔

(۴) ۔ یہ کہ بتاریخ ۔ ماہ ۔ سنہ ۔ مدعی نے پھر تقاضا اُس انتقال کا کیا (یا یہ کہ مدعا علیہ نے مدعی کے نام اُسکا انتقال کرنے سے انکار کیا) ۔

(۵) ۔ یہ کہ مدعا علیہ نے قبالۂ مذکور کو نہین لکھا ۔

(۲)۔ یہ کہ مدعی ہنوز زرثمن جائداد مذکور مدعا علیہ کو ادا کرنے پر آمادہ اور رضی ہے
بنا بران مدعی برادر امور مفصلۂ ذیل دادخواہ ہے۔

اول یہ کہ مدعا علیہ بنام مدعی قبالۂ معتبر جائداد مذکور کا (مطابق شرائط مندرجۂ
اقرارنامہ مذکور) لکھدے۔

دوم مبلغ۔ بابت ہرجہ ہنوز نہ لکھدینے قبالۂ مذکور کے دلائے جائین۔

دفعہ ۲۶۱ ضابطۂ دیوانی۔ اگر ڈگری واسطے تکمیل کسی انتقال نامہ یا واسطے تحریر عبارت
فروخت اوپر پشت کسی دستاویز قابل بیع وشرے کے ہو اور مدیون ڈگری ڈگری کی تعمیل نکرے
یا تعمیل کرنے سے انکار کرے تو ڈگریدار مجاز ہوگا کہ ڈگری کے شرائط کے مطابق مسودہ انتقال
یا فروخت کی عبارت کا تیار کرکے عدالت کے حوالہ کرے۔ اسوقت عدالت مسودۂ مذکور
کو مدیون ڈگری پر اُسی طرح تعمیل کرائیگی جسطرح ثمن کی تعمیل کرنے کے لیے اوپر حکم ہوچکا ہے
اور اسکے ساتھ ایک اطلاع تحریری مشعر اس امر کے جاری ہوگی کہ اگر مدیون کو کچھ عذر ہو
تو اپنے عذرات اُس مدت مندرجۂ اطلاع نامہ کے اندر پیش کرے جو عدالت اس غرض کے لیے مقرر کرے
ڈگریدار کو یہ بھی اختیار ہے کہ مسودہ کا متنٔ اس غرض سے عدالت مین پیش کرے کہ وہ
اسٹامپ کامل القیمت پر اگر اسٹامپ قانوناً درکار ہو لکھا جاوے۔

بعد گذرنے ثبوت تعمیل مذکور کے عدالت یا وہ عہدہ دار جسکو عدالت نے اس کام پر
مقرر کیا ہو متنٔ پیش کردہ کی تکمیل کریگا یا وہ مجاز ہوگا کہ اگر ضرورت دیکھے اسکو تبدیل کرے
تاکہ وہ شرائط مندرجۂ ڈگری سے مطابق ہو جاوے اور متنٔ تبدیل شدہ کی تکمیل کریگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر کوئی فریق اُس مسودہ پر اعتراض رکھتا ہو جو حسب مرقومۂ بالا
اسکے نام جاری ہوا ہو تو لازم ہے کہ اُسکے عذرات تحریری میعاد مقررہ کے اندر پیش ہون
اور اُنپر عدالت کے روبرو بحث کیجائے بعد ازان عدالت جو حکم مناسب سمجھے صادر کریگی اور
متنٔ کی اُسکی شرائط کے مطابق تکمیل یا تبدیل دونون کریگی۔

اگر کوئی دستاویز ایسی ہو کہ جسکا حسب قانون رجسٹری ہونا لازمی ہے تو غالباً یہ ضرور ہے کہ عدالت ایسی دستاویز کی تکمیل کرکے رجسٹری کرا دے اور تجویز عذرات کا حسب دفعہ ۲۰۰۰ ضمن (۱۵) ایکٹ ہذا اپیل ہو سکتا ہے۔

دفعہ ۲۶۲ - جائز ہے کہ کسی انتقال نامہ کی تکمیل یا کسی دستاویز قابل بیع و شرا کے عبارت فروخت کی تحریر جو حسب شرائط دفعہ ملحقہ بالا عدالت کی طرف سے ہو اس نمونہ سے کیجائے (ج) (د) جج عدالت مقام (یا جیسی صورت ہو) طرف سے (ا ب) کے بمقدمہ (ہ د) بنام (ا ب) یا کسی اور نمونہ سے جو ہائی کورٹ کی تجویز سے وقتاً فوقتاً مقرر کیا جائے اور اُسکا عدالت کی طرف سے تکمیل کیا جانا وہی اثر رکھیگا کہ گویا اسی فریق نے جسکو انتقال نامہ یا عبارت فروخت کی تکمیل کا حکم ہوا تھا انتقال نامہ یا دستاویز کی ظہر پر فروخت کی عبارت کی تکمیل کی۔

بعد قرارداد و معاہدہ بیع بائع بابت شی مبیعہ اور مشتری بابت زرثمن بابت ایک دوسرے کے امین متصور ہے۔ (۱)

بہت سے اقسام کی کفالتین اور مواخذہ جو بوجہ اثر قانونی کے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اسی طرح سے امانت معنوی متصور ہوتے ہین۔ مثلاً بائع کا مواخذہ جو بابت زرثمن کے مشتری اور شی مبیعہ پر ہے وہ بھی امانت معنوی ہے کیونکہ مشتری بابت شی مبیعہ کے بائع کا امین ہے اور مواخذہ زرثمن کا مثل کفالت کے جائداد مبیعہ پر رہتا ہی یہ قاعدہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جب ایک شخص کسی دوسرے کی جائداد کو خرید لے تو انصافاً اُسکو بلا ادا اسے زرثمن اس جائداد کو اپنے پاس رکھنا واجب نہین ہے اور اگر کوئی شخص اُس شخص سے جسنے جائداد خریدی ہے اُس جائداد کو باطلاع اس امر کے کہ اُسکا زرثمن ادا نہین کیا گیا ہے خرید کرے

(۱) - دفعہ ۱۲۱۲ - کتاب مذکورہ محولہ بالا کتاب اسٹوری صاحب دفعات ۱۲۱۰ سولغایت ۱۲۲۹ کتاب محولۂ صدر۔

تو وہ بھی انصافاً بدون ادائے زرثمن کے اُس جائداد کو اپنے پاس نہین رکھ سکتا اگر مشتری کہے کہ زرثمن ادا ہوگیا تو بار ثبوت اس امر کا بذمۂ مشتری ہے اور اگر بائع رسید دے چکا ہو لیکن ثابت نہو تو جائداد مبیعہ کفیل رہیگی اگر بائع زرثمن کی بابت مشتری سے دستاویز لکھوائے تو یہ ضرور نہین ہے کہ کفالت زرثمن سے جائداد مبیعہ بری ہوجاوے بلکہ عدالت انگلستان مین یہانتک تجویز ہوچکی ہے کہ اگر کسی دوسری جائداد کو (بعوض زرثمن ایک جائداد کے) بائع دستاویز مین مکفول اور مستغرق کرے تاہم جائداد مبیعہ اپنے زرثمن کے مواخذہ سے مبرا نہین ہوگی (یا بائع بابت زرثمن کے ہنڈوی لکھوا دے اور اُس ہنڈوی کو مکتوب الیہ سکاری دے تاہم تا ادائے زرثمن کے جائداد مبیعہ مواخذۂ زرثمن سے بری نہین ہوگی) اگر جزو زرثمن داخل ہوجاوے تو بقیہ کی بابت جائداد مبیعہ مواخذہ دار ہے۔ اگر بائع وفات پائے اور زرثمن نہ منتقل کرائے تو وارث یا منتقل الیہ جائداد مبیعہ سے وصول کرنے کا مستحق ہو اگر مشتری دیوالیہ ہوجائے اور جائداد اُسکی رِسیشل ایسنی کے قبضہ مین آجاوے تاہم بائع مجاز لینے کا جائداد مبیعہ سے ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بہ نیک نیتی با دائے معاوضہ قیمتی اور بلا اطلاع مواخذۂ زرثمن کے ایک جائداد کو خریدے تو مواخذۂ زرثمن بائع سابق کا ذمہ دار نہوگا۔

نمبر ۲۔ اگر کوئی شخص کسی کے پاس سے روپیہ قرض لے اور جہت اطمینان دائن بکفالت اُس روپیہ کے اپنی جائداد کا قبالہ سپرد کردے تو اُس سپردگی دستاویز سے یہ متصور ہوگا کہ گویا وہ جائداد کہ جسکا قبالہ ہے اُس قرضہ مین مکفول کرائی گئی ہے اور مدیون بابت اُس زرقرضہ کے اُس جائداد کا امین تصور کیا جائیگا اور اثر اُس کفالت کا موافق تمثیلات مندرجۂ بالا کے ہوگا۔ (۱)

اگر جائداد بیع کیجائے اور زرثمن شخص ثالث کے پاس اس غرض سے جمع کرایا جاوے کہ وہ تمام مواخذۂ سابق متعلقۂ جائداد مبیعہ اُس سے بیباق کرادے تو وہ شخص ثالث

(۱)۔ دفعہ ۱۲۳۰۔ کتاب اسٹوری صاحب محولۂ بالا۔

مشتری کا امین متصور ہوگا۔ (۱)

ایک جائداد کے تین امین تھے منجملہ امناد کے ایک امین نے زر نیلام اُس جائداد کا بحیثیت وکیل عدالت سے وصول کیا عدالت سے یہ تجویز ہوئی کہ اُسنے بہ حیثیت امین روپیہ وصول کیا نہ بحیثیت وکیل۔ (۲)

اگر کوئی جائداد مشمولہ چند اشخاص خرید لیں اور ایک شریک بصرف خود اُسکی مرمت وغیرہ کرائے فوت ہوتو اُسکے وارث دیگر شرکا سے بقدر رسدی وصول کرنے کے مجاز ہونگے اور دیگر شرکا کر بقدر اُسکی جائداد کے امین ہونگے۔ (۳)

اگر کوئی شخص بہ نیک نیتی اپنی جائداد سمجھکر کسی جائداد کی مرمت کرائے اور روپیہ اُسمین صرف کرے زاں بعد وہ اُسکی ملکیت نرہے تو بقدر صرفہ جائداد اُس روپیہ کے امین متصور ہونگے یہ اصول جائداد مشفوعہ سے متعلق ہے۔ (۴)

کمپنی اپنے قرضخواہون کی امین ہے۔ (۵)

یہ ضمن نظائر سابقہ وحال کے بھی اصول کے مطابق ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ جب گو علے العموم معاملہ بیع مین یہ قیاس معقول متصور ہوتا ہے کہ جب تک بائع کو زرثمن وصول نہو یا اُسکے ادا کی سبیل وقوع مین نہ آئے بائع نہین چاہتا کہ جائداد دوسرے کے پاس جاوے مگر یہ کوئی قانون کا قطعی قاعدہ نہین ہے کہ بوجہ عدم ادائے کل زرثمن کے بائع مستحق فسخ کردینے معاملہ بیع کا ہو جو اور سب طور سے تکمیل ہوگیا متعاقدین کے

(۱)۔ دفعہ ۱۲۳۱۔ کتاب مذکورہ بالا۔

(۲)۔ دفعہ ۱۲۳۳۔ حرف الف کتاب مذکورہ بالا۔

(۳)۔ دفعہ ۱۲۳۶۔ کتاب مذکورہ بالا۔

(۴)۔ دفعہ ۱۲۳۰۔ کتاب مذکورہ بالا۔

(۵)۔ دفعہ ۱۲۵۳۔ کتاب مذکور۔

افعال سے اُنکا ارادہ دریافت کرنا چاہیے اور جبکہ دستاویز تحریر ہوئی اور مشتری کے حوالہ کردی گئی تو یہ امر کہ

مشتری زران بعد کسی حصۂ زرثمن کے ادا کرنے مین قاصر رہا درصورت نہونے کسی فریب کے معاملہ بیع باطل نہین ہوسکتا اور نہ اُسنے بائع کو بجز اسکے کہ روپیہ کی نالش کرے دوسرا حق حاصل ہوتا ہے علاوہ اسکے اگر یہ ثابت ہو کہ بائع کا ارادہ تھا کہ تا ادا ے زرثمن کے خود قابض رہے تو عدالت ڈگری بقرار داد حق مشتری اس شرط کے ساتھ صادر کرسکتی ہے کہ بعد ادا ے زرثمن کے اُسکا اجرا دعمل مین آوے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ بلحاظ دستور اس ملک کے قبل ادا ے زرثمن کے دستاویز بیع نامہ مکمل ہوکر اسپر رجسٹری کرائی جاتی ہے اقرار بائع کا ہنگام رجسٹری روبرو صاحب رجسٹرار کے کوئی ثبوت قطعی ادا ے زرثمن کا نہین ہے پس بائع عذر عدم وصول زرثمن کا پیش کرسکتا ہے اور عدالت کو اُسکی تجویز کرنا چاہیے اور حسب قاعدہ عام قانون کے خریدار مستحق ہے کہ درصورت ادا سے جزو زرثمن کے دعوے دخلیابی کا کرے بشرطیکہ نیت متعاقدین خلاف اسکے ثابت نہ کیجاوے اور بائع کو منصب نالش کا بہ نسبت بقیۂ زرثمن کے حاصل ہے۔ (۲)

اقبال زرثمن روبرو حاکم رجسٹری کافی نہین ہے۔ (۳)

ایک مقدمہ مین مدعی نے مدعا علیہم سے جائداد بعوض مبلغ بارہ ہزار کے خرید کی اُسمین ۔۔۔ ادا کیا باقی روپیہ واسطے مرتہن کے جمع رہا مدعا علیہمون نے داخل خارج کرا دینے سے اس بنا پر انکار کیا کہ مشتری نے دعوے رہن ادا کرکے ایفا ے اپنے معاہدہ کا نہین کیا مگر معاملہ بیع یا مدعی کے استحقاق بیع سے انکار نہین کیا ایسا انکار بمنزلہ استردا د معاملۂ بیع مکمل کے نہین ہے

بیع

(۱)- نمبر ۱۴۰- منفصلہ ۱۰- جولائی ۱۸۶۶ء موہن سنگھ بنام مسماۃ شب کنور۔

(۲)- نمبر ۳۴۳۹ منفصلہ ۱۵- اگست ۱۸۶۶ء کنور پرشاد بنام نند سنگھ۔

(۳)- نمبر ۱۴ منفصلہ ۳ مئی ۱۸۷۱ء سرن راے بنام آسمان راے صفحہ ۱۹- کتاب اردو نظائر الہ آباد۔

معاملہ بیع کلیتاً جائز قائم رہ کر نالش دلاپانے زرثمن کے ساقط ہونا چاہیے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ جس دستاویز کا روپیہ کہ زرثمن بیع نامہ مین شامل ہوجائے اور بیع نامہ تحریر ہو کر رجسٹری ہوجائے لیکن مشتری کل زرثمن کے ادا کرنے مین قاصر رہے تو اُس دستاویز کی بنا پر جسکا روپیہ زرثمن مین شامل ہوا دلاپانے کا دعوے نہین کرسکتا۔ (۲)

جبکہ بیع صحیح اور موثر ہے لہذا مشتریان مستحق ڈگری ہین اور بایعان کو اگر دعوے نسبت زرثمن ہے تو اُنکو اختیار استدعا دچارہ جوئی اپنی کا باقی ہے۔ (۳)

بائع جائداد غیر منقولہ نے جسنے قبضہ مشتری کو دے دیا ہو مستحق تعمیل کراپانے معاہدہ بیع و دلاپانے قبضہ کا اسوجہ سے نہین کہ زرثمن ادا نہین ہوا اُسکو چارہ جوئی نالش کی واسطے دلاپانے زرثمن مذکور کے حاصل ہے اور کفالت نسبت جائداد مذکور بابت زرثمن مذکور کے رہتی ہے۔ (۴)

نالش منجانب بائع جائداد غیر منقولہ کے زرثمن غیر مودی کے مطالبہ کی بابت تین سال کے اندر اُسوقت سے جو بیع کی تکمیل کے لیے مقرر ہوا ہو (جس حالت مین کہ تکمیل کے وقت معین کے بعد دستاویز تسلیم کی گئی ہو) تسلیم کی تاریخ سے ہوسکتی ہے۔ (۵)

یہ قاعدہ میعاد سہ سالہ دعوے زر نقد سے متعلق ہے لیکن اگر دعوے بہ نفاذ کفالت قانونی جائداد مبیعہ کے رجوع

(۱) - نمبر ۱۳۴ - مورخہ ۱۲ - جون ۱۸۷۳ء نواب سراج الدولہ بنام سید نور احمد صفحہ ۱۹۴ - انگریزی ۱۳۱۹ - کتاب اردو نظائر الہ آباد -

(۲) نمبر ۱۶۲۲ مورخہ ۴ مارچ ۱۸۸۳ء برجمہ دیو نراین بنام مادھو پرشاد صفحہ ۲۱۱ کتاب اردو سلسلہ الہ آباد جلد ۷ حصہ ۔ لاء رپورٹ

(۳) نمبر ۱۴۴ - مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء کیسری بنام گنگا پرشاد جلد ۴ صفحہ ۱۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ الہ آباد -

(۴) نمبر ۲۴۸ - مورخہ ۲۵ - نومبر ۱۸۸۳ء تتری لال بنام راو رگھوبدر ابنام میونسپل کمشنر آف تتلی سلسلہ بمبئی جلد ۳ - حصہ ۶ - صفحہ ۱۷۲ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ -

(۵) - مد (۱۱۱) ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء -

کیا جاوے تو اندر بارہ سال کے نالش ہوسکتی ہے اُسوقت سے کہ روپیہ واجب الوصول ہو۔ (۱)

یہ امر کہ روپیہ کب واجب الوصول ہوا تھا غالبًا مد ۱۱۱ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء محولہ بالا کے خانہ تین سے لیا جاویگا۔

ایک مقدمہ مین مدعا علیہ نے معاہدہ کیا کہ نصف جائداد بشرط ڈگری مدعی کے ہاتھ فروخت کریگا بعد ڈگری مدعی نے تا ادا ے بقیۂ زرثمن کی نالش مدا خلت رجوع کی تجویز ہوئی کہ نالش متعلق قیمت کی ہے اور اُس سے مد ۱۱۳ متعلق ہے مد ۱۱۴ متعلق نہین ہے کیونکہ وہ منحصر ہے اوپر تعمیل معاہدہ کے۔ (۲)

(۵)۔ مشتری پابند ہے کہ۔

(الف)۔ بائع کے روبرو ہر ایک حال بابت قسم یا مقدار حق بائع مذکور واقع جائداد کے جس سے مشتری واقف ہو ظاہر کرے جسکی نسبت مشتری کو بقرینہ گمان ہو کہ بائع غیر واقف ہے اور جسکے باعث حق مذکور کی مالیت بڑھ جاتی ہو۔

شرح۔ ترک مفصلۂ ذیل بھی فریب قرار پایا ہے۔

جائداد غیر منقولہ کی مشتری کا بائع کو ایسے کسی امر سے مطلع نکرنا جو بائع کی حقیت واقعہ جائداد کی قسم اور مقدار سے متعلق ہو اور جس سے مشتری واقف اور بائع غیر واقف ہے اور جسکے باعث حقیت مذکور کی مالیت مین افزونی ہو۔ (۳)

مؤلف۔ یہ بحث اکثر اُسوقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا معتمد الیہ ہو اور معاملہ مذکور اُسکے اعتبار پر کیا جاوے مثلاً کارندہ جو اپنے آقا کی طرف سے جائداد پر قابض ہے اور وہ اُسکی بھلائی بُرائی سے بخوبی واقف ہے اور آقا یعنی مالک محض ناواقف ہے تو ایسی صورت مین

(۱)۔ مد ۱۳۲۔ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء

(۲)۔ احمد الدین خان بنام مجلس رلے الہ آباد ویکلی رپورٹ سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۲۷۔

(۳)۔ مسودۂ نمبر ۳۔ دفعہ ۱۳۔ حرف (ب)

اگر کارندہ اپنے آقا سے اُس جائداد کی بھلائی کو مخفی رکھکر جائداد کو کم قیمت پر خود خرید کرلے تو یہ اسکا فریب ہے مثلاً ایک موضع مین سیسہ کی کان ہے جسکا علم اُس کارندہ کو ہے جو ہمیشہ وہان آتا جاتا ہے یا اُس کاشتکار کو ہے جسکے قبضہ مین وہ اراضی ہے اور مالک اُس سے محض ناواقف ہے اُس موضع کو کارندہ یا کاشتکار بااخفاے اُس کان کے مالک سے جائداد کو کم قیمت پر خرید کرلے تو یہ معاملہ مبنی بر فریب ہے۔

(ب)۔ بائع کو یا جس شخص کے لیے وہ ہدایت کرے اُسکو بروقت اور بمقام تکمیل بیع زرثمن ادا یا اُسکے روبرو حاضر کرے بشرطیکہ اگر جائداد بلا خلش مواخذہ کے بیع کیجاوے تو مشتری کو اختیار رہے کہ زرثمن مین سے تعداد اُن مواخذون کی نکال لے جو بروقت بیع کے جائداد سے لاحق ہے اور تعداد مذکور کو جو نکال رکھی ہون اُن لوگون کو دے جو اُسکے مستحق ہین ۔

شرح ۔ یہ ضمن قائم کی گئی ہے مسودہ نمبر ۳ ۔ قانون ہذا سے جسمین لکھا تھا کہ بائع کو لازم ہے کہ جتنے مواخذہ جات جائداد پر بتاریخ معاہدہ موجود ہون اُن سب کو ادا کرے اور مشتری کو اختیار ہے کہ زرثمن باقی ماندہ مین سے ایسے مواخذہ جات کا روپیہ اپنے پاس رکھے اور جو روپیہ کم رہے وہ اُن اشخاص کو ادا کردے جو اُسکے مستحق ہون ۔ (۱)

(ج)۔ جب ملکیت جائداد کی مشتری کی ذات مین داخل ہوگئی ہو وہ نقصان گوارا کرے جو جائداد کے اتلاف یا اُسکو ضرر پہونچنے سے یا کم مالیت ہوجانے سے واقع ہوا ہو بشرطیکہ وہ بائع کے فعل سے نہوا ہو۔

شرح ۔ یہ اصول پہلے ہی تسلیم کیا گیا ہے کہ جب جائداد کا استحقاق ملکیت مشتری کی ذات مین در آئے تو اُسکو لازم ہے کہ ہر طرح کا خسارہ جو بوجہ ضائع یا نقصان یا کم ہوجانے مالیت کے بشرطیکہ وہ نتائج بائع کے فعل سے پیدا نہ ہوا اپنے ذمہ لے علٰے ہذا القیاس وہ

(۱)۔ دفعہ ۱۲ ضمن (ز) مسودہ نمبر ۳ ۔ ۱۸۷۹ء۔

مستحق ہے کہ ہر ایک قسم کی ترقی اراضی اور اضافہ مالیت جائداد مذکور اور اسکے منافع سے متمتع ہو مار ہی (۱)
قانون معاہدہ مین یہی حکم ہے کہ جب اشیاء مشتری کا مال ہو جائین تو جو نقصان کہ انکے تلف ہونے سے یا انکے ضرر پہونچنے سے ہو وہ مشتری کا ہوگا -

مثلاً عمرو نے ایک انبار ہیمہ سوختنی کا جو زید کے احاطہ مین تھا سو روپیہ بطور ایجاب دینے کے ا زید نے قبول کیا اور یہ ٹھہرا کہ فلان تاریخ معین تک وہ لکڑی زید کے احاطہ مین رہے اور تا وقتیکہ قیمت ادا نہو اٹھائی نہ جائے قبل ادائے زر اور اس حالت مین کہ لکڑی زید کے احاطہ مین تھی اتفاقاً آگ لگنے سے تلف ہو گئی یہ نقصان عمرو کو اٹھانا ہوگا -

(ب) - زید نے ایک تصویر کی نیلام کی بولی ہزار روپیہ بولی اور بعد بولی بولنے کے اتفاق سے اسکو کچھ زیان پہونچا اگر مونگری ٹھوکنے یعنے نیلام کے ختم ہونے سے پہلے وہ اتفاق ہوا تو نقصان بائع کا ہے اور اگر بعد اسکے ہوا ہو تو زید کا ہے - (۲)

(الف) نے تمام حصہ کے چاول بیچنے کا معاہدہ (ب) کے ساتھ کیا (ب) نے اس معاہدہ کو بدست (ج) منتقل کیا (ج) نے ایکہزار روپیہ ادا کرکے باقیماندہ چاول حاصل کیے لیکن لقبیہ مال لینے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ قسم معاہدہ شدہ ناقص تھی گودام یعنے مکان (الف) مین جسمین چاول رکھا تھا آگ لگ گئی اور چاول تلف ہو گئے تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۷۸، و ۸۶ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء ملکیت مال کی مع ذمہ داری نقصان طرف (ب) کے منتقل ہو گئی تھی کیونکہ معاہدہ نسبت مال متحققہ کے تھا جسمین جزوی مال یا دادہ جزوی زرثمن حاصل کرچکا تھا (ب) کو اختیار تنسیخ معاہدہ باظہار عہد شکنی (الف) کے حاصل نہ تھا الا اس صورت مین کہ اسکی نالش اندر منشاء دفعہ ۱۹ - کے ہو - (۳)

(۱) - دفعہ ۱۲ ضمن (ج) مسودہ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۶ء

(۲) - دفعہ ۷۶ - ایکٹ ۹ - سنہ ۱۸۷۲ء

(۳) - سلسلہ کلکتہ جلد ۴ - حصہ ۱۰ - ماہ اکتوبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۰۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۶ - ستمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۲۱۳۷ - سوسی موہن لال چودھری بنام ہوکر سیٹو بودر -

(ن) - جب ملکیت جائداد مشتری کی ذات مین داخل ہوگئی ہو اور جہانتک بائع اور مشتری غرض ہے تمام رسوم سرکاری اور رقوم لگان ادا کرے جو اُس جائداد کی بابت واجب الادا ہون اور نیز اصل مقدار مواخذہ جات کو جنکی واجبیت تسلیم ہوکر جائداد مبیع ہوئی ہو اور سود جو آیندہ اُسپر واجب الادا ہوا ادا کرے -

شرح - یہ دفعہ اصول دفعہ ۱۵ - مسودۂ نمبر ۳ - ایکٹ ہذا پر موضوع کی گئی جسکا مضمون یہ تھا کہ مابین بائع اور مشتری جائداد پٹہ داری کے اگر کوئی اور معاہدہ باہم اُنکے نہو مشتری پر لازم ہے کہ اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہوا ہو زرلگان مندرجۂ پٹہ جو بعد حوالگی جائداد کے واجب الادا ہوا ہو ادا کرے اور اُن معاہدہ جات کی تعمیل کرے جو پٹہ دار نے اپنے ذمہ لیے ہون اور بائع کو اُن تمام مطالبہ جات سے بری الذمہ رکھے جو جائداد کی حوالگی کے مابعد ایسے زرلگان کے ادا نہونے سے یا ایسے معاہدون کی تعمیل نہ پانے سے پیدا ہوے ہون

(ب) - مشتری مستحق ہے کہ -

(الف) جب ملکیت جائداد اُسکی ذات مین داخل ہوگئی ہو انتفاع کسی کار فائدہ بخش کا جو جائداد پر ہوا ہو یا جس سے جائداد کی مالیت بڑھ گئی ہو اور نیز جائداد کا تمام زرلگان اور منافع حاصل کرے -

شرح - جب جائداد کا استحقاق ملکیت مشتری کی ذات مین در آئے تو اُسکو لازم ہے کہ ہر طرح کا خسارہ جو بوجہ ضائع یا نقصان یا کم ہوجانے ملکیت جائداد کے بشرطیکہ وہ نتائج بائع کے فعل سے پیدا نہون اپنے ذمہ لے علیٰ ہذا القیاس وہ مستحق ہے کہ ہر ایک قسم کی ترقی اراضی اور اضافۂ مالیت جائداد مذکورہ اور اُسکے منافع سے متمتع ہوتا رہے - (۱)

یہ ضمن ہمراہ دفعات ۵۱ و ۶۳ و ۱۰۸ - ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے جنکے رو سے منتقل الیہ یا مشتری یا راہن یا پٹہ دینے والا اجلہ ایزادی و ترقی حیثیت اراضی پانے کا مستحق ہے -

(۱) - دفعہ ۱۲ حرف (ج) مسودۂ نمبر ۳ - مطبوعۂ ۴ - مئی ۱۸۷۹ء

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر وقت نیلام کے موضع جسکے دو محال ہون اور جسمین ایک زیرآب ہوا و۔ قرقی و نیلام بلاتصریح محال موضع کے عمل مین آوے توخریدار کو ہر دو محال پہونچتے ہین۔ (۱)

اسکے ساتھ دفعات ۸ و ۵۱ و ۵۵ ضمن حرف (الف) و دفعہ ۶۳ و ۱۰۸ ضمن (ب) ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہے۔

سوا اس صورت کے جب مشتری نے بطور بیجا جائداد کی حوالگی لینے سے انکار کیا ہو اور صورتون مین اپنا مواخذہ جائداد پر بابت اسقدر زرثمن کے جو مشتری نے بطور جائز حوالگی کے قبل بائع کو ادا کیا ہو اور سود زرمذکور کا بقدر اس مقدار جائداد کے جسپر بائع کا حق پہونچتا ہے بمقابلہ بائع اور جملہ اشخاص کے جو بذریعہ بائع اور بعد حصول اطلاع ادا اسے ایسے زرثمن کے دعویدار ہون قائم رکھے اور جس صورت مین مشتری نے بطور جائز جائداد کی حوالگی لینے سے انکار کیا ہو اپنا مواخذہ بابت زربیعانہ کے اگر (کچھ دیا گیا ہو) اور اسقدر خرچہ کے جو اسکو عدالت سے ازروے نالش واسطے جبر اتعمیل کرانے شرائط خاص معاہدہ کی یا عندالارجاع نالش انفساخ معاہدہ کے دلایا گیا ہو اگر دلایا گیا ہو جائداد پر قائم رکھے۔

شرح۔ مطلب یہ ہے کہ بجز اس صورت کے کہ مشتری نے جائداد پر قبضہ لینے سے بطور ناجائز انکار کیا ہو مشتری مذکور کو بمقابلہ بائع کے ایک مواخذہ اوپر جائداد کے تا حد اس حقیت کے جو بائع کو اسمین حاصل ہے واسطے تعداد زرثمن کے جو مشتری نے بطریق واجب جائداد پر حوالگی پانے سے پہلے ادا کیا ہو اور واسطے سود اس تعداد کے حاصل رہیگا اور اگر مشتری نے بطریق جائز حوالگی لینے سے انکار کیا ہو تو مواخذہ اسکا واسطے زربیعانہ کے (اگر کچھ دیا ہو) اور خرچہ مقدمہ کے (اگر کوئی رجوع ہوا ہو) جو بجانب بائع واسطے تعمیل خاص معاہدہ یا طرف سے مشتری کے واسطے

(۱)- صفحہ ۳۲۰- نمبر ۴۲ ۱۵۵- ۱۸۷۸ء مورخہ ۱۸- دسمبر ۱۸۷۸ء محمد عبدالقادر بنام قطب حسین ویکلی رپورٹ مطبوعہ دسمبر ۱۸۷۸ء۔

حصول ڈگری تنسیخ بیع کے رجوع ہوا ہو قائم رہیگا۔ (۱)

قصور کرنا اُن مراتب کے ظاہر کر دینے مین جنکی بابت اس دفعہ کی ضمن (۱) مد (الف) اور ضمن (۵) مد (الف) مین حکم ہے ایک عمل فریبی سمجھا جائیگا۔

شرح۔ ترک ایسے عمل مفصلۂ ذیل فریبی قرار پاتے ہین۔

(الف) جائداد غیر منقولہ کی مشتری کو بائع کا اطلاع نکرنا ایسے نقص سے جسکا علم بائع کو تھا مگر مشتری کو نہین ہے اور جس نقص کو مشتری باوصف احتیاط معمولی کے معلوم نکر سکتا ہو۔

(ب)۔ جائداد غیر منقولہ کی مشتری کا بائع کو ایسے کسی امر سے مطلع نکرنا جو بائع کی حقیت واقعۂ جائداد کسی قسم اور مقدار سے متعلق ہو اور جس سے مشتری واقف اور بائع غیر واقف ہے اور جسکے باعث حقیت مذکور کی مالیت مین افزونی ہو۔

دفعہ ۵۶۔ جب دین واحد کا مواخذہ دو قطعہ جائداد مختلف پر ہو اور اُنمین سے ایک بیع کر دیجائے تو مشتری کو بمقابلۂ بائع کے یہ اختیار رہے کہ اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہو چکا ہو تو دین مذکور کو پہلی جائداد غیر مبیعہ سے جہانتک اُسمین گنجایش ہو بیباق کرائے۔

شرح۔ مطلب یہ ہے کہ جب دو جائداد دین ایک ہی مطالبہ مین مکفول ہون اُور اُنمین سے ایک جائداد بیع کر دیجائے تو مشتری کو بمقابلۂ بائع کے بحالت نہونے کسی اور معاہدہ کے درمیان اُنکے یہ حق حاصل ہوگا کہ مطالبہ کو دوسری جائداد سے جہانتک کہ اُس جائداد مین گنجایش ہو وصول کرلے۔ (۲)

واضح ہو کہ واضعان قانون نے اس دفعہ کے قائم کرتے وقت یہ منشاء ظاہر کیا تھا کہ

(۱)۔ مسودۂ نمبر ۳ کی دفعہ ۱۲ ضمن (۵)۔

(۲)۔ دفعہ ۱۹۔ مسودۂ نمبر ۳ ۱۸۷۹ء

جب دو جائداد ین تابع ہون کفالت مشترک کی اور ایک اُنمین سے بک جاوے تو مشتری کے حقوق بمقابلہ بائع کے واسطے اس امر کے کہ جائداد دیگر سے اسکا بار پورا کرا دیا جاوے اس امر پر منحصر نہین ہے کہ آیا مشتری کو ایسے بار کی اطلاع تھی یا نہین لہذا ہمنے دفعہ ۵۶ مین سے وہ الفاظ کاٹ دیے جو متعلق نوٹس کے تھے۔

بابت اندفاع مواخذہ وقت بیع و نیلام

دفعہ ۵۷- (الف) جب جائداد غیر منقولہ جو کسی دین کے لیے مکفول ہو عام اس سے کہ وہ دین فوراً واجب الادا ہو یا نہین عدالت کے حکم سے یا صیغۂ اجراے ڈگری سے یا بلا توسط عدالت بیع یا نیلام کیجاوے تو عدالت مجاز ہے کہ اگر مصلحت دیکھے بر طبق درخواست کے فریق معاملۂ نیلام یا فروخت کے حسب تفصیل ذیل عدالت مین روپیہ داخل ہونے کی ہدایت کرے یا اُسکی اجازت دے۔

اولاً جب جائداد کسی دین سالانہ یا ماہانہ کے عوض مکفول ہوئی ہو یا کوئی استحقاق میعادی واقع جائداد کسی مبلغ اصل کے عوض مکفول ہوئی ہو تو اُسقدر تعداد داخل کیجاویگی جسکے عوض اسقدر کفالت نامجات گورنمنٹ ہند خرید ہو سکتی ہون جنکا سود بدانست عدالت دین کے دیا رکھنے یا اُسکی رفع ادا کے لیے کافی ہو اور ثانیاً باقی ہر صورت مین کہ کوئی جائداد کسی مبلغ اصل کے لیے ماخوذ ہوئی ہو اُسقدر تعداد داخل ہوگی جو زر دین اور اُسکے سود کے لیے جو چڑھ گیا ہو کفایت کرے پر دونون صورتون مین ایک اور تعداد زائد عدالت مین جمع کرائی جائیگی جو بقیاس عدالت واسطے بیباقی خرچہ اور اخراجات عام اور سود آیندہ اور مصارف متفرق کے باستثناء کمی مالیت کفالت نامجات کے مکتفی ہو اور جو اول تعداد مدخلہ کے دسوین حصہ سے زیادہ نہو الا اُس صورت مین کہ عدالت بہ تقاضا کسی خاص وجوہ کے (جنکا قلمبند کرنا ضرور ہے) اس سے بھی زیادہ روپیہ داخل

کرنے کی ہدایت کرے۔

(ب)۔ بعد اُسکے عدالت مجاز ہوگی کہ مناسب سمجھے مواخذہ دار کو اطلاع دیکر یا بلا اطلاع دینے کے اگر عدالت کے نزدیک اطلاع نہ دینے کے وجوہ خاص موجود ہون (جو قلمبند کیے جائینگے) یہ تجویز کردے کہ جائداد مواخذہ سے خلاص ہوگئی اور حکم واسطے تحریر پانے قبالہ کے یا اور حکم مناسب مشعر اظہار تکمیل بیع یا نیلام کے صادر کرے اور جو روپیہ عدالت مین داخل ہوگیا ہو اُسکے رکھنے اور نفع پر لگانے کی بابت ہدایت کرے۔

(ج)۔ بعد تکمیل ہونے اطلاع نامجات کے اُن اشخاص پر جو تعداد مجتمع عدالت سے واسطہ یا اُسکے پانے کا استحقاق رکھتے ہون عدالت یہ ہدایت کرسکتی ہے کہ تعداد مذکور اُن اشخاص کو حوالہ یا اُنکے نام منتقل کیجائے جو اُسکے لیے یا اُسکی بابت فارغخطی لکھنے کے مجاز ہون اور بالعموم نسبت کام مین لگانے یا تقسیم کرنے مبلغ مجتمع عدالت یا اُسکی آمدنی کی ہدایت کرسکتی ہے۔

(د)۔ ایسی ہر تجویز یا حکم یا ہدایت کی ناراضی سے جو حسب دفعۂ ہذا عدالت سے صادر ہو اسی طرح اپیل کرنا جائز ہے کہ جسطرح ڈگری کی ناراضی سے اپیل ہوسکتا ہے۔

(ہ)۔ دفعۂ ہذا مین لفظ عدالت سے اول ہائی کورٹ مراد ہے کہ جب وہ اپنے اختیارات ابتدائی صیغۂ دیوانی معمولی یا غیر معمولی عمل مین لاتی ہو۔

دوم اس ضلع جج کی عدالت جسکی حکومت کے حدود ارضی کے اندر یا کوئی جزو اُسکا واقع ہو۔

سوم ہر دیگر عدالت جسکو لوکل گورنمنٹ قانوناً بذریعۂ اشتہار مندرجۂ گزٹ سرکاری ان اختیارات کے نافذ کرنے کی مجاز قرار دے جو اس دفعہ کی رو سے عطا ہوے ہین۔

شرح - یہ ایک دفعہ جدید ہے اور اسمین اختیارات عدالت کو دیے گئے ہین - دفعہ ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۹۵ - ضابطۂ دیوانی کے اصول بھی قریب قریب اس دفعہ کی اصول کے ہین جو بجنسہ نقل کیے جاتے ہین -

دفعہ ۲۸۲ - ضابطۂ دیوانی اگر عدالت کو اطمینان ہو کہ جائداد مقروقہ کسی ایسے شخص کے پاس رہن یا زیر مطالبہ ہے جو اُسپر قبضہ نہین رکھتا ہے اور عدالت کے نزدیک قرقی کا قائم رکھنا مناسب ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ بحفظ رہن یا مطالبہ کے قرقی قائم رکھے -

دفعۂ ہذا جدید ہے ایکٹ ۸ - سنہ ۱۸۵۹ء کے موافق یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر مرتہن جائداد مقروقہ اسکے نیلام مین اسوجہ سے عذر کرے کہ وہ جائداد اُسکے پاس رہن ہے تو اُسکو بغرض برخاستگی قرقی یہ ضرور ہے کہ جسقدر زر ڈگری بمقابلۂ راہن ہو اُسکو ادا کر دے - (۱) ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کی - ہے کہ ڈگریدار قارق کو یہ اختیار نہین ہے کہ جو رہن جائداد مقروقہ پر قرقی سے پہلے کا ہو اُس سے جائداد کو الفکاک کرائے - (۲)

دفعہ ۲۹۵ - جب صیغۂ اجراء ڈگری سے کچھ روپیہ بذریعۂ نیلام جائداد یا بطور دیگر عدالت کو وصول ہو اور ایک سے زیادہ اشخاص نے اُسکے وصول ہونے سے پہلے درخواستین واسطے جاری ہونے اپنی اپنی ڈگریات زرنقد کے اوپر ایک ہی مدیون ڈگری کے اُس عدالت مین داخل کی ہون جسمین وہ زرنقد داخل ہے مگر ڈگریات کا روپیہ نہ پایا ہو تو روپیہ وصول شدہ بعد منہائی خرچۂ وصول کرنے کے اُن جملہ اشخاص کے درمیان بحساب رسدی تقسیم کیا جائیگا مگر شرط یہ ہے کہ

(الف) جب کوئی جائداد تابع رہن یا مواخذہ کے جو اُسپر ہو نیلام کیجائے تو زرثمن نیلام سے جو کچھ فاضل نکلے اُسمین مرتہن یا مواخذہ دار (بحیثیت مرتہنی یا مواخذہ داری) حصہ پانے کا مستحق نہوگا -

(۱) - کشن کشور گھوش بنام اس ایم کشتیسری دیبا جلد ۷ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۹۳ -

(۲) - بھوبھل چندر پال بنام بینی چرن بیساکھ جلد ۷ - صفحہ ۲۶۶ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ -

(ب) جب وہ جائداد حیثیۂ اجراء ڈگری سے نیلام ہونے کے قابل ہے کسی کے پاس مرہون ہو یا اُسپر کچھ مواخذہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برضامندی مرتہن یا مواخذہ دار کے یہ حکم دے کہ جائداد بلا بار رہن یا مواخذہ کے نیلام کیجائے اور مرتہن یا مواخذہ دار کو نیلام کے زرثمن پر وہی استحقاق دے جو اُسکو جائداد نیلام شدہ پر حاصل تھا۔

(ج) جب جائداد غیر منقولہ ایسی ڈگری کی اجراء مین نیلام کیجائے جسمین یہ حکم مندرج ہو کہ جائداد فلان مواخذہ کی بیباقی کے لیے نیلام کیجائے تو زرثمن نیلام حسب ترتیب مفصلۂ ذیل صرف کیا جائیگا۔

اولاً نیلام کے اخراجات کی بیباقی مین۔

ثانیاً زردین اصل و سود کے ادا کرنے مین جسکا مواخذہ جائداد پر ہے۔

ثالثاً مواخذہ ہاے مابعد کے اصل و سود کے ادا کرنے مین اگر ایسے مواخذہ ہون اور رابعاً تقسیم رسدی درمیان اُن اشخاص کے جو ڈگریات زرنقد کی مدیون پر رکھتے ہون اور جنھون نے جائداد کے نیلام سے پہلے درخواست جاری کرانے اپنی ڈگریات کے اُس عدالت مین داخل کی ہو جسنے ڈگری بحکم نیلام جائداد مذکور صادر کی تھی اور جنکی ڈگریان ہنوز بیباق نہوئی ہون اگر وہ کُل روپیہ یا جزو اُسکا ایسے شخص کو دیا جائے جو اُسکے لینے کا مستحق نہ تھا تو وہ شخص جو لینے کا مستحق ہو اُس شخص پر نالش واسطے جبر گذاپس دلانے ایسے روپیہ کے دائر کرسکتا ہے۔

اس دفعہ کی کوئی عبارت سرکار کے کسی حق مین خلل انداز نہوگی۔

چوتھا باب

بابت ارتہان جائداد غیر منقولہ اور مواخذہ جات کے

دفعہ ۵۸ - (الف) لفظ رہن سے مراد ہے انتقال حقیت واقع کسی خاص جائداد غیر منقولہ کا جو بغرض اطمینان ادائے اُس روپیہ کے جو بطور پیشگی یا بطور قرضۂ حال

یا آیندہ کے دیا گیا ہو جسکے دینے کا اقرار ہوا ہو یا اطمینان تعمیل کسی معاہدہ کی جس سے کوئی ذمہ داری نقدی پیدا ہوکیا گیا ہو۔

انتقال کنندہ راہن کہلاتا ہے اور منتقل الیہ مرتہن کہلاتا ہے اور وہ اصل روپیہ مع سود جسکے ادا کے اطمینان کے لیے جائداد کسی ایام تک مکفول کیجائے زر رہن کہلاتا ہے اور دستاویز (اگر کوئی ہو) جسکی رو سے انتقال وقوع مین آئے رہن نامہ کہلاتا ہے۔

(ب)۔ بلا دینے دخل اوپر جائداد مرہونہ کے راہن اپنی ذات کو اس بات کا پابند کرے کہ زر رہن ادا کردیگا اور صریحاً یا معناً اقرار کرے کہ درصورت ادا نکرنے دین مطابق معاہدہ کے مرتہن مستحق ہوگا کہ جائداد مرہونہ کو نیلام کرالے اور زرِ ثمن نیلام کو جسقدر ضرورت زر رہن کے بیباق کرنے مین لگائے تو یہ معاملہ رہن سادہ کہلاتا ہے اور ایسا مرتہن مرتہن سادہ کہلاتا ہے۔

(ج)۔ جب راہن بظاہر جائداد مرہونہ کو ان شرائط کے ساتھ بیع کرے یعنے اس شرط پر کہ اگر زر رہن ایک تاریخ مقررہ پر ادا نہ کیا جائے تو معاملہ بیع کا بیعبات ہو جائیگا اس شرط پر کہ جب زر رہن بتصریح صدر ادا ہو جائے تو معاملہ بیع کا فسخ ہو جائیگا۔ اس شرط پر کہ زر رہن کے ادا ہونے پر بیعدار جائداد کو بائع کے نام پر منتقل کردیگا تو ایسا معاملہ رہن بیع بالوفا کہلائیگا اور ایسے معاملہ کا مرتہن بیع بالوفادار کہلائیگا۔

(د)۔ جب راہن جائداد مرہونہ پر مرتہن کو قابض کرادے اور اسکو اختیار دے کہ تا ادائے زر رہن وہ اسپر قابض بنا رہے اور زر لگان اور منافع جو اس جائداد سے پیدا ہو لیتا رہے اور زر لگان و منافع کو بجائے سود یا بجائے اصل زر رہن یا جزاً بوجہ سود اور جزاً بوجہ اصل زر رہن کے محسوب کرے تو یہ معاملہ رہن بھوگ بندھک

کہلاتا ہے اور ایسا مرتہن بھوگ بندھک دار یعنے مرتہن قابض و متصرف کہلائیگا۔
(۵) جب راہن یہ اقرار کرے کہ کسی تاریخ مقررہ پر زر رہن ادا کردیگا اور جائداد مرہونہ کو قطعی مرتہن کے پاس منتقل کردے مگر بحفظ اس شرط کے کہ جسوقت زر رہن حسب قرارداد ادا کردیا جائے تو مرتہن جائداد مذکور کو پھر راہن کے پاس منتقل کردیگا تو یہ معاملہ رہن کا رہن انگلشیہ کہلاتا ہے۔

شرح ضمن (الف)۔ واضح ہو کہ تعریف لفظ رہن کی مسودہ نمبر ۲۔ کی دفعہ ۲۵۔ اور مسودہ نمبر ۳۔ کی دفعہ ۱۲۔ اور کچھ الفاظ قانون ۲۸ سنہ ۱۸۶۶ء دفعہ ۱۹ و ۲۳ و ۲۴۔ و رسالہ رہن مؤلفہ میکفرسن صاحب سے قائم کی گئی ہر ایک عبارت قانون کی اس موقع پر تحریر کرنا باعث فضول طوالت کا معلوم ہوتا ہے مگر مختصر اصول رسالہ میکفرسن صاحب کا تحریر کرتا ہوں۔
میکفرسن صاحب رہن ارضی کی تعریف اسطرح لکھتے ہین کہ تاوقتیکہ حکم عدالت یا قانون مانع نہو دیوان یا اُسکے قائم مقام حفظ دین کے لیے حقیت کو گرو یا رہن کرے اُسکو رہن کہتے ہین۔ ہندوستان مین قدیم سے رہن ارضی کا دستور جاری ہے اور شرع و شاستر مین مندرج ہے۔ شرع و شاستر مین درمیان رہن ارضی و رہن دوسری جائداد کے کچھ فرق نہین ہے۔ ہندوستان مین ابتدا رہن بلا دخلی مروج نہ تھا اور صحت رہن کے لیے دخل ضروری تھا جس سے رہن رکھنا ثابت ہو۔ مگر اب بہت دنون سے اس ملک مین رہن بلا دخلی مروج ہے۔ اگر مرتہن ضمانت سے دست بردار ہونے کی نیت سے دخل ترک نہ کرے یا بذریعہ رہن بیدخل ہوجائے تو اُسکے استحقاق رہن مین فرق نہین آتا۔ مرتہن دخیل کو دوسرے دائنون اور دوسرے مرتہنون پر ترجیح ہے اور وہ اپنا مطالبہ پیشتر پانے کا مستحق ہے بشرطیکہ قبضہ اُسکا بلا جبر و فریب ہو۔ مرتہن بلا اجازت راہن و راہن بلا اجازت مرتہن جائداد مرہونہ کو فروخت نہین کرسکتا گو اس قسم کا بیع قانوناً معتبر ہے مگر اُسکا نافذ ہونا مرتہن کی مرضی پر موقوف ہے سوا اُس صورت کے

کہ زر رہن ادا کر دیا جائے یا دوسری طرح فک رہن عمل مین آئے کل شی مرہونہ پر مرتہن کی جو حقیت ہے وہ بسبب ادا ہونے بعض دین رہن کے خلل پذیر نہین ہوتی رہن میعادی اور غیر میعادی ہو سکتا ہے اور جب فک رہن کے لیے کوئی تاریخ معین نہو تو جتنی مدت کے بعد منظور ہو فک رہن ہو سکتا ہے - مرتہن کو تصرف محاصل کا بھی اختیار ہو سکتا ہے یا صرف حفاظت کا معاملات رہن مین وثائق تحریری بہترین ثبوت متصور ہین جسمین قانون گورنمنٹ کی رو سے رہن دخلی ہو یا بلا دخلی بہر حال معتبر ہے -

جمیع قوانین متعلقہ رہن ۱۸۶۰ء کے بعد مقرر ہوے ہین اور اُسی سال اہالیان قانون نے پہلے اس بات مین دست اندازی کی اور ایکٹ جاری کیے کہ مہاجن لوگ کہان تک سود لے سکین اور اُسکی حد مقرر کی جو معاملات رہن کہ قبل اجراء ایکٹ ۲۸ - ۱۸۵۵ء یعنے یکم جنوری ۱۸۵۵ء کے پیشتر کے اور دس نومبر ۱۸۳۵ء کے بعد کے ہین اس زمانہ کے معاملات رہن مین ۱۲ سیکڑا سالانہ یعنے سود فیصدی ایک روپیہ ماہواری سے زیادہ حسب دفعہ ۴ ایکٹ ۳۴ - ۱۸۳۵ء ممالک مقبوضہ و مفتوحہ مین نہین دلایا جا سکتا ہے -

لیکن اگر کم قرار پایا ہو تو کم دلایا جائیگا اور اگر مرتہن کو زیادہ وصول ہوا ہو تو وہ اصل یا قسطی مین محسوب ہوگا اور جسوقت مرتہن کو اصل و سود مل چکے اُسی وقت معاہدۂ رہن باطل اور شی مرہونہ قابل انفکاک ہو جاتی ہے لیکن جو معاملات رہن کہ بعد نفاذ ایکٹ ۲۸ - ۱۸۵۵ء یعنے یکم جنوری ۱۸۵۵ء یا اُسکے بعد کے ہین اُنمین تعمیل معاہدہ مندرجۂ دستاویز کے کہ جو درباب سود و اصلات کے مندرج ہون ہوگی اُن معاملات مین ایسا نہین ہو سکتا کہ مرتہن ۱۲ سیکڑا سالانہ یعنے فیصدی ایکروپیہ ماہواری سے زیادہ سود نہ پا سکے - (۱)

دفعات ۷ - لغایت ۱۸ - قانون ۲۸ - ۱۸۵۵ء مین اختیارات مرتہنان کے درج ہین دفعہ ۱۹ - مین اُن اختیارات کے بارہ مین یہ حکم تھا کہ یہ اختیارات صرف اُن معاملات

(۱) - رسالۂ میکفرسن صاحب صفحۂ ۱ لغایت ۱۸ - کتاب اردو -

رہن یا کفالت سے متعلق ہین جو بضمانت زر نقد کہ بطور قرض دیا گیا ہو یا دیا جاوے یا بضمانت قرضہ موجودہ حال یا آیندہ کے عمل مین آئین - (۱)

اُسی قانون مین یہ حکم تھا کہ وثیقہ جو آیندہ روبرو اور بہ تصدیق دو یا زیادہ گواہونکے اُس نہج پر جسطرح کہ وثائق بطور معمول مکمل اور موثق ہوتے ہین تکمیل کیا جائے وہ جسقدر کہ اُسکی تکمیل اور توثیق سے علاقہ ہو بمنزلہ تکمیل جائز سند تقرر کی جو ازروے وثیقہ یا ازروے کسی دستاویز تحریری کے جو از قسم وصیت نہو کیجائے سمجھا جائیگا با آنکہ بصراحت یہ امر مطلوب ہو کہ وثیقہ یا دستاویز واسطے عمل مین لانے اختیار سندی مذکور کے کسی فرد یا دوسرے طریقہ تکمیل یا تصدیق یا توثیق سے مکمل یا مصدق ہونا چاہیے مگر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ یہ حکم مخل کسی ہدایت مندرجۂ دستاویز کا نہوگا جس سے یہ اختیار پیدا ہوتا ہے کہ کسی ایسے خاص شخص کی منظوری واسطے جواز تکمیل کے ضروری ہے یا یہ کہ کوئی ایسا فعل واسطے جواز کسی تقرر کے عمل مین لانا ضرور ہے جسکو طریقۂ تکمیل و توثیق دستاویز سے علاقہ نہو اور کوئی عبارت اس دفعہ کی کسی عطا کنندۂ سند کو مانع اس امر کی نہوگی کہ وہ مطابق مضمون اُس سند کے اُسکو بذریعۂ تحریر یا دوسرے نہج پر بتعبیر ایسی دستاویز کی جسکی تکمیل و توثیق بطریق معمولی وثائق ہو مکمل کرے اور کسی سند کی ایسی تکمیل سے یہ حکم متعلق نہوگا - (۲)

اکثر نظایر بصفت رہن مین ہوئی ہین جنکا حوالہ مختصر طور پر اس جگہ لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوئی کہ معاملہ جو بطور جزو کفالت رہن کے ہوا ہو گو اُسکی شکل یا میعاد کچھ ہو صرف بطور کفالت زر رہن کے متصور ہو سکتا ہے - (۳)

(۱) - دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۲۸ - ۱۸۶۶ء

(۲) - دفعہ ۲۴ - ایکٹ ۲۸ - ۱۸۶۶ء

(۳) - نظیر پریوی کونسل مورخہ ۲۶ - جولائی ۱۸۵۶ء ہنومان پرشاد بنام مساۃ ببوی -

صدر دیوانی آگرہ سے ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ زر تمسک جسکا ادا کیا جانا شامل زر رہن قرار پایا ہو شامل زر رہن متصور ہے۔ (۱)

اقرار جسکا یہ مضمون تھا کہ فلان تاریخ کو اصل مع سود ادا کرینگے اُس تاریخ کو ادا نکرنے تو ہماری جائداد بعوض اصل و سود کے تمھاری ہو جاویگی یہ اقرار نامہ بمنزلہ رہن بیع بالوفا کے بہ تجویز ہائی کورٹ قرار پایا۔ (۲)

ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ لفظ رہن صرف رہن بالمعنی اصل سے متعلق نہونا چاہیے بلکہ اُسمین رہن سادہ بلاقبض و استغراق قسم دیگر بھی داخل ہونا چاہیے۔ (۳)

ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ مین معاہدہ رہن رہن بیع بالوفا نہین ہے رہن نامہ مین یہ شرط ہوئی ہے کہ زر لگان اراضی موہوبہ سے اول مالگزاری سرکار و تنخواہ مہتمم ادا کیجاوے اور باقی روپیہ قرضہ مین محسوب ہوا اور راہن مرتہن کو زر قسط تاریخ معینہ پہونچاتا رہیگا اور اگر کچھ روپیہ ذمہ راہن باقی نکلیگا اور کچھ ادا ہوگا تو مرتہن بقیمت معینہ خریدار اسقدر اراضی کا ہو جاویگا جو واسطے ایفاء باقی کافی ہوگا۔ (۴)

اگر مالک درجۂ اعلےٰ اداء زر مالگزاری سرکار مین تغافل کرے تو گورنمنٹ مالک قابض درجۂ ادنےٰ سے وصول کرسکتی ہے اور حقیت دار ادنےٰ مرتہن قابض سے وہ روپیہ وصول کرسکتا ہے۔ (۵)

(۱) نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۲ کتاب اردو نمبر ۲۴۳ مورخہ ۳ مارچ ۱۸۶۸ء ہنومان پرشاد بنام شیو نراین۔

(۲) نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰ کتاب اردو دوم کتاب انگریزی نمبر ۱۲۴۲ مورخہ ۲ مارچ ۱۸۶۸ء کھوسی لال بنام گیندن لال۔

(۳) نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۵۰ کتاب اردو ۲۲۶ کتاب انگریزی نمبر ۱ مورخہ ۲ جولائی ۱۸۷۱ء راجہ پرتھی نام مریاکشن۔

(۴) نظیر سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۴ جون ۱۸۸۱ء پریوی کونسل تھیمو سوامی پڈلی بنام حسین روتھن۔

(۵) نظیر سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۸۷۹ء کرشنا جی راو بنام رامچندر۔

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ واہب موہوب لہ کا دوسو روپیہ کا قرضدار تھا منجملہ اُسکے بعوض ایکسو پچیس روپیہ کے کسی قدر اراضی ہبہ کی اور پچھتر روپیہ کی نسبت یہ اقرار کیا وہ موہوب لہ کے قرضدار کو ادا کریگا اور موہوب لہ نے ایک دستاویز بنام واہب اُسی روز اس مضمون سے لکھدی کہ اگر واہب دوسو پچھتر روپیہ موہوب لہ کو ادا کر دیگا تو جائداد اراضی واپس کر دیگا تجویز ہوئی کہ ایسا معاملہ رہن نہین ہے بلکہ بیع ہے۔ (۱)

رہن نامہ مین بیان جائداد مرہونہ کا بطور اپنی جائداد زمینداری کے تھا اور کوئی مزید تخصیص یا بیان نہ تھا یہ امر ثابت ہوا کہ بتاریخ رہن راہنان معین و محقق حصہ جزوی دو زمینداریون مین رکھتے تھے تجویز ہوئی کہ (الفاظ اپنی جائداد زمینداری) کافی طور پر معین ہین یا بہرحال بوجہ راہنان کے بتاریخ رہن نامہ مالک حق زمینداری مخصوص ثابت ہونے کے لائق معین قرار دیے جانے کے ہین اور اسوجہ سے رہن بوجہ غیر معین ہونے کے کالعدم نہین ہے۔ (۲)

ایک تمسک مین ایک مکان اس شرط پر مکفول ہوا کہ اگر شی مکفولہ کسی صدمہ یا کسی سبب سے خراب یا مستہلک ہوجاوے یا مطالبہ تمسک ہذا کو مکتفی نہو تو زر قرضہ میرے نصف حصہ دوسری حویلی پر ہو مکان اول رہن سابقہ مین نیلام ہوگیا مرتہن نے نالش بنفاذ کفالت دوسرے مکان کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق نفاذ کفالت کا بمقابلہ دوسرے مکان کے ہے۔ (۳)

(۱) - نظیر سلسلہ بمبئی جلد ۴ - حصہ ۲ - صفحہ ۲۴۱ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ مورخہ ۱۹ - نومبر ۱۸۷۹ء بابو جی اباجی بنام شمشاد راجی مارواڑی۔

(۲) - شادی لال بنام ٹھاکر داس سلسلہ الہ آباد جلد ۱۲ حصہ ۵ مئی ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۷۵ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ نمبر ۲۴۵ - ۱۸۸۹ء مورخہ ۳ جنوری ۱۸۹۰ء۔

(۳) گنیش داس بنام مہارام مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۴ - کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۸۶ء۔

بعوض دین مہر اگر بیوہ مسلمان اپنی جائداد شوہری پر قابض ہو اُسکا قبضہ بھی مثل دین کے ہے اور تاوقتیکہ دین مہر بیوہ کا تمام وکمال وصول نہو جاوے وارث قابض جائداد نہین ہوسکتا اور نالش دخل متروکہ مین تجویز مقدار دین مہر نہین ہوسکتی۔ (۱)

ایک مقدمہ مین یہ قرار پایا کہ کوئی شخص جو ایک مسلمان بیوہ سے اُسکے خاوند متوفی کی جائداد جسپر وہ بعوض مہر قابض ہو خرید سے مستحق اس امر کا نہین ہے کہ اگر متوفی اُسکے ورثا اپنے حصۂ وراثت کے لیے دعوے دائر کرین تو عذر نہ ادا ہونے زر مہر پیش کرے کیونکہ بیوہ کا حق مہر اُسکی ذات تک محدود ہے اور جائداد کو فروخت کرنے سے مشتری کے پاس انتقال نہین ہوتا۔ (۲)

ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ دخل بیوہ اہل اسلام بذریعۂ مہر مثل رہن کے ہے اور بحالت بیدخلی قبضہ کی نالش کرسکتی ہے۔ (۳)

شرح ضمن (ب)۔ جب راہن اپنی ذات سے اس بات کا ذمہ دار ہو جائے کہ زر رہن ادا کیا جائیگا اور اُسکی بیباقی کے اطمینان کے لیے اپنی جائداد مکفول کر دے مگر یہ اقرار نکرے کہ درصورت ادا نہونے اصل زر رہن اور سود کے کسی تاریخ معین پر جائداد مرتہن کی ملکیت ہو جائیگی تو یہ معاملہ رہن سادہ یعنے ورشت ینڈھک کہلاتا ہے۔ (۴)

(رہن سادہ) جب بغیر قبضۂ جائداد مرہونہ کے راہن اپنے تئین پابند کرتا ہے واسطے ادا کے زر رہن کے اور یہ بھی صریحاً یا معناً اقرار کرتا ہے کہ درصورت عدم ایفاء وعدہ کے مرتہن کو

(۱) - نمبر ۶۳ - مورخہ ۸ - اگست ۱۸۶۸ء ونمبر ۵۰۳ - مورخہ ۹ - ستمبر ۱۸۶۸ء ونمبر ۴۵۳ - مورخہ ۱۷ - اگست ۱۸۶۸ء ونمبر ۵۷ - مورخہ ۲ - فروری ۱۸۶۸ء ہائی کورٹ الہ آباد۔

(۲) - علی محمد خان بنام عزیز اللہ خان الہ آباد جلد ۶ - صفحہ ۵۰ - انڈین لا رپورٹ

(۳) - عزیز اللہ خان بنام احمد علی جلد ۷ - صفحہ ۳۵۳ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد

(۴) - دفعہ ۱۲ - مسودہ نمبر ۳ - ۱۸۷۹ء۔

اختیار ہوگا کہ جائداد مرہونہ کو نیلام کرا دے اور زر نیلام جہانتک کہ ممکن ہو اُس مطالبہ مین دیا جاوے جو اُسکو رہن کے ذریعہ سے حاصل ہے تو اس معاملہ کا نام رہن سادہ ہے اور مرتہن سادہ مرتہن ہے۔ (۱)

میکفرسن صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ بھی اپنے رسالہ لاجواب ماٹیکیج مین تحریر فرماتے ہین کہ رہن مطلق کی صورت مین جو راہن ادای اصل و سود کا ذمہ دار ہو کر بطور ضمانت کے اپنی جائداد کو مکفول کرتا ہے۔ (۲)

اس صورت مین نہ تو راہن شے مرہونہ پر مرتہن کو دخل دلاتا ہے اور نہ اُسکے محاصل پر اور نہ بحالت عدم ادا ے دین کے انتقال کامل کا اقرار کرتا ہے نہ جائداد مرہونہ مرتہن کے قبضہ مین آتی ہے بلکہ مرتہن حسب ضابطہ بذریعۂ نالش وحصول ڈگری و اجراء ڈگری و قرقی و نیلام جائداد کی اصل و سود ادا کرا لیتا ہے اور کسی قدر فاضل نکلنے کی صورت مین راہن اُسکا حقدار ہوتا ہے۔ اور مرتہن بشرط خواہش خود خریدار اُسکا ہوسکتا ہے۔ تاریخ مقررہ ادا ے دین سے نیلام کے وقت تک راہن جب چاہے بادا بقیۂ اصل و سود جائداد مرہونہ کے استخلاص کا مجاز ہوتا ہے مگر یہ حقیت بعد نیلام مستثنے ہو جاتی ہے۔ (۳)

اس مقام پر قاعدہ قرار دادۂ میکفرسن صاحب اور قانون ہذا کا اختلاف ظاہر کردینا مناسب ہے قانون حال مین قرقی جائداد مرہونہ کی بعد صدور ڈگری زر رہن واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے ضرورت نہین رہی بلکہ ایک ضابطۂ خاص واسطے صدور ڈگری۔ (۴) و اجراء ڈگری کے (۵) کے مقرر ہے چنانچہ دفعات ۸۸ و ۸۹۔ قانون ہذا کی شرح مین مفصل درج کیا گیا ہے

(۱)۔ گزٹ آف انڈیا مطبوعۂ ۲۶۔ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء۔

(۲)۔ دفعہ ۲۰۲۔ رسالہ ماٹیکیج مؤلفۂ میکفرسن صاحب جسٹس۔

(۳)۔ دفعہ ۲۰۹۔ رسالۂ مذکور۔

(۴)۔ دفعہ ۸۸۔ قانون ہذا۔ (۵)۔ دفعہ ۸۹۔ قانون ہذا۔

مسٹر میکفرسن صاحب نے اپنے رسالہ مین موافق ضابطۂ سابق کے قرقی وغیرہ کا ہونا درج کیا ہے - اب قانون حال کی رو سے بعد صدور ڈگری قطعی کے راہن کو بلا رضامندی ڈگریدار مرتہن کے کوئی اختیار ادا ے زر رہن کا حاصل نہین ہے بلکہ نیلام جائداد مرہونہ سے زر ڈگری ادا ہونا چاہیے صاحب ممدوح نے بموجب قاعدۂ سابق تاریخ نیلام تک زر رہن یعنے زر ڈگری نفاذ کفالت کا ادا ہونا جائز تجویز کیا ہے بعد صدور ایکٹ ہذا کے وہ امور جو مخالف یا متناقض ایکٹ ہذا ہین بے اثر سمجھنا چاہیے -

رہن مطلق کی صورت مین راہن کی حقیت متعلقۂ جائداد اراضی مرہونہ ضائع ہوسکتی ہے گو زمین مرہونہ مرتہن کو بھی حاصل نہین ہوجاتی ہے - (۱)

ایک دستاویز مین کوئی صریح منشا وبابت نیلام جائداد متذکرۂ دستاویز کے درج نہ تھا لفظ رہن کا استعمال نہین کیا گیا تھا لیکن اسمین ایک شرط عدم انتقال جائداد مذکور کے درج تھی اور معاملہ کا ذکر دستاویز مین بذریعۂ الفاظ (آرڈ مستغرق کیا گیا) کے تھا تجویز ہوئی کہ الفاظ آرڈ مستغرق مستعملۂ دستاویز سے استدلال اختیار نیلام کا ہوتا ہے اور معاملہ متنازعہ گو قبل صدور ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کے عمل مین آیا ہو لیکن دراصل بمنزلۂ ایسے رہن سادہ کے جسکی تعریف دفعہ ۵۸ ضمن (ب) ایکٹ مذکور مین کی گئی سمجھا جاویگا اور وہ بطور بیع کرنے والے بار کے جسکی تعریف دفعہ ۱۰۰ ایکٹ مذکور مین کی گئی ہے سمجھا نہ جاویگا اور چونکہ یہ کیفیت ہے لہذا حقوق مرتہن کے حقوق خریدار مابعد نیک نیت باقیمت بلاعلم پر غالب ہونگے - (۲)

دستاویز مین شرط مفصلۂ ذیل نسبت مواخذہ داری ہاے ضامنان کے درج تھی - بابت اسکے تمکو بطور نظر گمن کے تحریر کرکے کھیت مملوکہ اپنے حوالہ کر دیے ہین جس سے تمہم

---

(۱) - دفعہ ۴۹ - رسالۂ میکفرسن صاحب قانون رہن -

(۲) - کشن لال بنام گنگارام الہ آباد جلد ۱۳ - صفحہ ۲۸ - انڈین لا رپورٹ -

متمتع ہوتے رہتے ہین اگر ہم مطابق معاہدہ کے ادا نکرین تو تم بذریعہ عدالت کھیت ہاے مذکور کا نیلام کراکے روپیہ وصول کرلو اگر کچھ باقی رہ جائے تو ہم اُسکو ذات سے یا دیگر جائداد سے ادا کرینگے تجویز ہوئی کہ شرائط صدر سے ایک رہن نہ محض ایکبارہ مطالبہ کھیت ہاے متنازعہ پر قرار پایا اور مد ۱۴۷ ضمیمہ ۲- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء نالش سے متعلق ہے جو دائن کی جانب سے بمقابلہ ضامن بموجب دستاویز واسطے نفاذ اپنی کفالت کے بہ نیلام جائداد مرہونہ ہو- (۱)

تمادی ایام بابت نالشات بربنا تمادی ایام دستاویزات کفالت جسمین بیع کا اختیار نہین ہے یا جسکی رو سے انتقال جائداد نہین ہوتا ہے اگر قبل نفاذ ایکٹ انتقال جائداد کے تحریر پائی ہون حسب ضمیمہ ۲ نمبر ۱۳۲- ایکٹ میعاد سماعت ۱۸۷۷ء کی بارہ سال ہے مقدمہ البیا بنام نالو (انڈین لا رپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۸) کی پیروی کی گئی از متوسامی ایار صاحب جسٹس معاملہ متنازعہ اُس قسم کا معلوم ہوتا ہے جسکی تشریح دفعہ ۱۰۰- ایکٹ انتقال جائداد مین ہے اور جسمین یہ تشریح ہے کہ کیونکر ایک مطالبہ پیدا ہوا ہے- لیکن ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ انتقال جائداد کی رو سے تمام مقدم کفالتون مین حقوق اور ذمہ داریان جو سادہ معاملات رہن سے پیدا ہوتی ہین حاصل تھین- اُن معاملات سے تکمیل احکام تعریف معاملات رہن سادہ کی جو اُسمین مندرج ہے ہوتی ہو یا نہین- (۲)

برخلاف اسکے ہائیکورٹ الہ آباد اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ مرتہن اگر نالش زر رہن دلا پانے کی بربناء رہن نامہ بنفاذ کفالت بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کرے تو ایسی نالش سے مد ۱۴۷ متعلق ہے نہ مد ۱۳۲- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء- (۳)

(۱)- بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۷۰- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ اونکار رام بنام کوٹھی موسومہ گوبر دھن-

(۲)- ونکاسامی بنام متو کمارا پا مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۹- انڈین لا رپورٹ-

(۳)- شب لال بنام گنگا پرشاد الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۵۱- انگریزی انڈین لا رپورٹ-

تجویز ہوئی کہ احکام مد ۱۴۸ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء جملہ مقدمات سے متعلق ہین جو مناسب طور پر مرتہن کی طرف سے واسطے بیعیات یا نیلام کے رجوع کیجائین اور احکام تمام مد ۱۳۲ ان نالشات سے متعلق ہین جو دائن مستحق وصول ایسے مطالبہ کی طرف سے جو رہن کی حد تک ہو واسطے نیلام کرانے کے رجوع کیجائین جب جائداد غیر منقولہ بوجہ فعل فریقین کفیل ادائے قرضہ قرار دیجائین تو معاملہ مذکور رہن کی حد تک نہین ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین جسمین مدعی نے نالش بعد بارہ سال کے تاریخ واجب الادا ہونے زر تمسک کے بہ نیلام جائداد مکفولہ دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش اندر منشاء مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء نہین ہے بلکہ مد ۱۳۲ مین داخل ہے۔ (۲)

اولاً ہائی کورٹ کلکتہ سے بمقدمہ برج لال بنام گور چرن سین (۳) سنہ ۱۸۸۳ء مین تجویز ہوئی تھی کہ نالش نفاذ کفالت جائداد غیر منقولہ سے مد ۱۴۸ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے بموجب ساٹھ سال کی میعاد متعلق ہے نہ از روے مد ۱۳۲ جسمین بارہ سال کی میعاد ہے لیکن ۲۳ مئی سنہ ۱۸۸۴ء کو بمقدمہ گرو سنگھ بنام ٹھاکر نراین سنگھ (۴) بمنسوخی فیصلہ سنہ ۱۸۸۳ء برج لال بنام گور چرن سینیا باختلاف فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد شب لال بنام گنگا پرشاد (۵) اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ میعاد دعوے نفاذ کفالت جائداد غیر منقولہ سے مد ۱۳۲ متعلق ہے نہ مد ۱۴۸۔ فرق صریح درمیان رہن ہو اخذ کے جو اول مرتبہ ایکٹ انتقال جائداد مین ظاہر کیا گیا ہے وہ ایکٹ میعاد سماعت مین ملحوظ نہین رکھا گیا مد ۱۴۸ میعاد سماعت خاص قسم کی رہن سے جو بنام رہن انگلشیہ مشہور ہے متعلق ہے اسمین صرف اسی قسم کی نالشات داخل ہین جسمین دادرسی بیعیات ہو یا بصورت دیگر بیع ہو ہائی کورٹ

(۱)۔ بھیم جی بھگوان داس بنام راما بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۹۔ انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ الیا بنام نانو مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۸۔ انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ انگریزی ۱۱۱۔ انڈین لا رپورٹ (۴) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰ انگریزی (۵) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۵۱۔

بمبئی سے برخلاف راے ہائی کورٹ کلکتہ اجلاس کامل مذکورۂ بالا کے موافق راے ہائی کورٹ الہ آباد و بمقدمۂ کھیم جی بھگوانداس بنام راما و (۱) و بمقدمۂ گوبند سہاے بنام کلیان وغیرہ (۲) و بمقدمۂ موتی رام بنام دیبی (۳) و بمقدمۂ مولا لکھی گنوسیٹ بنام نکا رام بھٹ (۴) و بمقدمۂ ونکا تسمی شیٹی بنام نراین شیٹی (۵) تجویز ہوئی کہ نالش نیلام کرا پانے جائداد مکفولہ سے دفعہ ۱۴۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے اور دفعہ ۱۳۲ - صرف اُس نالش سے متعلق ہے جسمین مواخذۂ جائداد غیر منقولہ پر پہونچتا ہو جو رہن کی حد تک جاتی ہی نہیں اور اخیر فیصلہ مین یہی تجویز ہوا کہ بمقابلۂ ذات راہن کے چارہ جوئی کی میعاد تین سال ہے - ہائی کورٹ مدراس سے جو تجاویز اس بارہ مین ہوئی ہین وہ اوپر لکھی گئی ہین اور زیادہ موافق ہائی کورٹ کلکتہ کی راے کے ہین اس بارہ مین جو کچھ نظائر چہار ہائی کورٹ کی ہین وہ پیش نظر ناظرین کی گئین -

استحقاق شفع بمعاہدۂ رہن

واجب العرض ایک موضع کی روسے حصہ دارون کو حق شفع اُس حالت مین دیا گیا کہ جب کوئی حصہ دار حقیت کا انتقال بذریعۂ بیع رہن کے کرے از پتھرم صاحب چیف جسٹس - چونکہ رہن سادہ سے جیسا کہ اُسکی تعریف دفعہ ۵۸ - ایکٹ انتقال جائداد ۱۸۸۲ء مین کی گئی ہی بذریعۂ دینے استحقاق بیع کرنے کی حقیت واقع جائداد مرہونہ کا انتقال ہوتا ہے اسیلئے ایک حصہ دار کے اپنے حصہ کے رہن سادہ کرنے سے ازروے شرائط واجب العرض حق شفع پیدا ہوتا ہے از محمود صاحب جسٹس یہ امر کہ قبضہ مرتہن کو نہین دیا گیا ایسا ہے جو اس امر سے متعلق نہین کہ آیا حق شفع ازروے شرائط واجب العرض بحالت ہونے رہن سادہ کے پیدا ہوا - لفظ انتقال - کے معنی ہندوستانی زبان مین بلحاظ انتقال یا بالغ یا سپردگی یا انتقال حقوق واقع جائداد غیر منقولہ نہایت وسیع ہین - حقیت کے قانونی معنے -

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۹ - (۲) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۹۰ - (۳) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ - (۴) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۳۰ - (۵) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۳ -

حق و موافق ہین لفظ رہن اسم جنس ہے اور اُسکے بالکل وہی معنی ہین جو انگریزی ہین - مارٹگیج کے ہین اور اُسمین صرف رہن بھوگ بندھک شامل نہین ہے بلکہ رہن سادہ بھی داخل ہے جبکہ عام الفاظ کسی دستاویز مین مستعمل ہون تو اُنکو تمام معنی مین سمجھنا چاہیے الا اُس حال مین کہ اُنکے ساتھ ایسے الفاظ مستعمل ہون جنسے اُنکے معمولی معنے محدود یا مقید ہوتے ہون یا ایسی حد یا قید کسی مفہوم لازمی سے پیدا ہوتی ہو - الفاظ - انتقال - اور حقیت - اور رہن - مستعملہ واجب العرض کو بمعنی نہایت عام سمجھنا چاہیے رہن مین جیسا کہ قانون ہند مین سمجھا جاتا ہے رہن سادہ اور نیز بھوگ بندھک داخل ہین -

ایک اور قسم کے رہن سے اُسی قدر حقیت واقع خاص جائداد معقولہ منتقل ہوتی ہے - جیسے کہ دوسرے قسم کے رہن سے رہن سادہ ایک انتقال ہے - کیونکہ وہ استحقاق و بیع کا انتقال ہے - لہذا محمود صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ اگر کوئی شریک اپنے حصہ کا بحق غیر شخص کے رہن سادہ کرے تو از روے شرائط واجب العرض شفع پیدا ہوتا ہے - ٹراڈرٹ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ ایک تحریر مندرجۂ نقشہ جسمین انتقال اُسوقت کے درج تھے کہ جب واجب العرض مرتب ہوے تھے اور وہ نقشہ منسلک واجب العرض تھا رہن سادہ سے متعلق تھے جس سے یہ واضح ہوا کہ یہ منشا تھا کہ حصہ داران کو حق شفع جملہ صورتون رہن مین حاصل ہونا چاہیے - عام اس سے کہ وہ بھوگ بندھک ہو یا اور طرح کا اسلیے بحالت رہن سادہ کے حسب شرائط واجب العرض کے حق شفع پیدا ہوتا ہے - از دیو نہاٹ صاحب جسٹس - حق شفع حسب شرائط واجب العرض کے صرف اُسوقت پیدا ہوتا ہے جبکہ حصۂ جائداد محال کا انتقال عمل مین آوے اور رہن سادہ انتقال جائداد نہین ہے از اولڈفیلڈ صاحب جسٹس - لفظ - انتقال - مستعملہ واجب العرض سے رہن سادہ مراد نہین ہے بلکہ وہ رہن مراد ہے جسکی رو سے قبضہ مرتہن کو دیا جاوے -

نویسندگان دستاویز نے واسطے ادا ے زر کے یہ اقرار کیا بغرض ادا ے اس روپیہ کے ہمنے

پانچ پانچ گھنٹہ حصہ منجملہ دس دس گھنٹہ حصہ ہر موضع کے رہن کیا الخ جب تک اصل مع سود ادا نہو جائے۔ حصہ مرہونہ کو کہیں بیع یا رہن نہ کیا جائیگا۔

تجویز ہوئی (بہ تفرقہ صاحب چیف جسٹس مختلف الرائے) کہ تمسک سے رہن سادہ قائم ہوا از بہ تفرقہ صاحب چیف جسٹس تمسک کی روسے داین کا صرف جائداد پر مواخذہ ہوتا ہے (۱)

ایک شرط مندرجہ واجب العرض دیہ کی روسے شفع بابت انتقال کے جو شرکا کو اپنے حق حقوق کا بذریعہ بیع و رہن کے کرنا دیا گیا تھا۔ تجویز ہوئی کہ دستاویز بیع بالوفا ایک حصہ دیہ مذکور کا جسکی روسے قبضہ منتقل نہیں ہوا تھا ایک دستاویز انتقال ایک حق واقع دیہ مذکور کے تھے اور حق شفع کے روا رکھنے کے لیے کافی تھے۔ مقدمہ شیو نراین بنام مہپال کنور کے تقلید کی گئی (۲)

شرح ضمن (ج)۔ اس ضمن مین رہن بیع بالوفا کی تعریف لکھی ہے رہن بیع بالوفا کی تعریف پہلے اسطرح لکھی گئی تھی کہ جب راہن اپنے تئین اسطور پر ذمہ دار نکرے بلکہ یہ اقرار کرے کہ درصورت نہ ادا ہونے زر رہن و سود کے ایک تاریخ معین پر جائداد مرہونہ مرتہن کی ملکیت ہو جائیگی تو یہ معاملہ رہن بیع بالوفا کہلائیگا (۳)

واضعان قانون نے رہن بیع بالوفا کی تعریف اسطرح بیان کی ہے کہ جبکہ راہن ظاہرا جائداد مرہونہ کو اس شرط سے بیچتا ہے کہ درصورت عدم ادا ے زر رہن کے تاریخ معینہ پر بیع کامل ہو جائیگی اور درصورت ادا ء ایسے روپیہ کے بیع کالعدم ہو جائیگی یا ایسے روپیہ ادا کرنے کے وقت مشتری جائداد مرہونہ بیچنے والے کو واپس کردیگا تو ایسا معاملہ رہن بالوفا

(۱) شیو رتن کنور وغیرہ بنام مہپال کنور الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ - انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ عظیماً بی بی بنام امیر علی الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۴۳ - انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ دفعہ ۱۲۔ مسودہ نمبر ۳ سنہ ۱۸۷۹ء۔

کہا جائیگا اور مرتہن کا نام مرتہن بشرط ہے - (۱)

میکفرسن صاحب جسٹس اپنی کتاب رہن مین اس قسم کے رہن کی تعریف اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ اس قسم کے رہن مین نہ تو ادائے سود کی کوئی ضمانت ہوتی ہے اور نہ خود راہن ادائے اصل و سود کا ذمہ دار رہتا ہے مگر ادا نہونے کی صورت مین بجمیع وجوہ کل شی مرہونہ راہن سے چھوٹ کر اسکی حقیت کامل مرتہن کو حاصل ہوتی ہے - (۲)

بیع شرطی - بیع بالوفا - کٹ قبالہ مین راہن خود ادائے دین کا ذمہ دار نہوکر یہ اقرار کرتا ہے کہ تا روز معین زر اصل و سود ادا نہو تو جائداد مرہونہ کی حقیت مرتہن کو حاصل ہوجائیگی - اور حسب شرط مندرجۂ رہن نامہ اگر زر اصل ادا نہو مرتہن جائداد مرہونہ کو بجمیع الوجوہ اپنی طرف منتقل کراسکتا ہے اور اسلیے اسکو چند قواعد متحققہ کے بموجب بیعیات کا جاری کرانا ضرور ہوتا ہے جسکی رو سے بیع مذکور بیع صحیح و مکمل ہوکر شی مذکور اسکے دخل مین آجاتی ہے تا وقتیکہ مرتہن امور متذکرۂ بالا کی تعمیل نکرے راہن شی مرہونہ کا تصرف کرتا رہتا ہے اور بادائے زر رہن استخلاص شی مرہونہ کا مجاز ہوجاتا ہے لیکن تکمیل بیع کے بعد استحقاق مذکور منقطع ہوجاتا ہے اور شی مرہونہ تمام و کمال راہن سے منتقل ہوکر مرتہن کو حاصل ہوجاتی ہے -

اس جگہ اس مسئلۂ قانون کا بھی ذکر کیا جانا ضروری ہے کہ تعبیر دستاویزات کے وسعت کے ساتھ ہونا چاہیے کہ جس سے جہانتک ممکن ہو وہ قائم رہین - اور متعاقدین کا منشاء پورا ہو - اگر دستاویز مین الفاظ مبہم اور مشکوک ہون تو عدالت اُنکے وہ معنی لگاویگی کہ جس سے فریقین کا وہ منشاء جو دستاویز سے ظاہر ہوتا ہو پورا ہوسکے - مثلاً اگر ایک دستاویز کی نسبت یہ بحث ہو کہ آیا وہ پٹہ ہے یا اقرارنامہ تو عدالت اُسکا تصفیہ دستاویز کے

(۱) - گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۶ - مارچ سنہ ۱۸۸۲ء -

(۲) - صفحہ ۱۱ - باب ۲ - قانون رہن میکفرسن صاحب -

الفاظ سے کرنی مجکو اس موقع پر کفالت مبہم کا بیان کرنا منظور ہے اور یہ چاہتا ہون ابہام کفالت کی زیادہ صراحت کرون واضح ہو کہ ابہام مخفی شہادت سے دور ہوسکتا ہے ابہام دو قسم کا ہوتا ہے اول یہ کہ گو دستاویز بادی النظر مین صاف اور درست ہے مگر ابہام بوجہ داخل ہونے کسی امر بیرون دستاویز کے پیدا ہوتا ہو دوسری قسم کا ابہام صریح جو دستاویز سے بادی النظر مین ظاہر ہوتا ہو چنانچہ قانون شہادت مین (۱) حکم ہے کہ جب الفاظ مستعملہ کسی دستاویز کے بادی النظر مین مبہم یا ناقص ہون تو ایسے امور کی شہادت جس سے وہ نقص رفع ہوتا ہو نہین لیجا سکتے - اسی طرح پر معاہدہ جسکے معنی تحقیق کرنے کے قابل نہون باطل ہوگا - (۲)

لیکن جب دستاویز بادی النظر مین صاف ہو الا یہ معلوم ہوتا ہو کہ اُسکی کس شی سے مراد ہے تو شہادت اس امر کی کہ فلان شی مراد ہے لیجا سکتی ہے -

مثلاً اگر ایک اراضی مقبوضہ (الف) بیع ہوئی تو شہادت اس امر کی کہ (الف) کے قبضہ مین کون سی اراضی ہے لیجا سکتی ہے لیکن جبکہ اشخاص ساکنان ایک موضع (الف) کے تمسک پر کفالت اپنی جائداد کی لکھدین تو اس سے یہ لازم نہین آویگا کہ اُنھون نے اپنی جائداد غیر منقولہ واقع موضع کے رہن کی - (۳)

مگر ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ آغاز تمسک مین دو شخص مالک زمیندار ایک موضع کے لکھے گئے اُسکے بعد ازان یہ لکھا گیا کہ تا ادائے زر قرضہ حقیت اپنی بذریعہ رہن یا بیع کے منتقل نکرینگے تجویز ہوئی کہ اس عبارت سے کفالت زمینداری جسکے وے زمیندار لکھے گئے ہین لازم آتی ہے - (۴)

(۱) - دفعہ ۹۳ - ایکٹ اول ۱۸۷۲ء -

(۲) - دفعہ ۲۹ - قانون معاہدہ

(۳) - سلسلۂ الہ آباد جلد ۱ - حصہ ۲۷۵ - دیوچند بنام پتیمبر -

(۴) - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۸۵ نمبر ۵ مورخہ ۳۰ جنوری ۱۸۷۳ء مسٹر ولیم صاحب بنام پرسرام -

اسی طرح اگر کسی رہن نامہ کی عبارت ایسی بے ربط ہو کہ اُسکی تعبیر کئی طرح سے ہوتی ہو تو وہ تعبیر کیجائیگی جو بحق راہن زیادہ مفید ہو- (۱)

مثلاً عموماً ذکر اس بات کا دستاویز مین لکھا جاتا کہ جائداد نویسندہ دستاویز زر قرضہ کے واسطے ذمہ دار ہے پس بلا تصریح جائداد کے استغراق کسی جائداد کا نہین ہو سکتا (۲) عموماً کل اپنی جائداد کا مکفول کرنا ایک امر مبہم ہے اس سے خاص جائداد کا استغراق لازم نہین آتا- (۳)

باپ مدعا علیہ نے بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ کے اقرار کیا تھا کہ معاوضہ مندرجۂ دستاویز مین کل جائداد میری مکفول رہیگی مجکو اختیار انتقال نہوگا لیکن کوئی تصریح جائداد کی نہ تھی تجویز ہوئی کہ دستاویز سے صاف ظاہر ہے کہ منشا متعاقدین کا وعدہ عائد کرنے مطالبۂ دستاویز کے کل جائداد پدر مدعا علیہ پر تھا اسلیے ہم مطالبۂ جائداد غیر منقولہ پر قائم کر کے میعاد متذکرہ مد ۱۳۲- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق کرتے ہین- (۴)

جائداد مکفولہ کو بعبارت صاف تحریر کرنا چاہیے نہ مہمل- اس مقدمہ مین کفالت دستاویز ثابت نہوکر ہبہ نامہ جائداد متنازعہ کا جائز قرار پایا- (۵)

تمسک مین یہ اقرار تھا کہ تا ادائے زر قرضہ کے ہم کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ منتقل نہین کرینگے تجویز ہوئی کہ اقرار مذکور صریحاً اس قسم کا تھا کہ اُسکی تعمیل غیر ممکن تھی شخص

(۱)- نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۲۸- مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۵۸ء للجو بنام گنگو-

(۲)- صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۹۴- نمبر ۱۱- مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء راجہ شیو غلام دوبے بنام بینی مادھو سنگھ-

(۳)- صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۶۳- نمبر ۱۲۰۹- مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۸۶۱ء مسماۃ بیگن بی بی بنام سید ہادی-

(۴)- صفحہ ۱۵- نمبر ۱۰۸ سنہ ۱۸۸۱ء مورخہ ۱۳- دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء رام سرپانڈے بنام بالگوبند دکلی رپورٹ جنوری سنہ ۱۸۸۲ء

(۵)- نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۵۰- ۲- کتاب ردو نمبر ۹۶ مورخہ ۱۱ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء مسماۃ سہودرا بنام نواب آغا احمد علیخان

اقرار کنندہ ایک پیسہ بھی علٰحدہ کرنے کا مجاز نہ تھا تو اپنی پرورش اور معمولی کاروبار دنیاوی کس طرح کر سکتا تھا ایسی شرط سے مواخذہ جائداد پر قائم نہیں ہو سکتا تو لیسندگان تمسک قانونًا مجاز انتقال جائداد کے تھے۔ (۱)

دستاویز مین راہنان نے اپنے تئین زمینداران موضع سردار دیہ کا بیان کرکے اقرار کیا کہ معاوضہ دستاویز ہٰذا زمینداری حصص و جملہ دیگر جائداد منقولہ مملوکہ و مقبوضہ اپنی رہن کی اس صورت مین تعبیر مفید دستاویز ہونا چاہیے۔ (۲)

دستاویز مین یہ شرط تھی کہ تا ادائے کل زر اصل و سود کے مین کسی جگہ اپنی جائداد کو بذریعہ رہن یا بیع منتقل نکرونگا تجویز ہوئی کہ ایسی عبارت رہن کی حد تک نہیں پہونچتی۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ جب کوئی شخص عہد تا شرط نکرنے انتقال اپنی جائداد کی کرے تو اُس سے کوئی بار کسی جائداد خاص مملوکہ نامبردہ پر پیدا نہیں ہوتا۔ (۴)

دستاویز مین یہ شرط تھی کہ اگر ہم لوگ زر رہن دو برس مین ادا نکرین تو مرتہنان کو اختیار وصول زر رہن جس طور پر چاہے حاصل ہے نالش مین جو بر بناء دستاویز بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور سے مطالبہ رہن مکان پر بطور کفالت ادائے زر اصل کے پیدا ہے۔ (۵)

اقرارنامہ مندرجہ اقبال دعوے جو بر بناء ڈگری تھا مشعر نکرنے انتقال جائداد کے

(۱)۔ نظیر الہ آباد صفحہ ۴۔ کتاب اردو مورخہ ۲۔ مئی ۱۸۶۹ء رام بخش بنام سکھ دیو ربی جرن۔

(۲)۔ نظیر الہ آباد صفحہ ۲۶۳ کتاب اردو مورخہ ۴۔ جولائی ۱۸۷۰ء رائے نانکچند بنام بہاری لال۔

(۳)۔ سلسلہ کلکتہ جلد ۳۔ حصہ ۶۔ جون ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۳۳۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۷۷ء سنگھ بنام لطافت حسین۔

(۴) سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱ صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۸۷۹ء نمبر ۳۷ بھوپال بنام جگرام

(۵) سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۸ صفحہ ۵۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۷۹ء نمبر ۱۲۶ بھول کنور بنام رسیدہ

ہ الفاء ڈگری نہو بنظر واقعات بمنزلہ کفالت جائداد تھا اور اُسکی رو سے مدعی کو حق
پہنچتا ہے کہ جائداد متنازعہ ڈگری مین مکفول نہتی - (۱)
ہن بیع بالوفا کی صورت مین راہن اپنی جائداد سے محروم ہوسکتا ہے اور بر تقدیر ایسی
نکے جائداد مذکور یکبارگی مرتہن کو حاصل ہو جاتی ہے - (۲)
ہن بیع بالوفا کو رہن لمن گہن بھی کہتے ہین لمن سے مراد ہندی مین مالک ہونے سے ہے
ن ہندی مین رہن یا گرو کو کہتے ہین اور بعض مقام پر اس قسم کے رہن کو رہن ملاکلا
ہتے ہین -
بستاویز رہن نامہ جسمین یہ شرط تھی کہ بحالت وعدہ خلافی مرتہن کو اختیار وصول
بارجاع نالش بضابطہ بذریعہ درخواست بیعبات حاصل ہوگا تجویز ہوئی کہ دستاویز
رہن بیع بالوفا حسب مراد دفعہ ۵۸ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء ہے - (۳)
شرح ضمن (و) - واضعان قانون رہن بالقبض کی اسطرح تعریف فرماتے ہین
ب راہن جائداد مرہونہ پر قبضہ مرتہن کا دیدے اور اُسکو اختیار دے کہ تا ادا
ہن دوا اپنا قبضہ رکھے اور اُسکا لگان یا منافع حاصل کرتا رہے بعوض سود تا ادا
ہن کے تو ایسے مرتہن کا نام مرتہن بالقبض ہے اور ایسے معاملہ کا نام رہن بالقبض ہے - (۴)
اس رہن کو رہن القبض یا بالتصرف بھی کہتے ہین اصلیت اُسکی یہ ہے کہ بھوگ کے
ہندی مین کھانا پینا یعنے تصرف کرنا ہے اور بندھک کے معنے رہن یا گرو ہین
سے مراد یہ ہے کہ منافع جائداد کا بعوض سود کے مرتہن کو دیا جاوے اور اصل زر رہن کے

---

(۱) نظیر الہ آباد صفحہ ۲۴۴ - کتاب اردو نمبر ۵۰۹ - مورخہ ۶ مئی ۱۸۹۶ء چنی لال بنام پہلوان سنگھ -
(۲) دفعہ ۳۰ - لغایت ۳۲ - رسالہ میکفرسن صاحب -
(۳) صفحہ ۱۱ نمبر ۶ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۵ء شیو اشیر پانڈے بنام قمر الدین احمد سلسلہ الہ آباد ویکلی رپورٹ ۱۸۸۵ء
(۴) گزٹ آف انڈیا مطبوعہ ۲۶ - مارچ ۱۸۸۲ء -

ادا ہوجاتے پر فک رہن ہوجائے - میکفرسن صاحب نے اس رہن کو رہن انتفاعی کے نام سے موسوم کیا ہے اور وہ ارقام فرماتے ہین کہ رہن انتفاعی مین راہن روپیہ قرض لیکر مرتہن کو جائداد حوالہ کرتا ہے اور روپیہ ادا ہونے کی صورت مین اُسکے محاصل سے یا اگر ایکبارگی اصل وسود ادا ہونے کی شرط ہو تو بموجب شرط مذکور اصل وسود بالکل وصول ہونے تک دائن دخیل رہ سکتا ہے - اگر کل دین صرف محاصل اور آمدنی جائداد سے وصول ہونے کی شرط ہو تو وہ رہن انگلینڈ کے اصل وائی دم ٹیڈی ایم کے موافق ہوتا ہے اور جس صورت مین محاصل اور آمدنی سے صرف ادائے سود کی شرط ہو اُس رہن کو فکٹ ویلس کے رہن کے مطابق کہا جاسکتا ہے - (۱)

نالش نیلام مین جو مرتہن کی جانب سے تھی یہ واضح ہوا کہ رہن نامہ مین شرط راہن کی جانب سے واسطے ادائے تعداد زر رہن کے لیکن بحالت عدم ادا استحقاق رہن انتفاعی متذکرہ ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۵۸ - (د) مندرج تھی -

تجویز ہوئی کہ مرتہن از روے ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۶۷ - نیلام کرانے جائداد سے بموجب رہن نامہ کے ممنوع نہین تھا - (۲)

شرح ضمن (ہ) - جب راہن یہ اقرار کرے کہ کسی تاریخ مقررہ پر زر رہن ادا کردیگا اور جائداد مرہونہ کو قطعی مرتہن کے پاس منتقل کردے مگر بحفظ اس شرط کے کہ جسوقت زر رہن حسب قرارداد ادا کردیا جاوے تو مرتہن جائداد مذکور کو پھر راہن کے پاس منتقل کردیگا تو یہ معاملہ رہن کا رہن انگلشیہ کہلاتا ہے -

شرح - واضح ہو کہ اس قسم کی رہن بھی مثل بیع بالوفا کے ہے میکفرسن صاحب جسٹس نے رہن کی پانچ قسمین تحریر فرمائی ہین تین مفرد یعنے دوسرے اقسام سے ممتاز ہین

(۱) - کورٹ ان ہار ٹیکنیچ صفحہ ۱۴۰ و رسالہ میکفرسن صاحب کی دفعہ ۱۹ -

(۲) - مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۴ - حصہ ۹ جون ۱۸۸۹ء کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ رام اتیا بنام گوروداا -

اور اُنکے طریقہ و آثار باہم مختلف ہین اور باقی دو قسم اقسام مذکورۂ بالا سے مرکب اور اُنھین کے قواعد و ضوابط کے تابع ہین - اول رہن انتفاعی - دوم رہن مطلق - سوم کٹ کبالہ بیع بالوفا - بیع شرطی - (۱)

صاحب موصوف رہن قسم سوم کی تشریح اسطرح کرتے ہین کہ بیع شرطی - بیع بالوفا - کٹ کبالہ مین راہن خود ادای دین کا ذمہ دار ہوکر یہ اقرار کرتا ہے کہ تا روز معین زر اصل و سود ادا ہونے پر جائداد مرہونہ کی حقیت مرتہن کو حاصل ہوجائیگی - (۲)

چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ کلکتہ سے یہ تجویز ہوئی کہ جو رہن کہ انگریزی شکل کا بین ہنود بابت اراضی واقع مفصل بیرون کلکتہ عمل مین آوے اُسکو ہمیشہ عدالتون مین بطور رہن بیع شرطی کے تصور کیا گیا ہے اور حسب منشاء ایکٹ ۱۴ - ۱۸۵۹ع مرتہن معمولاً پابند رجوع کرنے اپنی نالش کا بارہ برس کے اندر تاریخ وعدہ سے ہے اور بعد اُسکے رجوع کرنے سے ممنوع ہے تا وقتیکہ یہ ثابت نہ کیا جا سکے یا بسبب طور پر منضبط نہوسکے کہ راہن یا شخص دخیل با جازت مرتہن بعد تاریخ وعدہ خلافی کے قابض رہا - (۳)

دفعہ ۵۹ - جب اصل روپیہ جسکی ادا کے لیے جائداد مکفول ہو ایکسو روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو تو اُسکا ارتہان صرف بذریعۂ ایسے رہن نامہ رجسٹری شدہ کے ہوسکتا ہے جسپر دستخط راہن کے ہون اور تصدیق اُسکی کم سے کم دو گواہون نے کی ہو - جب اصل زر رہن جسکی ادا کے لیے جائداد مکفول ہوئی ہو ایکسو روپیہ سے کم ہو (بجز صورت رہن سادہ) جائز ہے کہ اُسکا رہن بذریعۂ دستاویز کے ہو جسپر دستخط اور تصدیق حسب مذکورۂ صدر ہوئی ہو یا بذریعہ حوالگی جائداد کے ہو

اس دفعہ کی کسی عبارت سے وہ معاملات رہن باطل متصور نہ ہوجائینگے جو بلدہ ہای کلکتہ و مدراس و بمبئی و کراچی و رنگون مین بذریعۂ حوالہ کرنے اسناد ملکیت جائداد غیر منقولہ کی بہ نیت کفالت جائداد مذکور بعوض قرضۂ گرفتہ بدست قرضہ

(۱) - دفعہ ۷ و ۹ و ۱۰ - رسالۂ مارٹگیج مؤلفہ میکفرسن صاحب -

(۲) - دفعہ ۳۰ - رسالۂ مذکور -

(۳) - سلسلۂ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ - انگریزی انڈین لا رپورٹ - سرتو منی داسی بنام سری ناتھ داس -

دہندہ یا اُسکے کارپرداز کے عمل مین آیا کرتے ہین۔

شرح۔ کمیٹی قانون نے بروقت نظرثانی مسودہ کے اس امر مین اتفاق کیا تھا کہ ایسے معاملات کا رجسٹری ہونا نہ صرف فریب سے لوگون کو بچاویگا اور نہ صرف آسانی واسطے تحقیقات و نقصان کے ہوگا بلکہ یہ بھی آسانی ہوجاویگی کہ مشکل معاملات بابت مقدم اور مؤخر ہونے رہن کے بھی معلوم ہوجاویگی ہمسے اکثر کی یہ رائے ہے کہ جبکہ اصل ۔۔ روپیہ سے کم ہوے تو دستاویز پر رجسٹری نہین چاہیے اور ہمنے مسودہ مین اسی طرح ترمیم کردی تھی لیکن ہمارے ساتھی مسٹر اسٹوک صاحب اس معاملہ سے متفق نہین ہین اُنکی رائے مین تمام کفالتین مندرجہ رجسٹر ہونی چاہئین جو لوگ تھوڑے روپیہ کے واسطے رہن کرتے ہین اُنھین کی زیادہ حفاظت فریب سے ہونی چاہیے بہ نسبت اُنکے جو زیادہ روپیہ کے عوض مین رہن کرتے ہین اور جو تبدیلیان کہ عملدرآمد کرنے قانون کے معاملہ رجسٹری مین پیش ہین اُنسے منشاء رجسٹری کی مشکلات ساقط ہوجاوینگی یہانتک کہ بہت خفیف معاملات مین بھی۔ ہم مین سے اکثر کی یہ رائے ہے کہ رہن انتفاعی بذریعہ ادخال دستاویزات جائز ہونا چاہیے جبکہ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا رنگون اگر اُنکی ... ہوا کی کارروائی روپیہ ملنے کی ایسی کفالتون پر جو ان بلاد مین مروج ہین اب اُسکے خلاف کرنا اُن لوگون کی تکلیف کا باعث ہوگا۔ مسٹر اسٹوک صاحب کی رائے اس معاملہ مین مختلف ہے وہ کہتے ہین کہ اول ایسے رہن خلاف قانون رجسٹری کے ہے۔ دوسرے اُنسے سرکاری اسٹامپ پر نقصان ہوتا ہے تیسرے وے اس اصول کے خلاف ہین کہ انتقال جائداد غیر منقولہ کو جہانتک ممکن ہوے ایک انتقال عام آدمیون کی اطلاع کا پایا جاوے۔ چوتھے جبکہ روپیہ جو دیا جاوے وہ سو روپیہ سے زیادہ ہووے نہ وہ دفعہ ۵۸ کے خلاف منشاء ہوگا کیونکہ اُسمین بھی دستاویز تحریری کا ہونا ضرور ہے مسٹر جسٹس و ہم اس بات مین اتفاق کرتے ہین کہ دفعہ ۵۹ مین اس مضمون کے بارہ مین کہ کوئی امر ... کے استحقاق کو کالعدم نہین کریگا اس صورت مین کہ وقت معین واسطے ادائے زر مسل

روپیہ کے گذر گیا ہے یا یہ کہ ایسا کوئی وقت تعین نہیں ہے اور مرتہن کو استحقاق ہے کہ اُسکو دیجاوے -

مگر بروقت ۔۔۔ اس قانون کے واضعان نے اُسی رہن کا تحریری و رجسٹری شدہ ہونا لازمی قرار دیا ۔ جی تعداد ایکسو روپیہ یا اُس سے زیادہ ہو اور اسپر دستخط راہن کے ہون اور تصدیق اُس دستخط کی کم سے کم دو گواہون نے کی ہو واضح ہو کہ اس دفعہ مین لفظ رہن نامہ کا استعمال ہوا ہے لفظ رہن نامہ کی تعریف دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا مین صرف یہ لکھی ہے (اور دستاویز اگر کوئی ہو جسکی رو سے انتقال وقوع مین آوے رہن نامہ کہلاتا ہے) - قانون اسٹامپ مصدرہ ۱۸۹۹ء مین لکھا ہے کہ لفظ رہن نامہ مین ہر دستاویز شامل ہے جسکے ذریعہ سے زر قرض دادہ کے وصول کے اطمینان کے لیے یا اُس روپیہ کے اطمینان کے لیے جو بطور پیشگی قرض دیا جاوے یا جو پہلے سے واجب الادا ہو یا آیندہ واجب الادا ہو جائے یا واسطے اطمینان تعمیل کسی معاہدہ کے ایک شخص کوئی استحقاق واقع کسی جائداد مخصوص کا دوسرے کے نام یا اُسکے حق مین منتقل یا پیدا کرے - (۱) دستاویز رہن نامہ کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ اسٹامپ باضابطہ پر تحریر ہوا ہو ورنہ وہ دستاویز کسی کام کے لیے کسی شخص کے روبرو جو قانوناً یا برضامندی فریقین شہادت لینے کا اختیار رکھتا ہو بطور شہادت مقبول نہ کیجاویگی نہ کوئی ایسا شخص یا عہدہ سرکاری اُسپر عمل کریگا یا اُسپر رجسٹری یا اُسکی تصدیق کریگا الا اُس صورت مین کہ اُسپر حسب ضابطہ اسٹامپ لگا ہو - (۲) -

اسٹامپ رہن نامہ پر بموجب مد ۴۰ - ضمیمہ اول ایکٹ ۲ ۱۸۹۹ء کے لیا جاتا ہے اور اُسمین یہ حکم ہے کہ - رہن نامہ جو اس ضمیمہ کے مد ۱۴ و ۱۵ یا ۲۹ - یا مد ۵۵ مین داخل نہ ہے

(۱) - ضمن ۱۷ - دفعہ ۲ - ایکٹ اول ۱۸۹۹ء

(۲) - دفعہ ۳۵ - ایکٹ اول ۱۸۹۹ء

(الف) - جب بوقت تحریر رہن نامہ کے کل یا جز و جائداد منقولہ رہن نامہ پر سے اُسکے مرتہن کو قبضہ ملتا ہے یا قبضہ دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے تو وہی رسوم جو بیع نامہ مد ۲۱ - کے لیے مقرر ہے بابت اُسقدر معاوضہ کے جو تعداد مندرجہ رہن نامہ کے برابر ہو -

(ب) - جب دستاویز کی تحریر کے وقت جائداد پر قبضہ نہ دیا جاوے اور نہ قبضہ دینے کا اقرار کیا جائے تو وہی رسوم جو تمسک مد ۱۳ - کے لیے مقرر ہے بابت اُس تعداد کے جو دستاویز مین مندرج ہے لیجائیگی - اور دستاویز مشعر قائم کرنے مواخذہ مزید اوپر جائداد مرہونہ کے -

(الف) جب اصل رہن اُس قسم مین سے ہو جسکا ذکر اس ضمیمہ مد ۴۴ ضمن (الف) مین آیا ہے یعنے رہن دخلی ہو تو وہی رسوم لیجائیگی جو بابت بیع نامہ مد ۲۱ - کے مقرر ہے -

(ب) - جب اصل رہن اُس قسم مین سے ہو جسکا ذکر اس ضمیمہ کی مد ۴۴ ضمن (ب) مین آیا ہے یعنے رہن نامہ بلا دخلی ہو تو وہی رسوم لیجائیگی جو تمسک مد ۱۳ - کے لیے مقرر ہے - (۱)

رسوم مد ۲۱ - جو رہن نامہ دخلی پر چاہیے -	}	ملاحظہ کرو مدات مذکور کو -
رسوم مد ۱۳ - جو رہن نامہ بلا دخلی پر چاہیے -		

بموجب ضمن (ب) دفعہ ۱۷ - قانون رجسٹری کی ایسی دستاویزات کی رجسٹری لازمی قرار دی گئی ہے یعنے دستاویزات بلا وصیتی جو متضمن مؤثر یا پیدا ہونے یا قرار دیے جانے یا محول یا محدود یا ساقط ہونے بزمان حال یا آیندہ کسی استحقاق یا حقیت یا حق موجود یا شرطیہ مالیتی ایکسو روپیہ اور اُس سے زائد واقعہ کسی جائداد غیر منقولہ کے ہون -

دفعہ ۴۹ - ایکٹ مذکور مین لکھا ہے کہ ہر نوشتہ جسکی رجسٹری حسب دفعہ ۱۷ - کے ہونی چاہیے مؤثر کسی جائداد غیر منقولہ کا نہوگا جو اس تحریر مین داخل ہو - نہ اُسکی رو سے اختیار رہنیت کا حاصل ہوگا -

(۱) - مد ۳۰ - ضمیمہ ۱ - ایکٹ ۱ - ۱۸۹۹ع -

نہ بوجہ ثبوت کسی معاملہ کے جو اُس جائداد کی بابت ہو یا جسکے ذریعہ سے اختیار تبنیت کا دیا جائے مقبول ہوگا الا اُس حال مین کہ مطابق احکام ایکٹ ہذا کے اسکی رجسٹری ہوئی ہو۔

دفعہ ۵۰- ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء مین یہ تحریر ہے کہ ہر دستاویز اقسام متذکرہ ضمن (الف) و (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۱۷- اور متذکرہ ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۸- کے اگر حسب ضابطہ رجسٹری ہوئی ہو نسبت اُس جائداد کے جو اسمین لکھی جاوے بمقابلہ ہر دستاویز غیر رجسٹری شدہ متعلقہ اُسی جائداد کے جو ڈگری یا حکم نہو مرجح ہوگی خواہ یہ دوسری دستاویز غیر رجسٹری شدہ اُسی نوع کی ہو یا نہو جسکی رجسٹری ہوئی۔

اس دفعہ کے پہلے جزو کی کوئی عبارت اُن پٹون یا سرخطون سے متعلق نہوگی جو حسب احکام دفعہ ۱۷- کے مستثنے کی گئی ہون نہ اُن دستاویزات سے متعلق ہوگی جنکا ذکر اُسی دفعہ کی ضمنہاے (ه) و (د) و (ز) و (ح) و (ط) و (ی) و (ک) و (ل) مین ہوا ہے۔

تشریح- جس صورت مین کہ ایکٹ نمبر ۱۶ ۱۸۶۴ء و ایکٹ ۲۰ ۱۸۶۶ء اس مقام و وقت مین کہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ تکمیل پذیر ہوئی ہو نافذ تھا تو لفظ غیر رجسٹری شدہ سے مراد یہ ہوگی کہ مطابق ایکٹ مذکور کے رجسٹری نہین ہوئی اور جس حالت مین کہ اُس دستاویز کی تکمیل بعد یکم جولائی ۱۸۷۱ء کے ہوئی ہو تو یہ مراد ہوگی کہ حسب ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء یا ایکٹ ہذا اُسکی رجسٹری نہین ہوئی۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ دستاویز ملفوفہ جائداد غیر منقولہ کم از سو روپیہ جسکا سود انقضاء وعدہ تک اصل پر اضافہ ہوکر مالیت سے زیادہ ہو جائے اُسپر رجسٹری لازمی ہے بوجہ نہونے رجسٹری کے مطالبہ اُسکا جائداد پر نافذ نہین ہوسکتا۔ (۱)

(۱) بابو جھرم نرائن بنام نند للل صفحہ ۱ ردو ۱۳ منفصلہ ۳ جولائی ۱۸۶۶ء الہ آباد و درشن سنگھ بنام نوبت سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ صفحہ ۳۳۲ کتاب انگریزی و سلسلہ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۳ صفحہ انگریزی ۲ منفصلہ ۷ اگست ۱۸۸۱ء اچ تپی سنگھ بنام رام سنگھ کنور و ہمت سنگھ بنام شیورام سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ ۲ سنہ ۱۸۸۰ فروری ۱۸۸۰ء صفحہ ۱۵ اجلاس کامل مہیپت سنگھ بنام سہست کنور اپیل و نمبر ۲۳ ۱۰ ۱۸۸۰ء ہفتہ دار ۱۸۸۰ء صفحہ ۹ و ۹ مارا سے بنام امجمنت لے سلسلہ الہ آباد جلد ۳ حصہ صفحہ انگریزی ۴۲۲-

رسیدہ زر رہن جائداد غیر منقولہ تعدادی سا ھ کی بلا رجسٹری لائق پذیرائی نہین آسپر رجسٹری لازمی ہے - (۱)

چٹھی براءت نامہ موضع پر جسکی نسبت بیان ہی کہ کفالت سے مرتہن نے بری کیا رجسٹری لازمی ہی (۲)

تمسک قسط بندی جسمین جائداد غیر منقولہ مستغرق تھی اور قسط اول اندر تین سال کے مع سود واجب الادا تھی جسکی تعداد سو روپیہ سے زیادہ تھی تجویز ہوئی کہ رجسٹری لازمی ہی (۳)

گر دستاویز جسکی رو سے کوئی شخص اپنے تئین پابند ادائے زر نقد کسی دوسرے شخص کا کرے اور ساتھ ہی اسکی جائداد غیر منقولہ بطور ضمانت تائیدی واسطے زر مذکور مستغرق کرے گو اقرار زر ایکسو روپیہ کی مالیت کا ہو اور اسپر رجسٹری نہو شہادت مین بتائید دعوے نفاذ اقرار زر لیجا سکتی ہے - (۴)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ ایک تالاب مدعی کے پاس رہن ہوا اور ۱۸۶۹ء مین بدست مدعا علیہ بیع ہوا مدعی نے نالش اثبات و نفاذ رہن دائر کی بیع نامہ رجسٹری شدہ تھا اور رہن نامہ موسومہ مدعی غیر رجسٹری شدہ تھا تجویز ہوئی کہ رہن نامہ بموجب قانون رجسٹری کے رجسٹری ہونا چاہیے تھا اسوجہ سے رہن مؤثر و جائز نہین ہے - (۵)

(۱) سلسلہ بمبئی جلد ۱ حصہ ۸ صفحہ ۱۹ انگریزی انڈین لا رپورٹ منفصلہ ۱۶ مارچ ۱۸۷۶ء مہاراجی بنام تاپکر جی و سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ اردو ۵۰۸ انگریزی ۹ منفصلہ ۱ جنوری ۱۸۷۸ء و دیپ سنگھ بنام درگا پرشاد بمبئی جلد ۵ حصہ ۴ صفحہ انگریزی ۱۸ نمبر ۲۶ آتاپا بنام گنیش و دشنو -

(۲) صفدر علیخان بنام محیمن داس سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۸ صفحہ ۵۵۴ - نمبر ۲ منفصلہ ۱۱ - دسمبر ۱۸۷۹ء

(۳) - بابو بنام میر محمد الہ آباد جلد ۲ حصہ ۲ صفحہ ۹۰۸ - نمبر ۹۴۶ منفصلہ ۵ - فروری ۱۸۸۰ء

(۴) بھیو دیال بنام پراگدت مصر الہ آباد جلد ۳ حصہ ۳ - مارچ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۲۹ نمبر ۲۲ و مساۃ خوشی او بنام بہاری لال الہ آباد جلد ۳ - حصہ ۸ صفحہ ۵۲۳ - مورخہ ۱۴ فروری ۱۸۸۱ء و گوبند رائے بنام دھرم داس منفصلہ وار ۱۸۸۱ء

(۵) - سودھا رام بھیا چارج وغیرہ بنام اودھی چندر بندھو پادھیا سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۴ - منفصلہ مارچ ۱۸۸۲ء -

تجویز ہوئی کہ اُس دستاویز پر جو بوقت نفاذ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء تحریر ہوئی اور جسکی رجسٹری اختیاری تھی اور رجسٹری نہین ہوئی اُس دستاویز کو جو بعد نفاذ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء تحریر ہوئی اور جسکی رجسٹری لازمی تھی اور رجسٹری عمل مین آئی ترجیح ہے اگر دونون دستاویز متعلق ایک جائداد کے ہون - (۱)

ایک نظیر مین یہ امر طے ہوا کہ احکام دفعہ ۵۰ - زمانہ گذشتہ سے بھی متعلق ہین - (۲)

مگر خلاف اس نظیر کے نظیر مندرجہ بحث قابل ملاحظہ ہے -

اس نظیر مین یہ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۵۰ - کی روسے وہ دستاویزات رجسٹری شدہ جو بموجب ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء رجسٹری ہوئی ہون دستاویزات غیر رجسٹری شدہ پر مرجح ہین دفعہ مذکور ایسی دستاویزات غیر رجسٹری شدہ سے متعلق نہین ہے جنکی رجسٹری حسب منشاء ایکٹ ۱۶ سنہ ۱۸۶۴ء و ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ء و ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء کے ہوسکتی تھی لیکن نہین ہوئی - (۳)

اس نظیر مین یہ طے ہوچکا ہے کہ خریدار یا مرتہن جو بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ مابعد کے رجسٹری ہونے اپنی دستاویز سے بمقابلہ ایسی دستاویز بیع یا رہن غیر رجسٹری شدہ قبل کے جسکا علم نامبردہ رکھتا ہو مستفید نہین ہوسکتا - (۴)

ایپلانٹیان نے رسپانڈنٹیان پر نالش نفاذ کفالت جو از روے ایک تمسک رجسٹری شدہ

(۱) - سلسلۂ الہ آباد جلد ۲ - حصہ ۲۲ صفحہ انگریزی ۵۰۱ - نمبر ۲۰۴ - منفصلۂ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء اجلاس کامل و کلیان بنام شنکرلال اپیل دوم نمبر ۱۲۳۴ - مندرجہ ہفتہ وار الہ آباد ۵ مئی سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۶ -

(۲) - گوکل بنام بب ہو اپیل دوم نمبر ۱۲۴ سنہ ۱۸۸۱ء مندرجہ ہفتہ وار الہ آباد سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۴ - منفصلۂ ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۸۱ء

(۳) - اچھارام کالی داس بنام گوبند رام بھوانی شنکر سلسلۂ بمبئی جلد ۵ - حصہ ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۰۵ نمبر ۵۳۴ سنہ ۱۸۸۱ء مورخۂ ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء

(۴) - شیورام بنام گنپو وغیرہ سلسلۂ بمبئی جلد ۵ - حصہ ۸ - ماہ اگست سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۵۱۰ - نمبر ۴۰ - مورخۂ ۲ مارچ سنہ ۱۸۸۱ء

مورخہ ۱۹ مئی ۱۸۸۰ء کے پیدا ہوئی دائر کی رسپانڈنٹیان نے ۱۸۸۱ء مین جائداد متنازعہ کو بعلت اجراء ڈگری مصدرہ جولائی ۱۸۸۰ء کے خرید اجو بربناء ایک غیر رجسٹری شدہ تمسک مورخہ ۲۰ - اپریل ۱۸۸۰ء کے صادر ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ اگر رسپانڈنٹیان کو تقدیم تاریخ کفالت پر جسکے ایفاء مین جائداد مدعا بہا بدست اُنکے نیلام ہوئی تھی استدلال ہو تو اپیلانٹیان مستحق ہون کہ حسب دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء غور کرین اور مقدمہ خارج از تاثیر قانون نہین ہوسکتا بخلاف اسکے اگر بربناء اس حجت کے کہ تمسک نوشتہ ۲۰ - اپریل ۱۸۸۰ء داخل اندر ڈگری ۸ - جولائی ۱۸۸۰ء کے ہوگیا ہے رسپانڈنٹ کو استدلال اُس کفالت پر جو ازروے ڈگری کے مگر تمسک سے علٰحدہ اُنکو حاصل ہوئی تھی تو یہ ظاہر ہے کہ ڈگری مذکور تمسک سوے اپیلانٹیان سے تاریخ مابعد کے ہے پس رسپانڈنٹیان نے جائداد کو زیر مواخذہ اپیلانٹیان خرید کیا - (۱)

اجلاس کامل سے اس مقدمہ مین استصواب ہوا کہ حسب منشاء دفعہ ۵۰ - ایکٹ رجسٹری دستاویزات رجسٹری شدہ جو بموجب ایکٹ ہاے رجسٹری سابق کی رجسٹری ہوئی ہون جملہ دستاویزات غیر رجسٹری شدہ پر جنکی رجسٹری وقت تکمیل لازمی نہ تھی فوقیت رکھتے ہین یا نہین -

تجویز ہوئی کہ ازروے دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء جس تاریخ سے اُسکا نفاذ ہوا ہے اُن امور مین منشاء دفعہ ۵۰ و دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء عمل مین آئے ہین تبدیل ہوگیا ہے اور جملہ دستاویزات قابل رجسٹری اختیاری متذکرہ دفعہ ۱۸ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء بشرطیکہ رجسٹری شدہ ہون جملہ دستاویزات قابل رجسٹری لازمی پر جنکی رجسٹری ہوئی ترجیح رکھتی ہین - (۲) دفعہ ۵۰ - ایکٹ رجسٹری ۱۸۷۷ء کا منشاء یہی اثر واسطے رجسٹری کرانے اُن دستاویزات کے

(۱) - بلدیو پرشاد بنام گنگا پرشاد اپیل دوم نمبر ۱۰۳۹ سنہ ۱۸۸۴ء مندرجہ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۰۴ -

(۲) - سری رام بنام بھاگیرتھ لال نمبر ۴ - ۱۸۸۳ء مورخہ ۲۳ - جنوری ۱۸۸۳ء الہ آباد -

جنکی رجسٹری اختیاری ہے اور نیز جنکی رجسٹری لازمی ہو ہو گا اور اُسکے اثر کی ترمیم اس واقعہ کی وجہ سے نہین ہوئی کہ خریدار بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے بمقابل مطالبہ قابل غیر رجسٹری شدہ کے خرید کیا ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ کوئی نالش اس غرض سے مدعی بنام مدعاعلیہ دائر نہیں کر اسکتا کہ ڈگری مدعی کی بربناء دستاویز رجسٹری شدہ کے ڈگری مدعاعلیہ پر جو بربناء دستاویز غیر رجسٹری شدہ بہ نسبت کفالت ایک ہی مکان کے ہے ترجیح رکھتی ہے بتجویز تقدیم بلحاظ تواریخ ہونا چاہیے (۲)

ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوئی کہ رجسٹری لازمی قرار دینے کے لیے اصل زر رہن پر لحاظ ہونا چاہیے گو تعداد اصل زر رہن کی مع سود یا وعدہ سو روپیہ سے زیادہ ہو جائے تاہم رجسٹری اُسکی لازمی نہین اور رہن نامہ رجسٹری شدہ کو رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ پر ترجیح ہے گو رجسٹری اُسکی لازمی نہو۔ (۳)

رہن نامہ تعدادی نوے پر جسکے ادا کی شرط بمیعاد نو ماہ گیارہ دن مع سود فیصدی رقم دو روپیہ ماہواری تھی رجسٹری لازمی نہین ہے لیکن دستاویز رہن نامہ رجسٹری شدہ تعدادی نوے جو بعد اُس دستاویز کے تحریر ہوا دستاویز مذکور پر تقدم رکھتا ہے۔ (۴)

دستاویزات جو رہن کی حد تک ہوں اُنپر رجسٹری لازمی ہے لیکن اُن دستاویز پر جو صرف اقرارنامہ رہن کی حد تک ہوں حسب منشاء دفعہ مذکور رجسٹری لازمی نہین ہے اسلیے دستاویز مذکور بطور اقرارنامجات رہن بلا رجسٹری شہادت مین قابل پذیرائی نہین

(۱) - نلا پاگو مدن بنام ابرام صاحب مدراس جلد ۵ حصہ ۴ صفحہ انگریزی ۲۰ ، نمبر ۳۰۴ - مورخہ نومبر ۱۸۸۱ء

(۲) - پرشادی لال بنام خوشحال رائے وغیرہ نمبر ۱۶ - مورخہ ۱۱ جنوری ۱۸۸۵ء الہ آباد۔

(۳) - حبیب اللہ بنام ٹیکچند رائے نمبر ۱۳۶ - مورخہ ۱۹ - مارچ ۱۸۸۵ء ہفتہ وار صفحہ ۲۲۳ -

(۴) - قربان علی بنام سرو دیپرشاد نمبر ۲۵۵ - مورخہ ۲۴ - جولائی ۱۸۸۳ء سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ حصہ ۱ - صفحہ ۴۰۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

لیکن بغرض ثابت کرنے رہن و دیگر دستاویزات مذکورہ کے رجسٹری قبل اسکے کہ وہ شہادت مین لیجادین تو رجسٹری ہونا چاہیین۔ (۱)

ازروے نظیر اجلاس کامل الہ آباد سری رام بنام بھاگیرتھ لال یہ تجویز ہوئی کہ گو دستاویز رسپانڈنٹ پر حسب منشاء ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ء رجسٹری لازمی نہ تھی مگر اپیلانٹ رجسٹری شدہ مرجح نہیں ہے کہ جسکی رجسٹری لازمی تھی۔ (۲)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ رقومات وصولی زر رہن زائد از سو روپیہ مندرجہ پشت دستاویز رہن نامہ پر رجسٹری حسب منشاء دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء لازمی نہیں ہے اور نہ رقومات یا عبارت ظہری دستاویزات رسید کی حد تک حسب منشاء ضمن (ب) دفعہ ۱۷ قسم ادا پائی ہین۔ (۳)

لیکن سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ تجویز ہوا تھا کہ ادا ہونا زر کا منجانب راہن مرتہن کو بایفاء زر رہن ادا ہونا معاوضہ کا باتلاف حق مرتہن حسب مراد ضمن (ج) دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء متصور ہے اسلئے رسید ایسے ادا کی ایک دستاویز متصور ہے جسپر رجسٹری لازمی ہے اور جو بحالت نہونے رجسٹری کے شہادت مین قابل پذیرائی نہین ہے۔ (۴)

ایک دستاویز تعدادی الـــــہ کی بطور بیع بالوفا کے تحریر ہوئی اور وعدہ ادا سے پانچ برس کا قرار پایا بحالت وعدہ خلافی کے مدعیان کو اختیار دیا گیا کہ بیعبات کرلین

(۱) سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ حصہ ۴ صفحہ ۱۰۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء بنگال بنک کارپوریشن بنام میکرنج۔

(۲) نمبر ۱۵۷ مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۸۱ء کنہیا لال بنام بنسی دھر ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء

(۳) صفحہ ۳۱ نمبر ۱۳۳ مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۸۳ء چھوٹن علی بنام باسا مل ویکلی رپورٹ مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء

(۴) سلسلہ الہ آباد جلد ۶ حصہ ۸ صفحہ ۵۳۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۵۳ مورخہ ۶ مئی سنہ ۱۸۸۳ء امداد حسین بنام تصدق حسین۔

بعد آٹھ برس کے نالش زرنقد کی کی تجویز ہوئی کہ نالش جائز ہے اور دستاویز غیر رجسٹری شدہ واسطے ادائے زر کے منظور ہو سکتی ہے اور میعاد بھی اُس سے متعلق ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ تمسک مورخہ ۲۸ - اگست سنہ ۱۸۶۷ع کو جسکی رجسٹری اختیاری تھی بیع نامہ مورخہ ۳۱ - دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع پر جسکی رجسٹری لازمی تھی کوئی وجہ غیر ترجیح کی نہین ہے قانون کا اثر زمانہ ماضی پر نہین ہوتا۔ (۲)

ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس سے یہ تجویز ہوئی کہ جب جائداد غیر منقولہ مکفول رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ جسکی رجسٹری اختیاری ہو بصیغہ اجراء ڈگری زرنقد موسومہ راہن قرق نیلام ہو اور خریدار اپنے سارٹیفکٹ نیلام پر رجسٹری کراکے دخل حاصل کرلے تو تجویز ہوئی کہ کوئی بحث تقدم حسب منشاء دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع پیدا نہین ہوسکتی کیونکہ خریدار کو صرف حق حقوق راہن بہ تبعیت رہن نامہ حاصل ہوئے۔ (۳)

اپیلانٹ کے پاس جائداد بذریعہ بیع نامہ شرطی بموجب دستاویز غیر رجسٹری شدہ مورخہ ۲ - مئی سنہ ۱۸۶۴ع رہن ہوئی تو اُسکے رہن پر رہن نامہ مابعد رجسٹری شدہ کو جسکی ڈگری تھی مدعا علیہم نے راہن پر حاصل کی جسمین اپیلانٹ شریک نہ تھا نہ ازروے ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۶ع نہ ازروے کسی اور ایکٹ مابعد کے ترجیح ہے۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ جسمین اقرار ذاتی دربارۂ ادائے زر قرضہ کے ہو

(۱) - سلسلۂ الہ آباد جلد ۴ - حصۂ ۱ صفحہ ۳ - انگریزی انڈین لا رپورٹ نمبر ۲۱ سنہ ۱۸۷۱ع مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۷۱ع لچھمن سنگھ بنام کیسر وغیرہ

(۲) - دوزی لال بنام امیر سنگھ نمبر ۳۳ سنہ ۱۸۷۱ع مورخہ ۲۶ - نومبر سنہ ۱۸۷۱ع ویکلی نوٹ مطبوعہ ۱۸ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع -

(۳) - سلسلۂ مدراس جلد ۲ - حصۂ ۶ - جون سنہ ۱۸۷۸ع صفحہ ۲۴۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۲ - نومبر سنہ ۱۸۷۸ع راجا رام بنام رازونا جارا -

(۴) - سلسلۂ الہ آباد مورخہ ۴ - جنوری سنہ ۱۸۷۸ع نمبر ۴۰۷ - اگوری لال بنام شیام کرن ہفتہ وار سنہ ۱۸۷۸ع

اور جسمین جائداد زائد از سو روپیہ بطور کفالت مستغرق ہو شہادت مین واسطے نفاذ معاہدۂ ذاتی کے مستعمل ہو سکتی ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ رہن نامہ جسکی رجسٹری حسب ایکٹ ۳ سنہ [illegible] عمل مین آئی مستحق تقدم اوپر ایسی ڈگری کے ہے جو بعد رجسٹری بر بناء ایسی دستاویز رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ ماقبل کے حاصل کی گئی ہو۔ (۲)

دستاویز رجسٹری شدہ مدعی کو ڈگری مدعا علیہ پر جو بر بناء دستاویز غیر رجسٹری شدہ کے قبل نالش مدعی صادر ہو چکی ہو ترجیح نہین ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ رہن نامہ و ڈگری مدعا علیہ سازشی و فریبی نہین ہے اگر ڈگری مدعا علیہ نہوئی ہوتی تو دستاویز مدعا علیہ پر مدعی کو ترجیح تھی دفعہ مذکور حکم یا ڈگری سے متعلق نہین ہے۔ (۳)

رہن نامہ جسکی رجسٹری لازمی ہو خواہ اُسکے ساتھ قبضہ دیا جاوے یا نہ دیا جاوے بصورت نہ رجسٹری ہونے کے شہادت مین پیش نہین ہو سکتا اور نہ اُسکی بابت شہادت زبانی گذر سکتی ہے اور نہ قبضہ پر استدلال ہو سکتا ہے۔ (۴)

لیکن اگر معاملہ قابل تقسیم ہے اور رہن کے متعلق اجزا خارج کر دیے جاوینگے بعد پھر بھی

(۱)۔ سلسلۂ کلکتہ جلد ۹۔ حصہ ۷۔ صفحہ ۱۰۵۲۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۹۔ مارچ سنہ [illegible] الفت النسا عرف الٰہی جان بی بی بنام حسین خان۔

(۲)۔ سلسلۂ الہ آباد جلد ۸۔ حصہ ۱۔ جنوری سنہ [illegible] صفحہ ۳۴۳۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۶۔ نومبر سنہ [illegible] ہمالیہ بنک شملہ بنک لمیٹڈ۔

(۳)۔ صفحہ ۲۷۰۔ نمبر ۱۳۵۶۔ مورخہ ۱۳۔ جولائی سنہ [illegible] پنجاب تھ بنام لچھمن داس ویکلی رپورٹ ۱۰ اگست سنہ [illegible]

(۴)۔ نمبر ۸۵۔ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible] نمبر ۱۹۔ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible] نمبر ۲۲ و نمبر ۱۲۳۔ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible] نمبر ۱۲۶۔ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible] و نمبر ۱۰۔ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible]۔

راہن کی ذاتی ذمہ داری باقی رہی تو اُس صورت مین رہن نامہ صرف واسطے ثبوت زرِ رہن کے شہادت مین مقبول ہوسکتا ہے۔ (۱)

اگر مدعا علیہ کو تحریر رہن نامہ سے اقبال ہو تو پھر یہ عذر کہ رہن نامہ کی رجسٹری نہین ہوئی قابل لحاظ نہوگا کیونکہ مدعی کو اس صورت مین رہن نامہ کے پیش کرنے اور اُسکو ثابت کرنے کی ضرورت نہین ہوتی۔ (۲)

گو رہن نامہ مین جسکی رجسٹری لازمی نہین ہے تذکرہ اس رہن نامہ کا جسکی رجسٹری لازمی ہو ہو تاہم وہ شہادت مین مقبول نہین ہوسکتا۔ (۳)

جعل - ایک دائن نے جسکے تمسک زرنقد مین کچھ موضع بطور ضمانت مزید کفول تھا تمسک مذکور کو ازراہ فریب سطور پر بدلنے کے بعد کہ اُسسے یہ معلوم ہو کہ حصہ کثیر المقدار موضع مذکور مکفول ہے مدیون پر نالش واسطے دلاپانے زر تمسک مذکور کے بذریعہ نیلام حصہ کثیر المقدار مذکور کے دائر کی مدیون نے تحریر تمسک مذکور اور یہ امر کہ کچھ روپیہ اُسکی وجہ سے یافتنی تھا تسلیم کیا اس بحث کی نسبت کہ آیا ایسی صورت مین دائن مستحق دادرسی متعلقہ دعوے زرنقد اپنے تھا یا نہین یہ تجویز ہوئی کہ وہ مستحق نہین کیونکہ تمسک جسکی بنا پر نالش رجوع ہوئی بوجہ جعلی ہونے کے مسترد ہونا چاہیے اسلیئے نالش بحیثیت مرجوعہ ساقط ہوتی ہے۔ (۴)

(۱) - نمبر ۶ و ۸۸ و ۹۸ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۰۰ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۰ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۶۱۱ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۵۲۰ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۸۳ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۲۹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۰ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۱۸۲ -

(۲) - نمبر ۵۲ و ۱۳۱ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء

(۳) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۱۰ -

(۴) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۲ - گنگا رام بنام چندن سنگھ

ایک شخص نے جسکے پاس تین بھائیون مین سے ایک بھائی کا لکھا ہوا تمسک بنام اسکے تھا دو باقیہ بھائیون کے دستخط تمسک پر جعلی بنا لئے اور ایک نالش اسکی بنا پر بصورت تبدیل شدہ بنام تینون بھائیون کے دائر کی چونکہ جعل ثابت ہوگیا اسلیے عدالت مرافعہ اولے نے نالش کو مقابلہ ہرسہ مدعا علیہم کے ڈسمس کیا۔

تجویز ہوئی کہ فیصلہ صحیح ہے کیونکہ جو تبدیل نفس الامری تمسک مین کیجائے وہ اگر فریباً کی گئی ہو تو واسطے کالعدم کرنے تمسک کے کافی ہے جس شخص کی حفاظت مین وہ دستاویز ہو جو اسکے فائدہ کے واسطے تحریر کی گئی ہے اسپر یہ لازم ہے کہ اسکو اصلی حفاظت مین قائم رکھے اور کوئی تغیر اس دستاویز مین جو اہم ہو اسکو ناجائز کردیگا جبکہ ایک شخص بربنائے کسی ایسی دستاویز کی نالش کرے جسکی نسبت جب وہ شہادت مین پیش کیجائے یہ ثابت ہو کہ وہ فریباً بعلم مدعی تبدیل کی گئی ہے تو کوئی عدالت ایسی ترمیم کی اجازت نہ دیگی جس سے نامبردہ اسکی بنیاد پر اسکی اصلی حالت مین کامیاب ہو سکے۔ (۱)

مدعی نے جو رسیدین شہادت مین پیش کین انمین سے ایک رسید پر وصول کرنے کا مستحق نہین ہے کیونکہ اس کاغذ کے عنوان سے پایا جاتا ہے کہ جسوقت وہ مدعی کے پاس تھا اسوقت اسمین جعل کیا گیا اور مدعی اس جعل کا رسید مین اسکے پیش ہونے کے وقت پایا جاتا تھا کوئی جواب نہین کرسکا دستاویز کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ اس کاغذ مین سے جسپر رسید لکھی گئی تھی ایک بڑا ٹکڑا نیچے کے بائین گوشہ مین پھاڑ لیا گیا اور ایک تاریخ کاغذ اوپر کے سرے پر دائین گوشہ پر لکھدی گئی جو ظاہرا رسید کی عبارت سے غیر وقت اور غیر سیاہی سے اور غیر کے ہاتھ سے درج ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعی دستاویز مذکور کی مشتبہ حالت کی نسبت کوئی معقول وجہ نہ پیش کرسکا اور نہ اسنے ادا و ہمیشہ کا کوئی ہو واسطہ ثبوت دیا

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۷ - صفحہ ۱۱۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ - صفحہ ۱۸۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ - صفحہ ۱۰۳ -

اسلیے قرار دیا گیا کہ وہ ایسی ادائگی کے مجرا کرنے کا مستحق نہین ہے - (۱)

بمقدمۂ بقایا حساب یہ ثابت کیا گیا تھا کہ فریب سے زیادتی الفاظ مع سود - اصلی حصہ مین زیادہ کیا گیا ہے تجویز ہوا کہ دعوے مدعی اصل رقم کے واسطے بھی گو مدعا علیہ اسکا اقبال کرتا ہے قائم نہین ہوسکتا - (۲)

امر تجویز طلب یہ ہے کہ آیا جو دستاویز کی تاریخ مین تبدیل بدل کی گئی وہ تبدیل اہم ہو یا نہ بحث یہ کیجاتی ہے کہ وہ تبدیل اہم اسوجہ سے نہین ہے کہ مابین میعاد کچھ روپیہ وصول ہوا ہے اور اس وصول کی تاریخ سے دعوے اندر میعاد ہے پس کسی فریق کے حقوق اور ذمہ داری مین اس تبدیل سے کچھ فرق واقع نہین ہوتا ہے مگر ہماری دانست مین یہ تبدیل تبدیل اہم مین داخل ہے واسطے تصفیہ اس امر کے کہ آیا تبدیل اہم ہے یا نہین یہ امر دیکھنا چاہیے کہ اس تبدیل سے کس فریق کا حقوق اور ذمہ داری مین فرق آتا ہے یا نہین اس تبدیل تاریخ سے ذمہ داری مدیون مین فرق اہم آتا ہے کیونکہ اُس سے وسعت میعاد کی ہوتی ہے وصول سے جسکا ثابت ہونا عدالت ماتحت مین قرار دیا ہے تاثیر تبدیل مین کوئی فرق نہین آتا ہے مدعی بر بناء ایک معاہدہ کے دعویدار ہے جو معرض تحریر مین آچکا ہے اُس تحریر کی بناء پر وہ دعوے کا مجاز نہ ہے وہ تحریر بوجہ تبدیل تاریخ کی شہادت مین پیش نہین ہوسکتی ہے وہ دستاویز شہادت مین قرضہ کے بھی پیش ہونے کے لائق نہین ہے اس دستاویز بتغیر و تبدیل قبضۂ مدعی مین آئی ہے پس ہماری دانست مین مقدمہ قابل چلنے کے نہین ہے اگر کوئی قرضۂ سابقہ ہوتا جسکی بابت یہ دستاویز تحریر ہوئی تھی تو سوال دوسرا پیدا ہوتا اور دیکھو متعلق اس بحث کے انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحۂ ۳۹۹ - و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحۂ ۶۱۶ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحۂ ۱۴۸ و انڈین لارپورٹ

(۱) - نمبر ۲۲ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۱ء -

(۲) - نمبر ۱۰۳ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء

کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۳۴ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۰۲ - (۱)

حقوق ذمہ داری ہاے لاحقہ رہن

دفعہ ۶۰ - راہن کو استحقاق ہے کہ بعد واجب الادا ہو جانے اصل زر رہن کے جسوقت چاہے ایک وقت اور مقام مناسب پر زر رہن ادا یا حاضر کرکے مرتہن سے یہ دعوے کرے کہ

(الف) - مرتہن رہن نامہ راہن کو حوالہ کردے اگر کوئی ہو -

(ب) - جب مرتہن جائداد مرہونہ پر قابض ہو یہ دعوے کرے کہ مرتہن راہن کو قبضہ حوالہ کردے اور -

(ج) - جائداد مرہونہ کو راہن کے خرچ سے راہن کے یا اُس شخص ثالث کے نام جسکو راہن نامزد کرے پھر منتقل کردے یا اقرار نامہ لکھے -

(اور جب ارتہان بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہوا ہو) اسکی رجسٹری کرادے اس مضمون سے کہ ہر ایک استحقاق جو مضر راہن کے حق کا ہو جو مرتہن کے نام منتقل ہو گیا تھا کالعدم ہو گیا ہے -

بشرطیکہ وہ استحقاق جو اس دفعہ کی رو سے دیا گیا ہے -

فریقین کے فعل سے یا عدالت کے حکم سے زائل نہو گیا ہو -

استحقاق جو اس دفعہ کی رو سے دیا گیا ہے حق انفکاک رہن کہلاتا ہے اور مقدمہ جو اُسکے نافذ کرانے کے لیے ہو نالش انفکاک رہن کہلاتا ہے -

اس دفعہ کی کوئی عبارت اس مضمون کی کسی شرط کو باطل نہین کرتی ہے اگر وہ تاریخ جو واسطے ادائے اصل زر قرضہ کے مقرر ہوئی ہو گذر جائے یا کوئی تاریخ اُسکے ادا کے لیے مقرر نہوئی ہو تو مرتہن مستحق ہوگا کہ قبل ادا یا حاضر کرنے

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ - صفحہ ۲۳۹ -

زررہن کے اسکو اطلاع معقول دیجائے اس دفعہ کی کسی عبارت سے کسی شخص کو جو منجملہ جائداد مرہونہ کے صرف کسی حصہ مین حق رکھتا ہو یہ استحقاق نہوگا کہ صرف اپنا حصہ بذریعہ ادائے زر باقی ماندہ رہن کے جسکا بار بحساب رسدی اُسکے اوپر ہو فک الرہن کرائے الا اُس صورت مین کہ مرتہن نے یا اگر ایک شخص سے زیادہ مرتہن ہون کل اشخاص مرتہن نے حصہ کسی راہن کا کلاً یا جزاً حاصل کرلیا ہو۔

شرح۔ راہن اور اُسکے ورثا اور قائم مقام جنکو اُسنے حقوق منتقل کردیے ہون فک الرہن کراسکتے ہین۔ (۱)

لیکن حق فک الرہن اُسوقت تک قائم رہتا ہے جب تک کہ اراضی ڈگری زررہن مرتہن مین نیلام نہو جائے یا جب تک رہن بیع بالوفا بذریعہ تکمیل بیع کے مکمل نہو جائے (۲)

اور فک الرہن نہین ہوتا جب تک کہ اصل مع سود بشرح مقررہ یا جس حال مین کہ کوئی شرح مقرر نہوئی ہو بشرح ۱۲ فیصدی مرتہن کو دیا جاوے یا جمع کیا جاوے اگر معاہدہ پیشتر جاری ہونے ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء کے ہوا ہو تو یہ ضرور نہین کہ زیادہ شرح سود بہ نسبت ۱۲ فیصدی ادا یا جمع کیا جاوے۔ (۳)

زررہن مرتہن جو واجب الادا ہوتا ہے یا تو جائداد مرہونہ کے محاصل سے ادا ہوتا ہے یا اُن اشخاص سے جو جائداد مرہونہ کے فک الرہن کرانے کا حق رکھتے ہین کیونکہ حق مرتہن کا اراضی مرہونہ مین بہ نسبت راہن یا ورثا راہن کے کم ہے اور اگر وہ فک الرہن نہ کرائین تو مرتہن اور کسی کو اجازت فک الرہن کی نہین دیگا اور اسلیے مرتہن پابند نہین ہے کہ اپنا روپیہ لے لے اور حقیت چھوڑ دے تا وقتیکہ دعویدار فک الرہن کا حق ثابت نہو اور جو کوئی

(۱)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۔

(۲)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۔

(۳)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۔

شخص دعویدار فک الرہن کا ہو مرتہن اس سے اُسکے استحقاق فک الرہن کا ثبوت طلب کرسکتا ہے مثلاً کوئی شخص جو دعویدار فک الرہن بطور وارث یا قائم مقام راہن کے ہو تو اُسکو پیشتر تجویز مقدمہ کی ثابت کرنا ہوگا کہ وہ وارث یا قائم مقام راہن کا ہے۔ (۱)

اگر کوئی شخص باوجود حصول حق فک الرہن کے ادائے دین کے واسطے روپیہ پیش کرے اور مرتہن منظور نہ کرے تو بشرطیکہ اُس روپیہ کا طرف سے راہن کے دیئے جانے کا ذکر نہوا ہو راہن اُس سے مستفید نہیں ہوسکتا اسی طرح ایک دائن نے ایک ڈگری برخلاف اپنے مدیون کے حاصل کی اور بذریعۂ قرقی و نیلام چند قطعہ مدیون کی ڈگری جاری کرانے کا ارادہ کیا لیکن وہ اراضیات بذریعۂ بیع بالوفا کے رہن ہونے کے سبب سے قرق نہوسکیں ڈگریدار نے بجائے قرقی کے زررہن واجب الادا عدالت میں جمع کیا اور نالش فک الرہن کی دائر کی تجویز ہوئی کہ اُسکو کوئی استحقاق فک الرہن کا نہیں ہے بعد ازاں راہن نے نالش فک الرہن بدین بیان کہ استحقاق فک الرہن (جو زائد المیعاد ہوچکا تھا) ڈگریدار کے روپیہ جمع کرنے کے باعث سے قائم ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ زررہن راہن کا نہیں ہے اور اُسکی طرف سے یا اُسکی نفع یا تکمیل بیع کے ضرر سے جائداد کو محفوظ رکھنے کے واسطے امانت نہیں ہوا ہے لہذا یہ متصور ہوگا کہ امانت کنندہ نے بذریعۂ قرقی و نیلام جائداد کے اپنی یافتنی ادا کرنے کے واسطے امانت کیا ہے۔ (۲)

مقدمۂ ہذا میں راہن کے نام یا اُسکی اجازت سے روپیہ امانت ہونے کی صورت میں دائن اور راہن دونوں استفادہ کرسکتے ہیں یعنے دائن فک الرہن کا مجاز ہوتا اور راہن کی حیثیت فک الرہن کی نسبت تمادی مؤثر نہوتی کیونکہ اس حالت میں وہ

(۱)۔ صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۲ء صفحہ ۴۸ و صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۱ء صفحہ ۲۰ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۸۔

(۲)۔ سلکٹ رپورٹ صفحہ ۵۴۔

از طرف راہن امانت ہونا متصور رہوتا ۔ (۱)

دائن فارق کو بحیثیت دائن کوئی حق انفکاک ایسے رہن کا حاصل نہین ہے جو اُسکی قرقی سے پہلے وجود پذیر ہوا ہو ۔ (۲)

ایک شخص جو راہن کے ماتحت ہے ایسا جیسا کہ صرف مقرری دار جسکا کھاتہ زیر رہن ہے فک الرہن کا استحقاق نہین رکھتا ۔ (۳)

اگر رہن نامہ مین میعاد انفکاک رہن مندرج نہو تو راہن کو ہر وقت مین اختیار انفکاک رہن حاصل ہے اور اگر کسی رہن نامہ کی عبارت ایسی بے ربط ہو کہ اُسکی تعبیر کئی طرح سے ہوتی ہو تو حاکمان عدالت اُسکی عبارت سے ہمیشہ ایسے معنی مفہوم کرینگے جو بحق راہن مفید ہون ۔ (۴)

زر تمسک جسکا ادا کیا جانا مثل زر رہن کے قرار پایا ہو شامل زر رہن کے متصور ہوتا ہے (۵)

تسلیم حق رہن سے بھی میعاد سماعت کی شروع ہو جاتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین مدعا علیہم نے کاغذات دیہی وقت بندوبست کو جسمین جائداد کا رہن ہونا لکھا تھا تصدیق کیا گو کاغذات مال مین نام راہن مندرج نہ تھا تاہم تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم نے استحقاق راہن و حق راہن بغرض حفاظت میعاد تسلیم کر لیا ۔ (۶)

(۱) ۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۹ ۔

(۲) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۶۶۳ ۔

(۳) ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴ و نمبر ۱۲۴ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۹ء

(۴) ۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۲۲ مورخہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۸ء بلجو مدعی بنام گنگو ۔

(۵) ۔ ہنومان پرشاد بنام شیو نراین مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۸۶۱ء نمبر ۲۴۳ صفحہ کتاب اردو ۱۲۰ ۔ صدر دیوانی آگرہ ۔

(۶) ۔ دیا چند بنام سرفراز مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۸۷۸ء سلسلہ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۴ ۔ انڈین لا رپورٹ و دیا چند بنام شیراز مورخہ ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۷۹ء سلسلہ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۱۱ ۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب رہن کسی جائداد کا مشترکاً بلاتخصیص ہو تو کل جائداد ذمہ دار زر رہن ہے مرتہن کو یہ اختیار نہین ہے کہ زر ادا کردہ ایک راہن کو خود اسی راہن کی بابت سمجھے اور اسکے حصہ کو مواخذہ داری مزید سے بری کردے۔ (۱)

انفکاک جزو جائداد مرہونہ

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ خریدار حق انفکاک جزو جائداد مرہونہ مستحق کل انفکاک جائداد مرہونہ کا ہے۔ (۲)

رہن مشترکہ مین ایک راہن کو اختیار انفکاک رہن بادائے زر رسدی نہین ہے کل زر رہن ادا کرکے کل جائداد انفکاک رہن کراسکتا ہے بعدہ دوسرے راہن جو شریک انفکاک ہون انکو اختیار رہوگا کہ زر رہن نقب رحصہ رسدی اپنے مع اخراجات انفکاک کرانے والے کو ادا کرکے قبضہ اپنے حصہ کا حاصل کرین۔ (۳)

اپیلانٹ مرتہن دو علاقہ کا تھا حالت رہن مین ایک علاقہ نیلام ہو کر خریداری مرتہن مین آیا قائم مقام راہن نے دعوے انفکاک صرف علاقہ محفوظ ماندہ کا کیا دعوے باوجود مشترک ہونے جائداد مرہونہ کے جائز قرار پایا۔ (۴)

حصۂ چہارم کے خریدار نیلام مدعیان ہین اور مدعا علیہم نے کل حقیت اجمالا رہن کیا بعد اسکے راہن نے تین حصہ مرتہن کو بیع کردیا صرف حصۂ متنازعہ پر دخیل ہا اسصورت مین مدعی کو لقدر زر رہن متعلقہ حقیت باقی کا جمع کرکے دعوے انفکاک جائز تجویز ہوا۔ (۵)

وسیاویز مین بشرط انفکاک بحالت ادائے کل زر رہن یکمشت بلاتفصیل حصص راہنان کے

---

(۱)۔ چندر کا سنگھ بنام بھو کرسنگھ مورخہ ۱۳ مئی ۱۸۸۶ء نمبر ۱۶۹ صفحہ ۹۰۶ سلسلۂ الہ آباد جلد ۲ حصہ ۳

(۲) انس جابرون بنام دامنارا مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء سلسلۂ مدراس جلد ۲ حصہ ۱ صفحہ ۲۲ انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۳)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۹ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۵۳ء محمد عبدالجلیل بنام مسماۃ مٹرو۔

(۴)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ نمبر ۱۳۰۳ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۸ء وجھالی رام بنام رام دیال۔

(۵)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۵۳ء دلیپ نراین بنام مسماۃ رگنیش۔

درج ہے لہذا دعوے انفکاک جزو جائداد مرہونہ کا ناجائز قرار پایا۔ (۱)

اراضی مرہونہ مشترکہ کے مالک کو اختیار ہے کہ بلا شمول دوسرے شریک کے نالش انفکاک رہن کل اراضی مرہونہ کی کرے مگر یہ اختیار نہیں ہے کہ نالش فک الرہن اپنے حصہ خاص کی جداگانہ کر سکے۔ (۲)

ایک راہن کو اختیار انفکاک رہن کل جائداد مرہونہ کا حاصل ہے مگر واصلات فاضل صرف بقدر اپنے حصہ کے پاویگا۔ (۳)

راہن باداے کل زر رہن جائداد کو فک الرہن کرا سکتا ہے جزو جائداد کی فک الرہن کرانے کا مجاز نہیں ہے۔ (۴)

سو موضع بذریعۂ ایک رہن نامہ کے رہن ہوے ایک موضع کا حق راہنی مدیون نے خرید کیا اور بارہ موضع کا حق راہنی خود مرتہن نے خرید کیا تھا تجویز ہوئی کہ مدعیان مجاز دعوے فک الرہن اپنے موضع خرید کردہ کے مع دیگر تین موضعات باقی ماندہ کے ہیں (۵)

راہن واحد یا اُسکا وارث بصورت ادا ہو جانے زر رہن کے استحقاق رکھتا ہے کہ واسطے فک الرہن مداخلت اپنے حصہ کے دعویدار ہو دوسرے حصہ داران راہن مجاز ہیں کہ جو چاہیں کریں۔ (۶)

مدعی مستحق انفکاک رہن کل حصہ کا ہے بباعث اسکے کہ اُسنے اپنا استحقاق بہ نسبت

(۱)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۰۵۔ مورخہ ۱۸۔ فروری سنہ ۱۸۶۵ء امداد خان بنام جان جیمس صاحب۔

(۲)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۳۸۶۔ مورخہ ۱۹۔ مارچ سنہ ۱۸۶۵ء سوک سنگھ بنام اکبر علی۔

(۳)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۲۴۸۔ مورخہ ۲۵۔ فروری سنہ ۱۸۶۶ء ہر سنگھ بنام پرسرام۔

(۴)۔ نظیر صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۹۲۔ مورخہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۲ء سوبھاچند بنام گردھاری لال۔

(۵)۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۶۔ کتاب اردو مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۸۶۸ء نواب احمد علیخان بنام جواہر سنگھ۔

(۶)۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹۔ کتاب اردو صفحہ ۳۶ کتاب انگریزی نمبر ۲ مورخہ ۲۔ جون سنہ ۱۸۶۸ء ہردیو بنام گنیشی لال

ایک نصف کے بذریعۂ خریداری ثابت کیا ہے۔ (۱)

حق راہن دو موضع کا جو بالاجمال رہن ہوئے تھے بایفاء ڈگری شخص ثالث کے نیلام ہوا ایک جزو اُسکا مدعی نے اور ایک جزو خود مرتہن نے خرید کیا تو ایسی حالت مین مدعی مستحق فک الرہن کرانے اپنے حصہ کا بلحاظ مالیت حصۂ جائداد مرہونہ بحساب رسدی ہے۔ (۲)

مدعی راہن مستحق ۲-بسوہ کا ہے اور اُسنے اپنی حقیت کو بیع نہین کیا اور چونکہ مدعا علیہ نے جائداد مرہونہ یا کوئی جزو اُسکا بذریعہ بیع حاصل کیا ہے لہذا مدعی مستحق اسکا ہے کہ باداء حصۂ رسدی انفکاک رہن کرالے۔ (۳)

معاملۂ رہن مشترک تھا اور راہنان مشترکا مواخذہ دار مرتہنان بابت کل قرضۂ رہن باستثناء اُسقدر کے ہین جو بذریعۂ معاملات خریداری حقوق چند راہنان منعقدہ مرتہنان کے زائل ہوگیا ہے لہذا نالش مدعیان باستدعاء انفکاک رہن اپنے حصص جائداد مرہونہ کے بذریعۂ اداے زر رسدی قرضۂ رہن کے جائز نہین ہے۔ (۴)

جب کل مالک کسی جائداد کے رہن کرنے مین شامل ہون اور بعد ازان مرتہن خود جائداد مذکور کو منجملہ راہنان کے ایک راہن سے خرید کرے کہ جسکی وجہ سے حقیت مشترکہ رہن کی زائل ہو جائے اور منجملہ راہنان کے ایک راہن خاص اپنا حصہ او حصۂ (ب) ثانی راہن دیگر کے انفکاک کرانے کا دعوے کرے تو تجویز ہوئی کہ نامبردہ اپنے خاص حصہ کے فک کرانیکا مستحق ہے لیکن (ب) کے حصہ کو خلاف مرضی مرتہن کے انفکاک نہین کراسکتا۔ (۵)

(۱) - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۳۴-کتاب اردو صفحہ ۲۵-کتاب انگریزی نمبر ۱۲۲ مورخہ ۳-جولائی ۱۸۹۶ء مقدمہ مسمی ...

(۲) نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۲-کتاب اردو ۸۸-کتاب انگریزی نمبر ۱۹۲۲ مورخہ ۱۲-جنوری ۱۸۹۶ء مقدمہ شتاب سنگھ بنام مصری لال-

(۳) نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۵-کتاب اردو صفحہ ۴-کتاب انگریزی نمبر ۱۱۸۳ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۹۶ء کیسری بنام سیٹھ روشن لال-

(۴) نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۷-کتاب اردو صفحہ ۳۹-کتاب انگریزی نمبر ۲۲۹ مورخہ ۸ جون ۱۸۹۶ء مقدمہ اکرم سنگھ بنام ہرنام سے-

(۵) جلسۂ الہ آباد جلد ۴ حصہ ۸ صفحہ ۷۵-کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۸۸۱ء نمبر ۲۰ جنوری ... بنام پیدن لال-

خریدار حق انفکاک جزو جائداد مرہونہ مستحق انفکاک کل جائداد مرہونہ کا ہے ۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ اُن مقدمات مین جسمین راہن کو ختیار بشرع نالش دلاپانے جزو جائداد مرہونہ کے حاصل ہے قرضہ مذکور منقسم اوپر کل جائداد کے متصور ہوگا اور نہ بہ نسبت جزو جائداد متدعویہ زراصل تعداد رسدی قرضہ کے جسکی بابت جائداد مذکور قابل مواخذہ ہو سمجھی جاویگی ۔ (۲)

جب مرتہن دخیل حق کسی جائداد مرہونہ مین حاصل کرے تو وہ واسطے حوالہ کردینے جائداد مرہونہ کے وقت ادائے زررہن کے مجبور نہین کیا جاسکتا جب تک کہ راہن بذریعہ نالش باضابطہ تقسیم کے مناسب طور پر حصص مالکان شریک کو متحقق نکرا دے ۔ (۳)

اس امر سے کہ منجملہ چند راہنان کے ایک کو حق انفکاک رہن حصہ ایک راہن کا بہ نسبت جائداد مرہونہ کے حاصل ہو منجملہ راہنان کے کسی دیگر راہن کو حق انفکاک رہن اپنے حصہ جائداد مرہونہ کا حاصل نہین ہوتا ۔ (۴)

نالش مین جو منجانب بعض شریک راہنان واسطے انفکاک کل جائداد مرہونہ کے اس بنیاد پر رجوع ہوئی تھی کہ زررہن بذریعہ زر منافع ادا ہوگیا تجویز ہوئی کہ مدعیان صرف اپنے حصص خاص کا دعوے کرسکتے ہین اور عدالت مرافعہ اولے کو تجویز متعدد حصص مذکور بعد بنانے فریقین دیگر راہنان شریک کے کرنا چاہیے ۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ چونکہ نالش واسطے انفکاک اُس کل بقیہ جائداد مقبوضہ مرتہن کے ہے ۔ لہذا نالش قائم نہین رہ سکتی جب تک کہ کل باقی اشخاص جنکو حق انفکاک رہن مین

(۱) سلسلۂ مدراس جلد ۴ حصہ ۱۲ یعنی جولائی ۱۸۸۱ء صفحہ انگریزی ۲۲ نمبر ۴ ۳ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۸۸۱ء آسن بیلا براون تھن بنام استاراؤ

(۲) سلسلۂ بمبئی جلد ۲ حصہ ۵ صفحہ ۲۴۳ ۔ مورخہ ۱۳ ۔ فروری ۱۸۷۷ء بالاکشن دھوند بنام نامک دیکا ۔

(۳) ۔ مدراس جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۱۹ ۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ میر اکبر بنام بیجا ناتھ ۔

(۴) ۔ سلسلۂ الہ آباد جلد ۵ حصہ ۹ صفحہ ۲۷ ۔ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۳ء مہتاب راے بنام سنت لال ۔

(۵) سلسلہ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۵ یعنی ۱۸۷۶ء صفحہ ۲۳ نمبر ۲۳۳ ۔ مورخہ ۳ ۲ فروری ۱۸۷۶ء فقیر بخش بنام صادق علی ۔

تعلق ہے بحیثیت شریک مدعی یا مدعا علیہ کے حاضر ہون بغیر انکی حاضری کے نالش کی تجویز باضابطہ طور پر نہین ہوسکتی اور یہ عذر وقت مناسب پر نہین کیا بنظر حالات جائز نہین۔ (۱)

رہن مشترک مین چند راہنان اپنے حصص کو منجملہ جائداد مرہونہ کے بادائے زر رہن رسدی کے نہین چھوڑا سکتے بلکہ کل مطالبہ رہن کا ادا کرنا واسطے فک الرہن کے لازم ہے۔ (۲)

مشتری ایک حصہ اُس جائداد مرہونہ کا جو بالاجمال رہن کی گئی ہو اپنے حصہ مرہونہ کو نہین چھوڑا سکتا تاوقتیکہ مشتری مذکور کل زر رہن اور دیگر قرضہ جو جائداد مرہونہ پر حصہ ارکان مفرداً یا مجملاً لیا ہوا ادا نکرے اور جبکہ راہن بعد رہن کے کچھ روپیہ مشروط الرہن اس شرط سے لیتا ہے کہ یہ روپیہ بشمول زر رہن کے ادا کیا جاویگا تو ایسا معاہدہ واسطے قائم کرنے موخذہ قرضۂ مابعد کے زر رہن پر کافی ہے۔ (۳)

جب دو یا زیادہ مرتہن کسی جائداد کے ہون اور اُنمین سے ایک کچھ حصہ جائداد مرہونہ کا خریدلے اور دوسرے مرتہن باقی ماندہ حصہ خریدلے تو دو مرتہنان مشتری مین سے کوئی اپنا حصہ مشتریہ بغیر فک الرہن کرانے کل جائداد کے فک الرہن نہین کرا سکتا البتہ بعد فک رہن کرانے کل کے اُسکو منصب نالش دلایانے حصہ رسدی کا بنام مشتری کے حاصل ہے۔ (۴)

مالک حصہ حق انفکاک رہن کل جائداد مرہونہ کو مرتہن سے بعد ادا کرنے کل زر رہن کے انفکاک کرا سکتا ہے اور اُسکو حصہ مالک مشترک پر بابت حصہ رسدی اُس روپیہ کے جو اُسنے انفکاک رہن مین خرچ کیا ہو حق کفالت حاصل ہوتا ہے اور یہ استحقاق یا حق مثل دیگر

(۱) - سلسلہ بمبئی جلد ۹ - حصہ ۳ - سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۲۸ - نمبر ۱۲۴ - مورخہ ۱۳ - دسمبر سنہ ۱۸۸۴ء راگھو سالوی بنام بال کرشن۔

(۲) - ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۱۸ - جون سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۱ - سالگرام بنام بارن رائے -

(۳) - ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۹ - نومبر سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۶۱ - بھگواندس بنام محمد جعفر وغیرہ -

(۴) - ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۹ - مئی سنہ ۱۸۶۸ء سوبھا ساہ وغیرہ بنام اندرجیت وغیرہ -

حقوق نامبردہ مالکیت کے قابل انتقال ہے۔ (۱)

نالش انفکاک رہن مین ڈگری برضامندی اس مضمون سے صادر ہوئی کہ جائداد غیر منقولہ بروقت ادا کیے جانے زرمعین کے قابل انفکاک ہے لیکن ڈگری مذکور مین کوئی حکم یہ نتھا کہ بحالت عدم ادا اے زر مذکور کے رہن بیعبات ہوجاوے ڈگری ہذا جاری نہین ہوئی تین برس بعد حق حقوق راہن در قبع جائداد مذکور کو مدعی نے بصیغۂ اجراء ڈگری خرید کیا تب مدعی نے مرتہنان پر نالش انفکاک جائداد مرہونہ مذکور دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق انفکاک رہن ہے۔ (۲)

سنہ ۱۸۷۳ع مین (ر) نے سات قطعات اراضی بعوض مبلغ تین سو روپیہ کے پاس (ا) کے رہن کیے سنہ ۱۸۷۵ع مین (م) نے حقوق (ر) واقعہ قطعہ (م) خرید کیے سنہ ۱۸۷۸ع مین (ر) نے قطعہ نمبرہ کو ساٹھ روپیہ ادا کر کے فک الرہن کرالیا رہن نامہ باقی بقیہ قطعات کا دس بعوض مبلغ دوسو روپیہ کے تحریر کردیا تجویز ہوئی کہ (م) مستحق انفکاک قطعۂ ایک و دو باداے نقد ادرسدی قرضۂ رہن اول کے ہے۔ (۳)

(ت) نے باجراء ڈگری زرنقد کے اراضی (س) کی نیلام کرا کے سنہ ۱۸۶۲ع مین خرید کی اور سنہ ۱۸۶۹ع تک قابض رہا سنہ ۱۸۶۳ع مین زید نے ایک ڈگری بنام (س) حاصل کی جسکی رو سے اراضیات خرید کردہ (ت) و دیگر اراضیات (س) مستوجب اداے زر رہن تعدادی الیک عانا قرار پائی تھین سنہ ۱۸۶۹ع مین زید نے باجراے اس ڈگری کے اراضیات مقبوضہ (ت) قرق و نیلام کرا کے خرید کین ایک نالش مین جو زید نے واسطے بیدخلی (ت) کے

(۱) سلسلۂ بمبئی جلد ۸ حصہ ۱۰ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ع صفحہ ۴۹۷ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۸۸۳ع ذہل یلکنٹھ بنام وشواش راؤ۔

(۲) سلسلۂ مدراس جلد ۷ حصہ ۹ صفحہ ۳۰۲ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ برماندی بنام انگانا۔

(۳) سلسلۂ مدراس جلد ۹ حصہ ۱۰ صفحہ ۳۵۴ مورخہ ۴ مارچ سنہ ۱۸۸۶ع سبرامانین بنام سنداین۔

دائر کی تجویز ہوئی کہ زید مستحق دلاپانے اراضیات کا ہے بجز اسکے کہ رت ، کُل زر ڈگری زید کا ادا کرے۔ (۱)

نالش انفکاک رہن کا نمونہ نمبر ۱۱۰ پر ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ع مین تحریر ہے عرضی دعوے جہانتک ممکن ہو اُسی نمونہ کے موافق ہونا چاہیے۔

مجکو اس موقع پر تذکرہ میعاد سماعت و رسوم اسٹامپ و اختیار سماعت عدالت کا بھی کرنا منظور ہے اُسکو بھی مختصر طور پر بیان کرتا ہون۔

میعاد نالش فک الرہن

نالش بنام مرتہن واسطے انفکاک رہن و دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ مرہونہ کے ساٹھ برس کے اندر اُس تاریخ سے جبکہ حق انفکاک کا یا دلاپانے قبضہ کا پیدا ہوو دائر ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ تمام دعوے انفکاک کے جو بذریعۂ دستاویز رہن جائداد غیر منقولہ واقع برٹش ہندما پیدا ہوے ہون اور اُس دستاویز کی تکمیل قبل یکم مئی سنہ ۱۸۶۳ع کے ہوئی ہو اُنپر قواعد حد سماعت جو قبل تاریخ مذکور اُس ملک مین نافذ تھے مؤثر ہونگے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب تک تعلق راہن و مرتہن کا درمیان فریقین مقدمہ کے باقی ہے اُسوقت تک قانون حد سماعت مقدمہ مذکور سے متعلق نہوگا۔ (۳)

خریدار ایسی جائداد نے جو دوسری جگہ رہن تھی نالش انفکاک رہن مع دخلیابی اس بیان سے دائر کی کہ مطالبہ مرتہن منافع جائداد مرہونہ سے وصول ہوگیا اس مقدمہ مین راہن اصل مالک اس بیان سے عذردار ہوا کہ خریدار نے تاریخ خرید سے تین برس کے اندر نالش دخل کی نہین کی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی تمادی ایام

(۱) - مدراس جلد ۵ صفحہ ۳۸۵ - انڈین لا رپورٹ تماپا بنام لکشما ما -

(۲) - مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع -

(۳) - نظیر نمبر ۳ صفحہ ۲۹۵ - کتاب دلچسپ انڈین لا رپورٹ انگریزی مدرسین صاحب اینی دیکلی رپورٹ بحث رہن -

عارض نہین ہے - (۱)

اس ضمن کو دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے ساتھ ملاحظہ کرو -

ذی علم ولیئق مسٹر میکفرسن صاحب حاکم ہائی کورٹ کلکتہ اپنے قانون رہن کی دفعہ ۳ ۔ ۵۴ - مین ارقام فرماتے ہین کہ اگر کوئی اقرار حق راہن کی بابت اندر میعاد مرتہن کرے تو یہ ضرور نہین ہے کہ بنام راہن کے لکھا گیا ہو یہی کافی ہے کہ وہ تحریری و دستخطی ہو کسی طرح کسی کے نام لکھا گیا ہو مگر تسلیم حق راہن کی ہوئی ہو ایک شخص کی نالش انفکاک رہن کی عدالت مرافعہ اولے سے اس تجویز کے ساتھ ڈسمس ہوئی کہ رہن کا ہونا قبل عملداری سرکاری معلوم ہوتا ہے اسوجہ سے تمادی عارض ہے ہائی کورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ تمادی عارض نہین ہے کیونکہ اقرار مرتہن جو سنہ ۱۸۲۵ء مین ہوا تھا اُس سے شمار میعاد کا ہونا چاہیے - (۲)

عبارت دستخطی مرتہن جو واجب العرض پر ہون اقبال کی حد تک پہونچتے ہین اور شمار میعاد کے واسطے کافی ہین - (۳)

اگر جائداد منضبطہ کا بندوبست مرتہن کے ساتھ ہوجاوے تو حق انفکاک رہن زائل نہین ہوتا اور ایسا قبضہ مخالف راہن کے دخل وحق کا نہین ہوتا - (۴)

تجویز ہوئی کہ جو اقرار مرتہن نے نسبت استحقاق راہن کے روبرو ڈپٹی کلکٹر بندوبست کے کیا تھا اور اسپر دستخط ثبت کیے تھے شمار میعاد جدید کے واسطے کافی ہے - (۵)

---

(۱) - نظیر نمبر ۳۰۳ - جزو ۳۰ - کتاب مذکور -

(۲) - ایشری سنگھ اپیلانٹ نمبر ۹ ، ۳ - مورخہ ۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۸۲ء -

(۳) مسماۃ حاکسی کنور بنام بھوانی پرسہاے مورخہ ۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۱۶۹ - صدر دیوانی آگرہ -

(۴) مسماۃ امراو بیگم بنام نظام النسا مورخہ ۳۰ - نومبر سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۱۲۳۹ - صدر دیوانی آگرہ -

(۵) - علی حسن بنام رام دیال ۲۴ - مارچ سنہ ۱۸۸۱ء نمبر ۲۴۱ - ہائی کورٹ الہ آباد -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ وہ اقرار جس سے میعاد سماعت کی تجدید کیجاوے ضرور ہے کہ اندر ساٹھ برس تاریخ رہن سے ہو چونکہ اس مقدمہ مین اقرار وارثان مرتہن بعد انقضاء ساٹھ سال ثابت ہوا لہذا تجویز ہوئی کہ وہ اقرار کافی نہین ہے اور تمادی عارض ہے-(۱)

ہائی کورٹ کلکتہ سے ایک مقدمہ مین جسکے حالات یہ تھے کہ عمرو نے اپنی جائداد بکر کے پاس سنہ ۱۸۴۳ء مین رہن کی اور عمرو سنہ ۱۸۴۸ء مین مرگیا سنہ ۱۸۵۳ء تک مرتہن ہندہ عمرو کے پسر کی زوجہ کو اُسکا قائم مقام سمجھتا رہا سنہ ۱۸۵۳ء مین ہندہ نے رہن نامہ جدید تحریر کردیا جسمین بہت سی شرائط لکھی گئین خالد برادرزادہ عمرو نے دعوے بنام مسماۃ ہندہ و بکر مرتہن واسطے انفکاک رہن منعقدہ سنہ ۱۸۴۳ء اور منسوخی رہن سنہ ۱۸۵۳ء کے بنام عمرو دائر کیا تجویز ہوئی کہ ایسے دعوے کے واسطے میعاد بارہ سال ہے-(۲)

تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم جنہون نے کل حقیت مرہونہ کو انفکاک کر کے قبضہ حاصل کیا ہے بمقابلہ دیگر حصہ داران شریک قائم مقام راہن کے بحیثیت مرتہن کی رکھتے ہین اور نالش مدعی انفکاک رہن و قبضہ سے میعاد نالش انفکاک رہن جو بمقابلہ راہن ہوتی ہے متعلق ہے-(۳)

مرتہن کے محض بیان حق مخالف سے اُسکا قبضہ مخالفانہ نہین ہو جاتا وہ میعاد ساٹھ سال گھٹ نہین سکتی جو از روے قانون راہن کو واسطے نفاذ اپنے حق انفکاک اور بذریعہ نالش چارہ کار کے استدعا کرنے کے واسطے دی گئی ہے چنانچہ درحالیکہ بعض جائداد غیر منقولہ جون سنہ ۱۸۵۸ء مین ایسی میعاد کے واسطے رہن کی گئی جو جون سنہ ۱۸۶۴ء مین منقضی ہوئی اور جولائی سنہ ۱۸۶۳ء مین حق انفکاک کر اُسنے جائداد مذکور کا بذریعہ بیع بنام

(۱)- محمد عبدالرزاق بنام آصف علی شاہ مورخہ ۲۹ مئی سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۵۱۶- ہائی کورٹ الہ آباد-

(۲)- نندکمار لال بنام برج بھوکے سنگھ جلد ۴- دامین رپورٹ صفحہ ۶۳-

(۳) - صفحہ ۱۵۲- مورخہ ۱۰- جون سنہ ۱۸۷۱ء رگھبیر سہاے بنام بنیاد علی وغیرہ ویکلی رپورٹ مطبوعہ جولائی سنہ ۱۸۷۱ء- الہ آباد-

مرتہن منجانب ایسے شخص کے جسکو ایسا انتقال کرنے کا اختیار نہین تھا منتقل ہوا اور مرتہنان سے نے حق ملکیت نسبت جائداد مذکور باعتبار بیع کے پیش کیا ایک نالش مین جو واسطے انفکاک کرانے جائداد کے مارچ سنہ ۱۸۸۰ء مین دائر ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ نالش مذکور اسوجہ سے ممنوع السماعت نہین ہے کہ وہ مابین عرصہ دوازدہ سال کے تاریخ بیع سے دائر نہین کی گئی تھی - (۱)

راہن کا حق انفکاک شخص ثالث کے قبضۂ مخالفانہ زائد از بارہ سال سے جو بمقابلہ مرتہن کے ہو زائل نہین ہوسکتا ایسا شخص مرتہن کے قبضہ پر دست انداز ہے ور اسی طرح قابض ہوسکتا ہی جسطرح کہ مرتہن قابض ہے اور راہن ساٹھ سال کے اندر فک الرہن کرا سکتا ہے - (۲)

رہن نامہ ۱۸۶۹ء کا میعادی ۱۰ - سال تھا مرتہن قابض حقیت تھا دیگر شرائط رہن نامہ بخوبی دریافت نہین ہوتی تھین نالش انفکاک الرہن دسمبر سنہ ۱۸۸۰ء مین دائر ہوئی تھی عدالت ماتحت سے یہ تجویز ہوئی کہ مدعی خریداری سے بارہ سال کے اندر دعوے فک الرہن کر سکتا تھا دعوے تمادی پذیر ہے اور مد ۱۴۷ - ایکٹ تمادی کے متعلق ہے عدالت ماتحت سے نے اس دعوے کو دعوے قبضۂ اراضی تصور کیا تجویز ہوئی کہ تجویز عدالت ماتحت غلط ہے درمیان فریقین تعلق راہن و مرتہن کا مسلمہ ہے پس بلا فہمید حساب اور انفکاک رہن کے محض نالش قبضہ جائز نہین ہوسکتی پس مد ۱۴۸ - متعلق دعوے کے ہے میعاد رہن نامہ مین ۱۰ - سال کی ہے رہن نامہ دخلی تھا یہ ثابت نہین ہے کہ راہن قبل ۱۰ - سال کے فک الرہن کرا سکتا تھا پس شمار میعاد کا بعد دس سال کے ہوگا اور اس لحاظ سے دعوے اندر

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۵۵ - نمبر ۴۹ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء نمبر ۱۲۴ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء نمبر ۱۲۲ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۹۳ - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۴ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۴ -

(۲) - بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۵۰ و نمبر ۱۵۸ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۶۶ء -

میعاد کے ہے۔ (۱)

زمین متنازعہ کے اصلی مالک کی جگہ اسکی بیوہ (الف) زمین پر قابض ہوئی (الف) کی وفات پر سنہ ۱۸۷۳ء مین اُسکی دختران (ب) و (ج) نے قبضہ کرلیا گو مدعیان در اصل مستحق قبضہ تھے (ب) و (ج) نے اس زمین کے قطعات مع قبضہ (د) اور (ہ) کے پاس علی الترتیب اگست سنہ ۱۸۷۸ء اور جون سنہ ۱۸۷۹ء مین گرو کردی اگست سنہ ۱۸۸۵ء مین مدعیان نے (ب) اور (ج) پر کل ملکیت کے قبضہ کے لیے نالش کی اور زمین ڈگری پائی اُلا مدعیان نے مرتہنوں کو فریق نالش نہ بنایا اور اسیلیے ان قطعات کا قبضہ نہ لے سکے جو اُنکے پاس رہن تھی (الف) کی وفات سے بارہ سال گذر جانے کے بعد اُنھون نے اس دادرسی کی نالش کی مرتہنان نے عذر کیا چونکہ ہمارے راہنان اور خود ہم بارہ سال سے زیادہ مخالفانہ قابض رہ چکے ہین اسیلیے یہ مقدمہ زائد المیعاد ہے قرار پایا کہ یہ عذر ناکام رہتا ہے (ب) و (ج) کا قبضہ بیجا مداخلت کنندون کا قبضہ تھا جبکہ اُسکا حق مخالفانہ قبضہ سے پختہ ہورہا تھا وہ اُسکو منتقل کرسکتی ہے اور اُنکے قبضہ کی میعاد کے فائدہ کا دعوے منتقل الیہ کرسکتا تھا لیکن اس تسلسل قبضہ سے صرف اس صورت مین فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے کہ ہر دو کے حقوق یا تو وہی ہون یا ویسے ہی قسم کے ہون چونکہ مرتہن کا استحقاق ملکیت مالک کے حق ملکیت سے صریحاً جداگانہ ہوتا ہے اسیلیے مرتہنان کو یہ اجازت نہین دیجاسکتی ہے کہ خاص اپنے قبضہ کی میعاد مین وہ میعاد بھی داخل کرلیوے جسمین اُسکے راہنان قابض تھے۔ (۲)

ایک نالش مین جو راہن نے مرتہن پر انفکاک رہن کے واسطے دائر کی تھی یہ ظاہر ہوا کہ واقعی قبضہ ایک فریق ثالث کے ہاتھ مین تھا جسنے مدعا علیہ بنائے جانے پر اپنا استحقاق ایسا پیش کیا جو کسی طرح سے مرتہن سے حاصل نہ کیا گیا تھا بلکہ ایک غیر شخص سے جسکو

(۱)۔ ویکلی نوٹ مورخہ ۲۸۔ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء صفحہ ۱۴۳۔

(۲)۔ نمبر ۸۹ ۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۵ء۔

اُسنے اصل مالک بنایا اور وہ استحقاق اُسکا بارہ سال سے زیادہ کے قبضہ مخالفانہ بر خلاف ہر دو راہن و مرتہن سے پختہ ہوگیا تھا قرار پایا کہ آخر الذکر فریق بارہ سال کا مخالفانہ قبضہ ثابت کرکے کامیاب ہونے کا مستحق تھا - (۱)

مد ۱۳۴ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کا مقصود یہ ہے کہ بعد انقضاء بارہ سال کے تاریخ خریداری سے ایسا شخص محفوظ ہے جسنے مرتہن سے خریداری کی ہو اور جسکو وجوہ معقول باور کرنے اس امر کے ہون اور باور کرتا ہو کہ اُسکا بائع اختیار انتقال کا رکھتا ہے اور اُسنے بحق اُسکے قطعی حق منتقل کیا اور نہ محض حق مرتہن - (۲)

جائداد متنازعہ علی محمد کے پاس رہن کی گئی اور مرتہن مذکور قابض شی مرہونہ ہوا بعدہ گل محمد اور ماہ بی بی کو حق علی محمد مرتہن کا بروے حصص منقسم ہوکر پہونچا اور قبل اسکے کہ دعوے فک الرہن پر میعاد مؤثر ہو گل محمد نے راہن کا حق فک الرہن نسبت کل جائداد کے تسلیم کرلیا تھا بعد گذرنے میعاد سماعت کے دعوے فک الرہن کا پیش کیا گیا قرار پایا کہ دعوے میعاد سے خارج ہے اور مابین میعاد ساٹھ برس کے گل محمد کا تسلیم کرلینا دعوے کو اندر میعاد کے لانے کے لیے کافی نہین ہے - (۳)

یہ پیروی فیصلہ دیوانی نمبر ۵۸ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء انفکاک رہن کے ایک دعوے مین قرار پایا کہ مختار کا اقرار بمنزلہ مرتہن کے اُس اقرار کے نہین قرار دیا جاسکتا جو مد ۱۴۸ ضمیمہ دوم ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء یا اسکے مطابق ہم مضمون دفعہ ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۵۹ء مین

(۱) - نمبر ۱۶۱ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۷۹ء و انڈین لاریپورٹ مدراس جلد ۲ - صفحہ ۲۲۳ و نمبر ۱۲۱ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء و انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۶ - صفحہ ۴۷ -

(۲) - انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۰ و پیلما ے ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۱ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ - صفحہ ۳۳۴ و انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶۹ - و انڈین لاریپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۷۵ -

(۳) نمبر ۶۱ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء -

مطلوب ہوتا ہے۔

نیز بہ پیروی فیصلۂ دیوانی نمبر ۱۶ - پنجاب ریکارڈ [illegible]ء یہ قرار دیا گیا کہ جو اقرار دو مرتہنان مین صرف ایک نے کیا ہو میعاد بچانے کے لیے کچھ اثر نہین رکھتا اور جائداد مرہونہ کے ایک جزو کی نسبت ہے درصورتیکہ رہن ایک واحد معاملہ ہو۔ (۱)

فک الرہن کے دعوے مین معلوم ہوا کہ جس رہن کے فک کرانے کا دعوے کیا گیا تھا وہ تاریخ مقدمہ سے ۹۹ - سال پہلے ہوا تھا اسواسطے دعوے زائد المیعاد ہے اگر راہنان اس اقرار سے استفادہ نہین کرسکتے جو منجملہ مرتہنان کے ایک مرتہن پر یاسنت نے کیا حکام چیف کورٹ نے قرار دیا کہ اگر اس دعوے سے ایکٹ ۱۴ [illegible]ء یا ایکٹ ۱۵ [illegible]ء متعلق ہے تو اقرار مذکور سے مدعیان استفادہ نہین کرسکتے کیونکہ اسپر جملہ مرتہنان نے بذات خود یا انھون نے جو انکے ماتحت دعویدار ہین دستخط نہین کیے اور یہ امر بالکل وقعت نہین رکھتا کہ پر یاسنت دیگر مرتہنان کا ایجنٹ یا گماشتہ تھا کیونکہ فک الرہن کے دعوے مین ان دونون ایکٹون مین سے کوئی متعلق ہو میعاد کا عرصہ ٹھہرانے کے واسطے گماشتہ کا اقرار بالکل غیر مؤثر ہوتا ہے نیز یہ قرار دیا گیا کہ مقدمہ حال گو یکم اکتوبر [illegible]ء کے بعد دائر ہوا ہے الا اس سے احکام ایکٹ ۱۴ [illegible]ء متعلق ہین اسلیے دعوے ایکٹ ۹ - [illegible]ء کے نافذ ہونے سے پہلے ساقط ہوچکا تھا اور اسواسطے ایکٹ ۱۵ [illegible]ء کے نفاذ سے پہلے ساقط ہو گیا تھا (۲)

تسلیم استحقاق راہن یا استحقاق فک الرہن دستخطی کارندہ مرتہن حسب دفعہ ۱۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ [illegible]ء واسطے پیدا کرنے میعاد سماعت جدید کے کافی نہین ہے۔ (۳)

حسب منشاء مدہ ۱۴ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ [illegible]ء اقرار ہونے کے لیے لازم ہے کہ وہ ایک

(۱) - نمبر ۱۵۰ - پنجاب ریکارڈ [illegible]ء

(۲) - نمبر ۵۸ پنجاب ریکارڈ [illegible]ء

(۳) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۴۶ - و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۹ -

اقرار استحقاق موجودہ حال راہن کا ہوا اقرار ابتداً تحریر ہونے رہن نامہ کا اور بموجب اُسکے قبضہ حاصل کرنے کا مع بیان تحریری مابعد اور دو دیگر دستاویزات کے جنکے ذریعہ سے عملاً رہن فسخ اور متعلق مابین فریقین تبدیل ہوگیا ہو ایسے بیان تحریری مین مندرج ہو کہ قبل انقضاے ساٹھ سال کے جو دی گئی ہین داخل ہوا ہو تو ایسا اقرارنامہ حسب منشاء دفعہ مذکور اثر تمادی کو رفع کرنے کے لیے کافی نہین ہے۔ (۱)

ایک فک الرہن کے مقدمہ مین جوابدعوے مین مدعاعلیہ نے رہن کو تسلیم کیا ایک اور دوسری نالش فک الرہن جو دائر کی گئی تو اقرار مندرجہ جوابدعوے واسطے میعاد کے کافی سمجھا گیا۔ (۲)

شہادت منقولی حسب منشاء مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ع تحریری اقرار ثابت کرنے کے لیے اس صورت مین قابل پذیرائی ہے جبکہ تحریری اقرار گم ہوگیا ہو نیز قرار پایا کہ الفاظ اور نشانی مین مہر کرنا شامل نہین ہے اسواسطے اس اقرار سے جسپر مرتہن نے صرف مہر کی ہو زیر مد ۱۴۸ ایکٹ مذکور کوئی میعاد شروع نہین ہوتی مگر قلم کے سرے کو چھونے سے یا نشانی کرنے سے اقرار کرنا زیر ایکٹ مذکور کو ایک کافی دستخط ہین۔ (۳)

ساٹھ سال کا عرصہ گذرنے کے بعد واسطے چھوڑانے ایک جزو جائداد متذکرہ رہن نامہ کے مدعیان نے دو مندرجات کی نسبت جو دو اشتمال بندوبست سرسری مین ہوئی تھی یہ یقین کرکے کہ وہ حسب مراد مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ع بطور تصدیق دعوے کے ہین دعویدار ہوے معلوم ہوا کہ اصل رہن کے بعد کسی تاریخ کو جائداد مرہونہ کا رہن شکمی ہوا تھا مگر وہ بعد ازان چھوڑالیا گیا تھا اول مندرجہ مذکور مین جائداد متنازعہ زیر رہن درج تھی اور اگرچہ خاص

(۱) ۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۱۶ ۔

(۲) ۔ نمبر ۲ ۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۰۱ع ۔

(۳) ۔ نمبر ۹۲ ۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۹۱۶ع ۔

مندرجہ پر دستخط نہ تھے الا کھیوٹ کے اخیر پر دستخطون مین منجملہ وارثان اصلی مرتہن کے ایک وارث نے دستخط کیا تھا اس مندرجہ کی نسبت کھیوٹ سے ظاہر ہوا کہ اور مندرجات ایسے ہین جنمین اوپر کے دستخط کرنے والا تعلق رکھتا تھا اس مندرجہ کی نسبت حکام نے تجویز کیا کہ مدعیان اس سے استفادہ نہین کرسکتے کیونکہ کھیوٹ کے اخیر جو دستخط مذکورۂ بالا دستخط کنندہ کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ایسا دستخط نہین قرار دیا جاسکتا کہ وہ خاص مندرجۂ بالا کے واسطے ہے جس سے وہ ظاہرا کسی طرح تعلق نہین رکھتا تھا اور دستخط کنندہ پر اسکا اثر کچھ نہوتا تھا دوسرے مندرجہ مین رہن اور رہن شکمی دونون کا ذکر ہے اس مندرجہ پر بھی دستخط نہین ہین مگر کھیوٹ کے اخیر مین مرتہن شکمی کے دستخط ہین قرار دیا گیا کہ یہ مندرجہ بھی ایسا نہین ہے جسپر مرتہن یا ایسے شخص نے دستخط کیے ہون جو حسب مراد ایکٹ میعاد بطور مرتہن شکمی دعویدار ہو کیونکہ فرض کیا کہ مرتہن شکمی کے دستخط مندرجہ سے متعلق تھے مگر یہ نہین کہا جاسکتا کہ مرتہن شکمی کے ماتحت دعویدار ہے تاکہ اصلی مرتہن کے استحقاق کی تحریری کے جسپر اسنے دستخط کیے ہین اصلی مرتہن کو پابندی کرنی پڑے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کے ضمیمہ ۲ کے مد ۱۴۸ مین الفاظ یا شخص جو اسکے ماتحت دعویدار ہو نہین یہ مراد ہے کہ جب اصل مرتہن اور اسکے قائم مقام کو دوسرا شخص خارج کرے جسکو اسکا حق مرتہنی بذریعہ انتقال مل گیا ہو اور جو بلحاظ راہن اصلی کی جگہ قائم ہوا ہے۔ (۱)

جس رہن کے فک کرانے کی استدعا تھی وہ ۱۸۱۶ء مین کیا گیا تھا نالش ساٹھ سال گذرنے کے بعد دائر کی گئی مگر یہ دلیل اٹھائی گئی کہ مسل بندوبست ۱۸۵۲ء مین یعنی رہن سے ساٹھ سال کے اندر تیار ہوئی تھی اسمین بعض اندراجات کے ہونے سے میعاد محفوظ رہی کیونکہ یہ اندراجات حسب مراد دفعہ ۲۰- ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء اندراجات مذکور کے ہونے کے وقت بھی قانون نافذ تھا بمنزلۂ اقرارات کے تھے جس اندراجات پر بھروسا کیا گیا تھا وہ یہ تھے (الف) منتخب یعنی رجسٹر مالکان حقیت ۔ اسمین مدعیان بطور راہنان اور مدعا علیہم بطور مرتہنان

(۱) نمبر ۹۰ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء و نمبر ۶۳ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء

قطعات زمین متنازعہ کے بیان کیے گئے تھے اور رقم و شرائط رہن مفصل درج نہین اس اندراج کوئی خاص دستخط نہ تھے مگر واجب العرض پر جو بین اسکے بعد اور بہت مختصر تھا اسپر مرتہنان کے دستخط موجود تھے اور اسکے عنوان مین یہ یادداشت لکھی ہوئی تھی کہ جملہ مالکان نے اندراجات حقوق کو بخوبی تمام سمجھ لیا ہے اور انکی تصدیق کی ہے (ب) شجرۂ نسب اسمین یہ دکھلایا گیا تھا کہ اس موضع مین پانچ خاندان شامل ہین اور مدعاعلیہم کا خاندان نمبر ا ہے اور مدعیان کا خاندان نمبر ۲ ہے مدعیان کے کھاتہ مین اندراج رجسٹر منتخب بنسبت رہن بدستور مکرر بیان کیا گیا ہے ہر کھاتہ سے متعلق اندراجات پر جداگانہ دستخط نہ تھے الا اخیر مین عموماً سب کے دستخط تھے اور مدعاعلیہ نے بالخصوص تصدیق کی کہ شجرۂ نسب کی صحت کی بنسبت وہ ذمہ دار تھے مدعیان کے کھاتہ کے مقابل اس مضمون کی ایک یادداشت تھی کہ دونون مالکان نے اسکی تصدیق کردی ہے قرار دیا کہ (۱) یہ امر نہایت اہم نہین ہے کہ آیا اصلی دستخط مدعاعلیہم کے تھے یا نہ تھے کیونکہ اگر وہ نہ تھے تو اسمین کچھ شبہ نہین ہوسکتا کہ وہ کسی اہلکار نے کیے تھے جو مدعاعلیہم کی طرف سے انکی پوری اجازت سے کارپرداز تھا اگر وہان دستخط بالکل بھی نہوتے تو بھی اقرار کافی ہوتا اگر یہ ثابت ہوجاتا کہ اندراج مذکور ایک ایسے شخص نے کرایا تھا جسکو باضابطہ طور پر مدعاعلیہم نے اجازت دی تھی (۲) یہ کہ مدعاعلیہم کے دستخطون سے مراد یہ تھی کہ اُنکے اپنے کھاتون مین اُنکے مالکانہ حقوق کی اور نیز مدعیان کے کھاتون مین بحیثیت مرتہنان اُنکے حقوق کی تصدیق تھی وہ واقعی قبضہ رکھتے تھے ان اندراجون کے ہونے کے وقت وہ ضرور حاضر ہونگے اور وہ صرف اُسوقت کیے گئے ہونگے جبکہ اُنھون نے رہن نامہ پیش کیے ہونگے مدعاعلیہم کا خاندان مدعیان کے خاندان سے بڑا نزدیک تعلق رکھتا تھا اور اُنمین باہم دلی ارتباط تھا نہایت غالب گمان ہے کہ مدعاعلیہم دونون کھاتون سے متعلق اندراجات سے بخوبی تمام واقف ہونگے یہ کسی ایسے بڑے گانون کی صورت نہ تھی جسکے عمل مین کسی مالک کی بنسبت واجبی طور پر یہ گمان نہین ہوسکتا کہ اسکو اپنے خاص اندراجات کے سوا کچھ اور بھی واقفیت ہوگی

اور اسواسطے یہ مقدمہ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء کے مقدمہ نمبر ۳۲ - اور پنجاب ریکارڈ [illegible] کے مقدمہ نمبر ۳۶ سے جداگانہ قسم کا تھا - (۱)

جب مدعا علیہم نے واجب العرض پر بہ تسلیم صحت اُسکے دستخط کی اور وہ واجب العرض بہنگام بندوبست علاقہ مدعا علیہم کے تیار ہوئی تھی اور اُسمین مدعا علیہم مرتہنان حقیت بیان ہوئی تھی لیکن اُسمین راہنان کا نام نہین لکھا تھا تجویز ہوا کہ تسلیم استحقاق انفکاک رہن حسب مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء لازم آتا ہے - (۲)

نالش فک الرہن جائداد اراضی مین مدعیان قائم مقام راہنان نے ایک اقرار حق راہنان پر جو کاغذات بندوبست [illegible] مین ایک مقام پر درج تھا اور جسپر قائم مقامان مرتہنان مدعا علیہم مقدمہ مذکور کی تصدیق تھی استدلال کیا تجویز ہوئی کہ چونکہ قبل ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ء کے نالشات بحکم فک الرہن جائداد اراضی کے واسطے کوئی میعاد سماعت مقرر نہ تھی لہذا تحقیقات اس امر کی کہ رہن کب ہوا غیرضروری ہے اقرار [illegible] ایسے حق کا تھا جو ہنوز موجود تھا اور اُسمین امور ضروری مندرجہ مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء موجود تھے - (۳)

فقرۂ شرطیہ دفعۂ ہذا مین یہ شرط لکھی ہے کہ وہ استحقاق جو اس دفعہ کی رو سے دیا گیا ہے خود فریقین کے فعل سے یا عدالت کے حکم سے زائل نہو گیا ہو -

بعد تکمیل بیعبات کے فک الرہن نہین ہو سکتا تکمیل بیع پر تمام حقوق راہن کی جائداد مرہونہ سے جاتے رہتے ہین اس صورت مین نالش فک الرہن ناکام رہیگی الا بہ نسبت تکمیل بیع کے فریب یا خطا ثابت ہونے کی حالت مین عدالت کو حفاظت حقیت راہن کی طرف توجہ کرنی ہوتی ہے ایک معاہدہ اس شرط پر ہوا کہ اگر مرتہن کو بیعیات کی ڈگری ملنے مین راہن راضی ہو تو

---

(۱) - نمبر ۱۴۵ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۹ء -

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۵ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۵ -

وہ کسی طور پر راہن کو جائداد واپس کردیگا مرتہن نے بیعبات کا دعوے کیا اور راہن نے اُسمین رضامندی دی من بعد مرتہن کی طرف سے شرط معاہدہ کی تعمیل نہوئی پھر راہن نے فک الرہن کی نالش کی عدالت نے راہن کے مقدمۂ فک الرہن کو باین وجہ ڈسمس کیا کہ تعمیل شرط معاہدہ کے واسطے جائداد بھبہ وجوہ منتقل ہونے کے بیشتر راہن کو نالش کرنی چاہیے بیعبات کے مقدمہ مین جبکو راہن نے درباب تعمیل مذکور کوئی اظہار نہین کیا اسلیے اب اُس سے مستفید نہین ہوسکتا۔ (۱)

ایسے مقدمہ مین جبکہ راہن مرتہن کا فریب ثابت کردے تو فک الرہن کراکو بیعبات کو مسترد کراسکتا ہے۔ (۲)

اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مرتہن کو سوائے حقیت رہن کے دوسری حقیت کے لحاظ سے جائداد مرہونہ پر دخیل رہنے کا اختیار رہو ایسی حالت مین دعوے فک الرہن کا نہین ہوسکتا کہ کچھ روپیہ ایک پٹی کی باقی مالگزاری ادا کرنے مین دیاگیا اور دائن کو مرتہن کے طور پر پانچ سال کے واسطے پٹی مذکور پر دخل دلایا گیا تھا اور بعد انقضاے میعاد مذکور اور بھی مالگزاری باقی پڑی دائن کو بباعث ادا کرنے اُسکے اور بھی دس سال کے واسطے دخل دلایا گیا بوقت اجارۂ ثانی اہالی مال بندوبست جدید کی طرف رجوع ہوئے اُنھون نے پٹی مذکور کا بندوبست راہن کے ساتھ نکرکے اجارہ دار دخیل کے ساتھ بطور مرتہن کے بست سالہ بندوبست کیا اجارۂ ثانی کے منقضی ہونے پر راہن کی طرف سے نالش دخل اور فک الرہن دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ بندوبست کے وقت مرتہن حقیت رہن کا دخیل نہ تھا بلکہ حسب بندوبست اجارہ دار کے طور پر دخل تھا اسلیے پیشتر انقضاء میعاد اجارۂ ثانی کے دعوے لائق سماعت نہین ہے لیکن بندوبست مذکور کے بیجا ہونے کی حالت مین راہن کو ابتداً تردید اجارہ کے نالش کرنی

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۰ء صفحہ ۲۹۴۔

(۲)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۹۴۳۔

مناسب تھی۔ (۱)

ایسا ہی (الف) جسنے گورنمنٹ سے ایک پٹہ (ب) کی زمین کا حاصل کیا اور اُسکو کچھ روپیہ قرض دیا اور اُس اراضی کو بضمانت اُس قرضہ کے رہن کیا عقد رہن مین (الف) کے فی الحال دخل پانے اور کلکٹر کی بہی مین رجسٹر ہونے کی شرط ہوئی تھی اور بعد گذرنے میعاد دو سال کے (ب) کے فک الرہن کرانے کا وعدہ تھا بعد میعاد کے (ب) نے دخل اور فک الرہن کی نالش کی لیکن اُسکا دعوے باین وجہ ڈسمس ہوا کہ (الف) بطور مرتہن کے دخیل نہ تھا بلکہ سرکاری اجارہ پٹہ کے ذریعہ دخیل ہے۔ (۲)

صرف بند وبست پر تقرر معافی جائداد کا ساتھ مرتہن کے راہن کو انفکاک رہن سے محروم نہین کرتا نہ مرتہن کا قبضہ راہن کے حقوق کے مخالف ہوتا ہے۔ (۳)

جہان کہ اراضی رہن تھی اور دوران قبضہ مرتہن بموجب ایکٹ نمبر ۲ بابت ۱۸۶۴ء مدراس بقایا مالگزاری کی علت مین نیلام ہوگئی اور نیلام مذکور مین مرتہن نے خرید کی تو ایسے نیلام سے راہن کا حق انفکاک رہن زائل نہین ہوجاتا۔ (۴)

۱۸۶۳ء مین ندھی لال قابض چھ قطعات دوکانات کا بازار اٹاوہ مین تھا۔ نامبردہ دو قطعہ بحیثیت مرتہن اور باقی ۴ بحیثیت مالک قابض تھا میونسپل کمیٹی اٹاوہ نے یہ تجویز کی کہ بازار مقام جدید مین قائم کیا جائے اور مقام بازار کہنہ اور کامونمین لایا جاوے اور ندھی لال کے ساتھ یہ بند وبست کیا کہ اراضی اُسکی چھ قطعہ دوکانات موقوعہ بازار کہنہ لیکر بعوض اُسکے اراضی واسطے چھ دوکانات کے بازار جدید مین دیجاوے اس

---

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۷۶۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۵۳ء صفحہ ۹۵۔

(۳)۔ ممالک مغربی وشمالی (آگرہ ہائی کورٹ صفحہ ۲۲۴ وصفحہ ۱۵ وصفحہ ۲۳۱۔

(۴)۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۱۱۱۔

انتظام کی رو سے نامبردہ نے چھ دوکانات بازار جدید مین تعمیر کین بعدہ راہن (۱) نے از دوکان کہنہ دعویدار دخل ایک منجملہ چھ دوکانات بازار جدید کا ازروے زر رہن وخرچہ تعمیر دوکان کے ہوا تجویز ہوئی کہ دعوے منظور نہین ہوسکتا کیونکہ صرف بصورت ثبوت اقرارنامہ جو فریقین پر بوقت وقوع معاملہ کے قابل پابندی تھا یہ جائز ہوسکتا ہے کہ کوئی خاص دوکان منجملہ دوکان جدید اور دوکان قدیم کے جو رہن تھی قائم ہوئی اور یہ تجویز نہین ہوئی کہ ایسا کوئی اقرار عمل مین آیا تھا۔ (۱)

مدعیان نے جنکا یہ بیان ہے کہ ہمارے مورثون نے سنہ ۱۸۴۲ء مین تین گانون بالعوض مبلغ ... کے مورثان مدعاعلیہم کے پاس رہن کیے تھے اور مرتہنان کو قابض کرادیا تھا نالش واسطے حصول قبضہ پندرہ بسوہ ہر ایک موضع کے اس بیان سے کہ زر رہن منافع سے بیباق ہوگیا مدعاعلیہم نے استحقاق مالکانہ مورث مدعیان بنسبت مواضعات تسلیم کرکے بنسبت دس دس بسوہ ہر موضع کے بیان کیا کہ سنہ ۱۸۴۲ء مین مورث مدعیان نے بدست مورث مدعاعلیہم بالعوض مبلغ ... کے فروخت کیے تھے اور بقیہ دس دس بسوہ ہر موضع کے بالعوض مبلغ ... کے جو مورث مدعیان نے واسطے جوابدہی ایک نالش کی جو بیع اول کی وجہ سے ہوئی قرض لیے تھے پاس مورث مدعاعلیہم کے رہن کی اور وہ روپیہ منافع سے ادا نہین ہوا تجویز ہوئی (اسٹوارٹ صاحب چیف جسٹس مختلف الراے) کہ بار ثابت کرنے رہن موازی ۱۰ بسوہ ہر ایک موضع کا جنکا مدعاعلیہم نے بیع ہونا بیان کیا مدعی پر ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ بمبئی سے بھی ایسا ہی تجویز ہوا ہے۔ (۳)

۴۔ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء کو مدعیان نے نالش انفکاک رہن وحصول واصلات کی عدالت

---

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۴۳۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۰۹۔ رتن کنور بنام جیون سنگھ۔

(۳)۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۱۔ رام چندر داباجی بنام بالاجی بہادر راو۔

منصفی مین دائر کی بیان مدعیان یہ تھا کہ اُنکے مورثان نے ۱۸۳۲ء مین حقیت متنازعہ بالعوض
مامعہ کے پاس مورث مدعاعلیہم اصل کے رہن کی تھی زررہن محاصل اراضی سے وصول ہوگیا
بہت روپیہ فاضل پہونچا دعوے فک الرہن ہے مدعاعلیہم کو ایسے رہن سے جیسا کہ مدعیان
بیان کرتے تھے صریحًا انکار تھا انکا یہ بیان تھا کہ اسم۔ اگست ۱۸۰۷ء کو بعوض عامعہ کے
رہن ہوا تھا اور دیگر تمسکات اضافہ ہوے روپیہ وصول نہین ہوا دعوے مین تمادی یام
عارض ہے مدعی نے اپنے دعوے کی تائید مین دو گواہ پیش کیے اور ایک روبکار ۱۸۲۲ء کی
نقل پیش کی عدالت مرافعہ اول نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ رہن نامہ پاس مدعاعلیہ کے
ہونا چاہیے پس بار ثبوت تاریخ رہن اور تعداد زررہن کا مدعاعلیہ پر ہے اور چونکہ اُسنے
کوئی ثبوت معقول نہین دیا پس دعوے مدعی قابل ڈگری ہوگا جج نے برطبق اپیل کے
تجویز کیا کہ روبکار ۱۸۲۲ء سے صرف وجود رہن پایا جاتا ہے جو مسلمہ ہے مدعاعلیہم کے
کاغذات سے صحت نہین ہوتی ہے کہ وہ کس رہن سے متعلق ہین ہر دو جانب کا ثبوت ضعیف ہے
وشہادت لسانی بیکار ہے پس اُنھون نے بھی فیصلہ مرافعہ اول بحال کیا مگر واصلات
نہین دلائی مدعاعلیہم نے اپیل ہائی کورٹ مین کیا تجویز منجانب اپیلانٹ یہ بحث کی گئی ہے
کہ مدعی کو اپنا استحقاق فک الرہن شہادت بادی النظر سے ثابت کرنا چاہیے تھا مدعاعلیہ پر
بار ثبوت بیجا ڈالا گیا ہے ہماری دانست مین ان دو مقدمات مین جو بابت قبضہ جائداد
غیرمنقولہ کے دائر کیے جاوین یعنی مقدمہ فک الرہن مین اور دلاپانے قبضہ جائداد مین
جسمین مدعاعلیہ کا جواب صرف قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ ہو بار ثبوت کی نسبت فرق
کرنا چاہیے شکل اول مین مدعی کو اپنے استحقاق فک الرہن کرانے کا ثابت کرنا چاہیے محض
یہ ثابت کرنا کافی نہین ہے کہ رہن ہوا تھا بلکہ اُسکو یہ بھی ثابت کرنا چاہیے کہ رہن ایسے
زمانہ مین ہوا تھا اور یہ ایسے حالات موجود ہین کہ جنسے اُسکا استحقاق فک الرہن
قائم ہے بموجب دفعہ ۶۰ ایکٹ تمادی کے کبعد گذرجانے میعاد معینہ کے استحقاق ملکیت

زائل ہوجاتا ہے پس مدعی کو صاف اور صریح طور پر بیان اور ثابت کرنا چاہیے کہ اُسکا ایسا استحقاق ہے جو بوقت نالش قائم اور برقرار ہے محض رہن کے بیان سے مدعی یہ فرض کرتا ہے کہ مدعا علیہ قابض بحیثیت استحقاق جائز سے ہے تو ایسی حالت مین مدعی کو اپنا استحقاق جائز بیدخلی قابض جائز کا شہادت بادی النظری سے ثابت کرنا چاہیے اگر استحقاق انفکاک کی تمادی عارض ہوجاتی ہے تو یہ کوئی فعل مرتہن کا نہین ہے بلکہ قصور راہن کا ہے پس اگر نالش فک الرہن مین مدعی اپنا استحقاق فک الرہن کا قیام ثابت نہین کرتا ہے تو ایسی حالت مین یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسنے اپنے دعوے کو ثابت نہین کیا مقدمات دلاپانے قبضۂ جائداد غیر منقولہ مین جہان عذر قبضۂ مخالفانہ ہو مدعی کو اول اپنا استحقاق نسبت جائداد کے ثابت کرنا چاہیے اور مدعا علیہ کو قبضۂ مخالفانہ سے اپنا حق ثابت کرنا چاہیے جب استحقاق مدعی کا ثابت ہوجائے تو مدعا علیہ کو ضرور اپنا قبضۂ مخالفانہ ثابت کرنا ہوگا اور دیکھو مقدمات ذیل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۰۵ و ۷ ۔ جلد کلکتہ لا رپورٹ صفحہ ۳۴۶ ۔ (۱)

مدعی نے اپنا دعوے دخلیابی اراضی کا بابت مبلغ تین سو روپیہ کے نسبت مدعا علیہ کے دائر کیا مدعی خود مرتہن اس اراضی کا منجانب اصل مالک کے تھا مدعی کا یہ بیان تھا کہ اُسنے اراضی مذکورہ مدعا علیہ کے پاس رہن در رہن کردی اور مراتبات اس معاملہ کے اُسنے اپنے رہن نامہ کی نسبت پھر لکھکر اصل رہن نامہ مدعا علیہ کو دیا مدعا علیہ کا یہ جواب تھا کہ مدعی نے کل اپنا حق بدست مدعا علیہ قطعاً فروخت کردیا ہے جو تحریر کہ پشت اصل رہن نامہ پر نسبت اُس معاملہ کے جو درمیان مدعی اور مدعا علیہ کے ہوا تھا شہادت مین قبول ہونے کے قابل تھا نہ اُسپر اسٹامپ تھا اور نہ رجسٹری شدہ تھا اور شہادت زبانی دربارہ اس معاملہ کے بموجب دفعہ ۹۱ ۔ قانون شہادت کے قابل جواز نہ تھی چونکہ بار ثبوت بذمہ مدعی تھا اسلیے دعوے خارج ہونا چاہیے۔ (۲)

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۸ ۔ پرم آنند بنام صاحب علی۔

(۲) ۔ نمبر ۱۲۲ ۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۶۸ع ۔

مدعی نے فک الرہن کا دعوے کیا جو اُسکے پدر متوفی نے مدعا علیہ کے پاس رہن رکھی تھی بعد ازان والدہ و دادی نے اُسکے ہاتھ فروخت کردی مدعی نابالغ تھا قرار پایا کہ بار ثبوت بذمۂ مدعا علیہ کے تھا کہ اُسنے اراضی خرید کرکے مدعی کے برخلاف حق حاصل کرلیا ہے۔ (۱)

جس صورت مین مدعی نابالغ نے استدعا فک الرہن نسبت بعض ایسی جائداد کے جو مدعا علیہ کے قبضہ مین تھی اور جسنے حق انفکاک رہن نیلام مین باجراے ایسی ڈگری کے خرید کیا تھا جو صرف بمقابلۂ مدعی کی مان کے بطور قائم مقام اُسکے شوہر متوفی کے حاصل کی گئی تھی تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق فک الرہن کا ہے چونکہ مدعی کی موجودگی تسلیم نہین ہوئی لہذا فروخت کا در اصل کوئی قائم مقام اس نالش مین نہ تھا جو صرف بمقابلۂ اُسکی مان کے صادر ہوئی تھی پس دعوے مدعی کے حق انفکاک مین مدعا علیہ کے پاس بیع ہونے سے کچھ اثر نہین پہونچتا۔ (۲)

جس صورت مین مہتمم بقائم مقامی نابالغ نالش منجانب مرتہن کے ہوئی اور اُسنے مقدمہ مین کچھ جوابدہی نہین کی اور جائداد بعلت اس ڈگری کے جو اسطرح حاصل ہوئی بدست مرتہن نیلام ہوئی کہ جسنے بعدہ بدست شخص ثالث کے اُسکو بیع کردیا اور یہ شخص جانتا تھا کہ مہتمم نے بحیثیت مذکورہ رہن کیا تھا تجویز ہوئی کہ ڈگری حافظ حق مرتہن خریدار نیلام عدالت یا اسکے مشتری کے اس نالش سے جو نابالغ نے واسطے دلاپانے جائداد کے دائر کی نہین ہے۔ (۳)

ایک ہندو بیوہ نے اپنے شوہر کی جائداد ایک جزو کو مدعا علیہا کے ہاتھ بعوض ایسی رقم کے فروخت کی جو قیمت بازاری سے کم تھی اور اس سے زیادہ تھی کہ جسکا بذریعہ بیع کے حاصل کرنا اُسکے واسطے جائز تھا مدعیان نے جو دو شخص منجملہ تین وارثان مابعد مستحق جائداد کے تھے بعد وفات بیوہ کے واسطے دلاپانے دو ثلث اراضی مبیعہ کے خریداران سے بادا

(۱) ـ نمبر ۱۱۷ ـ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء ـ

(۲) ـ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ ـ صفحہ ۴۲۹ ـ اکوبادا دا بنام سکھارام ـ

(۳) ـ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ ـ دیبی دت ساہو بنام سہودرا بی بی ـ

دو ثلث اس رقم کے جسکا حاصل کرنا بیوہ کے واسطے جائز تھا نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق دادرسی متدعویہ کے ہین - (۱)

ایک نالش فک الرہن مین مرتہن نے اصل دستاویز چھپا کر ایک جعلی نوشتہ داخل کیا عدالت سے تجویز ہوئی کہ گو اصلی دستاویز داخل نہین ہوئی تاہم بھی شہادت درجہ دوم راہن کی طرف سے واسطے ثابت کرنے شرائط معاہدہ کے گذر سکتی ہے - (۲)

ایک اور مقدمہ مین مرتہن باقبضہ نے تسلیم کیا کہ وہ منجانب راہن مدعی قابض ہے لیکن دستاویز رہن نامہ جو غیر کامل اسٹامپ تھی شہادت مین پیش کرنے سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ مدعی زر واجب الادا کرکے مع خرچہ عدالت کے فک الرہن کرا سکتا ہے اگر مرتہن نے ادائے تاوان اور پیش کرنے رہن نامہ سے شہادت مین انکار کیا تو حساب مین اُسکو صرف اسقدر مجرا مل سکتا ہے جسکو مدعی نے بطور زر اصل کے تسلیم کیا اور اُسکے نام وہ آمدنی پڑنی چاہیے جو اُسوقت سے اراضی سے حاصل ہوئی جب سے وہ مرتہن قابض رہا حساب کے کرنے مین بر بنیاد رہن مرتہن پر اس بات کا ثابت کرنا لازم ہے کہ بابت اصل و سود کے کسقدر ذمہ راہن کے ہے (۳)

یہ مقدمہ انفکاک رہن ہے سنہ ۱۸۴۰ء مین (ک) نے ایک مکان پاس دو بھائیون (ز) اور (س) کے رہن کیا وہ رہن بیع بالوفا تھا سنہ ۱۸۵۰ء مین وہ مکان بقبضہ مرتہنان آگیا اور اُنکا یہ بیان تھا کہ بذریعہ بیع بالوفا کے وہ قابض ہوے بعد ازین بذریعہ تقسیم خانگی کے وہ مکان حصہ (ز) مین آیا اور اُسکی بیوہ (ب) نے (ل) کے ہاتھ فروخت کر دیا اور اُسکے پاس سے بذریعہ انتقالات بقبضہ (ت) کے آیا ڈگری بیعبات جو سنہ ۱۸۶۲ء مین صادر ہونا بیان کی گئی تھی پیش نہین ہوئی اُسکی نسبت یہ بیان ہے کہ دفتر کے ساتھ جب سنہ ۱۸۵۷ء مین

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ - صفحہ ۹۳ - سرانیا بنام پونوسامی -

(۲) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۹۶۹ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۱۰۳ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۶۹ - کنگا ملک بنام بیاجی -

آگ لگی وہ بھی جل گئی تھی ایک تجویز مین اُس نقل ڈگری کا حوالہ دیا گیا تھا جو ایک دوسرے
مقدمہ مین صادر ہوئی تھی تجویز مذکور بطور شہادت منقولی اس ڈگری کے حسب دفعہ ۶۳ –
ایکٹ شہادت کے پیش کی گئی بحث یہ تھی کہ آیا یہ تجویز بطور شہادت اس ڈگری کے پیش ہوسکتی ہے
یا نہین تجویز ہوئی کہ رہن کی بیعبات ہوجانے کی کوئی شہادت قانونی نہین ہے دستاویز کا
صرف حوالہ تجویز مین ہے اصل دستاویز کو مجوز کے روبرو پیش ہونا بیان نہین کیا گیا
پس وہ شہادت منقولی نہین ہے بیع بالوفا کی شرط اگر رہن نامہ مین تحریر بھی ہے تو اس سے
نالش انفکاک ممنوع نہین ہے - (۱)

انفکاک رہن کے ایک مقدمہ مین تکرار یہ تھی کہ نقل رہن نامہ بدست بزرگان مدعاعلیہ
جنکو مدعی نے پیش کیا تھا اور جسکے مطابق اُسکے دعوے کی ڈگری دی گئی تھی شہادت مین قابل
پذیرائی نہین ہے معلوم ہوا کہ نقل مذکور کی تصدیق بذریعہ ایک سارٹیفکٹ کے کی گئی تھی
جسپر مہر قاضی کی ہے اور وہ اس غرض سے ثبت کی گئی تھی کہ گویا رہن نامہ کی نقل صحیح مطابق
اصل کے ہے اور خود اس نقل پر بھی اُس قاضی کی مہر ثبت نہ تھی اور بعض گواہان نے
اسکی تصدیق کی تھی سارٹیفکٹ اور مہر مثبتہ ایسی دستاویزین نہین جو تحویل جائز مین سے
پیش کی گئی تھین پس زیر دفعہ ۹۰ - ایکٹ شہادت یہ گمان غالب ہوسکتا تھا کہ سارٹیفکٹ
مذکور اُس قاضی کا تھا جسنے اصل دستاویز تصدیق کی تھی یہ بھی قبال کیا گیا کہ دستاویز کی
تصدیق کرنا قاضی مذکور کا (جو مرگیا ہے) معمولی کام کا جزو تھا اسیلیے سارٹیفکٹ
مذکور ایکٹ شہادت کی دفعہ ۳۲ (۲) کے بموجب بطور خود اُسکے ایک بیان کی شہادت
مین قابل پذیرائی تھا حکام چیف کورٹ نے قرار دیا کہ نقل مذکور بطور شہادت منقولی مثل
ایسی نقل کے قابل پذیرائی ہے جو اصل سے نقل کی گئی ہو یا مطابق کی گئی ہو اصل
دستاویز پیش نہین ہوئی اور مدعاعلیہ نے جسکے قبضہ مین وہ ہونی چاہیے تھی اپنے

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ - کنہیالال بنام پیارا بائی -

پاس اُسکے موجود ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ (۱)

بابت ایک دستاویز کے جو سنہ ۱۸۲۱ء مین تحریر کی گئی نزاع ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۳۸ء کو ایک ڈگری صادر ہوئی جسکی تاثیر یہ تھی کہ رہن انتفاعی حقوق مزرفق واقع دو موضع کا قائم کیا گیا سنہ ۱۸۵۱ء مین مشتری جزو حقوق راہن نے اس بیان سے کہ دین رہن منافع جائداد سے ادا ہو گیا ہے نالش دلاپانے دخل کے دائر کی مرتہنان نے نسبت دعوے دخل کے ان وجوہ سے عذر کیا کہ قبل تحریر ہونے دستاویز کے سنہ ۱۸۲۱ء مین مورث راہن نے خود اپنے مورث کو حق گوانداداری عطا کیا تھا جسکے ذریعہ سے جمع مین بالعوض بابت ایسی اراضیات واقع موضع واجب الادا تھے اور جو شی کہ رہن کی گئی وہ ارضی نہ تھی بلکہ صرف حق دلاپانے جمع معین کا تھا اور اسوجہ سے کہ زر رہن جمع سے ادا ہو گیا مدعی مستحق اس امر کا نہین ہے کہ انکو بیدخل کرے واضح ہو کہ گوا ہرا پتر اصلی رہن نامہ ڈگری مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۳۸ء ایک زمانہ مین جل گئی مدعی نے چاہا کہ تائید اپنے بیان کی بذریعہ داخل کرنے ایک نقل سادہ کے کرے جو بظاہر نقل مقدمہ ڈگری مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۳۸ء سے کی گئی تھی بلحاظ احکام دفعہ ۶۳ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء تجویز ہوئی کہ چونکہ شہادت اس امر کی نہین ہے کہ وہ نقل جو مدعی نے پیش کی ہے اُسکا مقابلہ اس ڈگری سے کیا گیا تھا لہذا نقل مذکور شہادت مین قابل پذیرائی نہین ہے کیونکہ وہ مضمون اصل دستاویز کی شہادت درجۂ اول یا دوم متصور نہین ہو سکتی یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ ضائع ہو جانا یا گم ہونا دستاویزات کا جنکی نسبت مدعا علیہم نے بیان کیا کہ ضائع ہو گئین ثابت نہین کیا گیا ہے اُنکے نہ پیش کرنے سے جو دخل امتناعات مسلمۂ قانون شہادت کے ہو گئی اور اُنکی نسبت وہ قیاس جو بذریعۂ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ ایکٹ شہادت کے تسلیم کیا گیا ہے یعنی یہ کہ جب وہ شہادت جو پیش ہو سکتی تھی پیش نہ کیجائے تو وہ اگر پیش کیجائے تو جس شخص نے کہ اُسکو پیش نکیا ہے اُسکے حق مین مضر ہوگی

(۱) نمبر ۹۴ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء

پیدا ہوتا ہے یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی گواندا پتر مظہرہ خواہ رہن سنہ ۱۸۱۸ء کے متعاقدین
مین سے نہ تھا اور نہ اس نالش کا فریق تھا جسمین ڈگری مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۸۲۱ء صادر ہوئی
اور اسوجہ سے یہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ وہ اُن دستاویزات کو پیش کرسکتا یا اُنکے مضمون کو
بذریعہ دستاویزات درجہ دوم کے ثابت کرسکتا تھا اور حالات سے بادی النظر مین مقدمہ
اُسکے حق مین ثابت ہے لہذا بار ثبوت نسبت وجود مظہرہ گواندا داری کے بذمہ مدعا علیہ ہے
جو ایسی حالت مین ہین کہ اُنکی نسبت خاص دستاویزات مذکورۃ الصدر کا ہونا لازم آتا ہے
اور جنھون نے ایسا قبضہ سنہ ۱۸۵۳ء تک تسلیم کیا ہے اور باوجود اسکے کہ اُنھون نے دستاویزات کا
ضائع ہونا یا اُسکے مضمون بذریعہ ایسی شہادت درجہ دوم کے جسپر اعتبار ہوسکے ثابت نہین کیا۔ (۱)
دعوے انفکاک رہن جو سنہ ۱۸۳۳ء مین ہوا تھا اور جو بلا اسٹامپ کیڈجان پر اور جسپر
اسٹام واجب الادا تھا اس دستاویز کی شرائط کی منقولی شہادت بہ تاوان اسکے پیش
کی گئی تھی تجویز ہوا کہ ایسی شہادت نہین لیجاسکتی۔ (۲)
مدعی نے نالش انفکاک بعض اراضیات کی جسکی نسبت یہ بیان تھا کہ اُسکے مورث نے
مورثان مدعا علیہم کے پاس سنہ ۱۸۲۱ء مین رہن کی تھی نالش دائر کی بوقت سماعت وہ رہن نامہ
جسکی بابت نالش دائر کی گئی تھی پیش نہین کیا گیا بلکہ ایک اور رہن نامہ قریب اسی تاریخ کا
پیش اور منجانب مدعی ثابت کیا گیا عدالتین ماتحت سے ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی مدعا علیہم نے
اپیل کیا تجویز ہوئی کہ جب بموجب کسی خاص وجہ نالش کی بطور بنا کسی حق کے نالش کیجائے
تو مدعی پر لازم ہے کہ اس خاص وجہ نالش کی بنا پر اپنا دعوے ثابت کرے اور نہ کسی
ایسی وجہ نالش پر جسکا وہی نام ہو جو اسی طرح کی ہو اور اس وجہ سے اس قسم مین داخل ہو
بموجب دفعہ ۳۵ - ایکٹ شہادت کے کوئی بیان عہدہ دار پیمایش کا مشعر اس امر کے

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۰۲ - رام پرشاد وغیرہ بنام رگھونندن پرشاد -
(۲) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ - صفحہ ۴۹۴ - کوپاس بنام شامون -

کہ نام اس شخص یا اُس شخص کا بطور قابض کے درج کیا گیا تھا قابل پذیرائی ہوگا اور اگر وہ واقعہ متعلق ہے لیکن بہ ثبوت وجود اندراج مذکور کے بطور امر واقعہ کے دوسرے مقدمہ مین قابل پذیرائی نہوگا- (۱)

رسوم عدالت - اُن نالشات مین جو بنام مرتہن واسطے بازیافت جائداد مرہونہ کے ہون حسب ضمن ۹- دفعہ ۷- ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء رسوم مطابق زر اصل کے ہوگی جو رہن نامہ مین لکھی ہو-

اُن مقدمات مین جنمین راہن کو اختیار دلاپانے جزو جائداد مرہونہ کا حاصل ہے قرضہ مذکور منقسم اوپر کل جائداد کے متصور ہوگا اور بہ نسبت جزو جائداد متدعویہ کے زر اصل مقدار رسدی قرضہ کی جسکی بابت جائداد مذکور قابل مواخذہ سمجھی جائیگی- (۲)

از روے دستور بالا بار کے یہ شرط جملہ انتقالات کا نم سے متعلق ہے کہ راہن مالیت ترقی کی جو مرتہن نے مابین میعاد رہن کی ہو قبل انفکاک رہن کے دائر کرے اور رقومات جو ترقی جائداد مین صرف کیجائین زر رہن کے ساتھ اُسی طور پر جیسا کہ زر اصل ادا کیا جاتا ہے ادا ہوتا ہے اور تجویز کرنے مین تعین مالیت نالش کی بغرض اختیار عدالت محسوب ہوجاتا ہے- (۳)

ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء کے ضمیمہ ایک مین جو لفظ مالیت مندرج ہے اس سے مراد قیمت بازاری بابت جائداد مرہونہ حق فک الرہن ہے- (۴)

نظیر نمبر ۱۹۹ اصل زر رہن بہ تعداد چار ہزار روپیہ منجانب مان کنور بخت سنگھ و میدان سنگھ ہوسہ ئہ ام پرشاد

(۱)- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۴۴ - گوبند راو دیشمکھ بنام راگھو دیشمکھ-

(۲)- سلسلہ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ حصہ ۵ - مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۶۹ء بالکرشن دھوند بنام ماک ونکار-

(۳)- سلسلہ مدراس جلد ۵ حصہ ۴ صفحہ ۲۰۴ - مورخہ ۵ مئی ۱۸۷۰ء کالی کٹ مناوکرام ریورن مہاراجہ بہادر بنام سر پا نراین بھٹ-

(۴)- جارنس بنام اندر و بنگلہ مورخہ ۳ - جولائی ۱۸۷۸ء صفحہ ۲۱۴ - انگریزی نظائر الہ آباد-

دیھولاناتھ ومکند رام کا ہے مدعیان خریداران حصۂ میدان سنگھ کے ہین اور وہ نالش انفکاک مدعا علیہم خریداران حصۂ مان کنور بخت سنگھ پر کرتے ہین اُسکو رسوم اسٹامپ بحساب [illegible] حصۂ رسدی زررہن پر ادا کرنا چاہیے نہ کل اصل زررہن پر اور مقدمہ قابل سماعت منصف کے نہین ہے (۱)

بمقدمۂ فک الرہن رسوم عدالت زررہن پر لیجائیگی ۔ (۲)

عدالتین تحتانی نے ایک نالش انفکاک مین ڈگری بدین ہدایت صادر کری کہ جائداد مرہونہ بادا ے اُس روپیہ کے جسکا دیا جانا رہن نامہ مین ظاہر کیا گیا ہے یعنی بادا ے مبلغ [illegible] کے مدعا علیہ کو (حمامہ [illegible]) (ع) مدعا علیہ کو اور [illegible] (م) مدعا علیہ و دیگر اشخاص کو قابل انفکاک ہے (ع) اور (م) نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا اور ہر ایک نے یادداشت اپیل پیش کی تجویز ہوئی کہ رسوم عدالت ہر یادداشت اپیل پر بموجب دفعہ ۷ ضمن ۹ - ایکٹ رسوم نمبر ۷ سنہ ۱۸۷۰ء شمار ہونی چاہیے اور بموجب زر اصل کے جو رہن نامہ مین دیا جانا ظاہر کیا گیا ہے یعنی بموجب [illegible] کے ہونا چاہیے ۔ (۳)

ایک رہن نامہ (ب) (ت) (س) نے بعوض مبلغ [illegible] ہزار کے تحریر کیا (الف) خریدار حصۂ (س) نے نالش واسطے دلاپانے قبضہ ایک ثلث جائداد مرہونہ کے بنام مرتہنان جنھون نے حصص (ب) و (ت) دیگر راہنان کے خرید کی تھی دائر کی اجلاس کامل سے بلحاظ دفعہ ۷ ضمن ۹ - کورٹ فیس ایکٹ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہ مرتہنان نے حق انفکاک اور راہنان کا خرید کیا تھا اور اُسقدر زررہن زائل کردیا تھا اور خود اپنے فعل سے مدعی کو اختیار نالش انفکاک ایک ثلث کا دیا تھا لہذا زر اصل جواب فیما بین اُنکے اور مدعی کے

(۱) صفحہ ۲۷۴ - نمبر ۱۰۰ - سنہ ۱۸۸۶ء مورخہ ۳ جون سنہ ۱۸۸۶ء امانت بیگم بنام بھجن لال وغیرہ
اجلاس کامل ویکلی رپورٹ جولائی سنہ ۱۸۸۶ء -

(۲) - دفعہ ۷ ضمن ۹ - ایکٹ ۷ سنہ ۱۸۷۰ء -

(۳) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۱ - عمرخان بنام محمد خان -

واجب ہے ایک ثلث اصل زر رہن یعنے اسامیت سے کا منظور ہونا چاہیے۔ (۱)

اختیار سماعت ۔ بغرض اختیار سماعت نالش انفکاک رہن تعین مالیت زر رہن پر ہونا چاہیے نہ مالیت جائداد پر۔ (۲)

مدعی نے ۲۳۰۰ کی رقم پیش کرکے انفکاک رہن کا دعوے کیا اور اصل زمین اسی قدر روپیہ کے عوض گرو رکھی ہے مدعا علیہ نے عذر کیا کہ ۵۰۰۰ روپیہ بابت رہن واجب الادا ہے قرار پایا کہ اختیار سماعت کے اغراض کے لیے مدعی کی لگائی ہوئی مالیت مقدمہ اس مقدمہ سے متعلق ہونی چاہیے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُسنے مقدمہ کی مالیت ۲۳۰۰ سے زیادہ لگائی ہے اس امر واقعہ سے کہ مدعا علیہ ۵۰۰۰ سے زیادہ واجب الادا ہونا بیان کرتا ہے اور عدالت نے اُسکو حق مدعا علیہ تجویز کیا ہے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ (۳)

اگر نالش بیدخلی کیجائے اور مدعا علیہ یہ ثابت کردے کہ وہ مرتہن ہے تو ڈگری انفکاک بلا اُسکی مرضی کے نہیں ہوسکتی اگر ایسی صورت مین مدعا علیہ ڈگری انفکاک کے صادر ہونے پر رضامند ہو اور تعداد زر رہن حد اختیار سماعت عدالت باعتبار مالیت زیادہ ہو تو عدالت کو کچھ اور کارروائی نہ کرنی چاہیے بلکہ عرضی دعوے عدالت اعلی مین پیش کیے جانیکے لیے واپس ہونی چاہیے۔ (۴)

یہ دعوے انفکاک رہن دو رہن نامجات کی بنیاد پر تھا جسکی تعداد مجموعی ہمہ سے

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۴۴ - امانت بیگم بنام بھجن لال۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ - و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۷۰ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۸۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۱ و نمبر ۱ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء و نمبر ۳۴ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۴۱ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۲۰ -

(۳) نمبر ۱۹ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء و نمبر ۱۶۹ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۴ -

(۴) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ - چندو بنام کومبی۔

کم تھی فریقین مین بنسبت زر رہن کے جو واجب یافتنی مرتہنان تھا نزاع تھی بالآخر عدالت مرافعہ اول نے تجویز کیا کہ عـــہ ہزار یافتنی مرتہنان ہے اس تجویز سے اپیل ضلع جج کے حضور مین ہوا ہائی کورٹ کے روبرو یہ بحث کی جاتی تھی کہ ضلع جج کو سماعت اپیل کا اختیار نہ تھا کیونکہ تعداد زر رہن زائد از عـــہ ہزار تجویز ہوئی ہے ایک یہ عذر بھی ہوا تھا کہ حساب دو جداگانہ رہن ناموں کا جنمین مختلف جائداد رہن تھی یکجائی ہونا چاہیے تجویز حسب اصل تعداد زر رہن جو واجب الادا ہے دریافت بوقت نالش نہین ہوسکتی ہے تو ایسے مقدمات مین تعین مالیت اُس تعداد پر جو بالآخر ثابت ہو نہین کیا جاسکتا بلکہ اختیار سماعت کی تجویز اس روپیہ کے لحاظ سے ہونا چاہیے جو تجویز دیا گیا اور جسکے حقوق کی بابت اب نزاع پیدا ہوئی ہے دوسرے امر کی نسبت ہماری دانست مین عذر صحیح ہے دو جداگانہ رہن ناموں کا حساب یکجائی ہونا چاہیے انمین جداگانہ جائداد رہن ہے اور معاملات جداگانہ ہین گو نالش مدعی نے ایک ہی کی ہے۔ (۱)

اب مجکو اس امر مین بحث کرنا منظور ہے کہ نالشات انفکاک رہن کس عدالت کی سماعت کے قابل ہین ضابطۂ دیوانی مین لکھا ہے۔

مقدمات جسمین دعوے اقسام مفصلۂ ذیل ہو بلا قید تعداد مالیت یا اور قیود کے جو کسی قانون کی رو سے مقرر ہوئی ہین اُس عدالت مین دائر کیا جائیگا جسکے اختیار سماعت کے حدود ارضی کے اندر جائداد واقع ہو۔ (۲)

اور اُن نالشات مین جو حسب ضمن (ج) نالشات واسطے کرانے بیعبات یا انفکاک رہن جائداد غیر منقولہ کے بھی شامل ہین۔ بموجب دفعہ ۵۔ ایکٹ ۸۔ سنہ ۱۸۵۹ء کے یہ بحث ہوئی تھی کہ نالش بغرض بیعبات کس عدالت مین ہونی چاہیے آیا اُس عدالت مین جہان اراضی واقع ہے یا جہان بناء مخاصمت پیدا ہو۔ اُسمین ہائی کورٹ نے یہ تجویز کی تھی

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۔ راچندر بابا ساٹھی بنام جناردن آپاجی۔

(۲)۔ دفعہ ۱۶۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔

کو نالش واسطے بیعبات کرانے کسی اراضی کے درحقیقت نالش واسطے اراضی کے ہے اور اسواسطے اُس عدالت مین ہونی چاہیے کہ جہان جائداد واقع ہو۔ (۱)

ایکسا درمقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ دعوے انفکاک رہن بھی واسطے اراضی مرہونہ کے سمجھنا چاہیے۔ (۲)

جائداد واقع ضلع مرزاپور و بنارس مین تھی دعوے انفکاک رہن مین جج ماتحت مرزاپور نے حساب منافع کل اراضیات مرہونہ دو ضلع لیکر جائداد واقع ضلع مرزاپور کی نسبت ڈگری فک الرہن کی صادر کر دی یہ کارروائی جائز قرار پائی۔ (۳)

نالش جو واسطے تعمیل مختص معاہدہ تحریر رہن نامہ اور بحالت ہونے تعمیل کے واسطے واپسی چار ہزار کے دائر ہوئی اُسمین تجویز ہوئی کہ جہانتک کہ نالش واسطے تعمیل مختص کے بابت ایسی جائداد کے ہے جو علاقہ عدالت سے باہر ہے اُسمین کوئی اختیار عدالت کو نہ تھا لیکن مدعی ساکن کلکتہ لکھا گیا لہذا مدعا علیہ مستحق انفکاک رہن بادا ے زر رہن بمقام کلکتہ ہے اور ڈگری صرف زر نقد کی صادر ہو سکتی ہے۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ چونکہ مالیت استحقاق مرتہن زائد ایکہزار روپیہ نہین ہے گو جائداد مرہونہ جو مالیتی زائد ایکہزار روپیہ ہے مواخذہ دار رہن نامہ ہے تاہم نالش قابل سماعت عدالت منصف ہے۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ گو دستاویز علیگڈھ مین تحریر ہوئی لیکن مکان واقع مرزاپور مکفول ہے

(۱)۔ بی بی جان بنام مرزا محمد ہادی جلد ۱۔ انڈین جرسٹ صفحہ ۴۰۔

(۲) سلال مینی داسی بنام مادھوناتھ ساہ جلد ۱۔ انڈین جرسٹ صفحہ ۳۱۹۔

(۳)۔ گردھاری بنام شیوراج الہ آباد جلد ۱۔ صفحہ ۱۳۴۔

(۴)۔ سری ناتھ رائے بنام کالی داسی گھوس کلکتہ جلد ۵۔ صفحہ ۸۲۔ فروری ۱۸۸۰ء

(۵)۔ سلسلہ الہ آباد جلد ۳۔ حصہ ۱۳۔ صفحہ ۸۲۲۔ انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۸۸۱ء بہادر بنام نواب جان۔

اسلیے نالش زر رہن کی عدالت مرزاپور مین ہونا چاہیے۔ (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جائداد غیر منقولہ واقع ضلع دیگر اندر اختیار عدالت بنارس کے نہین ہے اور ڈگری اُس عدالت کی کسی مطالبہ رہن یا حق کو جائداد مذکور کی نسبت نافذ نہین کر سکتی۔ (۲)

بحوالہ فیصلہ پریوی کونسل کے تجویز ہوئی کہ جب جائداد مرہونہ دو ضلع مین واقع ہو تو حکم بیعنامہ کا نسبت کل جائداد کے کسی ضلع کی عدالت سے ہو سکتا ہے۔ (۳)

مقدمہ فک الرہن اُس عدالت مین رجوع کیا جائیگا جسکے اختیار سماعت کے حدود اراضی کے اندر جائداد مرہونہ واقع ہو۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ وہ ڈگری جو منصف نے واسطے نیلام جائداد مکفولہ غیر منقولہ کے جو اُسکے اختیار سماعت کے حدود کے باہر واقع تھی صادر کی وہ صرف زر نقد کے متصور ہونا چاہیے نہ نفاذ کفالت کے اور شرط مندرجہ دفعہ ۱۶ اور دفعہ ۲۰ مطابق ایسے مقدمہ کے نہین ہے۔ (۵)

لیکن اگر جائداد ایک ہی ضلع کے حدود کے اندر عدالتہاے متعدد کے علاقہ اختیار سماعت مین واقع ہو تو جائز ہے کہ نالش اس عدالت مین رجوع کیجائے جسکے علاقہ اختیار کے اندر اس جائداد کا کوئی جزو واقع ہو بشرطیکہ کل دعوے بلحاظ مالیت شی مدعابہا قابل سماعت عدالت مذکور کے ہو اور اگر وہ جائداد غیر منقولہ اندر حدود اضلاع متعدد کے واقع ہو تو نالش

(۱) - نظیرہای کورٹ الہ آباد صفحہ ۲۰ کتاب اردو صفحہ ۱۹ کتاب انگریزی مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۷۵ء بلدیو داس بنام مسماۃ مول کنور۔

(۲) - نظیرہای کورٹ الہ آباد صفحہ ۱۱ کتاب اردو صفحہ ۷ کتاب انگریزی لالہ لچھمن ناتھ سنگھ بنام بابو مادھو داس ساہو منفصلہ ۸ جولائی ۱۸۷۵ء

(۳) - سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۱۳ - سرجن سنگھ بنام جگناتھ سنگھ۔

(۴) - دفعہ ۱۶ - (ج) ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

(۵) - مہابیر پرشاد وگوردی لال بنام جگناتھ رام الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ - انڈین لا رپورٹ -

کسی عدالت مین جو دوسرے مراتب کے لحاظ سے اُسکی سماعت کے مجاز ہو اور جسکے علاقہ کے اندر جائداد مذکور کا کوئی جزو واقع ہو رجوع کیجا سکتی ہے - (۱)

فک رہن کا دوبارہ مقدمہ - پیشتر مقدمہ انفکاک رہن مین ڈگری ہو چکی ہے اسکی وجہ سے دوبارہ نالش فک الرہن کی ممنوع نہین ہے - (۲)

لیکن ہائی کورٹ بمبئی کی راے مین دوسری نالش نہین ہو سکتی - (۳)

اور سب بق مین ہائی کورٹ الہ آباد سے بھی یہی تجویز ہوا تھا - (۴)

مگر اب ایک اور فیصلہ ہوا جسکے حالات یہ تھے کہ مدعی نے نالش انفکاک رہن اس بیان سے دائر کی کہ زر رہن آمدنی سے ادا ہو گیا اسمین مدعی کو ڈگری اس شرط سے ملی کہ مدعی مدعا علیہ کو ایک میعاد معین کے اندر زر رہن ادا کرے اگر ادا نکیا جائے تو نالش ڈسمس کیجاوے مدعی نے ادا نکیا اور نالش ڈسمس سمجھے گئے بعد اسکے پھر اسنے دعوے انفکاک کا کیا اور یہ بیان کیا کہ زر رہن محاصل جائداد سے ادا ہو گیا ہے تجویز ہوئی کہ فیصلہ نالش سابق بلحاظ منشار دفعہ ۹ - قانون انتقال جب راہن نالش ذعلیابی جائداد کی اس بنا پر کرے کہ زر رہن محاصل سے ادا ہو چکا ہے اور ایسی نالش مین مدعی کو حکم ادا کرنے کسی تعداد زر کا اسوجہ سے

(۱) دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۴ - سنہ ۱۸۸۲ء

(۲) - نمبر ۶۸ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۱۰۳ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء و نمبر ۹۳ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۱۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۴۲۳ - و نمبر ۲ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۴ء و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۷۴ - و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶ -

(۳) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۲۷۴ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۸۵ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ -

(۴) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۴ - اندر دہن سنگھ بنام شیو پرشاد -

دیا جاوے کہ روپیہ حسب بیان مدعی ادا نہین ہوا اور اس ڈگری کا یہ اثر نہین ہے کہ ہمیشہ کے واسطے مدعی کے حقوق انفکاک جائداد ساقط ہو جائین - یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۱- اس مقدمہ سے متعلق نہین ہے - (۱)

مدعی نے دخل مکان متنازعہ کا دعوے اول [illegible] مین کیا تھا لیکن وہ بباعث تمادی ایام خارج ہوا اور تجویز ہوئی کہ قبضہ مدعا علیہ کا مخالفانہ ہے دوبارہ [illegible] مین یہ عذر اس نے بیان کیا کہ مکان مذکورکا مین مالک ہون اور میرے مورث نے مدعا علیہ کے پاس رہن کیا تھا اب وہ زرہن فک الرہن ہو جائے تجویز ہوئی کہ فیصلہ سابق مانع سماعت اس دعوے کا ہے جسمین مدعا علیہ مالک مکان قطعی قرار پا چکا ہے - (۲)

فک الرہن کے مقدمہ مین جہان معلوم ہوا کہ انھین فریقین مین اس حق کی بابت ایک مقدمہ پیشتر دائر ہو کر بدین وجہ ڈسمس ہو چکا تھا کہ بعض خاص فریقین ثالث یعنے پسران مہیپت پھکک اشخاص مستحق دعوے کے نہین مگر عدالت نے فیصلہ مین تحریر کیا کہ پسران مہیپت تین سال کے اندر دعوے نکرین تو پھر مدعیان کر سکتے ہین بشرطیکہ میعاد باقی رہے قرار پایا کہ ابھی مدعیان کی جانب سے تین سال کے گذرنے پر (گو پسران مہیپت نے کوئی دعوے نہین کیا) بوجہ امر تصفیہ شدہ سابقہ کے دعوے دائر نہین ہو سکتا کیونکہ ہدایت مندرجہ فیصلہ عدالت محض فضول سمجھنی چاہیے اور اُسکی بناء پر تازہ دعوے مدعیان اُسی بناء دعوے کی نسبت دائر نہین کر سکتے جو ایک دفعہ سماعت ہو کر فیصل ہو چکا ہے - (۳)

[illegible] مین مدعیان نے واسطے انفکاک رہن بعض اراضیات کے پیشتر وان حق مدعا علیہم پر نالش کی اور نالش اس بنیاد پر ڈسمس ہوئی کہ مدعیان کا حق انفکاک صیغہ اجراء ڈگری مین

---

(۱) - الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۶ - محمد سمیع الدین بنام منولال -

(۲) - نمبر ۳۳ - پنجاب ریکارڈ [illegible]

(۳) - نمبر ۴۸ - پنجاب ریکارڈ [illegible]

بدست (الف) کے بیع ہوا تھا مدعیان نے (الف) سے پھر حق انفکاک خرید کر کے دوسری نالش واسطے اُن اراضیات کے دائر کی جو بقبضہ مدعاعلیہم تھی تجویز ہوئی کہ یہ امر کہ آیا حق انفکاک رہن اراضیات متنازعہ کا (الف) کے ہاتھ فروخت ہوا تھا امر تصفیہ شدہ ہے اور مدعاعلیہم اُسکو پھر اس بناپر شروع نہین کر سکتے ہیں کہ مدعیان نالش سابق مین ازروے استحقاق متعلقہ کے بحث کرتے تھے۔ (۱)

ایک نالش مین جو واسطے انفکاک رہن موقوعہ ۱۸۳۰ء مین بابت بعض مواضع موقوعہ وہ کے جو بعد مرتہن کے حقیت تعلقہ داری وسند مین داخل ہو گئی تھی دائر کی گئی جوابدہی یہ تھی کہ راہن نے ایک نالش انفکاک ۱۸۶۴ء مین رجوع کی تھی اور چونکہ وہ بوقت سماعت صاف تاًخواہ و کاناً حاضر نہین ہوا لہذا تجویز صادر ہوئی درحالیکہ مرتہن واسطے جوابدہی کے مقابلہ مدعی کے حسب دفعہ ۱۱۴ ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء و دفعہ ۱۰۳ - ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء حاضر ہوا تھا تجویز ہوئی کہ اگرچہ مدعی جسنے نالش سابق مین دعوے حق ملکیت ادنے کا بذریعہ ایک بندوبست بلی کے کیا تھا نالش حال مین دعویدار حق ملکیت اعلی کا تھا تاہم اختلاف طریقہ استدعا بارہ کار مدعویہ سے وحدانیت وجہ نالش مین خلل نہین آتا جو ہر دو مقدمات مین یہی حق انفکاک رہن سے انکار کیا گیا اور بموجب دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ مذکور تجویز مصدورہ ۱۸۶۵ء مختتم ہے۔ (۲)

مدعی نے دعوے کیا کہ مدعاعلیہ غاصبانہ قابض ہے مدعاعلیہ نے عذر کیا کہ مین بذریعہ رہن کے قابض ہوں اور رہن ثابت ہوکر دعوے مدعی بدین وجہ ڈسمس ہوا کہ مدعی نے آمادگی ادائے زررہن کی نہین کی اور بیان دروغ سے دعوے کیا تھا بعد ازان مدعی نے باداے زررہن دعوے فک الرہن کا کیا تجویز ہوئی کہ مدعی استحقاق

---

(۱) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۲۳ - حلیم الدین بنام کمبی -

(۲) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ - شنکر بخش بنام دیاشنکر -

انفکاک کا رکھتا ہے۔ (۱)

ایک راہن نے ڈگری انفکاک رہن بادا سے زر رہن مع اس رقم مزید کے جو بطور مالیت اس ترقی کے جو مرتہن نے کی تھی تجویز ہوئی تھی حاصل کی جب ڈگریدار نے درخواست اجراء ڈگری کی پیش کی تب منجانب مرتہن کے یہ حجت کی گئی کہ ترقیات کی لاگت کا تخمینہ اسوجہ سے دوبارہ کیا جائے کہ وہ بوقت اجراء ڈگری کے اس سے زیادہ مالیت کی تھین کہ جسقدر کہ وہ بتاریخ صدور ڈگری کے تعین تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق تھا کہ بصیغۂ اجراء ڈگری تخمینہ مالیت کا پھر کیا جائے۔ (۲)

ایک شخص مسمے مورو نے بنام راجچند ر مدعا علیہ واسطے کرایا نے بٹوارہ کے نالش کی مدعا علیہ نے عذر ہو جانے بٹوارہ ماقبل کا کیا اور بیان کیا کہ وہ جائداد جسکے دلاپانے کے مورو نے اب نالش کی ہے مدعا علیہ کی پاس اب نامبردہ نے رہن کردی تھی بایام دوران مقدمہ کے موروثی جزو جائداد جسکا مدعا علیہ پر دعوے کیا گیا ہے بدست مدعی بیع کردی بعد ہونے اس بیع کے نالش مذکور مین ڈگری صادر ہوئی جسکی رو سے یہ قرار پایا تھا کہ رہن مبینۂ مدعا علیہ ثابت ہوگیا اور مسمے مورو کو تاریخ ڈگری سے عرصۂ چھ ماہ مین انفکاک کرانا چاہیے بعد اس ڈگری کے یعنے بتاریخ ۲۵ - نومبر [illegible] مسمے مورو نے باقیماندہ جائداد مرہونہ بدست ایک شخص ہری سکھا رام کے بیع کردی۔ دونون مشتریان (یعنے مدعی و ہری سکھا رام نے تب ایک درخواست مشترکہ واسطے اجراء ڈگری انفکاک کے گذرانی۔ جج ماتحت نے نسبت مدعی کے یہ تجویز کی کہ چونکہ مدعی نے دوران مقدمہ مین جائداد خریدی ہے اور قبل صادر ہونے ڈگری کے مسمے مورو کا منتقل الیہ ہوا ہے لہذا وہ مستحق نافذ کرانے ڈگری کا حسب منشاء دفعہ ۲۳۲ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی (ایکٹ ۱۰

(۱)- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳ - درمقدمہ آنبگا بنام کرشنا سامی۔

(۲)- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۳۶ - رامنی بنام شنکو۔

سنہ ۱۸۶۸ء کے نہین ہے اور بتاریخ ۶ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ء ایک حکم بدین مضمون صادر ہوا کہ ہر
بادا ے مبلغ سو روپیہ وخرچہ کے کل جائداد انفکاک کرالیوے بعد ازان ہری سکھا
اپنا حق بدست راجچندر مرتہن کے بیع کیا سنہ ۱۸۷۰ء مین مدعی نے نالش ہذا بغرض انفکاک رہن
بمقابلۂ مورو (راہن) و راجچندر مدعا علیہ (مرتہن) کے اس بیان سے (منجملہ دیگر بیانا
کے) رجوع کی کہ مورو نے جائداد کو بیع کر کے ڈگری ماسبق انفکاک رہن کو جاری کرانے کا
استدعا نہین کی تھی۔

راجچندر مدعا علیہ نے اپنے بیان تحریری مین یہ بیان کیا کہ منجانب مورو بنام مدعی
جعلی ہے اور مدعی نے بحیثیت مشتری مورو کی درخواست بنائے جانے فریق کے مقدمۂ سابق مین
نہین گذرانی اور چونکہ مورو حسب احکام ڈگری مذکور الصدر کے اندر میعاد انفکاک کرانے مین
قاصر رہا لہذا اب وہ خواہ مدعی مستحق نالش کرنے کا نہین ہے تجویز ہوئی کہ دعوے مدعی
قائم نہین رہ سکتا از روے بیع بنام مدعی کے حق حقوق مورو کے بہ تبعیت نتیجۂ مقدمۂ
متدائرہ اُسوقت کے جسمین مدعی نے اپنے کو شریک مدعی بنانا نہین چاہا مدعی کو حاصل ہوے
جبکہ ڈگری صادر ہوگئی تو صرف بذریعۂ اس استحقاق کے جو مورو سے حاصل ہوا تھا
مدعی کارروائیات مزید مین شریک ہو سکتا تھا اور اُسنے بطور منتقل الیہ کے درخواست اجراے ڈگری
گذرانی تھی اور ہوجہ سے بطور قائم مقام مورو کے حسب دفعہ ۲۰۸ مجموعۂ ضابطۂ (ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء
درخواست اجراے گذرانی بطور ایسے قائم مقام کے وہ بنا راضی حکم مورخۂ ۶ - مارچ سنہ ۱۸۶۸ء جو
برطبق گذرنے اُس درخواست کے صادر ہوا تھا جو نامبردہ نے باشتراک ہری سکھا رام کے
گذرانی تھی اپیل کر سکتا تھا مگر اُسنے اپیل نہ کیا یہ استحقاق اپیل کا بطور قائم مقام مورو کا تھا
تو وہ نسبت کارروائیات ڈگری کے ایک شخص غیر تھا اور چونکہ مورو بغرض بجا آوری
ڈگری کے کچھ تدابیر عمل مین نہین لایا لہذا استحقاق انفکاک تاریخ ڈگری سے عرصہ چھ ماہ
یعنی مئی سنہ ۱۸۶۸ء مین کالعدم ہوگیا مدعی کسی ذریعہ سے حق مرتہنی مدعا علیہ کو بمقابلۂ مورو کے

عرصۂ چھ ماہ مین جو واسطے انفکاک کے منظور ہوئی تھی ترقی پانے اور مکمل ہونے سے روک نہین سکتا تھا۔ (۱)

زید نے نالش بکر پر واسطے انفکاک رہن بعض قطعات اراضی کے اس بیان سے دائر کی کہ وہ قطعات بکر کے پاس رہن تھے اور یہ کہ زر رہن محاصل سے ادا ہوگیا ہے اور کچھ زر فاضل برآمد ہوا۔ مدعی کا دعوے واسطے فہمید حساب و دلا پانے جائداد و زر فاضل کے تھا عدالت نے تجویز کیا کہ رہن ہونا ثابت نہین ہے اور دعوے ڈسمس کیا بعد اُسکے یہ دعوے زید نے بیدخلی بکر کا دائر کیا۔ تجویز ہوئی کہ دفعہ ۴۳۔ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی عارض نہین ہے بنا مخاصمت ہر دو نالشات کی واحد نہین ہے پہلے مقدمہ مین بنا مخاصمت یہ تھی کہ مدعاعلیہ حساب نہین دیتا ہے اور نہ اراضی واپس کرتا ہے اس مقدمہ مین تعلق راہن و مرتہن کا ثابت کرنا تھا زر رہن کا حساب سمجھنا تھا اس مقدمہ مین محض بیدخلی کی نالش کرنا اسوجہ سے ضرور نہ تھا کہ مدعی سمجھتا تھا کہ حساب سے زر رہن بیباق ہوگیا ہے مقدمۂ حال مین دعوے بربناء استحقاق ملکیت کے ہے پس دفعہ ۴۳۔ مانع نالش نہین ہے۔ (۲)

ایک مرتہن نے اُس اراضی کا دخل پالیا تھا جو اُسکے رہن مین شامل نہین تھی راہن نے بعد ازان فک الرہن کا دعوے کیا بغیر ذکر اُس اراضی کے اور من بعد اُس زمین کے لیے دخلیابی کا دعوے کیا تجویز ہوئی کہ متجزیہ دعاوی اس مقدمہ مین نہین ہوئی اور بناء دعوے ایک نہین ہے (۳) ۱۸۶۹ء مین مدعی نے ایک شخص (ب) مدعاعلیہ نمبر ۱۔ سے اراضی متنازعۂ نالش جو اُسوقت بقبضہ ایک شخص (ر) مدعاعلیہ نمبر ۲ بحیثیت مرتہن کے تھی خرید کی (ب) نے وعدہ ادا کرنے زر ثمن کا کیا تھا مگر اُسنے نہین ادا کیا ۱۸۸۱ء مین مدعی نے نالش انفکاک

(۱)۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۴۱۔ رامچندر کولاٹکر بنام مہادا جی کولاٹکر۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۲۶۔ نارو بلونت۔ بنام رامچندر ننک دیو۔

(۳)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۴۲۵۔

(ز) مدعا علیہ نمبر ۱ - پر ڈاگری جو بوجہ غیر حاضری مدعی کے حسب دفعہ ۱۰۲ - مجموعۂ ضابطہ دیوانی ڈسمس ہوئی بعد ازان مدعی نے نالش حال (ب) اور (ز) پر واسطے دخلیابی اراضی کے دائر کی مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ نالش مین احکام دفعہ ۱۰۳ - ضابطۂ دیوانی عارض ہین تجویز ہوئی کہ بنا و نالش دونون نالشات مین مختلف تھی اور نالش حال ممنوع السماعت نہین ہے - (۱)

مدعیان راہنان نے ایک نالش ہوسومہ اپنے مرتہنان مین صرف یہ استدعا کی کہ رہن نامہ پیش کیا جائے یا حساب دیا جاوے گو کہ بلحاظ بیانات مندرجہ عرضی دعوے انفکاک کی استدعا ہو سکتی تھی اور بعد سماعت اول نالش کے نامبردگان سے یہ درخواست کی کہ انکو اجازت ترمیم عرضی دعوے کی بذریعہ بڑھانے استدعاء انفکاک کے دیجائے تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ۳۰ - مجریہ ضابطۂ دیوانی کے اس عدالت کو ایسی ترمیم کی جانے کی اجازت دینے کی موافقت نہین ہے - (۲)

ادائگی یا جمع کرنا بذریعۂ زر نقد کے ہونا چاہیے و ڈن ٹیپ یا تمسک یا ہنڈوی لینے کا بجاے نقدی کے پابند نہین ہے لیکن اگر مرتہن ایسا طریقہ ایکدفعہ منظور کرے تو پھر عذر نہین کر سکتا راہن کو مناسب ہے حسب شرائط معاہدہ کاربند ہو - (۳)

بنابران جس طریق پر اداے دین کی شرط ہوئی ہو اسکی تعمیل کرنا راہن کے واسطے کافی ہے جس حالت مین بملاحظۂ معاہدہ متعاقدین کا ایسا قصد معلوم ہو کہ مرتہن سے راہن کا جو پانا ہے اسکے پٹا دینے کے بعد باقی روپیہ راہن بذریعۂ کاغذ کمپنی ادا کریگا اس عاید تعیر بلحاظ قیمت فروخت کاغذ مذکور کے راہن حسب شرائط معاہدہ اداے دین کا ارادہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸ - راجچند رجیو اجی نلوی بنام کھاتل محمد غوری -

(۲) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۰۰ - ویر چیندا س با دھو داس بنام محمد علیخان و ابراہیم خان -

(۳) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۴۰ و جلد ۲ - ممالک مغربی و شمالی آگرہ ہائیکورٹ ۱۶۳

کرنے ہی سے کافی ہوگا راہن نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ تاریخ مقررہ ادائے دین کی ارادہ میں راہن بموجب شرط معاہدہ مرتہن کی یافتنی رہن پر تیار تھا اسلیے راہن کا دعوے ڈگری ہونے کے لائق ہے ۔ (۱)

تحریر ظہری رہن نامہ بذریعہ جسکے اقرار وصولیابی زر مندرجۂ رہن نامہ کیا جاوے اسٹامپ سے بری ہے ۔ (۲)

وصول جزوی کی تحریر ظہری کے جو سو سے زیادہ ہو رجسٹری لازمی نہین ہے ۔ (۳)

مرتہن جائداد غیر منقولہ حسب دستاویز کفالت نے ایک شخص کے ساتھ جو فریق اُسکے رہن کا نہ تھا یہ اقرار کیا کہ جزو جائداد مذکور کو اپنے مواخذۂ رہن سے بری کردیگا یہ اقرار تحریری رجسٹری شدہ نہین تھا ۔ بعدہ مرتہن نے نالش نفاذ کفالت کی بمقابلہ کل جائداد مرہونہ کے کی تجویز ہوئی کہ چونکہ اقرار مذکور ایک نیا معاہدہ بعوض معاوضہ جدید مابین ایسے اشخاص کے تھا جو رہن مین فریق نہ تھے لہذا وہ مابین فریقین رہن کے ایک معاملہ فاتحطی کا نہ تھا جو حسب مقتضاے قانون کسی تحریری اور رجسٹری شدہ ہونا چاہیے یہ بھی تجویز ہوئی کہ فریق اُس اقرار کو جو ساتھ مرتہن کے ہوا تھا لازم تھا کہ عدالت مین بطور مدعی واسطے نفاذ اُس اقرار کے رجوع لاسکتا ہے اور نامبردہ بدرجۂ مساوی مجاز اُسکے پیش کرنے کا واسطے ناجوازی مرتہن کے دعوے مشعر نیلام جائداد مندرجۂ اُسکے کے تھا مقدمہ میش بنام آرم اسٹرنگ ۔ (۴)

(۱) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۵۲ء صفحہ ۴۴۷۔

(۲) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۴ ۔ استصواب منجانب بورڈ مال حسب دفعہ ۴۴ ۔ ایکٹ اسٹامپ ۔

(۳) ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۸ ۔ جیون علی بیگ بنام باسا مل وغیرہ ۔

(۴) ۔ لا جرنل کامن پلیس جلد ۳ صفحہ ۲۰۶ ۔

کا حوالہ دیا گیا - (۱)

وہ قیاس ادا ہونے زر تمسک کا جو تمسک مذکور کے بقبضۂ مدیون کے ہونے سے ہوتا ہے بہت کم وقعت ہوجاتا ہے جبکہ قیاس مذکور نہ مابین اصل دائن اور مدیون کے ہو بلکہ مابین مدیون وخریدار نیلام قرضۂ مذکور بعلت اجراء ڈگری پیدا ہو - (۲)

مقدمۂ فک الرہن مین مرتہن خرچہ کا مستحق ہوتا ہے تا وقتیکہ پہلے اُسنے روپیہ لینے سے انکار کیا ہو یا دوران مقدمہ مین مدعا علیہ کے چلن سے عدالت کو اُسپر خرچہ ڈالنا مناسب ہو - (۳)

ڈگری انفکاک مین مدعی (راہن کو یہ حکم تھا کہ زر رہن وسود مدعا علیہ کو ادا کرے اور مدعا علیہ کو حکم تھا کہ خرچہ نالش مدعی کو ادا کرے تجویز ہوئی کہ مدعی کہ مستحق منہائی زر حساب شدہ اپنے خرچہ کا اس زر رہن مین ہے جو اُسکو از روے ڈگری کے ادا کرنا ہے - (۴)

ایک ڈگری مشعر انفکاک بلا بار کانم (رہن مین) ۱۲ - دسمبر ۱۸۸۹ء کو یہ حکم ہوا کہ مدعا علیہم مدعی کو اگر وہ مدعا علیہ نمبر ا - کو زر رہن اور مالیت ترقیات جو بصیغۂ اجراء ڈگری تجویز کیجائیگی اُن مدعا علیہم کو جو مستحق تجویز ہون ادا کرے قرضہ دین ۱۲ - اگست ۱۸۹۰ء مدعی نے درخواست اجراء ڈگری گذرانی اور ۲۳ - ستمبر ۱۸۹۰ء کو یہ حکم ہوا کہ اگر مدعی عدالت مین زر رہن اور مالیت ترقیات جو اُسوقت متحقق ہوگئی تھین ادا کرے اجراء ڈگری کیجائے چونکہ مدعی زر مذکور امانتاً جمع کرنے سے قاصر رہا لہذا درخواست اجراء ڈگری ۱۰ - نومبر ۱۸۹۰ء کو خارج ہوئی ۸ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو مدعی نے پھر درخواست اجراء ڈگری گذرانی اور یہ

---

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۰۸ - گوڑیال بنام جوہری مل -

(۲) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۲۶ -

(۳) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۹۰ - دھونڈو راجچندر بنام بالکشن گوبند ناک دیکار

(۴) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۴۷ - ہرجناتھ داس بنام جھنو لال -

ذر ہوا کہ درخواست مین تمادی عارض ہے تجویز ہوئی کہ درخواست مین تمادی عارض نہین ہے
مقدمہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۰۲ پسند کیا گیا۔ (۱)
قسم رہن کے لحاظ سے اُس قسم کے ضابطۂ خاص کے بموجب رہن کو فک الرہن کا
دعوے کرنا چاہیے لیکن ہر صورت مین بحالت بقاء استحقاق فک الرہن کے دین ادا ہو
یا ادائی کا قصد ثابت ہونے یا عدالت مین روپیہ امانت کرنے سے حقیت مذکور مکمل ہوگئی۔ (۲)

دفعہ ۶۱ - اگر راہن کو یہ منظور ہو کہ کسی معاملۂ رہن کا انفکاک کرائے اور کوئی
معاہدہ مانع ایسے فعل کا نہو تو اُسکو اختیار ہے کہ بلا ادا کرنے کسی اور دین
ملحوظہ کے جسکے عوض دوسری جائداد مرہون ہوئی ہو عام اس سے کہ اُسنے یا
دوسرے شخص نے جسکے ذریعہ سے وہ دعویدار ہے اُسکو مرہون کیا ہو انفکاک کرالے

تمثیل

زید نے کہ مالک کھیت (الف) اور کھیت (ب) کا ہے کھیت (الف) کو
بکر کے پاس ایکہزار روپیہ کے بدلے رہن کیا بعد ازان زید نے بکر کے پاس
کھیت (ب) ایکہزار روپیہ پر رہن کیا اور اس بات کا کوئی اقرار نہین ہوا تھا
کہ کھیت (الف) پر کچھ زیادہ مواخذہ ڈالا جائیگا پس زید کو اختیار ہے
کہ نالش انفکاک رہن کی تنہا بابت کھیت (الف) کے کرے۔

شرح - یہ دفعہ بل نمبر ۲ کی دفعہ ۳۳ سے بل نمبر ۳ کی دفعہ ۹۳ و جلد ۹ - بنگال
صفحہ ۹۰ - وورلی گھوس صفحہ ۳۳۰ و ۳۳۱ - سے بنائی گئی ہے اور بعد ترمیم تفاوت بسیار
اس دفعہ مین صرف یہ اصول قائم رکھا ہے کہ اگر دو جائداد دین علٰحدہ علٰحدہ معاہدات کے
ذریعہ سے رہن ہون تو راہن کو اختیار ہے کہ ایک جائداد کو فک الرہن کرالے اور دوسری

---

(۱) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ - صفحہ ۱۳۰ - کرشنن بنام نیلکندن -
(۲) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۶۰ -

جائداد کو فک نکرا دیگا گو دونون معاملات رہن ایک ہی شخص نے کیے ہون یا ایسے شخص نے کیے ہون جسکے ذریعہ سے وہ دعویدار ہے بشرطیکہ کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہوا ہو

دفعہ ۶۲ - جب رہن از قسم بھوگ بندھک کے ہو تو راہن کو اختیار ہے کہ حالات مفصلۂ ذیل مین جائداد مرہونہ پر قبضہ پائے -

(الف) - اگر مرتہن کو اختیار دیا جائے کہ وہ جائداد مرہونہ کے زرلگان اور منافع سے اپنا زر رہن بیباق کر لے تو اُسوقت کہ زر رہن بیباق ہو جائے -

(ب) - اگر مرتہن کو اختیار دیا گیا ہو کہ سود زر رہن کا جائداد مرہونہ کے زرلگان اور منافع سے بیباق کرلے تو اُسوقت جب میعاد (اگر کوئی ہو) جو واسطے ادا زر رہن کے مقرر ہوئی ہو گذر جاوے اور راہن اصل زر رہن مرتہن کو ادا یا اُسکے روبرو حاضر کرے یا جیسے آیندہ لکھا ہے عدالت مین داخل کر دے -

شرح - مقدمات پٹہ زرپیشگی یا دیگر رہن جو بعد اجراے ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء کے ہوے ہون الفاظ معاہدہ پر منحصر ہین اور اگر صریح طور پر یہ نیت ہو کہ مرتہن تمام حالات مین ایک خاص تاریخ تک قبضہ رکھیگا اور راہن پیشتر اُس تاریخ کے فک الرہن نہین کرا سکتا ہے (۱) بلو قاعدۂ عام راہن جب چاہے بااظہار ادائے دین مرتہن سے حساب طلب کر سکتا ہے اور اصل مع سود کے ادا ہونے کی حالت مین مرتہن کو نہین چاہیے کہ باین عذر کہ اجارۂ زرپیشگی کی میعاد منقضی نہین ہوئی یا ایک مشت ادا کرنے کی شرط تھی حقیت فک الرہن کا مزاحم ہو - (۲)

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۵۶۲ و جلد ۲۰ ویکلی رپورٹ صفحہ ۱ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۱۴ - سری راو بستر و دیرلارام بہادر راجو بہادر بنام سری راجہ دیری چرلا سری نراین راجو بہادر -

(۲) - مدراس انڈین اپیل صفحہ ۱۵۷ و ۶ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۶ - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۰۸ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۸ء صفحہ ۳۰۴ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۸۴ -

بروے شرائط رہن بالمحاصل کے یہ قرار پایا تھا کہ جائداد مرہونہ کی آمدنی ایک خاص رقم ہوگی اور یہ کہ اس رقم مین سے مرتہن سرکاری معاملہ سال بسال دیگا اور بقایا رقم اصل زر رہن کے کل سود کے بابت مرتہن رکھیگا اور یکمشت اصل زر رہن کی ادائگی پر رہن قابل انفکاک ہوگا سواے اسکے یہ بھی قرار دیا گیا تھا کہ نہ راہن مرتہن سے زر واصلات لیگا اور نہ مرتہن راہن سے سود لینے کا مستحق ہوگا -

(ج) - نے اس بیان پر کہ مین نے جائداد مرہونہ مین حق مرافق ۱۸۶۹ء مین خرید لیے ہین اور یہ کہ اُسوقت سے مرتہن نے سرکاری مطالبہ نہین دیا جو ہمکو مجبوراً ادا کرنا پڑا اور اس باعث سے زر رہن آمدنی جائداد سے ادا ہوچکا تھا بلکہ مرتہن کی طرف واصلات واجب الوصول ہے اصل زر رہن اور مرتہن کے برخلاف بذریعہ فک الرہن و دخلیابی و دلاپانے اضافہ آمدنی کے یا اسقدر رقم کی ادائگی پر جو برآمد ہو جائداد مرہونہ کی دخلیابی کا دعوے کیا مقدمہ کے جوابون مین ایک یہ بھی جواب تھا کہ زر رہن ۱۸۶۷ء منجانب اصل راہن کے فک ہوچکا تھا اسیلیے دعوے نہین چل سکتا قرار پایا کہ بفرض ایسا فک الرہن وقوع مین آیا تھا - تو اس امر سے اگرچہ اسکے فیما بین اصل راہن و مرتہن کے کچھ ہی تاثیر ہو مدعی کے حق پر جو رہن سے پیدا ہوا کچھ تاثیر نہین ہوتی اور کہ اسیلیے ایسا فک الرہن دعوے بذا روک نہین سکتا اور یہ کہ مدعی اس رقم کے مجرا لینے کا مستحق تھا جو اُسکو مرتہن کی کوتاہی کے باعث دینے پڑی حساب کرنے مین مدعی سالیانہ بچتون کا فائدہ اُٹھا سکتا تھا - اور چونکہ مدعی کے پاس بیع ہونے کے مرتہن کو خبر تھی تو وہ ادائگی جو اُسنے اصل راہن کو معاملہ کی نسبت دی ہوگی نامناسب تھی اور مدعی کے برخلاف مجرا نہین ہوسکتی - (۱)

اگر رہن نامہ مین یہ شرط ہو کہ مرتہن دخیل سے حساب کا مطالبہ نہین ہوگا معہذا

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۰۳ - جی جیت راے بنام گوبند تواری -

مرتہن اپنے دخل کی آمدنی کا حساب دیگا ۔ (۱)

چونکہ بلا بار جنمی (راہن) اس بات کا مستحق ہے کہ بوقت انفکاک اراضی اپنے دعوے بقایا لگان کو کانم (مرتہن) سے واجب الوصول ہو بمقابلہ شخص آخر الذکر کے جو بسبب معاوضۂ ترقیات کے ہو مجرا کیا جاوے لہذا رہن اُسکے حقوق سے کسی فریق سوم کو منجانب قابض کانم کے جنمی کے حق کو جو اُسنے نسبت مجرا کرایا نے اپنے دعوے بقایا لگان کے بمقابلہ اس رقم کے جو قابض کانم کو بابت معاوضۂ ترقیات کے واجب الوصول پائی جاسے حاصل ہے نقصان نہیں پہونچیگا ۔ (۲)

بمقدمۂ فک الرہن اراضی مرہونہ جو مدعی نے بذریعہ دو مختلف دستاویزات کے مدعاعلیہ کے پاس رہن کی تھی معلوم ہوا کہ دستاویزات مین یہ اقرار تھا کہ قبضہ مرتہن کا رہیگا اور یہ کہ سود دو روپیہ فیصدی سالیانہ راہن کو ادا کریگا اور لگان جو مرتہن وصول کرے راہن کا حق ہوگا علاوہ ازین یہ بھی اقرار تھا کہ راہن سات سال کے عرصہ مین زمین چھوڑا لیوے اُسکے بعد اگر نہ چھوڑاوے تو زررہن عند الطلب ادا کرے تجویز ہوا کہ آخری شرط بابت جاری رہنے سود کے جو شرح مقررۂ بالا تا ادا و زررہن عین معاہدہ کے معنون مین آسکتی ہی کہ جب تک روپیہ ادا نہ کیا جاوے سود مندرجۂ وثیقہ ادا ہوگا نیز لفظ مالکانہ مین تمام خالص آمدنی زمین کی جو مرتہن نے وصول کی تھی مفہوم ہے اور نہ مقررہ سالانہ آمدنی کیونکہ وہ آمدنی اراضی مرہونہ کی بابت نہین ہوئی جسکے متعلق شرط مندرجۂ بالا ہو ۔ (۳)

ایک ڈگری مین یہ حکم تھا کہ حساب کیا جاوے کہ از روے رہن نامہ کسقدر زر اصل و سود باقی ہے اور سود مذکور تاریخ ادا تک جو آیندہ مندرج ہے یا تاریخ ڈگری سے چھ ماہ تک

(۱) ۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۶ ۔

(۲) ۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۳۴۵ ۔ اچوتا بنام کالی ۔

(۳) ۔ نمبر ۹۰ ۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء

جو تاریخ کہ پیشتر دلفع ہو دلایا جائیگا - اور اسمین یہ بھی حکم تھا کہ مدعی اسقدر روپیہ جو بموجب رپورٹ کے بابت اصل وسود کے تاریخ اداء تک اور بابت خرچہ مع سود بقدر چھ روپیہ فیصدی کے تاریخ تشخیص حساب سے تاریخ اداء تک واجب ہوا اندر چھ ماہ کے بعد اسکے کہ رجسٹرار اپنی رپورٹ بھیجے ادا کرے مدعی نے اسقدر روپیہ جو ادا اصل و سود کیلیے کافی تھا لیکن بابت خرچہ کے کافی نہ تھا ایک وقت پر قبل تحریر ہونے رپورٹ رجسٹرار کے پیش کیا تجویز ہوئی کہ ادا کیے جانے زر اصل وسود متذکرہ مابعد سے مراد اسوقت سے تھی کہ جب رجسٹرار اپنی رپورٹ بھیجے کیونکہ جو رقم ادا ہونی چاہیے وہ رقم تھی کہ جو رجسٹرار اپنی رپورٹ مین یافتنی تحریر کرے پس جو روپیہ کہ قبل رپورٹ رجسٹرار کے پیش کیا گیا اُسکا پیش کرنا اسلیے کافی نہین تھا کہ تاریخ پیش کیے جانے سے سود موقوف ہوجاتا - (۱)

ایک نالش جو منجانب مرتہن دوم کے راہن و مرتہن سوم پر بہ طلب حساب و اجازت نیلام دائر ہوئی - عدالت نے حکم دیا کہ حساب نہ صرف اس روپیہ کا لیا جائے جو مدعی کا یافتنی ہے بلکہ اس روپیہ کا بھی لیا جاوے جو مرتہن سوم کا یافتنی ہے - (۲)

مرتہن کو جسنے ڈگری بابت حساب و نیلام کے حاصل کی ہو یہ منصب نہین ہے کہ اپنی کارروائیات اجراء مین اسوقت حساب کے کیے جانے سے دست بردار ہو کہ جب یہ معلوم ہو کہ حساب کا نتیجہ اسکے خلاف ہوتا ہے - (۳)

میوان سنگھ نے جسکے پاس ایک اراضی مبلغ ۱۱۰۰ روپیہ کو رہن دخلی تھی اور جسکے نوین حصہ کی نسبت اُسنے حق الفکاک خرید کیا تھا ۱۸۷۵ء مین اس اراضی کو ٹھکو لال کے پاس بعوض مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ کے جسمین سے مبلغ ۷۰۰ روپیہ زر رہن اسکی اراضی مرتہن کا اور ۳۰۰ روپیہ

(۱) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ - صفحہ ۳۳۳ - پرسدہ نراین متور بنام من کوچ -

(۲) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰۱ - اہندرو بھوشن چٹرجی بنام جھنولال چودھری -

(۳) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۰۰ - دولی چند بنام عمدہ خانم -

اراضی مقبوضہ مالکانہ کا تھا رہن دخلی تھا از روے دستاویز رہن کے یہ شرط قرار پائی تھی
کہ مرتہن کل منافع بعوض سود کے لیوے اور جب راہن زر اصل ادا کرے تو انفکاک رہن ہوجائے
۱۸۸۸ء مین فخر الدین نے جو قائم مقام اصل راہن کا تھا نسبت بقیہ آٹھ حصہ منجملہ نو حصہ اراضی کا
باعتبار آئین یازدہم ۱۸۹۳ء کے نالش واسطے قبضہ اراضی کے اس بنا پر دائر کی کہ زر اصل و
سود فیصدی ۱۲ عہ منافع سے وصول ہوکر انفکاک رہن ہوگیا ہے - اور دعوے حساب فہمی کا
کیا تنکو ال نے یہ جوابدہی کی کہ احکام آئین مذکور متعلق نہین ہین کیونکہ بعد تنسیخ آئین مذکور
بذریعہ ایکٹ ۸ ۱۸۸۲ء کے راہن نے یہ اقرار کیا تھا کہ دعوے حساب فہمی کا نکرونگا
اور نامبردہ نے یہ بیان کیا کہ اقرار واجب العرض ۱۸۸۲ء مین مندرج ہے تجویز ہوئی کہ
واجب العرض مین کوئی نیا معاہدہ یا منظوری معاہدہ سابق ۱۸۶۳ء کی مابین فریقین
مندرج نہین ہے بلکہ محض ذکر رہن کا مندرج ہے اور اسلیے فخر الدین حساب کا مستحق ہے
اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ حساب صرف آٹھ حصہ منجملہ نو حصہ کے ہونا چاہیے - (۱)

ایک مرتہن قابض تھا اور معاہدہ یہ تھا کہ بطور سود منافع لیگا اور اگر منافع کم ہو
تو بقدر کمی کے راہن سود ادا کریگا راہن نے زر اصل جمع کرکے جبراً مرتہن کو بیدخل
کرکے قبضہ کرلیا مرتہن نے نمبری دعوے واپسی قبضہ کا کیا تجویز ہوئی کہ زر اصل مرتہن کے
واسطے جمع کیا گیا ہے اور بار ثبوت پیداوار کے حساب کا اور اس امر کے بابت کہ سود مین سے
کچھ باقی ہے مرتہن پر ہے - (۲)

اگر رہن نامہ مین ایسی شرط ہو کہ راہن اصل دین ادا کرنے سے فک الرہن کا مستحق
ہوگا تو راہن کا فقط اصل دین کے واسطے آمادہ ہونا کافی ہے اگر مرتہن کو سود یا رہن
کی بابت اور کسی طرح کا دعوے ہو تو اُسکے واسطے علحدہ ایک دعوے کرنا ہوگا اور

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۱۹ - جھتاب کنور بنام صاحب کلکٹر شاہجہان پور -
(۲) - ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۲۹ -

اسکی روسے حقیت فک الرہن مین کوئی مزاحمت نہین ہوسکتی۔ (۱)
ہائیکورٹ بحیثیت عدالت ایکوئٹی وہ اختیار رکھتی ہے جسکو عدالت چانسری از روے عطا کرنے چارہ کار کے اُن مقدمات مین استعمال کرتی ہی جنمین ایسے بددیانت یا نہایت غیر مساوی و جابرانہ معاملات ہوے ہون کہ جس سے کوئی آدمی معمولی اختیار قبول نکریگا اور جنسے بوجہ اُنکی نوعیت اور حیثیت متقابلۂ فریقین کے قیاس فریب یا داب یا جابرانہ کا پیدا ہوتا ہے وہ اصول کہ جسکی بنا پر اس قسم کا چارہ کار عطا کیا جاتا ہے اُن معاہدات سے بھی متعلق ہے جنمین از حد شرائط سخت قرض دہندگان مفلس اور جاہل اشخاص باشندگان دیہات پر قائم کرتے ہین اس قسم کے اختیار کے استعمال پر کچھہ اثر بوجہ منسوخی قانون متعلقۂ سود کے نہین ہوتا جیسا
مقدمۂ رجسٹر فیلڈ بنام جنیس۔ (۲)
و اورز کے بنام یا لنک بروک۔ (۳)
ارل آف ایلفورڈ بنام مارس۔ (۴)
دنیول بنام اسٹیلینک۔ (۵)
دنیپن بنام کوک۔ (۶)
کا حوالہ دیا گیا۔ ایک ناخواندہ کوری نے جو مالک کاشتکار کی حیثیت رکھتا تھا ایک

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۹ء صفحہ ۱۴۳۔
(۲)۔ مقدمات ہدایتی صیغۂ ایکوئٹی مؤلفۂ وہیٹ ٹیوڈر صاحبان طبع چہارم صفحہ ۵۱۴ و رپورٹ السی میکین صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۵۵۔
(۳)۔ لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۶ صفحہ ۸۱۴۔
(۴)۔ لا رپورٹ اپیلہاے چانسری جلد ۸ صفحہ ۴۸۴۔
(۵)۔ رپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۱۵ صفحہ ۶۶۹۔
(۶)۔ لا رپورٹ اپیلہاے چانسری جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۹۔

رہن نامہ بنام ایک پیشہ دار قرض دہندہ کے جسکا وہ بقدر ۱۰۰ روپیہ کے مقروض تھا تحریر کیا اور رہن نامہ مین یہ اقرار کیا کہ رقم مذکور پر سود بشرح ۲۴ فیصدی سال بحساب سود در سود ادا کریگا اور اُسنے یہ بھی اقرار کیا کہ دھرتا یا جرمانہ سالانہ بشرح ایک آنہ فی روپیہ مرتہن کو ہر سال حساب ہوکر دیا جاوے یہ بھی قرار پایا کہ یہ سود ایک اراضی مالکانہ مملوکہ اپنے سے ادا کیا جائے اور اگر سود دو سال تک ادا نہ کیا جائے تو مرتہن کو اس اراضی کا قبضہ دیا جائے اور واسطے اطمینان ادائے قرضہ کے ۶ پائی حصہ زمینداری بمیعاد ۱۱ سال رہن کیا جائے اور اقرار متعلقہ دھرتا کا یہ تھا کہ ایک آنہ فی روپیہ ہر سال کے ختم ہونے پر نہ صرف اصل زر رہن مین اضافہ ہونا بلکہ اُس سود پر بھی جو واجب ہے اور کُل رقم ملکر پھر بطور زر اصل کے سال آیندہ کے لیے شمار ہو دس برس بعد تاریخ رہن کے راہن نے نالش انفکاک رہن بادائے صرف ۱۰۰ روپیہ کے یا ایسی رقم کی جو عدالت یا فتنی مرتہن تجویز کرے دائر کی اُسوقت بموجب اُس حساب سے جو مرتہن نے مرتب کیا یہ ظاہر ہوتا تھا کہ قرضہ ۱۰۰ روپیہ کا باضافہ سود در سود بڑھکر ... تک پہونچا اور اسمین صرف بابت دھرتی کے ... داخل تھے۔

تجویز ہوئی کہ شرط مندرجۂ دستاویز متعلقۂ دھرتا اُس قسم کی نہ تھی جسکا دفعہ ۷۴ ایکٹ معاہدہ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مین ذکر ہے اور کوئی بحث تاوان کی نہیں ہے لیکن بلحاظ حیثیت متقابلۂ فریقین اور بدنیتی آمیز اور جابرانہ نوعیت شرائط کی مرتہن کو انکشاف ... نہ حاصل ہونا چاہیے اور راہن کو یہ اجازت ہونی چاہیے کہ بادائے زر رہن اور سود کے انفکاک رہن کرا دے۔

کیونکہ کوئی اپیل منجانب مرتہن کے بنا راضی ڈگری عدالت مرافعہ ادلے مشعر انفکاک رہن بشرط ادائے سود نہیں ہوئی۔ (۱)

ایک نالش مین جو واسطے دلا پانے زر اصل مبلغ ... روپیہ بر بنا تمسک مع سود بالا کے

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰ - لالی بنام رام پرشاد۔

سود بشرح ۱۲ فیصدی سے کے تھی یہ معلوم ہوا کہ مدعی نے اس امر سے کہ مدعا علیہ پر مقام تحصیل مین فوراً ادا کرنے مالگزاری واجبی کے تاکید تھی یہ فائدہ اُٹھایا کہ اُسکو تحریر تمسک پر بشرح سود مذکورۂ بالا راضی کیا باوجودیکہ اطمینان کافی بذریعۂ رہن جائداد اراضی کے کیا گیا تھا یہ بھی ظاہر ہوا کہ گو از روے شرائط تمسک کے مدعی کو اختیار تھا کہ کسی وقت پر بذریعۂ دائر نیلام کرانے جائداد مرہونہ کے تمسک کو نافذ کرادے مگر اُسنے دیدہ و دانستہ زر قرضہ کو اسلیے وصول نکیا کہ سود بالاے سود بشرح زائد مجتمع ہو جاوے تجویز ہوئی کہ یہ معاملہ ایسا سخت اور خلاف ایمان تھا اور اُسکے نافذ کرنے سے عدالت کو بلاشک انکار کرنے کا اختیار تھا اور بنظر جملہ حالات معاملۂ مذکور کا پورا نفاذ عدالت انصاف کے نزدیک نامناسب و برخلاف انصاف کے ہوگا اور نظر بحالات سود بالاے سود نہ دلانا چاہیے مقدمات کامنی منذری چودھرائی بنام کالی پرسنو گھوس۔ (۱)

بنیس بنام کوک۔ (۲)

دلالی بنام رام پرشاد۔ (۳) کا حوالہ دیا گیا۔

عدالت نے ڈگری اصل رقم ۱۰۰۰ کی مع سود سادہ بحساب ۱۲ روپیہ سیکڑا سالانہ کے تاریخ ارجاع نالش تک صادر کی۔ (۴)

لیکن عدالت چیف کورٹ پنجاب نے ان مقدمات کی پیروی سے انکار کیا۔ (۵)

ایک دستاویز رہن دخلی نوشتہ ۱۸۶۶ء مین جسکی روسے مرتہن نے قبضہ حاصل کیا تھا

---

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۵۔

(۲)۔ لا رپورٹ اپیلہاے چانسری جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۹۔

(۳)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۰۰۔

(۴)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۰۔ مادھو سنگھ وغیرہ بنام کاشی رام۔

(۵)۔ نمبر ۳۲۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۵ء۔

شرائط ذیل مندرج تھین تا ادائے زررہن مرتہن قابض اراضی مرہونہ رہیگا اور چونکہ منافع بعوادار مالگزاری سرکار بچے وہ مرتہن کا اور بوقت انفکاک منہا نہ کیا جائیگا کسی سال کے آخر مین راہنان زررہن اداکر کے جائداد کو فک الرہن کرا سکتے ہین جب تک کہ وے زررہن ادا نہ کرین تب تک نہ تو اُنکو اور نہ اُنکے وارثان کو جائداد مین کوئی حق ہوگا ۱۸۸۳ء مین اصل راہنان مین سے ایک کے قائم مقام نے اپنا حصۂ جائداد مرہونہ کا انفکاک کرانے کے لیے اس بیان سے نالش کی کہ زررہن اصلی وسود بابت زررہن کے منافع سے بٹ گیا اور مین مستحق [illegible] زرفاضل کا ہون۔ تجویز ہوئی کہ منافع سے بعد منہا کرنے مالگزاری سرکار کے زراصل مع سود بشرح [illegible] سالانہ وصول ہوگیا ہے اور زرفاضل متدعویۂ مدعی کو واجب ہے تجویز ہوئی کہ گو لفظ سود کا بالخصوص استعمال نہین کیا گیا مگر معنی دستاویز کے جو معمولی اور معقول طور پر نکلتے ہین یہ ہین کہ یہ قرار پایا تھا کہ مرتہن جائداد پر قابض رہے اور منافع اُسکا تا وقت ادائے زراصل بجائے سود کے لے۔ (۱)

الفاظ دستاویز متنازعہ کے جو اس مقدمہ مین قابل لحاظ ہین یہ تھے کہ بعوض [illegible] کے جائداد مفصلۂ ذیل کو واسطے سات سال کے رہن بیع بالوفا کرتا ہون [illegible] ہر سال بابت سود کے بشرح [illegible] ہر سال جیٹھ مین اپنی ذات وجائداد سے ادا کرونگا اور [illegible] بابت زراصل [illegible] بابت سود آخر سال میعاد رہن یعنی جیٹھ [illegible] کے اداکر کے دستاویز رہن نامہ واپس لونگا اور سود بشرح [illegible] فیصدی میری ذات اور جائداد سے جسطرح سے چاہے وصول کرلے اگر مابین میعاد سات برس کے کوئی رقم اصل مین ادا ہوگی تو اُسکے لحاظ سے سود رسدی کم ہوجائیگا اور اگر آخر سال تاریخ میعاد تک کوئی رقم منجملہ زراصل یا سود سال آخر کے غیر مودی رہ جائے تو حقیت بیع مکمل تصور کیجائیگی اور دائن کو اختیار قبضۂ مالکانہ کا حاصل ہوگا اور اگر کبھی مابین سات سال میعاد رہن کے کل اصل وسود

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸۔ صفحہ ۴۰۲۔ قمر علی بنام کریم اللہ۔

ادا کر دون تو دستاویز رہن نامہ کو واپس لونگا دائن نے بذریعہ دو نالشات کے ڈگری بابت سود سالیانہ من ابتدا ۱۲۸۲ فصلی لغایت ۱۲۸۵ فصلی مدعی مدیون پر کرالین مگر سود بابت ۱۲۸۶ لغایت ۱۲۹۰ فصلی ہنوز غیر مودی ہے اور زر اصل بھی ادا نہین ہوا ہے اب مدعی مدیون رہن نامہ بادائے ۷۵ روپیہ اصل و ۷ روپیہ سود بابت سال آخر یعنی ۱۲۹۱ فصلی دعوے انفکاک رہن کرتا ہے -

اور اسکا یہ بیان ہے کہ گو سود بابت سالہاے گذشتہ ۱۲۸۶ لغایت ۱۲۹۰ فصلی ادا نہین کیا گیا ہے مگر مواخذہ اسکا حقیقت مستغرقہ مرہونہ پر نہین پہونچتا و ذات یا دیگر جائداد سے حسب شرائط رہن نامہ قابل وصول ہے اور مدعی محض بادائے اصل و سود ایک سال آخر کے انفکاک کا مستحق ہے تجویز ہوئی کہ مدعی بغیر ادائے سود ۱۲۸۶ لغایت ۱۲۹۰ فصلی کے انفکاک نہین کرا سکتا کیونکہ جب اصل کی بابت کفالت ہے تو سود کے بابت بھی یہی سمجھنا چاہیے - (۱)

ایک مقدمہ مین جو کسی خاص اراضی کے فک الرہن کرانے کے لیے تھا یہ معلوم ہوا کہ ابتدا ًیہ رہن بطور ضمانت تائیدی کے کیا گیا تھا لیکن شرط یہ کی گئی تھی کہ اگر سود جسکا سال بسال بشرح مقررہ فی ماہ ادا کیا جانا قرار پایا تھا کسی سال حسب اقرار ادا نہ کیا جاویگا تو مرتہن قابض اراضی کر دیا جاویگا سود کے ادا اقرار واقعی مین وعدہ خلافی ہونے کے سبب سے مرتہن نے ایک موقع سابقہ پر رہن نامہ کی شرط پر متعلقہ انتقال قبضہ کے نفاذ کے لیے نالش کی تھی اور ایک ڈگری بہ نفاذ شرط مذکور حاصل کی تھی اور جب وہ قابض اراضی مرہونہ رہا تھا مدعا علیہ نے مدعی کے حق انفکاک کو تسلیم کیا الا اسنے دعوے سود پانے کا حسب شرائط رہن نامہ من ابتدا سے تحریر دستاویز تا تاریخ ڈگری خود جو بابت قبضہ کے تھی کیا لیکن عدالت ماتحت نے ایسے سود کے دلانے سے انکار کیا یہ قائم کر کے کہ دعوے بابت سود بموجب مد ۶۳ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد زائد المیعاد ہے تجویز ہوا کہ بعدم موجودگی کسی مخالف معاہدہ کے مرتہن

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ اباد جلد ۵ صفحہ ۳۴۲ - سمبو پرشاد بنام منصور علیخان -

رہن کے ساتھ اپنے حساب کے تصفیہ کرنے کے وقت مستحق اس امر کا ہے کہ اُس سود کو جو بروے رہن واجب الوصول ہو جائداد کے ذمہ بطور ایک دین کے لگاوے اور اسیلئے مد ۱۳۲ - ایکٹ میعاد اسکے متعلق ہے مرتہن کل اُس سود کا جو کہ بروے رہن تاریخ نالش سے بارہ سال کے اندر واجب ہو مستحق ہے - (۱)

تاریخ ۰ - اگست ۱۸۶۸ء عمرو نے کوئی خاص جائداد غیر منقولہ زید کے پاس بعوض ... رہن کی اقرار یہ کیا گیا کہ زر اصل چار ماہ مین بحساب دو روپیہ فیصدی فی ماہ ادا کیا جاوے اور اگر اسطرح ادا نہ کیا جاوے تو مرتہن کو قبضہ دیا جاوے زر مذکورہ تاریخ واجب پر ادا نہ کیا گیا نہ مرتہن کو قبضہ دیا گیا تاوقتیکہ اُسنے اپریل ۱۸۷۱ء مین باجراے ڈگری قبضہ حاصل کیا قائم مقام راہن نے انفکاک رہن کے صرف بشرط اداے زر اصل کے نالش کی تو مرتہن دعویدار ہوا کہ تاوقتیکہ اس سے اصل و سود بحساب ۲۴ فیصدی فی سال تا تاریخ نالش ادا نہ کیا جائے جائداد اُسکے پاس رہے قرار دیا گیا کہ مدعی پابند اداے سود بابت چار ماہ تھا کیونکہ وہ بروے اقرار مندرجہ رہن نامہ اراضی کے ذمہ ایک دین تھا اگر مرتہن چار ماہ کے انقضاء پر نالش دخل کی کرتا تو وہ اراضی پر قبضہ رکھنے کا مستحق بطور کفالت زر اصل و سود چار ماہ کے ہوتا اور اس امر کی کوئی وجہ نہوئی کہ محض نالش مین توقف کرنے کی وجہ سے وہ ایک بدتر حالت مین کیون کیا جاوے لیکن مدعا علیہ کے دعوے کا باقی حصہ ایک دین ذمگی جائداد مرہونہ نہ تھا ممکن ہے کہ وہ باقی حصہ مدعا علیہ کے دعوے کا ایک ذاتی دعوے راہن پر ہو اور اُسکی حیثیت اس سود کی نہ ہو جو بروے اقرار مندرجہ رہن نامہ واجب الوصول تھا بلکہ ایسے عوضانہ کے ہو جو حوالگی قبضہ کی عہد شکنی کے بابت ہو ایسا دعوے مدت سے زائد المیعاد ہو چکا تھا اور وہ نفاذ پذیر نہ تھا انڈین لا رپورٹ جلد ۳ - الہ آباد صفحہ ۲۴۰ -

(۱) نمبر ۵۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء و نمبر ۱۰۱ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ - صفحہ ۲۹۳ - و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ - صفحہ ۱۴۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ - صفحہ ۲۳۳ -

و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۸۲ کی پیروی کی گئی اور نمبر ۵۰ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۹ء کا حوالہ دیا گیا۔ (۱)

مدعی نے سنہ ۱۸۶۲ء مین کچھ زمین مدعا علیہ کے پاس رہن کی سنہ ۱۸۶۴ء مین مدعا علیہ مرتہن نے ڈگری مدعی کے خلاف بابت رہن کے حاصل کی جسمین حکم ہوا کہ مدعی مبلغ للعہ مدعا علیہ کو ادا کرے ورنہ مدعا علیہ مرتہن کو دخل اراضی کا دلایا جائے جب تک کہ روپیہ مذکور ادا نہو چنانچہ مدعا علیہ کو دخل دلایا گیا اب مدعی نے فک الرہن کی نالش اس بنا پر کی تھی کہ زر رہن اراضی مذکورہ کے منافع سے ادا ہو چکا ہے تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مرتہن ذمہ دار نہین ہے کہ ایسے منافع کا حساب مدعی کو مجرا دے بذریعہ ڈگری کے مدعا علیہ دخل کا مستحق تھا اور وہ تمام منافع لے سکتا تھا جب تک مدعی ایک خاص رقم ادا نہ کرے کیونکہ تا وصول روپیہ مدعا علیہ کو بذریعہ ڈگری کے اراضی مذکور مین ایک حق کامل پیدا ہو گیا تھا۔ (۲)

ایک مرتہن نے ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۶۴ء مین ڈگری دخل حاصل کی اس ڈگری کو اُسنے ۱۵ اپریل سنہ ۱۸۷۳ء تک جاری نہین کرایا تاریخ مذکور کو اُسنے دخل حاصل کیا۔ راہن نے سنہ ۱۸۸۱ء مین نالش انفکاک دائر کی عدالت ماتحت نے بدین شرط ڈگری دی کہ نامبردہ زر اصل مع سود لغایت اپریل سنہ ۱۸۷۳ء کہ جب دخل لیا گیا مرتہن کو ادا کرے تجویز ہوا کہ تاریخ ڈگری سے تاریخ دخل تک مرتہن خود اپنے قصور سے غیر قابض رہا اسلیے وہ سود کا مستحق نہین ہے۔ (۳)

رہن نامہ جو بابت میعاد معین کے ہوا اور جسمین کوئی شرط صریحی نسبت سود مابعد تاریخ وجوب نہو اُسکے سود مابعد تاریخ وجوب کا بجز خسارہ خلاف ورزی معاہدہ کے اور کچھ نہین ہو سکتا سود مذکور کی نسبت یہ مقصود نہین ہو سکتا ہے کہ وہ بطور اُس سود کے جو

(۱) نمبر ۸ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۱ بھگونت سنگھ بنام دسیاو سنگھ۔

(۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۰۳ نادلو بنام راگو۔

(۳) ویکلی نوٹ ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۰۰ کتاب انگریزی۔

رہن نامہ یا روز وجود واجب ہوتا ہے محض وہی رہتا ہے اور اُس حیثیت سے زر مرتہن ایک جزو اصلی ہوجاتا ہے اور اُس سود کے مشابہ بھی نہین اور نہ جائداد پر مواخذہ ہوتا ہے گو براے نام خسارہ ہی بہ نسبت اُس سود کے جو بعد تاریخ وجوب کے بطور خسارہ دلایا جاتا ہے کوئی فرق مابین سادہ تمسک اور رہن نامون کے نہین قائم کیا جاسکتا ہے منصب علی بنام گلاب چند انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۸ و بھگونت سنگھ بنام دریاو سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶ - کی تقلید ہوئی کوک بنام فولر انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ - ایچ اپیل صفحہ ۲۷ - ولسن دیال بنام اودت نراین انڈین لا رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۴۹۶ - و راضی سنگھ بنام گنیش نراین سنگھ زبدۃ النظائر ہفتہ وار ۱۸۹۵ء صفحہ ۴۰ - پر حوالہ ہوا - (۱)

ایک مرتہن جسکو بجاے سود کے منافع ملتا تھا قابض تھا خریدار حق انفکاک رہن نے بہ آمادگی جمع کرنے زر اصل کے عدالت مین فک الرہن کی نالش کی عدالت نے غلطی سے ایسا کرنے سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ اس امر کے ثابت کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے کہ قرضۂ رہن مرتہن کے پاس عدالت سے باہر پیش کیا گیا تھا اور سوال یہ ہے خریدار نے نالش کرنے سے پہلے مرتہن کے پاس روپیہ پیش کیا یا نہین خریدار کا حق خرچہ پانے کا ہوتا ہے اگر خریدار ثابت کردے کہ اُسنے عدالت سے باہر مرتہن کے پاس روپیہ پیش کیا تو وہ محفوظی جائداد کا استحقاق رکھیگا اور نالش کا خرچہ بھی پائیگا اور اگر اس امر کے ثبوت کرنے مین ناکام رہیگا تو اُسکا استحقاق جائداد کے محفوظ رکھنے مین قائم رہیگا روپیہ کے جمع کرنے پر اُس تاریخ کو جو ڈگری مین مقرر کیجائے لیکن اُسکو نالش کا خرچہ نہین ملیگا - (۲)

اگر فی الحقیقت راہن ادا سے دین مین آمادہ ہو اور مرتہن منظور نکرے تو تاریخ آمادگی سے مرتہن سود کا مستحق نہین ہے اور مرتہن دخیل رہنے کی صورت مین تاریخ مذکور سے باعتبار

(۱) بسری نواس راو پانڈے بنام اودت نراین مصر صفحہ ۶۲ - کتاب انگریزی صفحہ ۱۸۴ - کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۹۵ء الہ آباد -

(۲) - جلد ۳ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۲۸ -

جمعبندی کی محاصل جائداد محاسبہ کا ذمہ دار ہوتا ہے کیونکہ آمادگی ادائے دین کے ذریعہ سے مرتہن کی حقیت متعلقہ رہن نہین ہوجاتی اور اگرچہ راہن سود کی نسبت عذر دار نہو تاہم بعد تاریخ مذکور کے سود دلوایا نہین جائیگا۔ (۱)

نالش انفکاک مین مرتہن مستحق مجرا پانے مناسب اخراجات مرمت کا ہے اگر وہ حساب لگان و منافع کا ادا کرے۔ (۲)

ایک زمین لاخراج رہن کی گئی اور مرتہن کا قبضہ کرادیا گیا۔ اور اقرارنامہ مین شرط تھی کہ منافع بجاے سود کے سمجھا جائیگا آخرکار مالگزاری اُسپر لگائی گئی مرتہن قابض نے کچھ رقوم بابت مالگزاری ادا کین راہن نے فک الرہن کا دعوے صرف بادائے اصلی زررہن عدالت مین جمع کرکے کیا تجویز ہوئی کہ جمع کرنا واسطے محفوظی حق فک الرہن کے کافی تھا مگر راہن مرتہن سے قبضہ نہین لے سکتا جب تک کہ وہ مالگزاری مع سود جو مرتہن نے ادا کی ہے ادا نکرے۔ (۳)

ایک اور مقدمہ مین جہان کہ بلحاظ حالات مقدمہ یہ تجویز ہوئی کہ مرتہن حق راہن زمین پر اُس رقم کے واسطے رکھتا ہے جو اُسنے مالگزاری مین ادا کی اور راہن اصل زررہن ادا کرکے فک الرہن نہین کرسکتا۔ (۴)

راہن نے چار متواتر دستاویزات مرتہن کو تحریر کین ہر ایک دستاویز مین یہ شرط تھی کہ اگر زر دستاویز تاریخ واجب الادا پر ادا نہو تو اُسکو ترجیح زر قرضہ رہن دستاویز پر ہوگی اور انفکاک کا دعوے تا وقتیکہ زررہن ادا نہو جائے نہوگا تجویز ہوئی کہ اگرچہ دستاویزات

(۱) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۸۴ لکشمن بھیاجی بنام ہری ونکر ویسا ے۔

(۳) - ۳ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۷۴۔

(۴) - ۳ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۶ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۶۲۔

کی عبارت سے مواخذہ جائداد پر پیدا نہین ہوتا تاہم جہانتک شرائط دستاویزات سے فریقین کی نیت تھی کہ حق انفکاک تا وقتیکہ زرقرضہ دستاویزات ادا نہو ملتوی رہے راہن بدون زر رہن ادا کرکے مستحق دخل نہین۔ (۱)۔

مدعا علیہ نے دو رہن نامہ ایک ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء کو اور دوسرا ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۷۹ء کو مدعی کے حق مین تحریر کردیے اور اقرار کیا کہ دوسرے رہن کا روپیہ پہلے رہن کے واجب الادا ہونے پر دیا جائیگا جسکا اقرار ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء پورا ہونا تھا۔ جب مدعی کو کچھ ادا نہوا تو عدالت سے مستدعی ہوا کہ قرار دیا جائے کہ مدعا علیہم سنہ ۱۸۷۹ء کا رہن بلا ادائے زر معاوضہ انفکاک نہین کراسکتے تھے۔ اسپر مدعا علیہم متعرض ہوے کہ دوسرا رہن جائداد کو ایک ڈگریدار سے بچانے کی غرض سے ہوا تھا اور محض مصنوعی ہے عدالت اول نے دعوے کو خارج کیا اور صاحب ڈویژنل جج نے ڈگری دی۔ ابھی اس مقدمہ کا اپیل چیف کورٹ مین دائر ہی تھا کہ مدعا علیہم نے فک الرہن کی ڈگری حاصل کی۔

اسپر مدعی رسپانڈنٹ کی طرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ چونکہ دونون رہنون کا روپیہ ادا ہوکر فک الرہن کی ڈگری ہوچکی ہے اسلیے اپیلانٹ کو اب کوئی حق پیروی کا نہین رہا جسکا مدعا علیہم اپیلانٹ کے وکیل نے جواب دیا کہ اپیلانٹ اسلیے پیروی کیا چاہتے ہین کہ انسے زیادہ روپیہ وصول کیا گیا ہے وہ یقین کرتے ہین کہ وہ اسکو واپس وصول کرنے کے قابل ہونگے قرار پایا کہ اپیلانٹ کارروائی اپیل جاری رکھ سکتے ہین کیونکہ ابھی معلوم نہین کہ عدالت کے آخری حکم کا نتیجہ کیا ہوا اور جو یہ اعتراض پیش ہوا ہے کہ دعوے زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ دادرسی قابل سماعت نہین یہ غلط ہے کیونکہ رہن سنہ ۱۸۷۹ء کو تسلیم کرنے سے انکاری ہونا کوئی مزید دادرسی حق کا نہین دیتا اور مدعی مجاز ہے کہ مدعا علیہم نے اس رہن کی نسبت

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۳۱ ۔ نمبر ۲ ۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۰ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۳۳ ۔

جو شک پیدا کیے ہین وہ اُنکو دور کرنے کی چارہ جوئی کرے۔ (۱)

فک الرہن سادہ

رہن سادہ کی صورت مین فک الرہن کا کوئی قانوناً ضابطہ خاص نہین ہے ایسے مقدمات مین راہن اصل مع سود مرتہن کو دیکر وثیقہ واپس لے سکتا ہے اور راہن جس روپیہ کے ادا کرنے مین آمادہ تھا اُسکی اس بات مین نہایت احتیاط درکار ہوتی ہے کیونکہ مرتہن کے روپیہ نہ لینے کی صورت مین راہن بادا سے زر رہن ابطال وثیقہ کے واسطے دعوے کرسکتا ہے مدیون کی طرف سے ادا سے دین کی آمادگی ثابت ہونے پر معاہدہ فسخ ہوسکتا ہے اور معاہدہ کی شرائط لائق تعمیل نہین رہتی ہین اسلیے اگر راہن ادا سے دین کے واسطے تیار رہا اور مرتہن قبول نکرے تو مرتہن کو تاریخ آمادگی سے اور سود نہین ملتا اور راہن فک الرہن کا دعوے کرنے پر کل اخراجات مقدمہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ (۲)

منولف - اس موقع پر یہ امر بھی خیال کرنا ضروری ہے کہ یہ نظر قبل نفاذ قانون کے ہوئی تھی جسمین تجویز ہے کہ کوئی ضابطہ فک رہن سادہ کا قانوناً خاص نہین ہے قانون ہذا مین جو کچھ ضابطۂ انفکاک رہن کا مقرر ہوا ہے اُسمین ہر قسم کی رہن قابل انفکاک شامل ہے اور وہی ضابطہ عمل مین آنا چاہیے۔

فک الرہن بیع شرطی بیع بالوفا کٹ قبالہ

اس قسم کے رہن کے فک الرہن کے واسطے بنگال ریگولیشن نمبر ۱ ؁۱۷۹۸ء مین خاص ضابطہ مقرر ہے بموجب اسکے اگر مرتہن دخیل نہو تو راہن اُسکو اصل مع سود مقررہ حوالہ کرکے یا عدالت مین امانت کرنے کے ذریعہ سے فک الرہن کراسکتا ہے اور اگر معاہدہ ایکٹ ۲۸ ؁۱۸۵۵ء کے جاری ہونے سے پہلے ہوا ہو تو ۱۲ فیصدی سے زیادہ دینے کی

---

(۱) - نمبر ۳۰ - پنجاب ریکارڈ ؁۱۸۹۰ء

(۲) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ؁۱۸۶۰ء صفحہ ۱-

حاجت نہوگی اور اگر سود واجب الادا ہو لیکن کوئی شرح مقرر نہو تو سود ۶ فیصدی حساب سے دینا ہوگا۔ یا بذریعۂ ادا کرنے یا جمع کرنے کم مقدار زر کے جسکی تعداد مجموعی اصل اور سود واجب الادا کے برابر ہو۔

لیکن امانت کی صورت مین جب تک یہ ثابت نہو کہ فی الحقیقت مرتہن کا اُسقدر پاناہے شیِ مرہونہ فک الرہن نہین ہو سکیگی۔ (۱)

بموجب بنگال ریگولیشن نمبر ۱۰ ۱۸۰۶ء کے راہن تنازعہ سے بچ سکتا ہے اور اپنا حق فک الرہن بشرط ادا کرنے زر کے عدالت مین محفوظ رکھ سکتا ہے۔ (۲)

امانت اُس ضلع کی عدالت دیوانی مین کیجاویگی جسکے علاقہ مین جائداد واقع ہے صاحب جج روپیہ امانت لیکر امانت کنندہ کو ایک رسید دینگے اور اُسمین تاریخ اور وجہ امانت مرقوم ہوگی اور عدالت سے فوراً امانت کی بابت مرتہن کو مطلع کیا جاویگا اور مرتہن اگر رہن نامہ یا قبالہ واپس کرے یا واپس نہ کرنے کی وجہ معقول بتادیوے تو عدالت اُسکو روپیہ دیدیگی۔ (۳)

صاحب جج عموماً اطلاعنامہ مین یہ مرقوم کرینگے کہ مرتہن میعاد مقررہ کے درمیان رہن نامہ اور دوسری دستاویز (اگر اُسکے پاس ہون) کوئی واپس دیکر زر امانت پاسکتا ہے لیکن بلحاظ مسافت مکان مرتہن کے اطلاعنامۂ مذکور کی میعاد مقرر ہوگی۔ (۴)

تمام معاملات رہن بیع شرطی مین راہن کسی وقت پیشتر یا بعد اُس روز کے

(۱) - دفعہ ۲ - بنگال ریگولیشن نمبر ۱ ۱۷۹۸ء دفعہ ۵ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء -

(۲) - لا رپورٹ ۲ - انڈین اپیل صفحہ ۱۴۲ -

(۳) - دفعہ ۱ - بنگال ریگولیشن نمبر ۱ ۱۷۹۸ء -

(۴) - کفنر کسشن نمبر ۲۷ ۹ - مورخہ ۷ - اگست ۱۸۳۸ء -

جو معاہدہ مین ادائگی کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ مرتہن کے نوٹس بیعیات کے جاری اور تعمیل ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اختتام تک فک الرہن کرا سکتا ہے کیونکہ ادائے دین کی میعاد معین کے پیشتر بھی راہن کو اختیار فک الرہن حاصل ہے۔ (۱)

لیکن یہ حق راہن کو یہ استحقاق نہین دیتا جبکہ قرضۂ رہن بذریعۂ معاہدہ کے مع سود واجب الادا تاریخ مقررہ پر ہو کہ اُس تاریخ سے پیشتر زر اصلی مع سود اُسوقت تک ادا کر دے اور جائداد فک کرا لے۔ بموجب بنگال ریگولیشن نمبر ۱۔ ۱۷۹۸ء کے راہن جائداد کا جزو فک نہین کرا سکتا جسکی رو سے (دفعہ ۵) ایک معاہدہ کی شرط جو فریقین کے درمیان مقرر ہوئی ہون تبدیل نہین ہو سکتی بجز اس صورت کے جبکہ سود قانوناً واجب ہو اگر مرتہن رضامند ہو اور اجازت دے کہ اصل یا اُسکا کوئی جزو قبل از میعاد مقررہ ادا کیا جاوے تو وہ مستحق ہوگا کہ ایسا معاہدہ کیا جاوے کہ سود ادائگی کو ایسے فک الرہن کی ایک شرط قرار یاوے (۲)

معاملات رہن مین جو پیشتر بنگال ریگولیشن نمبر ۱۔ ۱۸۰۶ء کے عمل مین آئے ہون اُنمین عدم ادائے دین کی صورت مین بعد گذرنے اُس دن کے جس روز بیع تکمیل کی شرط ہے فک الرہن نہین ہو سکتا۔ (۳)

ایک مقدمہ ضلع سرادن مین ۱۸۶۳ء مین واسطے فک کرانے ایک جائداد کے دائر کیا گیا اور جائداد مذکور بطور بیع شرطی کے ۱۸۰۵ء مین رہن کی گئی تھی اور تاریخ ادائے دین ۲۰۔ ستمبر ۱۸۰۶ء مقرر تھی تجویز ہوئی کہ بنگال ریگولیشن نمبر ۱۔ ۱۸۰۶ء اُسی روز سے جس روز سے (۱۱۔ ستمبر ۱۸۰۶ء) کہ گورنر جنرل کے اجلاس سے پاس ہوا تھا

(۱)۔ ۱۰۔ اسورس انڈین اپیل صفحہ ۲۴۰۔ بنگال ریگولیشن نمبر ۱۔ ۱۷۹۸ء دفعہ ۲ و ۳ و ویکلی رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۴۲

(۲)۔ ۲۰۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۸۔

(۳)۔ اسورس انڈین اپیل صفحہ ۲۴۰۔ ۵۔ ویکلی رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۴۷۔ ۲۔ لا رپورٹ اپیل ہند صفحہ ۱۴۲۔ ۱۳۔ اسورس اپیل ہند صفحہ ۵۶۰۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۳۶۔

نافذ نہین ہوا تھا بلکہ جس تاریخ سے اُسکا اثر ہوا تھا اور بارِ ثبوت اس بات کا کہ ریگولیشن ۵ ہو۔ ستمبر ۱۸۰۶ء سے پیشتر سراُون مین اثر پذیر تھا مدعی پر ڈالا گیا جسنے کہ فک الرہن کا دعوے کیا اور مقدمہ بدین وجہ کہ وہ ایسی شہادت دینے سے ناکامیاب رہا ہے خارج کیا گیا۔

کارروائی فک الرہن بیع بالوفا مین جبکہ مرتہن قابض ہو اُسی طرح ہوتی ہے جبکہ مرتہن قابض نہو لیکن جبکہ مرتہن قابض نہو تو راہن کو سوائے زرِ اصل کے اور روپیہ امانت نہین کرنا پڑتا اور مرتہن محاسبہ لیتے وقت سود کا تصفیہ ہوتا ہے اور قانوناً جسقدر روپیہ امانت کرتا ہے اگر راہن زرِ اصل سے کم روپیہ امانت کرے اور یہ بیان کرے کہ مرتہن صرف اسی قدر زرِ اصل مع سود بعد منہائی آمدنی جائداد مقبوضہ لیتا ہے تو عدالت اس امانت کو جمع کریگی اور معمولی نوٹس مرتہن کو دیگی اور اگر بروقت تحقیقات یہ معلوم ہو کہ زرِ امانت تمام اصل و سود وغیرہ کی بابت کافی ہے تو راہن کو حقیت کے خلاص کرنے کا استحقاق حاصل ہوگا اور وہ اپنی شے مرہونہ کو واپس پانے کا مستحق ہوگا۔ (۱)

راہن زرِ اصل امانت کرکے شے مرہونہ پر سرسری نالش کے ذریعہ سے دخلیاب ہوسکتا ہے بدین اظہار کہ ایام مداخلت جائداد مرتہن مین دیگر اخراجات کے حساب ہونے کے وقت سود کا تصفیہ ہوگا۔ (۲)

یہ حساب بذریعۂ نالش باضابطہ کے ہونا چاہیے اور نتیجہ یہ نکلیگا کہ اگر راہن کا زرِ امانت یا اُسکا کوئی جزو زرِ یافتنی سے زیادہ ہوگا تو اُسکو واپس ملیگا۔ اگر راہن تمام زرِ اصل امانت کرنا نہ چاہے اور یہ بیان کرے کہ تمام یا کوئی جزو ادا کیا گیا ہے تو وہ نمبری نالش سے اپنی زمین واپس لے سکتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ رہن انتفاعی کی

(۱) بنگال ریگولیشن نمبر ۱ ۱۷۹۸ء دفعہ ۲ و ۳ بنگال ریگولیشن نمبر ۱ ۱۸۰۶ء دفعہ ۳ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۴۱

(۲) کنسٹرکشن نمبر ۳۳۹ مورخہ ۲۵ مئی ۱۸۸۲ء

حالت مین مرتہن کو جسطور پر حساب دینا ہوتا ہے اُسی طرح پر مرتہن اپنے ایام مداخلت کا محاسبہ راہن کو بصورت رہن بیع بالوفا کٹ قبالہ بیع شرطی کے دیویگا۔ (۱)

لیکن پریوی کونسل نے بمقدمہ نورسس بنام امیر النساء بیگم (۲) یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ ایسا نہین ہوسکتا اور نیز یہ صریح طور پر ظاہر کر دیا کہ کن مقامات مین حساب کا ہونا ضرور ہے صاحبان ججان کا یہ قول ہے کہ حساب دکھلانے کا حکم اس اصول پہ ہونا چاہیئے کہ تمام حالات مین یہ لازمی ہے کہ مرتہن جسکے قبضہ مین شی مرہونہ ہے اپنا حساب دکھاوے۔ اس مسئلہ کی بابت ریگولیشن مین کوئی دلیل نہین پائی جا سکتی اور الفاظ دفعہ ۳ - ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع سے (اگر ہون) یہ فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ حساب پیش ہوا ور وہ الفاظ یہ ہین۔

جبکہ روپیہ قرض دینے والے نے بذریعۂ بیع بالوفا یا اور کسی طرح بیع شرطی کے ذریعہ سے اراضی پر دخل پایا ہو اور اُسکے اور قرض لینے والے کے درمیان حساب کا ہونا ضرور ہو تو قرض دینے والا حساب دیگا۔ دو شرطین ظاہر کی گئی ہین - اول مرتہن کا قابض ہونا - دوم حساب کا ضروری ہونا - اور اس دفعہ کا دفعہ دوم اور ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع سے مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ احتیاج ہوتی ہے اور ضرورت پڑتی ہے اولاً جبکہ راہن نے زر اصل امانت کر دیا ہو اور سود کو محاسبہ کے وقت تصفیہ کے لیے رہنے دیا ہو ثانیاً جبکہ اُسنے تمام زر امانت کر دیا ہو جسکو وہ قبول کرتا ہو یا جسقدر وہ دینا اپنے ذمہ فرض کرتا ہو ثالثاً جبکہ وہ یہ عذر کرے اور ثابت کرنا چاہے کہ تمام زر اصل و سود جائداد کے منافع سے ادا ہو چکا ہے بنگال ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع کی دفعہ ۳ - کا اخیر حصہ حسب ذیل ہے کہ محاصل شی مرہونہ سے یا بطور دیگر دین ادا ہونے کی حالت مین معاہدہ مسترد اور جائداد

(۱) - صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۵۸ع صفحہ ۴۳۲ - صدر عدالت ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۰۱ -

(۲) - مورسس انڈین اپیل صفحہ ۲۴۰ - ۵ - ویکلی رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۴ -

مستخلص ہوگی۔

مرتہن بیع بالوفا دخیل رہنے کی حالت مین چونکہ ضمن مذکور اسکی نسبت غیر موثر ہے۔ اسلیے ضمن مذکور کو رہن بیع بالوفا کے مرتہن دخیل کی نسبت غیر مؤثر نہین گردانا جاتا۔ اسکے معنے ظاہرا یہ لیے گئے ہین کہ بحالت ہونے ایک رہن انتفاعی بذریعہ بیع بالوفا کے بیعبات ہو سکتا ہے اور بصورت مطلق رہن انتفاعی کے بیعبات نہین ہو سکتا لیکن یہ صرف اُس صورت مین ہو سکتا ہے جبکہ اندر میعاد ایک سال کے جو مرتہن سے نوٹس بیعبات کی جاری اور تعمیل ہونے کی تاریخ سے لیگئی ہو اصل مع سود محاصل جائداد سے بطور دیگر وصول ہوا ہو ایسے رہن کی تاثیر باطل ہوگی اور فک الرہن ہو جائیگا یہ تجویز کیگئی ہے کہ لفظ۔ جبکہ کئی معنے محدود کیے جاوین اور اُسکا اطلاق اسطرح پر کیا گیا ہے کہ اُن تمام مقدمات مین اگر بیعبات قطعی ہو جائے تو راہن کا حق اراضی ختم ہو جاویگا اور آیندہ کے واسطے اُسکو اُسپر کچھ دعوے نہین رہیگا بنگال ریگولیشن نمبر ا ۱۷۹۸ء کے دفعہ ۲ کی روسے راہن کو اگر کوئی استحقاق بابت فک الرہن کرانیکے جسوقت کہ وہ جانتا ہو نہ ہوتا تو اُسکے یہ معنے تاویل ہو سکتے کہ بعد میعاد مقررہ ادای دین کے پیشتر فک الرہن مرتہن کو حیثیت مزاحمت حاصل ہے اور بموجب قانون انگلینڈ کے مرتہن کو یہ حق حاصل ہے۔ (۱)

قاعدۂ متذکرہ کی بابت بہت تکرار ہوا ہے اور اُسکے معنی واقعی نہین لیے گئے۔ (۲) کوئی شخص جو واسطے فک الرہن کے نالش کرے خواہ میعاد معینۂ دستاویز رہن گذر گئی ہو یا نہ اِس بنا پر کہ مرتہن کو زر قرضہ جائداد کے محاصل سے وصول ہو چکا ہے۔ یہ ضرور نہین ہے کہ اگر کسی روپیہ کے ادا سے انکار کرے تو اسی عدالت مین امانت

(۱) نمبر ۲۔ قانون رہن نامجات فشر صاحب طبع سوم صفحہ ۲۹۰۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۸ء صفحہ ۳۲۲ صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۲ء ۳۱۰۔

دلایا جاوے - (۱)

ایک راہن نے قبل انقضای میعاد معینہ فک الرہن کا دعوے کیا اور یہ بیان کیا کہ قرضہ محاصل جائداد سے ادا ہو چکا ہے لیکن اُسنے کوئی امانت نہ کی - عدالت نے فرمایا کہ وہ قواعد ریگولیشن نمبر ا سنہ ۱۸۰۶ء مین جنکی رو سے بائع شرطی کو اگر وہ اپنی جائداد کو فک کرانا چاہتا ہو عمل کرنا چاہیے دفعہ ۲ کے یہ معنے ہین - (۲)

کہ قرضدار کو اختیار رہے کہ جسوقت چاہے روپیہ واجب الادا ادا کرے خواہ تاریخ معینہ سے پیشتر ادا کرے یا بعد اس حکم کے لیے دو باتین ضروری ہین ایک تو خاص وقت جسمین کہ وہ ادا کرے اور نیز اسقدر مقدار جو ادا کرنی ہو یعنے مقدار زر واجب الادا -

لیکن شک کے رفع کرنے کے لیے قانون یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کسطرح سے زر واجب الادا دریافت ہوتا ہے قانون سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ یہ رقم زر اصل مع سود یا بغیر سود بموجب شرائط کے تصور ہونی چاہیے ایسی امانت پر فک الرہن ہو سکتا ہے لیکن اگر زر امانت کم ہو تو اسکی یہ تاثیر نہین ہوگی - کیونکہ عدالت یہ کہتی ہے گو کہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر راہن ایک کم مقدار امانت کرے اور یہ بیان کرے کہ زر واجب الادا قرضخواہ کا اصلی ہو سود بعد منہائی محاصل جائداد جو اُسکے قبضہ مین ہے اُسی قدر ہے جسقدر کہ امانت کیا گیا ہے تو ایسی امانت منظور کیجاویگی اور اگر زر امانت شدہ کافی واسطے ادا زر واجب الادا کے ہو تو حق فک راہن کو دیا جاویگا - اب اگر قرض لینے والے کو ایک باضابطہ فک الرہن کی نالش مین محاسبہ کا حق دیا نہ دیا جاوے تو عدالت یہ نہین دیکھیگی کہ کیونکر اس قانون کے مسئلہ پر منے گئے ہین - زر واجب الادا صرف شے مرہونہ کے محاصل کی منہائی کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کچھ کمی کا لحاظ نہین ہے خواہ ایک روپیہ خواہ کچھ بھی نہو دفعہ ۳ و ۲ - کی تائید کرتی ہے

(۱) - ایکٹ انتقال جائداد سنہ ۱۸۸۲ء دفعہ ۶۲ - ضمن (الف) -

(۲) - بنگال ریگولیشن نمبر ۲ سنہ ۱۸۰۶ء دفعہ ۲ -

اور خاص کر یہ ظاہر کرتی ہے کہ حساب ضرور بنایا جانا چاہیے اور وہ اُن اصول پر ہونا چاہیے جو معاملات رہن کے بارہ مین بیان کیے گئے ہین مگر یہ اسقدر متعلق ہونگے جسقدر کہ مقدمہ کی اصلیت سے مطابق ہونگے لیکن صرف ایک قاعدہ دفعۂ ہذا کا معاملات رہن سے متعلق ہے جو بیع شرطی پر اطلاق نہین کرتا اور باقی ماندہ دفعہ ۲ سے مستثنے ہے اگر اسکے واسطے خاص استثنا ہوئے تو کوئی بیع قطعی نہوسکتی اور الفاظ قانون رہن نامجات یہ ہوتے کہ جبکہ اصل مع سود محاصل جائداد سے وصول ہوجاوے تو رہن فسخ ہوجاویگی اور فک ہوجاویگی اگرچہ ایک بیع بالوفا محاصل جائداد سے فک نہین ہوسکتی یا بصورت دیگر میعاد معینہ مین

اس صورت مین یہ فک ہوسکتی ہے اس محاصل جائداد سے جو بعد منقضی ہونے میعاد معینہ کے اسکو وصول ہون اور اگر ایسے محاصل حساب مین شمار کیے جاوین تو یہ صاف امر ہے کہ کوئی بیع قطعی کبھی بھی نہوسکیگی - عدالت کو ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع یا اور کسی مؤخر ریگولیشن مین کچھ معلوم نہین ہوتا جو مندرجۂ بالا قانون کے خلاف ہو ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع کی شرائط مقدم قانون کے برخلاف نہین ہین بلکہ اُسکی تائید مین ہین اس قاعدہ کا مدعا یہ تھا کہ راہن کو فک الرہن کرانے کے لیے زائد اختیار دیا جاوے تاکہ وہ جس وقت اصل رقم مع سود یا بغیر سود جیسی کہ شرائط ہون ادا کردے قبضہ شی مرہونہ پر کرلے اور محاسبہ بعدہ ایک باضابطہ مقدمہ مین جو ریگولیشن نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ع کی دفعات کے زیر ہونے کے لیے رہنے دے - (۱) -

ایک مقدمۂ رہن مین جس سے شرائط ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ع متعلق ہے لیکن جہان کہ مرتہن نے کوئی تدبیر مطابق ریگولیشن نہین کی قانون مین کوئی شرط ایسے امر کی بابت

(۱) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۳ع صفحۂ ۵۶۴ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۴۶ع صفحہ ۴۸۰ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۴۹ع صفحۂ ۳۹۲ - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۰ع صفحۂ ۲۴۳ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۶ع صفحۂ ۵۰۳ -

نہین ہے کہ نامبردہ کو اندر میعاد مناسب نالش کرنے کے لیے مجبور کیا جاوے یا اوس طرح پر یہ نسبت لسکے کہ نامبردہ کو مابین میعاد ساٹھ سال جیسے کہ ایکٹ میعاد مین مشروط ہے نالش کرنی مناسب ہے ۔ (۱)

ایک رہن انگریزی نمونہ کا تھا لیکن وہ اصل مین بیع شرطی تھا دستاویز کی رو سے یہ اقرار ہوا تھا کہ اصل قرضہ ۴ ستمبر ۱۸۶۵ء کو ادا ہونا چاہیے اور مرتہن کو اختیار دیا گیا کہ بصورت ہونے قصور ادا سود کے اُسکو فروخت کرے ۔

چنانچہ ادا سود مین قصور واقع ہوا اور مرتہن نے ۱۸۶۶ء مین بیعبات کرانے کی کوشش کی لیکن عدالت نے تجویز کی کہ راہن کو ۔ باوجودیکہ اُسنے ادا سود مین قصور کیا ہے حق فک الرہن کرانے کا تاریخ ۴ ستمبر ۱۸۶۵ء حاصل ہے اور نیز اُسکو تا اختتام میعاد سال رعایتی کی جو مرتہن کے نوٹس بیعبات سے نجاوِنگی حاصل رہیگا سال رعایتی جو مرتہن کے نوٹس بیعبات کی تاریخ سے شمار کیا جاتا ہے اُسکی بابت واضعان قوانین نے یہ رائے دی ہے کہ وہ بطور ایک زائد میعاد کے راہن کو واسطے فک الرہن کرانے کے اُس میعاد سے زائد جو دستاویز مین درج ہے دیجاوے ۔

پس اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ نوٹس بیعبات تا اختتام میعاد معینہ جاری نہین ہوسکتا اب میعاد معینہ فک الرہن جو اس ریگولیشن (نمبر ۱۷ ۱۸۰۶ء دفعہ ۷) کے مطابق ہے ہمارے نزدیک وہ تمام میعاد ہے جو دستاویز رہن مین واسطے پورا کرنے شرائط کے درج ہے اور جسکے پورا کرنے سے راہن اپنی شی مرہونہ واپس پاسکتا ہے اور ہم کسی حالت مین اس میعاد سے کم نہین خیال کرتے خواہ راہن نے اپنی شرائط پوری کی ہون یا نہ کی ہون ۔ (۲)

---

(۱) نمبر ۱۲۳ ۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۷۵ء ۔

(۲) ۔ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۳۸۹ ۔

اگر راہن مرتہن سے محاسبہ لینا چاہے اور فک کرانا چاہے تو اسکو چاہیے کہ اپنی عرضی مین یہ امر بہ تصریح درج کرے کہ وہ زر اصل مع سود مرتہن کو دینے کے لیے تیار رہا یا محاصل جائداد سے ادا ہو چکا یا بصورت دیگر۔ (۱)

اگر راہن یہ ظاہر کرے کہ سود عہ فیصدی سے کم دینے کی شرط تھی اور خود اسکے حساب سے ظاہر ہو کہ نرخ زائد کے دینے کی حالت مین دین ادا نہو سکیگا تو کمی سود کی بابت اسکو ثبوت دینا چاہیے اور بصورت عدم ثبوت مقدمہ خارج ہوگا۔ (۲)

یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر راہن کی اپنی شہادت سے یہ ثابت ہو کہ راہن بصورت عدم ادا دین کے مرتہن سے فک الرہن کرانے کا مقدار نہین ہے تو اسکا مقدمہ فوراً ڈسمس کیا جاویگا۔ (۳)

اور جبکہ حساب کے ملاحظہ سے یہ معلوم ہو کہ محاصل یا زر امانتی کے ذریعہ سے یا مرتہن کو جو روپیہ دیا گیا ہے دین ادا نہین ہوگا تو مقدمہ ڈسمس ہونا چاہیے گو کہ فرق کسی قدر کم ہو۔ (۴) اور نہ عدالت ایک شرطیہ ڈگری دینے کا اختیار رکھتی ہے کہ راہن بشرط ادا دین

(۱) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۳۰۳ - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰۳ - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۶ء صفحہ ۴۳۱ -

(۲) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۲ء صفحہ ۹۴۶ - ۱۲ مورس انڈین وزپیل صفحہ ۵۰۱ و ۲ - بنگال لا رپورٹ پریوی کونسل صفحہ ۴۴ -

(۳) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۲۲ -

(۴) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۶ء صفحہ ۲۹۳ - درخواست نمبر ۷۷۵ - ۱۸۵۳ء صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۲۰ - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۰ - صدر عدالت ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۰۴ - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۵۲۳ -

فک الرہن کا مجاز نہو سکیگا۔ (۱)

حال مین گو کہ (کلکتہ ہائی کورٹ مین) عمل درآمد اسطرح پر ہوا ہے کہ مقدمہ بصورت نہ ادا ہونے پورے زر اصل کے ڈسمس نہین کیا جاویگا اور یہ بات کہ کسقدر زر تا حال واجب الادا ہے اُسکے ادا کرنے سے اس معقول میعاد مین جو عدالت تجویز کرے راہن فک الرہن کرا سکیگا۔ (۲)

اور اس عمل کی پیروی عدالت الہ آباد مین کی گئی ہے۔ اور یہی امر موافق قانون حال کے بھی ہے۔ (۳)

حسب دفعہ ۲ - قانون ۱۵ - ۱۸۹۳ء کے سود واجب الطلب از روے تمسک تعداد زر اصل سے زیادہ نہین ہو سکتا - دفعہ ۳ - قانون ۱۸۶۵ء مخالف متعلق کرنے قانون ۱۵ - ۱۸۹۳ء نہین ہے کیونکہ قانون ۱۸۵۵ء بابت شرح سود کے ہے اور قانون ۱۸۹۳ء بابت زر سود مجتمع بلالحاظ شرح کے - ڈگری شرطیہ بتعین میعاد ادا ے روپیہ کے جو از روے رہن نامجات کے واجب الادا نکلے کہ جسمین راہن مستحق انفکاک قرار پاوے وہ اُس صورت مین کہ عدالت مرافعہ اولے نے تعداد زر واجب الادا از روے رہن کو تجویز کیا ہو مگر اپنی ڈگری مین کوئی وقت اداے زر مذکور کا مقرر نہ کیا ہو ایک حکم مناسب و جائز ہے کہ جسکو عدالت اپیل صادر کرے حالانکہ راہن جسکو ہمیشہ فوراً روپیہ لیکر آمادہ ہونا چاہیے استحقاق دعوے ایسی ڈگری کا نہین رکھتا۔ (۴)

(۱) - ۱۳ - مورس انڈین اپیل صفحہ ۴۰۴ - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۵ء صفحہ ۵۴ - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۰ء صفحہ ۴۸ - ۸ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۸۹ -

(۲) - ۱۰ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۶۵ و ۲۲۳ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۶۹ - ۲۴ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۷۵ - ۹ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۵۶ - ۱۰ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۰۸ -

(۳) - دفعہ ۹۲ - ایکٹ ہذا -

(۴) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ - صفحہ ۴۴۳ - راجہ برداکانت راے بنام بھگوان داس -

ایک اور مقدمہ مین جہان کہ مدعی نے ایک نالش واسطے دلاپانے دخل بعض اراضیات
لے اس بناء پر مبنی کی تھی کہ مدعا علیہم نے اُسکا قبضہ مدعیان سے بطور مرتہنان رہن
فاعی کے حاصل کیا تھا اور زر رہن محاصل اراضی سے ادا ہوگیا ہے عدالت ماتحت نے اگرچہ
تجویز کیا کہ زر رہن حسب منظرہ ادا نہین ہوا ہے مگر مدعیان کے حق مین ڈگری دخل
شروط باداے مابقی زر رہن کے صادر کی یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعا علیہم نے کبھی حساب
ن بھیجا یا اور چونکہ مابین فریقین کوئی اقرار نسبت اُس تعداد کے نہین ٹھہرا کہ جسکے موافق
اصل اراضی کا تخمینہ کیا جائے لہذا یہ امر ناممکن تھا کہ مدعیان قبل نالش یہ دریافت کرسکتے
کہ انکو روپیہ دینا ہے تو کسقدر دینا ہے اور بلحاظ اس بات کے کہ مدعیان عام اس سے
ڈگری مذکور تبدیل کیجائے یا نہ کیجائے فوراً مابقی زر رہن ادا کرکے مستدعی دخل ہوسکتے ہین
ی ڈگری مین دست اندازی کرنے کی ضرورت نہین ہے - (۱)

ایک راہن جسنے ڈگری فک الرہن اور قبضہ کی حاصل کی ہو اور بعد ازان ایک نالش
سطے منافع اُن ایام کے جو عرضی دعوے دائر ہونے کے بعد جائداد مرتہن کے قبضہ مین
نے سے حاصل ہوکر سکتا ہے - (۲)

ایک مرتہن غیر رہن انتفاعی بیع شرطی مین جو قابض جائداد مرہونہ پر دیدہ و دانستہ
طی سے ہے وہ درمیانی منافع کا پورے طور سے حساب دیگا - (۳)

سوال یہ اُٹھایا گیا تھا کہ مرتہن بیع بالوفا جسنے کبھی جائداد کا قبضہ حاصل نہین کیا
ن کو بیعبات کراسکتا ہے جبکہ زر اصل حاضر کرنے پر اُسنے بدین وجہ نامنظور کیا ہو کہ وہ
م بیدخلی کی بابت سود کا مستحق ہے عدالت نے یہ رائے ظاہر کی کہ گو اُسنے کبھی قبضہ

۱- انڈین لاءرپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۳۴ - صاحبزادہ بنام پرمیشری داس -
۲- صدر یکلی رپورٹ ۳۰۴ -
(۳) - ... ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰ -

جائداد کا حاصل نہین کیا تو بموجب شرط معاہدہ کے دخل نہ پانے کی صورت مین تکمیل معاہدہ کی نالش کرسکتا ہے اور برعکس شرط معاہدہ کے سود کی استدعا نہین کرسکتا - (۱)

دفعہ ۶۳ - جب جائداد مرہونہ مین جو مرتہن کے قبضہ و تصرف مین ہو ایام دوران رہن مین کسی قدر اضافہ ہوجائے تو وقت انفکاک رہن کے راہن مستحق ہوگا کہ درصورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اسکے کے مرتہن کے مقابلہ مین اضافہ مذکور لے -

جب ایسا اضافہ مرتہن کے صرف سے وجود پذیر ہوا ہو اور اُسپر جداگانہ قابض متصرف نہو یا بلا لزوم کسی نقصان کے اصل جائداد مین ممکن ہو تو راہن کو اگر وہ اضافہ مذکور لینا چاہے لازم ہے کہ اُس اضافہ کے پیدا کرنے کا خرچ مرتہن کو ادا کرے اگر اضافہ مذکور پر جداگانہ قبض و تصرف رکھنا ممکن نہو تو لازم ہے کہ وہ اضافہ جائداد کے ساتھ حوالہ کیا جائے مگر اُس صورت مین راہن ذمہ دار ہوگا کہ اگر کوئی اضافہ ضروری واسطے محفوظ رکھنے جائداد کے اتلاف یا ضبطی یا نیلام سے یا خود اُسکی رضامندی سے وقوع مین آئے تو خرچ واجبی ایسے اضافہ کا بطور رقم زائد بالائے زر اصل کے مع سود کے اُسی شرح سے ادا کرے - صورت آخرالذکر مین وہ منافع اگر کچھ ہو جو ایسے اضافہ جائداد سے برآمد ہو راہن کے نام سے جمع کیا جائیگا -

جب رہن قسم بھوگ بندھک سے ہو اور اضافہ مرتہن کے خرچ سے پیدا کیا گیا ہو تو وہ منافع جو اُس اضافہ سے برآمد ہو اگر کوئی معاہدہ اُسکے خلاف نہوا ہو اُس سود کے مطالبہ مین مجرا لیا جاویگا (اگر کچھ سود ہو جو زر متعرفہ پر واجب الادا ہو) -

(۱) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۴۳ -

شرح - اس دفعہ مین اصول مسودہ نمبر ۳ کی دفعہ ۵۴ و جلد ۱۰ بمبئی صفحہ ۳۶۹ و جلد ۱۱ بمبئی صفحہ ۴۳۲ و نظیر عدالت پریوی کونسل مندرجہ سلسلہ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۰ کا قائم ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

بل نمبر ۳ - مین یہ دفعہ اسطرحپر قائم ہوئی ہے - اگر بعد تاریخ رہن کے جائداد مرہونہ مین کوئی شی اضافہ ہو جاوے تو راہن مستحق ہوگا کہ وقت انفکاک رہن کے (اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف ہو) اور بابتاع قوانین متعلقہ اراضی دریا برآمد کے وہ شی اضافہ حاصل کرے جیسا کہ مقدمۂ راجہ کرشن دیت بنام ممتاز علیخان عدالت پریوی کونسل سے یہ تجویز ہوا کہ جب ایک جائداد گرو کی گئی اور چند درخت جو اُس اراضی پر واقع تھے سرکار کی جانب سے نیلام ہو کر مرتہن کی خریداری مین در آئے تو بروقت انفکاک رہن راہن اُن درختون کے پانیکا بعد ادای زر نیلام اور سود اور دیگر اخراجات معمولی کے مستحق ہوگا - (۱)

دفعہ ۱۲ - آئین یازدہم سنہ ۱۸۲۵ء قانون دریا برد و برار بھی اسی اصول پر مبنی ہے اور اُسمین یہ حکم ہے کہ جب کوئی رواج دھار دھرا واسطے تصفیۂ حقوق مالکانہ اراضیات ملحقہ کی جسکے درمیان مین دریا ہو تو اُنکی اراضیات مین دریا مذکور سے جو کمی بیشی ہوتی ہو موجب اُس رواج کے فیصل کیجائیگی اور اُس فریق کا جسکے لیے رواج ضروری ہو رواج کا ثابت کرنا فرض ہے - (۲)

دفعہ ۴۲ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین بھی یہی اصول معلوم ہوتا ہے یعنے اُسمین لکھا ہے کہ ہر کاشتکار اپنی بیدخلی کے وقت فصل استادہ کے پانے کا مستحق ہوگا اگر زمیندار اُسکو لینا چاہے تو بعد ادا اسے معاوضہ کے لے سکتا ہے۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۰ - پریوی کونسل راجہ کشن دت رام بنام راجہ ممتاز علیخان -

(۲) - رائے مانکچند بنام مادھو رام جلد ۱۲ - مور ز انڈین اپیل صفحہ ۱ - دلو باز بنام مدن موہن ٹھاکر جلد ۱۳ - مور ز انڈین اپیل صفحہ ۲۲ -

اور اسی اصول کی رعایت دفعہ ۹ و ۱۵ و ۵۵ و دفعہ ۱۰۸ ضمن (ب) قانون ہذا مین رہی
ہائیکورٹ الہ آباد نے اکثر تجویز کیا ہے کہ درختان متعلق اراضی مین اور مالک زمین کو
بعد ختم پٹہ کے منتقل ہوجاتے ہین ایس جب کاشتکار دوران کاشتکاری مین درختان
مذکور سے استفادہ نہ اٹھاوے تو وہ بعد ختم ہونے اس تعلق کے انکو کام مین نہین لا سکتا (۱)
غرض کہ اس دفعہ کے متعلق بھی یہ اصول معلوم ہوتا ہے کہ وہ شی جو اراضی پر اس طرح
لگائی جائے کہ جس سے یہ قیاس ہوتا ہو کہ وہ اُسے دائمی طور پر لگائی گئی تو وہ شی مالک کو
منتقل ہوجائیگی - لیکن اگر وہ شی اراضی پر عارضی طور پر رکھدی گئی ہو تو اصلی مالک کو
منتقل نہوگی چنانچہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر مدعا علیہم مرتہن قسم رہن بالمحاصل
قبضہ جائداد مشترکہ کو استحقاق نسبت درختان جسکو اُسنے اُس زمین پر جسپر وہ بذریعہ
رہن کے قابض ہے نصب کیا حاصل نہین ہے لیکن چونکہ وہ شریک جائداد ہے لہذا
وہ نسبت درختان کے شریک متصور ہوگا - (۲)

اگر یہ ثابت کرایا جائے کہ مدعا علیہم مرتہن درخت قطع کرکے لے گئے اور بموجب طریقہ
معہودہ زر قیمت مجرا دینے سے انکار کیا تو مدعیان کو مدعا علیہم سے اس نالش فک الرہن
مین قیمت اسکی مجرا دلانا چاہیے - (۳)

تجویز ہوئی کہ جو روپیہ مرتہن اپنی سمجھ سے مناسب جان کر بابت مرمت و ترقی جائداد
مرہونہ کی خرچ کرے اُس سب روپیہ کا بار ذمہ راہن عائد کرنا مرتہن کا بلا قرارداد

(۱) - رام برن رام بنام سالگرام جلد ۲ - انڈین لارپورٹ الہ آباد صفحہ ۵۹۶ - دھوجا بنام
راجہ بانسی جلد ۴ - صفحہ ۱۷۴ - الہ آباد انڈین لارپورٹ قاسم میان بنام بندہ حسن جلد ۵ -
انڈین لارپورٹ الہ آباد صفحہ ۶۱۶ -

(۲) - بہادر خان بنام کورا ئل ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۴۹۴ - نمبر ۱۰۶۶ - مورخہ ۱۹ - دسمبر ۱۸۶۸ء -

(۳) - دسیاو بنام مہر سنگھ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۲۵۲ کتاب اردو ۱۸۶۹ء -

روا نہین ہے وہ روپیہ مرتہن خود اپنی خوشی سے یا بموجب کسی حکم حاکم کے جسکی تعمیل اُسکے اوپر قانوناً لازم ہو خرچ کرے مگر مرتہن خرچ ضروری مرمت راہن پر عائد کرسکتا ہے (۱) یہ قرار پایا کہ مرتہن رہن انتفاعی اراضی مرہونہ پر درخت لگانے یا بونے کا مجاز نہین ہے (۲) اسی طرح تجویز ہوئی کہ اگر بلا رضامندی راہن کے مرتہن کچھ روپیہ ترقی جائداد وغیرہ مکانات مین صرف کرے وہ انفکاک کے وقت مجرا لینے کا مستحق نہین ہے۔ (۳)

دفعہ ۶۴ - جب جائداد مرہونہ از قسم پٹہ چندسالہ کے ہو اور مرتہن بعد ختم میعاد کے اُس پٹہ کی تجدید کرائے تو انفکاک رہن کے وقت راہن کو اختیار ہے کہ درصورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اسکے پٹہ مجددہ سے مستفید ہو۔

شرح - خلاصۂ مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ جب مرتہن پٹہ جائداد مرہونہ کی تجدید کرے تو راہن وقت انفکاک رہن پٹۂ مجددہ کا مستحق ہے یعنے جب جائداد مرہونہ پٹۂ میعادی چندسال ہو اور مرتہن درانثناء قبضۂ جائداد مذکور اُس پٹہ کی تجدید کرالے تو راہن بروقت انفکاک اُس پٹۂ جدید سے فائدہ اُٹھاویگا بشرطیکہ کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہو۔ (۴)

دفعہ ۶۵ - درصورت نہونے معاہدہ اسکے خلاف کے یہ سمجھا جائیگا کہ راہن نے مرتہن کے ساتھ معاہدۂ امور مفصلۂ ذیل کیا۔

(الف) - یہ کہ وہ حقیت یا حق جسکو راہن مرتہن کے نام منتقل کرنا ظاہر کرتا ہے موجود و قائم ہے اور راہن اُسکے منتقل کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) - یہ کہ راہن اپنا استحقاق واقع جائداد محفوظ رکھیگا اگر جائداد مرہونہ پٹہ...

(۱) - امیر النسا بنام راد اس ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۴ - مارچ ۱۸۷۹ء صفحہ ۳۹۱ کتاب انگریزی -

(۲) - دفعہ ۲۵۲ - رسالہ میکفرسن وصفحہ ۱۰۱ - جلد ۱ - رپورٹ آگرہ -

(۳) - شبنعو بنام عبد الاحد مورخہ ۲۰ - ستمبر ۱۸۷۳ء صفحہ ۵۵۰ ہفتہ وار ۱۸۷۳ء -

(۴) - دفعہ ۳۰ - مسودۂ نمبر ۲ - مطبوعۂ ۲۵ - مئی ۱۸۷۸ء -

مرتہن کا قبضہ ہو مرتہن کی معرفت اُسکے محفوظ رکھے جانے کی تدبیر کریگا۔

(ج) یہ کہ جب تک مرتہن جائداد مرہونہ پر قبضہ نہ پالے وہ یعنی راہن تمام رسوم سرکاری جو جائداد کی بابت واجب الادا ہوں ادا کرتا رہیگا۔

(د)۔ اور جب جائداد مرہونہ از قسم پٹہ میعادی کی ہو تو یہ کہ وہ زرلگان جو پٹہ کی روسے واجب الادا ہوا ہے اور شرائط مندرجۂ پٹہ اور اقرارات جنکی پابندی پٹہ دار پر لازم ہے معاملۂ رہن کے شروع تک ادا ہو چکی اور تعمیل پا چکے ہیں اور انکا ایفا ہوتا رہا ہے اور یہ کہ راہن اقرار کرتا ہے کہ جب تک کفالت برقرار رہے اور مرتہن جائداد مرہونہ پر قابض نہو وہ زرلگان مقررۂ پٹہ ادا کرتا رہیگا اگر پٹہ کی تجدید کیجائے تو پٹۂ مجددہ میں جو لگان لکھا ہو ادا کریگا اور اُنکی شرائط کی تعمیل کریگا اور تمام اقرارات کا ایفا کریگا جو پٹہ دار پر واجب التعمیل ہیں اور مرتہن کو اُن مطالبوں سے بری رکھیگا جو بوجہ عدم ادائے لگان مذکور یا عدم تعمیل اُن شرائط کی اور اقرارات کے اُسپر وارد ہوں۔

(ہ)۔ اور جب وہ رہن جسمیں جائداد ماخوذ ہوئی ہو رہن ثانی یا ثالث وغیرہ ہو یہ کہ راہن وقتاً فوقتاً زرسود جو ہر ایک رہن ماقبل کی بابت واجب الادا ہونا چاہیے ادا کرتا رہے اور وقت مقررہ پر اصل زررہن بھی جو ہر رہن ماقبل کی بابت دینا ہو بیباق کیا کرے۔

کوئی عبارت ضمن (ج) یا ضمن (د) کی جو لگان آیندہ کے ادا سے متعلق ہی کسی رہن قسم بھوگ بندھک سے متعلق نہ سمجھی جائیگی۔

فائدہ اُن معاہدوں کا جو اس دفعہ میں مذکور ہیں مرتہن کے استحقاق میں جو بحیثیت مرتہنی اُسکو حاصل ہے شامل ہو کر اُسکے ساتھ رہیگا اور ہر شخص جسکو وہ استحقاق کلاً یا جزاً وقتاً فوقتاً حاصل ہو اُسکے نفاذ بالجبر کا مستحق ہوگا۔

شرح - یہ ایک عام اصول ہے کہ اظہار ایسے امر کا جو ضمناً اخذ ہو سکے فضول ہوتا ہے اسدفعہ مین اُن معاہدات ضمنی کا ذکر ہے جو راہن مرتہن کے ساتھ کرتا ہے اور ایسی شرط جو قانوناً اخذ ہوتی ہے اُسکا ہر ایک دستاویز مین ذکر کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ حسب فقرہ اخیر دفعۂ ہذا اُن شرائط کا نفاذ جبریہ ہو سکتا ہے۔

اس دفعہ کی رو سے راہن مرتہن کے ساتھ یہ معاہدہ ضمنی کرتا ہے کہ اُسکو شے مرہونہ کے رہن کرنے کا استحقاق ہے۔

اور وہ اپنے حق کی خود حفاظت کریگا۔

اگر مرتہن قابض ہو تو اُسکو حفاظت کرنے کا ذریعہ دیگا اور جب تک کہ مرتہن کا دخل نہ ہو جملہ مواخذہ سرکاری ادا کریگا۔ اور اگر جائداد مرہونہ ایسی ہو جو ٹھیکہ پر راہن کے پاس ہے تو اُسکے جملہ لگان یا کرایہ جو وقت رہن تک واجب الادا ہو پورا کر دیگا اور جملہ شرائط کو جو بوقت تحریر ہونی چاہیے تھین پورا کر دیا۔

اور اگر رہن ایسی جائداد کا ہو جو پہلے سے رہن ہے تو راہن کا فرض ہے کہ اصل و سود رہن اول تاریخ واجب الادا ہونے پر ادا کرے۔

ایک مقدمہ مین مدعلیہما نے کہ جنھون نے جائداد کو کسی دوسرے شخص کے پاس رہن کر دیا تھا ایک رہن نامہ کہ جسمین پھر وہی جائداد شامل تھی بحق مدعی واسطے ضمانت قرضہ کے رہن کی اور اس بات پر راضی ہوے کہ مدعی کو روزانہ آمدنی فروخت لکڑی کی دیا کرینگے جو قرضۂ مذکور مین مجرا ہوتی جائیگی چونکہ مدعا علیہما نے وہ تعداد زر جو اول رہن مین واجب الادا تھی ادا نہین کی اسلیے مرتہن اول نے ایک ڈگری حاصل کی اور جائداد مرہونہ نیلام کرائی مدعی نے اب نالش زر لقد عدالت خفیفہ مین واسطے دلاپانے رقم واجب کے بربناء اپنے رہن نامہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ رہن نامہ مین کوئی ذاتی ذمہ داری ازجانب راہن نہ تھی بلکہ بموجب دفعات ۶۵ و ۶۸ ایکٹ انتقال جائداد راہنان قائم رہی کہ جنکی وجہ سے

مرتہن کو حسب دفعہ مذکورۂ بالا اُنکی ذات پر نالش کرنے کا اختیار حاصل ہو گیا - (۱)

جب رہن نسبت ایسی جائداد کے ہو جسکی نسبت پٹہ دیا گیا ہو اور مرتہن کو ایسے حالات مین قبضہ دیا گیا ہو جو بمنزلۂ انتقال حق پٹہ دار ہون تو مرتہن ادائے کرایہ کا ذمہ دار ہے لیکن جب مرتہن قابض ہوا اور اُسکا نام زمیندار کی کتاب مین بطور کرایہ دار کے درج ہو تو بیشک وہ ذمہ دار ادائے کرایہ کا ہوگا - (۲)

اس دفعہ کے ساتھ مسودۂ نمبر ۲ - کی دفعہ ۲۹ - ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۶ء صفحہ ۱۹۹ و صدر دیوانی عدالت ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۹۵ و ۱۸۵۳ء صفحہ ۵۰۰ - ممالک مغربی وشمالی بابت بعیر ضبطی پٹہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۲۱ - قابل ملاحظہ ہین جنکے اصول پر یہ دفعہ معلوم ہوتی ہے -

دفعہ ۶۶ - راہن جو جائداد مرہونہ پر قابض رہے اُسکے خراب ہو جانیکی بابت مرتہن کے مقابلہ مین بازپرس کے لائق نہوگا پر اُسکو کوئی ایسا فعل کرنا جائز نہین ہے جس سے جائداد زائل ہو جائے یا اُسکو کوئی نقصان دائمی پہونچے جبکہ جائداد مکفولہ ادائے دین کے لیے غیر کافی ہو یا ایسے فعل سے غیر کافی ہو جائے -

توضیح - جائداد مکفولہ حسب مراد دفعۂ ہذا غیر کافی سمجھی جائیگی الا اُس صورت مین جبکہ مالیت جائداد مذکور کی بمقابلہ کل تعداد زر رہن جو کسی وقت واجب الادا ہوا ہو ایک ثلث سے اور اگر مکانات مرہون ہوے ہون ایک نصف سے زیادہ ہو -

شرح - ایک مسئلۂ قانونی ہے جسکے اصول پر یہ دفعہ معلوم ہوتی ہے - کہ کوئی شخص اپنے فعل بیجا سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا - جبکہ اس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ کوئی راہن جو قابض جائداد مرہونہ ہو کسی فعل کا جس سے جائداد تلف ہو جائے یا جس سے اُسکو نقصان دائمی پہونچے مواخذہ دار ہوگا -

(۱) سنگھ جی بنام ترہونگا دم انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۲ - کتاب انگریزی -

(۲) کنھیا لال بنام رسنو بیبی دا سی کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ - انگریزی انڈین لا رپورٹ -

یعنی راہن کو جو جائداد مرہونہ پر قابض ہو لکڑی کاٹنے یا اور طرح سے جائداد کو نقصا
کرنے کا اختیار اُس صورت مین نہین ہے جبکہ شی مرہونہ غیر کافی ہو یا ایسا نقصان کرنے
غیر کافی ہو جائے ۔ (۱)

ایک رہن نامہ مین یہ شرط تھی بصورت مکان مرہونہ کے بصورت آفت آسما
سلطانی یعنے (آفات آسمانی یا سلطانی) کے برباد ہونے کے راہن پھر اُسکو تعمیر کرے ۔
اور اگر نا سپردہ ایسا نکرے اور مرتہن اُسکو پھر تعمیر کرے تو راہن خرچ تعمیر مکرر کا مع سو
علاوہ زر رہن کے ادا کریگا مکان مذکور آگ سے برباد ہو گیا وہ آگ ایک اور حصہ گانون
شروع ہوئی تھی اور چونکہ راہن نے مکان مذکور کو مکرر تعمیر نہین کیا راہن نے نالش د
انفکاک کے دائر کی تجویز ہوئی کہ ادا کرنا خرچہ تعمیر مکرر مکان کا ایک شرط ماقبل انفکاک
کے تھی اور مکان کا برباد ہونا از قسم آفت سماوی حسب معنی آسمانی کے تھا ۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی تھی کہ انتقال جائداد مرہونہ کا جو خلاف شرط نکرنے
انتقال کے کیا گیا ہو کالعدم نہین ہے اُسی قدر قابل انفساخ ہے جہانتک کہ وہ مضر
استحقاق مرتہن کا ہووے ۔ جس حالت مین کہ بمخالفت شرط عدم انتقال کے راہن نے
اپنا استحقاق ملکیت جائداد مرہونہ شخص ثالث کے ہاتھ واسطے چند سال کے منتقل کر دیا تھا
تو عدالت نے تجویز کیا کہ ایسے انتقال کی پابندی اوپر خریدار نیلام اجراء اُس ڈگری کے
جو مرتہن نے واسطے نیلام کرانے جائداد مذکور بغرض ادا زر رہن کے ہو نہین ہونی چاہیے
باستثناء اُس صورت کے کہ خریدار نے واسطے قائم رکھنے کے خواہش کی ہو ۔ (۳)

عمرو نے ایک جائداد کو بکر کے پاس رہن رکھا اور منجملہ اور باتون کے یہ اقرار کیا

(۱) ۔ مسودہ نمبر ۲ ۔ کی دفعہ ۱۳ ۔

(۲) ۔ سکھا رام سیٹھ بنام اتمارام جی کاندھی بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰ ۔ انڈین لاء رپورٹ انگریزی ۔

(۳) ۔ چنی بنام ٹھاکر داس انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ایک صفحہ ۱۲۶ ۔ کتاب انگریزی ۔

کہ اس جائداد کو نہ زرپیشگی یا زرِ رہن کے ذریعہ سے کسی دوسرے کو نہ دیگا جسکی وجہ سے رہن نامہ کے زرپیشگی کے وصول ہونے مین دقت پڑے۔ عمرو نے بعد اُسکے جزو جائداد مذکور کا ٹھیکہ زرپیشگی خالد کو دیا۔ بکر نے بنام عمرو کے ایک ڈگری نیلام بربناے اپنے رہن کے حاصل کی اور بروقت نیلام کے خود اُس جائداد کو خرید لیا بعدازان اُسنے ایک نالش بنام خالد کے واسطے منسوخی ٹھیکہ زرپیشگی اور حصول قبضۂ خاص کے دائر کی تجویز ہوئی کہ اقرار مندرجۂ رہن نامہ سے صرف ذمہ داری ذاتی مابین عمرو وبکر کے پیدا ہوئی ہے اور نیلام مقتضیٔ ڈگری رہن بکر سے ٹھیکہ زرپیشگی کا خاتمہ نہیں ہوا اور نہ وہ زرپیشگی دار کے حقوق پر مؤثر ہے اور بکر کی نالش بنام خالد کے بے ضابطہ ہے اسکے لیے مناسب طریقہ یہ تھا کہ نالش استقرار نیلام کیجانے جائداد کے بعوض ایفاء اپنے زرِ رہن کے دائر کرتا تاکہ زرپیشگی دار کو موقع انفکاک کرانے کا ملتا۔ (۱)

ہائی کورٹ الہ آباد سے ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جس صورت مین کہ راہن سادہ نے بعد صدور ڈگری نفاذ کفالت کے ایک پٹہ جائداد مرہونہ کا واسطے چند سال کے لکھدیا تو یہ تجویز ہوئی کہ ایسے پٹہ کا دیا جانا بحالت نہونے کسی شرط کے نسبت عدم انتقال کے کوئی فعل مزیل یا دائمی نقصان پہونچنے کفالت کے حسب معنی دفعہ ۶۶۔ قانون انتقال جائداد کے نہیں ہے دفعہ مذکور سے مفہوم کسی تلف واقعی کا منجانب راہن کے ہے مقدمہ چنی کنور بنام ٹھاکر داس تمیز کیگئی ورادھا پرشاد بنام منوہرداس کا حوالہ دیا گیا۔ (۲)

اس دفعہ کے ساتھ دفعہ ۶۸۔ ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہے جسکی رو سے بوجہ غیر کافی ہوجانے جائداد مرہونہ کے مرتہن کو اختیار نالش واپسی زرِ رہن کا دیا گیا ہے۔

حقوق اور ذمہ داریان مرتہن کی

دفعہ ۶۷۔ درصورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اسکے کے بعد واجب الادا ہوجانے

---

(۱)۔ رادھا پرشاد مصر بنام منوہرداس کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۳۱۷۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ رام لال بنام محمد ارشاد علی الہ آباد صفحہ ۱۰۵۔ ہفتہ وار ۱۸۹۱ء۔

زرِ رہن کے اور قبل صدور ڈگری انفکاک رہن جائداد مرہونہ کے ما قبل اسکے کہ زرِ رہن حسب مندرجۂ آئندہ ادا یا داخل کیا جائے مرتہن کو ہر وقت استحقاق حاصل ہے کہ عدالت سے یہ حکم صادر کرائے کہ راہن کا حق انفکاک رہن قطعاً ساقط کیا جائے یا نیلام جائداد کا عمل مین آئے۔

نالش جو بغرض صادر کرانے اس حکم کے ہو کہ کسی راہن کا حق بابت انفکاک رہن کے ساقط کیا جائے نالش بیعبات کی کہلاتی ہے۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے یہ اختیار دینا منظور نہین ہے کہ۔

(الف) - مرتہن رہن سادہ کا صرف اسی حیثیت سے بیعبات کی نالش کرے یا کہ کوئی مرتہن رہن بھوگ بندھک کا نالش بیعبات یا نیلام کی صرف اسی حیثیت سے کرے یا کہ مرتہن بیع بالوفادار صرف اسی حیثیت سے نیلام کرانے کی نالش کرے یا۔

(ب) - کوئی راہن جو اپنے مرتہن کے حقوق اپنے پاس بطور راہن یا اور قسم کے قائم مقام جائز کے رکھتا ہو اور جو جائداد نیلام کرانے کی نالش کرسکتا ہے بیعبات کی نالش کرے یا۔

(ج) - مرتہن بابت کسی نہر یا ریلوے یا اور شی فائدہ بخش کے جسکا قائم رکھنا خلائق کو منظور ہو بیعبات یا نیلام کرانے کی نالش کرے یا۔

(د) - کوئی شخص جسکو تعلق زرِ رہن کے صرف ایک جزو سے ہو جائداد مرہونہ سے جزو رسدی پانے کی جو اسکے مطابق ہو نالش کرے الا اُس صورت مین کہ جملہ مرتہنون نے برضامندی راہن کے اپنا اپنا حق معاملۂ رہن مین علٰحدہ کر لیا ہو

شرح - یہ دفعہ بل نمبر ۲ سنہ ۱۹۲۹ء کی دفعہ ۴۳ سے قائم کی گئی ہے ضمن (ب) دفعہ ہذا اضافہ کیا گیا ہے - اس دفعہ مین حق مرتہن کا ذکر کیا گیا ہے فقرۂ اول مین تعریف نالشات بیعبات کی جسکی رو سے مرتہن کو اختیار دیا گیا کہ وہ بعد واجب الادا ہو جانے

زر رہن کے اور قبل صدور ڈگری انفکاک رہن جائداد مرہونہ کے اور قبل اس سے کہ زر رہن ادا ہو جائے یا داخل کیا جائے عدالت سے حکم اس امر کا صادر کرائے کہ راہن کا حق انفکاک رہن ساقط کیا جائے یا نیلام جائداد کا عمل مین آئے۔ ایسی نالشات نالش بیعبات کہلاتی ہین واضح ہو کہ قانون ہذا کے نفاذ سے قانون یکم ۱۸۰۶ء قانون بیع بالوفا کل منسوخ ہو گیا اور بموجب قانون ہذا کار روائی بیعبات مین نہایت انقلاب ہو گیا لہذا اُن نظائر کا جو قانون سابق پر وضع کی گئی تھین تحریر کرنا فضول ہے۔

بیعبات

زر رہن بطور اصل اور زر مین مرہونہ بطور کفالت کے ہونے کی صورت مین راہن باوجود شکستگی اپنی شرط کے تاہم اصل و سود و خرچہ ادا کرنے پر اپنے معاہدہ کے کامل ذمہ داری سے بری ہو سکتا ہے لیکن یہ قاعدہ باستثناء رہن انتفاعی مطلق کے صرف ایسی حالت سے متعلق ہے جسمین مرتہن اپنی یافتنی کی شئ مرہونہ سے استدعا نکرے جو کہ ایسی استدعا اکثر اسکی منظور ہوا کرتی ہے تاکہ وہ ہمیشہ کے محاسبہ مین نہ رہے یا مرتہن زر یافتنی سے ہمیشہ کے واسطے محروم نہ کیا جاوے اس مسئلہ پر بیعبات کا قاعدہ مبنی ہے بوقت تعمیل اس قاعدہ کے عدالت کو راہن کے حق پر توجہ رکھنی بہت ضروری ہے مرتہن بے خطر شئ مرہونہ پر دخلیاب ہو سکتا ہے اور بغیر اُن وجوہات کے جنکی رو سے عام ڈگریات مسترد ہوتی ہین دیگر کسی وجہ سے ڈگری بیعبات رد نہین ہو سکتی انگلینڈ مین بنظر رفاہ راہن کے ایسا قرار پایا ہے مرتہن اگر بوجہ حصول ڈگری بیعبات کی جائداد پر دخیل بھی ہو جائے تاہم بشرط وجہ خاص کے ڈگری مذکور کی تجویز ثانی ہوتی ہے اور عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی انگلینڈ کے اصول کی پیروی کی ہے۔

چنانچہ ایک مقدمہ مین ۲۶ - مارچ ۱۸۶۰ء کو عمرو نے بکر کے پاس جائداد بالعوض مبلغ ... کے رہن کین ۹ - مئی ۱۸۶۱ء کو عمرو نے بعوض کفالت قرضہ مزید مبلغ ... کے

جو اُسکو بکر نے دیا رہن نامہ دوم بکر بابت اُسی اور بعض دیگر جائداد کے تحریر کیا ۲۹ جولائی
۱۸۸۲ء کو بکر نے عمرو پر اطلاعنامہ بیعبات اُن جائداد ہاے کا تعمیل کرایا جو بذریعہ دستاویز
اول رہن ہوئین تھین ۲۳ - مارچ ۱۸۸۳ء اور قبل انقضاے سال رعایتی کے ایک جزو
اُس جائداد کا جو زیر مواخذہ ہر دو رہن ہاے کے تھا تابع مواخذات موجودہ کے نیلام ہوا
اور زید نے اُسکو خرید کیا - برطبق اسکے زید نے بغرض انحفاظ اُن حقوق کے جو اُسنے نیلام
مین خرید کیے تھے خالد ایک امانت دار کے نام سے جملہ حقوق بکر واقع ہر دو رہن ہاے
خرید کیے اور بعد انقضاے سال رعایتی کے اپنے اور خالد کے نام سے نالش واسطے
استقرار ہونے اپنے حق ملکی نسبت جائداد بیعبات شدہ کے دائر کی اور بعد ازان ایک اور
نالش عمرو پر واسطے ڈگری زر نقد کے بربناے رہن نامہ رہن دوم کے دائر کی تجویز ہوئی کہ
ازانجا کہ زید مالک جزو اس جائداد کا ہے جو زیر مواخذہ ہر دو رہن ہاے کے تھی اور
اُس حیثیت سے ذمہ دار اداے بحصہ رسدی ہر دو قرضہ جات کا ہے لہذا وہ نہین کرسکتا تھا
کہ راہن اول کی بیعبات کرائے اور بعد ازان عمرو پر نالش بابت کل اُس قرضہ کے دائر
کرے جو بابت رہن دوم کے یافتنی ہے -

سوال - کیا زید کی جانب سے یہ بات قرین انصاف ہوگی کہ رہن اول کی بیعبات کرائے
مزید بران تجویز ہوئی کہ نالش دوم کے دائر کرنے کی تاثیر یہ تھی کہ کارروائیات بیعبات
دوبارہ شروع کیجائین اور عدالت اب کل مقدمہ مین ڈگری صادر کرسکتی ہے - (۱)
صرف بیع بالوفا - کٹ قبالہ - اور بیع شرطی بیعبات ہوسکتا ہے ایک خالص رہن
انتفاعی مین جسمین پٹہ بھی شامل ہے دخل اور تصرف اسوقت ختم ہوجاتا ہے (تاوقتیکہ
دعوے زائد المیعاد نہوجائے) جبکہ زر رہن بیباق کرادیا جاوے رہن سادہ اور
بیع بالوفا کٹ قبالہ - بیع شرطی مین مرتہن کو جائداد کا دخل ومحاصل دیا گیا یا نہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۷۰۴ - کالی پرسنو گوس بنام کامنی سندری چودھراین -

راہن اداے دین مین قصور کرے تو اپنے تمام حقوق و مرافق جو جائداد مرہونہ مین بہان حاصل کر اسکتا ہے پہلے مقدمہ (رہن سادہ) مین راہن کے حقوق ڈگری عدالت کے ذریعہ سے نیلام کیے جاتے ہین اور خریدار نیلام کو منتقل ہو جاتے ہین اور پچھلے مقدمہ (بیع بالوفا) مین بیعیات دار جانشین راہن کا ہو جاتا ہے اور تمام حقوق و مرافق راہن کے جائداد مرہونہ مین منتقل ہو کر مرتہن کو حاصل ہو جاتے ہین۔ (۱)

رسپانڈنٹیان نے نالش ۱۲۔ جون ۱۸۸۱ء کو بربناء تمسک سادہ دائر کی ۱۲۔ جولائی ۱۸۸۲ء کو ڈگری حاصل کی اور ڈگری کو بذریعہ قرقی و نیلام کے اجرا کرائی مدیون نے عذر کیا کہ دفعہ ۹۹۔ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء رسپانڈنٹ مستحق نیلام کرا پانے جائداد مرہونہ بجز ارجاع نالش حسب دفعہ ۶۷۔ کے نہین تجویز ہوئی کہ نالش متدائرہ مانع ایکٹ انتقال کے ہونی چاہیے لیکن اگر یہ خلاف اسکے سمجھا جاوے تاہم کارروائی دفعہ ۲۔ ایکٹ مذکور جائز ہوگی دفعہ مذکور کا یہ مطلب نہین کہ از روے اس ضابطہ کے جو قبل صدور ایکٹ مذکور کے نافذ تھا جو نالشات و ڈگریات صادر ہوئین وہ بیکار ہو جائین اگر اپیلانٹ کی حجت منظور کیجاوے تو تمام ڈگریات کے واسطے نالش جدید کا حسب دفعہ ۶۷۔ دائر کرنا ناگزیر ہوگا۔ (۲)

شرح فقرہ (الف) و (ب) و (ج)۔ مدعی منتقل الیہ حق مرتہن بے رہن مع القبضہ تھا قبضہ مین کچھ دست اندازی نہین کی گئی بوقت گذر جانے میعاد رہن کے مدعیہ نے نالش دلا پانے روپیہ کی بہ نیلام جائداد کے کی تجویز ہوئی حسب دفعہ ۶۷۔ حرف (الف) ایکٹ انتقال جائداد مرتہن رہن انتفاعی جسکے قبضہ مین خلل نہ پڑا ہو نالش بیعیات یا نیلام جائداد کی بغرض وصول زر رہن نہین کر سکتا مقدمات رپورٹ صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۳۰ رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۶۸ء صفحہ ۵۵۔

(۱)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۴۴۴۔

(۲)۔ مکند رام بنام رام سروپ صفحہ ۲۷۶۔ ہفتہ وار اردو ۱۸۸۴ء۔

مخالف و مقدمات رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی بابت ۱۸۷۳ء صفحہ ۲۰۹ و انڈین
لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۰ - بتائید و نیز مقدمہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ
۲۰۹ و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۵ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۲ (۱)

ایک نالش نیلام مین جو مرتہن کی جانب سے تھی یہ واضح ہوا کہ رہن نامہ مین شرط
سکی جانب سے واسطے ادائے تعداد رہن کے لیکن بحالت عدم ادائے کے تعریف رہن انتفاعی
ندرجہ ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۵۸ - (د) مندرج تھی تجویز ہوئی کہ مرتہن از روے ایکٹ
انتقال جائداد دفعہ ۶۷ - نیلام کرانے جائداد سے بموجب رہن نامہ کے ممنوع نہین ہے - (۲)

مدعی نے بر بناء ایک رہن نامہ دخلی کہ جسکے شرائط حسب ذیل تھے نالش دلایانے زر رہن
لی بہ نیلام جائداد دائر کی عبارت رہن نامہ حسب ذیل تھی - تم قبضہ اراضی مرہونہ کا پاؤگے اور اسکے
نفع سے نہ سود لیے جاؤگے جب کبھی مین دو قسط مین زر رہن بیباق کر دون جائداد کو فک الرہن
کرالون - رہن نامہ مین کوئی شرط ادائے زر رہن کی ایک میعاد معین نہ تھی اور
کوئی میعاد ادائے زر رہن مقرر نہ تھی مدعی نے نالش اس بیان سے کی تھی کہ
جزو جائداد مرہونہ نیلام ہوگیا اور وہ مستحق زر رہن کا بہ نیلام جائداد ہے تجویز بلحاظ شرائط
اس رہن نامہ کے ہماری دانست مین مدعی مجاز نالش زر رہن بہ نیلام جائداد مرہونہ کے
نہین ہے کوئی میعاد زر رہن کے ادا کی مقرر نہین ہے اسطرح کے رہن انتفاعی مین ایسا
ختیار مرتہن کو نہین دیا جا سکتا ہے نیلام جسکا ذکر کیا جاتا ہے وہ کسی فعل راہن سے وقوع
مین نہین آیا ہے - (۳)

مرتہن قابض نالش بابت ادائے زر قرضہ نہین کر سکتا اُسکو صرف یہ حق حاصل ہے

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۶۰ - محمد و بنام امراؤ بیگم -
(۲) - رام اپیا بنام گوند ورا و مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۳۲ - انڈین لارپورٹ -
(۳) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۹ -

کہ جب تک اصل اور سود جائداد مرہونہ سے ادا نہو جائداد کو اپنے قبضہ مین بموجب شرائط اقرار نامہ کے رکھے۔ (۱)

مدعی نے دعوے ایصال اصل زر قرضہ کا دائر کیا جو بموجب رہن نامہ کے واجب تھا رہن نامہ کا مضمون یہ تھا کہ بعوض فلان رقم کے جو مدعا علیہ نے مدعی سے وصول پائی مدعا علیہ نے فلان اراضی مدعی کے پاس رہن رکھی اور اقرار کیا کہ زمین کو راہن کاشت کریگا معاملہ سرکار ادا کریگا نفع و نقصان کا ذمہ دار رہیگا علاوہ برین یہ بھی قرار پایا تھا کہ پیداوار بطور سود کے مرتہن کو دیا کریگا اور راہن کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کل زر اصل و سود دیکر فک الرہن کرالیوے تجویز ہوئی کہ رہن اصل مین قبضہ و حصول استفادہ پیداوار کے ہے اور رہن نامہ مین راہن کی ذاتی ذمہ داری نہ تھی اور نہ مرتہن کو اختیار نالش کا واسطے واپس پانے زر رہن کے دیا گیا تھا حالانکہ راہن کو ایسا اختیار دیا گیا تھا پس مرتہن مجاز نہ تھا کہ واسطے واپس پانے زر رہن کے دعوے کرتا اُسکو چاہیے تھا کہ پیداوار کا دعوے کرتا۔ (۲)

اگر معاہدۂ رہن ایسا ہو کہ مرتہن اصل مع سود نہ پانے تک جائداد مرہونہ پر دخیل رہیگا تو جب تک کہ مرتہن کا کچھ بھی یافتنی ہو دخیل رہنے کا حقدار ہے اور تا وقتیکہ وجہ موجب دخل نکرنے کی ظاہر نکرے تب تک یافتنی یافتنی کے واسطے راہن پر دعوے نہین کرسکتا۔ (۳)

اگر بلحاظ ارادہ متعاقدین معاہدہ مین ایسی شرط ہو کہ مرتہن فقط محاصل جائداد مرہونہ سے اپنا یافتنی ادا کریگا تو مرتہن ابتداءً نالش دخل کرنے کا پابند ہے ایک رہن نامہ مین یہ شرط مندرج ہے کہ کسی تعلقہ کے پس انداز محاصل سے مرتہن کو اپنی یافتنی ادا کرنی ہوگی اور عدم تعمیل شرط پر مرتہن کو دعوے دخل کا کرنا ہوگا عدالت سے فیصلہ ہوا کہ مقدمہ مذکورۂ بالا مین

(۱) - نمبر ۱۵ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء و نمبر ۵۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء۔

(۲) - نمبر ۱۲۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء۔

(۳) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۶۴ء صفحہ ۴۴۔

بموجب شرط معاہدۂ مرتہن فقط نالش دخل کا مجاز ہے۔ (۱)

مرتہن قابض جو محاصل سالانہ سے کچھ روپیہ بطور سود کے لیتا تھا اور یہ جب تک تھا جب تک کہ راہن اصل دین ایک مشت ادا نکرے مرتہن کئی سال تک دخیل رہکر خود بخود بترک دخل اصل مع سود کا دعوے دار ہوا قرار پایا کہ مرتہن تا وقتیکہ محاصل سے زرعین پاتا ہے تب تک روپیہ کا دعوے نہین کرسکتا البتہ یہ اس صورت مین ہوسکتا ہے جبکہ اسکا کچھ زر یافتنی واجب الادا ہو اور تبدیل کیا جاوے اس صورت مین بغیر نالش دخل کے روپیہ کا دعوے کرسکتا ہے۔ (۲)

ایک رہن بالمحاصل کے مرتہن نے جبکہ جائداد مرہونہ پر دخل مل چکا تھا راہن پر اسوجہ سے کہ راہن نے جائداد مرہونہ کی ایک جزو فروخت کردی ہے اور مشتری نے اس جزو کے قبضہ سے محروم کردیا ہے زر رہن کی نالش کی منجملہ شرائط رہن نامہ کے ایک شرط یہ بھی درج تھی کہ اگر مرتہن جائداد مرہونہ کی دخلیابی حاصل کرنے مین راہن یا کوئی اور اشخاص کسی قسم کا جھگڑا یا دست اندازی یا رکاوٹ کرینگے تو مرتہن زر رہن کی نالش کرنے کا مستحق ہوگا قرار پایا کہ اس شرط کی مراد اس حالت سے ہے جبکہ اول ہی اول راہن بہ نقض شرائط رہن مرتہن کو قبضہ دینے سے یا اُسکے قبضہ کو غیر اشخاص کی رکاوٹ و دخیل سے بچانے مین کوتاہی کرے نکہ اُس حالت مین جبکہ مرتہن بعد اُسکے کہ اُسکو ایک دفعہ قبضہ حاصل و محفوظ ہوجاوے قبضہ سے محروم کیا جاوے اور اسیلیے بروے شرط مذکور مرتہن زر رہن کا دعویدار نہین ہوسکتا علاوہ برین قرار پایا کہ اگر مرتہن کا مقدمہ اسطرح پر ہو کہ وہ جائداد مرہونہ کے ایک جزو سے محروم کیا گیا ہے تو صرف اُس صورت مین بھی زر رہن کا دعوے کرسکتا ہے اگر وہ راہن کی کوتاہی یا فعل ضرر رسانی کے سبب سے قبضہ سے محروم ہوجاوے نہ کہ

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۱۰۸۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۳۱۔

اس صورت مین جبکہ دوسرے شخص کی کوتاہی یا فعل ضرر رسانی سے وہ قبضہ سے محروم ہوجائے اور چونکہ رہن نامہ مین انتقال کی کوئی ممانعت کی شرط درج نہین ہے اور راہن کی جانب سے حق ومرافق کا بیع کرنا قانون کے کسی قاعدہ کے بموجب ناجائز نہین ہے اور نہ اپنے آپ مین وہ دوسرے کے حقوق پر دست اندازی اسلیے بیع منجانب راہن ناجائز نہین تھا اور مشتری کی جانب سے اس امر ضرررسان سے اگرچہ بیع کی بنیاد پر ہے عمل مین آوے توبھی یہ نہین کہا جاسکتا کہ وہ راہن کی کوتاہی یا فعل ضرر رسان کے باعث وقوع مین آیا اور اسلیے مرتہن کو کوئی بناء دعوے حاصل نہ تھا۔ (۱)

ایک رہن انتفاعی مین یہ شرط ہوئی تھی کہ روپیہ نہ ادا ہونے تک مرتہن دخیل رہیگا لیکن نہ تو روپیہ ادا ہوا اور نہ مرتہن کو دخل ملا نالش دخل وسود ایام بیدخلی کی بابت دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ وثیقہ مین فقط محاصل سے روپیہ ادا ہونے کی شرط ہے اسلیے مرتہن کا دعوے بابت سود کے قابل سماعت نہین ہے۔ (۲)

ایک رہن بالمحاصل جائداد غیرمنقولہ کا ۱۸۶۳ء مین کیا گیا تھا لیکن مرتہن کو جائداد پر قبضہ نہ ملا تھا کچھ مدت بعد اُسنے دخل کے واسطے نالش کی اُسپر عدالت نے فیصلہ کیا کہ مرتہن اس تاریخ سے زرواصلات حاصل کرنے کا مستحق تھا جس تاریخ کو اُسنے عدالت مین تنازعہ کیا کیونکہ اس تاریخ سے پیشتر وہ اپنی لاپرواہی اور غفلت سے بیدخل رہا لیکن بعد تاریخ مذکور کے وہ راہن کی غلطی سے بے قبضہ رہا۔ (۳)

(الف) نے (ب) کے پاس اپنی اراضی رہن کی اور یہ اقرار ہوا کہ اگر زررہن اندر میعاد معینہ ادا نہو تو (ب) کو دخل دیا جائیگا بعدازان (الف) نے وہی اراضی اسی شرط پر

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۹۰ - جھا ورام بنام گردھاری سنگھ -

(۲) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۱۱ -

(۳) - مقدمہ مھولکچھمی نراین بنام راما یا چاکر جلد اول مدراس رپورٹ سنڈگشن صاحب صفحہ ۰۰ -

ج) کے پاس گروی جب (ج) کو میعاد کے اندر زر رہن وصول نہوا تو اُسنے نالش دخل
کے اجراء ڈگری مین دخل حاصل کیا بعد ازان (ب) نے کہ اُسکا زر رہن بھی ادا نہوا تھا
الف) اور (ج) پر نالش دخل دائر کی اور بہ بیدخلی (ج) اجراے ڈگری مین اراضی
رہونہ پر قبضہ حاصل کیا بعد ازان وارثان (الف) نے زر رہن (ب) کا ادا کرکے اراضی
رہونہ پر قبضہ حاصل کیا وارثان (ج) نے واسطے بازیافت قبضہ بربناے ڈگری خود
رخواست دی اور یہ درخواست اس بناء پر نامنظور ہوئی کہ اس ڈگری کا اجراے کامل
و چکا ہے پھر وارثان (ج) نے وارثان (الف) پر نالش دخل اور سود بابت ایام
یدخلی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ وارثان (ج) بعد ادا ہوجانے زر رہن (ب) کے مستحق
خل ہین اور اُسوقت سے وجہ نالش نامبردگان کو پیدا ہوئی اور تمادی بمقابلہ اُسکے
سوقت سے شروع ہوئی جسوقت سے کہ وارثان (الف) نے پھر دخل پایا اور کہ وارثان (ج)
ستحق ڈگری سود بابت ایام بیدخلی کے نہین ہین۔ (۱)

ایک شخص سربراہ خاندان نے بعوض اُس قرضہ کے جو خاندان کے مطالب کے واسطے
رض لیا گیا تھا کچھ جائداد رہن کی مرتہن نے سربراہ اور دیگر ارکان پر قبضہ کی اور سربراہ
رہن کی تاریخ سے زر و اصلات کی ڈگری حاصل کی سربراہ کی وفات کے بعد مرتہن نے
ارروائی اجراء مین خاندان کے پس ماندگان ارکان سے زر و اصلات کی بابت مبلغات
ادائگی بذریعۂ نیلام حقوق انفکاک اراضی جو منجانب سربراہ ڈگریدار کے پاس
ہن تھی چاہی تجویز ہوئی کہ مرتہن ڈگری کو زر و اصلات کے خاندان پر جاری کرانے کا
ستحق نہین۔ (۲)

بموجب شرائط رہن جائداد مرہونہ کا قبضہ مرتہن کو ملنا تھا اور اُسکو واصلات کا لینا

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۲۵ ۔ نراین سنگھ بنام شمبھو سنگھ
(۲)۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ ۔ صفحہ ۲۰۱ ۔ دن کشا بنام کا دبری ۔

قرار پایا تھا راہن نے جب ائداد کا قبضہ دینے سے انکار کیا اور مرتہن نے واسطے ایفاء تعمیل معاہدہ حوالگی قبضہ کے نالش دائر کی اور ڈگری حاصل کی قبل ارجاع نالش ہذا مرتہن عرصہ دو سال تک جائداد سے بیدخل رہا تھا اور اُس زمانہ کی واصلات راہن نے لی تھی تجویز ہوئی کہ چونکہ مرتہن نالش ابتدائی مین علاوہ استدعا تعمیل خاص معاہدہ رہن کے استدعی واصلات مذکور بطور ہرجہ بابت انحراف معاہدہ کے ہوسکتا ہے اور چونکہ دعوے قبضہ و واصلات کا بابت ایک ہی وجہ نالش یعنی انحراف معاہدہ مشعر ملنے قبضہ کے تھا لهذا نالش دوم حسب احکام دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی ممنوع ہے۔ (۱)

اس مقدمہ کے مدعیان اُن حقوق کے مرتہن تھے جو جاگیردار کو موضع مین حاصل تھے اُنھون نے مدعاعلیہم کو جو نمبردار موضع کے تھے اپنے رہن کی اطلاع دیکر ۱۸۸۱ء مین اُنسے اقرارنامہ لکھا لیا کہ نامبردگان زرمالیہ وصول شدہ جو تعداد مین تین ہزار سے زیادہ نہوگا سالانہ مدعیان کو دیا کرینگے جاگیردار کو نہ دیا کرینگے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعداد متدعوۃ مقدمہ ہذا جو آمدنی خریف نمبر ۱۲۹۳ف کی بابت جاگیر کی تھی مدعاعلیہ نے وصول کرکے خزانہ تحصیل مین داخل کردی اور وہان سے جاگیردار کو مل گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۸۸۴ء مین صاحب کلکٹر نے مرتہنون کی درخواست پر حکم دیا کہ تحصیلدار کی معرفت زرمالگذاری جاگیر کا مرتہنون کو ادا کیا جاوے مگر بعد اسکے ۱۸۸۶ء مین صاحب مذکور نے حکم دیا کہ آئندہ مرتہنون کے واسطے زرمالگذاری کا حصول کرنا بند کیا جاوے مگر یہ حکم مدعاعلیہ یعنی نمبردارون کے کسی فعل سے جاری نہین ہوا تجویز ہوئی کہ بلحاظ واقعات متذکرہ صدر دعوے مدعیان بہ نسبت نمبردارون کے بموجب ضمیمہ ۲۔ دفعہ ۶۵۔ ایکٹ مالگذاری کے عدالت دیوانی مین سماعت نہین ہوسکتا کیونکہ دعوے مذکور کسی صورت سے ایسا نہین جو متعلق ایصال زر مالگذاری کے ہو وہ فعل ہے جس سے بنا دعوے حال پیدا ہوئے

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۲۰۔ لال جی مل بنام ہولاسی۔

خلاف ورزی اُس اقرار کے ہوئے جو خود بابت ایصال زر مالگزاری کے تھا یہ بھی قرار دیا گیا کہ ایسے دعوے کو قاعدہ ۳ جو زیر دفعہ ۴۲ ایکٹ مذکور کے وضع ہوا ہے جائز نہیں کرتا کیونکہ بموجب منشاء اُس قاعدہ کے نمبردار جاگیردار کے مدعا علیہ نہیں ہیں علاوہ بران یہ بھی طے ہوا کہ بروے واقعات ثابت شدہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ نمبرداران کی طرف سے کوئی وعدہ خلافی ہوئی۔ (۱)

اگر ادائے دین کے واسطے میعاد معین ہو اور راہن کے نام ڈگری جاری ہو کر جائداد مرہونہ فروخت ہو جائے تو اُس سبب سے ادائے دین رہن کے واسطے مرتہن کا جو حق جائداد مذکور میں ہے اُسمیں خلل نہیں آسکتا اسواسطے مرتہن میعاد معینہ ادائے دین سے قبل راہن کی ذات پر اُس دین کے دعوے کرنے کا مستحق نہیں۔ (۲)

ایک نالش میں جو مرتہن نے واسطے دخلیابی اراضی بروے شرائط رہن نامہ دائر کی تھی جسمیں یہ شرط مندرج تھی کہ راہن قابض رہے اور بمبلغ ۵ روپیہ سالانہ ادا کرتا رہے الا درصورت وعدہ خلافی مرتہن کو اختیار رہیگا کہ نالش دخلیابی رجوع کرے یہ معلوم ہوا کہ ایک مقدمۂ سابقہ میں راہن کی وعدہ خلافی کرنے پر مدعی نے نالش سود واجب الادا کی تھی اور ڈگری حاصل کی تھی لیکن اُسنے اُسوقت نالش قبضہ کے واسطے نہیں کی تھی چونکہ ایک اور وعدہ خلافی ہوئی اسواسطے نامبردہ نے نالش ہذا دائر کی جسکو عدالت ماتحت نے بدین وجہ خارج کر دیا کہ وہ حسب دفعہ ۴۳ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ممنوع السماعت ہے تجویز ہوئی کہ دفعہ مذکور مانع نالش ہذا نہیں ہے کیونکہ جدید بناء دعوے بباعث خلاف ورزی معاہدہ بعد نالش سابق کے پیدا ہوا ہے۔ (۳)

(۱) نمبر ۱۶ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۴۳ء صفحہ ۲۰۹

(۳)۔ نمبر ۹۷ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء

رہن سادہ

اگر رہن سادہ مین ادائے دین کے واسطے میعاد معین ہو (سوائے اُس صورت کے جسمین قانون تمادی مانع نالش ہو) میعاد نالش کے اندر مرتہن کسی وقت دعوے کرسکتا ہے اور کسی نوٹس دینے کی ضرورت نہین ۔

ایک دعوے واسطے کسی قدر روپیہ کے مع سود و خرچہ کے کیا گیا تھا اور درخواست یہ تھی کہ دعوے ایفاء جائداد مرہونہ سے کیا جائے یا بصورت عدم ایفاء مدعاعلیہم بذات خاص اسکا ایفاء کرین تجویز ہوئی کہ جس صورت مین زررہن عند الطلب واجب الادا ہو تو مرتہن کو نہ فقط واسطے ادائے سود کے بلکہ بغرض تفہیم حساب و ادائے اس قسم کے کہ جو بابت اصل زررہن و سود نہایت ادخال عرضی دعوے واجب ہو نالش کرنی چاہیے ۔ (۱)

تحریر کنندہ تمسک نے واسطے ادائے روپیہ کے دائن کو نصف منافع ایک موضع کا بندوبست حال تک کے واسطے دیا اور اُس روپیہ کے اداء کا مواخذہ نصف دیگر منافع مذکور پر رکھا اور تمسک مذکور مین یہ بھی شرط تھی کہ دائن اہتمام موضع مذکور کا لیوے اور تحریر کنندہ تمسک کو حساب سمجھاتا رہے اور اگر تحریر کنندہ تمسک زر مذکور کو اُسوقت پر ادا نکرے کہ جب وہ واجب الادا ہو تو دائن سالم موضع پر اُسوقت تک دخیل رہے کہ جبوقت تک کل جو واجب الادا ہو ادا ہو جائے جو ابتدا تحریر کنندہ تمسک فوت ہو گیا اور اُسکے ورثہ نے دائن کو ایک اور تمسک لکھدیا جسمین اُسنے پیدا ہونے مواخذہ ابتدائی اور ایک قرضہ مزید کا تسلیم کیا اُسنے ایک جزو اس قرضہ زید کو تاریخ معین پر ادا کرنے کا اقرار کیا اور اس بات پر رضامند ہوا کہ باقی واجب الوصول اُسوقت تک دائن کے قبضہ مین رہے کہ جب تک وہ روپیہ جو بموجب ہر دو تمسکات کے واجب الوصول ہو جائے اور اُسکو یعنی تحریر کنندہ تمسک کو یہ اختیار نہوگا کہ موضع کو بیع یا رہن یا منتقل کرے نالش مین جو منجانب

(۱) ۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ ۔ صفحہ ۱۸۱ ۔ نانا بنام گنپت وشنو ۔

دائن کے جو بر بناے تمسکات دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ از روے تمسکات کے صرف موضع کے منافع کا رہن کیا گیا تھا نہ خود موضع کا پس اُسکی روسے دائن مستحق اس امر کا نہین ہے کہ ڈگری واسطے نیلام موضع کے حاصل کرے۔ (۱)

میعاد

۱۸۵۸ء مین مانڈنے المیا پر واسطے دلایانے زر اصل وسود ایک تمسک رجسٹری شدہ نوشتہ ۱۸۵۸ء کے نالش کی یہ شرط قرار پائی تھی کہ روپیہ مع سود ۱۸۶۱ء مین ادا کر دیا جائیگا اور ایک جائداد غیر منقولہ بطور ضمانت واسطے اداے قرضہ کے مستغرق کی گئی تھی تجویز ہوئی کہ نالش مد ۱۴۷ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد مین جسکی روسے مرتہن کو ساٹھ سال واجب الادا ہونے روپیہ سے واسطے نالش بیعبات یا نیلام کے دی گئی ہے داخل نہین ہے بلکہ مد ۱۳۲ ضمیمہ ۲۔ مین کہ جسکی روسے واسطے حصول کرنے روپیہ کے جسکا مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر ہو بارہ سال دی گئی ہے داخل ہے۔ (۲)

ایسی دستاویز کے لیے جو کوئی مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر پیدا کرے ضرور ہے کہ ایسی دستاویز ہو جو فوراً بعد تحریر کے بھی اس مواخذہ کو پیدا کرے نہ کہ بطور مواخذہ کے کبھی آیندہ وقت پر مؤثر ہو جیسا کہ بصورت نہ ادا ہونے اس روپیہ کے جسکا تحفظ اُسکی روسے ہوا ہو کیونکہ آخر کی صورت مین امکان اسکا وہ ہے کہ آخر کار مواخذہ اراضی پر پیدا ہو وہ حسب معنی دفعہ ۱۰۰۔ ایکٹ انتقال جائداد مواخذہ نہین ہے۔

زید نے عمرو کو (؏ھ) قرض دیے اور عمرو نے ایک دستاویز بتاریخ ۲۴۔ جولائی ۱۸۸۲ء

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱۶۔ گنگا پرشاد بنام گھسیاری دین۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۱۸۰ و انڈین لارپورٹ بمبی جلد ۶ صفحہ ۹۱ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۷۸ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۲۰ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۰۹۔

تحریر کی جسکی رو سے اُسنے اقرار کیا کہ زر قرضہ مع سود بتاریخ بیساکھ سمت ۱۲۰۹ فصلی (اپریل ۱۸۰۲ء) ادا کریگا اور یہ بھی اقرار کیا کہ اگر وہ حسب شرائط مذکورہ روپیہ ادا نکرے تو خاص اراضی کی نسبت اپنا حق زائل کر دیگا اور زید اُسپر قبضہ کریگا۔ اور جب زید اُسپر قبضہ کرلے تو کچھ سود عمرو کو ادا نہ کریگا۔ اور زید لگان زمیندار کا محاصل اراضی سے بغیر کسی عذر کے ادا کریگا زید نے ایک نالش بتاریخ ۳۔ اگست ۱۸۶۸ء بغرض دلا پانے مبلغ ... کے دائر کی تجویز ہوئی دستاویز رہن نامہ کی حد تک نہین پہونچتی اور نہ اُس سے مواخذہ پیدا ہوتا ہی اور نالش مین تمادی عارض ہے کیونکہ تین سال کی میعاد متعلق ہے۔ (۱)

خاص شرط مد ۱۴۷۔ ایکٹ میعاد نمبر ۱۵۔ ۱۸۷۷ء کی کل اُن نالشات سے متعلق ہے جو بطور مناسب مرتہن واسطے بیعبات یا نیلام کرا پانے کے دائر کرے اور عام شرط مد ۱۳۲۔ کی اُن نالشات سے متعلق ہے جو ایسا قرضخواہ واسطے نیلام کرا پانے کے دائر کرے جسکو استحقاق وصول کرنے ایسے مطالبہ کا حاصل ہو جو حد رہن تک نہ پہونچتا ہو جس حالت مین کہ جائداد غیر منقولہ افعال فریقین سے کفیل ادائے قرضہ کے گردانی گئی ہو لیکن قرضخواہ کو حق نیلام کا بلاوساطت عدالت کے نہ دیا گیا ہو تو حق واقعی جائداد مذکور اسوقت تک قرضخواہ کی طرف منتقل نہین ہوتا ہے کہ ڈگری واسطے نیلام کے اُسکے حق مین صادر ہوا اور یہ معاملہ حد رہن تک نہین پہونچتا ہے جبکہ جائداد غیر منقولہ اسطرح کفیل ادائے قرضہ کے گردانی گئی ہو قرضخواہ بیعبات نہین کرا سکتا۔ بجز اسکے کہ معاہدہ مین ایسی شرط ہو۔ (۲)

از روے ایک قطعہ رہن نامہ کے مدعا علیہ اول نے یکم جنوری ۱۸۵۴ء کو ایک جائداد پدر متوفی مدعی کے پاس رہن کیا اور ضمناً اُسکو اختیار فروخت کرنے جائداد کا بصورت نہ ادا ہونے قرضۂ مذکور کے بوقت گذر جانے سات سال کے تاریخ قرضہ سے دیا۔

---

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۶۸۷ - مادھو مصر بنام سیدہ بنا تک آپدھیا۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۵۱۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۰۷ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۲۶۳ -

۱- جنوری سنہ ۱۸۸۳ء کو مدعی اول نے نالش اپنے نام سے بحیثیت مہتمم خاندان واسطے ادا کرایانے قرضۂ مذکور کے بذریعۂ نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی مدعا علیہ سوم نے عذر کیا کہ مدعی کے دو دیگر برادران شامل کیے جاوین-

نزاع مابرادگان اسطرح پر یکم مارچ سنہ ۱۸۸۳ء کو فریق مقدمہ بنائے گئے تاریخ مذکور پر دونون عدالتہاے ماتحت کی راے ہوئی کہ نالش مین حسب دفعہ ۲۲ - ومد ۱۳۲- ایکٹ ۱۵- سنہ ۱۸۷۷ء کی میعاد عارض ہے تجویز ہوئی کہ نالش مدعی تابع مد ۱۴۷- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے ہے از روے دستاویز متدعویۂ جائداد مدعی کے باپ کے پاس رہن کی گئی تھی اور گو ہر بیع نہین مگر ضمناً اختیار اسکے فروخت کرنے کا درصورت نہ ادا ہونے زر رہن کے بعد گذرنے سات سال کے تاریخ رہن سے دیا گیا تھا زمانہ میعاد یکم جنوری سنہ ۱۸۶۶ء سے ساٹھ سال ہے- (۱)

اس مقدمہ مین یہ بحث ہے کہ آیا مد ۱۳۲- ایکٹ میعاد جس سے میعاد بارہ سال کی واسطے نفاذ کفالت جائداد غیر منقولہ کے ہے وہ ذات مدیون سے بھی متعلق ہے یعنے ذات مدیون سے بھی بارہ سال تک تاریخ بنا مخاصمت سے نالش ہوسکتی ہے یا نہین تجویز ہوئی کہ گوہائی کورٹ سے ایک دوسرے قسم کی تجویز ہوئی ہے مگر ہماری راے مین موافق فیصلجات اس عدالت کی یہ راے ہے کہ مد ۱۳۲- ذات سے متعلق نہین - (۲)

مد ۱۳۲- ضمیمۂ ۲- ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء جسکی رو سے بارہ سال واسطے دلاپانے اس روپیہ کے مقرر ہے جسکا مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر ہو صرف ان نالشات سے متعلق ہے جو واسطے دلاپانے روپیہ کے بذریعۂ نیلام ایسی جائداد کے ہون جسپر مواخذہ ہو نہ کہ اس دعوے سے جو واسطے نفاذ ایسے ذاتی چارۂ کار کے ہو جو بموجب دستاویز رجسٹری شدہ جسکی

(۱)- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰- صفحۂ ۵۹۲

(۲)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵- صفحۂ ۱۶۴- رگھو بر دیال - بنام بدھن سنگھ-

روسے جائداد منقولہ واسطے محفوظی قرضہ کے مکفول کی گئی ہو حاصل کیا ہو۔ (۱)

جو نالش کہ بربناء ایسی دستاویز کے ہو جسکا روپیہ عند الطلب واجب الادا ہو اور جسکے ذریعہ سے جائداد غیر منقولہ بغرض اطمینان زر قرضہ کے مکفول کی گئی ہو اور چارہ کار مستدعی اس نالش مین یہ ہو کہ روپیہ مع سود باثبات حق نفاذ کفالت بذریعہ نیلام حق مدیون جائداد مذکور کے دلایا جاوے اُس سے مد ۱۴۷۔ نہ مد ۱۳۲۔ ایکٹ ۱۵۔ ۱۸۷۷ء متعلق ہے۔ (۲)

قاضی احمد حسین نے چنگو مصر سے مبلغ ۶۰۰ قرض لیا اور اُسوقت ایک دستاویز لکھدی کہ اُسنے تمام و کمال حق و حصہ اپنا ایک جائداد مین بعوض روپیہ مذکور کے اپنے قرضخواہ کے ہاتھ پٹ بندھک کردیا اور یہ قرار پایا تھا کہ چنگو مصر قرضہ کو لگان و منافع دو سال سے وصول کرلے اور جب وہ پٹ جاوے تو اُسکا قبضہ ختم ہوجائیگا تجویز ہوئی کہ روپیہ جو قاضی احمد حسین نے قرض لیا وہ ایسا روپیہ تھا جسکا مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر عائد تھا کیونکہ اُسکا مواخذہ لگان و منافع اراضی دوسرے شخص پر عائد تھا وہ بموجب قانون از قسم حقیت غیر مادی قابل ارث کے ہے مگر از روے قانون ہند جائداد غیر منقولہ مین داخل ہے اور اسلیے میعاد جو نالش دلاپانے زر قرضہ سے متعلق ہے وہ محکومہ مد ۱۳۲۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ کے ہے۔ (۳)

مقدمہ ۲ سے اختلاف کیا گیا۔ (۴)

اور مقدمہ (۳) کی تقلید کی گئی۔ (۵)

---

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱۔ شپشا یا بنام انتاما۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۱۹۔

(۳)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۲۰۔ محمد ذکی بنام چنگو مصر

(۴)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۴۶۳۔ پشتون جی بیرن جی بنام عبد الرحمان شیخ بدھو۔

(۵)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۷۱۹۔ للو بھائی بنام نارن۔

ایک مرتہن اراضیات سے نے بعد انقضاے عرصہ زائد از چھ سال کے اُس تاریخ سے جبکہ زر رہن نا واجب الادا ہو سند نالش جداگانہ اُسکے نفاذ کی لینے ایک بمقابلہ جائداد مرہونہ اور دوسری بمقابلہ ذات راہن بربنا معاہدہ ادائے زر رہن کے کی تجویز ہوئی کہ مد ۱۳۲ متذکرہ بالا صرف اُن نالشات سے متعلق ہے جو بابت وصول روپیہ کے جسکا مواخذہ جائداد غیر منقولہ پر قائم کیا گیا ہو اُس جائداد سے ہون اور میعاد سماعت بارہ سال ہے چارہ کار سے جو بمقابلہ ذات کے ہو متعلق نہین چارہ مذکور سے کم میعاد محکمہ مد ۶۵ ضمیمہ مذکور متعلق ہے (۱)

ایک تمسک کے مقر نے یہ اقرار کیا کہ اُسنے ۰۰۰ روپیہ دائن سے بشرح ۰۰۰ فیصدی ماہواری قرض لیا اور اصل و سود کا بشرح معینہ ایک تاریخ مقررہ پر ادا کرنے کا وعدہ کیا تمسک مین بعد ازان یہ مضمون تھا واسطے ادائے اُس روپیہ کے مین برضا و رغبت اپنے تمام مال و جائداد بحق ساہو موصوف گرو کرتا ہون جو کچھ جائداد وغیرہ از آن میری ساہو مذکور یا دین وہ سب ساہو مذکور کے کار آمد ہوگی اگر بلا ادائے قرضہ یافتنی ساہو مذکور کے مین جائداد کسی اور ساہو کے پاس فروخت یا رہن یا منتقل کرون تو اس قسم کا انتقال کالعدم ہوگا اسوجہ سے مین نے برضا و رغبت خود یہ دستاویز استغراق لکھدی کہ بوقت ضرورت کام آوے زر مندرجہ تمسک ۱۷ مئی ۱۸۶۸ء کو واجب الادا ہوا تمسک کی رجسٹری حسب ایکٹ رجسٹری بابت ایسی دستاویز کے عمل مین آئی کہ جسکا اثر جائداد غیر منقولہ پر پہونچتا ہے اور مدیون رجسٹری کرانے مین شریک تھا ۹ مئی ۱۸۸۰ء کو دائن نے وارث مدیون پر واسطے دلا پانے اصل و سود کے جو تمسک کی روسے واجب تھا بہ نفاذ کفالت جائداد مملوکہ مدعا علیہ و نیلام جائداد مذکور دائر کی تجویز ہوئی کہ بہ حسب دستاویز کے منشاء فریقین یہ تھا کہ اسکی روسے بار کل جائداد مدیون پر زر اصل کا جو قرض لیا گیا تھا مع سود بشرح موعودہ قائم کیا جائے یہ بھی تجویز ہوئی کہ الفاظ مستعملہ تمسک جسمین اس جائداد کا بیان ہے جسپر بار

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۲ - رام دین بنام کالکا پرشاد -

قائم کرنا مقصود تھا اسلیئے بطور کافی مخصوص و معین ہے اور انکا یہ مقصود تھا کہ کل جائداد مدیون اُسمین داخل بھی جائے۔ (۱)

اور چونکہ یہ صورت تھی لہذا یہ اصول کہ وہ شئے متعلق ہے جسکا تحقیق کیا جانا ممکن ہے متعلق ہے تمسک سے ایک مطالبہ جائداد غیر منقولہ مدیون پر بابت اصل و سود مابہ البحث قائم ہوتا ہے اور دفعہ ۱۳۲ ضمیمہ ۲- ایکٹ ۱۵- سنہ ۱۸۷۷ء ایسے دعوے سے متعلق ہے۔ (۲)

جو نالش بربناء دستاویز رہن نامہ واسطے حصول یابی زر بذریعہ نیلام مکفولہ کے ہو اس سے دفعہ ۱۳۲- ایکٹ میعاد متعلق ہے مقدمہ (۲) سے اختلاف کیا گیا فرق صریح درمیان رہن و اخذ کے جو اول مرتبہ ایکٹ انتقال جائداد مین ظاہر کیا گیا ہے وہ ایکٹ میعاد مین ملحوظ نہین رکھا گیا دفعہ ۱۴۷- ایکٹ میعاد سماعت خاص قسم کے رہن سے جو بنام انگلشیہ مشہور رہے متعلق ہے اُسمین صرف اُس قسم کی نالش داخل ہے جسمین دادرسی بیعبات ہو یا بصورت دیگر بیع ہو۔ (۳)

دعوے زر رہن کا بروے رہن نامہ تھا رہن از قسم سادہ تھا اور قبضہ شئے مرہونہ کا مرتہن کے پاس تھا مدعی چاہتا تھا کہ زر رہن جائداد مرہونہ سے وصول کرے عدالت چیف کورٹ نے قرار دیا کہ یہ دعوے فی الاصل دعوے فروخت کرائے جانے کا تھا عرضی دعوے مین صراحتاً فروخت کرائے جانے کی استدعا لفظاً درج نہین ہوئی پس ایسے دعوے

(۱)- انڈین لار پورٹ الہ آباد صفحہ ۹ بھگوان سہاے بنام بھگوان دین- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۷۹ گوری شنکر بنام سرجو- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۵۵ سنت لال بنام گنگا پرشاد- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۶ نجیب اللہ ملا بنام نصیر مستری-

(۲)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۱۵۵- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۷- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۹-

(۳) نمبر ۱۹- پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۱ء-

کے واسطے وہ میعاد سمجھنی چاہیے جو بروے مد ۱۴۷ - کے نہ کہ وہ جو بروے مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ - سنہ ۱۸۷۷ء کے مقرر ہے - (۱)

اجلاس کامل نے یہ قرار دیا کہ یہ سوال کہ آیا ایک مقدمۂ خاص مدات ۱۳۲ و ۱۴۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سنہ ۱۸۷۷ء سے محکوم ہوتا ہے عموماً اس امر پر منحصر ہے کہ آیا وہ معاملہ جسپر مقدمہ مبنی ہے اور جسکی رو سے وہ مواخذہ جسکا نفاذ مطلوب ہے پیدا ہوا ایسا معاملہ ہے یا نہین جو رہن کی حد تک پہونچتا ہے - دونون مدات متعلق نفاذ مواخذہ جائداد غیر منقولہ بذریعۂ کارروائی خلاف جائداد مذکور کے ہین لیکن مد ۱۴۷ - متعلق نفاذ ہمچنین مواخذات بذریعۂ بیعبات یا نیلام صرف اُس حالت مین ہے جبکہ ایسے معاملہ سے پیدا ہو جو کہ رہن ہے یعنے ایسے مقدمات سے متعلق ہے جو منجانب ایک مرتہن کے ہون جو باین حیثیت اور مد ۱۳۲ - کا ایسے مواخذات کے نفاذ پر اُسوقت اطلاق کیا جاتا ہے جب ایسے معاملہ سے پیدا ہوے ہون جو رہن کی حد تک نہین پہونچتا یعنے ایسے مقدمات مین منجانب ایک قرضخواہ کے ہون جو بطور ایک مرتہن کے بابت بیعبات یا نیلام کے از روے رہن کے نالشی ہو - (۲)

یہ دعوے بربناء ایک رہن نامہ کے تھا جسمین یہ شرط تھی کہ روپیہ چار سال مین مع سود معینہ کے ادا کیا جائیگا اور سود سال بسال دیا جائیگا درصورت وعدہ خلافی مرتہن کو اختیار قبضۂ جائداد مرہونہ کا جو ذیل دستاویز مین لکھی تھی حاصل تھا ایک اور شرط دستاویز مذکور مین تھی جسپر قبضہ مرتہن کا جائداد مرہونہ پر قرار پایا تھا بحث اس مقدمہ مین یہ تھی کہ آیا دستاویز مذکور کی نالش کے واسطے میعاد بارہ سال ہے یا ساٹھ سال تجویز ہوئی کہ ہائیکورٹ الہ آباد سے بمقدمۂ شب لال بنام گنگا پرشاد تجویز ہوئی کہ مد ۱۴۷ - کل راہنون سے متعلق ہے (انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵)

(۱) - نمبر ۵۵ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ -

(۲) - نمبر ۱۵۱ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء

بمقدمہ علی بابا ہائی کورٹ مدراس نے (انڈین لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۲۱۰) تجویز کیا کہ جو رہن سادہ قبل نفاذ ایکٹ انتقال جائداد کے ہو اُس سے میعاد بارہ سال متعلق ہوگی کیونکہ وہ دراصل لفظ کفالت ہے ہائی کورٹ کے حکام کی رائے بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعد نفاذ ایکٹ مذکور کے اگر وہ رہن ہوتا تو میعاد ساٹھ سال کی متعلق ہوتی ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء قانون میعاد سماعت سابق مین کوئی اور مد سوا سے مد ۱۳۲ - واسطے وصولے زر رہن کے نہ تھی پس مد ۱۴۷ کے داخل ہونے سے یہ سمجھنا چاہیے کہ واضعان قانون نے کوئی تبدیل ہم کرنا نہین چاہا تھا جب تو یہ مد داخل کی گئی ہم ہائی کورٹ کلکتہ کی رائے سے متفق نہین ہین ہندوستان مین رہن انگلش فارم بہت کم ہوتا ہے یہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایسی خاص بات کے لیے ایک عام مد داخل کیجاتی پس ہم تقلید تجویز ہائی کورٹ الہ آباد کرینگے جو بمقدمہ شب لال بنام گنگا پرشاد ہوئی ہے - (۱)

باختلاف فیصلہ برج لال سنگھ بنام گورچرن سین (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱) و شب لال بنام گنگا پرشاد) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۸ - ہائی کورٹ کلکتہ سے یہ تجویز ہوئی کہ جو نالش بربناے رہن نامہ واسطے دلاپانے روپیہ کے بہ نیلام جائداد مرہونہ وہ تابع مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ہے فرق صریح درمیان رہن و بار ایکٹ انتقال جائداد مین رکھا گیا ہے وہ ایکٹ میعاد مین نہین ہے -

مد ۱۴۷ - ایکٹ میعاد کے رہن مخصوص قسم مشہور بطور رہن شکل انگریزی سے متعلق ہے اور اسمین صرف وہ قسم نالشات کی شامل ہے جسمین چارہ کار بیبات ہو یا بجاے اسکے بیع ہو - (۲)

سنہ ۱۸۶۸ء مین بدست مدعی پانچ سال کے واسطے اراضی رہن دخلی کی گئی اور سنہ ۱۸۷۶ء

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ - صفحہ ۹۰ - موتی رام بنام دی ٹی -

(۲) - کلکتہ جلد ۱۷ - صفحہ ۳ ، سکتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ گرو سنگھ بنام ٹھاکر نراین سنگھ -

مین مدعا علیہ راہن نے مدعی سے اراضی مذکور کا پٹہ لیا اور اسکے بموجب نامبردہ نے سنہ ۱۸۸۸ء تک لگان ادا کیا زر رہن بوقت انقضاء میعاد واجب الادا تھا مدعی نے راہن سے قرضہ دلاپانے کے لیے نالش رجوع کی تجویز ہوئی کہ چونکہ مقدمہ تابع احکام ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء کے ہے لہذا ادائے لگان بموجب ایک اقرار کے جو اصلی رہن سے بالکل علیحدہ ہو ادائے سود نہین خیال کیا جاسکتا - (۱)

لینا پیداوار اُس اراضی کا جو بموجب اُس رہن نامہ کے جسکی رجسٹری ہونی چاہیے تھی نہین ہوئی واسطے اغراض دفعہ ۲۰ - ایکٹ میعاد سنہ ۱۸۷۷ء ادائے صولی تصور نہین ہوسکتی - (۲)

نالش جو راہن کی جانب سے واسطے دلاپانے روپیہ یافتنی بابت رہن نامہ رجسٹری شدہ مع ہرجہ عدم ادائگی ہو ایسی نالش نہین ہے جس سے میعاد معینہ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ - ۱۱۳۲ - واسطے تعمیل مختص معاہدہ متعلق ہے میعاد ایسی نالش سے متعلق وہ ہے جو بد ۱۱۶ - ضمیمہ ۲ - ایکٹ مذکور مین بابت نقض معاہدہ تحریری معین ہے اور وہ وقت جیسے میعاد بمقابلہ راہن شروع ہو گئی بحالت نہ ہونے کسی مخصوص شرط مخالف کے تاریخ تکمیل رہن نامہ ہے - (۳)

ایکٹ میعاد سماعت کی دفعہ ۲۰ - کا مقصود صرف قرضہ یا وصیت کی میعاد مواخذہ بڑھانے کا ہے اور ایک مدعی جو قرضہ محفوظ رہن کی وصول یابی کے واسطے دعوے کر رہا ہے اپنے دعوے کو میعاد مین لانے کے لیے پیداوار کی ادائگی سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے مگر دفعہ مذکور راہن کا حق انفکاک جائداد محفوظ کرنے کے لیے یا اُس حق کے ظاہر کرنے کی غرض سے معمولی میعاد مجوزہ قانون کے بڑھانے کے لیے کارگر نہین ہوسکتی وہ طریق جس سے حق

(۱) ۱۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ - صفحہ ۱۶۵ - عمر کٹی بنام عبد القادر -

(۲) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۷ - صفحہ ۵۳۹ - بکبنڈی بنام کند سوامی

(۳) - نوبت سنگھ بنام اندر سنگھ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ - صفحہ ۲۰۰ - کتاب انگریزی

خرالذکر کی میعاد بڑھائی جاسکتی ہے صرف یہی کہ ایک اقرارنامہ تحریری لکھدیا جاسے اُور ایکٹ کی دفعہ ۱۹ - کی شرائط پوری کردی جائین - (۱)

رسوم عدالت

ان نالشات مین جو بجانب مرتہن واسطے بیعبات کے ہون رسوم مطابق تعداد زر اصل کے ہوگی جو رہن نامہ مین لکھا ہو - (۲)

زید کے باپ نے خالد کو ایک رہن نامہ باخذ روپیہ کے تحریر کیا عمرو نے وہ تمسک خرید کرکے زید پر نالش بہ نفاذ کفالت کرکے ڈگری حاصل کی زید نے بعد ازان ایک اور شخص کے نام نصف حقیت مذکورہ کا رہن نامہ کردیا پھر اس کل حقیت کا بیعنامہ عمرو کے نام لکھدیا اب عمرو نے نالش منسوخی رہن مرتہن مابعد کی کیتاہے بحث یہ ہوئی تھی کہ اس نالش مین جائدکار مستلزم کی استدعا ہے اور پس ضمن (ج) دفعہ ۷ - فقرہ ۴ - ایکٹ کورٹ فیس متعلق ہے اور اسٹامپ دس روپیہ کا کافی نہین تجویز ہوئی کہ یہ نالش صرف واسطے ڈگری استقراریہ کے ہے اور اسٹامپ کافی ہے - (۳)

ایک نالش بربناء رہن نامہ مین ڈگری واسطے ادا ے اصل و سود کے اور بصورت عدم ادا ے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے صادر ہوئی چند مدعاعلیہم نے یادداشت اپیل بنا راضی اسقدر ڈگری کے جسکی رو سے جائداد پر مواخذہ قائم کیا گیا تھا صرف عـہ کا اسٹامپ لگاکر داخل کیا تجویز ہوئی کہ اسٹامپ مناسب جو ادا ے ہونا چاہیے تھا وہ عـہ کا نہین تھا جیسا کہ بصورت ڈگری استقراریہ کے ہوتا ہے بلکہ بلحاظ مالیت قرضہ کے جو قیمت جائداد سے زیادہ نہو (۴)

(۱) - نمبر ۳ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء

(۲) - دفعہ ۷ - ضمن ۹ - ایکٹ ۷ - ۱۸۷۰ء

(۳) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۳۳۳ - کرم خان بنام دریائی سنگھ -

(۴) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۸ - وینکیا وغیرہ بنام نرا سمہا -

جس حق رسی کا دعوے منجانب مدعی برخلاف بعض مدعا علیہم دیوالیہ کیا گیا تھا وہ مشتمل بر (اول) استدعا واسطے رقم اصل وسود اور (دوم) واسطے استقرار اس امر کے کہ مدعیان بحیثیت مرتہنان بروے عدل مستحق اس امر کے ہین کہ انکا روپیہ بعض خاص جائداد مندرجہ ہین سے اول ادا کیا جائے عدالت ماتحت نے مدعیان کو ڈگری کل رقم مدعویہ کی دی الا قرارداد متدعویہ کے ذگری دینے سے انکار کیا جسپر مدعی نے نسبت استقرار انکار شدہ کی اپیل کیا تجویز ہوا کہ زیر دفعہ ۶ او مد ۱۷ او ۳ ضمیمہ دوم کورٹ فیس ایک مناسب رسوم قابل اخذ بابت ایسی اپیل کے عہ ہے۔ (۱)

عدالت مجاز سماعت۔ ایک نالش زرجہ جائداد غیر منقولہ سے قابل وصول ہو جسمین دعوے ایکہزار روپیہ سے زائد نہو گو جائداد کی قیمت اس سے زیادہ ہو قابل سماعت عدالت منصف ہے۔ (۲)

مدراس مین یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ بغرض اظہار سماعت [illegible] نالش [illegible] لفاذ کفالت جائداد پر جبکہ قیمت جائداد کی کفالت سے زیادہ ہو تو رقم مکفولہ اور جبکہ رقم مکفولہ جائداد سے زیادہ ہو تو قیمت جائداد ہے۔ (۳)

ایک نالش رہن سادہ پر واسطے وصولی زر رہن اور لفاذ کفالت [illegible] ڈگری نیلام جائداد ایک نالش زیر معنی دفعہ ۶۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء نالش [illegible] ہے چنانچہ جہانکہ معاملہ رہن ضلع (ز) مین ہوا لیکن راہن بذات خاص اس ضلع مین نہین تھا قرار پایا کہ نالش لفاذ کفالت و نیلام جائداد ضلع (ز) مین ہونی چاہیے لیکن عدالت ذات راہن کے خلاف ڈگری زر رہن کے صادر کرسکتی ہے۔ (۴)

(۱) نمبر ۴۳- پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء۔

(۲)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲- صفحہ ۷۶۹- جانکی داس بنام [illegible]

(۳)- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۳۴۰- کرشتاما چاریار [illegible]

(۴)- رہن ناجات میکفرسن صاحب صفحہ ۴۳۸-

ایسا ہے جہانکہ راہن کی سکونت تھی مرتہن نے ایک نالش بغرض نفاذ کفالت جائداد مرہونہ دائر کی اور ڈگری حاصل کی تجویز ہوئی کہ ڈگری محض زر نقد کی تصور ہونی چاہیے کیونکہ جیسا کہ دفعہ ۱۶ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی سے ظاہر ہے منصف کو کچھ اختیار بموجب قانون کے نہیں ہے کہ حکم نفاذ اوپر جائداد غیر منقولہ واقع بیرون حدود اپنے علاقہ کے صادر کرے - (۱)

عدالت مجاز اجرائے ڈگری مشعر استقرار حق نسبت اُس جائداد کے ہے جو علاقہ اختیار سے باہر ہو جس حالت میں مدعا علیہ اندر اختیار علاقہ عدالت کے رہتا ہے - (۲)

علاقہ مہاراجہ بنارس حسب احکام دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۸ بابت ۱۸۸۵ء (دفعہ ۲۴۴ - ایکٹ ۱۴ بابت ۱۸۸۲ء) ضلع نہیں ہے - (۳)

۱۸۶۸ء میں رام ٹہل نے ایک رہن نامہ سادہ بکفالت جائداد غیر منقولہ کے جگناتھ کو لکھ دیا بعدازاں رام ٹہل و پراگ رام نے مشترکاً ایک رہن نامہ سادہ درگا دیال کو بکفالت اُسی جائداد کے لکھ دیا ۱۸۷۱ء میں درگا دیال نے ایک ڈگری واسطے نیلام جائداد کے بموجب اپنے رہن نامہ کے حاصل کی اور اُسکا نیلام ہوا اور مدعیوں نے اُسکو خرید کیا ۱۸۷۳ء میں جگناتھ نے ایک ڈگری عدالت منصف گورکھپور کو (جسکے حد اختیار کے اراضی اندر حدود واقع نہ تھی) بغرض نفاذ اپنے رہن نامہ کے بذریعۂ نیلام جائداد کے حاصل کی مدعیان نے نیلام کی نسبت اعتراض کیا اور چونکہ نامبردگان کا اعتراض نامنظور ہوا نامبردگان نے نالش بغرض تنسیخ ڈگری جگناتھ جہانتک کہ اسمیں حکم نیلام کا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ جگناتھ کی ڈگری محض ڈگری زر نقد تصور کیجا سکتی ہے کیونکہ جیسا کہ دفعہ ۱۶ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی سے ظاہر ہے منصف کو کچھ اختیار بموجب قانون کے نہیں ہے کہ حکم نفاذ کفالت

(۱) - بنگال رپورٹ صفحہ ۱۷ او ۱۸ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۶۹ -

(۲) نمبر ۷۷ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۵۶۰ - رگھوناتھ داس بنام کلن مل -

اوپر جائداد غیر منقولہ واقع بیرون حدود اپنے علاقہ کے صادر کرے اور نہ تو وہ شرط متعلق دفعہ ۶ اور نہ دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی حالات سے متعلق ہے لہذا تجویز ہوئی کہ مدعیان اس بات کی تجویز کرانے کے اس مقدمہ مین مستحق ہین کہ جگنناتھ کی ڈگری محض ڈگری زر نقد تھی اسکی بنا پر کوئی حکم مداجرائی بمقابلہ جائداد متنازعہ کے مدعیان کو اسکے کسی جزو سے بیدخل کرنے کے واسطے جاری نہین ہوسکتا تھا۔ (۱)

جبکہ زمین دو اشخاص مشترک کے پاس مساوی طور پر روپیہ قرض دینے کی حالت مین رہن کی گئی تو شخص واحد اپنے خاص حصہ کے واسطے بغیر دوسرے شخص شریک کے فریق مقدمہ بنانے کی نالش کرسکتا ہے۔ (۲)

شرح فقرہ (د) بطور قاعدہ عام اگر مرتہنان مشترک مین اور معاہدہ رہن مین اُنکے حقوق علیحدہ نہین ہین تو نالش وصولی زر رہن جائداد مرہونہ سے بابت تمام حقوق مرتہن کے ہو تو دوسرے ضرور فریق مقدمہ شامل ہونے چاہیین خواہ بطور مدعیان کے یا بطور مدعا علیہم کے۔ (۳)

دعوے واسطے ایصال زر رہن کے تھا جو بروے رہن نامہ واجب تھا۔ رہن نامہ تین شخصون کے نام تھا لیکن دعویدار صرف ایک کا قائم مقام تھا قرار پایا کہ قدمہ بموجب دفعہ ۴۵ ایکٹ معاہدہ کے عمل ہونا چاہیے مدعی تنہا دعوے نہین کرسکتا۔ (۴)

درحالیکہ کل زر رہن یافتنی ایسے اشخاص کا تھا جو بذریعہ رہن کے مشترکانہ مفرد دعویدار تھے اور ایک شخص مستحق صرف نصف زر قرضہ نے بقدر اس نصف کے انفکاک رہن کردیا اور

(۱)۔ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۱۰۔ گدڑی لال بنام جگنناتھ رام۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۵ء صفحہ ۱۹۔

(۳)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۱۴۴۔

(۴)۔ نمبر ۱۷۵۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء۔

مختلف راہنان پر واسطے قبضہ ایک نصف اُنکے حقوق واقع جائداد مرہونہ کے نالش باستحقاق رہن و بیعبات کے کی تجویز ہوا کہ بیعبات ناجائز تھا اور مقدمہ قابل قائم رکھنے کے نہ تھا - (۱)

جب مختلف اشخاص ایک حق کسی رہن مین رکھتے ہون تو اُسمین سے ایک شخص کو حق بیعبات کرانے کا نسبت اپنے حصہ رسدی کے نہین ہے - (۲)

بعد طبق وفات ایکلے مرتہن جائداد زمینداری کے اُسکا ترکہ مابین اُسکے ورثا کے تقسیم ہوا ایک اُنمین سے لڑکا تھا جو مستحق ۱۴ حصون کا منجملہ ۲۳ حصون کے تھا پسر مذکور نے ایک بیع نامہ تحریر کیا جسکی رو سے نامبردہ نے حقوق مرتہن متعلق رہن مذکور ایک دوسرے شخص کے نام منتقل کیے ایک نالش مین جو بنام راہن منجانب قائم مقام مشتری کے دائر کی گئی تھی یہ معلوم ہوا کہ مدعی کو صرف حقوق مرتہن پسر مرتہن کے اندروے بیع نامہ حاصل ہوئے گو دستاویز سے انتقال کل حق مرتہن کا ظاہر ہوتا تھا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ مدعی کو یہ حق نہین ہے کہ بابت خاص اپنے حصہ کے نالش نیلام کرایانے کل جائداد کی کرے بلکہ بقیہ دیگر اشخاص اس نالش مین شامل نہین کیے گئے اور علاوہ اسکے بذریعہ ترمیم نالش کے بھی بدعوے نیلام کرایانے جزو جائداد بابت اپنے حصہ خاص کے نامبردہ مستحق کامیابی کا نہین ہے اور اسلیے نالش قابل پذیرائی نہین ہے - (۳)

بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء گوپی ناتھ نے بحق ظالم رہن بھوگ بندھک بعض جائداد غیر منقولہ واسطے اطمینان اداے مبلغ سات ہزار ایکسو ایک روپیہ کے تحریر کیا جسکا قرض دینا ظالم کا بیان ہوا تھا بطور امر واقع صرف مبلغ ۱۰۰۰ منجملہ تعداد مذکور کے ظالم نے درحقیقت

---

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۹ کشن دیال بنام منی رام -

(۲) - ویکلی رپورٹر جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۶ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۲۰ پرشوتم سرن بنام لودو فیرۂ ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۶ - ویکلی رپورٹر جلد ۹ صفحہ ۲۱۵

قرض دیے تھے اور باقی مبلغ [illegible] رام سنگھ نے قرض دیے تھے ۱۸۶۸ء مین ظالم حق مرتہنی بذریعہ رہن نامہ بحق رام سنگھ بعوض [illegible] بیع کردیا یہ انتقال بذریعہ تحریر ظہری کے ہوا تھا اور اسپر اسٹامپ چسپان نہین کیا گیا تھا ۵ اپریل ۱۸۶۹ء مین گوپی ناتھ نے ایک جزو جائداد مرہونہ کا بحق الہ یار خان منتقل کردیا ۵ ستمبر ۱۸۶۹ء مین رام سنگھ نے واسطے منسوخی انتقال کے نالش دائر کی اور بذریعہ رہن نامہ اور بذریعہ انتقال ظہری اسکے دعوے کیا بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۱ء عدالت مرافعہ اولے نے انتقال تحریر ظہری کو شہادت مین لینے اور نالش مین کارروائی کرنے سے انکار کیا کیونکہ دستاویز انتقال مذکور اسٹامپی نہ تھی بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۸۷۱ء ظالم نے ایک اسٹامپی دستاویز انتقالی حق مرتہنی واقع رہن نامہ کے بحق رام سنگھ تحریر کی رام سنگھ نے حکم مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۱ء ایک حکم درمیانی سمجھکر دستاویز مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۷۱ء عدالت مین پیش کی اور یہ استدعا کی کہ نالش مین کارروائی کیجائے عدالت نے نالش مین کارروائی کی اور رام سنگھ کو ڈگری دی اس ڈگری کو عدالت اپیل اول نے اس بنا پر منسوخ کیا کہ دستاویز مذکور سے نقص انتقال تحریر ظہری کا رفع نہین ہوتا اور حکم مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۸۷۱ء قطعی تھا ڈگری عدالت اپیل اول کو ہائیکورٹ نے ۵ جون ۱۸۷۳ء مین بحال رکھا اسپر رام سنگھ نے ظالم پر نسبت انتقال تحریر ظہری کے دغا کا الزام محکمہ فوجداری مین لگایا بالآخر اس الزام سے دست برداری کی گئی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ رام سنگھ اور ظالم سنگھ پنچایت قرار دی مطابق اقرارنامہ سپردگی مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۷۴ء تنازعہ مابین فریقین یہ تھا کہ آیا رام سنگھ کو یہ چاہیے کہ ظالم کو رہن نامہ واپس کردے اور ظالم مبلغ [illegible] رام سنگھ کو واپس کردے یا نہین پنچون نے فیصلہ مورخہ ۵ اگست ۱۸۷۴ء صادر کیا جسمین منجملہ دیگر امور کے ہدایت تھی کہ رام سنگھ کو چاہیے کہ رہن نامہ کو واپس کردے اور ظالم سنگھ کو چاہیے کہ مبلغ [illegible] رام سنگھ کو

واپس کردے دستاویز ظالم کو واپس کردی گئی لیکن روپیہ رام سنگھ کو واپس نہین دیا گیا
۱۸۶۸ء مین ظالم نے ازروے ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء بیعبات کی درخواست دی ۱۸۶۸ء مین حق
بیعبات ہوگیا اور شنکرلال نے بطور قائم مقام ظالم کے واسطے قبضہ ملکانہ جائداد مرہونہ کی
نالش دائر کی عدالتہاے ماتحت نے یہ تجویز کی کہ جملہ افعال رام سنگھ و ظالم مابعد فیصلہ
نالش رام سنگھ ۱۸۶۶ء فریبی و سازشی تھے اور اس غرض سے کیے گئے تھے کہ قانون اسٹاپ
سے انحراف کیا جاوے اور جس شخص کو درحقیقت رہن نامہ سے تعلق تھا وہ رام سنگھ تھا
نہ شنکرلال اور اسوجہ پر و نیز دیگر وجوہ پر شنکرلال کی نالش کو ڈسمس کیا اسٹریٹ صاحب جسٹس
انتقال تحریری ظہری رہن نامہ سے باوجودیکہ دستاویز انتقال مذکور اسٹامپی نہ تھی حق مرتہنی
مندرجۂ دستاویز بجانب رام سنگھ منتقل ہوا اور حق مذکور بجز اسکے کہ دستاویز مطابق قانون کے
حسب ضابطہ اسٹامپی ہو بحق ظالم دوبارہ منتقل نہین ہوسکتا کیونکہ کسی دوسرے ذریعۂ انتقال
ثانی سے ظالم بلحاظ قانون اسٹامپ مثل رام سنگھ کے اُسی طرح حالت ناقابلیت مین رہیگا
جسطرح کسی نالش متدائرۂ ظالم سے جو فی الحقیقت بربنا و رہن نامہ بلکہ بربناو انتقال
ثانی مبنی ہوگی اور اسلیے بنظر اول حالات کے اور بلحاظ اُس واقعہ کے کہ ظالم نے مبلغ
وجہ معاوضہ رام سنگھ کو واپس نہین دیا شنکرلال نے گو بطریق ظاہر نہین مگر درحقیقت مین
اپنی نالش بربناے انتقال ثانی حق مرتہنی مندرجۂ رہن نامہ مبنی کیے جسپر اسٹامپ چسپان
نہ تھا اور جسکے واسطے نامبردہ نے کوئی معاوضہ نہین دیا تھا اور اسلیے نالش نامبردہ
کی قائم نہین رہی نیز یہ کہ فیصلۂ پنچایت سے اثر انتقال تحریر ظہری مین کچھ تبادلہ
واقع نہین ہوا۔

از محمود صاحب جسٹس عدالتہاے ماتحت کی تجویزات نسبت نوعیت افعال فریبی و
سازشی رام سنگھ و ظالم بعد فیصلۂ نالش رام سنگھ واقع ۱۸۶۹ء کے جائز نہ تھی نہ یہ
تجویز جائز ہے کہ جو شخص واقعی رہن نامہ سے تعلق رکھتا ہے وہ رام سنگھ ہے نہ ظالم

کیونکہ یہ تجاویز محض قیاسات پر مبنی ہین غیر اسٹامپی دستاویز انتقال بذریعہ تحریر ظاہری یہ ثابت کرنے کے واسطے غیر قابل مقبولی ہے کہ ظالم نے اپنا استحقاق مندرجۂ رہن نامہ بدست رام سنگھ منتقل کیا ماسوا اس سے کہ رام سنگھ یا راہنان نے اُسکو بغرض ثبوت واقعہ مذکور کے استعمال کرنا چاہا اور اسلیے ظالم کو اب بھی ایسا شخص سمجھنا چاہیے کہ اُسکو دستاویز سے تعلق ہے اور اسلیے شنکر لال مستحق قائم رکھنے نالش کا ہے۔ (۱)

درحالیکہ کل زرِ رہن یافتنی ایسے اشخاص کا تھا جو بذریعۂ رہن کے مشترکاً نہ مفرداً دعویدار تھے اور ایک شخص مستحق صرف نصف زرِ قرضہ نے بقدر اُس نصف کے انفکاک رہن کر دیا اور اور مختلف راہنان پر واسطے قبضہ ایک نصف کے حقوق واقعہ جائداد مرہونہ کے نالش باستحقاق رہن و بیعبات کے دائر کی تجویز ہوئی کہ بیعبات ناجائز تھا اور مقدمہ قابل قائم رہنے کے نہ تھا۔ (۲)

جس صورت مین کہ رہن جائداد کا مشترک ہو اور تصریح اس امر کی نہو کہ کوئی خاص حصہ یا جزو حصہ جائداد مذکور پر بار ادائے کسی خاص جزو زرِ رہن کا ہے بلکہ کل جائداد ذمہ دار رہن کے ہو تو مرتہن مجاز اس امر کے تصور کرنے کا نہین ہے کہ روپیہ جو ایک راہن نے ادا کیا وہ اُسنے خاص اپنے ذمہ کا بابت اُس حصہ کے جو واجبی حصہ قرضہ مشترک کا از روے حساب متصور ہو ادا کیا تاکہ حصۂ مذکور مواخذۂ آیندہ سے بری رہے پس جبکہ بحالت رہن مذکور کے مرتہن نے کارروائی بیعبات کی ذات وحصہ راہن مذکور کا جسنے بطور مذکور روپیہ ادا کیا بری کیا اور صرف بمقابلۂ راہنان دیگر کارروائی اختیار کی اور بعد بیعبات ہو جانے زرِ رہن کے دیگر راہنان پر نالش بغرض قبضۂ حصص مذکور دائر کی تو یہ تجویز ہوئی کہ کارروائیات بیعبات بے ضابطہ تھین اور نالش قابل

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۶۴ - شنکر لال بنام سکھرانی وغیرہ مورخہ ۲۶ - مئی سنہ ۱۸۸۲ء

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۲ - بشن دیال بنام ہنی رام مورخہ ۲۴ - اگست سنہ [illegible]ء

سماعت نہ تھی - (۱)

بھجن لال نے دو موضعون کو رہن قسم بیع بالوفا پاس لائق سنگھ کے بعوض ایک رقم کے کیا۔ نامبردہ نے بعدہ ایک موضع کو لائق سنگھ کے پاس اور دوسرے کو عمرو کے پاس بیع کیا۔ لائق سنگھ نے بیعبات اس موضع کا جو عمرو کے پاس بیع ہوا تھا بعوض مقدار رسدی زر رہن کے کرلیا اور نالش قبضہ اس موضع کی عمرو پر رجوع کی۔ تجویز ہوئی کہ نالش قابل پذیرائی ہے - (۲)

ایک مقدمہ مین منجملہ چند مرتہنان مشترک کے ایک نے اپنا حق بقدر آٹھوین حصہ زر رہن کے ظاہر کرکے بدست مدعی فروخت کردیا اور مدعی نے نالش حصہ زر رہن بہ نفاذ کفالت بہ نیلام آٹھوین حصہ جائداد مرہونہ کے دائر کی اور دیگر مرتہنان و راہنان کو مدعا علیہ بنایا۔ تجویز ہوئی کہ نالش قابل پذیرائی نہین نمبر (د) ایکٹ ۴ - ۱۸۸۲ء متعلق نہین - (۳)

مرتہن رہن انتفاعی درحالیکہ کوئی معاہدہ اس مضمون کا نہو مستحق اسکا نہین ہے کہ وہ واسطے نیلام جائداد کے نالش کرے صورت ہمشکل تعبیر جو دفعہ ۶۷ - (الف) ایکٹ انتقال جائداد ۱۸۸۲ء کے بمقدمہ انگنا سامی سرا ماتھا (انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۵ - کی گئی یعنے یہ کہ مرتہن بھوگ بندھک نالش واسطے بیعبات کے یا واسطے نیلام کرا پانے کے کرسکتا ہے واسطے بیعبات نیلام بطریق بدل نالش نہین کراسکتا ہے غلط ہے - (۴)

---

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۶ - پندرکا سنگھ بنام بیکر سنگھ مورخہ ۲ - مئی ۱۸۹۰ء

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۲۵۰ - بشیشر سنگھ بنام لائق سنگھ مورخہ ۳ - جولائی ۱۸۸۲ء

(۳) - مجو بنام جنگلی لال الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۳۳ -

(۴) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹۰۱ - جمینو بنام کنجن مورخہ ۱۲ - ۱۶۲ - نومبر ۱۸۸۸ء

حصہ دار راہنان نے بعد معاملۂ رہن کے تقسیم مابین اپنے کرکے اپنی مواخذہ داری قرضۂ رہن کے مطابق اپنے حصص کے بہ تسلیم مرتہن کے تقسیم کرلی بجویز ہوئی کہ مرتہن پابند قبول کرنے اُس تصفیہ کا نہ تھا جو راہنان نے مابین اپنے کیا تھا تاہم چونکہ اُسنے اُس تعداد کو جو بعض راہنان نے واسطے ادائے اپنے اپنے حصص قرضہ کے تغیر ہونے کسی خاص ہدایت اُس بارہ مین ازجانب راہنان کی ادا کے لے لیا لہذا وہ مستحق دلاپانے باقیماندہ قرضہ کا اُس راہن حصہ دار سے ہے جس سے یافتنی ہے۔ (۱)

دفعہ ۶۸۔ مرتہن کو صرف صورتہاے مفصلۂ ذیل مین راہن پر نالش حصول زررہن کا اختیار ہے۔

(الف)۔ جب راہن نے زررہن اداکرنے کا اقرار کیا ہو۔

(ب)۔ جب راہن کے کسی فعل ناجائز یا باقیداری سے یا اُسکے نتیجہ سے مرتہن اپنی شی مکفولہ سے کلاً یا جزاً محروم کردیا جائے۔

(ج)۔ جب مرتہن جائداد مرہونہ پر قبضہ پانے کا مستحق ہو اور راہن اُسکو قبضہ نہ دے یا اُسکو قبضہ مستحکم بلا مزاحمت ازطرف خود راہن اور جملہ اشخاص غیر کے نہ دلائے۔

جب بجز فعل ناجائز یا قصورداری راہن یا مرتہن کے جائداد مرہونہ کسی اور وجہ سے کلاً یا جزاً تلف ہو جائے یا شی کفالتی حسب مندرجۂ دفعہ ۶۶۔ غیر کافی ہوجائے تو مرتہن کو اختیار ہے کہ راہن پر دعوے کرے کہ راہن اُسکے دین کے ادا کے اطمینان کے لیے کوئی اور جائداد کافی عرصۂ مناسب کے اندر اُسکے پاس مکفول کردے اور اگر راہن ایسا نکرے تو مرتہن مجاز ہوگا کہ اُسپر اپنے زررہن کی نالش کرے۔

(۱) بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۰ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ مہاراجی ہری لیمی بنام گنپت سیٹھ دھوندشیہ۔

شرح - اس دفعہ مین قانونی کمیٹی نے اس بات کو طے کیا کہ آیا منصب واسطے نیلام کے جو کہ مرتہن کو حاصل ہے ناجائز ہے اور واضعان قانون یہ تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ ہمکو یہ امید نہین ہے کہ ہائی کورٹ یا پریوی کونسل کوئی نظیر اس معاملہ مین صادر کرے لہذا ہم بذریعہ قانون بنانے کے اس معاملہ کو طے کرتے ہین واضح ہو کہ بل نمبر ۲ - مین یہ عبارت قائم ہوئی ہے کہ معاملۂ رہن مین وجوب ایسے دین کا لازم نہین آتا ہے جسکے وصول کے لیے مدیون پر نالش کرنا جائز ہے مگر مرتہن کو اختیار ہے کہ زر رہن کے وصول کے لیے راہن پر نالش کرے ان صورتون مین -

(**الف**) جب راہن نے اپنے تئین صریحاً اُسکے ادا کرنے کا ذمہ دار کیا ہو -

(**ب**) - جب راہن کا قبضہ جائداد پر بنا رہے اور وہ بقایا مالگزاری جو اسکی بابت واجب الادا ہو ادا نکرے اور اسوجہ سے جائداد نیلام ہو جائے -

(**ج**) - جب جائداد بوجہ دریا بردیا آتش زدگی یا کسی اور صدمۂ عظیم سے تلف ہو جائے

(**د**) - جب معاملۂ رہن قسم بھوگ بندھک سے ہو اور راہن مرتہن کو جائداد کا قبضہ نہ دے بلا مزاحمت اپنے یا اور شخص کے اُسکو بالاطمینان قابض نہ کرا دے -

مسودۂ نمبر ۳ - کی دفعہ ۴۳ بھی ہم مضمون دفعۂ ہذا کے ہے مگر اسمین صرف اسقدر فرق تھا کہ ضمن (د) مین یہ الفاظ زیادہ کیے گئے تھے -

جب بوجہ فعل ناجائز یا قصور راہن کے مرتہن اپنی کفالت سے محروم کر دیا جائے

بروقت پاس ہونے ایکٹ کے بذریعۂ تبدیل الفاظ مناسب ترمیم ہوئی ہے -

شرح فقرۂ (الف) - جب راہن نے زر رہن ادا کرنے کا اقرار کیا ہو - مرتہن کو دو چارہ جوئیان ایک اختیار نالش بیعبات - دوسری نالش دلاپانے روپیہ کے حاصل تھین مرتہن نے نالش بیعبات کی دائر کی اور دوسری چارہ جوئی کو چھوڑ دیا نالش بیعبات اُسکی اس بنا پر ڈسمس ہوئی کہ نامبردہ مجاز چارہ جوئی مذکور تھا

انقضا ماسے میعاد رہن نہین ہے بعد ازان نامبردہ نے نالش ثانی چارہ جوئی دوم بہ منشے
دلاپانے روپیہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ جائز ہے دفعہ ۴۳ ضابطۂ دیوانی نالش حال مین عارض نہین۔(۱)
اس شرح کے ساتھ شرح ضمن (الف لغایت (ج) دفعہ ۶۷۔ ملاحظہ کرو۔

شرح فقرۂ (ب) ۔جب مرتہن بوجہ کسی فعل ناجائز راہن کی شے مرہونہ سے کلاً
یا جزاً محروم رہا ہو واضح ہو کہ میکفرسن صاحب جسٹس اپنے رسالۂ رہن مین تحریر فرماتے ہین کہ کل
اراضی مالگزاری سرکار کی ذمہ دار ہے اور زر مالگزاری تمام مطالبہ جات سے پہلے قابل
وصول ہے لہذا اگر کوئی اراضی رہن کیجائے تو اُس سے زر مالگزاری وضع ہو کر جو بچے
اُسیقدر مرہون متصور ہوتا ہے پس جو شخص اُسپر بطور مالک دخیل ہو اور جسکا نام کاغذات
مال مین بطور مالک درج ہو اُسپر واجب ہوتا ہے کہ زر مالگزاری سرکار ادا کرے اگر اسکے
خزانہ نہ دینے کے سبب کوئی ہرج واقع ہو تو اُسے خود اس ہرج کا متحمل ہونا ہوتا ہے (۲)
لہذا اگر کوئی شخص اراضی کو رہن بیع بالوفا کر کے خود قابض رہے اور اراضی مذکور
بعلت زر مالگزاری نیلام ہوجائے تو بوجہ نیلام مرتہن کی حقیت ضائع ہوجاتی ہے اور
اُسکا جو روپیہ باقی رہے اسیلیے اراضی مذکور فروخت ہونے کی صورت مین برخلاف
اُسکے جو کچھ تدبیر کر سکتا وہ نہ کر کے بنام راہن نالش دائر کر کے روپیہ مذکور ادا کرا سکتا ہے (۳)
مثلاً ایک رہن حسب ضابطۂ انگریزی ہوا اور راہن دخیلکار رہا مرتہن کی حق تلفی
کی نیت سے راہن نے قصداً زر مالگزاری سرکار باقی رکھا اور نیلام خود باسم فرضی خرید کر لیا اسمین عدالت نے
یہ تجویز کی کہ راہن نے فریب کیا اسلیے وہ حسب دفعہ ۴۰۵۔ مجموعۂ تعزیرات ہند مستوجب سزا ہے ۔(۴)

---

(۱) ۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۰۸۔ بہاری بنام خیالی رام مورخہ ۲۔ جون ۱۸۸۱ء۔

(۲) ۔ دفعہ ۲۳۱۔ رسالۂ میکفرسن۔

(۳) ۔ دفعہ ۲۳۲۔ ایضاً۔

(۴) ۔ دفعہ ۲۴۶۔ ایضاً۔

جب ایک زمیندار نے واسطے منسوخی ایک دستاویز کے جسکی روسے ایک اراضی وخیلکاری مع القبض رہن کی گئی تھی ڈگری حاصل کی اور اسوجہ سے مرتہن کو قبضہ نہ ملا اور اُسنے نالش بنام راہن واسطے دلاپانے زررہن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ راہن کو ضرور یہ معلوم تھا کہ وہ ایسی حقیت کو رہن کرتا ہے کہ جو قانوناً قابل انتقال کے نہیں ہے اور مرتہن نے یہ باور کیا ہوگا کہ حقیت قابل انتقال کے ہے لہذا فعل راہن کا داخل قصور کے حسب مراد دفعہ ۶۸ - (ب) ایکٹ انتقال جائداد کے ہے جسکی وجہ سے مرتہن اپنی کفالت سے محروم ہوا اور اسلیے مرتہن مستحق کامیابی ہے - (۱)

مرتہن کو از روسے شرائط رہن کے صرف یہ لازم تھا کہ مالگزاری واجب جو بابت اراضیات مرہونہ کے ہو ادا کرے اور اس فرض کی تعمیل و نامبردہ نے کما حقہ کی کوئی قاعدہ قانون کا ایسا نہیں ہے کہ جسکی روسے مرتہن کو یہ ضرور ہو کہ وہ جائداد مرہونہ کو استحقاق اعلےٰ سے بچانے کے لیے اخراجات کرے پس کفالت مرتہن کی بوجہ راہن کے نہ ادا کرنے مالگزاری دیگر اراضیات کے جو اُسکے نام تھین ختم ہوگئی اور قرضہ مذکور نہ ادا ہونے سے فوراً واجب الوصول ہوگا مگر اُسکی بابت ثالثی مین اسوجہ سے کہ رہن نامہ مین کوئی اقرار ادا کرنے قرضہ کا منجانب راہن کے نہین ہے اندر تین سال کے تمادی عارض ہوگی - (۲)

شرح فقرہ (ج) - جب مرتہن جائداد مرہونہ پر قبضہ پانے کا مستحق ہو اور راہن قبضہ ندے -

ایک مرتہن نے حقیت غیر منقسمہ رہن لی بعدہ راہن نے حقیت مذکور کو بدست نمبردار بیع کر دیا نمبردار نے منافع نہ دیا اور مرتہن کو دو نالشین محکمہ مال مین دائر کرنا پڑین بعدہ مرتہن نے نالش واپسی زررہن کی کی تجویز ہوئی کہ واسطے نالش زررہن کے

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۷۴ گنیش سنگھ بنام سوجھاری کنور مورخہ ۱۶ - اگست ۱۸۸۸ء

(۲) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۴ یسوداباکھنڈ اپا بنام اپاجی جوتی نہاد مورخہ ۸ - فروری ۱۸۸۷ء

مرتہن کو بناء مخاصمت پیدا ہوگی۔ (۱)

رہن نامہ دخلی مین یہ شرط تھی کہ راہن دخل نہ دے تو مرتہن کو اختیار حصول زر رہن ہوگا اور مرتہن کو بابت مالگزاری کچھ دینا پڑے تو بوقت انفکاک رہن راہن ادا کرے مرتہن نے دخل کل جائداد کا باستثناء ایک جزو کے جسپر راہن کو استحقاق کامل تھا حاصل کیا اور بعدہ دخل مذکور کی نالش واسطے دلاپانے زر رہن اور کسی قدر زر مالگزاری کے جو اسنے زائد ادا کی تھی اس بنا پر دائر کی کہ بوجہ نہ دینے دخل کل جائداد کے معاہدہ منجانب راہن شکست ہوگیا تجویز ہوئی کہ چونکہ مرتہن اب تک قابض ہے لہذا وہ مجاز دائر کرنے ایسی نالش کا نہین ہوسکتا یہ نہین ہوسکتا کہ ایک ہی وقت مین وہ معاہدہ سے مستفید ہو اور اس نقض معاہدہ کی چارہ جوئی سے بھی فائدہ اٹھاوے جو بابت معاہدہ کے مندرج دستاویز ہون۔ (۲)

جب رہن انتفاعی مین جائداد ضمانت مین مکفول ہو اور یہ شرط ہو کہ مرتہن قابض ہو کر سود کے عوض منافع لیا کرے اور مرتہن کو قبضہ جائداد کا حاصل نہو تو مرتہن مجاز ہے کہ نالش ایصال زر رہن کی بہ نیلام جائداد مکفولہ کے دائر کرے اور سود قانونی پاوے۔ (۳)

ایک رہن بالمحاصل کے مرتہن نے جسکو جائداد مرہونہ پر دخل ملچکا تھا راہن پر اسوجہ سے کہ راہن نے جائداد مرہونہ کی ایک جزو فروخت کردی ہے اور مشتری نے اسکو اس جزو کے قبضہ سے محروم کردیا ہے زر رہن کی نالش کی منجملہ شرائط رہن نامہ کے ایک یہ بھی شرط درج تھی کہ اگر مرتہن جائداد مرہونہ کی دخلیابی حاصل کرنے مین اگر راہن یا اور کوئی اشخاص کسی قسم کا جھگڑا یا دست اندازی یا رکاوٹ کرینگے تو مرتہن زر رہن کی نالش کرنے کا مستحق ہوگا

(۱)۔ خوشحالی رام بنام مکندی مورخہ ۱۷ مئی ۱۸۸۲ء ہائی کورٹ الہ آباد ویکلی نوٹ صفحہ ۱۰۳ ۲۔ کتاب وارد۔

(۲)۔ لچھمن داس بنام ملدیو سنگھ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۱۳۷۔ ہائی کورٹ الہ آباد ویکلی نوٹ صفحہ ۲۳۲ ۱۸۸۲ء

(۳)۔ بیر سنگھ بنام ہیرا سنگھ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۹ء الہ آباد۔

قرار پایا کہ اس شرط کی مراد اس حالت سے ہے جبکہ اول ہی اول راہن بہ نقض شرط
رہن مرتہن کو قبضہ دینے سے یا اُسکے قبضہ کو غیر اشخاص کی رکاوٹ و دخل دہی سے بچانے
مین کوتاہی کرے نہ کہ اُس حالت سے جبکہ مرتہن بعد اُسکے کہ اُسکو ایک دفعہ قبضہ حاصل ہو
محفوظ ہو جائے قبضہ سے محروم کیا جائے اور اسلیے بروے شرط مذکور مرتہن زر رہن کا دعویدار
نہین ہو سکتا تھا علاوہ برین قرار پایا کہ اگر مرتہن کا مقدمہ اسطرح ہو کہ وہ جائداد مرہونہ
کے ایک جزو سے محروم کیا گیا ہے تو وہ صرف اُسی صورت مین زر رہن کا دعوے کر سکیگا
اگر وہ راہن کی کوتاہی یا فعل ضرر رسان کے سبب قبضہ سے محروم ہو جاوے نہ اُس صورت
مین کہ دوسرے اشخاص کی کوتاہی یا فعل ضرر رسان سے وہ قبضہ کھو بیٹھے اور چونکہ رہن نامہ
مین انتقال کی مانعت کی کوئی شرط درج نہین ہے اور راہن کی جانب سے حق رافق کا
بیع کرنا قانون کے کسی قاعدہ کے بموجب مضر اور ناجائز نہین ہے اور نہ اپنے آپ مین
وہ دوسرے کے حقوق پر دست انداز ہے اسلیے بیع منجانب راہن کے ناجائز نہین تھا
اور مشتری کی جانب سے امر ضرر رسان اگرچہ بیع کی بنیاد پر بھی عمل مین آوے تو بھی
یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ راہن کی کوتاہی یا فعل ضرر رسان کے باعث وقوع مین آیا اور
اسلیے مرتہن کو کوئی بنا ز دعوے حاصل نہین تھا۔ (۱)

مدعی نے رہن نامہ سادہ بحق (ت ب) کے ۲۶ مارچ ۱۸۷۵ء کو تحریر کیا۔ ۲۰ مارچ ۱۸۷۵ء کو اُسنے دوسرا رہن نامہ
اُسی جائداد کا بحق (ود) کے تحریر کیا رہن نامہ ثانی رہن انتفاعی مفہوم ہوتا تھا لیکن مرتہن نے
ہرگز دخل حاصل نہین کیا رہن نامہ ثانی مین یہ شرط درج تھی کہ اگر مرتہن کو کسی اور رہن کا
ہونا معلوم ہووے تو وہ اُسی وقت اپنا روپیہ میری ذات سے وصول کرلے اور اگر مین روپیہ
بعوض ادا کرون تو وہ انکرسکون مرتہن دوم کو علم رہن اول کا قبل انقضاے اپنی میعاد کے ہو گیا
اور تب اُسنے نالش راہن پر واسطے دخل اور منافع و اصلات کے رجوع کی اُسنے اپیل مین گری

(۱) - الہ آباد جلد ۶ - صفحہ ۲۹۰ - جھنو رام بنام گردھاری سنگھ مورخہ ۲ - اپریل ۱۸۸۴ء

واسطے نیلام جائداد مرہونہ اور بمقابلہ ذات راہن کے حاصل کی تب راہن نے ہائیکورٹ
مین اپیل کیا تجویز ہوئی کہ ڈگری جہانتک کہ وہ واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے ہے غلط ہے
صرف ڈگری جو صحیح طور پر بنظر حالات صادر ہوسکتی ہے ایک ڈگری زر نقد کے لیے تھی۔ (۱)

شق اخیر دفعہ ۶۸ - جب جائداد مرہونہ کسی اور وجہ سے تلف ہوجائے
اپنے سواے فعل ناجائز یا قصور داری راہن و مرتہن کسی اور سبب سے کلاً یا جزاً
تلف ہوجائے یا شئی کفالتی حسب دفعہ ۶۶ - غیر کافی ہوجائے (یعنے جائداد مرہونہ
بموجب توضیح دفعہ ۶۶ - اُسوقت مین غیر کافی سمجھی جاویگی جبکہ مالیت جائداد مرہونہ
کی بمقابلہ کل تعداد زر رہن جو کسی وقت واجب الادا ہو ایک ثلث سے اور
اگر مکانات مرہون ہون تو ایک نصف سے کم ہو) تو ایسی حالت مین مرتہن کو
اختیار دیا گیا ہے کہ راہن سے دعوے کرے کہ ایک میعاد معقول کے اندر کوئی اور
جائداد مکفول کردے اگر راہن کوئی دوسری جائداد مکفول نکرے تو مرتہن کو اختیار
دیا گیا ہے کہ وہ اپنے واپسی زر رہن کی نالش کرے۔

جہان کہ ایک گھر رہن رکھا گیا تھا اور منافع بجاے سود کے تھا مکان جبکہ مرتہن کے
قبضہ مین تھا جل گیا تھا بمبئی ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ مکان اتفاقاً بغیر غفلت مرتہن کے غارت
ہوگیا ہے مرتہن بغیر کسی خاص شرط کے راہن پر دعوے زر رہن کا کرسکتا ہے۔ (۲)

مدعی نے مبلغ ؏ - مدعا علیہ سے قرض لیے اور مدعا علیہ کے پاس آٹھ سال کے لیے
ایک قطعہ زمین مع ایک مالخانہ کے جو اُسپر بنا ہوا تھا رہن کیا مابین فریقین یہ اقرار
ہوا تھا کہ مالخانہ کا کرایہ مبلغ ؏ ماہواری ہوگا اور اُس روپیہ مین سے مرتہن کو چاہیے
کہ مبلغ ؏ بابت سود زر اصل کے لیا کرے اور ؏ بطور کرایہ کے راہن کو دیا کرے

(۱) - مادھو پرشاد بنام دیبی دیال صفحہ ۱۶۸ - انگریزی ہفتہ وار ۱۸۹۱ء الہ آباد -

(۲) - رپورٹ بمبئی ہائیکورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶ -

تاریخ رہن سے اندر چار سال کے وہ مالخانہ آگ سے خاک سیاہ ہوگیا اسپر مرتہن نے
راہن کو کرایہ دینا چھوڑ دیا راہن نے نالش دلاپانے کرایہ کی دائر کی صاحب جج ضلع کی
یہ مرضی ہوئی کہ مدعا علیہ کو چاہیے کہ قرضہ کے سود کا نقصان میعاد انفکاک رہن کی تاریخ تک
اُٹھائے اور اُسپر لازم ہے کہ مدعی کو کرایہ متدعویہ ادا کرے تجویز انس صاحب جسٹس ۔
بربادی مکانات سے جو بوجہ اتفاقیہ ظہور مین آئی مدعا علیہ کو حق دلاپانے کل اُس روپیہ کا
کہ جو اُسکو بربناء رہن یافتنی ہے فرق نہین آسکتا ذمہ داری مین کچھ تبدیل واقع نہین ہوا
بلکہ صرف وسیلہ طریقہ ادا مین ۔ چونکہ مکانات اب قائم نہین اور آمدنی کچھ نہین رہی تو
زر رہن مین کچھ جمع نہین کیا جاسکتا اور کوئی باقی قابل ادائے مدعی کے نہین ہے تجویز
میر سالی ایر صاحب جسٹس ۔ حق قبضہ مدعا علیہ کا رہن انتفاعی کے اوپر مبنی تھا اور نہ
قبضہ پر اور اُسکا حق وصولیابی قرضہ مع سود کے بوجہ بربادی مالخانہ کے زائل یا ترمیم
نہین ہوسکتا ۔

نسبت زر فاضل کے واضح ہو کہ وجود مالخانہ پر جسکی آمدنی مبلغ ۱۲ ؏ ماہواری معاہدہ
اداء زر مذکور مبنی تھا اور چونکہ بناء زائل ہوگئی ہے لہذا ذمہ داری جو اُسپر مبنی تھی وہ
بھی زائل ہوجانی چاہیے ۔ (۱)

مدعا علیہما نے جنھون نے جائداد کو کسی دوسرے شخص کے پاس رہن کردیا تھا
ایک رہن نامہ کہ جسمین پھر وہی جائداد شامل تھی بحق مدعی واسطے ضمانت قرضہ کے
رہن کی اور اس بات پر راضی ہوے کہ مدعی کو روزانہ آمدنی فروخت لکڑی کی دیا کرینگے
جو قرضۂ مذکور مین مجرا ہوتی جائیگی چونکہ مدعا علیہما نے وہ تعداد زر جو اول رہن مین
واجب الادا تھی ادا نہین کی اسلیے مرتہن اول نے ایک ڈگری حاصل کی اور جائداد مرہونہ کو
نیلام کرائی مدعی صرف اب نالش زر نقد عدالت خفیفہ مین واسطے دلاپانے رقم واجب الادا

(۱) ۔ انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۸ ۔ دنیکٹیشر بنام کیسو شنیٹی ۔

برہنبا اپنے رہن نامہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ رہن نامہ مین کوئی ذاتی ذمہ داری از جانب راہن نہ تھی بلکہ بموجب دفعات ۵۶ و ۶۸ - ایکٹ انتقال جائداد راہنان قاصر رہی کہ جنکی وجہ سے مرتہن کو حسب دفعہ مذکورہ بالا انکی ذات پر نالش کرنیکا اختیار ہوگیا[1]

ایک دوسرے مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ بیع ہوجانا اراضی مرہونہ کا زیر ایکٹ حصول اراضی بکار سرکار اُس کفالت کو نہین توڑتا جو زیر معنی دفعہ ۶۸ - ایکٹ انتقال جائداد ہوتی ہے -

ایکٹ مذکور مرتہن کو ذات راہن پر نالش کرنے کا استحقاق نہین دیتا - (۲)

دفعہ ۶۹ - وہ اختیار جو کسی رہن نامہ مین مرتہنون کو یا اُسکی طرف سے دوسرے کو عطا کیا گیا ہو مشروط اسکے کہ درصورت عدم ادائے زر رہن وہ مجاز ہوگا کہ جائداد مرہونہ یا کوئی جزو اُسکا بلا توسط عدالت فروخت کرے یا اُسکے فروخت پر راضی ہو صورت ہائے مفصلہ ذیل مین قابل جواز کے ہے اور کسی حالت مین

(الف) - جب معاملہ رہن کا قسم رہن انگریزی سے ہو اور راہن یا مرتہن اقوام ہند و یا مسلمان اور بودھ سے ہون -

یا کوئی شخص اور قوم فرقہ یا گروہ یا طبقہ کا جنکی تصریح اس بارہ مین لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر کی منظوری پیشتر حاصل کرکے سرکاری گزٹ مقامی مین وقتاً فوقتاً کیا کرے -

(ب) - جب معاملہ کا مرتہن جناب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند باجلاس کونسل ہو -

(ج) - جب جائداد مرہونہ یا اُسکا کوئی جزو بلاد کلکتہ اور مدراس اور بمبئی اور کراچی اور رنگون مین واقع ہو -

(۱) سنگرجی بنام نردونگا دم مدراس جلد ۱۳ - صفحہ ۱۹۲ - انڈین لاء رپورٹ -

(۲) - اردسنوگام بنام سوگمنا نا مدراس جلد ۱۳ - صفحہ ۳۲۱ -

مگر ایسا اختیار نافذ کیا جائیگا تا وقتیکہ۔

(۱)۔ اطلاعنامہ تحریری بطلب اصل زر رہن راہن پر یا اگر چند راہن ہون کسی ایک راہن پر جاری ہو کر تاریخ اجراء سے تین مہینے تک زر اصل مذکور یا اسکے کسی جزو کے ادا کرنے مین قصور کیا جائے۔

(۲)۔ کوئی رقم سود متعلقہ معاملۂ رہن جسکی تعداد کم سے کم صماہ ہو واجب الادا ہو جانیکی تاریخ سے تین مہینے تک غیر مودی رہی ہو۔

جب فروخت کسی جائداد کی برملا از روے نفاذ ایسے اختیار بیع کے عمل مین آئے تو مشتری کے استحقاق مین اسوجہ سے کچھ زوال نہ پہونچیگا کہ فروخت کی کوئی وجہ جائز پیدا نہین ہوئی تھی یا اُسکی اطلاع باضابطہ نہین دی گئی یا کہ کسی اور دلیل سے نفاذ اُس اختیار کا بیجا یا خلاف ضابطہ ہوا ہے بلکہ جس شخص کو اختیار کے نفاذ بیجا یا خلاف ضابطہ سے کچھ ضرر پہونچا ہو وہ مجاز ہوگا کہ اختیار کے نافذ کنندہ کے نام خسارہ پانے کی نالش کرے۔

جو روپیہ فروخت کا مرتہن کے پاس پہونچے وہ بعد ادا ے دین مقدم کے (اگر کچھ ہون) جنکے ادا ے سے فروخت کو کچھ تعلق نہو یا بعد داخل ہونے کسی مبلغ کے عدالت مین بغرض ایفاء کسی دین مقدم کے حسب منشاء دفعہ ۵۷ بشرطیکہ کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہوا ہو مرتہن کے پاس امانت رہیگا اور اُسکو لازم ہوگا کہ سب سے پہلے اُسمین تمام خرچہ اور مصارف اور اخراجات جو فروخت یا فروخت کے قصد کرنے سے متعلق اور بطور جائز ظہور مین آئے ہون بیباق کرے پھر زر رہن اور اُسکے متعلق کا خرچہ اور کوئی اور رقم جو معاملۂ رہن کی بابت واجب الادا ہو ادا کرے اور اُس روپیہ مین سے جو کچھ فاضل بچے اُس شخص کے حوالہ کیا جائیگا جو جائداد مرہونہ لینے کا مستحق ہو یا جو زر ثمن فروخت

کی بابت رسید لکھدینے کا اختیار رکھتا ہو۔

کوئی عبارت اس دفعہ کی جزو اول کے اُن اختیارات سے متعلق نہین ہے جو اس ایکٹ کے نافذ ہونے سے پہلے عطا ہوے ہون۔

وہ اختیارات و شرائط جو ایکٹ متعلقہ اقتدارات امتناع مرتہنان مصدرہ ۱۸۶۶ء کی دفعات ۶ لغایت ۱۹ مین مندرج ہین رہن قسم انگریزی سے بھی متعلق ہونگی عام اس سے کہ جائداد مرہونہ برٹش انڈیا کے کسی مقام پر واقع ہو بشرطیکہ راہن یا مرتہن قوم ہنود یا مسلمان یا بودھ سے ہو۔

یا کوئی شخص کسی اور قوم یا فرقہ یا گروہ یا طبقہ کا جسکی تصریح اس بارہ مین لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے منظوری پیشتر حاصل کرکے سرکاری گزٹ مقامی مین وقتاً فوقتاً کیا کرے۔

شرح۔ یہ دفعہ مسودہ نمبر ۲ کی دفعہ ۳۹ و مسودہ نمبر ۳ قانون ہذا کی دفعہ ۳۵ سے و جلد ۵ بمبئی صفحہ ۱۴۲ و میکفرسن صفحہ ۲ سے اخذ ہوئی ہے دفعہ ۳۹ و ۳۵ مسودہ مذکور مین یہ عبارت تھی کہ جب کسی رہن نامہ کی رو سے مرتہن یا اُسکی طرف سے کسی اور شخص کو اختیار دیا گیا ہو کہ وہ جائداد مرہونہ یا اُسکا کوئی جزو بیع کرے یا اُسکے بیع کرنے پر راضی ہو تو اختیار مذکور ناجائز ہوگا الا اُس صورت مین کہ مرتہن جناب سکرٹری اعظم ہند باجلاس کونسل ہو یا جائداد مرہونہ اندر بلاد کلکتہ یا مدراس یا بمبئی یا کراچی یا رنگون کے واقع ہو۔

ایکٹ ۲۸ ۔ ۱۸۶۶ء کی دفعہ ۶ جہانتک کہ وہ اس دفعہ سے نقیض ہے منسوخ کی گئی اسکے فقرہ اول کے یہ الفاظ۔ نہ اور کسی حالت مین۔ اور ضمن کے آخر مین یہ الفاظ۔ یا کوئی شخص کسی اور قوم یا فرقہ یا گروہ یا طبقہ کا جسکی تصریح اس بارہ مین لوکل گورنمنٹ جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے منظوری پیشتر حاصل کرکے سرکاری گزٹ مقامی مین

وقتاً فوقتاً کیا کرے - حسب دفعہ ۲ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۸۵ء اضافہ ہوئی ہین -

ایک رہن نامہ جائداد واقع اندرون شہر مدراس مین یہ شرط تھی کہ اختیار نیلام کو بعد اطلاعنامہ چند روز کے نافذ کیا جائے - جائداد نیلام ہوئی تجویز ہوئی کہ دفعہ ۶۹ ایکٹ انتقال جائداد جسمین حکم تین ماہ کے اطلاعنامہ کا قبل ایسے اختیار نیلام کے نافذ کیے جانے کے ہے گو شرط نسبت اطلاعنامہ کے جائز نہین ہے تاہم نیلام جائز ہے (۱)

دفعہ ۷۰ - اگر بعد تاریخ رہن کے جائداد مرہونہ مین کوئی اضافہ ہو جائے تو بجز اُس صورت کے جب کوئی معاہدہ اسکے خلاف ہوا ہو اور جہانتک کفالت سے غرض ہے وہ اضافہ مرتہن کا حق ہوگا -

تمثیلات

(الف) - زید نے ایک کھیت جو کنارہ دریا پر ہے بکر کے پاس رہن رکھا دریا برآمد سے اُس کھیت مین اضافہ ہو گیا تو کفالت کی اغراض کے لیے بکر اُس اضافہ پانے کا مستحق ہے -

(ب) - زید نے ایک زمین عمارت بنانے کے لائق بکر کے پاس رہن کھی اور بعد اُسکے اُسپر مکان بنایا تو کفالت کی اغراض حاصل کرنے کے لیے بکر مستحق رہن اور مکان دونون کا ہے -

شرح - یہ دفعہ قائم کی گئی ہے مسودہ نمبر ۲ - کی دفعہ ۷۱ وجلد ۱ - بمبئی صفحہ ۳۲ - وانڈین لارپورٹ جلد ۵ - سلسلہ کلکتہ صفحہ ۱۹۰ - و بل نمبر ۳ - کی دفعہ ۷۳ سے چنانچہ دفعہ ۷۱ - بل نمبر ۲ - مین یہ لکھا ہے کہ اگر رہن کی تاریخ کے بعد جائداد مرہونہ مین کچھ کمی بیشی ہو جائے تو در صورت نہونے معاہدہ خلاف اسکے بغرض حصول اغراض کفالت کے مرتہن اُسی بیشی کا مستحق ہوگا -

---

(۱) - مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۱ - انڈین لارپورٹ مدراس ڈپارٹ د بینی فٹ سوسائٹی بنام سپنہا -

دفعہ ۳ - بل نمبر ۳ - مین یہ عبارت تھی کہ اگر بعد تاریخ رہن کے جائداد مرہونہ مین کوئی اضافہ ہو جائے تو درصورت نہونے معاہدہ کے خلاف اسکے اور بلحوظلی قوانین متعلقہ اراضی دریا برآمد کے جو اسوقت نافذ ہون مرتہن جہانتک شئے کفالتی سے غرض ہے اُس اضافہ کا مستحق ہوگا -

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مدعی نے مکان رہن رکھکر روپیہ قرض دیا بعدہ مکان مذکور بعلت اجراء ڈگری عدالت سے نیلام ہوا اگرحق مرتہن اُسپر برقرار رکھا گیا خریدار نیلام نے اُس مکان مین بہت تغیر و تبدل کیا بعدہ جب مرتہن نے دعوے واسطے دلاپانے زر رہن بہ نیلام اُس مکان کے کیا تب خریدار اس بیان سے معترض ہوا کہ شناخت اسکی کہ کون مکان رہن ہوا تھا دشوار ہے صدر سے تجویز ہوئی کہ چونکہ حق مرتہن بحال و برقرار ہے لہذا مکان مذکور بحالت موجودہ ذمہ دار رہن کا ہے - (۱)

یہ قرار دیا گیا ہے کہ صرف ایک مرتہن رہن انتفاعی کچھ حق نہین رکھتا بابت اُن درختون کے جو اُسکے ایام رہن مین لگائے گئے ہون لیکن یہ بطور قاعدۂ عام مقدمات مین تسلیم نہین کیا جاسکتا - (۲)

عمرو نے جو ۱۶ حصہ واقع ایک موضع کا بکر کے پاس گرو کیا بکر نے بربناء رہن اپنے رہن نامہ کے ڈگری پائی اُس ڈگری کے بعد بکر نے عمرو سے ۲ حصہ واقع دیہہ مذکور خرید کیا لیکن کچھ عرصہ بعد حصۂ مذکورہ بالا عمرو کے ہاتھ بیچ ڈالا اجراء ایک دوسری ڈگری مین جو بکر نے عمرو کے اوپر حاصل کی تھی بارہ حصہ موضع مذکور مملوکہ عمرو نیلام ہوا جسکو بکر نے خرید کیا پھر بکر نے درخواست اجراء اُس ڈگری کی جو نامبردہ نے بربناء رہن حاصل کی تھی اس استدعا سے گذرانی کہ ۲ حصہ جو ذمہ مذکور رہن اس جائداد کا جو نامبردہ کے

(۱) - صفحہ ۵۴۰ - نمبر ۴ - مورخہ ۹ - جولائی ۱۸۷۵ء مسٹر ڈنگرہ صاحب ہورث بنام مسماۃ حفیظہ بی بی

(۲) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۰۸ -

پاس رہن تھی باقی رہا ہے نیلام کیا جاوے قرار پایا کہ اس عرصہ تک جب عمرو کے
ہاتھ مین فقط ۱۲ حصہ جائداد کا تھا بکر کی کفالت خواہ بخواہ کم ہو کر اس تعداد کی
رہ گئی تھی مگر جب عمرو پھر مالک ۱۴ حصہ کا ہو گیا بکر کو حق واجبی اس مطالبہ کا
حاصل تھا کہ ۱۴ حصہ تابع اسکے رہن کے متصور ہونی چاہیے - (۱)

ازروے قانون انگلشیہ کے کہ قانون مذکور جہانتک کہ وہ اصول عدل و نیک نیتی پر
مبنی ہے مناسب طور پر ہند سے متعلق کیا جا سکتا ہے یہ امر بطور قاعدہ عام کے تسلیم ہوا ہے
کہ اکثر حصول شی منجانب راہن واسطے فائدہ مرتہن کے ہوتا ہے اور اسی طرح حصول شی
منجانب مرتہن ایسی متصور ہونی چاہیین - کہ جائداد مرہونہ مضافات سے ہین یا بجاے
اسکے ہین اور بدین وجہ تابع انفکاک ہین لیکن یہ نہین کہا جا سکتا کہ ہر خریداری منجانب
مرتہن ایسی حقیت ذیلی کی جو تاریخ رہن پر وجود پذیر ہو واسطے فائدہ راہن کے منتج بازدیاد
مالیت جائداد مرہونہ متصور ہونا چاہیے تاکہ کل مع حقیت ذیلی کے تابع حق انفکاک
شرائط مناسب ہو مثلاً اگر رہن ایسی زمینداری کا بنگال شرقی مین کیا جائے جسمین
بہت سی حقیت پٹنی عطا کی گئی ہے تو ممکن ہے کہ مرتہن قابض اپنے روپیہ سے پٹنی خرید
کرکے اور اسکو خود اپنے فائدہ کے واسطے قائم رکھے -

ایک تعلق دار اودھ نے جزو اپنے ایسے تعلقہ کا رہن انتفاعی کیا کہ جسمین بعض حقیت ہاے
ذیلی برت کی موجود تھین مرتہن نے بعد ازان ان حقیت ہاے برت کو بذریعہ خرید حاصل کیا
اور انکو بطور حقیت ہاے ذیلی علحدہ کے قائم نہین رکھا جیسا کہ وہ رکھ سکتا بلکہ انکو شامل
تعلقہ کے خیال کیا راہن نے چند سال بعد نالش انفکاک رہن دائر کی اسوقت یہ بحث
پیدا ہوئی کہ آیا بادا اس روپیہ کے جو مرتہن نے خرید برت ہاے مین صرف کیا ہے
مع اس روپیہ کے جو ازروے رہن نامہ یافتنی ہے مدعی مستحق دخل جائداد کا اس حیثیت سے

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۴۲ -

کہ جس حیثیت سے مرتہن متصرف ہے یا نہین یا آنکہ مرتہن مستحق اس بات کا ہے کہ ان حقوق مرافق پرت پر جو اُسنے خرید کیے ہین بطور قطعی مالک ذیلی معیت کے ماتحت تعلقہ دار کے قابض رہے اور اس بنا پر بندوبست ذیلی کرائے تجویز ہوئی کہ مدعی باداے اصل زر رہن اور اُس روپیہ کے جو خرید پرت مین صرف کیا گیا ہے مستحق حصول قبضۂ جائداد کا اُن تمام حقوق و استحقاق کے ساتھ ہے کہ جنپر مدعا علیہ متصرف ہے۔ (۱)

جبکہ زمین مرہونہ پر راہن کے حقوق خریدار مطابق بیع نامہ کے قابض ہو جائے اور زمین مرہونہ پر مکانات تعمیر کرائے بشرطیکہ راہن مرتہن کے درمیان اس امر کے مانع کوئی شرط قرار نہ پا چکی ہو تو ایسے مکانات پر مرتہن کا کچھ حق نہین ہے خصوصاً اس حالت مین جبکہ مرتہن کو علم ہو کہ زمین مرہونہ پر مکانات تعمیر ہو رہے ہین اور خاموش رہے۔ (۲)

جب کوئی قابض مین حیاتی یا مالک شرکت دار یا مرتہن یا اور قسم کا مالک غیر کامل کسی جائداد کا اپنی حیثیت غیر کامل کو استعمال مین لا کر کوئی ایسا نفع حاصل کرے جو مضر حقوق متصلہ دیگر اشخاص کے ہو جو جائداد سے غرض رکھتے ہون یا جب قسم مذکور کا مالک بوجہ ہونے قائم مقام جملہ اشخاص حقدار جائداد مذکور کے نفع حاصل کرے تو اُسکو لازم ہے کہ ایسے نفع متحصلہ پر کل اشخاص حقدار کے فائدہ کے لیے قابض رہے مگر اس رعایت کے ساتھ کہ اشخاص حقدار اپنا اپنا حصہ کل اخراجات واجب کا جو صرف ہوے ہون اُسکو واپس کر دین اور نیز اشخاص مذکور مالک مزبور کو بابت اُن ذمہ داریون کے جو اُس نفع کے حاصل کرنے مین اُسنے بطور واجب اپنے سر لیے ہون ابرانامہ لکھدین۔

مثلاً زید نے اپنی اراضی بکر کے ہاتھ رہن کی بکر اُسپر قابض ہوا اگر بکر نے مالگزاری سرکار کو اس غرض سے باقی مین ڈال دیا کہ اُسکا نیلام ہو جائے اور بکر اُسکو خود خرید لے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۹۰ - راجہ کشن دت رام بنام راجہ ممتاز علیخان۔

(۲) نمبر ۹۳ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء

اراضی مذکور نیلام ہو کر بکر کی خریداری مین آئی اس صورت مین بکر اراضی پر قبضہ زید کے فائدہ کے لیے اس شرط کے ساتھ رکھتا ہے کہ زید زر رہن اور وہ اخراجات جو بحالت مرتہن ہونے واجب بکر کے ذمہ پڑی تھی بکر کو ادا کرے - (۱)

دفعہ ۷۱ - جب شی مرہونہ ایک پٹہ میعادی جائداد کا ہو اور راہن اُس پٹہ کی تجدید کرالے تو اگر اسکے خلاف معاہدہ نہوا ہو مرتہن مستحق ہے کہ کفالت کے اغراض کے لیے پٹہ مجددہ سے مستفید ہو -

شرح - بل نمبر ۳ - کی دفعہ ۴۳ - مین جس سے یہ دفعہ قائم ہوئی ہے اُسمین یہ الفاظ تھے کہ (جب جائداد مرہونہ از قسم پٹہ داری میعادی چند سالہ کے ہو اور راہن اپنے ایام مقابضت مین پٹہ کی تجدید کرائے تو در صورت نہونے کسی معاہدہ کے خلاف اسکے واسطے حصول اغراض کفالت کے مرتہن مستحق ہے کہ پٹہ جدید سے مستفید ہو -

دفعہ ۷۲ - جب دوران رہن مین مرتہن جائداد مرہونہ پر قبضہ کرے تو اُسکو اختیار ہے کہ جسقدر روپیہ ضرور ہوا ہو بتفصیلہ ذیل مین صرف کرے -

(الف) - جائداد مرہونہ کے حسن انتظام اور اُسکے زرلگان اور منافع کے تحصیل کرنے مین -

(ب) - جائداد کے محفوظ رکھنے مین اتلاف یا ضبطی یا نیلام سے -

(ج) - راہن کے استحقاق واقع جائداد مرہونہ کے مضبوط کرنے مین -

(د) - اپنے استحقاق کے مضبوط کرنے مین بمقابلہ راہن کے جائداد مرہونہ مین علاقہ

(ہ) - جب شی مرہونہ ایسا پٹہ ہو جو قابل تجدید کے ہو پٹہ کے تجدید کرانے مین اور وہ مجاز ہے کہ اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہو جو روپیہ ضرور ہوا اصل زر رہن مین بڑھا دے اور اُسپر سود اُسی شرح سے لے جو اصل زر رہن پر واجب الادا ہو

---

(۱) - دفعہ ۹۰ - ایکٹ ۲ - سنہ ۱۸۸۲ء

اور اگر اصل زر رہن پر کوئی شرح سود کی مقرر نہو تو بشرح فیصدی ۹ سالانہ سود
جب جائداد اُس قسم کی ہو کہ اُسکا بیمہ ہوسکے تو مرتہن اس بات کا بھی مجاز
کہ اگر اسکے خلاف معاہدہ نہوا ہو تو کل یا جزو جائداد مرہونہ کا بیمہ بنظر محفوظ
جائداد یا جزو مذکور کے خطرہ ونقصان آتش زدگی سے کرائے اور بیمہ کو قائم ر
اور زر پریمیم یعنے زر پیشگی جو بیمہ کرانے مین صرف ہوا ہو علاوہ اصل زر رہن
جائداد مرہونہ کے ذمہ بطور مواخذہ واجب کے رہیگا اور مثل زر رہن کے اُ
قدرات ملیگی اور اُسپر اُسی شرح سے سود ملیگا مگر تعداد مالیت جسکا بیمہ کیا جا
اُس تعداد سے زیادہ نہوگی جو رہن نامہ مین درج ہوئی ہو اور اگر دستاویز
کوئی تعداد مندرج نہو تو تعداد بیمہ اُس مبلغ کی دو ثلث سے زیادہ نہونی چا
جو درصورت تلف کل جائداد (بیمہ شدہ) کے اسکے از سر نو موجود کرنے کو
درکار ہوتی۔

اس دفعہ کی کسی عبارت سے مرتہن کو یہ اختیار حاصل نہوگا کہ جب جا
مرہونہ کے بیمہ کا بندوبست اُس تعداد سے کہ ہوچکا ہو جس تعداد تک خود مرتہن
کرنے کا مجاز ہو اُسی جائداد کا بیمہ اپنی طرف سے کرائے۔

شرح۔ بل نمبر ۳۔ کی دفعہ ۷۲۔ مین یہ عبارت قائم ہوئی تھی۔

(د)۔ اُسکو اختیار ہے کہ روپیہ حسب ضرورت امور مفصلۂ ذیل مین صرف کرے۔

(۱)۔ جائداد کا انتظام قرار واقعی کرنے اور زر لگان اور ہر قسم منافع پیداوار
کے تحصیل کرنے مین۔

(۲)۔ جائداد کے تلف یا خراب یا ضبط یا نیلام ہوجانے سے محفوظ رکھنے مین۔

(۳)۔ راہن کے استحقاق واقع جائداد کے مستحکم کرنے مین۔

(۴)۔ راہن کے مقابلہ مین اپنا استحقاق ثابت کرنے مین۔

(۵)۔ جب جائداد مرہونہ از قسم پٹہ میعادی ہو تو ٹھیکہ کی میعاد کی تجدید کرانے مین اور اُسکو اختیار ہے کہ اگر کوئی اور شرط اسکے خلاف نہو تو ایسا روپیہ اصل زرِ رہن مین ساتھ قائم کرنے ایسی شرح سود کے شامل کرے۔

(۶)۔ جائز ہے کہ ان آسامیون کو بیدخل کرے (اگر ایسی ہون) جو بعد تکمیل معاہدہ رہن ایسی ہون کہ جسکی بروسے جائداد پر دخیل ہوگئی ہون جنکو مرتہن نے منظور نہ کیا ہو۔

(۷)۔ اگر جائداد اس حیثیت کی ہو کہ اُسکا بیمہ بشرح معمولی ہوسکتا ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ کل یا جزو جائداد مرہونہ کا آتش زدگی کے باعث تلف یا نقصان ہوجانے سے بیمہ کراکے بیمہ قائم رکھے اور روپیہ جو بطور پریمیم جائداد کا بیمہ کرانے مین ادا ہوا ہو بقرارداد اُسی شرح سود کے اصل زر رہن مین اضافہ کرے اور اگر ایسا اتلاف یا نقصان ظہور مین آئے تو اُسکو لازم ہے کہ اُسقدر روپیہ جو پالسی کی روسے فی الحقیقت اُسکو وصول ہو یا جزو اُسکا جسقدر ضرور ہو جائداد کو حیثیت اصلی پر لانے مین صرف کرے۔

(۸)۔ اُسکو لازم ہے کہ اگر کوئی اقرار مرتبع اسکے خلاف نہوا ہو تو صحیح صحیح اور حساب جملہ رقوم آمدنی و خرچ کی جو اُسنے بحیثیت مرتہنی وصول اور ادا کیے ہون مرتب رکھے اور ایام رہن مین ہر وقت راہن کو اُسکی درخواست اور اُسکے خرچ سے افراد مذکور اور اُن فردون کی نقول مصدقہ جنسے حساب کی تائید ہوتی ہو حوالہ کرے۔

(ج)۔ آمدنی جائداد مرہونہ کی جو اُسکو حاصل ہو بعد وضع اخراجات متذکرہ ضمن ہائے (ج) و (د) و (و) اسکے نام قائم ہو کر اُسمین سے وہ تعداد (اگر کچھ ہو) جو وقتاً فوقتاً بابت سود اصل زر رہن کے اُسکو واجب الادا ہوتی رہے منہا کیجائیگی اور اگر وہ آمدنی سود واجب الادا سے زیادہ ہو تو اصل زر رہن مین محسوب کیجائیگی۔ (۱)

۲۰ ۔ اگست سنہ ۱۸۷۳ء کو مکندلی اور بشیشر ناتھ نے بالاشتراک دو دستاویزات رہن انتفاعی

(۱)۔ بل نمبر ۳ ۔ دفعہ ۴۳ ۔ ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۰۱۔

بعوض مبلغ سے ہزار اور سے ہزار کی بنام مدعاعلیہم تحریر کین ۲۲ - مارچ سنہ ۱۸۷۹ء کو
راہنان نے ایک اور دستاویز رہن انتفاعی بعوض سے ہزار کے بحق مدعیان تحریر کی
اور انکو استحقاق قبضہ جائداد مرہونہ کا دیا مرتہنان دوم نے انفکاک رہن ہاے ما قبل
عدالت مین سے ہزار زر اصل جمع کر کے دائر کی مدعاعلیہم نے یہ عذر کیا کہ علاوہ زر اصل کے
سے ہزار انکو واجب ہے جسکے ادا کرنے کے بغیر جائداد متنازعہ کا انفکاک نہین ہوسکتا
عدالت نے یہ تجویز کی کہ صرف ایک رقم ایماعہ روپیہ کی جسمین بقایا لگان اور ایک رقم بقایا
مالگزاری سرکار ادا کردہ مدعاعلیہ داخل تھی یافتنی مرتہنان ہے اور ڈگری انفکاک جائداد
مشروط ادائے رقم مذکور صادر کی دونون فریق نے اپیل کیا۔
تجویز ہوئی کہ بقایا لگان بموجب اُس معاہدے کے جو اس بارہ مین درج رہن نامجات
قابل دلاپانے کے ہے نسبت رقم بقایا مالگزاری سرکار کے یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر مالگزاری
ادا نہ کیجاتی تو کل حقیت اُسکے وصول کے لیے نیلام ہوسکتی تھی اور اس طور پر جملہ حقوق رہنان
اور مرتہنان کے زائل ہوجاتے پس بر بناء عام اصول قانون کے جسپر مسئلہ بچانے مال
(سالویج) اور دوسرے کے قرضہ کے ادا کرنے (کا سبروگیشن) مبنی ہے وہ اشخاص جو بحالت
مرتہنان قابض ہون مستحق دعوے دلاپانے اُس رقم کے ہین جو اُنھون نے بغرض بچانے
جائداد کے نیلام بعلت مالگزاری سرکار کے ادا کی قبل اسکے کہ جائداد کا انفکاک عمل مین
آوے مزید بران یہ قرار دیا گیا کہ دفعہ ۷۲ - ایکٹ انتقال جائداد مین وہی قواعد قانونی
جنپر عدالتہاے انصاف بند برابر عمل کرتے ہین صرف از سر نو داخل کی گئی۔ (۱)
مدعی مقدمہ ہذا نے مدعاعلیہ سے ایک رہن رکھا تھا در حالت مقابضت جائداد مرہونہ
مین روپیہ ۱۲ بقایا مالگزاری سرکار اسلیے ادا کیا کہ جائداد مذکور ضبطی سے محفوظ رہے بعد ازان
نامبردہ نے یہ نالش عدالت خفیفہ مرزاپور مین واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے مدعاعلیہ

(۱) - الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۶ - گردھر لال بنام بھولاناتھ -

رتہن سے جو اُسنے ادا کیا تھا دائر کی۔ عدالت نے دعوے بدین تجویز ڈسمس کیا کہ۔
بموجب دفعہ ۷۲ - (ب) ایکٹ انتقال جائداد بفقرہ مابعد کے ایسی کل رقوم
یسی کہ رقم مندعویہ ہے زر اصل مین شامل ہونا چاہیے اور وقت انفکاک رہن کے محسوب
ہونا چاہیے۔

ظاہرا یہ مقدمہ عدالت مطالبہ خفیفہ کے لیے نہین ہے
مدعی نے ہائیکورٹ مین درخواست نگرانی کی ہے۔

کاشی پرشاد منجانب سائل۔

ایج صاحب چیف جسٹس وٹرل صاحب جسٹس ازروے دفعہ ۷۲ - ایکٹ انتقال جائداد کے
ستحقاق نالش سائل کا زائل نہین ہوا ہے ہم حکم عدالت ماتحت کو منسوخ کرتے ہین اور عدالت
وصوف کو حکم دیتے ہین کہ نالش تجویز کرین۔ خرچہ نتیجہ پر منحصر رہیگا — (۱)

دفعہ ۷۳ - جب کوئی جائداد مرہونہ بوجہ ادا نہونے باقی زر مالگزاری یا زر
گان ذمگی اُسکے کے نیلام ہو جائے تو اگر وہ نیلام مرتہن کے کسی قصور سے نہوا ہو
رتہن مستحق ہوگا کہ بعد ادا ہو جانے باقی زر مالگزاری یا لگان مذکور کے زر ثمن
یلام سے جو مبلغ فاضل نکلے اگر کچھ فاضل رہے اُسپر اپنا مواخذہ بابت اپنی باقی
زر رہن کی قائم کرے۔

شرح۔ حسب دفعہ ۱۴۶ - ایکٹ مالگزاری سنہ ۱۸۷۳ء کے کل اراضی محال کی بعوض
زر مالگزاری کے مستغرق ہے اور کل مالک بذات خاص مع دیگر ملکیت اپنی کی بالاشتراک
و بالانفراد ذمہ دار ادا و جمع کے ہوتے ہین۔

دفعہ ۱۶۰ - ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء مین یہ حکم ہے کہ جو جائداد بعلت باقی مالگزاری نیلام ہو
اسپر کوئی مواخذہ و مطالبہ سابق کا سوائے اُسکے کہ خود مشتری نیلام نے کیا ہو عائد نہین ہوتا

(۱) پرسوتم داس بنام جوجیت سنگھ ویکلی رپورٹ الہ آباد ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۴۲ - کتاب اردو۔

لیکن یہ قاعدہ اضلاع یا جزو اضلاع بندوبست استمراری مین اُن مستاجرون سے جو بہ نیک نیتی اور لگان واجبی پر رقبہ متصرفہ کے لیے مالک سابق نے اُس میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نہو بذریعہ پٹہ جات تحریری حسب ضابطہ رجسٹری شدہ کے دی ہون یا عام اضلاع مین اُن اراضیات سے جو بذریعہ پٹہ جات بلا فریب کے لگان واجبی پر میعاد معین یا دوام کے لیے مکانات سکونت یا کارخانون کی تعمیر کی غرض سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نہر یا مقابر کے واسطے کسی کے قبضہ مین ہون اور وہ اراضیات اغراض متعرفہ پٹہ مین مستعمل رہتی ہون متعلق نہین ہے۔ مضمون مذکورۂ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ جو جائداد بعلت بقایاء مالگزاری کے نیلام ہو اُسپر کوئی مواخذہ یا مطالبۂ سابق کا عائد نہین ہوتا۔ کیونکہ زر مالگزاری و لگان مین حسب دفعہ ۱۴۶۔ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء و دفعہ ۶ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ء جائداد مکفول متصور ہوتی ہے مالگزاری و لگان کا مطالبہ مقدم ہوتا ہے اس دفعہ مین نسبت تقسیم اُس زر نیلام کے قاعدہ بنایا گیا ہے جو بعلت زر مالگزاری یا لگان کے نیلام ہو یعنے زر ثمن نیلام سے اول مطالبہ مقدم زر مالگزاری یا لگان مین ادا کیا جاویگا بعد اداء اُسکے اگر کچھ بچ رہے تو مرتہن کو اختیار ہے کہ زر فاضل نیلام پر اپنا مواخذہ قائم کرلے بشرطیکہ وہ نیلام مرتہن کے قصور سے نہوا ہو۔

غرضکہ یہ دفعہ بھی بلحاظ تقدیم و تاخیر استحقاق کفالت کے ہے۔

ایک مرتہن نے بنام راہن نالش بغرض استقرار کفالت جائداد ہاے مرہونہ دائر کی اور ڈگری حاصل کی بعد ازان اوسنے ایک دوسری نالش بنام چند وایان قارق راہن مذکور کے بغرض استقرار نسبت بعض رقوم زر فاضل مقبوضۂ کلکٹر کے جسنے قبل ارجاع نالش جائداد ہاے مرہونہ کو جملہ مطالبہ جات سے بری بعلت بقایاء مالگذاری سرکار نیلام کردیا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش دوم مین دفعہ ۔۔ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء و دفعہ ۴۳ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء عارض نہین ہے نیز یہ تجویز ہوئی کہ اندر ڈگری رہن مشعر استقرار

کفالت جملہ جائداد ہاے مرہونہ کے کل زر فاضل نیلام جو اسوقت کلکٹر کے قبضہ مین تھا داخل ہوگیا کیونکہ اُن رقوم زر نقد کو فیما بین مرتہن و دائنان فارق راہن کے ایسا سمجھنا چاہیے کہ گویا بجاے جائداد ہاے مرہونہ کے ہین- (۱)

ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ یہ قاعدہ کہ فصل ایستادہ لگان مین مستغرق متصور ہوئی ہے صرف اُن لگان سے متعلق ہے جو اُسوقت نسبت اراضی مذکور کے واجب الادا ہو- (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی تھی کہ ایک شخص جو بعلت اجراے ڈگری موسومہ ایک اسامی کے فصل یا دیگر پیداوار کو جو دخل مدیون مین ہو اور جسکو حسب دفعہ ۶۱- قانون لگان کے زمیندار قرق کرا سکتا ہو باطلاع اس امر کے قرق و نیلام کرا دے کہ دعوے زمیندار بابت لگان کے پہونچتا ہے اور خود اُسکو خرید کرے تو وہ شخص زمیندار کا مواخذہ دار نالش جبر کا ہے (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مدعا علیہ نے پیداوار کھیت کو اپنی ڈگری مین قرق و نیلام کرایا جسکے سبب سے لگان مدعی زمیندار ادا نہو سکا مدعی نے نالش ہرجہ لگان دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش قابل سماعت عدالت خفیفہ ہے اور چونکہ صمام سے کم ہے لہذا اپیل نہین ہو سکتا- (۴)

ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ خریدار پیداوار اراضی غیر مجمع شدہ کا جو کاشتکار مین پیدا ہوئی ہو اور جسنے بعلم کفالت پیداوار مذکور خرید کری ہو حسب دفعہ ۵۶- ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء پیداوار مذکور کو بہ تبعیت حق کفالت مذکور کے پاتا ہے- (۵)

(۱)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۲- کرسٹو داس کنڈو بنام رام کنت راے ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۲-

(۲)- صفحہ ۶۲ مورخہ ۸- جولائی ۱۸۸۶ء نایک رام بنام مرلی سنگھ ہفتہ وار ۱۸۸۶ء-

(۳)- صفحہ ۲۰ ہفتہ وار ۱۸۸۲ء شیر سنگھ بنام کوری مل الہ آباد-

(۴)- سیتا بنام ہولاسی مورخہ ۲۰- اپریل ۱۸۸۳ء ویکلی نوٹ الہ آباد ۱۸۸۳ء-

(۵)- سلسلہ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۴۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ کھلاک بنام صاحب کلکٹر اٹاوہ-

اب مجکو اس امر مین بحث کرنا ہی کہ جب زر مالگزاری مین جائداد مستغرق ہوتی ہے تو ایسی جائداد جسکی مالگزاری نمبردار نے ذمگی حصہ داران ادا کی ہو مکفول بھی جاویگی یا نہین۔ اسکی نسبت میری یہ راے قائم ہوتی ہے کہ چونکہ عدالت مال کو نفاذ کفالت کی ڈگری صادر کرنے کا اختیار نہین ہے اسوجہ سے عدالت مال کی ڈگریون مین جو حسب ضمن (ن) دفعہ ۹۳ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء صادر ہون استحقاق کفالت کا پیدا نہین ہوتا - (۱) مگر ایسی مالگزاری کے ادا کرنے والے کو مطالبہ مقدم اوپر جملہ اشخاص کے پہونچتا ہے جو اُس جائداد مین حق رکھتے ہون اور نالش اُسکی دیوانی مین ہو سکتی ہے ــ (۲)

ایک مقدمہ مین یہ بھی تجویز ہوئی کہ مرتہن دخیلکار نے حالت دوران مقدمہ انفکاک رہن مین جو روپیہ بابت مالگزاری ادا کیا جو حساب انفکاک رہن مین محسوب نہین ہوا تھا اُسکی بابت نالش عدالت دیوانی مین ہو سکتی ہے - (۳)

ہائیکورٹ الہ آباد سے ایسا بھی تجویز ہوا کہ جب جائداد غیر منقولہ زر ٹھیکہ مین مکفول تھی اور مدعی نے پہلے نالش لگان کی عدالت مال مین دائر کی وہان سے ڈگری پائی بعدہ نالش نیلام کرانے جائداد کے دیوانی مین دائر کی یہ جائز قرار پائی اور تجویز ہوئی کہ دفعہ ۴۳ - ضابطہ دیوانی عارض نہین ہے - (۴)

راہن نے بذریعہ رہن نامہ ذمہ داری اپنی بہ نسبت مالگزاری گورنمنٹ جو بوقت تحریر رہن نامہ تھی یا وقت بندوبست تک کم و بیش ہو قبول کی مرتہن نے یہ نالش اس بنیاد پر

(۱) - بھمل داس بنام بھر بھول انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۰۳ - و خوب لال ساہو بنام مدھا سنگھ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۲

(۲) - لچھمن سنگھ بنام سالگرام الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴ ۳۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - چاندمل بنام رگھوناتھ مورخہ ۱۰ - دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۸ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۴ء -

(۴) - امامی بیگم بنام گوبند پرشاد منفصلہ ۲ - مارچ سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۱۴ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۶ء و بندہ حسین بنام آبادی بیگم صفحہ ۱۱۶ ہفتہ وار ارد و سنہ ۱۸۸۶ء

دائر کی کہ ہمکو علاوہ اُس زر مالگزاری کے جو رہن نامہ مین مندرج ہے من ابتدائے سنہ ۱۸۷۹ع تک جو روپیہ سرکار کو دینا پڑا وہ راہن سے دلایا وے ہائیکورٹ سے ایسی نالش جائز قرار پائی (۱) (د) نے ڈگری بابت رہن نامہ ۵ حصہ جائداد مالگزاری سرکار کی حاصل کرکے بصیغۂ اجراے ڈگری ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۳ع کو نیلام کرایا اور اُسکو خود خرید ا نیلام ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع تک منظور نہین ہوا اُسی مابین مین ۱۴ حصہ زمینداری بشمول ۵ حصہ کے جو بابت اپنے خاص قرضۂ مالگزاری سرکار علحدہ مواخذہ دار تھا ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع کو بابت بقایا قسط جون مالگزاری حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع نیلام ہوا اور ایک شخص (گ) نے اُسکو خرید کیا جسنے اُسکو (ب) کے ہاتھ بیع کر دیا جسنے دخل ۶ اگست سنہ ۱۸۸۴ع کو حاصل کیا نالش مین جو (د) کی طرف سے بنام (ب) و مدیون ڈگری واسطے حصول دخل ساڑھے پانچ آنہ کے دائر ہوئی تجویز ہوئی کہ قرضہ رہن باطل نہین ہوا اور رہن ڈگری مین ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۳ع کو شامل ہو گیا لیکن بلحاظ احکام دفعہ ۳۱۶ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی حقوق مرتہن کے اُسوقت تک قائم اور موجود تھے جب تک کہ جائداد اُسکو باعتبار سارٹیفکٹ نیلام کے حاصل ہوئے درمیان ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۳ع تاریخ نیلام اور ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع منظوری نیلام کی کفالت رہن بخوبی محفوظ تھی چونکہ خریداری (ب) تابع دفعہ ۵۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع ہے لہذا اُسنے حصہ تعیت کل مواخذہ جات کے بشمول کفالت رہن (د) کے حاصل کیا دفعہ ۷۳ ایکٹ انتقال کسی ایسے حق مین مرتہن کو اُسکی کفالت سے جو جائداد پر ہو محروم نہین کرتے اور نہ اُسکو عمل مین لانے کارروائی بمقابلۂ زر نیلام باقیماندہ پر محدود کرتی ہے اور چونکہ مدیون کو کسی وقت درمیان تاریخ ۱۷ اگست سنہ ۱۸۸۳ع و ۱۸ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ع کے استحقاق انفکاک جائداد کا ادا کرنے پر زر اصل و سود قرضۂ (د) کے تھا لہذا (ب) کو جسکو حقوق مدیون باعتبار اُسکی خریداری واقع ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ع کے حاصل ہوے اُسی طرح پر استحقاق انفکاک درمیان

(۱) سلسلۂ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۷۹ع انسکامل بنام سلیمان شیخ کا فیصلہ

تاریخ مذکور تاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء کے تھا۔
لیکن چونکہ اُسنے اپنے تئین اُس استحقاق سے مستفید نہین کیا لہذا جائداد مطلقاً (د) کو
بتاریخ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۳ء حاصل ہوگی اور منہذا (د) مستحق دادرسی متدعویہ کا ہے۔ (۱)

مدعیان مرتہن بالقبض بذریعۂ رہن سادہ بعض حصص واقع ایک موضع کے تھے۔ مرتہنان مذکور نے بنظر حفاظت جائداد کے بقایاء مالگزاری سرکار ادا کردی تھی بعدہ راہنان نے بموجب دفعہ ۸۳۔ ایکٹ انتقال جائداد کے زر اصل جو از روے رہن واجب الا[دا تھا] عدالت مین جمع کردیا۔ اُس روپیہ کو مرتہنان نے وصول کرلیا اور رہن نامہ داخل کردیا۔ بعد[ہ] مرتہنان نے بعد چھوڑدینے دخل جائداد مرہونہ کی نالش دلاپانے اُس روپیہ کے جو اُنھون نے بطور مالگزاری سرکار کے ادا کیا تھا بذریعۂ نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی۔

تجویز ہوئی کہ اگرچہ مرتہنان نے ابتداً اُس رقم کو جو اُنھون نے بطور مالگزاری سرکار ادا کیا تھا بطور جزو زر رہن کے تصور کیا ہو لیکن اُس ادا کردنے سے اُنکو کوئی کفالت مثل و[یسی] جو بحیثیت مرتہن کے تھی حاصل نہین ہوئی اور جب ایک مرتبہ اُنھون نے اپنی کفالت جائداد مرہونہ کی بذریعۂ قبول کرنے اُس روپیہ کے جو راہنان نے عدالت مین جمع کیا تھا اور چھوڑدینے دخل جائداد مرہونہ کی واگذاشت کردے تو بعدہ اُسکو وہ پھر زندہ نہین کرسکتے ہین اور اُنکی [نالش] جو واسطے دلاپانے اُس مالگزاری سرکار کے جو اُنھون نے ادا کی تھی بذریعۂ نیلام جائداد مرہونہ کے ہو ساقط [ہے]

(کیتو رام داس بنام مظفر حسین شاہ) انڈین لارپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ...
لچھمن سنگھ بنام سالگرام انڈین لارپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۸ صفحہ (۳۸۴)
بنام ہری کامتی۔ (انڈین لارپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۳)
(انڈین لارپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۱) ویر سوتم داس بنام
ہفتہ دار سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۴۱) لکاٹل بنام سلیمان شیخ کارڈنر (انڈین

(۱) کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۶۵۔ پریم بال بنام پورنی ماداسی کتاب انگریزی ا...

صفحہ ۱۹۳) کرسٹو موہنی داسی بنام کالی پرستو گھوس (انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد صفحہ ۴۰۲) و تگیندر گھوس بنام سریمی کامنی داسی اپیل ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴ - پر استدلال ہوا۔ (۱)

ارشاد اُس نمبردار کے جسنے مالگزاری سرکار کسی اراضی کی بابت ادا کی ہو جب وہ دعوے دلاپانے زر مذکور کا بطور مواخذہ ادا پر جائے اراضی مقبوضہ مشتریان مابعد کے کرتے ہوں بمقابلہ مشتریان مذکور بلا ثبوت علم اس امر کے کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں کہ مالگزاری مذکور نمبردار نے حسب میعاد بابت اُس اراضی کے ادا کی ہے جو اُنھون نے خرید کی ہے۔

لچھمن سنگھ بنام سالگرام (انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۴) پر استدلال ہوا نگیندر چندر گھوس بنام سریمی کامنی داسی اپیل ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۴ سے امتیاز کیا گیا۔ (۲)

دفعہ ۴۷ - ہر مرتہن ثانی یا مؤخر مجاز ہے کہ ہر وقت جب اُسکے رہن کے عین ماقبل کے رہن کا روپیہ واجب الادا ہو جائے تو رہن دار ماقبل کے روبرو رہن ماقبل کا روپیہ حاضر کرے اور رہن دار ماقبل کو لازم ہے کہ اُس روپیہ لیکر اُسکی رسید لکھدے اور (بہ پابندی شرائط قانون مجریہ وقت کے جو بابت رجسٹری دستاویزات کے نفاذ پذیر ہو) مرتہن مؤخر کو رسید متذکرہ صدر حاصل کرنے کے بعد جائداد مذکور پر جملہ حقوق اور اختیارات اُس مرتہن کے حاصل ہونگے جسکے روبرو بحیثیت مرتہنی اُسنے روپیہ حاضر کیا ہو۔

اس دفعہ مین مرتہن مابعد کو اختیار دیا گیا ہے کہ مثل راہن کے فک الرہن

(۱) ... م وغیرہ بنام دریجھت بیگم الہ آباد صفحہ ۲۲۸ - انگریزی ۱۸۸۲ - کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۸۹ء
(۲) انڈین ... الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵ - کتاب انگریزی -
... نظام النساء ... الہ آباد صفحہ ۹ - کتاب انگریزی صفحہ ۲۳ - کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۹۱ء -

کرالے اور رسید حاصل کرلے بعد حاصل ہوجانے رسید کے مرتہن ثانی کو جملہ حقوق مرتہن اول کے حاصل ہوجائینگے۔

سنہ [illegible]ء مین (الف) نے رہن ایک اراضی کا بنام مدعی کے کیا اور چار سال بعد اُسی اراضی کا رہن بالقبض مدعا علیہ کے پاس کیا سنہ [illegible]ء مین مدعی نے نالش بنام صرف (الف) کی بربناے اپنے رہن کے دائر کی اور ڈگری حاصل کی اور خود جائداد کو بعلت اجراسے ڈگری مذکور نیلام عدالتی مین خرید کیا جب اُسنے قبضہ لینے کی کوشش کی مدعا علیہ جو قابض جائداد بحیثیت مرتہن تھا حارج ہوا مدعی نے اب نالش مدعا علیہ پر واسطے قبضہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعی کا دعوے منظور ہونا چاہیے چونکہ مدعی نے اپنی ڈگری کے اجراء مین جائداد کو جس حیثیت سے کہ وہ تاریخ رہن موسومہ مدعی پر تھی کل مواخذات مابعد سے مبرا نیلام کرایا لہذا اس امر سے کہ مدعی خود خریدار ہوا اس حیثیت مین فرق نہین آتا جو ازروے نیلام منتقل ہوئی چونکہ مدعا علیہ کوئی فریق مدعی کی نالش مین نتھا جو اُسنے بنام (الف) کے دائر کی تھی لہذا وہ مستحق ہے کہ اگر چاہے تو جائداد کا انفکاک کرلے[1]

ایک شخص سونو نے ایک مکان مع اراضی متعلقہ کے ۴۔ جنوری سنہ [illegible]ء کو راگھو کے پاس رہن کیا اور ۱۲۔ فروری سنہ [illegible]ء کو نامبردہ نے (سونو) سے اُس جائداد کو دامودر کے پاس رہن کیا ۳۔ جنوری سنہ [illegible]ء کو راگھو نے سونو پر بربناے رہن کے نالش کی اور ایک ڈگری حاصل کی جسمین یہ ہدایت تھی کہ ایفاء زر رہن بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے عمل مین آوے راگھو نے دامودر کو فریق اس مقدمہ کا نہین بنایا عدالت نے جائداد کو نیلام کیا

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۲۲ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۳۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۸۸ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۷۸ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۰ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ [illegible]۸ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۴ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۰ و نمبر ۱۰ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible]ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۳۹ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۰۔

ونارو نے اپنے نام سے مگر بطور امانت واسطے رگھو کے اسکو خرید کیا بروقت نیلام عدالت کے
داموور مرتہن ثانی نے رگھو اور نارو کو اپنے دعوے کی اطلاع دی داموور نے نارو اور رگھو کے
واسطے اپنے زررہن کے نالش کی رگھو نے اپنی شہادت مین یہ تسلیم کیا کہ بعد نیلام جائداد
بدست نارو کے اُسنے مکان کو مسمار کرا کر کسی قدر اُسکا مصالحہ بیچ ڈالا عدالت ماتحت نے
نالش کو بدین تجویز ڈسمس کیا کہ نارو مدعا علیہ نمبر (۱) خریدار نیلام مدعی کے دعوے کا
ذمہ دار نہ تھا ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ چونکہ داموور مرتہن ثانی ہے اور اُس حیثیت سے
حق انفکاک بقدر اپنے رکھتا ہے تو اُسکو موقع دینا چاہیے کہ وہ جائداد مرہونہ کو رگھو کے
رہن سے چھوڑا لے اور رگھو کے مقدمہ مین اُسکو فریق بنانا چاہیے وہ بذریعہ ایسی کارروائی
کے کہ جسمین وہ فریق نہین اپنے حق سے محروم نہین ہو سکتا پس وہ مستحق ہے کہ اُسکو
ڈگری جو حق انفکاک مذکور پر مبنی ہو ملے۔ (۱)

مرتہن مابعد مستحق انفکاک رہن کا مرتہن اول سے جسنے ڈگری بیعبات کی ایسی نالش
مین حاصل کی ہو کہ جسمین مرتہن مابعد فریق نہو یا خریدار نالش بیعبات سے ہے اور یہ امر
غیر اہم ہے کہ رہن نامہ مابعد رجسٹری شدہ ہے یا نہین یا مرتہن اول کو بوقت ارجاع
نالش کے اطلاع رہن مابعد کے تھی مدعی نے مدعا علیہم پر الزام سازش کا لگا کر تنسیخ بیع کی
نالش کی لیکن عدالت نے یہ تجویز کی کہ وہ محض مرتہن مابعد ہے اور منجملہ مدعا علیہم کے ایک
شخص مرتہن ماقبل ہے لیکن عدالت نے مدعی کو اجازت اپنے مقدمہ کی صورت کے بدلنے کی
دی اور اُسی نالش مین مدعی کو اجازت انفکاک رہن کی مدعا علیہ سے دی۔ (۲)

چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوئی کہ مرتہن ثانی مجاز انفکاک رہن اول
باداے زررہن اصل وسود حسب نظیر پریوی کونسل جورامن سنگھ بنام محمد علی و دفعہ ۷۴

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱ - داموور دیوچند بنام نارو مہادیو کلکار -

(۲) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۴ - سنکا ناکالانا بنام دیرونا کشیا پا گنپشیا پا -

۵۰۰-ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء قانون انتقال جائداد کے ہے - (۱)

ڈگری مرتہن اول کی ذات مرتہن ثانی پر نہین ہو سکتی اور مرتہن ثانی حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مجاز انفکاک رہن ہے اور ڈگری بحق مرتہن اول دفعہ ۸۸ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء و نمونہ ۲۰ ضابطۂ دیوانی ہونا چاہیے - (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا ہے کہ دفعہ ۹۰ ایکٹ انتقال مین یہ قاعدہ موضوع ہوا ہے کہ مرتہن مابعد کو استحقاق فک الرہن حاصل ہے اس دفعہ کے ساتھ ملاحظہ کرو شرح دفعہ ۹۶ ایکٹ ہذا مرتہن مابعد کے اس دعوے پر کہ مواخذہ جات ماقبل انفکاک کر دیے جائین اور بہ ادا نہ کیے جانے کے ڈگری بشرح حکم نیلام جائداد مرہونہ کی کیجائے - نیلام کی ڈگری اس حکم سے کہ زر ثمن لگایا جائے مطالبہ جات مین بترتیب مناسب اور مدعی کی جانب سے فک الرہن ایسے مرتہن ماقبل کا کرایا جائے جسکو اختیار انفکاک کرانے کا حاصل ہے کی گئی قبل رہن ایک جزوی حق واقع جائداد (کہ جو مدعی نے نیلام عدالتی مین خرید کیا) منتقلیہ ہو گیا تھا جو ایک مسلمان نے اپنی زوجہ کے نام اس شرط سے کر دیا تھا کہ اگر میرے کوئی لڑکا اس سے پیدا نہو تو دو لڑکے جو دوسری زوجہ سے ہین ہر ایک ایک حقیت اُسمین سے حاصل کرے و بغیر دیگر اولاد کے فوت ہوا تجویز ہوئی کہ دونون پسران کو حقوق معین قابل قرقی حسب مراد دفعہ ۲۶۶ مجموعہ ضابطۂ دیوانی حاصل ہو گئے تھے کیونکہ وہ محض امید آیندہ نتھی یہ بھی تجویز ہوئی کہ نیلام عدالتی جائداد کے ساتھ جسکا ہونا بابت کل حقوق مدیون ڈگری کے مفہوم ہوتا ہے کوئی اضافہ اُس جائداد کا حاصل ہوتا ہے جو بعد قرقی اور قبل نیلام کے وقوع مین آیا ہے اور بعد عطیہ کنندہ مذکور بالصدر کے بغیر چھوڑنے اولاد اُس زوجہ سے درمیان زمانۂ قرقی و نیلام کے فوت ہو جائیگی پسران لے وہ حقوق اضافہ شدہ اُسکے ذریعہ سے حاصل ہو گئے

---

(۱) - رگھو بنس کنور بنام رام سہائے ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۰ مطبوعہ ۷ - اگست ۱۸۸۳ء الہ آباد -

(۲) - جوگل کشور بنام رام سہائے صفحہ ۲۱۲ - ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء الہ آباد -

مدعی نالش ہذا سنے چار منجملہ پانچ رہن نامجات کے بعد اپنے خاص رہن نامہ کے حاصل کی جو قبل ڈگری متصلۂ مرتہن کے تحریر پایا تھا۔ اس ڈگری کو مدعا علیہ اول نے خرید کیا جسنے بھی جائداد نیلام اجرا مین خرید کی مدعی نے چند رہن نامجات اور بھی حاصل کیے جو دوران اُس نالش مین تحریر پائے تھے جسمین ڈگری صادر کی گئی۔

تجویز ہوئی کہ تمیز نسبت اسکے کہ آیا رہن نامجات جنکا انتقال مدعی کے نام اس طرح پر کیا گیا قبل ما بعد رجوع نالش صدر کے تحریر پائے تھے کیا جانا چاہیے نسبت اُن رہن نامجات کے جو قبل نالش کے تحریر پائے چونکہ مدعی کوئی فریق اُس نالش مین نہ تھا لہذا وہ مستحق انفکاک کرانے رہن مدعا علیہ اول کا جو خریدار ڈگری تھا نسبت اُن رہن نامجات کے جو بعد ارجاع اُس نالش کے تحریر پائے مدعی پابند ڈگری تھا اور اُسکا حق واقع رہن نامجات متعلقہ دوران نالش خریدار کو پہونچا برعکس اسکے وہ اشخاص جنہون نے انتقالات جائداد بتبعیت کسی رہن کے حاصل کیے ہین پابند کارروائی نالش مابعد موقوعہ باہمی مرتہن ماقبل و راہن کے نہین ہوسکتے جسمین وہ فریق نہین بنائے گئے تھے عدالت کے اختیار اصلاح سود کی نسبت تجویز ہوئی کہ ڈگری نیلام مین شرح سود قرضہ کی جو ڈگریدار رہن کو یافتنی تھا تاریخ ڈگری سے شرح مشروط کو گھٹا کر عدالتی شرح کر دینے کے قابل تھی تو حکم اس بارہ مین صرف واسطے فائدہ مدیون ڈگری فریق نالش کے صادر ہو سکتا تھا مدعی کو جو خواستگار انفکاک رہن موقوعہ قبل نالش کا ہے سود بشرح طے شدہ رہن نامہ کے ادا کرنا چاہیے کیونکہ کوئی اختیار حسب دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۲۸ سنہ ۱۸۵۵ء یا حسب مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۲۰۹ - اُسکو گھٹا کر عدالتی شرح کر دینے کا نہین ہے۔ (۱)

دفعہ ۷۵ - ہر مرتہن ثانی یا ثالث وغیرہ کو جہانتک اُسکے استحقاق شی مرہونہ کے انفکاک رہن یا بیعبات یا نیلام کرانے سے غرض ہے بمقابلہ اُس مرتہن یا مرتہنون کے

(۱) - کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۴ - اومیس چندر سرکار بنام ظہور فاطمہ۔

جو اُسپر مقدم ہون وہی حقوق حاصل ہین جو اُسکے راہن کو ایسے مرتہن یا مرتہنان مقدم پر حاصل ہین اور نیز بمقابلہ مرتہنان مؤخر اپنے کے (اگر کوئی ہون) وہی استحقاق حاصل ہے جو بمقابلہ اپنے راہن کے اُسکو حاصل ہین۔

شرح۔ مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ ہر مرتہن مابعد کو واسطے انفکاک رہن کے بمقابلہ مرتہنان مقدم وہی حقوق حاصل ہین جو اُسکے راہن کو حاصل ہین اور نیز مرتہنان مقدم کو بمقابلہ مرتہنان مؤخر کے وہی استحقاق حاصل ہین جو اُسکو بمقابلہ اپنے راہن کے حاصل ہین۔

(ش)۔ نے اراضی (ب) کے پاس رہن کی (گ) نے بعد ازان حسب رضامندی (ش) ڈگری بر حاصل کی جسمین اراضی مذکور و دیگر اراضی پر مطالبہ قائم کیا گیا اور اس ڈگری کو رجسٹری کرایا (الف) نے بعد م وا تفیت ڈگری (گ) زر رہن (ب) کا ادا کر دیا کوئی انتقال اس رہن نامہ کا حاصل نہین کیا اور (ش) سے کل اراضی مندرجہ ڈگری (گ) رہن رکھی ایک نالش مین جو (گ) نے (ش) اور (الف) پر واسطے دلاپانے اپنے مطالبہ رہن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ (الف) کو اطلاع (گ) کی ڈگری کی نہ تھی لہذا وہ مستحق اُسکا ہے کہ اُسکا مطالبہ بابت اس روپیہ کے جو (ب) کا زر اصل ادا کرنے کے لیے دیا گیا مقدم سمجھا جائے اور اگر رجسٹری اطلاع قانونی ہو تو بھی مت ادہ (ب) کے رہن کے زندہ رکھنے کا بحق (الف) قیاس کرنا چاہیے۔ (۱)

حقوق و مرافق راہن واقع جائداد غیر منقولہ تابع رہن اول و دوم بعلت اجرائے ڈگری ایک خریدار کے ہاتھ نیلام ہوئی جسنے بعدہ مطالبہ رہن اول کا روپیہ ادا کر دیا تجویز ہوا کہ چونکہ اُسکو (خریدار کو) حق معدوم کرنے یا قائم رکھنے مواخذہ ماسبق کا حاصل تھا تو بحث یہ تھی کہ کون سی نیت ایسی منسوب کرنا چاہیے تھی اور یہ کہ درصورت عدم موجودگی کسی شہادت خلاف کے قیاس متقضی اسکا تھا کہ خریدار کی نیت رہن کو اپنے فائدہ کے لیے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۴۶۔ گنگا دھر بنام شیو رام۔

قائم رکھنے کے تھی جبکہ جائداد تابع مواخذہ جات رہن متواتر ہے اور مالک حق بعید پر مطالبۂ رہن اول ادا کرے تو بموجب عملدرآمد انگلستان بلاشبہ ایسا ہوتا ہے کہ جائداد مذکور سپرد ایک امانت دار کے واسطے فائدہ نامبردہ کے بمقابلہ مرتہنان درمیانی کے جسکا وہ بذاتہ ذمہ دار نہین کردیجاتی ہے مگر ہندمین بغرض رہن انتقال باضابطہ کبھی عمل مین نہین آتا نہ اُسکے قائم رکھنے کی نیت کبھی باضابطہ ظاہر کیجاتی ہے۔ (۱)

(ب) نے دو رہن نامجات مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۰ء اپنی جائداد زمینداری کے بحق (ب) تحریر کیے ۲ جنوری ۱۸۷۱ء کو (ب) نے ۱۱ بیگھہ ۱۵ بسوہ اور ۱۰ دھوڑ اراضی سپرد کاشت کی اُسکی زمینداری کے متعلق بھی بالعوض ... کے مدعا علیہ کے پاس رہن کی ۱۰ ستمبر ۱۸۷۱ء کو (ب) نے اپنی جائداد زمینداری کو پاس مدعی کے بالعوض ... کے بغرض ادائے دو مطالبات رہن کے جو بحق (ب) کیا گیا تھا بیع بالوفا کیا ۱۰ اگست ۱۸۷۲ء کو (ب) نے ۱۱ بیگھہ ۱۵ بسوہ ۱۰ دھوڑ مذکور کو بالعوض ... کے مدعا علیہ کے پاس رہن کیا ۹ نومبر ۱۸۷۴ء کو مدعا علیہ نے ایک ڈگری بربناء دو تمسکات مورخہ ۲ جنوری ۱۸۷۱ء اور ۲۶ اگست ۱۸۷۲ء کے حاصل کی بر طبق اسکے درخواست اجراے ڈگری کی جائداد جو اُسکے پاس رہن کی گئی تھی بتعین تاریخ ۲۰ نومبر ۱۸۷۵ء مشتہر بہ نیلام کی گئی اس اثناء مین مدعی نے کارروائیات ضروری واسطے بیعبات کے کین اور ۱۹ مارچ ۱۸۷۶ء کو بیعبات ہوگیا مدعی کو جملہ حقوق جو ازروے رہن ہاے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۰ء کے پیدا ہوے تھے حاصل ہوگئے اور نامبردہ اُن کفالتون کو اپنی تائید مین بطور بار ہاے مقدم کے بمقابلہ مدعا علیہ بدین غرض کام مین لانے کا مستحق تھا کہ مدعا علیہ کو جائداد کی اپنی ڈگری کے اجراء مین نیلام کرانے سے اُسوقت تک باز رکھے کہ مدعا علیہ مدعی کو وہ رقوم ادا نہ کردے جو مدعی نے بادا و ایفاے مطالبات مذکور صرف کیے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۵۔ گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پریم سکھ داس۔

زید بران یہ ہی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کو جو استحقاق کہ جائداد کے نیلام کرانے کا حاصل
حادہ صرف بہ تقویت اُس ڈگری کے تھا جو اُسنے بموجب تمسک مورخہ ۲ جنوری ۱۸۷۸ء
حاصل کی تھی کیونکہ اُسکو کوئی حق بموجب دستاویز مورخہ ۱۰ اگست ۱۸۸۰ء موسومہ
اپنے کے حاصل نہ تھا لہذا مدعا علیہ کو بعلت اپنی ڈگری کے جو اُسنے بابت رہن ۲۶
جنوری ۱۸۷۸ء حاصل کی تھی نیلام کرا پانے جائداد مدعی کی اُسوقت اجازت ملنی چاہیے
کہ جب وہ اُن دو رہن نامجات مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۰ء و ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو ادا اور
بیباق کرے۔ (۱)
مشتریان حق انفکاک اراضی نے جو ۱۸۷۶ء اور ۱۸۸۲ء مین مختلف اشخاص کے پاس
رہن ہوئی تھی رہن مقدم کا روپیہ ادا کر دیا۔ مرتہن دوم نے نالش نیلام کرانے جائداد
بالیفاء اپنے رہن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ رہن مقدم ساقط نہین ہوا اور مشتری حق انفکاک نے
بوجہ ادا کرنے اُس زر رہن کے حق انصافاً نسبت فوائد اراضی مذکور کے حاصل کیا
جسکو وے بمقابلہ رہن ثانی استعمال کرسکتے تھے گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل
پریم سکھ داس (۲) کے پیروی کی گئی۔
اولڈفیلڈ صاحب جسٹس (محمود صاحب جسٹس مختلف الرائے) رہن اول سے جوابدہی
نسبت مرتہن ثانی کے دعوے نیلام کرانے جائداد کے پیدا ہوئی گوکل داس گوپال داس
بنام پورنمل پریم سکھ داس کے پیروی کی گئی۔
محمود صاحب جسٹس تجویز پریوی کونسل مقدمہ گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل
پریم سکھ داس اس سے زیادہ نہین ہے کہ اُسمین یہ بات قرار پائی ہے کہ جب مشتری
حق انفکاک زر رہن سابق ادا کرتا ہے جسکے ساتھ حق مداخلت جائداد مرہونہ ہوتا ہے

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۹ ۔ ظالم گر بنام رام چرن سنگھ۔
(۲)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۵ ۔

تو رہن جملہ اغراض کے لیے ساقط نہیں ہوجاتا ہے بلکہ ایسا مشتری جسکو فوائد رہن بالمحاصل حاصل ہوتے ہین قابض رہنے کا مستحق ہوتا ہے اور کامیابی کے ساتھ مرتہن رہن انتفاعی مابعد کے بعد نالش کی جوابدہی جو مشعر استدعا از خلل اندازی ایسے قبضہ کے ہو کرسکتا ہے نیز از محمود صاحب جسٹس اگرچہ وہ اشخاص جنھون نے زر رہن مقدم ادا کیا مستحق دعوے اُسکے فوائد کے ہین لیکن یہ نہین سمجھا جاسکتا ہے کہ اُنکو اُن حقوق سے زیادہ حقوق حاصل ہوے کہ خود مرتہن اول کو حاصل تھے اور بحیثیت قابضان حق انفکاک نامدیگان اُس نالش کی نسبت اعتراض نہین کرسکتے جو بغرض انفاذ کفالت جائز کے کی گئی ہو اور بہ حیثیت اشخاص مستحق فوائد رہن مقدم کے وہ زیادہ سے زیادہ حیثیت منتقل الیہم اُس رہن کی رکھتے ہین دو حیثیتون کے یکجا ہونے سے اُنکو اُنسے زیادہ تر حقوق حاصل نہین ہوتے جو کہ اُنکے زر رہن کے ادا کرنے سے پیدا ہوتے ہین اور کفالت مابعد محض موجودگی رہن مقدم سے اپنی کفالت کے اجرا کرانے سے بغیر ادا کرنے رہن مقدم کے اُسوقت تک ممنوع نہین ہے جب تک کہ ایسا انفاذ اُن حقوق کے مخالف نہو جو بذریعہ رہن مقدم کے قائم ہوے اور اسلیے مشتری حق انفکاک اُس حق پر تابع مدعی کے رہن ناشدہ کے قابض ہے اور اُنکے رہن مقدم کے انفکاک کرالے سے حق انفکاک بہتر نہین ہوگیا گو کہ وہ اُنکو اس رہن کے فوائد کا مستحق کرتا ہے جو اُنکے واسطے اُسی طور سے قائم کیے گئے ہین جیسے کہ اصل مرتہن کے واسطے قائم ہوے جنکے حقوق اُنھون نے بذریعہ قائم مقامی کے حاصل کیے۔

گیا پرشاد بنام سالک پرشاد ۔ (۱)

دراھونا کمن بنام سبرایا مونڈالی ۔ (۲)

(۱) ۔ گیا پرشاد بنام سالک پرشاد انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۸۲ ۔

(۲) ۔ رپورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۹۲ ۔

اور موہنچند کو بر بنام للو نریکم۔ (۱) کا حوالہ دیا گیا۔ (۲)

ایک اجراء ڈگری کے نیلام مین جانکی پرشاد نے ایک جائداد خرید کی جسپر اسوقت دو رہن کا مطالبہ تھا۔ اول بموجب ایک دستاویز غیر رجسٹری شدہ موسومہ انگن لال مورخہ ۱۸۷۳ء کے اور دوسرا بموجب ایک دستاویز رجسٹری شدہ موسومہ سندرلال مورخہ ۱۸۷۸ء کے دونون دستاویزات آخرالذکر کی رجسٹری اختیاری تھی اول کی ازروے ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء کے اور آخری کی ازروے ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء کے جانکی پرشاد نے بعدہ دستاویز رجسٹری شدہ ۱۸۷۸ء کے رہن نامہ کا روپیہ ادا کر دیا جو اُسکے حوالہ کر دی گئی پھر انگن لال نے ایک نالش بلا پانے روپیہ کی جو اُسکو ازروے رہن نامہ ۱۸۷۳ء کے یافتنی تھا بذریعہ نیلام کرانے جائداد مرہونہ کے دائر کی اولڈفیلڈ صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی۔ قاعدہ قرارداده پریوی کونسل مقدمہ گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پریم سکھ داس۔ (۳) کے بموجب جانکی پرشاد نے زر رہن یافتنی ازروے دستاویز رجسٹری شدہ ۱۸۷۸ء ادا کیا پس وہ فائدہ اس رہن کا اُٹھاویگا اور مستحق اُسکا ہے کہ اُس دستاویز کو جو اُسکے پاس ہے بمقابلہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ ۱۸۷۳ء کے پیش کرے اور ازروے دفعہ ۵۰ ایکٹ رجسٹری (۳ ۱۸۷۷ء) کے بمقابلہ اُس دستاویز کے نسبت جائداد مندرجہ اسکے وہ تاثیر تدبیر ہوگی لچھمن داس بنام دیپ چند۔ (۴) کا حوالہ دیا گیا۔

از محمود صاحب جسٹس۔ لفظ غیر رجسٹری شدہ۔ مندرجہ دفعہ ۵۰ ایکٹ رجسٹری کو بنظر حالات مقدمہ ہذا کے بطور غیر رجسٹری شدہ مندرجہ ایکٹ ۸ ۱۸۷۱ء کے سمجھنا چاہیے

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۴۔

(۲) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۰۵۔ سریدہ راے وغیرہ بنام رگھوناتھ پرشاد۔

(۳) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۵۔

(۴) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۸۱۔

اور اس دفعہ کو اس طور پر سمجھنے سے رہن نامہ رجسٹری شدہ ۱۸۸۲ء مستحق ترجیح اوپر رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ ۱۸۸۲ء ہے لچھمن داس بنام دیپ چند اور سری رام بھاگیرت لال - (۱) کا فرق ظاہر کیا گیا -

نیز از محمود صاحب جسٹس کہ حیثیت جانکی پرشاد کی بوجہ ادا کرنے زر رہن نامہ رجسٹری شدہ ۱۸۸۲ء زیادہ سے زیادہ بطور سپردار اُس رہن کے ہوسکتی ہے جسکو اُس رہن نامہ پر ترجیح تھی جسکی رو سے مدعی نالشی ہے اور اُس ترجیح سے نامبردہ حق انفکاک کو اُس سے بہتر نہین کرسکتا تھا کہ وہ اس صورت مین ہوتا کہ نامبردہ زر رہن نامبردہ ۱۸۸۲ء کو ادا نہ کرتا اور بطور نتیجہ کے نیلام جائداد کے بہ لفاذ رہن ۱۸۸۲ء کے ہونے کی اجازت ہونی چاہیے لیکن بر عابت حقوق ترجیح کے جسکو جانکی پرشاد نے بوجہ ادا کرنے رجسٹری شدہ رہن نامہ ۱۸۸۲ء کے حاصل کیا ہے - سری بدھ رائے بنام رگھوناتھ پرشاد - (۲)

وگوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پرم سکھ داس - (۳) کا حوالہ دیا گیا - (۴)

۱۸۸۲ء مین ایک قطعہ اراضی نمبر ۱۱۱ - جو ۱۸۶۶ء مین لچھمن رائے کے پاس رہن کیا گیا تھا مع اور جائداد کے رگھناتھ پرشاد کے پاس رہن کیا گیا ۱۸۸۲ء مین جوڑاون رائے نے جسنے ۱۸۶۶ء مین رہن کا روپیہ ادا کردیا حق انفکاک رہن اراضی نمبر ۱۱۱ - کا خرید کیا - رگھناتھ رائے نے کل جائداد کی بابت جو رہن ۱۸۸۲ء مین شامل تھی نیلام کرانے کے واسطے جوڑاون رائے پر نالش دائر کی عدالت مرافعۂ اولے نے جزو دعوے کی ڈگری کی

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ - صفحہ ۲۲۷ -

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۶۸ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۴ - و لا رپورٹ اپیلہاے ہند جلد ۱۱ صفحہ ۱۲۶ -

(۴) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۰۵ - جانکی پرشاد بنام سری است نگوئی دیبیا -

اور اس بناء پر کہ مدعا علیہ نسبت خرید کرنے حق انفکاک رہن قطعہ مذکور کے اور ادا کرنے رہن ۱۸۶۶ء کے قائم مقام مرتہن اول قطعہ مذکور کا ہے اور اُسکا رہن مدعی کے رہن ۱۸۶۸ء پر ترجیح رکھتا ہے قطعہ نمبر ۱۱۱- کو ڈگری سے مستثنے کیا-

جلاس کامل نے الفاظ اراضی نمبر ۱۱۱- مواخذۂ کفالت سے بری کیجاوے- کے بعد یہ الفاظ- جائداد مذکور مین سے حصۂ مدعی بہ حیثیت مرتہن ثانی صرف فروخت کیا جاوے- بڑھا کر ڈگری عدالت مرافعۂ اولے کو ترمیم کیا از اولڈفیلڈ صاحب جسٹس- مرتہن ثانی اراضی کو اسطرح فروخت نہین کرسکتا کہ مرتہن اول جسکا رہن بھوگ بندھک تھا بے دخل ہوجائے اور پہلے رہن سے بالا اسکے ادا کیے ہوے سبکدوشی حاصل کرے کہ نامبردہ کو اس حصہ کے نیلام کرانے کا حق ہے جو انکو بحیثیت مرتہن ثانی ہے-

اسٹریٹ صاحب جسٹس- مدعی اس جائداد کو جسپر بموجب رہن ۱۸۶۸ء کے اُسکا مواخذہ ہے بحفظ حقوق مرتہن اول ۱۸۶۶ء کے فروخت کرنے کا مستحق ہے یعنے خریدار اجراے ڈگری کو سواے اس حق کے کہ وہ جائداد کو تابع حق مرتہن اول کے لیے کوئی اور حق قبضۂ جائداد کا جو اُسکی دستاویز مین شامل ہے اور اُسکے اور حقوق کے مطابق اُس دستاویز کے نہوگا جب تک دستاویز مذکور قائم رہے- (۱)

ایک مقدمہ مین جہان (س) نے اپنی اراضی (ب) کے پاس ۱۸۸۳ء مین اور بعد ازان (م) کے پاس ۱۸۸۹ء مین رہن کی تھی اور بعد ازان (ک) کے پاس زر رہن (ب) کا ادا کرنے کے لیے بیع کردی تھی اور زر رہن (ب) کو دیا گیا تھا لیکن (ک) نے (ب) کے رہن نامہ کو بقایا رکھنے کے واسطے کوئی تدبیر نہ کی تھی تو مدراس ہائیکورٹ نے تجویز کیا کہ (ک) (ب) کے رہن نامہ کو (م) کے برخلاف بطور بناء کے استعمال نہین کرسکتا- (۲)

(۱)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۰۵- رگھوناتھ پرشاد بنام جوڑاون رائے-

(۲)- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ اسکرشنا بنام نرائینا-

۱۷- اکتوبر ۱۸۶۲ء کو اکاوجی مدعا علیہ نمبر ۱- نے جو ایک شخص کا منجملہ تین لڑکون کا بڑا ہی کے تھا کچھ جائداد غیر منقولہ نرہر کے پاس رہن مع القبض کی ۱۹- دسمبر ۱۸۶۴ء کو آتما رام مدعی نمبر ۱- نے ایک ڈگری زر نقد بمقابلۂ اکاوجی اور اُسکے پدر متوفی کے ترکہ کی حاصل کی بعلت اجرا اُس ڈگری کے جائداد مذکور عدالت سے نیلام ہوئی اور اُسکو خود آتما رام نے خرید کیا اور نامبردہ نے سارٹیفکٹ نیلام مورخہ ۳۰- جنوری ۱۸۶۶ء حاصل کیا بعدہ اُسنے جائداد دامودر اور آپاجی مدعیان نمبر ۲ و ۳- کے ہاتھ فروخت کرکے دستاویز انتقال تحریر کی بر طبق گذرنے درخواست قبضہ کی عدالت مین نرہر نے مدعیان سے مزاحمت کی ۱۱- جولائی ۱۸۶۶ء کو درخواست مدعیان نامنظور ہوئی-

۳۱- مئی ۱۸۶۸ء اکاوجی اور اُسکے دو بھائیون- نے جائداد کو دامودر مدعا علیہ نمبر ۲- کے پاس رہن کیا اور اُسنے رہن باطلاع نیلام عدالت موسومۂ آتما رام مدعی کے لیا اکاوجی اور اُسکے بھائیون نے زر رہن یافتنی نرہر اُس روپیہ سے ادا کیا جو اُنھون نے دامودر مدعا علیہ نمبر ۲ سے برہن جائداد قرض لیا تھا نرہر نے دستاویز رہن اکاوجی اور اُسکے بھائیون کو واپس کی اور اُسکو نامبردگان نے دامودر کے حوالہ کیا ۱۸۶۹ء مین مدعیان نے ایک نالش بنام اکاوجی و دامودر کے واسطے حصول قبضہ جائداد کے دائر کی تجویز ہوئی کہ جو رہن اکاوجی اور اُسکے برادران کی جانب سے بحق دامودر ۳۱- مئی ۱۸۶۸ء کو ہوا وہ ایک ایسی جائداد کا تھا جو اُسوقت پر از آن نامبردگان نہ تھی اُنکے حقوق و مرافق واقع جائداد بحق آتما رام مدعی بذریعۂ نیلام عدالت کے منتقل ہو چکی تھی یہ تجویز ہوئی کہ حکم مورخہ ۱۱- جولائی ۱۸۶۶ء مشعر نامنظوری درخواست قبضۂ مدعیان حسب دفعہ ۲۶۹- ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء مخل حق ارجاع نالش فک الرہن بنام نرہر نہین ہے مزید بران یہ تجویز ہوئی کہ کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ نرہر نے اپنا حق مرتہن منتقل کیا یا اُسکا یہ ارادہ تھا کہ اُسکو بحق دامودر منتقل کرے یا اُسکو

داموور کے فائدہ کے واسطے قائم رکھے۔ (۱)

دفعہ ۷۶ - جب اثناء دوران رہن مین مرتہن جائداد مرہونہ پر قابض ہوجائے

(الف) - اُسکو لازم ہے کہ جائداد کا انتظام اسی طرح کرے جسطرح کوئی شخص اوسط دانشمندی کا اپنی خاص ملکیت کے ساتھ کرتا۔

(ب) - اُسکو لازم ہے کہ سعی بلیغ واسطے تحصیل زرہاے لگان اور منافع جائداد کے کرتا رہے۔

(ج) - اُسکو لازم ہے کہ اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہوا ہو تو جائداد مرہونہ کی آمدنی سے مالگزاری یا قسط سرکار اور تمام اخراجات ضروری مبنی بر احکام سرکاری جو جائداد کی نسبت واجب الادا ہون اپنے ایام تعلقیت مین ادا کرتا رہے اور نیز بقایا لگان جسکے ادا کے لیے جائداد کا بطور سرسری نیلام ہونا جائز ہو ادا کرے۔

(د) - اُسکو لازم ہے کہ اگر کوئی معاہدہ اسکے خلاف نہوا ہو جائداد مرہونہ کی مرمت بقدر ضرورت جہانتک اُسکے زرہاے لگان اور منافع مین گنجایش ہو بعد وضع کرنے اُن رقوم کے جسکا ذکر ضمن (ج) مین ہوا ہے اور سود اصل زر رہن کے لگان اور منافع مذکور سے کرتا رہے۔

(ہ) اُسکو اختیار نہین ہے ایسے فعل کرنے کا جس سے جائداد زائل ہوجائے یا اُسکو نقصان دوامی پہونچے۔

(و) - اگر اُسنے کل یا جزو جائداد مرہونہ کا بیمہ بغرض محفوظی اُسکے نقصان آتش زدگی سے کرایا ہو تو اُسکو لازم ہے کہ اگر آتش زدگی سے کچھ ضرر یا خسارہ پڑے اُس روپیہ کو جو فی الواقع اُسکو بیمہ کی کوٹھی سے حاصل ہو یا جزو اُسکا

(۱) - انڈین لاء رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۶۴ - آپاجی بھیورر ردیری بنام کاوجی -

جسقدر جائداد کے از سر نو درست کرنے مین صرف ہو یا اگر راہن ایسی ہدایت کرے زر رہن کے گھٹانے یا بیباق کرنے مین لگادے۔

(ز) - اُسکو لازم ہے کہ حساب صاف اور صحیح اور مفصل تمام رقوم کا جو اُسکے پاس پہونچے یا اُسکے ہاتھ سے بہ حیثیت مرتہنی صرف ہوے ہون مرتب رکھے اور ہر وقت تا دوران معاملۂ رہن کے راہن کو اگر وہ درخواست کرے اُسکے خرچہ سے افراد حساب کی نقول صحیح اور نقول دستاویزات کی جو متعلق از حساب ہون حوالہ کرے۔

(ح) اُسکی آمدنی جو جائداد مرہونہ سے حاصل ہو یا زرلگان معقول جائداد مرہونہ کا جو مرتہن کو در حالیکہ وہ خود اُسپر قابض ہو دینا چاہیے بعد منہائی اخراجات متذکرہ ضمن (ج) و (د) اور سود اُن اخراجات کے مرتہن کے نام حساب مین مندرج ہوگا اور اُسمین سے وہ روپیہ (اگر کچھ ہو) وضع کیا جائیگا جو وقتاً فوقتاً بابت سود زر رہن کے اُسکا یافتنی ہونا چاہیے اور اگر رقم آمدنی کی زر سود واجب الادا سے زیادہ ہو تو وہ زر زائد اصل زر رہن کے گھٹانے یا بیباق کرنے مین لگایا جائیگا اور جو کچھ فاضل رہے (اگر کچھ فاضل ہو) راہن کو دیا جائیگا۔

(ط) - جب راہن وہ روپیہ جو کسی وقت بابت زر رہن کے واجب الادا ہو حسب طریقۂ متذکرۂ آیندہ حاضر لائے یا امانتاً جمع کرے تو مرتہن کو لازم ہے کہ باوصف اُن شرائط کے جو اس دفعہ کے دیگر ضمنون مین مندرج ہین اُس آمدنی خام کا حساب جو جائداد مرہونہ سے پیدا ہوئی ہو اُس تاریخ سے سمجھادے جب زر رہن حاضر کیا گیا ہو یا اُس تاریخ سے (جیسی صورت ہو) جب وہ تعداد امانت داشتہ کو اول مرتبہ عدالت سے وصول کرسکتا تھا۔

اگر مرتہن اُن خدمات لازمی کے انجام دینے سے قاصر رہے جو اس دفعہ کی روسے اُسپر عائد کی گئی ہین تو جائز ہے کہ جب حساب زرِ رہن کا بحکم کسی ڈگری کے لیا جائے جو اس بابت کے مطابق صادر ہوا سکے ذمہ وہ نقصان قائم کیا جائے جو اُسکے قاصر رہنے سے پیدا ہوا ہو اگر کچھ نقصان ہو۔

شرح۔ اس دفعہ مین ذمہ داری مرتہن قابض جائداد مرہونہ کی بیان کی گئی ہے اور یہ مطلب ہے کہ جب مرتہن جائداد مرہونہ پر ایام دوران رہن مین قبضہ کرے تو حقوق اور ذمہ داریان مفصلہ ذیل اُس سے لاحق ہونگی۔

شرح ضمن (الف)۔ اُسکو لازم ہے کہ جائداد مرہونہ کا انتظام اُسی طرح کرے جسطرح کوئی شخص اوسط احتیاط والا درصورت اپنی خاص ملکیت ہونے کے اُسکا انتظام کرتا اس ضمن کے اصول کو دفعہ ۱۵۱ و ۱۵۳ ایکٹ ۹ ۱۸۷۲ء کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فقرہ بھی اُنھین دفعات کے اصول پر قائم ہوا ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا تھا کہ جب مرتہن جائداد مرہونہ پر قابض ہو تو قبضہ اُسکا بطور امین کے ہے اسی طرح دفعہ ۱۵۱ - قانون معاہدہ مین یہ لکھا ہے کہ امانت کی تمام صورتون مین امین کو لازم ہے کہ مال امانتی کی اسقدر احتیاط رکھے جسقدر کہ کوئی شخص محتاط حسب دستور انھین حالات مین اسقدر اور اسی قسم اور اسی قیمت کی اپنے مال کی احتیاط کرتا۔

یہ دفعہ امانتون کی اُن ذمہ داریون کے درجہ کو جو انگلینڈ مین ہین موقوف کرتی ہے (سر ویلیم جونز صاحب) نے غفلت کو جو ایسی صورتون مین ہوتی ہین تین قسمون مین منقسم کیا ہے معمولی غفلت۔ اسمین ترک اُس حفاظت کا کیا جاتا ہے جسکو کہ ہر ایک عام لیاقت کا آدمی اور عیال دار اپنے معاملات مین کرتا ہے۔

عظیم غفلت اس مین اُس حفاظت کی کمی ہوتی ہے جسمین کہ ہر ایک معمولی عقل کا آدمی گو کیسا ہی عدم توجہی کرتا ہو اپنے خاص مال کی حفاظت کرتا ہے

جزوی غفلت اسمین اُس ہوشیاری کا ترک ہوتا ہے جسکو بڑی خبرداری کرنے والا اور سوچ بچار والا اپنے اسباب اور مال کی حفاظت مین کام مین لاتا ہے۔

مسٹر جسٹس اسٹوری صاحب کی رائے کے موافق معمولی غفلت وہ ہوسکتی ہے جسمین عظیم ہوشیاری کی کمی ہو اور عظیم غفلت وہ ہے جسمین کمی جزوی غفلت کی ہو یہ پچھلی تعریف (قانون سول) کے موافق ہے جسکے بموجب ہوشیاری کے تین درجہ ہین اور اسی طرح تین درجہ قصور اور غفلات کے ہین یعنے۔ عظیم۔ معمولی۔ جزوی۔ (۱)

امانت کی کچھ ہی غرض ہو خواہ امانت کنندہ یا امین کے فائدہ کے واسطے ہو خواہ عنایتانہ ہو یا نہو۔ ہر ایک صورت مین معمولی ہوشیاری کا قاعدہ متعلق ہوتا ہے۔ عدالتون کو اسدفعہ کے متعلق مقدمات کے فیصلہ کرنے مین اس بات کا خیال کرنا چاہیے کہ معمولی غفلت کا آدمی اُن حالات کے اندر ایسی اس بات کی نسبت کیا کرتا۔ اسلیے عدالت کو اُس سوسایٹی کی حالت کو عام کاروبار زندگی کو اور خطرات جو خاص اُسوقت ہوے ہون اور وہ درجہ حفاظت کا جسکی ضرورت ہے ان سب باتون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ یہ واقعہ کہ امین کا اسباب ایسے وقت کھو یا گیا یہ کافی وجہ اُسکو غفلت سے بچانے کے واسطے نسبت امانت کنندہ کے مال کے نہین ہے۔

ایک امین عموماً اس شی کی حفاظت کا جو اُسکے قبضہ مین رکھی گئی ہے اپنے تئین ذمہ دار نہین بناتا اور اگر ان اشیا کے محفوظ رکھنے کے واسطے وہ معمولی تدابیر کام مین لاوے تو ذمہ دار نہین کیونکہ اُن اشیاء کو اُن حالات سے نقصان پہونچا جنپر کہ اُسکو کسی طرح کا اقتدار حاصل نہین ہے جیسا کہ دفعہ ۱۵۲۔ قانون معاہدہ مین حکم ہے۔

دفعہ ۱۵۳۔ قانون معاہدہ مین یہ حکم ہے اگر امین نسبت مال اماتنی کے ایسا فعل کرے جو خلاف شرائط امانت کے ہے تو اُس فعل سے حسب مرضی امانت دہندہ کے

---

(۱)۔ دیکھو اسٹوری صاحب کی کتاب امانت ضمن ۱۷، و ۱۸۔

معاہدۂ امانت فسخ ہوجائیگا۔

یہ اصول امانت کنندہ کی حمایت کی غرض کے لیے ہے یعنے جس غرض کے واسطے امانت دیجائے اُسی طریقہ پر کام مین لائی جاوے جو امانت کی شرائط کے موافق ہو اور جو فعل برخلاف شرائط امانت ہے تو ایسی صورت مین امانت کنندہ امانت کو ختم کرسکتا ہے تو وہ کسی خاص غرض کے واسطے جو کہ ختم نہین ہوئی ہو دی گئی ہو یا ایک مقررہ میعاد کے واسطے جو ختم نہوئی ہو یہ ضمن انتظام جائداد مرہونہ سے متعلق ہے اور اصول سابقہ پر مبنی ہے چنانچہ میکفرسن صاحب تحریر کرتے ہین کہ رہن کے بعد گو مرتہن دخیل حقیت ہوا ہو پھر بھی راہن کی حقیت ملکیت باقی رہتی ہے کوئی فریق خواہ راہن یا مرتہن دخیلکار کیون نہو بطور راہن جائداد کے متصور ہوتا ہے نہ بطور اصل مالک کے بلکہ اُسکی حقیت دوسرے کے تابع ہے راہن کو باین علم دخیلکار رہنا چاہیے کہ وہ جائداد مرتہن کو ملیگی اور جس جائداد کو راہن نے بطور ضمانت رہن رکھ کر مرتہن سے روپیہ لیا ہے اُس حقیت رہن مین کچھ نقصان لاحق نہو گا مرتہن دخیل بطور رہن دار راہن کے امور لوازم جائداد کے اچھی طرح تعمیل و سربراہ کاری کا پابند ہے اور اُسکو تصرف جائداد رہن مین ہوشیاری کا خیال ضرور ہے اور وہ منافع جائداد سے اپنا دین ادا کرنے کا مجاز ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ تلف ہوجانا جائداد کا بوجہ سبب اتفاقی کے وقوع مین آیا یعنے مال گودام بوجہ آتش زدگی تلف ہوگیا مفر استحقاق مدعی مرتہن دخیلکار نسبت دلاپانے زر رہن واجبی کے نہین ہے۔ (۲)

شرح ضمن (ب)۔ اس ضمن کا یہ مطلب ہے کہ مرتہن جائداد پر قابض ہو تو

(۱)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۶۶۔

(۲)۔ سلسلۂ مدراس جلد ۲۔ حصہ ۱۱۔ صفحہ ۱۸۰۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۲ جولائی سنہ ۱۸۷۹ء۔ نیکٹیشر بنام کیسو شنیٹی۔

اُسکو لازم ہے کہ تحصیل زرلگان اور منافع مین کوشش بلیغ کرے یعنے جائداد مرہونہ کی مرتہن قابض کا فرض ہے کہ کاشتکاران سے جو باقی واجب الادا ہو حاصل کرے اگر وہ باقی اُسکی غفلت سے ادا نہو تو وہ بوقت حساب اُسکا ذمہ دار ہوگا - (۱)

جیسا کہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ لگان ڈگری راہنان کے ڈگری بیجا ہوئی ہے کیونکہ ادا کرنا اُسکا ہر وقت راہنان کے اختیار مین تھا لیکن لقایا ڈگری اسامیان کی ڈگری اس سبب سے نہین ہوسکتی کہ یہ بات ثابت نہین ہوئی کہ یہ باقی کوشش قرار واقعی سے وصول نہین ہوسکتی تھی - خود مرتہنان قابض دیہ ہین اور لگان وصول کرنے کا اختیار رکھتے ہین - (۲)

شرح ضمن ج - میکفرسن صاحب اپنے قانون رہن کی دفعہ ۱۳۲ مین تحریر کرتے ہین کہ کل اراضی خزانۂ سرکار کے لیے ذمہ دار ہے اور اراضیات پر کوسی قسم کی ذمہ داری ہو مالگزاری سرکار سب سے پہلے واجب الادا ہوگی لہذا اگر کوئی اراضی فی الواقع رہن کیجاوے تو اُسکی مالگزاری سرکار وضع ہوکر جو باقی بچے اسی قدر حق مرہون متصور ہوتا ہے نظر بران جو شخص بطور مالک اُسپر دخیلکار ہو اور اُسکا نام بطور مالک رجسٹر صاحب کلکٹر مین درج ہو اُسپر واجب ہوتا ہے کہ اراضی مذکور کا مالگزاری سرکار ادا کرے اور اگر اُسکے نہ دینے کے سبب کوئی ہرج واقع ہو تو اُسی کو اُس نقصان کا متحمل ہونا ہوتا ہے -

جبکہ رہن نسبت ایسی جائداد کے جسکی نسبت پٹہ ادا ہوا ہو اور مرتہن کو ایسے حالات مین قبضہ دیا گیا ہو جو بمنزلۂ انتقال حق پٹہ دار کے ہون تو مرتہن ادا سے کرایہ کا ذمہ دار ہے لیکن جب مرتہن قابض ہو اور اُسکا نام زمیندار کی کتابون مین بطور کرایہ دار کے

(۱) - صدر دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۵۴ء صفحہ ۱۵۹ -

(۲) - الہ آباد جلد ۷ حصۂ ا صفحہ کتاب اردو ۴۲۸ نمبر ۱۵۰۳ - مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۸۵ء چھوٹے لال بنام کالکا پرشاد -

درج ہو تو بیشک وہ ذمہ وار ادا ے کرایہ کا ہوگا علاوہ برین مرتہن ذخیل کو چوکیدار
اور پٹواری وغیرہ کی تنخواہ دینی پڑیگی ان مادون مین مرتہن بطور قائم مقام اصل
مالک کے مال واجب گورنمنٹ کا ذمہ دار تصور کیا گیا ہی - (۱)

اور بصورت عدم ادا ے کے جو نقصان ہوگا وہ اُسکو برداشت کرنا پڑیگا بنابران
اگر راہن کے قبضہ مین سے زمین اجلت بقایا ے لگان نیلام ہو جائے تو مرتہن کا استحقاق ہے
کہ باقی مالگزاری کلکٹر کو ادا کر کے زمین کو بچا لے - (۲)

ایسا ہی جہان کہ ایک مرتہن نے بنام راہن ایک ڈگری بغرض استقرار کفالت
جائداد ہا ے مرہونہ کے حاصل کی اور کلکٹر نے قبل ارجاع نالش ہذا کے حساب
جائداد مرہونہ کو جملہ مطالبہ جات سے بری بعلت بقایا ے مالگزاری سرکار کے نیلام
کر دیا تھا اور زر فاضل نیلام بعض دائنان راہن نے قرق کرایا نالش دوم مرتہن
بنام دائنان قارق مین یہ قرار پایا کہ اندر ڈگری رہن مشعر استقرار کفالت جملہ
جائداد ہا ے مرہونہ کے کل زر فاضل جو اُسوقت کلکٹر کے قبضہ مین تھا داخل ہو گیا
کیونکہ اُن رقوم زر نقد کو فیما بین مرتہن اور دائنان قارق کے ایسا سمجھنا چاہیے
کہ گویا بجا ے جائداد مرہونہ کے ہین - (۳)

مرتہن ایک تعلقہ پٹی نے کچھ روپیہ بنظر روکنے نیلام اس تعلقہ کی بابت باقیات
لگان زمینداری کے ادا کیا تجویز ہوئی کہ یہ روپیہ ادا کرنا برضا و رغبت نہین تھا اور
اس صورت مین بھی ایسا تصور نہین کیا جا سکتا کہ مرتہن نے بذریعہ اقرار مندرجہ اپنے

(۱) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۰۳ - ۳ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۴ -
کنھیالال بنام رستو جینی داسی -

(۲) - ۶ - ۱ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۲۳ دفعہ ۷ - ایکٹ ۱۱ - ۱۸۵۹ع

(۳) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۴۲ - کرسٹو داس کنڈو بنام رام کنت راے

رہن نامہ کے اپنا استحفاظ اس نقصان سے کرلیا ہو کہ جو ایسے نیلام سے پہونچے - (۱)

اور اگر جائداد بذریعہ بیع بالوفا رہن ہو کے راہن کے قبضہ مین رہے اور بعلت بقایاء مالگزاری نیلام ہو جائے تو مرتہن زر رہن مع سود کا دعوے راہن پر کرسکتا ہے بجاے اسکے کہ کوئی اور کارروائی کرے جو دوسری صورت مین کرتا - (۲)

دوسرے طریق پر ایک مرتہن رہن انتفاعی جو قابض جائداد مرہونہ کا تھا اُسنے بایام دخیلکاری اپنی مین مالگزاری سرکار کو بقایا مین ڈال دیا اسواسطے کلکٹر نے جائداد کو چند روز کے واسطے اجارہ پر دیدیا قرار پایا کہ مرتہن اُن ایام کا جسوقت کلکٹر دخیل تھا محاصل کا ذمہ دار ہے - (۳)

اور رہن انتفاعی کا مرتہن جب تک کہ دخیل ہے ذات راہن پر سرکاری مالگزاری کی بابت جو اُسنے ادا کی دعوے نہین کرسکتا اگرچہ ایسی ادائگی بوقت حساب جمع کیجائیگی مرتہن کو کچھ استحقاق جداگانہ نالش کرنے کا نہین ہے جب تک کہ وہ دخیل ہے - (۴)

ازروے شرائط دستاویز رہن انتفاعی کے راہن نے ذمہ داری اُس ایزادی کی اپنے ذمہ لی جو بوقت بندوبست کے مطالبہ سرکاری مین ہو زمانہ دوران رہن مین مرتہنان نے بدین بیان کہ ہمکو بابت ۱۲۸۰ لغایت ۱۲۸۱ فصلی کی ایک رقم امن ند مالگزاری سرکاری سے زیادہ دینی پڑی جو رہن نامہ مین مندرج ہے راہن پر نالش واسطے دلا پانے زر زائد مذکور دائر کی کہ ازانجا کہ حسب شرائط رہن نامہ تصفیہ حساب کا مقصود نہ تھا نہ ضروری تھا اور

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۵۲۹ - مہیش چندر بنرجی بنام رام پرسنو چودھری -

(۲) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۴۶ء صفحہ ۳۶۸ -

(۳) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۵۲ء صفحہ ۷ -

(۴) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۰۴۳ - صدر عدالت دیوانی ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۴۶ وصدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۲ء

چونکہ دستاویز مذکور مین کوئی ایسی شرط نہین ہے کہ تصفیہ کسی روپیہ کا جو مرتہنان علاوہ اُس مطالبہ سرکاری کے اداکرین جو بوقت تحریر دستاویز مذکور تھا میعاد رہن کے ختم ہونے کے وقت ملتوی رکھا جاوے لہذا نالش قبل از وقت نہین ہے اور سماعت ہوسکتی ہے۔ (۱)

لیکن مرتہن صرف اپنے ایام مقابضت مین باقی پڑنے کا ذمہ دار ہے تمام باقیات جو اُسکے رہن سے پیشتر پڑی ہون وہ راہن اداکریگا مرتہن کے قابض ہونے کی حالت مین کلکٹر نے جائداد کو اجارہ پر دے دیا مرتہن کی کوئی غفلت یا قصور ثابت نہوا لیکن ایک پورانی باقی مین جو رہن سے پہلے پڑی ہوئی تھین مرتہن نے کچھ عرصہ بعد باقی کو ادا کیا جسپر کلکٹر نے دس سال کے واسطے اُسکو عطا کیا تجویز ہوئی کہ مرتہن میعاد مذکور مین حساب دینے کے بغیر جائداد کے محاصل پر قابض ہوسکتا ہے کیونکہ وہ باقی مالگزاری کا ذمہ دار نہ رہنے کی صورت مین مالگزاری ادا کرنے کے سبب سے اُن اشخاص غیر کی طرح شمار ہوگا جو دیگر اشخاص باقی مالگزاری ادا کرنے کی حالت مین متصور ہوتے ہین (۲)

ایک کھاتہ درپٹی رہن کیا گیا اور مرتہن کا قبضہ نہین تھا پٹی دار کے ذمہ باقی پڑی اور مرتہن نے ادا کرکے کھاتہ کو نیلام سے بچایا تجویز ہوئی کہ ایسی ادائگی کا پٹی دار ذمہ دار نہین ہے لیکن وہ اپنی درپٹی دار راہن سے عمدہ استحقاق وصول کرنے کا رکھتا ہے (۳)

اگر مرتہن بموجب حکم لقایاء مالگزاری واسطے بچانے جائداد مرہونہ کے نیلام کے ادا کرے تو راہن کے حساب مین اسی طرح جمع کرسکتا ہے جیسا کہ اُسنے زر رہن دیا تھا۔ (۴)

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۹۳۔ نگال وغیرہ بنام سلیمان شکوہ گارڈنر۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۷۔

(۳)۔ صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۱۹۵۔

(۴)۔ ۱۱ مورس انڈین اپیل صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳۔ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۱۵۵۔

اگر اجمالی شریک مالگزاری سرکار تمام کے واسطے ادا کرے تو وہ بحصۂ مناسب اُنپر جنپر اُسکا ادا کرنا فرض تھا ذمہ داری عائد کرسکتا ہے اور ایک مرتہن جسنے تمام علاقہ کی بابت مالگزاری ادا کی ہو اُس حصہ کی بابت جو دوسرون کے قبضہ مین ہے حالانکہ وہ فقط اپنے حصہ کی مالگزاری ادا کرنے کا ذمہ دار تھا تجویز ہوئی کہ مرتہن اشخاص غیر سے جنھون نے ادائگی مین قصور کیا دلاپانے کا مستحق ہے۔ (۱)۔

لیکن جہان کہ ایک شریک تمام محال کی بابت مالگزاری سرکار ادا کرے اور اشخاص قابض حصص داخل ہین جبکہ مالگزاری ادا کی گئی لیکن بعد ازان معلوم ہوا کہ وے بیجا طور پر دخیل ہین اور اُنکے حصص کی نسبت ایک فریق سوم کا حق ثابت ہوکر ڈگری ہوئی اور بموجب ڈگری کے قبضہ حاصل کیا تجویز ہوئی کہ شریک مذکور نے اُنکے حصص کی مالگزاری دی ہے فریق سوم اُسکا ذمہ دار نہین ہے کیونکہ مالگزاری ادا کرنے کے وقت وہ دخیل نہ تھا۔ (۲)

نالش واسطے دلاپانے مالگزاری سرکار کی جو مدعا علیہ پر ادا کرنی لازم ہے لیکن جسکو مدعی نے کل جائداد کے نیلام سے محفوظ رکھنے کے لیے ادا کیا درصورتیکہ مدعی استدعا کرے کہ زر مذکور جو ادا کیا گیا اُس جزو کی بابت جسکی بابت نامبردہ نے اُسے ادا کیا ایک بار قرار دیا جاوے تابع مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع کے ہے۔ (۳)

لیکن اِس اصول کے صحیح ہونے مین شک کیا گیا ہے کہ آیا جس حصہ کی بابت ایک شریک نے مالگزاری ادا کی ہے اُس سے وصول کرنے کا حق مقدم ہے چنانچہ ایک شخص ... چندر پرگنہ عالم پور مین ایک حصہ کا مستحق تھا قبل اسکے کہ اُسکو قبضہ ملے کل علاقہ کی

(۱) - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۷ - فل بنچ۔

(۲) - صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۶۰ع صفحہ ۴۴۔

(۳) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۶ - صفحہ ۷۴۹ - رام دت سنگھ بنام ہرکھ نراین سنگھ۔

مالگزاری سرکاری واجب الادا ہوگی کھلت اپنے حصہ کی مالگزاری ادا کرنے سے قاصر رہا اُسکے شریک کامن نے بغرض محفوظی علاقہ کے علاقہ کی کل رقم واجب الادا میباقی کردی اور بعد ازان کھلت پر اس روپیہ کی بابت نالش دائر کی اور بالآخر ڈگری حاصل کی بعد ازان اس ڈگری کی نسبت ایک شخص رتینسر کو حق حاصل ہوا اور پرگنہ عالم پور کالی پرسنو گھوس کے قبضہ مین آیا رتینسر نے حکم اجراء ڈگری کا بمقابلہ کھلت کی جائداد کے حاصل کیا اور ڈگری کو ہائی کورٹ مین منتقل کرا کر بنام کرسٹو دہنی بیوہ کھلت اور اسکے پسر کے مکان مسکونہ واقع کلکتہ کو قرق کرا کر ڈگری جاری کرائی اسکے بعد بیوہ اور پسر نے واسطے تعین کرانے حصہ کھلت واقع عالم پور بنام کالی پرسنو گھوس نالش ہذا دائر کی اور درخواست کی کہ ڈگری کالی پرسنو سے ادا کرانے مقدار قیمت حصہ عالم پور بایفاء ڈگری رتینسر کی صادر کیجائے تجویز ہوئی کہ اسقدر نالش بحال نہین ہوسکتی جسقدر کہ اُس ڈگری کے روپیہ کا مطالبہ عالم پور کے اوپر قائم کرنے کا قصد کیا گیا۔ (۱)

ایک شخص نے جو نیک نیتی سے اپنے آپ کو مرتہن یقین کرتا تھا لیکن اُسنے اپنے آپ کو ایسا ثابت نہ کیا (کیونکہ وہ ثابت نکر سکا مختارنامہ کو جسکی روسے دستاویز رہن حاصل کی تھی) مالگزاری سرکار کو بغرض محفوظی جائداد کے نیلام سے ادا کی تجویز ہوئی کہ اگرچہ وہ اپنا رہن ثابت کرنے مین ناکام رہا ہے ادائگی جو اُسنے کی وہ مفت نہین تھی اور وہ استحقاق رکھتا ہے کہ اُس راہن سے وصول کرے جسکی طرف سے یقین رکھتا تھا اور جسکے فائدہ کے لیے اُسنے ادا کی۔ (۲)

جہان کہ اراضی رہن تھی اور دوران قبضہ مرتہن مین بموجب ایکٹ نمبر ۲ ۱۸۶۴ء مدراس لبقایاء مالگزاری کی علت مین نیلام ہوگئی اور نیلام مذکور مین مرتہن نے

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۴۰۲ - کرسٹو موہنی داسی بنام کالی پرسنو گھوس -

(۲) ۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۲۶ -

خریدکی تو ایسے نیلام سے راہن کا حق انفکاک رہن زائل نہین ہوجاتا - (۱)

ایک نیلام بعلت بقایاء مالگزاری کے پچاس سال بعد جسکا خریدار مرتہن تھا راہن نے واسطے بچانے قبضہ کے بدین بیان نالش کی کہ تعلق راہن و مرتہن ابتک موجود ہے تجویز ہوئی کہ پچاس سال گذر گئے ہین کوئی اعتراض نہین ہوا اور راہن اور اُسکے قائم مقام اگروہ کوشش کرتے تو نیلام سے ناواقف نہ رہتے نالش اب زائد المیعاد ہے - (۲)

ایک رہن انگریزی نمونہ پر تھا اور راہن قابض تھا بایام دوران قبضہ کے مرتہن کو بارادۂ فریب دینے کے مالگزاری سرکاری ادا کرنے مین قصور کیا اور بوقت نیلام بطور بینامیدار جائداد کو خود خرید کیا عدالت نے رائے دی کہ ایسا مجرا چالچلن سے کہ راہن زیر دفعہ ۴۰۵ تعزیرات ہند قابل مواخذہ ہے - (۳)

شرح ضمن (د) - مرتہن قابض جائداد کا فرض ہے کہ مکانات کی ضروری مرمت کرتا رہے جسکی بابت اخراجات مع سود اُسکو مجرا دی جائیگی - (۴)

اسی طرح کتاب سمڈری ایکوئیٹی جورسپروڈنس کی دفعہ ۱۰۱۶ مین یہ قاعدہ تحریر کیا گیا ہے کہ مرتہن جائداد مرہونہ کے قائم رکھنے اور تمام ضروری مرمت کرنے کی بابت عوضانہ پاویگا لیکن عام بہتری اور ترقی جائداد کے واسطے جو اُسنے بغیر اجازت و رضامندی راہن کی ہونگی اور جنسے قیمت جائداد کی بڑھ جاوے اُسکو عوضانہ نہ دلایا جاویگا خصوصاً جبکہ وہ ترقیان اور بہتری اس قسم کی ہو جس سے راہن کے اختیار یا حق فک الرہن مین نقص عائد ہوتا ہو لارڈ لانگ ڈیل صاحب نے بمقدمہ لنڈن بنام ہو پر محولہ جلد ۹ -

---

(۱) - ہنٹرین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ جنتی لکشما پا بنام پرو باندی بیڈاریا -

(۲) - مارشل کلکتہ ہائیکورٹ رپورٹ صفحہ ۳۹۱ -

(۳) - ۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۰ -

(۴) - جلد ۹ - ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی صفحہ ۴۸۸ -

ین رپورٹ صفحہ ۲۴۶ فرمایا کہ مرتہن کو استحقاق نہین ہے کہ جائداد مرہونہ کو نجوبی
ت کرے اور جائداد پر راہن کے حقوق محفوظ رکھنے کے واسطے جسقدر روپیہ مطلوب ہے تاقے
لے سوائے اور زیادہ خرچ کردے جس سے راہن کو اُسکے چھڑانے کا مقدور نرہے (۱)

اسی طرح بمقدمہ ایرا نبہ بنام رام داس آگرہ ہائیکورٹ نے حکم دیا کہ اگرچہ ایک مرتہن کو
اقرارنامہ راہن سے ایسی تمام رقوم مجرا لینے کی اجازت نہو جنکو وہ جائداد مرہونہ کی
اور مرمت مین صرف کرنا مناسب خیال کرے اور خواہ ایسا خرچ بمرضی خود یا بہ تعمیل
کاری جسکے کرنے کا وہ قانوناً پابند کیا ہو تاہم ضروری و مناسب اخراجات جائداد مرہونہ کو
ن سے مجرا لے سکتا ہے اور راہن بھی ایسے خرچ کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا جسکو
ے خود بھی کرنا اور لگانا پڑتا۔ (۲)

بموجب عام قانون کے مرتہن ایسی ترقیات کی بابت جو بلا رضامندی راہن کے
ہون ادائگی کا دعوے نہین کرسکتا لیکن جہان مرتہن ایک ایسے شخص کی حیثیت مین جو
ـ نیتی سے تین سال تک اپنے آپ کو مالک بدین الیقین سمجھتا رہا ہو کہ اُسکے لیے بیع بالوفا
بل بیع کرنے کی تدابیر کرنے کی ضرورت نہ تھی اور جو مابین عرصہ تین سال مذکور جائداد
اپنی ملکیت کے استعمال مین لاتا رہا ہے اور مدعی نے جو اُسکے پاس رہتا رہا تھا نابردہ کو
سی اعتراض کے ایسا کرنے دیا تو ایسی صورت مین مرتہن تمام ترقی حیثیت کا جو مناسب
ستحق ہے۔ (۳)

ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوئی کہ جو روپیہ مرتہن اپنی سمجھ سے
سب جانکر بابت مرمت و ترقی جائداد مرہونہ کے خرچ کرے اُس سب روپیہ کا بذمہ

(۱) - قانون معاہدہ ایڈیسن صاحب صفحہ ۲۶۰ -

(۲) - رپورٹ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۱۰۸ - جلد ۲ -

(۳) - نمبر ۱۲۳ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۶۳ء -

راہن عائد کرنا مرتہن کا بلا قرارداد روا نہین ہے خواہ وہ روپیہ مرتہن خود اپنی خوشی سے یا بموجب حکم کسی حاکم کے جسکی تعمیل اُسکے اوپر قانوناً لازم ہو خرچ کرے مگر مرتہن خرچ ضروری راہن پر عائد کرسکتا ہے یہ امر کہ خرچ ضروری کیا ہے ہر مقدمہ کے حالات خاص پر موقوف ہے۔ (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ وہ عمارت جسکے صرف کا مدعاعلیہم روپیہ واپس چاہتے ہین وہ جائداد مرہونہ مین اُنھون نے مفت بلا مرضی راہنون کے بنائی اور علحدہ مستفید ہوتے رہے یہ بھی صاف ہے کہ عمارت کسی طرح پر واسطے قائم رکھنے یا انتفاع جائداد مرہونہ کے ضروری نہ تھی جسکی وجہ سے مرتہن مستحق معاوضہ کے ہون۔ (۲)

شرح (۵)۔ مرتہن کو جو جائداد مرہونہ پر قبضہ رکھتا ہو اختیار نہین ہے کہ اُسکی لکڑی کاٹے یا اور طرح پر اُسکو ضائع کرے یا ایسا فعل کرے جس سے جائداد تلف ہوجائے یا اُسکو نقصان دائمی پہونچے۔ (۳)

اگر مرتہن دخیلکار اس نیت سے مالگزاری باقی رکھے کہ نیلام زر مالگزاری مین خود خرید ہونگا اور بعد اُسکے خود خرید کرے تو وہ حق مالکیت کا مستحق نہوگا کیونکہ ایسے شخص کو مہتمم جائداد نہین کیا جاسکتا جو بحیثیت مرتہن یا مہتمم دخیلکار رہکر بذریعۂ فریب و مغالطۂ حقیت جائداد حاصل کرے بلکہ مرتہن نے جو روپیہ دیا ہو اُسکو راہن ادا کرکے جائداد کو واپس کرلیگا۔ (۴)

(۱)۔ نظیر ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹۱۔ کتاب اردو صفحہ ۱۸۱۔ کتاب انگریزی مورخۂ ۱۴ مارچ ۱۸۷۶ء امیراللہ بنام راداس۔

(۲) نمبر ۹۱ سنہ ۱۸۸۳ء مورخۂ ۱۰ اگست سنہ ۱۸۸۳ء شمو بنام عبدالواحد وکیلی نوٹ مطبوعۂ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۵۰۰۔ کتاب اردو۔

(۳)۔ بل نمبر ۲۔ دفعہ ۴۴ مندرجۂ گزٹ ۲۵ مئی ۱۸۸۰ء و بل نمبر ۳ کی دفعہ ۴۱ مندرجۂ گزٹ ۲۴ مئی ۱۸۸۱ء

(۴)۔ دفعہ ۲۴۲ و ۲۴۳۔ مارٹگیج میکفرسن صاحب اردو۔

قانون دادرسی خاص کی دفعہ ۵۴- مین یہ حکم ہے کہ دوامی حکم امتناعی بایں غرض صادر ہوسکیگا کہ جو پابندی بحق سائل صریحاً یا معناً ضروری ہو اُسکا نقض نہ کیا جاوے - جب ایسی پابندی معاہدہ سے پیدا ہوتی ہو عدالت رعایت قواعد اور احکام مندرجۂ باب ۲- ایکٹ دادرسی کی کریگی - جب مدعا علیہ مدعی کے حق متعلق جائداد یا جائداد سے متمتع ہونے پر دست اندازی کرے یا دست اندازی پر آمادہ ہو تو عدالت کو جائز ہے کہ دوامی حکم امتناعی صورت ہائے مفصلۂ ذیل مین صادر کرے -

(الف) جب مدعا علیہ مدعی کی طرف سے جائداد کا امین ہو-

(ب) جس حالت مین کہ کوئی ذریعہ تحقیق اس امر کا نہو کہ دست اندازی سے فی الواقع کیا نقصان ہوا یا ہونے کا احتمال ہے-

(ج)- جبکہ وہ دست اندازی اس قسم کی نہو کہ معاوضۂ زرنقد سے اُسکی دادرسی کافی نہوتی ہو-

(د) - جبکہ گمان غالب ہو کہ معاوضہ بذریعۂ زر نقد بابت دست اندازی کے نہین مل سکتا ہے-

(ہ) - جبکہ حکم امتناعی مقدمات کے تواتر کے انسداد کے لیے ضرور ہو-

تشریح اس دفعہ کی اغراض کے لیے نشان تجارتی بھی مال ہے- (۱)

پس اس دفعہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرتہن قابض کوئی ایسا فعل کرے جس سے جائداد کے تلف یا نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو تو راہن اُسکی نسبت حکم امتناعی حسب دفعہ مذکور صادر کرا سکتا ہے - بموجب قانون مروجہ اس ملک کے ایک مرتہن قابض جائداد مرہونہ امانت دار کے درجہ پر ہوتا ہے اُسکو جائداد مرہونہ اسطرح استعمال مین لانی چاہیے کہ وہ پھر راہن کی جائداد ہو جانے کے قابل رہے اور کوئی امر ایسا

(۱)- دفعہ ۵۴ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۷ء قانون دادرسی خاص -

ضمانت کے گھٹانے کو جسپر کہ اُسنے روپیہ قرض دیا ہے اپنی طرف سے ظہور مین نہ آنے دے
اس مقدمہ مین جائداد مرہونہ ایک چھپردار مکان تھا اس مکان کو بے مرمت چھوڑ دینا
اور اُسکو ناقابل بود و باش کر دینا اُس ضمانت کے گھٹانے مین داخل ہوتا ہے جسپر
روپیہ قرض دیا گیا تھا اور راہن کو اُسکے محاصل سے قرض ادا کرنے سے روکنا تصور
کیا جاتا ہے۔ (۱)

ایک راہن مرتہن سے اور مرتہن در مرتہن سے یا کسی دوسرے شخص سے جو اس
فعل مین شریک ہو نقصان پھیر پانے کا مستحق ہے جو بایام قابض رہنے کے مرتہن یا
شخص دیگر سے جو کسی فعل سے جائداد کو نقصان پہونچے۔ (۲)

اسی طرح بذریعہ کاٹنے درخت کے جائداد مرہونہ کی نسبت نقصان عائد ہونے پر
راہن اُنپر دعوے کر سکتا ہے۔ (۳)

لیکن جن اشخاص سے ایسا نقصان ہو وہی اُسکے ذمہ دار ہونگے واسطے اُس
نقصان کے ذمہ دار نہین ہے جو اُسکے ایام دخیل رہنے سے پیشتر ہوا ہو۔ (۴)

ایک اراضی کے مرتہن رہن انتفاعی نے راہن پر اُس روپیہ کی بابت نالش
دائر کی جو بروے رہن واجب الوصول تھا راہن نے ظاہر کیا کہ مرتہن نے نقصان
پہونچایا ہے اور وہ ذمہ دار ادا کرنے معاوضہ کا مجکو ہے جسکی بابت اُسنے دعوے
کیا کہ مجرا کیا جاوے قرار پایا کہ بروے دفعہ ۱ ایکٹ ۱۸۵۹ء ایسے معاوضہ کی رقم مجرا نہین ہوسکتی۔ (۵)

(۱) جلد ۹۔ ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی صفحہ ۲۸۸۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۳ء صفحہ ۴۳۶۔

(۳) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۶ء صفحہ ۱۔

(۴)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۵۳ء صفحہ ۲۳۶۔

(۵)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۵۲۔ رگھوناتھ داس بنام اشرف حسین خان۔

مگر اس سے پہلے ایک مقدمہ مین یہ بھی تجویز ہوا تھا کہ اگر یہ ثابت کرایا جاوے کہ مدعا علیہم مرتہن درخت قطع کرکے لے گئے اور بموجب طریقۂ معہودہ زرقیمت مجرا دینے سے انکار کیا تو مدعیان کو مدعا علیہم سے اس نالش فک الرہن مین قیمت اُسکی مجرا دلانا چاہیے (۱)

شرح ضمن (د) - یہ ضمن جدید ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر مرتہن نے جائداد مرہونہ کا واسطے محفوظی نقصان آتش زدگی بیمہ کرایا ہو تو اگر آتش زدگی سے کچھ نقصان یا خسارہ پڑے تو مرتہن کو لازم ہے کہ وہ روپیہ جو کچھ بیمہ سے حاصل ہو یا جزو اُسکا جسقدر کہ جائداد کے از سر نو درست کرنے مین صرف ہو لگا دے یا اگر راہن ایسی ہدایت کرے تو زررہن کے گھٹانے یا بیباق کرنے مین لگا دے۔

شرح ضمن (ز) - مرتہن دخیل ہر حالت مین حساب دینے کا ذمہ دار ہی اور راہن بھی نہین (۲) جبکہ از روے شرائط رہن نامہ مرتہن کا یہ فرض ہے کہ راہن کو محاصل جائداد کا حساب بنانا اُسکے ذمہ ہے تو اُسے چاہیے کہ تمام اخراجات اور آمدنی متعلقہ جائداد کا حساب مرتب او رصحیح رکھے اور اگر وہ ایسے کرنے مین غفلت کرے تو عدالت یہ قاعدہ برتے کہ مرتہن کے خلاف ہو جائے اور تمام مشتبہ امور کو بحق راہن تجویز کرے - (۳)

لیکن راہن کی طرف اسقدر رجوع نہ کرے کہ اُسکے تمام بیانات کو جو مرتہن کے برخلاف ہون ضرور بالضرور راست و درست سمجھ لے - (۴)

مرتہن سے حساب طلب کرانے سے یہ بات ظاہر کرانی ہے کہ اُسنے کیا وصول کیا ہے کس قدر خرچ جائداد مرہونہ سے کسقدر میعاد یا زمانہ مین ساتھ کسقدر نقصان اور فائدہ پر جائدا

---

(۱) - نظیر ہائی کورٹ الہ آباد صفحہ ۳۰۵ - کتاب اردو صفحہ ۲۶۳ کتاب انگریزی مورخہ ۱۰ - فروری ۱۸۷۶ء دریاؤ بنام مہرسنگھ

(۲) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۶۶ -

(۳) - ۶ - ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی صفحہ ۱۲۷ -

(۴) - ۹ - ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی صفحہ ۲۷۶ -

ساتھ کن ضروری وضعات یا منہائیوں کے اور پھر کیا باقی رہتا ہے بطور اصل نفع کے جو واسطے بیباقی رقم واجب الادا بموجب معاہدۂ رہن بطور اصلی و اصلات کے تصور کیا جاتا ہے اور یہ حساب ایسا مفصل ہونا چاہیے کہ تائید اور ثبوت اور شہادت ایسی اُسکے واسطے پہونچ سکے جو مرتہن اپنے مقدمہ کے واسطے مکتفی خیال کرے اور جس سے معلوم ہو کہ قانون بھی ایسا حساب چاہتا ہے۔ (۱)

اگر مرتہن اپنا حساب پیش کرنے سے انکار کرے تو کمی پیداوار کا ثبوت اور طرح پر نہین دے سکتا۔ (۲)

جہان یہ قرار پایا ہے کہ کل محاصل بطور سود محسوب ہونا چاہیے تو وہان کوئی حساب مطلوب نہین ہوتا کیونکہ پھر مرتہن اپنے معاملہ کا نفع نقصان لیتا رہے لیکن جہان کہ مرتہن کو محاصل کا حساب دینا پڑتا ہے تو عدالت کو بطور قاعدۂ عام چاہیے کہ ہر ایک رقم جو مرتہن نے حساب مین بطور وصول درج کی ہو راہن کو مجرا دے اور مرتہن کو کوئی ایسی رقم اس دلیل پر متروک کرنے کی اجازت نہ دے کہ وہ ناجائز رسوم تھی جو نہین اوگاہی جانی چاہیے تھی لیکن اگر ایسی ناجائز رقمین حساب مین داخل کیجائین تو راہن کو اُنکے ثابت کرنے کی اجازت نہ دینی چاہیے اگر مرتہن اپنی اور آسامیون کے مابین کوئی بچولیا یعنے درمیانی شخص پیدا کرے اور اس سبب سے اصلی آمدنی مین کمی واقع ہو تو وہ کمی اُسکو خود برداشت کرنی ہوگی جمع مندرجۂ توزیع کے بموجب مرتہن کو حساب دینا چاہیے اور تا وقتیکہ وہ کل رقم مندرجۂ توزیع کے نہ وصول ہونے کی نسبت دلیل کامل پیش نہ کرے اصلی تحصیل کا حساب قبول نہین کیا جاسکتا جہان کسی رہن نامہ مین ایسی شرط درج کی گئی ہے کہ رعایا سے مرتہن کو جو خسارہ پڑیگا کچھ وجہ مقرری دیجاویگی تو اس شرط کی نسبت

(۱) - ویکلی رپورٹ فیصلجات دیوانی صفحہ ۱۰۲ -

(۲) - اصول قانون مارٹن صاحب صفحہ ۴۸۰ -

یہ ر لسے قرار پائی کہ اُسکا تعلق صرف اُس خسارہ سے ہوگا جو مرتہن کے مقدور سے باہر ہون اور اس لیا یا وکے پورا کرنے کے لیے یہ شرط متعلق نہ کیجائیگی جو دیدہ و دانستہ یا اپنی غفلت سے رعایا کے ذمہ رہنے دے۔ (۱)

رہن نامہ مورخہ ۱۸۶۰ء مین جو بابت ایسے مالکانہ کے تھا جو بابت میعاد بندوبست کے مقرر ہوا تھا یہ قرارداد ہوا تھا کہ مرتہن موضع کی جمع وصول کرے و مطالبہ سرکاری ادا کرے اور مالکانہ لیوے منجملہ جسکے ایک جزو بطور سود اُس روپیہ کے جو بشرح ایکروپیہ فیصدی فی ماہ قرض دیا ہے خود لیوے اور باقی یعنی مبلغ عما سے سالانہ بطور خرچ تحصیل کے اپنے پاس رکھے جو مالکانہ کہ زمانہ قرضہ مرتہن مین وصول ہوا اُسکا حساب سمجھانا قرار نہین پایا تھا۔ اگر یہ اقرار کوئی تدبیر اس بات کی تھی کہ مرتہن کو اس شرح سے زیادہ سود ملے کہ جسکا وہ اُسوقت مین قانوناً مستحق تھا تو وہ ازروے قواعد متعلق سود خلاف قانون کے (جو حسب آئین ۲۸ ۱۸۵۵ء ناصدور ایکٹ ۲۸ ۱۸۵۵ء نافذ ہے) کالعدم ہوتا اور حساب کے لیے جانے کا مانع نہوتا لیکن چونکہ عدالتہاے نے یہ تجویز کی کہ مبلغ عما سے سالانہ جو بہ نیک نیتی قرار پایا تھا کہ مرتہن کو بابت خرچ تحصیل کے دیا جاوے بحساب فیصدی مناسب تھا لہذا یہ تجویز ہوئی کہ اقرار مذکور کی نسبت صحیح طور پر یہ تصور کیا گیا کہ وہ جواب کافی ایسی نالش کا ہے جو اس قیاس پر مبنی ہو کہ کل زررہن یعنے اصل و سود ادا ہو جاویگا اگر حساب (خلاف اقرار) اس بناء پر لیا جاوے کہ مرتہن کے نام مبلغ عما سے یا بجاے اُسکے اسقدر رکہ جسقدر کی نسبت وہ یہ ثابت نکرسکے کہ تحصیل مین فی الواقع صرف ہوئی درج کیے جاوین۔ اگر تعداد زر موصولہ مرتہن کم و بیش ہوتی رہتی تو واسطے فیصلہ جواز اُس اقرار کے جو کیا گیا تھا حساب کا پیش کرنا ضروری ہوتا لیکن یہ نہین کہا جاسکتا کہ بذریعہ کسی اقرار کے مرتہن اس فرض سے

(۱) - ۲ - ویکلی رپورٹ فیصلہ جات دیوانی صفحہ ۱۵۰۔

کہ حسب دفعات ۹ و ۱۰ - آئین ۹۰ سنہ ۱۸۶۸ء حساب داخل کرے اپنی سبکدوشی حاصل نہین کر سکتا اور اس مقدمہ مین نامبردہ نے ایسا کیا ہے فقط وہ رقم جو نامبردہ کو علاوہ سود مقررہ قانون کے ملنے والی نہ تھی وہ ایک مستقل باقی تھی کہ جو بابت خرچ تحصیل کے رقم مناسب تجویز ہوئی ہے - (۱)

اگر بوقت لینے حساب کے نالش تفہیم حساب وانفکاک رہن مین یہ معلوم ہو کہ مرتہن کو زیادہ روپیہ ادا ہو گیا ہے تو دستور عام یہ ہے کہ اُسکو یہ حکم ہوتا ہے کہ باقی یافتنی راہن مع سود تاریخ ارجاع نالش سے ادا کرے - (۲)

دو اشخاص کے درمیان کچھ حساب تھا چنانچہ ایک شخص نے بعوض کسی قدر قرضہ بعض دیہات اپنے دوسرے کے پاس رہن کر دیے راہن نے بعض دیہات کا ٹھیکہ مرتہن کو دیا اور سالانہ منافع کا وہ مستحق ہوا اُسی زمانہ مین بعض دیہات راہن کے بقایا مالگزاری مین نیلام ہوئے اور بنواری لال نے خرید کیے راہن نے منسوخی نیلام دیہات مذکور کی نالش دائر کی اور بالآخر ڈگری پائی اس مقدمہ کی پیروی مین بھی روپیہ مرتہن کا صرف ہوا تھا مگر خاص کر تصفیہ حساب زر سود اصل یا اُس روپیہ کا جو منافع ٹھیکہ تھا یا جو عدالت مین پیروی مین خرچ ہوا تھا کچھ نہین ہوا مرتہن نے اپنے زر رہن کے دلا پانے کی نالش کر دی اُس مقدمہ مین راہن نے یہ جواب نہین دیا کہ وہ تصفیہ حساب کا قانوناً مستحق ہے یا انصاف چاہتا ہے کہ کل روپیہ کا تصفیہ ہو جائے بلکہ اُسنے یہ جواب دیا کہ بذریعہ ایک معاہدہ کے جو درمیان راہن اور مرتہن کے قرار پایا یہ ٹھہرا تھا کہ ٹھیکہ کا منافع زر قرضہ اور زر رہن مین مجرا ہوتا جاوے - یہ بھی راہن نے جواب دعوے مین لکھا تھا کہ بہت کچھ روپیہ منافع کا مرتہن کے ذمہ ہے اور زر رہن

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ - صفحہ ۵۹۳ - بدری پرشاد بنام مرلیدھر -

(۲) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۰۵ - جالوجی بنام جالوجی -

ہ باقی نہیں ہے ۔
اُسکی نالش وہ علیحدہ کریگا مگر عدالتین ماتحت سے یہ تجویز ہوا تھا کہ مرتہن اور
راہن کے درمیان کوئی اس قسم کا معاہدہ ہونا پایا نہیں جاتا اور مدعا علیہ مجاز
نش ہے اس زررہن کی ڈگری مین حقیت مدعا علیہ کی دائر نیلام ہوئی یہ بھی واضح ہوا
درحقیقت بہت روپیہ پانا راہن کا بابت منافع ٹھیکہ ذمہ مرتہن کے تھا حقیت
ر کا نیلام ہوگئی اور نیلام منظور ہوگیا اب یہ نالش منجانب راہن منسوخی کی مدین
ان ہے کہ یہ سب کارروائی بھی ہوئی وہ تصفیہ حساب کا مستحق تھا جسکی روسے
رہن کچھ باقی نہین نکلتا ہے راہن نے بمقابلہ مرتہن ڈگری منافع کی بھی حاصل کرلی تھی
تجویز اسمین شک نہین ہے کہ جو تعلق درمیان فریقین کے ہے اس اصول انصاف
نضی اسکا کہ ان جملہ حسابات کا تصفیہ ایک ہی وقت مین ہوجاتا اور راہن مستحق
ن امر کا تھا کہ وہ ایسے تصفیہ کے جو بر بنا انصاف مبنی تھا کرا پانے کی درخواست
مدمۂ نالش زررہن مین کرتا مگر چونکہ راہن نے اسطرحپر جواب نالش مقدمۂ سابق
ن نہین دیا اور اُس مقدمہ مین ڈگری ہو کر حقیت کا نیلام بھی ہوگیا تو اب اصول
ویز دو بارہ مانع نالش ہذا ہے اور دفعہ ۱۳ - ضابطۂ دیوانی عارض دعوے ہے
تہنان نے حقیت کو باجازت عدالت خرید کیا ہے تو ایسی حالت مین وہ امانتدار بھی
صور نہین ہوسکتے ہین جب عدالت سے اجازت ہوتی ہے تو اُس سے خریداری کی
قابلیت جو اور طور پر ڈگری دار کو قانوناً ہے زائل ہوجاتی ہے اور وہ بھی اسی حالت مین
خل ہوجاتا ہے جسمین کہ اور کوئی خریدار ہوتا ۔ (۱)
بسا اوقات اتفاق ہوتا ہے کہ رہن جائداد کی بابت پہلے جو روپیہ قرض
یا جاوے علاوہ اسکے اس رہن کے سبب سے مرتہن راہن کو اور بھی روپیہ بشرطیکہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۲ - مہابیر پرشاد سنگھ بنام میکنا گھٹن ۔

دیتا ہے کہ مابعد رہن کے جو روپیہ دیا گیا اُسکے واسطے بھی جائداد مرہونہ پر دعوے ہوگا۔ (۱)
ان صورتوں مین قرضہ سابقہ وحال مین جائداد کا مرہون ہونا متصور نہوگا لیکن باعتبار قرضہ مابعد کے جائداد مرہونہ پر ایک زائد لائن پیدا ہوتا ہے بشرطیکہ مراحتاً ایک ویسا کوئی اقرار ہو۔ (۲)
ہائیکورٹ نے قرار دیا کہ دائن کے جسکے پاس اراضی اُسکے مدیون کی رہن ہے بوجہ رہن مابعد لینے اراضی مذکور بعوض دیگر اراضیات بابت قرضہ مذکور کے اس رہن سے خواہ مخواہ دست بردار نہین ہوتا نہ اُسکے تقدم کو گھٹاتا ہے یہ امر کہ آیا پیشتر کا رہن شامل اور ساقط ہوجاتا ہے یا نہین نیت پر منحصر ہے۔ (۳)
یہ امر کہ آیا رہن اداشدہ قائم رکھا گیا یا وہ معدوم ہوگیا منشاء فریقین پر منحصر ہے یہ صرف اس امر سے کہ وہ ادا ہوگیا یہ امر طے نہین ہوتا کہ آیا وہ معدوم ہوگیا یا نہین صریح اظہار منشاء سے ایک نتیجہ یا دوسرا نتیجہ پیدا ہوگا اور بحالت نہونے ایسے اظہار کے منشاء ایک طور پر یا دوسرے طور پر مستنبط ہوسکتا ہے ایک رہن پر روپیہ دینے والے جو بوجہ اُسکے منجانب اپنے شخص کے عمل مین آیا تھا جسکو جزو کثیر جائداد مشمولہ رہن پر بار عائد کرنے کا اختیار نہ تھا بقدر مذکور ناجائز تھا استدلال کیا جو بموجب ایک پہلے اداشدہ رہن کے عائد کیا گیا تھا جو ایک دوسرے مرتہن کی جائداد کے حق مین عمل مین

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۳۴ و ۲۴۸ و ۶۰۷ و صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۱۲ و ۶۹۲ و ۶۷۴۔
(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۴ء صفحہ ۷۰۴ و صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی وشمالی ۱۸۶۸ء صفحہ ۱۴۳
(۳) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۳۰۔ گوکل ناتھ مسرنبام لالہ پریم لال و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۰۔ دولبھ داس جیون چند بنام لکشمین داس سیر و بھیچند و انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۴۔ گوپال چندر سری منی بنام برسچند ربلدر و پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء نمبر ۱۰۳۔

آیا تھا باقی بابت مطالبۂ زر رہن سابق اس روپیہ مین سے ادا کیے گئے تھے جو بربنا کی رہن آخر کے قرض دیا گیا تھا اور پہلی دستاویز حال کے مرتہن کے قبضہ مین آگئی تھی تجویز ہوئی کہ بحالت عدم موجودگی اظہار کسی منشاء کے خلاف اسکے یہ قیاس کرلینا چاہیے کہ قرض لینے والا کاجسنے اُس جائداد کے مالک ہونے کا ادعا کیا جسنے اُسپر بار قائم کرنے کی کوشش کی یہ منشاء تھا کہ روپیہ پہلے رہن کے ادا کرنے اور معدوم کرنے مین صرف کیا جاوے کیونکہ کوئی مواخذہ درمیانی نہین تھا اور چونکہ یہ بھی قابل قیاس ہے کہ قرض دینے والے نے روپیہ بہ کفالت رہن مؤخر قرض دیا تو وہ صرف اسوجہ سے مستحق کفالت مزید کا نہین ہوگیا کہ وہ کفالت جو اُسنے حاصل کی تھی اسطور پر جزاً ناجائز قرار پائی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ رہن مقدم معدوم ہوگیا۔ (۱)

بتاریخ ۲۰- اگست سنہ ۱۸۸۱ء مہاداس وبال جی مالک مکان واقع گجرات نے پدر مدعا علیہ کے پاس مکان کو رہن مع القبضہ کیا بتاریخ ۲- دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء نامبردہ نے اُس مکان کو رہن قسم سان بحق مدعی کیا تھا بتاریخ ۲۰- اپریل سنہ ۱۸۸۲ء مہاداس نے پدر مدعا علیہ کے ہاتھ حق انفکاک رہن بیع کردیا اور اسنے بلا منسوخ کرانے رہن اول کی خریداری کی بعد مدعی نے مہاداس پر واسطے نفاذ اپنے رہن قسم سان کی نالش کی اور ڈگری حاصل کرکے مکان مذکور کی قرقی کرائی اور وہ قرقی حسب درخواست پدر مدعا علیہ برخاست کی گئی اب مدعی نے واسطے استقرار حق کے نالش کی ہے کہ جو روپیہ بربنائے رہن قسم سابق یافتنی ہے وہ دلایا جاوے نامبردہ نے مدعا علیہ پر تقدم حاصل ہونے کا دعوے کیا اور نظیر مقدمۂ نوٹس بنام اسٹیر رپورٹ میردل صاحب جلد ۳ صفحہ ۱۰۱ کا حوالہ دیا جسمین تجویز ہوئی تھی کہ خریدار حق انفکاک رہن اپنا رہن مقدم کا بمقابلہ مطالبہ جات مابعد کے دعوے نہین کرسکتا جنکی نامبردہ کو اطلاع تھی تجویز ہوئی کہ

(۱)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۶۲- مہیش لال بنام مہنت باون داس-

ارادہ پدر مدعا علیہ کا اُسوقت جبکہ نامبردہ نے حق انفکاک رہن خرید کیا اپنے کل حقوق کے فائدہ کے قائم رکھنے کا تھا لہذا اُسکا پسر یعنے مدعا علیہ بطور مناسب یہ استدعا کرسکتا ہے کہ اُسکے رہن ماقبل کا انفکاک قبل اسکے عمل مین آنا چاہیے کہ مدعی ڈگری کو جو اسنے بربناء اپنے رہن کے حاصل کی ہے بمقابلہ جائداد نافذ کرسکے مرتہن جسنے حق انفکاک رہن خرید کیا ہو اپنا ارادہ جائداد پر مواخذہ قائم رکھنے کا الفاظ صریح کے علاوہ اور طور پر ظاہر کرسکتا ہے - (۱)

درحالیکہ مرتہن ماقبل نے حق راہن نیلام عدالت مین خرید کیا تجویز ہوئی کہ جب مرتہن اول اور دوم مین نزاع ہو تو مرتہن اول کو اختیار ہے کہ اپنے رہن اول پر استدلال کرے اور اُسوقت تک قابض رہے کہ اُسکا زر رہن ادا ہو جائے عموماً بہت خفیف شہادت واسطے ثبوت اس امر کے کافی ہوگی کہ مرتہن اول نے اپنے رہن ماقبل کا فائدہ قائم رکھنا چاہا یہ امر کہ مرتہن کے پاس جسنے بعد خریداری کے رہن نامہ رکھا اس امر کا ثبوت کافی ہے کہ اُسنے اپنے رہن سے فائدہ اُٹھانا چاہا - (۲)

۴- اکتوبر ۱۸۶۶ء زید نے بلا قبضہ ایک مکان پاس بکر کے رہن کیا ۲- جون ۱۸۶۹ء کو زید نے ایک جزو مکان کا بدست مدعا علیہ بیع کردیا تو قابض جزو مکان مذکور ہوگیا بکر نے زید پر بموجب اپنے رہن نامہ کے نالش کی اور ڈگری ۲- نومبر ۱۸۶۸ء کو حاصل کی ۱۸۷۰ء تک زید اُس ڈگری مین سے کچھ کچھ ادا کرتا رہا ۲- جون ۱۸۷۱ء کو زید نے بعوض بقیہ زر ڈگری کے بکر کے نام ایک تمسک قسط بندی لکھدیا اور بطور ضمانت ایک اور رہن جدید مکان مذکور کا لکھدیا وصول مطالبہ ڈگری اندراج عمل مین آیا اور تصدیق کیا گیا اور رہن جدید کی رجسٹری ہوگئی ۱۸۷۱ء مین بکر نے بربناء اس رہن نامہ کے زید پر

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۴ - مولچند کوبیر بنام للو ترکم -

(۲) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۸۵ - شانتا پا بنام بالایا -

نالش کی اور ڈگری اس ہدایت سے بحق بکر صادر ہوئی کہ مطالبہ بروے نیلام مکان مرہونہ وصول کیا جاوے اور ۲۰ جولائی سنہ [illegible]ء کو مدعی نے مکان مذکور اجراے ڈگری مین خرید کیا سنہ [illegible]ء مین مدعی نے دعوے دلاپانے قبضہ اُس جزو مکان کے جو مدعا علیہ نے سنہ [illegible]ء مین خرید کیا تھا اور قابض ہوا تھا نالش دائر کی تجویز ہوا کہ دعوے ڈسمس ہو مدعی نے بذریعہ خریداری جولائی سنہ [illegible]ء کوئی حق مرجح بمقابلۂ مدعا علیہ حاصل نہین کیا کل حقوق جو اگر رو رہن سنہ [illegible]ء ہے وہ اس ڈگری مین داخل ہوگئے جو نومبر سنہ [illegible]ء مین حاصل کیے گئے لیکن چونکہ مطالبہ ڈگری کا ایفا ہوجانا بعد تصدیق کے قبل رہن سنہ [illegible]ء سے درج ہوچکا تھا تو محض یہ امر کہ زر قرضہ جسکی بابت رہن ثانی عمل مین آیا زر لقایا یا قرضۂ دیرینہ کا تھا اتفاقاً واسطے قائم کرنے اس قیاس کے کافی متصور نہین ہوسکتا کہ ڈگری کے زندہ رکھنے کی نیت یا مقصود تھا پس کوئی حق بروے رہن سابق مدعی کو حاصل نہین ہے کہ جو بمقابلۂ قبضۂ مدعا علیہ قابل استدلال ہو۔ (۱)

پیرا نے کچھ زمین للا رام مدعا علیہ کے پاس بذریعۂ رہن نامہ رجسٹری شدہ بالقبضہ رہن کیا اور بعد اسکے کچھ اور روپیہ لیا جو سَو سے زیادہ تھا دوسرے رہن نامہ کی رجسٹری نہین ہوئی اور پیرا نے اپنا حق برجی مل کے پاس فروخت کردیا تجویز ہوئی کہ برجی مل صرف اول رہن نامہ کا روپیہ ادا کرکے دخل اراضی متنازعہ کا لے سکتا ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ مدعیان بحیثیت مرتہنان بذمہ داری اس بات کے ہے کہ وہ راہنان کو حساب سمجھا دینگے مستحق ڈگری کے نہین۔ (۳)

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴۲۸ ۔ رام کشن سدا شیو بنام چھوٹا مل۔

(۲) نمبر ۶ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible]ء و نمبر ۹۱ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible]ء و نمبر ۱۳۹ پنجاب ریکارڈ سنہ [illegible]ء۔

(۳) سلسلۂ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۶ مارچ سنہ [illegible]ء بنک آف ہندوستان وچین وجاپان بنام شبو روشلا دیبی۔

شرح - (ح) - مطلب یہ ہے کہ جائداد مرہونہ کی آمدنی سے اول اخراجات جسکا ذکر ضمن (ج) و (د) مین ہوا ہے جمع کیا جاویگا بعدہ سود وضع ہوگا اور اگر فاضل بچے تو زر اصل مین جمع ہوگا۔

یہ ضمن بھی تجویزات سابق پر مبنی ہے مگر مین اس موقع پر صرف ایک فیصلہ الہ آباد کا تحریر کرتا ہون جس سے مطلب تمام اس دفعہ کا ظاہر ہوجاویگا اور فیصلجات سابق کے حوالہ دینے کی کچھ ضرورت نہ رہیگی۔

ایک رہن نامہ کی رو سے یہ بات قرار پائی کہ باہم فریقین کے منافع سالانہ اراضی مرہونہ کا ... سمجھا جائیگا اور اس مقدار مین سے ... سالانہ بجانب مرتہن مالگزاری بابت اراضی کے ادا کیا جائیگا اور باقی کو مرتہن بطور سود ... فیصدی سالانہ اصل زر رہن کے لیگا اور رہن یکمشت ادا ہونے پر اصل زر رہن ... کے قابل انفکاک ہوگا دستاویز مذکور مین یہ بھی مندرج ہے کہ راہن کو ایک جانب حق دعوے واصلات اور مرتہن کو بجانب دیگر حق دعوے سود قرضہ رہن کا نہوگا۔

سو ظاہر ہے کہ اگر ان شرائط کی بجا آوری قرار واقعی کیجائے تو مدعی جو مالک حقیت راہن کا ہے بعد یکمشت ادا کرنے زر رہن کے انفکاک رہن کر سکتا۔ مگر اس مقدمہ مین ایک جانب تو یہ ظاہر ہے کہ مدعا علیہ مرتہن کو اطلاع کلی اس امر کی تھی کہ حقوق راہنی مدعی کے باپ نے حاصل کیے ہین اور بجانب دیگر اس امر سے انکار نہین ہوا کہ مدعی کے پدر اور بعد اُسکے مدعی کو جمع سالانہ سرکار کو بابت اراضی مرہونہ کے ادا کرنی پڑی اس صورت مین ہماری یہ راے ہے کہ مدعی انصافاً مستحق اس امر کا ہے کہ انفکاک کی نالش کرنے مین تعداد جمع سالانہ کو جو اُسنے بوجہ نادہندی مرتہن کے سرکار کو بابت اراضی مرہونہ کے ادا کرنی پڑی داخل حساب کرے اور اُسکو زر اصل واجب الادا رہن مین محسوب کرے۔ یہ بات بہت سے فیصلون ہندوستان مین طے ہوگئی ہے کہ اس مضمون کا

قرارداد خاص ہے کہ مرتہن کا قبضہ تا وقت واگشت ادا انہوں نے قرضہ کے رہیگا اُسوقت جبکہ مرتہن زر اصل و سود دونوں کا محاصل سے وصول کرے مانع اختتام رہن نہین (دیکھو کتاب مؤلفہ میکفرسن صاحب متعلقہ معاملات رہن طبع پنجم صفحہ ۱۲۹) یہ قاعدہ اگرچہ وہ شاید احکام صریحی قوانین سابق سے پیدا ہوا ہے ایسا قرین انصاف ہے کہ قابل تسلیم عدالتون کے بلا لحاظ احکام قانونی کے ہے۔

مقدمہ نیلکنٹھ بنام شیخ زین الدین (ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۳۰۰) مین ایک جلسہ ہائیکورٹ کلکتہ کا اس صاحب جسٹس میکفرسن صاحب جسٹس تھے (مؤلف ذیعلم کتاب معاملات رہن واقع ہند) اس مسئلہ قرین انصاف کو زیادہ تر وسیع طور پر ازروے اس تجویز کے متعلق مقدمہ کیا ہے کہ اگرچہ یہ رہن معاملہ رہن بھوگ بندھک نہ تھا تاہم مرتہن کو لازم ہے کہ حساب اس منافع کا دے جو اُسنے جائداد مرہونہ سے تا وقتیکہ وہ نامبردہ کے قبضہ مین رہے وصول کیا ہو خواہ قبضہ اُسنے برضامندی یا بلا رضامندی راہنان کے لیا ہو۔

مقدمہ محولہ بالا اسوجہ سے قوی ہے کہ اُسکی تجویز مطبوعہ سے یہ پایا جاتا ہے کہ راہن کی چارہ جوئی تنہا یعنے نالش واصلات پہلی بربنا کسی وجہ ضابطہ کے نامنظور کردی گئی تھی اور ایک ایسا حساب جیسا کہ عدالت نے روا رکھا صرف ذریعہ اُسکا تھا جسکی روسے راہن وہ منافع وصول کر سکے جو مرتہن نے خلاف شرائط رہن کے لیا تھا لیکن مقدمہ ہذا مین یہ حجت ایسے وسیع طور پر پیدا نہین ہوئی کیونکہ اُس مقدمہ مین ازروے شرائط صریحی رہن کے مرتہن کا قبضہ ساتھ حق لینے محاصل مذکورہ کے کردیا گیا تھا یہ ذمہ داری گو کہ مقدمہ ہذا مین صریحاً ازروے معاہدہ کے قرار پائی ہے درصورت نہونے قرارداد کے بھی اُس قاعدہ قانون سے پیدا ہوئی جسکو اب ضمان قانونی سے بدین وجہ کہ وہ عدالتون سے تسلیم ہوتا رہا ہے ضمن (ج) دفعہ ۷۶ ایکٹ انتقال جائداد (۴) سنہ ۱۸۸۲ء مین مستنبط کیا ہے اس دفعہ مین قواعد دیگر بھی جو بجنبہٖ تمام

مسلم اور خدمات لازمی یا ورذمہ داری مرتہن قابض موثر ہین منضبط ہوتے ہین اور ضمن
(ج) دفعۂ مذکور مین جو تجویزات سابق پر مبنی ہے یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ مرتہن کی
آمدنی جو جائداد مرہونہ سے حاصل ہو بعد منہائی اخراجات کے
مرتہن کے نام حساب مین درج ہوگی اور اُسمین سے وہ روپیہ (اگر کچھ ہو) وضع
کیا جائیگا جو وقتاً فوقتاً بابت سود زر رہن کے اُسکا یافتنی ہونا چاہیے اور رقم آمدنی
کی زر سود واجب الادا سے زیادہ ہو تو وہ زر زائد اصل زر رہن کے گھٹانے یا بیباق
کرنے مین لگا یا جائیگا اور جو کچھ فاضل رہے (اگر کچھ فاضل ہو) راہن کو دیا جائیگا
دفعۂ مذکور کے اخیر فقرہ مین یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ اگر مرتہن ان خدمات لازمی کے
انجام دینے مین قاصر رہے جو اس دفعہ کی رو سے اُسپر عائد کی گئی ہون تو جائز ہے کہ
کہ جب حساب بحکم کسی ڈگری کے لیا جاوے جو اس بات کے مطابق صادر ہو اُسکے
ذمہ وہ نقصان عائد کیا جائے جو اُسکے قاصر رہنے سے پیدا ہوا ہو اگر کچھ نقصان ہوا ہو
جو ڈگری اس ضمن مین مد نظر رہی ہے اُسمین ڈگری انفکاک مقتضیہ دفعہ ۹۲ ایکٹ
مذکور داخل ہے اور اُس قاعدہ سے جو ایسے مراتب پر مبنی ہے کہ اُن مراتب سے
غیر مشابہ نہین جسکی بناء پر عدالت عدل و انصاف تعمیل مسئلۂ معاوضہ یا مجرائی کے
کرتی ہے جواب مکمل حجت اول کا جو تمنے قائم کی ہے حاصل ہوتا ہے نسبت اس حجت کے
عدالت مرافعۂ اولے کی یہ تجویز قرار پائی تھی کہ اگر مدعی کو کچھ دعوے جمع سالانہ کا
تھا تو محکمۂ مال مین اوقات مناسب پر علٰحدہ کرتا یہ استدعاء مدعی کی فضول ہے اور ایسے
طور پر عدالت مرافعۂ ثانی نے یہ راے ظاہر کی کہ مدعی بطریق مناسب وصول کر سکتا تھا
کیونکہ مخاصمت جدید اُسکو ہر سال حاصل ہوئی مگر اب اُسپر اس مقدمہ مین کچھ لحاظ
نہین ہو سکتا جو کچھ کہ ہم اوپر کہہ چکے ہین اُس سے صاف ظاہر ہے کہ باعراض مقدمہ
ہذا یہ دونوان رائین بدرجۂ مساوی نادرست ہین۔ ممکن ہے کہ مدعی مرتہن پر ہر سال

نالش اُسکے مجبور کرنے کے لیے درباب برابر ادا کرنے جمع سالانہ بموجب شرائط رہن۔
کرتا لیکن یہ اشتباہ کے درجہ سے بڑھکر ہے نالش قابل سماعت محکمۂ مال ہوئی اور جو
کہ چکے ہین اُس سے ظاہر ہے کہ نامبردہ پر اختیار کرتا ایسی چارہ جوئی کا اُس م
مین بھی لازم نہ تھا کہ وہ اُسکے لیے قابل کام آنے کے سمجھی جائے۔ ان مراتب
پیشتر جواب امر دوم قانونی متعلقہ مقدمۂ ہذا کا بھی حاصل ہوتا ہے جب مدعی کا
نسبت داخل حساب کرنے جمع سالانہ سے فائدہ اُٹھاوے یہ حجت طریقہ حساب
جو بمقابلہ مرتہن قابض کے کیا جاوے متعلق ہے اور اس بات مین قانون مجریہ
خلاصہ مسٹر راس بہاری گھوس نے (کتاب موسومہ ٹاگور لا پروفیسر سنہ ۱۸۷۶ء مین بد
خوب نکالا ہے نکاسی خام ہر سال کے اخیر پر تحقیق کیجاتی ہے اور بعد منہائی مصا
ضروری بابت مالگزاری وخرچ تحصیل وحفاظت جائداد کے باقی روپیہ کلاً یا جزاً ارقا
کے گھٹانے مین لگایا جاتا ہے اور اگر کچھ فاضل بچے تو وہ زر اصل کے گھٹانے مین لگا
اور حساب ہر سال کے اخیر پر ختم ہوتا ہے ملک انگلستان مین معمولاً حساب جمع خرچ سالانہ
مرتہن قابض کے قائم نہین کیا جاتا لیکن اس ملک مین قاعدہ مختلف رائج ہے (
موسومہ ٹاگور لا لیکچرس سنہ ۱۸۷۶ء و سنہ ۱۸۷۷ء صفحہ ۲۰۵) کیفیت اس فرق کی جو سب
بالا بنایا گیا ہے اختلاف باہمی لوازم معاملات رہن انگلستان اور اس ملک سے
کافی ظاہر ہوتی ہے لیکن انگلستان مین بھی جس حالت مین کہ کچھ بقایا سود یا
اُسوقت نہو جبکہ مرتہن قبضہ حاصل کرے یا کہ کوئی قرارداد باہمی فریقین کے ایسا ہو
کہ جس سے سود باقی زر اصل ہو جاتا ہے تو اُس حالت مین اور ایسی صورت مین ح
مع خرچ سالانہ مرتب کیا جائیگا (کتاب مولفہ اسٹوری صاحب موسومہ ایکویٹی جیورس
صفحہ ۱۰۱۶ حرف (الف) لہذا مقدمۂ ہذا مین وقت ہونے حساب جمع خرچ سالا
ہوگا جبکہ مالگزاری گورنمنٹ بابت ہر سال کے منجانب مرتہن واجب الادا ہو

جو کچھ کہ ہم اوپر کہہ چکے ہین اس سے تجویز ہماری نسبت امر متنازع کے لازم آتی ہے اور ہم تجویز کرتے ہین کہ مدعی ایسے حساب کی رو سے مستحق اسکا ہے کہ مدعا علیہ مرتہن سے دعوے اُس روپیہ کا کرے جو ڈگری نامبردہ بطور منافع فاضل کے قرار پاوے۔ (۱)

ضمن (ط)۔ جب راہن زر رہن پیش کرے تو مرتہن کو لازم ہے کہ آمدنی خام کا حساب راہن کو سمجھا دے یہ ضمن بھی قانون رہن میکفرسن صاحب کے صفحہ ۵۹ او ۶۰ سے اخذ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اُس قانون کی دفعہ ۳۵ ۶ ۔ مین لکھا ہے کہ جو روپیہ رعایا جائداد مرہونہ نے دیا ہے قانونًا یہ تصور کیا جاویگا کہ مرتہن نے اُسی قدر پایا ہے اگر وہ جائداد مرہونہ کو اجارہ پر دے یا اُسکا کوئی دوسرا انتظام کرے اور اجارہ دار نے رعیت سے جو پایا ہو اُس سے کم مرتہن نے پایا ہو تو بھی جو کچھ رعایا نے مذکور نے دیا ہے اُسکا حساب دینا ہوگا اور اسطور پر اجارہ دینے کی صورت مین وہ حساب دینے کی ذمہ داری سے بری نہین ہوگا۔

جمعبندی مین جو روپیہ مندرج ہے مرتہن اسی کے موافق حساب دیویگا اور اگر مجوجب جمعبندی خزانہ تحصیل ہونے کی وجہ معقول بتائی جاوے تو وہ صرف اُسی قدر کا ذمہ دار ہوگا جسقدر کہ اُسنے وصول کیا ہو ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ حساب جمعبندی کے مطابق لگایا جاویگا نہ اوپر رقم ٹھیکہ کے۔ (۲)

اگر مرتہن ان خدمات لازمی کی انجام دہی سے قاصر رہے تو جائز ہے کہ جب حساب زر رہن کا مطابق ڈگری کے لیا جاوے اُسکے ذمہ وہ نقصان قائم کیا جائے جو اُسکے قاصر رہنے سے پیدا ہوا۔

(۱) ضلع گورکھپور اپیل دوم نمبر ۱۳۰۱ سنہ ۱۸۶۸ء منفصلہ ۲۴۔ اپریل سنہ ۱۸۶۹ء جی جیت رائے بنام گوبند پٹواری وغیرہ مکس دیگر الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۲۶۴۔ کتاب اردو۔

(۲) سلکشن صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۴۲ مورخہ ۲۔ جولائی سنہ ۱۸۶۰ء بیجناتھ مصر بنام رام سروپ۔

یہ فقرہ ہم مضمون دفعہ ۲۲ - بل نمبر ۲ - کے ہے اس فقرہ کو دفعہ ۹۲ - ایکٹ ہذا کے ساتھ ملاحظہ کرو

دفعہ ۷۷ - کوئی عبارت دفعہ ۷۶ - کے ضمن ہاے (ب) و (د) و (ز) و (ح) کی اُن صورتون سے متعلق نہ سمجھی جائیگی جب مابین مرتہن اور راہن کے یہ عہد ہوا ہو کہ آمدنی جائداد مرہونہ کی اس ایام کی بابت کہ اُسپر مرتہن کا قبضہ رہے بعوض سود اصل زر رہن یا بعوض سود مذکور اور بعض خاص اجزاء زر اصل کے مجرا دیے جائینگے -

شرح - مطلب یہ ہے کہ جب کوئی معاہدہ خاص ہو کہ منافع جائداد مرہونہ زر رہن کے سود مین مجرا ہوگا تو کوئی عبارت دفعہ ۷۶ ضمن ہاے (ب) و (ز) و (ح) کے متعلق نہوگی -

حق ترجیح

دفعہ ۷۸ - جب بوجہ فریب یا غلط بیانی یا غفلت صریح کسی مرتہن مقدم کے کسی دوسرے شخص کو اُسی جائداد مرہونہ کی کفالت پر روپیہ قرض دینے کی ترغیب دیجائے تو مرتہن ثانی کو مرتہن اول پر ترجیح دیجائیگی -

شرح - شرح لفظ فریب و غلط بیانی یا غفلت کی زیر دفعہ ۷۵ - ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہے مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ جب مرتہن مقدم کے فریب کی وجہ سے دوسرے شخص کو اُس جائداد کی کفالت پر روپیہ دینے کی ترغیب دیجائے تو مرتہن مابعد کو ترجیح ہوگی اس دفعہ مین اصول دفعہ ۱۱۵ - قانون شہادت کا بھی قائم کیا گیا ہے یعنے جب کسی شخص نے اپنے اظہار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسی چیز کی نسبت یہ باور کرایا ہو یا اُسکو باور کرنے دیا ہو کہ وہ راست ہے اور اس اعتبار پر اس سے عمل کرایا ہو یا اُسکو عمل کرنے دیا ہو تو وہ یا اُسکا قائم مقام مجاز اسکا نہوگا کہ کسی نالش یا کارروائی مین جو فیما بین اسکے اور اس شخص کے یا اُسکے قائم مقام کے ہو اُس چیز کی صداقت سے انکار کرے -

مسٹر محمود صاحب جسٹس نے اپنی شرح بجواب قانون شہادت مین ثبوت قطعی و مانع تقریر مخالف جسکا ذکر اس دفعہ مین ہے بیان کیا ہے۔

یعنی ثبوت قطعی وہ ہے کہ اُسکے خلاف عدالت شہادت داخل ہونے دیگی۔

مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵- مین ہوا ہے بمقابلۂ خاص شخص کے وہی اثر رکھتا ہے جو کہ ثبوت قطعی بمقابلۂ ہر شخص کے رکھتا ہے یعنے اُسکے خلاف شہادت داخل نہین کیجا سکتی لیکن ثبوت قطعی اور مانع تقریر مخالف مین یہ فرق ہے کہ ثبوت قطعی ہمیشہ قیاس راستی واقع پر مبنی ہوتا ہے اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامی بلا لحاظ راستی واقع کے بطور جواب دندان شکن کے ہوتا ہے دفعہ ۱۱۲- قانون مذکور مین ایک صورت ثبوت قطعی کی مندرج ہے اور دفعہ ۱۱۵- مین صورت مانع تقریر مخالف کے بیان کی گئی ہے۔

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ بعد وفات غلام رسول خان ایک مسلمان کے اُسکی جائداد آٹھ سہام پر قابل التقسیم تھی جسمین سے دو علی شیر خان اُسکے پسر کو اور ایک ایک اُسکی پانچ دختران کو اور ایک امیر بیگم اُسکی زوجہ کو پہونچتا تھا اور رجسٹر مال مین صرف امیر بیگم کا نام بابت زمینداری متروکہ غلام رسول مندرج ہوا سنہ [illegible]ء مین علی شیر خان اور امیر بیگم نے ایک دستاویز رہن نامہ ڈھائی بسوہ حصہ ایک موضع کا بنام عالم سنگھ تحریر کی سنہ [illegible]ء مین علی شیر خان اور امیر بیگم نے سیتا رام کے نام ایک دستاویز رہن سادہ پانچ بسوہ کی تحریر کی اور یہ جائداد اُس دستاویز مین ملکیت خاص بیوہ بیان کی گئی سنہ [illegible]ء مین مرتہن اول نے ڈگری نیلام جائداد مرہونہ حاصل کی اور وہ نیلام ہوئی اور اُسکو مرتہنان نے جنوری سنہ [illegible]ء کو خرید کیا فروری و نومبر سنہ [illegible]ء مین دختران غلام رسول نے ڈگریات یکطرفہ بمقابلۂ علی شیر خان اور امیر بیگم کے واسطے دلاپانے اپنے حصص واقع پانچ بسوہ بحق وراثت دائر کین سنہ [illegible]ء مین سیتا رام نے نالش زر رہن بہ نیلام کل پانچ بسوہ کے دائر کی آخر مین

سنے علی شیر خان اور امیر بیگم و دختران کو و عالم سنگھ وغیرہ کو مدعا علیہ بنایا اور
بیان کیا کہ ڈگریات فروری و نومبر ۱۸۶۸ع مین فریباً و سازشاً حاصل کی گئی تھین لہٰذا نسبت
لام سو قوعہ جنوری ۱۸۷۸ع یہ بیان کیا کہ جائداد مرہونہ تابع مواخذہ اُسکے رہن کے نیلام
دیئے کیونکہ ان نالش عالم سنگھ مین کوئی فریق نہین بنایا گیا تھا اور امیر بیگم بحیثیت
سر خاندان جائداد کے عملدر آمد کرنے کا منصب رکھتی تھی جسکے فعل کے کل اہالیان
اندان پابند ہین۔

تجویز ہوئی کہ کوئی شہادت اس امر کی نہین ہے کہ ڈگریات مصدرہ فروری و نومبر
۱۸۶۸ع فریباً و سازشاً حاصل کی گئی تھین لہٰذا عدالت مرافعۂ اولے مین جصص
ختران اُس مواخذہ سے صحیح طور پر بری کیے گئے اور چونکہ دستاویز ۱۸۶۱ع سے
زمانۂ ماقبل کی ہے بیان فریب و سازش کا اُسکی نسبت نہین ہے لہٰذا ڈگری و نیلام
نفاذ دستاویز سابق زیل حقوق مدعی جو از روے دستاویز آخر کے تھی ہین۔

مطابق شرع محمدی کے گو بیوہ کی تعظیم اہالیان خاندان کرتے ہین مگر اُسکا یہ
منصب نہین ہے کہ جائداد کی نسبت ایسا عملدرآمد کرے جسکی پابندی انپر ہو اور جسٹر
ل مین اُسکا نام بجاے اُسکے شوہر متوفی کے درج ہونا محض ایک علامت بزرگی اور
مہری کی ہے اُسکو بابت اپنے شوہر کے جائداد کی نسبت دیگر ورثاء کے عموماً کوئی
و بیشس منصب حاصل نہین ہے اور بر مائنۂ نابالغی اپنی اولاد کے بھی اُسکو اختیار
لی انتقال جائداد کا نہین ہے۔ (۱)

محض ساکت رہنا مرتہن مقدم کا اِس بات کے سُننے پر کہ راہن جائداد کو دوسری بار
ن کرتا ہے ایسا طریق عمل نہین ہے جو مساوی فریب تعزیری کے ہو اور اُسکو حق تقدم سے
مقابلہ مرتہن ثانی محروم کرے نہ محض یہ امر کہ رہن ثانی سے واقف ہو کر نا مبردہ نے

(۱) سیتارام بنام امیر بیگم الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۴ کتاب انگریزی و ۲۴۲ کتاب اردو انڈین لا رپورٹس۔

تکملۂ رہن نامہ کی نسبت گواہی کی مساوی طریق عمل مذکور کے ہے جس حالت مین کہ اسکا علم نسبت مضمون دستاویز ثابت نہ کیا جائے الا جس صورت مین کہ مرتہن مقدم نے تکملۂ رہن نامہ متضمن رہن ثانی جائداد کی نسبت گواہی کی اور مضامین دستاویز سے واقف ہوکر سکوت کیا اور باعث اسکا ہو کہ مرتہن ثانی یہ خیال کرے کہ جائداد زیر مواخذہ نہین ہے اور بہ کفالت جائداد مذکور کے اپنا روپیہ قرض دے حالانکہ مرتہن ثانی ایسا نکرتا اگر وہ وجود رہن مقدم سے واقف ہوتا ایسے سکوت کی نسبت یہ تجویز ہوا کہ وہ ایسا طریق عمل ہے جو مساوی فریب تقیری کے منجانب مرتہن مقدم کے ہے اور مرتہن مذکور کو اسکے حق تقدم سے محروم کرتا ہے۔ (۱)

جس صورت مین کہ مرتہن مقدم پاس کھڑا رہا اور راہن کو نسبت جائداد کے اسطور پر عمل کرنے دیا کہ گویا جائداد مواخذہ سے بری تھی اور مرتہن ثانی یہ یاد رکھکے کہ مین ایسی جائداد کفالتًا لیتا ہون جو مواخذہ سے بری ہے حسب رجوعات مرتہن سابق کے بکفالت اُسکے اپنا روپیہ قرض دیا تو مرتہن مقدم کا استحقاق تقدم بوجہ اسکے طریق عمل کے ضائع ہوگیا۔ (۲)

جس صورت مین کہ ڈگریدار نے ایسی جائداد کو جو اُسکے پاس رہن تھی بلا اعلان رہن مواخذہ کے اپنی اجراء ڈگری مین نیلام کرایا اور جبکہ کسی شخص نے جو بولی بولا چاہتا تھا بوقت نیلام اُس سے پوچھا کہ جائداد پر کوئی مطالبہ ہے یا نہین تو ڈگریدار مذکور نے مجہول جواب دیا جس سے اُس بولی بولنے والے کو دھوکا ہوا اور جسنے جائداد کو مواخذہ سے بری سمجھ کر خرید کیا تو ڈگریدار مذکور بعد ازان بمقابلہ بولی بولنے والے کے اپنے رہن کے نفاذ کا دعوے نہین کرسکتا۔ (۳)

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۳۰ - سلامت علی بنام بدھ سنگھ۔

(۲) - رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی بابت ۱۸۹۶ء صفحہ ۴۰۲ -

(۳) - رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی بابت ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۱۵ -

۲۰ - فروری سنه ۱۸۸۰ء کو مدعا علیہ نمبر ۱ - نے رہن نامہ اپنی جائداد غیر منقولہ کا بحق مدعی بنک کے تحریر کردیا مدعا علیہ نمبر ۲ و ۳ - ضامن مدعا علیہ نمبر ۱ - کے ہوسکتے تھے جملہ دستاویزات متعلقہ جائداد مذکور مدعی (بنک) کے حوالہ مدعا علیہ نمبر ۱ - نے کردی تھین اس رہن نامہ کی رجسٹری نہین ہونے پائی تھی کہ مدعا علیہم مذکورۂ بالا نے سیکرٹری بنک سے جسکے قبضہ مین دستاویزات مذکور تھین یہ درخواست کی کہ اگر کاغذات حقیت اُسکو واپس کیے جاوین تو وہ جائداد مذکور کو دوسری جگہ رہن کرکے بنک کا روپیہ اصل وسود بیباق کریگا ۲۰ - اپریل سنه ۱۸۸۰ء کو سیکرٹری بنک نے حسب درخواست مدعا علیہم کاغذات متعلقہ جائداد مرہونہ حوالہ مدعا علیہم کردئیے مدعا علیہ نمبر ۱ نے مدعا علیہ نمبر ۴ - سے ۲۸ - اپریل سنه ۱۸۸۰ء کو بر رہن جائداد مذکور روپیہ لیا اور کاغذات حقیت اُسکے قبضہ مین کردیے اور رہن نامہ اُسکے حق مین تحریر کردیا مدعی نے اپنے روپیہ کی نالش اسوجہ سے کی کہ مدعا علیہم راہنان نے حسب قول اپنے روپیہ مدعی بنک کو نہین دیا بلکہ جو روپیہ ملا تھا وہ خود تصرف کرلیا مدعی بنک نے مدعا علیہ نمبر ۴ - کو مدعا علیہ مقدمہ ہذا مین اسوجہ سے کیا کہ وہ اپنا استحقاق مرتہن حقیت پر بمقابلہ مدعی بنک کے بتلاتا تھا تجویز ہماری دانست مین مدعی بنک کی جانب سے غفلت شدید ہوئی مدعی بنک کے سیکرٹری نے جو کارپرداز منجانب بنک کے تھا اور جسکے قبضہ مین کاغذات حقیت تھے بلا احتیاط کافی سکا غذات مذکور کو حوالہ راہن کے کردیا جسنے روپیہ مدعا علیہ نمبر ۴ - سے بہ کفالت جائداد حاصل کیا مدعا علیہ نمبر ۴ - کو واقفیت رہن مدعی سے نہ تھی دستاویز مدعی رجسٹری شدہ بھی نہ تھی جو مدعا علیہ نمبر ۴ سکو اطلاع کا موقع ہوتا مدعی کا کام تھا کہ جب اُسنے دستاویزات حوالہ کی تھین اپنے ملازم کی معرفت اُنکو دیتا تاکہ جو کوئی شخص بہ کفالت روپیہ دے اُسکو اطلاع رہن مقدم کی رہے ہماری دانست مین یہ غفلت ایسی ہے کہ جس سے حقوق مدعا علیہ نمبر ۴ - جسنے حقیت کو نیک نیتی سے بمعاوضۂ معقول رہن کیا ہے محفوظ ہین -

پس ہماری دانست مین حق مدعا علیہ نمبر ۴ - مرجح ہے - (۱)
ایک مرتہن نے کاغذات حقیت جائداد مرہونہ کے جو اُسکے قبضہ مین تھے اصل راہن کو
بدین غرض واپس کیے کہ وہ روپیہ دوسری جگہ رہن کرکے حاصل کرے اور مدعی کا
روپیہ بیباق کردے اس رہن نامہ پر رجسٹری حسب ضابطہ ہوئی تھی بوقت واپسی
کاغذات کے مرتہن نے ایک رسید راہنان سے بدین مضمون حاصل کرلی تھی کہ وہ کاغذات
واسطے قرض لینے روپیہ کے جو واسطے بیباقی رہن مرتہن کے ہے لیے جاتے ہین پانچ یوم کے
اندر روپیہ دینگے یا کاغذات واپس کردینگے مدعا علیہم راہنان نے بعد ازین آکر مدعا علیہ
نمبر ۴ سے معاملہ کیا اور کاغذات حقیت دکھلا کر اُسسے بہ رہن اُس جائداد کے روپیہ چاہا
مدعا علیہم نمبر ۳ و ۴ - نے روپیہ دینے کا وعدہ کیا راہنان نے بوقت مذکورہ قرض لینے کے
یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ وہ جائداد بعوض اسقدر کے ایک اور جگہ رہن ہے اور وہ روپیہ
بیباق کردینگے چنانچہ مدعا علیہم نمبر ۳ و ۴ - نے مدعا علیہ راہنان کے رقعہ پر آٹھسو روپیہ
اُنکو دے دیا اور کاغذات حقیت بھی واپس کیے اور یہ قرار پایا تھا کہ بقیہ اسقدر جو
اور لینے ٹھہرے تھے لیکر رہن نامہ حقیت کا کرادینگے اور اُسوقت ہی کاغذات حقیت حوالہ
کیے جاوینگے بعد چندے راہنان نے واپس آکر بقیہ چارسو روپیہ مدعا علیہ نمبر ۳ و ۴ -
سے لیا اور رہن نامہ حقیت کا تحریر کرکے رجسٹری کرا دیا اور کاغذات حقیت حوالہ
کر دیے بوقت تحریر اس رہن نامہ کے راہنان نے یہ کہا تھا کہ مرتہن سابق کا روپیہ
دے دیا گیا حالانکہ درحقیقت وہ روپیہ نہین دیا گیا تھا جائداد مرہونہ بقبضہ راہنان تھی
اب مرتہن سابق نے دعوے اپنے روپیہ کا کیا اور مدعا علیہ نمبر ۳ و ۴ کو بھی مدعا علیہ
کیا گیا اور بحث ترجیح پیدا ہوئی تجویز یہ صحیح ہے کہ مرتہن دوم نے احتیاط معقول نہین کی
مگر تاہم مرتہن اول کے طریق اول سے اُسکو ضرورت احتیاط کی نہ رہی تھی کیونکہ مرتہن

(۱) سائیڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۴۳۴ - سوی مدراس ہند و بومین بنک بنام سی ونکٹا -

اول نے اپنے قبالہ جات حقیت نہایت بے احتیاطی سے حوالہ راہن کے کر دیے تھے اور ایسی صورت مین بلحاظ احکام دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء کے مرتہن دوم مستحق ترجیح کا ہے حقوق مرتہن اول تابع اُسکے حق کے رہینگے - (۱)

ہر دستاویز اقسام متذکرہ ضمن (الف) و (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۱۷ - اور متذکرہ ضمن (الف) و (ب) دفعہ ۱۸ - کے اگر حسب ضابطہ رجسٹری ہوئی ہو نسبت اُس جائداد کے اُسمین لکھی جائے بمقابلہ ہر دستاویز غیر رجسٹری شدہ متعلقہ اُس جائداد کے جو ڈگری یا حکم بنو مرجح ہوگی خواہ یہ دوسری دستاویز غیر رجسٹری شدہ اسی نوع کی ہے یا نہو جسکی رجسٹری ہوئی - (۲)

(الف) - نے مدعیہ کے حق مین ایک رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ مورخہ ۱۲ - فروری سنہ ۱۸۸۱ء تحریر کیا راہنان نے ایک رہن نامہ مورخہ ۱۸ - دسمبر سنہ ۱۸۸۵ء جسکی رجسٹری ہوئی بحق (س) تحریر کیا اور ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۸۸ء کو ایک تیسرا رہن نامہ بحق (س) تحریر ہوا جسکی رجسٹری نہین ہوئی (س) نے بربناء رہن نامہ مؤخر الذکر ۶ - فروری سنہ ۱۸۹۰ء کے ڈگری واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے حاصل کی اور نیلام مین (ج) نے خرید کی بعد (ج) نے رجسٹری شدہ رہن نامہ کا روپیہ ادا کر دیا جو اُسکے حوالہ کیا گیا مدعیہ نے نالش دلا پانے روپیہ بربناء رہن نامہ سنہ ۱۸۸۱ء بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی تجویز ہوئی کہ (ج) مستحق اُسکا ہے کہ اس دستاویز کو بمقابلہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ سنہ ۱۸۸۱ء کے پیش کرے اور از روے دفعہ ۵۰ - ایکٹ رجسٹری کے بمقابلہ اُس دستاویز کی نسبت جائداد مندرجہ اسکی اثر پذیر ہوگی - (۳)

---

(۱) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۹ - واسودیو بنام شیام سندر -

(۲) - دفعہ ۵۰ - ایکٹ ۳ - سنہ ۱۸۷۷ء

(۳) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۵ - جانکی پرشاد بنام سری متر ا تنگوری دیبیا -

ایک مقدمہ مین جو اس غرض سے دائر کیا گیا تھا کہ ترجیح رہن نامجات کی تجویز کیجاوے اور جائداد کی بیعبات عمل مین آوے واضح ہوتا تھا کہ جائداد متنازعہ اول پاس مدعا علیہ نمبر ۲- کے سنہ ۱۸۷۳ء مین رہن ہوئی تھی اور مدعا علیہ کے پاس سنہ ۱۸۷۳ء اور بعد اُسکے سنہ ۱۸۷۸ء مین رہن ہوئی تھی اور سنہ ۱۸۸۱ء مین اُسی جائداد کو راہن نے قطعی طور پر منتقل بحق مدعا علیہ نمبر ۲- کے کر دیا تھا راہن نے جب رہن نامجات سنہ ۱۸۸۲ء مین بحق مدعی تحریر کیے تھے تو کرایہ نامہ اُس جائداد کا بھی بحق اُسکے اپنی طرف سے تحریر کر دیا تھا، یہ جملہ رہن نامجات رجسٹری شدہ تھے مگر مدعی یا مدعا علیہ کو بوقت تحریر اپنے اپنے رہن نامجات انتقال نامہ کی اطلاع اُنکی ایک دوسرے کو نہ تھی مگر مدعی نے بوقت تحریر رہن نامہ سنہ ۱۸۸۲ء کی دستاویزات متعلقہ جائداد مرہونہ اپنے قبضہ مین لے لی تھین مدعا علیہ نمبر ۲ کا بیان نسبت دستاویزات کے یہ تھا کہ وہ دستاویزات اُسکے قبضہ مین سنہ ۱۸۷۹ء سے قبل تھین کیونکہ اُسکے پاس جائداد مذکور قبل سنہ ۱۸۷۹ء کے رہن تھی اور صرف تجدید اُس رہن نامہ کی سنہ ۱۸۷۹ء مین ہوئی تھی یہ کہ مدعا علیہ مدیون اُس سے دستاویزات اس بیان سے واپس لے گیا تھا کہ اُسکو دستاویزات مذکور کلکٹر کے روبرو کسی خاص غرض سے پیش کرنا ہے اور جب مدعا علیہ نمبر ۲- نے دستاویزات مدعا علیہ مدیون سے طلب کین تو اُسنے بیان کیا کہ وہ دستاویزات بقبضۂ صاحب کلکٹر کے ہین یہ بیان مدعا علیہ نمبر ۲- کا نسبت نہ قابض ہونے دستاویزات کے تھا تجویز ہوا کہ بلا تجویز اس امر کے کہ آیا دستاویز انتقال کی رو سے جو سنہ ۱۸۸۱ء مین تحریر ہوئی معاہدہ جداگانہ ہوگیا اور دستاویزات سابق کالعدم ہوگئین ہماری دانست مین طریق عمل مدعا علیہ نمبر ۲- ایسا ہی کہ جس سے غفلت عظیم اُسکی پائی جاتی ہے اُسنے دستاویزات متعلقہ حقیت راہن کے قبضہ مین رہنے دین رہن کی رجسٹری سے خواہ مخواہ اطلاع مدعی کی مستنبط نہین ہوسکتی ہے اور اسی حال مین بموجب دفعہ ۷۸- قانون انتقال جائداد کے بوجہ غفلت عظیم کے

ترجیح مدعی کی دستاویز مابعد کو ہو گی (ابتدائے دیوانی ۳۰- اپریل ۱۸۸۹ء- (۱)
ایک ہی جائداد رہن اور جائداد کے اول ایک مرتہن کے پاس اور ثانیاً دوسرے کے پاس رہن کی گئی بربناء دونوں رہنوں کے ڈگریات حاصل کی گئین ازروے شرائط ڈگری اول کے ایک صلحنامہ نافذ کیا گیا جو مابین راہن و مرتہن اول کے ہوا بعلت اجراء ڈگری نیلامات عمل مین آئی لیکن قبل اسکے کہ نیلام بعلت ڈگری بربناء رہن اول عمل مین آوے نیلام بعلت اُس ڈگری کے عمل مین آیا جو بربناء رہن دوم کے تھی اور قبضہ مشتری نیلام اول کا رہا جو راہن کی طرف سے باسم فرضی عمل کر رہا تھا ایک نیلام مابعد مین جو بعلت ڈگری بربناء رہن اول کے ہوا مدعی نے خریداری کی اور اب نالش دلاپانے قبضہ کی کرتا ہے - ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ مدعی مستحق رہن اول کا بوجہ خریداری نیلام دوم کے تھا اور چونکہ کل اشخاص جنکو معاملہ مذکور سے تعلق تھا روبروے عدالت کے تھے لہذا صحیح طریقہ یہ تھا کہ تحقیقات اس امر کی کیجائے کہ کسقدر زر رہن کا مطالبہ اُس جزو جائداد پر تھا جو منشاے اپیل تھا اور یہ حکم دیا جاتا کہ اسقدر زر رہن بذریعہ نیلام جائداد کے وصول کیا جائے تجویز ہوئی کہ اس فیصلہ مین مدعی غلط طور پر مرتہن تصور کیا گیا اور اُسکے کل زر رہن کو دلانے سے انکار کیا گیا چونکہ مقدمہ حالات خاص پر مبنی تھا لہذا یہ امر خلاف انصاف ہوگا کہ راہن کو یہ اجازت دیجائے کہ عذر کسی حق قبضہ کا جو اُسنے بذریعہ اپنی خریداری کے حاصل کیا پیش کرے اور مدعی بمقابلہ اُسکے مستحق ڈگری قبضہ بحیثیت مشتری کے ہے بریوی کونسل - (۲)

چند مرتہنان نے جنکے پاس رہن نامجات مختلف تواریخ یا مختلف حصہ جات اُسی جائداد کے تھے چند راہنان مشترکا قابض تھے ڈگری منجملہ ایسے رہن نامجات کے آخر

(۱) - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۳ - انڈین لارپورٹ مدراس بنڈ بینک کمپنی بنام رونلدس -
(۲) - کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲۲ - انڈین لارپورٹ لطف علیخان بنام فتح بہادر -

کی بابت حاصل کرکے جائداد مرہونہ کو اُسکی اجرا میں نیلام کرایا قبل نیلام کے مرتہنان نے درخواست عدالت جاری کنندہ ڈگری میں اعلان اپنے رہن ہائے مقدم کے پیش کی لیکن عدالت نے ایسی کارروائی نہیں کی تجویز ہوئی کہ مرتہنان نے تا امکان اپنے سب کچھ کارروائی واسطے اعلان سواخذہ جات مقدم جائداد نیلام شدہ کے کی اور وہ بمقابلۂ خریدار نیک نیت نیلام کے بعد ازان نالش کرنے سے بربناے رہن نامجات مقدم کے ممنوع نہ تھی۔ (۱)

دفعہ ۷۹۔ اگر کسی رہن نامہ مین جو بنظر اطمینان اداے قرضہ ہاے آیندہ یا اطمینان تعمیل کسی معاہدہ یا اطمینان اداے زر باقی حساب دوان کی تحریر پایا ہو باقی کی تعداد انتہائی جسکے لیے جائداد مرہون ہوئی ہو بصراحت مندرج ہو تو رہن ثانی جو اُسی جائداد پر ہوا ہو اگر بعد اطلاع یابی رہن مقدم کے وقوع میں آیا ہو بمقابلۂ رہن مقدم کے یعنے بابت جملہ زرہاے قرضہ و دیون کے جنکی میزان تعداد انتہاے سے زائد نہو گو وہ قرضہ اور دیون بعد اطلاع یابی رہن مؤخر کے دیے گئے ہوں صرف حق مؤخر رکھیگا۔

تمثیل

زید نے اپنی باقی حساب کی ادائی کے اطمینان کے لیے موضع سلطانپور کو دس ہزار روپیہ تک اپنے مہاجن بکر کمپنی کے پاس رہن کیا پھر زید نے وہی موضع سلطانپور عمرو کی ادائی کے اطمینان کے لیے عمرو کے پاس رہن کیا اور عمرو کو بکر کمپنی کے نام رہن کی اطلاع تھی اور عمرو نے اس رہن ثانی کی اطلاع بکر کمپنی کو کردی رہن ثانی کی تاریخ تک باقی یافتنی بکر کمپنی کی زید سے کم تھی پیچھے سے بکر کمپنی نے کچھ اور روپیہ بطور قرضہ زید کو دیا جسکے سبب سے

(۱) عبد العلی خان بنام گنپت سنگھ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۰۸ کتاب انگریزی۔

باقی ذمگی زید ؏ ... سے بڑھ گئی پس بکر کمپنی مستحق ہے کہ ؏ ہزار تک عمرو پر ترجیح رکھے۔

دفعہ ۸۰ - اگر کوئی مرتہن بعلم یا بلا علم کسی رہن درمیانی کے کسی رہن مقدم کا روپیہ ادا کردے اُسکو اُسی اپنی اصلی کفالت کی بابت کوئی حق مرجح حاصل نہوگا اور بجز اُس صورت کے جو دفعہ ۷۹ - میں مذکور ہے کوئی مرتہن جو پیچھے سے اپنے راہن کو کچھ قرضہ دے عام اس سے کہ اُسکو رہن درمیانی کی اطلاع ہوئی تھی یا نہیں اُس قرضہ مابعد کی بابت اپنے حق کفالت کی رو سے کوئی حق مرجح حاصل نکریگا۔

شرح - دفعہ ۷۹ - میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر رہن نامہ واسطے اطمینان قرضہ آیندہ یا تعمیل معاہدہ یا زر باقی حساب روان کی تحریر پایا ہو اور اُسمین تعداد انتہائی بصراحت مندرج ہو تو رہن ثانی کو جو بعد علم و آگاہی رہن مقدم مذکورہ کے ہوا بمقابلہ جملہ زر قرضہ و دیون کے جو تعداد مندرجہ رہن نامہ سے زیادہ نہو گو وہ قرضہ بعد اطلاع رہن مؤخر کے دی گئی ہون حق مؤخر رکھیگا۔

جیسا کہ مضمون تمثیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زید نے بکر کے پاس دس ہزار روپیہ تک ایک ضلع رہن کیا اور پھر اُسی موضع کو بعلم کفالت مقدم عمرو نے دس ہزار روپیہ مین رہن رکھا اور اُسکی اطلاع بکر مرتہن اول کو دے دی جسوقت کہ رہن ثانی ہوا تھا مطالبہ رہن مقدم پانچہزار روپیہ تھا بعد رہن ثانی مطالبہ بکر ؏ ہزار اور ہوگیا گو یہ پانچہزار روپیہ بعد اطلاع رہن ثانی کے بڑھایا گیا ہے تاہم چونکہ ایک تعداد میں پہلے رہن نامہ مین ؏ ہزار روپیہ مندرج ہین لہذا مرتہن کو کوئی ترجیح نہین ہوسکتی۔

دفعہ ۸۰ - مین یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ اگر کوئی مرتہن بلا علم رہن درمیانی کے رہن مقدم کا روپیہ ادا کردے تو اُسکو اُس ادائگی سے اپنی اصلی کفالت کی بابت کوئی حق مرجح حاصل

ہوگا اور نہ کوئی مرتہن جو پیچھے سے اپنے راہن کو کچھ روپیہ دے عام اس سے کہ اُسکو رہن درمیانی کی اطلاع ہو یا نہین اُس قرضۂ مابعد کی بابت اپنے حق کفالت کی رو سے کوئی حق مرجح حاصل نہوگا۔

ایک مقدمہ مین پریوی کونسل سے تجویز ہوئی کہ حق حقوق راہن واقع جائداد غیر منقولہ موقوعہ دکھن بہ تبعیت رہن اول و دوم بصیغہ اجراے ڈگری بدست خریدار نیلام ہوئی جسنے بعد خریداری کے زر رہن اول ادا کر دیا تجویز ہوئی کہ نامبردہ کو استحقاق باطل کرنے مطالبۂ ماقبل یا قائم رکھنے اُسکے کا حاصل تھا اور اس بارہ مین یہ دستور انگلستان کا کہ اگر مالک حق آخر رہن اول ادا کردے تو مواخذہ از مرتہنان درمیانی کا نہین ہے ہندوستان سے متعلق نہین ہے۔ (۱)

بپابندی اصول مذکور و نیز متعدد نظائر کے تجویز ہوئی کہ خریداران حق انفکاک رہن جائداد غیر منقولہ نے جو سنہ ۱۸۷۵ء و سنہ ۱۸۷۸ء مین رہن ہوئی تھی زر رہن اول ادا کر دیا مرتہن ثانی نے نالش واسطے نیلام کرانے جائداد مذکور کے بغرض ایفاے زر رہن اپنے کے رجوع کی تجویز ہوئی کہ رہن اول باطل نہین ہوا اور خریدار حق انفکاک رہن کو بوجہ ادا کردینے زر رہن مذکور کے جنکو وہ بمقابلۂ رہن ثانی کے کام مین لا سکتا ہے حاصل ہوگیا یہ نظیر قابل ملاحظہ ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین مشتری نیلام نے زر رہن کفالت مؤخر جو رجسٹری شدہ تھا ادا کر دیا مرتہن کفالت دار مقدم نے بربناے کفالت مقدم جو غیر رجسٹری شدہ تھی نالش کی عدالت ہائیکورٹ سے بتائید نظیر پریوی کونسل تجویز ہوئی کہ مشتری کو فائدہ رہن کا حاصل ہونا چاہیے اور وہ مستحق پیش کرنے دستاویز کا جو اُسکے پاس تھی بمقابلۂ دستاویز غیر رجسٹری شدہ

(۱) سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ گوکل داس گوپال داس بنام پورن مل پریوی کونسل۔

(۲) سلسلۂ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۶۷ حصہ ۷ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء سرب سنگھ بنام رگھناتھ پرشاد

سنہ ۱۸۷۷ع کی ہے جسکے مقابلہ مین حسب دفعہ ۵۰- ایکٹ ۳- سنہ ۱۸۷۷ع دستاویز رجسٹری شدہ

بہ نسبت دستاویز مذکور مؤثر ہوگی- (۱)

بعدہ ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ وقت تحریر و رجسٹری اپنے رہن نامہ کے مدعی مرتہن ثانی واقف تھا کہ مرتہن اول وحیل بموجب اپنے رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ کے ہے بہ نظر ان حالات کے یہ واقعہ کہ دستاویز مدعی رجسٹری شدہ ہے مدعی کو واسطے بیدخل کرنے مدعا علیہ کے بموجب احکام دفعہ ۵۰- ایکٹ ۳- سنہ ۱۸۷۷ع مستحق نہین کرتا- (۲)

تجویز ہوئی کہ رہن نامہ ثانی مین نیت دست برداری رہن اول ظاہر نہین کی گئی نہ رہن نامہ اول کو واپس دیا گیا تو خریداری بمتابعت رہن اول کے ہے- (۳)

بغرض اطمینان ادا، زرلگان کے غلام عباس پٹہ دار نے ۲- بسوہ حصہ زمینداری موضع کریم پور مبارک سنہ ۱۸۶۹ع مین رہن کی زاں بعد غلام عباس پٹہ دار نے منجملہ ۲- بسوہ مرہونہ مذکورہ کے ۱- بسوہ پاس مدعا علیہ کے سنہ ۱۸۷۱ع مین رہن کیا مدعی نے بعد وفات اپنے باپ کے بقائم مقامی اُسکے نالش زرلگان محکمہ مال مین دائر کرکے ڈگری حاصل کی اور جزو زرڈگری وصول کیا اور بقیہ زرڈگری کی بابت سنہ ۱۸۷۴ع مین ایک دستاویز کفالت مواضعات جسمین موضع کریم پور مبارک بھی تھا لکھا ئی تجویز ہوئی کہ کفالت سنہ ۱۸۶۹ع کی دستاویز آخرالذکر سے ساقط نہین ہوئی- (۴)

اگر مرتہن ثانی دعوے نفاذ اپنے رہن کا کرے تو اُسکے حق مین ڈگری بہ بحالی حقوق

(۱)- سلسلۂ الہ آباد جلد ۷- حصہ ۷- صفحہ ۷۷۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ مورخہ ۱۹- مارچ سنہ ۱۸۸۵ع جانکی پرشاد بنام سری متھرا تنگوی دیبیا-

(۲)- سلسلۂ الہ آباد جلد ۸- صفحہ ۵۴۰- مورخہ ۲۰- جولائی سنہ ۱۸۸۶ع رام اوتار بنام دھنوری-

(۳)- سلسلۂ بمبئی جلد ۱۰- صفحہ ۸۸- مورخہ ۱۳- اگست سنہ ۱۸۸۵ع بلب داس دیوچند بنام لکشمن سروپ-

(۴)- صفحہ ۱۹- مورخہ ۹- جنوری سنہ ۱۸۸۶ع رمضان علی بنام جگت سنگھ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۶ع الہ آباد-

مرتہن اول ہونا چاہیے نفاذ کفالت دوم نہونا چاہیے - (۱)

مقدمات سابق مین بھی ایسا ہی تجویز ہوا تھا کہ اگر مرتہن اول بعد اسکے کہ راہن نے اس جائداد کو کسی اور کے پاس رہن کر دیا ہو کچھ اور روپیہ دیکر وہی جائداد پھر رہن رکھے یا کوئی مرتہن ثالث مرتہن اول کا روپیہ ادا کر دے تو اُسکو اختیار ہے کہ مواملہ ہاے درمیانی سے پہلے اپنا روپیہ نکال لے اُسکا نام ٹیکنگ ہے ہندوستان مین انگلستان کی طرح ٹیکنگ کی بابت کوئی قاعدہ نہین ہے مثلاً جہان کہ مرتہن ثانی مرتہن اول کا رہن بیباق کر دے نہ تو راہن اول سے کوئی دستاویز حاصل کرے اور نہ کوئی کارروائی اُسکے بحال رکھنے کے لیے بطور ایک کفالت کے بمقابلہ پچھلے قرضہ کے جو رہن ثانی کی تاریخ سے پہلے کا ہو کی ہو تجویز ہوئی کہ پچھلے قرضہ کو رہن ثانی پر ترجیح ہوگی - (۲)

مالک ایک مکان نے ۱۸۶۱ء مین بعوض مبلغ ماللعہ کے مکان مذکور مدعا علیہ کے پاس رہن کیا اور اُسکو قابض کرا دیا رہن نامہ کی رجسٹری ضروری نہ تھی چنانچہ نہین کرائی گئی راہن نے بعد ازان مکان مذکور ۱۸۶۳ء مین مدعی کے پاس بعوض مبلغ سار روپیہ بذریعہ دستاویز باضابطہ رجسٹری شدہ کے رہن کیا نامبردہ نے پھر ۱۸۶۴ء مین بذریعہ اس کفالت کے مبلغ صما روپیہ مزید مدعا علیہ سے قرض لیے اور اُسکے حق مین ایک رہن نامہ باضابطہ رجسٹری شدہ تحریر کیا مدعی نے ۱۸۶۸ء مین راہن پر نالش قبضہ دائر کر کے ڈگری حاصل کی جسکے اجراء کی نسبت مدعا علیہ نے عذر کیا مدعی نے اب بنام مدعا علیہ نالش واسطے اُسکی بیدخلی اور حصول قبضہ جائداد مرہونہ کے بادائے اس روپیہ کے جو بموجب اُسکے رہن نامہ کے یافتنی ہے دائر کی مدعا علیہ نے مدعی کے

(۱) - صفحہ ۲۵ - نمبر ۶ - مورخہ ۲۲ - جنوری ۱۸۸۳ء رگھناتھ پرشاد بنام جوڑاون لال ویکلی نوٹ ۱۸۸۶ء جلد ۸ - حصہ ۴ - صفحہ ۱۰۵ - انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - ۵ - بنگال لارپورٹ صفحہ ۳۶ و ۲ بنگال لارپورٹ صفحہ ۴ و ۱۱ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۳۱ -

رہن سے انکار کیا اور عذر اپنے خود دو رہنون کا کیا اور یہ دعوے کیا کہ جو روپیہ بابت
ان دونون رہنون کے یافتنی ہے قبل اسکے کہ اُسے قبضہ دینے کو کہا جاوے ادا ہونا چاہیے
تجویز ہوئی کہ انگریزی مسئلۂ ٹیکنگ یعنے چند دستاویزات جو اوقات مختلف پر دی گئی ہون
قبل اسکے کہ خریدار درمیانی دعوے پیش کرے بیباق ہونی چاہیین ایسا خاص اور
اصطلاحی قسم کا ہے اور عام اصول انصاف پر ایسا مبنی ہے اضلاع مفصل بمبئی سے
متعلق نہین ہونی چاہیے لیکن مطالبات جو رہن ہاے متواتر سے پیدا ہوے بہ ترتیب
تاریخ ادا ہونی چاہیے بناءً علیہ تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ کا حق بمقابلہ مدعی کے یہ تھا
مدعی کے رہن درمیانی کا انفکاک کرائے یا جائداد مرہونہ پر اُسوقت تک قابض رہے
کہ اُسکا رہن اول مدعی فک کرائے لیکن مدعا علیہ دعوے قائم رہنے قبضہ کا بمقابلہ
مدعی اُسوقت تک نہین کرسکتا کہ اُسکا زر رہن دوم ونیز اول ادا ہو جائے کیونکہ مدعی کا
رہن بلحاظ تاریخ کے مقدم ہے اور بدین وجہ اُسکو قبل رہن دوم مدعا علیہ کے
ترجیح ہونی چاہیے۔ (۱)

بذریعہ رہن نامہ رجسٹری شدہ (ب) نے ۱۸۶۹ء مین کچھ جائداد بدست مدعا علیہ
رہن دخلی کی ۱۸۷۱ء مین (پ) نے اپنا حق راہنی بدست مدعیان فروخت کردیا اور
اُنھون نے اُسکو کلکٹری کے رجسٹرون مین (پ) کے نام رہنے دیا بعدہ ۱۸۷۳ء مین
مدعا علیہ نے اور روپیہ (پ) کو اُسی جائداد مرہونہ کی کفالت پر قرض دیا مدعیان نے
انفکاک کے واسطے نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ مدعیان کا حق بطور منتقل الیہ حق راہنی
مکمل ہے اگرچہ کچھ اطلاع انتقال کی مدعا علیہما کو نہین دی گئی تھی لیکن اگرچہ کوئی ایسی اطلاع
واسطے حق مدعیان کے ضروری نہ تھی بلکہ عام انصاف سے ظاہر ہے کہ اگر مدعیان کی
کارروائی بمنزلۂ خاموشی کے تھی اور یہ بھی خیال کیا جائے کہ مدعیان نے (پ) کو زر قوم مرہونہ ثانی

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۵۲۶ - ناراین دنکو بنام پانڈو رنگ کامت

اس خیال سے دین کر وہ اُسوقت تک بھی مالک حق راہنی کا تھا تو ایسی کارروائی سے مدعا علیہ کو بہتر استحقاق ہوگا اگر جائداد (ب) کے نام کلکٹری کے رجسٹر مین تھی اسکا ویسے ہی رہنے دینا بعد انتقال کے اس مقصد کے لیے کافی نہوگا۔ (۱)

۲۹- نومبر [illegible] کو (ب) نے اپنا ½ حصہ مکان اور باغ کا پاس مدعی کے بعوض الــــ ہزار کے رہن کیا سود عــــ فیصدی ماہواری کا قرار پایا تھا ۳- جنوری [illegible] کو (ب) نے ایک ثلث مکان سماۃ بندو باس کے پاس بعوض لــــ ہزار سود عــــ کے رہن کیا ۱۴ مئی [illegible] کو (ب) اور اسکے دو بھائیون نے کل مکان بعوض سمــ ہزار سود عــــ کے رہن پاس مدعی کے کیا اس رہن نامہ مین ذکر رہن نامہ ۲۹ نومبر [illegible] کا ہے اور ایک سو روپیہ کا جو بعدہ (ب) کو دی گئی تھی رہن نامہ مین تحریر تھا واسطے ادائے روپیہ مذکورہ بالا اور دیگر ضروریات کے ہم تینون بھائی اپنے حق حقوق جائداد متذکرہ بالا مین بعوض سمــ ہزار روپیہ کے رہن کیے اس روپیہ سے قرضۂ مذکورہ بالا ادا کیا اور سود عــــ کا وعدہ ایک سال کا قرار پایا یہ دعوے بدین غرض تھا کہ مدعی کا استحقاق مرتہن بہ نسبت سماۃ بندو باس کے مرجح تجویز کیا جا رے تجویز ہوئی کہ ۱۴ مئی [illegible] کے تمسک سے روپیہ رہن نامہ [illegible] کا فی الواقع ادا نہین ہوا در حقیقت تو یہ ہوا کہ روپیہ زور دیا گیا اور بعوض روپیۂ سابق و حال کے دستاویز جدید بکفالت مزید تحریر ہوئی محض الفاظ کے اوپر نہ جانا چاہیے بلکہ اصل حقیقت دیکھنا چاہیے قرضۂ سابقہ کا وجود قائم ہے اور اگر ہم یہ بھی فرض کرلین کہ قرضۂ سابقہ ادا ہوگیا ہے تو بھی بلحاظ بہت سی اسناد کے ہم تجویز کرینگے کہ اُس ادائی سے خواہ مخواہ کفالت سابق کالعدم نہین ہوئی راہن کی جانب سے یہ فرض کرنا چاہیے کہ اُسکا منشاء قیام کفالت ماسبق کا تھا ہمکو عبارت تمسک یا دیگر حالات سے کوئی منشاء خلاف اُسکے ظاہر نہین ہوتا ہے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ کفالت

(۱)- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۳- گوندراو بنام راوجی۔

سنہ ۱۸۸۰ء کو بمقابلۂ رہن مدعا علیہ جو جنوری سنہ ۱۸۸۱ء مین ہوا مقدم قرار دے پس ایک حساب مرتب کیا جائیگا جسکی روسے جو روپیہ بذریعۂ رہن نامہ سنہ ۱۸۸۰ء کے یافتنی ہے وہ رہن مقدم قرار دیا جائیگا اور باقی رہن مابعد۔ (۱)

ایک قطعہ اراضی کے راہن نے مرتہن سے قرضۂ جدید حاصل کرکے اُسکے حق مین تمسک بدین شرط تحریر کردیا کہ جو رقم اس تمسک کے ذریعہ سے محفوظ کی گئی تھی اُسکے ادا کو انفکاک رہن پر ترجیح ہوسکے قرار دیا گیا کہ منشاء فریقین اراضی کو پابند قرضہ مذکور کے کرنے کا تھا اور اسلیے راہن صرف زر رہن کو ادا کرکے فک الرہن نہین کراسکتا۔ (۲)

جبکہ راہن بعد رہن کے کچھ روپیہ مشروط الرہن اس شرط سے لیتا ہے کہ یہ روپیہ بشمول زر رہن کے ادا کیا جائیگا تو ایسا معاہدہ واسطے قائم کرنے مواخذۂ قرضۂ مابعد کے زر رہن پر کافی ہے۔ (۳)

ایک دوسری غیر رجسٹری شدہ وثیقۂ رہن مورخۂ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۸۶ء مین ایک سابقہ وثیقہ مورخۂ ۳۔ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء کا حوالہ دینے کے بعد یہ شرط درج تھی کہ جو رقم اُس سے محفوظ کی گئی تھی وہ اُسوقت ادا کیجائیگی جبکہ راہنان دراصل ابتدائی رہن کو فک کرائینگے مرتہن نے آخرالذکر وثیقہ کی تاریخ سے تین سال بعد دونون دستاویزون پر روپیہ وصول کرنے کے لیے نالش کی قرار پایا کہ دعوے مد ۶۶ کے بموجب زائد المیعاد ہے عذر کیا گیا تھا کہ عبارت۔ ہم اُسوقت ادا کرینگے جبکہ فک الرہن کرادینگے بمنزلۂ اس امر کے ہے کہ وہ اُس مد ۶۶ کے معنے کے اندر آدے زر کی ایک تاریخ مقرر ہوتی ہی قرار پایا کہ عذر صحیح نہین ہے۔ (۴)

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۳۲۳۔ گوپال چندر سری منی بنام ہر بہو چندر بلدر۔
(۲) نمبر ۶۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۰ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۵۵۔
(۳) ۔ ہائی کورٹ الہ آباد ۹۔ نومبر سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۶۱۔
(۴) نمبر ۱۳۹۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۹۵ء۔

دک) نے جو رشتہ دار مدعی کا تھا ایک دستاویز انتقال جسکے ذریعہ سے نامبردہ نے
تمام اپنی جائداد مدعی کے نام منتقل کی مدعی کے نام تحریر کی اور مدعی بمعاوضہ اُسکے ذمہ دار ادائے
تمام دیون (دک) کا ہوا دستاویز مین یہ تحریر تھا کہ (دک) کی یہ خواہش تھی کہ جائداد
اُسکے خاندان مین رہے بعد وفات (دک) کے مدعی نے نالش واسطے حساب فہمی
اور واسطے انفکاک بعض اراضی (دک) کے جو ابتداً مدعا علیہ کے پاس منجانب (دک) کے
رہن ہوئی تھی دائر کی جواب دہی مین یہ عذر پیش کیا گیا کہ دستاویز کی رو سے بغرض
اداء دیون (دک) کے امانت کی صورت پیدا ہوتی تھی اور مدعا علیہ کو استحقاق
حاصل تھا کہ زر رہن مین زر قرضہ سادہ جو (دک) کے ذمہ مدعا علیہ کا قرض تھا شامل
کرے یہ دریافت ہوا کہ صرف مدعا علیہ کا دین ادا نہین ہوا ہے اور جائداد اُس
مقدار سے زیادہ تھی جو ادائے دیون کو کافی ہو تجویز ہوئی کہ دستاویز کی روسے
(دک) کے قرضخواہان کے واسطے امانت پیدا نہین ہوئی بخلاف اسکے منشاء دستاویز
یہ تھی کہ تحفظ جائداد خاندانی ہو یہ بھی تجویز ہوئی کہ پورا الفاظ کل دستاویز کا نہین ہوسکتا
تا وقتیکہ تعبیر اُسکی بطور دستاویز انتقال بنام مدعی اس طور پر ہو کہ فیما بین مدعی
اور (دک) کے مع بار ادائے دیون (دک) کے تحریر ہوئی تھی یہ تجویز ہوئی کہ (دک) کی
حیات مین اُسکے قرضخواہ دعوئے وصول از روے اس دستاویز کے بحالت نہونے
کسی گفتگو کے مابین قرضخواہان مذکور اور مدعی کے جس سے یہ تغیر ہوسکے کہ مدعی نے
یہ تسلیم کیا تھا کہ وہ قابض جائداد بطور امین قرضخواہان کے واسطے تھا نہین کرسکتے
گو ممکن تھا کہ نامبردگان دستاویز پر معترض ہوسکتے مگر (دک) کی وفات پر قرضخواہان نامبردہ
کو نالش اہتمام مین یہ استحقاق ہوگا کہ نفاذ کفالت دیون بحق اپنے کرائین۔ (۱)
مدعا علیہ کے پاس اول جائداد جولائی سنہ ۱۸۶۶ء مین رہن ہوئی پھر وہی جائداد نومبر

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۰۱۔ رانگھو گوبند براچھی بنام بلونت امرت گول۔

سنہ ۱۸۸۱ء مین اُسکے پاس رہن ہوئی اس سے قبل مارچ سنہ ۱۸۸۱ء مین وہی جائداد پاس مدعی کے رہن ہوچکی تھی مدعا علیہ نے اپنے دونون رہن نامجات کی بنیاد پر نالش کرکے نیلام کی ڈگری پائی اور دونون مین حقیت کا نیلام کرالیا اور جو زر نیلام تھا وہ ہر دو ڈگریات کے مطالبہ مین حاصل کرلیا مدعی نے بعد ازین اپنی ڈگری مین جائداد مذکور نیلام کرانا چاہی مگر وہ نیلام نہو سکی تو اُسنے اب یہ دعوے دائر کیا کہ اُس روپیہ کا جو دوسری ڈگری سے مطالبہ غیر مقدم کا مدعا علیہ لے گیا تھا مدعا علیہ پر دائر کیا تجویز ہوا کہ مدعی مستحق کامیابی کا ہے اُسکا رہن مقدم تھا اور اُسکے خلاف تجویز ہونے سے غرض دفعہ ۸۰ قانون انتقال جائداد فوت ہوجاویگی (۴- فروری سنہ ۱۸۹۹ء) - (۱)

مدعی مرتہن مابعد تھا مدعا علیہ مرتہن مقدم نے اپنے رہن سابق کے عوض مین بیع نامہ ایک دوکان جو جزو جائداد مرہونہ کا تھا کرالیا تھا مدعی نے یہ دعوے نیلام جائداد مرہونہ کا بدین بیان دائر کیا کہ وہ بیع نامہ بعد رہن بحق مدعی کے ہوا ہے اور سازشی ہے ڈگری بحق مدعی بلاکسی حد کے صادر بغرض نیلام فرمائی جاوے بیع نامہ مین ذکر رہن مقدم کا تھا بحث یہ تھی کہ نظر بحالات و بیانات مندرجہ عرضی دعوے کے مدعی مستحق پانے ایسی ڈگری مشروطیہ کا ہے جس سے حق مرجح مدعا علیہ کا قرار دیکر جائداد تابع رہن مدعا علیہ کے نام کیے جانے کا حکم صادر کیا جاوے یا نہین - تجویز ہوا کہ دعوے مدعی کا ڈسمس ہونا چاہیے مدعی نے دعوے بہ بیان غلط یا باخفاء اصلی حالات اہم کے دائر کیا ہے اگر وہ چاہتا تو اُسکو کل حالات نسبت تقدم رہن مدعا علیہ کے معلوم ہوسکتے تھے وہ ایسے بیان دعوے کے مقابلہ مین مستحق اس امر کا نہین ہے کہ ڈگری محدود اُسکے حق مین صادر کیجاوے کیونکہ اگر بیانات مندرجہ عرضی دعوے صحیح ہون تو وہ ڈگری دعوے کا مستحق بلاکسی قید یا حد کے ہے پس دعوے ڈسمس ہوگا - رگھناتھ پرشاد جج

(۱)- الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۴۴۵ - متھو لال بنام کشن لال -

بنام جوروا سارلے (۱) کا حوالہ دیا گیا۔ ۲۔ ۱۰ پرچ ۱۸۹۰ء۔ (۲)

ترتیب وحصۂ رسدی

دفعہ ۸۱۔ اگر مالک نے دو قطعہ جائداد کا دونون کو شخص واحد کے پاس رہن کرکے بعد ازان کسی ایک جائداد کو دوسرے شخص کے پاس رہن کرے جسکو رہن سابق کی اطلاع نہوئی ہو تو مرتہن ثانی مستحق ہے کہ درصورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اسکے کے مرتہن اول کا دین اُس جائداد سے ادا کرائے جو مرتہن ثانی کے پاس رہن نہین ہوئی ہے جہانتک اس جائداد مین گنجایش ہو مگر کوئی ایسا فعل نکرسکیگا جس سے مرتہن اول یا کسی اور شخص کے حقوق مین خلل پہونچے جو دونون مین سے کسی جائداد پر بعوض بدل قیمتی کے کسی طرح کا حق رکھتا ہو۔

شرح۔ اس دفعہ مین قاعدہ ترتیب کفالت کا بیان کیا گیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مالک دو قطعہ جائداد کا دونون کو ایک شخص کے پاس رہن کرے اور بعد کو اُسمین ایک جائداد دوسرے شخص کے پاس رہن کرے جسکو رہن سابق کی اطلاع نہوئی ہو تو مرتہن کو اختیار ہے کہ زررہن مرتہن اول کا اُس جائداد سے ادا کرائے جو مرتہن ثانی کے یہان رہن نہو۔ اس قاعدہ کی ترتیب کے قائم کرنے کے واسطے یہ امر ضروری ہے کہ مرتہن ثانی رہن اول سے مطلع نہوا ہو اور لفظ اطلاع کی تعریف دفعہ ۳۔ ایکٹ ہذا مین بیان کی گئی ہے جب تک کہ وہ پوری تعریف صادق نہ آوے اُسوقت تک یہ نہین کہا جاویگا کہ کوئی شخص اُس واقعہ سے ناواقف تھا۔

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا تھا کہ اصول انصاف جو مطالبہ دار مابعد سے ترتیب کفالت مین متعلق ہین وہی اُس خریدار نیک نیت سے بھی متعلق ہین جسنے بقیمت

---

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸۔ صفحہ ۱۰۵۔

(۲)۔ الہ آباد جلد ۱۲۔ صفحہ ۸۴۵۔ انڈین لارپورٹ سالگرام بنام ہرچرن لال

بلا علم اُس جزو جائداد کو خرید کیا ہو جسکا کل مطالبہ تابع مطالبۂ اول کا ہو۔ مرتہنان
دو جائداد نے جسمین سے ایک جائداد کو بعد رہن مذکور کے ایک شخص نے جسکو علم رہن
مطالبہ مذکور کا نہ تھا براہ نیک نیتی بقیمت خرید کیا تھا نالش واسطے نفاذ حق کفالت
بمقابلہ ہر دو جائداد مذکور جو ملکیت اصلی مالک راہن تھا دائر کی راہن اور خریدار
دونون کو مدعا علیہ بنا کر تجویز ہوئی کہ کچھ اشتباہ نہین ہے کہ اگر خریدار اس امر پر مجبور
کیا جائے کہ وہ زر رہن اُس سے زیادہ ادا کرے جو بحصۂ رسدی اس جائداد پر پہونچتا ہو
جو اُسنے خرید کی تو وہ حصۂ رسدی روپیہ کے وصول کرنے کا مستحق ہوگا مگر ایسی نالش مین
جسکا عرضی دعوے اسطرح پر لکھا گیا ہو اور بلحاظ ترتیب فریقین کے اس قسم کی تقسیم
زر رہن اس نوبت دوم مین نہین کیجا سکتی ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ کے حالات یہ ہین کہ مدعی رسپانڈنٹ نے بربناء رہن نامۂ مورخہ ۲۴-
ستمبر سنہ ۱۸۶۷ء اقراری گیان کنور ان رائے و لچھمن رائے دائر کی جسمین حصہ ۲- پائی کا او نیز
۱۴ بسوہ بیگہ ۱۱- دھور اراضی سیر و ۱۴ بسوہ ۱۰- دھور دیگر اراضی رہن ہوئی تھی معاوضہ
اس رہن کا مالیہ تھا جو سنہ ۱۸۷۰ء مین واجب الادا تھا نومبر سنہ ۱۸۶۸ء مین راہنان نے
دوسرا رہن نامہ بنام رامیسری رائے کے لکھدیا جسنے نالش کر کے ۱۹- نومبر سنہ ۱۸۷۳ء کو
بمقابلہ راہنان ڈگری پائی اسکے اجراے مین جائداد متعین ۲۰- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو مشتہر بہ نیلام
ہوئی لیکن قبل نیلام کے راہنان نے بذریعۂ معاہدۂ خانگی پاس بینی بہادر سنگھ
۱۰- دسمبر سنہ ۱۸۷۴ء کو حصہ ۵- پائی جو دونون رہن نامون مین مرہون تھی بیع کر دیا شاید
رامیسر رائے کا روپیہ ادا ہو گیا اور نیلام نہوا اب مرتہن اول نے نالش مشتری و نیز
راہنان پر دائر کی بہ نسبت اپیل بینی بہادر سنگھ کے ایپین صاحب نے یہ تسلیم کیا کہ
وہ اس عذر کی تائید نہین کر سکتے کہ اُسکا موکل با طلاع ہے اور اسوجہ سے وہ محفوظ ہے
جز ثم

(۱)- سلسلۂ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱، حصہ ۹- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۸- مارچ سنہ ۱۸۸۴ء راجمان ؟ ثم

تجویز ہوئی کہ قاعدہ ترتیب کفالت جو دفعہ ۱۸ - مین ہو اُس سے بوجہ نہونے اطلاع منتقل الیہ مابعد کے حقوق مواخذہ دار مقدم مین کچھ خلل نہین آتا لیکن قطع نظر اسکے مین تجویز کرونگا کہ اُسنے حسب منشا و لفظ اطلاع جیسا کہ دفعہ ۳ - مین تعریف اسکی لکھی ہے بلا اطلاع خرید نہین کیا ہے لہذا اس اپیل کو ضرور ساقط ہونا چاہیے - اور اُسنے باطلاع واخذہ مقدم کے خرید کیا ہے لہذا وہ دعوے استفادہ دفعہ ۱۸ کا نہین کر سکتا - (۱)

مسئلہ مارشلنگ یعنی مرتہن دو امتحان قارق راہن کے جو صرف ڈگریات زرنقد رکھتے ہون متعلق نہین ہوتا (۲)

درحالیکہ مالک بعض جائداد بدست زید رہن کرے اور بعدہ ایک جزو جائداد مرہونہ بدست عمرو فروخت کرے تو زید پر یہ لازم نہین ہے کہ اپنے رہن کے نفاذ کی نالش کرنے مین اول بمقابلہ اُس جزو جائداد کے کارروائی کرے جسکو راہن نے فروخت نہین کیا - (۳)

مرتہن کا استحقاق وصولیابی اپنے قرضہ کا بذریعہ فروخت کسی جزو اراضی مرہونہ اپنی کی اس امر سے محدود نہین ہو سکتا کہ جزو اراضی جسکو وہ فروخت کرنا چاہتا ہے راہن نے بعد تاریخ رہن فروخت کی اور زرشن واسطے ادا سے زررہن سابق جو اراضی فروخت شدہ پر واجب تھا لگایا گیا - (۴)

ڈگریدار اس امر پر مجبور نہین ہے کہ وہ اولاً کارروائی بمقابلہ اُس جزو جائداد

(۱) - بہادر سنگھ بنام رام برن سنگھ مورخہ ۵ - مئی ۱۸۸۸ء صفحہ ۵۵ - ہفتہ وار ۱۸۸۸ء الہ آباد -
(۲) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ - صفحہ ۴۲ - کرسٹوداس کنڈو بنام رام کنت رائے -
(۳) - انڈین لارپورٹ جلد ۱۱ - صفحہ ۲۵ - کلکتہ لالہ دلاور سہائے بنام دیوان بلاقی رام -
(۴) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ - صفحہ ۳۰۸ - راما راجو بنام سیرایادو -

مرہونہ کے کرے جو نیلام نہین ہوئی اور تمسک مذکور کا نفاذ بمقابلہ ایسے مشتری جزو جائداد مرہونہ کے ہو سکتا ہے جسنے کبھی قبضہ نہ پایا ہو۔ (۱)

ایک مقدمہ مین راہن نے چند روز بعد مکفول کرنے ایک موضع کے بطور ضمانت گورنمنٹ کے موضع مذکور بشمول دیگر جائداد کے مدعی مقدمہ مذکور کے پاس رہن کیا رہن نامہ کی رجسٹری فوراً کرائی گئی لیکن دستاویز کفالت کی رجسٹری بہت عرصہ بعد تک نہین کرائی گئی اور بموجب ایکٹ رجسٹری نمبر ۱۹ بابت ۱۸۴۳ء کے عدالت نے یہ تصور کیا کہ رہن نامہ کو دستاویز کفالت پر تقدم حاصل تھا اس موضع کو کلکٹر نے بابت ایک رقم کے جو از روے دستاویز کفالت کے واجب الادا تھی فروخت کیا تجویز ہوئی کہ گو مشتری نے تابع رہن قابل کی جائداد کو حاصل کیا تاہم جسطرح پر کہ جائداد کی نسبت راہن نے عمل کیا اسکے لحاظ سے مشتری مستحق ہے کہ یہ استدعا کرے کہ اول دیگر جائداد سے ایفاء زر رہن کیا جاوے۔ (۲)

مدعی مقدمہ ہذا کو تین جائدادون مملوکہ مدیون پر حق کفالت حاصل تھا ایک شخص غیر نے ایک ڈگری زر نقد جو انھین مدیونان سے واجب تھا حاصل کر کے روپیہ بذریعہ نیلام ایک جائداد کے ان تین جائدادون مین سے جو مدعی کے پاس رہن تھے سے وصول کیا اس نیلام سے جائداد مذکور مطالبہ رہن سے مبرا نہین ہوئی لیکن بوجہ اسکے کہ مدعی اس امر پر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ اولاً تدبیرات واسطے دلاپانے اس روپیہ کے جو اسکو واجب الوصول تھا باقی جائدادون سے وصول ہو سکتا ہے وصول کرے اگر کچھ روپیہ باقی رہے تو وہ جائداد سوم سے واسطے دلاپانے باقی کے مطالبہ کر سکتا ہے مدعی کے حق مین اس امر سے کچھ بے انصافی نہین ہوتی ہے کہ اسکو یہ حکم دیا جاوے کہ وہ اس شی سے اپنا روپیہ وصول کرے جو واسطے غرض ہذا کے اسکے اختیار مین ہے اور

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۰۔ بنواری داس بنام محمد مشیت علی وغیرہ

(۲)۔ ویکلی رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۳۰۵۔

بذریعہ مو دستاویز کے اُسکے اختیار رہن دی گئی بخلاف اسکے دیگر اشخاص کے حق مین بہت بے انصافی ہوسکتی ہے اگر مدعی کو اجازت دیجاوے کہ اس جائداد سے جو فروخت ہوچکی ہے مطالبہ کرے - (۱)

ایک موصی نے بذریعہ اپنے وصیت نامہ کے اپنے جملہ قرضجات کی ادائی کی ہدایت کی اور برعایت اسکے اپنی جائداد اپنے ورثا کو وصیتاً دی بعد اسکے ایک قرضخواہ موصی نے بنام ورثا بحیثیت قائم مقامان کے ڈگری حاصل کی جسمین حکم صریح تھا کہ متروکہ موصی سے ایفا کیا جاوے ایک وارث نے اپنا حصہ واقع بارہ جائداد ہاے متروکہ موصی رہن کردیا بعد رہن کے ایک جائداد مرہونہ اجراے ڈگری قرضخواہ مین نیلام ہوئی بعد ازان مرتہن نے راہن پر نالش کی اور بربناے اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی تجویز ہوئی کہ نہ ہدایت اداے قرضہ جات مندرجہ وصیت نامہ سے نہ ڈگری مصدرہ نالش قرضخواہ سے کوئی مؤاخذہ جائداد موصی پر قائم ہوا تو جائداد جو اجراے ڈگری قرضخواہ مین نیلام ہوئی مع بار رہن نیلام ہوئی اور مرتہن مستحق تھا کہ اپنی ڈگری جائداد مذکور پر جاری کراتا چونکہ یہ معلوم ہوا کہ مرتہن نے دیدہ و دانستہ اپنی ڈگری گیارہ جائداد ہاے جو راہن کے قبضہ مین باقی رہ گئی تھی جاری کرانے سے احتراز کیا بلکہ صرف اسی جائداد کی بنسبت کارروائی کی جو راہن کے قبضہ سے نکل گئی تھی لہذا ہدایت کی گئی کہ قرضہ رہن بارہ جائداد ہاے منقسم کردیا جاوے اور مرتہن کو اس جائداد پر ڈگری جاری کرانے کی اجازت ہونی چاہیے جو راہن کے قبضہ سے نکل گئی تھی بجز اسقدر روپیہ کے جو جائداد مذکور پر پڑا بلا اسکے کہ وہ عدالت کا اطمینان کردے کہ اُسنے بقیہ ڈگری دیگر گیارہ جائداد ہاے پر جاری کرانے کی ہر طرح کوشش کی - (۲)

(۱) - ویکلی رپورٹ جنوری لغایت جولائی سنہ ۱۸۶۳ع صفحہ ۴۰، ۴۳ -

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۰۲ - رام دھن دھر بنام مہیش چندر چودھری -

زید مرتہن بعض جائداد نے ایک جزو جائداد مذکور کا خرید کر کے بنام اول راہن و دوم عمرو جسکے پاس جزو دیگر جائداد مذکور کا قبل رہن جائداد مذکور بحق زید رہن ہوا تھا اور جسنے جزو مذکور کو بعد رہن جائداد مذکور بحق زید و خریداری زید کے خرید کر لیا تھا سوم بکر جسنے جزو ثالث جائداد مذکور کا بعد خریداری زید کے خرید کیا تھا نالش واسطے نفاذ مطالبہ اپنے کے جائداد مذکور پر دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ عمرو کی یہ نیت علانیہ تھی کہ اپنے مواخذہ کو قائم و برقرار رکھے اور ایسا کرنے مین اُسکا فائدہ تھا لہذا خریداری عمرو سے اُسکا مواخذہ زائل نہین ہوا اور وہ بطور مواخذہ دار ماقبل کے مستحق اسکا ہے کہ دعوے زید مین نسبت نیلام کرانے اس جزو جائداد مرہونہ کے جو نامبردہ نے خرید لیا ہے اعتراض کرے اور یہ بھی تجویز ہوا کہ زید باوجودیکہ اُسنے ایک جزو جائداد مرہونہ خرید کیا ہے کل بار اپنے زر رہن کا اُن اجزاے جائداد مرہونہ پر جو بقبضہ راہن دیگر ہین عائد کر سکتا ہے مگر زید بار مذکور کو جزو جائداد مذکور بقبوضہ عمرو پر عائد نہین کر سکتا۔ (۱)

جو اصول عدل کہ مرتہن مابعد سے بلحاظ ترتیب کفالتون کے متعلق ہین مشتری نیک نیت بعوض قیمت بلا اطلاع سے جسنے ایک جزو ایسی جائداد کا خرید کیا جو کل تابع مواخذہ ماقبل تھی متعلق ہین۔ (۲)

بہت سے مقدمات مین ایسا تجویز ہوا ہے کہ شرط رہن نامہ کسی میعاد معینہ کے واسطے معلق رہ سکتی ہے اور بسبب تعلیق مذکور کے کوئی ہرج نہین ہوتا مثلاً رہن انتفاعی کی حالت مین اگر بلا قصور مرتہن کے صاحب کلکٹر جائداد کو اجارہ پر دیدیوے تو ایام دست اندازی کلکٹر تک رہن معلق رہیگا اور من بعد مرتہن کا حق ثانیاً ثابت ہوگا۔ (۳)

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۸۲۔ گیا پرشاد بنام سالک پرشاد و گیا پرشاد بنام گیا پرشاد۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۱۰۔ رودھ مل بنام رام ہرکھ

(۳)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۳۔

ماہ جون ۱۸۷۰ء مین (ل) نے ایک دستاویز (ص) کے حق مین تحریر کی جسمین اُسنے منجملہ دیگر جائداد کے ایک موضع چاندکھیڑا بطور ضمانت ادائی بعض رقوم زر کے رہن کیا نامبردہ نے بعد ازآن موضع مذکور (ع) کے ہاتھ فروخت کیا اور یہ پوشیدہ رکھا کہ وہ پاس (ص) کے رہن تھا جب یہ بات (ع) کو معلوم ہوئی نامبردہ نے (ل) کو فوجداری کے نالش کی دھمکی دی اسپر (ل) نے (ص) سے بذریعہ تحریر یہ درخواست کی کہ ضمانت حصہ واقع موضع کیلسہ جو میری ملکیت ہے بعوض ضمانت چاندکھیڑا کے قائم کیجائے (ص) نے اس درخواست کو بذریعہ خط کے جسمین نامبردہ نے عبارت درخواست (ل) کو تحریر کیا پذیرا کیا پھر معلوم ہوا کہ حصہ واقع کیلسہ (ل) کا نہ تھا بلکہ کسی دوسرے شخص کا تھا (ص) نے بربنائے اپنی دستاویز کے اس دعوے سے نالش کی کہ جو کفالت چاندکھیڑا پر اُس دستاویز کی روسے ہے وہ نافذ کیجائے (ع) نے نالش کے جواب مین بیان کیا کہ (ص) نے موضع کیلسہ کو بجائے چاندکھیڑا کے دستاویز مین قائم کیا ہے اور (ص) کا خط بطور شہادت اقرارنامہ کے پیش کیا قرار پایا کہ خط مذکور بطور ابرانامہ کے مؤثر ہے اسلیے اُسپر اسٹامپ چسپان اور رجسٹری ہونی چاہیے تھی نیز یہ قرار پایا کہ دستاویز غیر اسٹامپ شدہ کی نسبت اعتراض عدالت اپیل اول مین بطور جائز ہو سکتا ہے اور عدالت مذکور پر اعتراض متذکرہ بالا کا سماعت کرنا لازم ہے اور یہ ہدایت کرنا جائز ہے کہ دستاویز پر اسٹامپ لگایا جاوے اور تاوان لیا جاوے یہ بھی قرار پایا کہ (ل) کے فریب سے اقرارنامہ (ص) مشعر اسکے کہ ضمانت کیلسہ بغرض ضمانت چاندکھیڑا کے دستاویز مین قائم کیجائے ناجائز ہو گیا اور باوجودیکہ (ع) نے جائداد مؤخر الذکر نیک نیتی سے خریدی ہو تاہم (ص) کو استحقاق اُسپر نافذ کرانے کفالت مندرجہ دستاویز کا حاصل تھا۔ (۱)

---

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۔ صفحہ ۵۵۸۔ صفدر علی خان بنام لچھمن داس۔

ظالم سنگھ نے ۱۸۵۹ء مین بعض جائداد غیر منقولہ مشترک موروثی پانچ برس کے واسطے رہن کی اور مرتہن کو قابض کرادیا ۱۸۶۶ء مین ظالم سنگھ نے اس جائداد کو مرتہن کے ہاتھ بیع کردیا اسپر پسران ظالم سنگھ نے منسوخ بیع کا دعوے کیا اور ڈگری حاصل کی لیکن خریدار جائداد پر قابض رہا پھر ظالم سنگھ نے مرتہن پر نالش دخل جائداد بدین بیان کی کہ بیع منسوخ ہوگئی ہے قرار پایا کہ ظالم سنگھ کو یہ اجازت نہ دیجائیگی کہ زر ثمن اپنے پاس رکھے اور مرتہن خریدار کو بیدخل کرے پھر ایک شخص قنوجی لال نے جائداد مذکور کو بعلت اجراے ڈگری کے جو اُسکے پاس ظالم سنگھ اور اُسکے پسران پر تھی قرق و مشتہر بہ نیلام کرائی مرتہن نے بنسبت نیلام جائداد کے اس بنا پر عذر کیا کہ ظالم سنگھ اور اُسکے پسران کو کوئی حق جائداد مین قابل نیلام نہین تھا عذر مذکور عدالت اجراے کنندہ ڈگری نے نامنظور کیا اور حقوق مراتب ظالم سنگھ اور اُسکے پسران کے بعلت اجراے ڈگری نیلام ہوے اور اُنکو قنوجی لال نے خرید کیا اور نالش بغرض انفکاک رہن ۱۸۹۰ء دائر کی قرار پایا کہ قنوجی لال کو منصب انفکاک جائداد کا حاصل ہے یہ بھی قرار پایا کہ چونکہ مرتہن نے بذریعہ نالش کے حکم نامنظوری عذر نامبردہ بنسبت نیلام جائداد بعلت اجراے ڈگری قنوجی لال کا کوئی اعتراض نہین کیا اسلیے نامبردہ اس بات سے انکار نہین کرسکتا کہ قنوجی لال نے باقیماندہ حق و حقوق ظالم سنگھ اور اُسکے پسران کے واقع جائداد مذکور خرید کیے نیز یہ قرار پایا کہ مرتہن کو کچھ مؤاخذہ اوپر جائداد مذکور کے بابت دینے زرثمن کے حاصل نہین ہے۔ (۱)

مرتہن نے جنکے پاس حصص چند مواضع کے رہن کیے گئے تھے درخواست بیعبات حسب آئین نمبر ۱ ۱۸۰۶ء پیش کی دوران سال مہلت مین اور قریب اسکے منقضی ہونے کے راہن و مرتہن کے درمیان مین بنسبت معاملۂ رہن کے صلحنامہ ہوا راہن نے یہ قرار کیا کہ وہ بذریعۂ بیع کے حصص تین موضعوں کے بعوض زر رہن کے بنام مرتہن کے منتقل کریگا

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴ ۔ بسنت رائے بنام کنوجی لال۔

اور اپنا حق ساقط الملکیتی حسب دفعہ ۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء واسطے قابض رہنے کے اراضی متعلقہ حصص مذکورہ پر پیش نکر یگا مرتہن نے یہ قرار کیا کہ مین اپنا دعوے نسبت باقی حصص جو بذریعہ رہن اور بیعبات کے پیدا ہوا ہے ترک کرتا ہون مزید بران یہ بھی قرار کیا کہ اگر راہن حق مذکورہ بالا پیش کرے تو مرتہن مجاز اسکا ہو کہ وہ اپنا حق بابت جملہ حصص کے بحیثیت مرتہن کے جسنے بیعبات حاصل کی تھی پیش کرے بعدہ مرتہن نے یہ شکست اپنے معاہدہ کی اپنا حق حسب دفعہ ۷ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء نسبت اراضیات سیر متعلقہ اُن حصص کے جو بحق مرتہن منتقل ہوے تھے پیش کیا بر طبق اسکے مرتہن نے راہن پر دخلیابی جملہ حصص کی نالش بربناء بیعبات پیش کی تجویز ہوئی کہ چونکہ راہن نے معاملہ مصالحت پر عمل نکیا لہذا مرتہن مستحق ہے کہ راہن اپنے حقوق پر عود کرے جو اُسکو بربناء رہن و کارروائیات بیعبات کی جو بربناے زر رہن کی گئی تھین حاصل تھی۔ (۱)

سنہ ۱۸۶۸ء مین مدعی نے باطمینان رہن بعض جائداد (ف) و (ز) کو روپیہ قرض دیا سنہ ۱۸۷۰ء مین مدعی نے ایک دستاویز انتقال اُن جائدادون کی جو اُسکے پاس رہن تھین لکھائی اور زر ثمن مین وہ روپیہ جو اُسکو بابت رہن یافتنی تھا مجرا کیا بوقت اس انتقال کے وہی جائداد ازروے ایک ایسی ڈگری کے جو ایک دوسرے شخص نے حاصل کی تھی زیر قرقی تھی اور جائداد مذکور بعلت اجراء اُس ڈگری کے نیلام ہوئی جسکو (گ) نے خرید کیا ایک نالش مین جو مدعی نے بربناء اس رہن نامہ کے واسطے وا پانے قرضہ کے بکفالت جائداد (ف) و (ز) و (گ) پر دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ انتقال سنہ ۱۸۷۰ء بمقابلہ (گ) کے ناجائز تھا لہذا مدعی مستحق اس امر کا ہے کہ اُس کفالت پر عود کرے جو رہن نامہ سے پیدا ہوئی تھی۔ (۲)

مدعا علیہ نے بعوض ایک قرضہ سابق وحال ایک وثیقہ رہن نامہ بحق مدعی تحریر کیا

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۳۳۔ دھوندھا رائے بنام میگھو رائے۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۳۰۸۔ گوپال ساہو بنام گنگا پرشاد ساہو۔

جسمین یہ شرط تھی کہ قبضہ مرتہن کو دیا جائیگا لیکن کبھی قبضہ نہین دیا گیا اور وثیقہ غیر رجسٹری شدہ رہا ایک نالش مین جو مدعی نے واسطے وصولیابی زر قرضہ مع سود کے دائر کی تجویز ہوئی کہ اگرچہ فریقین معاہدہ کو اختیار رہے کہ اُسکی جگہ نیا معاہدہ قائم کرین اور جب ایسا کیا جاوے تو اصل معاہدہ قابل تعمیل نہین رہتا۔ (دفعہ ۶۲۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء)۔

مقدمہ حال مین مابین مراد دفعہ مذکور کوئی مکمل معاہدہ نہوا تھا اور جو انکار مدعاعلیہ نے اپنے اقرار کے پورا کرنے سے یعنے وثیقہ کی رجسٹری اور قبضہ کے منتقل کرنے سے کیا اُسکی روسے مدعی کو اقرار جدید کو حسب احکام دفعہ ۳۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء منسوخ کرنا جائز ہوگیا پس مدعیان اپنی اصلی بدل پر اور اُس تمسک پر بطور اقبال ایسی ذمہ داری کے عود کرنے کے مستحق نہین۔ (۱)

دفعہ ۸۲۔ جب چند جائدادین عام اس سے کہ اُنکا ایک مالک یا چند مالک ہون قرضۂ واحد کے ادا کے لیے مرہون کیجائین تو جائداد ہائے مذکور در صورت نہونے کسی معاہدہ خلاف اسکے کے بعد اسکے کہ تعداد کسی اور مطالبہ کی جسمین وہ بوقت ارتہان ماخوذ ہون ہر ایک جائداد کی مالیت سے وضع کرلیجائے بقدر حصۂ رسدی اُس دین کے ذمہ دار ہونگے جسکے لیے رہن عمل مین آیا تھا۔

جب دو جائدادین ایک شخص کی ملکیت ہون اور ایک اُنمین سے ایک قرضہ کے اطمینان کے لیے پھر دونون کسی اور دین کے اطمینان کے لیے رہن کیجائین اور دین اول جائداد اول الذکر سے ادا ہو جائے تو اگر کوئی عہد خلاف اسکے نہوا ہو ایک جائداد حصۂ رسدی کی روسے بعد اسکے کہ تعداد اول اُس جائداد کی مالیت سے وضع ہوئے جس سے وہ ادا ہوا ہو دین ثانی کے

(۱)۔ نمبر ۶۶۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء ہواندین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱۔ صفحہ ۱۳۔ قیام الدین بنام رجو۔

اٹھانے کی ذمہ دار ہوگی۔

اس دفعہ کی کوئی عبارت اُس جائداد سے متعلق نہوگی جو دفعہ ۸۱ کے مطابق مرتہن ثانی کے مطالبہ مین ماخوذ ہو۔

شرح۔ یہ دفعہ چند مسائل قانونی پر مبنی ہے یعنے ایک مسئلہ ہے کہ انصاف کے معنے فریقین کا حق مساوی کرتا ہے۔

دوسرے جو شخص فائدہ اُٹھاوے اُسکو نقصان بھی اُٹھانا چاہیے۔

یہ مسائل بہت کارآمد ہین اور ایسی حالتون مین جیسے کہ درمیانی شرکاء معاہدہ یا ضامنان یا مدیونان مین زر رسدی یا ورثاء مین جب ترکہ مین کمی ہوجائے بقدر اُنکے حصہ کے کمی ہوئی یا بمقابلہ مختلف خریداران و دعویداران کے کفالت پر جو روپیہ یافتنی ہو اُسکے حصہ رسدی یا کسی جائداد کی کمی ہونے پر اُسکے دائنان کے اُنکے قرضہ تعداد دوان مین کمی ہونے سے متعلق ہے چنانچہ ایسے اصول پر دفعہ ۴۳۔ قانون معاہدہ مین لکھا ہے جب دو یا کئی اشخاص کوئی عہد بالاشتراک کرین تو معاہد لہ کو اختیار ہے کہ اُن معاہدین مشترک مین سے کسی ایک کو کل معاہدہ کی تعمیل کے لیے مجبور کرے بشرطیکہ کوئی شرط بالعکس اسکے نہوئی ہو۔

دو یا چند معاہدین مشترک مین سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ ہر دوسرے معاہد مشترک کو اس بات پر مجبور کرے کہ معاہدہ کی تکمیل مین مساوی طور پر اُسکا شریک ہو۔

الا اُس حال مین کہ معاہدہ سے شرط خلاف اُسکے پائی جاوے۔

اگر دو یا چند معاہدین مشترک مین سے کوئی ایک شراکت مذکور مین قصور کرے تو باقی معاہدین مشترکہ کو وہ نقصان جو قصور مذکور سے پیدا ہو بحصص مساوی پورا کر دینا لازم ہوگا اسی طرح پر دفعہ ۱۴۶۔ قانون معاہدہ مین یہ حکم ہے کہ

جس حالت مین دو یا زیادہ اشخاص ایک ہی قرضہ یا مواخذہ داری کی بابت

لاشتراک یا بالانفراد ازروے ایک اقرارنامہ یا اقرارنامہ ہاے مختلف کے اور بلاعلم باعلم یکدیگر ضامنان مشترک ہون تو ضامنان مشترک درصورت نہونے کسی اور نہج کے اقرارنامہ کے بمقابلہ یکدیگر ذمہ دار ادا اے حصۂ مساوی کل قرضہ یا اُنکے اُس جزو کے ہین جو دراصل مدیون ادا نکرسکے۔

اُن دفعات کا اصول یہ ہے کہ جب جملہ عاہدین کی مواخذہ داری مساوی ہے اور اگر ایک معاہدہ کے فعل سے اُس مواخذہ داری سے بری ہون تو یہ امر قرین انصاف ہے کہ باقی جملہ اشخاص جنھون نے معاہدہ کیا اُس فائدہ کا جو اُنکو مساوی طور پر حاصل ہوا معاوضہ دین کیونکہ عام اصول یہ ہے کہ جو شخص فائدہ اُٹھاوے اُسکو چاہیے کہ بار بھی اُٹھاوے علاوہ ازین یہ بھی ایک عام قاعدہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے نقصان سے کہ جب اُسنے اسی قدر مواخذہ داری اپنے ذمہ لی ہو فائدہ نہین اُٹھا سکتا ۔ ورنہ ممکن ہے کہ دائن ایک شخص پر کل بار ڈالکر اُسکے اوپر جبر کرسکے ۔ اور یہ امر خلاف انصاف ہوگا کہ دائن تو ایک مدیون سے روپیہ وصول کرلے اور اپنے فعل سے اُس مدیون کو اپنے دیگر شرکا سے بقدر حصۂ رسدی کے وصول نکرنے دے اسلیے دائن کا ہمیشہ فرض ہے کہ گو اُسکے ساتھ کوئی معاہدہ ہو یا نہو وہ اُس مدیون کو جس سے اُسنے خود روپیہ وصول کیا اُسی حالت پر کردے جو خود اُسکی حالت تھی ۔ ایسے معاملات مین دادرسی ہونا کسی خاص معاہدۂ صریحی یا ضمنی پر منحصر نہین ہے ۔ بلکہ اصول انصاف پر مبنی ہے ۔ اگر ایسا ہو تو خاص یا ایک مدیون کو کوئی چارہ کار نہوگا کہ وہ دائن کا قرضہ ادا کرکے تمسک یا اور دستاویز اُس سے واپس لے اور اپنے شریک مدیونان کے مقابلہ مین اُسکو نافذ کرائے دفعہ ۶۹ - قانون معاہدہ مین یہ بھی حکم ہے کہ ایک شخص جو اُس زر کے ادا کرنے مین اہل غرض ہے جسکا ادا کرنا قانوناً دوسرے پر واجب تھا اور وہ شخص اسلیے اُسکو ادا کردے تو اُس دوسرے سے وصول پانے کا مستحق ہے۔

تمثیل

عمرو بنگالہ مین زمین کا پٹہ زید زمیندار سے لیکر اُسپر قابض ہے اور زید پر رسم کاری مالگزاری کی باقی پڑی اور اِسی سبب سے سرکار سے وہ اراضی مشتہرہ نیلام ہوئی بموجب قانون متعلقہ مالگزاری اس نیلام کی وجہ سے عمرو کا پٹہ فسخ ہو جاویگا پس عمرو نے نیلام کے بارکھنے اور اس وجہ سے اپنے پٹہ کے فسخ ہونے دینے کے لیے مطالبہ سرکاری جو ذمہ زید تھا ادا کیا اس صورت مین زید پر واجب ہے کہ عمرو کو وہ روپیہ جو اُسنے بھر دیا ادا کرے ۔ اسی اصول پر دفعہ ۹۵ و ۲۵۳ ضابطہ دیوانی کی مبنی ہے ۔ اور اسی اصول پر دفعہ ۸۱ و ۸۲ ۔ ایکٹ ہذا قائم ہوئی ہے جیسا کہ آگے پڑھنے سے معلوم ہوتا مثلاً ایک جائداد مرہونہ کے مختلف اجزاء کو (الف) اور (ب) نے خرید کیا مرتہن نے جائداد مرہونہ کے نیلام کرا پانے کی ڈگری حاصل کی اور (ب) نے کل روپیہ ڈگری کا ادا کر کے (الف) پر نالش رسدی کی تجویز ہوئی کہ گو (ب) نے یہ ذمہ داری کی تھی کہ وہ جملہ قرضہ جات راہن کے ادا کریگا مگر وہ ایسی نالش کرنے سے باز نہین رکھ سکتا ۔ (۱)

اسی طرح مدعی نے پہلی نالش واسطے اثبات حق اپنے حصہ منجملہ زرِ رہن کے دایر کی اور ڈگری پائی اُسکے بعد معلوم ہوا کہ قبل نالش سابق کے مدعا علیہ نے زرِ رہن راہنان سے وصول کر لیا ہے اور فریباً مدیون سے چھپایا گیا ہے تو اب دوسری نالش مدعی نے بقدر حصہ اپنے منجملہ زر وصولی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش جائز ہے دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۸۵۹ء عارض نہین ہے ۔ (۲)

اگر جزو جائداد مرہونہ کو کوئی شخص راہن سے مع استحقاق انفکاک رہن خرید کرے

---

(۱) ۔ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ متھرا ناتھ چھوٹیا دھنا ی بنام کرسٹو کار گھوس ۔

(۲) ۔ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۴۴ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ لچھمن سنگھ بنام ساول سنگھ ۔

توخریدار بقدر حصۂ رسدی زررہن کے مواخذہ دار ہے - (۱)

بعد انفکاک کل جائداد کے ایک شریک کا قبضہ بمقابلہ شرکاء دیگر مخالفانہ متصور نہین ہوسکتا - (۲)

راہن جسنے کل زررہن ادا کرکے فک الرہن کرایا اور تمام جائداد مرہونہ کا قبضہ حاصل کیا ان راہنان کا حصہ اپنے قبضہ مین رکھ سکتا ہے جو فک الرہن مین شامل نہین ہوے اور وہ بروقت ادائگی زررہن کے بقدر حصۂ مناسب فک الرہن کراسکتے ہین - (۳)

اجمالی راہن جسنے فک الرہن کرایا ہے جائداد مرہونہ پر خرچہ کے واسطے حق کفالت رکھتا ہے اور کفالت کے واسطے اُسکو باقاعدہ دعوے کرنے کی ضرورت نہین - (۴)

مرتہنان دو جائداد نے جسمین سے ایک کو بعد رہن کے ایک شخص نے جسکو اطلاع مواخذہ نہ تھی بعوض قیمت بہ نیک نیتی خرید کیا نالش واسطے نفاذ اپنے حق بمقابلۂ دونون جائدادون کے جو ابتداءً ملکیت راہن تھین دائر کی اور راہن اور مشتری دونون کو مدعا علیہ بنایا تجویز ہوئی کہ اگرچہ اسمین کچھ شبہ نہین ہے کہ مشتری اس امر پر مجبور کیا جائیگا کہ وہ زررہن اس سے زیادہ ادا کرے جو بحصۂ رسدی اس جائداد پر پہونچتا ہو جو اسنے خریدی تو وہ حصۂ رسدی روپیہ کے وصول کرنے کا مستحق ہوگا لیکن اسی نالش مین جسکا عرضی دعوے اسطرح پر لکھا گیا ہو اور بلحاظ ترتیب فریقین کے اس قسم کی تقسیم اس نوبت پر اپیل دوم مین

(۱) - کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۰ حصہ ۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ ہرد سے نرائن بنام سید علی المتد -

(۲) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۲۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۹ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۲۱۶ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ - صفحہ ۳۴۳ -

(۳) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۴۳ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۹ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۶ -

(۴) - صدر عدالت ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۷۷ -

نہین کیجا سکتی۔ (۱)

مدعی نے اپنے باپ کے تمسک کے جسکا وہ متبنٰے بیٹا ہے نالش بابت زر رہن کے بنفاذ کفالت و نیلام جائداد مرہونہ کے دائر کی مدعا علیہ نمبر ۱ و ۲ - ایک خاندان مشترکہ ہنود کے ممبر تھے از انجملہ مدعا علیہ نمبر ۱ - کرتا خاندان کا تھا اُسنے رہن نامہ کل جائداد خاندانی کا بحق پدر مدعی تحریر کر دیا تھا بعد تحریر اس رہن نامہ جائداد خاندانی کے تقسیم ہوئی اور کچھ اُنہین سے بحصہ مدعا علیہ نمبر ۱ - اور کچھ بحصہ مدعا علیہ نمبر ۲ - آئی مدعا علیہ نمبر ۲ - نے بعض جائداد اپنے حصہ کی مدعا علیہ نمبر ۳ - کے پاس رہن کر دی جسنے اپنے رہن نامہ کی بنیاد پر دعوے کرکے ڈگری بنفاذ کفالت حاصل کر لی جائداد مرہونہ اپنے مطالبہ مین خرید کر لی اب مدعی نے دعوے اپنے حصہ کا از روے نیلام جائداد مرہونہ دائر کیا عدالت مرافعہ اول نے دعوے بمقابلہ ہر سہ مدعا علیہ اور جائداد مرہونہ کے ڈگری کیا عدالت اپیل ضلع سے یہ فیصلہ اسطرح پر ترمیم ہوا کہ مدعی اول زر دعوے اس جزو مرہونہ سے وصول کرے جو بقبضہ مدعا علیہ نمبر ۱ و ۲ ہے اور جب وہ کافی نہو تو روپیہ جائداد خرید کردہ مدعا علیہ نمبر ۳ - سے وصول کیا جاوے یہ امر ثابت ہو گیا تھا کہ روپیہ واسطے اغراض خاندانی کے لیا گیا تھا تجویز ہماری دانست مین تجویز عدالت اپیل ماتحت غلط ہے کیونکہ مدعی اور مدعا علیہ دونون کی ڈگری بمقابلہ شخص واحد کے نہین ہے اور اسوجہ سے دفعہ ۸۲ - اور دفعہ ۸۱ - ایکٹ انتقال جائداد کا تعلق نہین ہے کیونکہ بموجب قانون کے اُس صورت مین مدعا علیہ درخواست اول نیلام اُس جایداد کی کرا سکتا تھا جو بقبضہ مدیون ہو جبکہ ڈگری ہر دو اشخاص کی مدیون واحد پر ہوئی۔ (۲)

جن مقدمات مین کہ راہن جزو جائداد مرہونہ کے دلا پانے کی نالش کا مجاز ہوتا ہے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۱۱ - رودھر مل بنام رام ہرکھ۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۵۲ - گوپال بنام سامی ناتھ ایینگا۔

یہ تصور کرنا چاہیے کہ قرضہ کل جائداد پر تقسیم ہوتا ہے اور نسبت جزو جائداد متنازعہ کے زر اصل کہ جسکا تحفظ کیا گیا ہو زر قرضہ حصۂ رسدی کہ جسکا بار جزو جائداد مذکور پر ہے سمجھنا چاہیے اور رسوم عدالت کا حساب بھی اسطرح ہونا چاہیے۔ (۱)

زید نے جسکو ازروے رہننامہ ڈگری حاصل ہوئی تھی اجراے ڈگری مین ایک ثلث حصہ ایک موضع کا منجملہ ان مواضعات کے جو رہن مین شامل تھے قرق کرایا حق راہن کا ایک ثلث حصۂ مذکور کا بکر نے خرید کیا تھا یہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ ازروے نظیر نواب غلط حسینیوان بنام جواہر سنگھ (اپیل ہند مولفہ مور صاحب جلد ۱۳ صفحہ ۴۰ م۔) کے بکر کو اس امر کا اختیار ہے کہ ایک ثلث حصۂ نامبردہ پر بار زیادہ حصۂ رسدی زر رہن اصلی سے نہ ڈالنا چاہیے اور اگرچہ نامبردہ دعوے انفکاک حصۂ مذکور کا باداے مقدار مذکور کر سکتا تھا لیکن اسوجہ سے کہ نامبردہ نے یہ ثابت نہین کیا کہ مقدار رسدی کیا ہے اور نہ اُسکو عدالت مین داخل کیا لہذا نظر بحالات مذکورہ زید کو استحقاق نفاذ اپنی قرق کا حاصل تھا۔ (۲)

۲۶۔ مارچ ۱۸۷۲ع کو عمرو نے بکر کے پاس بعض جائداد ہاے بالعوض مبلغ عہ ہزار رہن کین ۱۹۔ مئی ۱۸۷۲ع کو عمرو نے بعوض کفالت قرضۂ مزید مبلغ للعہ ہزار جو اُسکو بکر نے دیا رہننامۂ دوم بنام بکر بابت اس اور بعض دیگر جائداد کے تحریر کیا ۹ جولائی ۱۸۷۳ع بکر نے عمرو پر اطلاع نامۂ بیعبات اُن جائداد ہاے کا تعمیل کرایا جو بذریعۂ دستاویز اول رہن ہوئی تھین ۲۳۔ مارچ ۱۸۷۴ع کو قبل انقضاے سال رعایتی کے ایک جزو جائداد کا جو زیر مواخذہ ہر دو رہن ہاے کے تھا تابع مواخذات موجودہ کے نیلام ہوا اور زید نے اسکو خرید کیا بر طبق اسکے زید نے بغرض انحفاظ اُن حقوق کے جو اسنے نیلام مین خود خرید کیے تھے خالد ایک امانت دار کے نام سے جملہ حقوق بکر واقع ہر دو رہن ہاے خرید کیے

---

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۲۲۳۔ بالکرشن دھوندو بنام ناگ دیگر۔

(۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۰ نیل کانت بنرجی بنام سریش چندر ملک۔

بعد انقضاے سال، حاتی کے اپنے اور خالد کے نام سے نالش واسطے استقرار ہونے اپنے حق قطعی نسبت جائداد بیعبات شدہ کے دائر کی بعد ازان ایک اور نالش عمرو پر واسطے ڈگری زر نقد کے برنباے رہن نامہ دوم دائر کی تجویز ہوئی کہ ازانجا زید مالک جزو اُس جائداد کا ہے جو زیر مواخذہ ہر دو رہن ہاے کے ہے اور اس حیثیت سے ذمہ دار اداے بحصہ رسدی ہر دو قرضجات کا ہے لہذا وہ یہ نہین کر سکتا تھا کہ رہن اول کی بیعبات کرالے اور بعد ازان عمرو پر نالش بابت کل اُس قرضہ کے دائر کرے جو بابت رہن دوم کے باقی ہے سوال کیا زید کی جانب سے یہ قرین انصاف ہوگا کہ رہن اول کی بیعبات کرالے مزید بران تجویز ہوئی کہ نالش دوم کے دائر کرنے کی تاثیر یہ ہے کہ کارروائیات بیعبات دربارہ شروع کی گئین اور عدالت اب کل مقدمہ مین ڈگری صادر کر سکتی ہے۔ (۱)

بذریعہ رہن نامہ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۷۵ء کے (س) اور (د) دو بھائیون نے منجملہ تین بھائیون کے مشترکا خاندان غیر منقسم تھے (ب) مدعی کے پاس ایک جزو جائداد خاندان رہن کیا ۲۸ جولائی ۱۸۷۹ء کو صرف (س) نے مدعی کے پاس بغرض قرضہ جدید ایک اُس جزو جائداد کا جو رہن ہو چکی تھی رہن کیا بعد ازان تینون بھائیون نے کل جائداد غیر منقسم اسمین تقسیم کی اور جو جائداد کہ (س) اور (د) نے مشترکا رہن کی تھی بشمول دیگر جائداد کے (د) اور (ن) تیسرے بھائی کے حصہ مین آئی ۱۸۸۱ء مین (ب) مدعی نے نالش بنام (س) برنباے رہن دوم منجملہ رہن ہاے مذکورہ یعنے رہن مورخہ ۲۸ جولائی ۱۸۷۹ء کے دائر کی اور ڈگری حاصل کر کے اجراے ڈگری مین خود خرید کی۔ اس عرصہ مین ۲۷ جولائی ۱۸۸۱ء کو اور ۶ دسمبر ۱۸۸۱ء کو (د) اور (ن) دونون نے علیحدہ علیحدہ رہن مع القبضہ (م) مدعا علیہ کے پاس اجزاے اراضی داخل رہن مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۷۵ء کا کیا ۱۸۸۳ء مین مدعی نے نالش حال برنباے اپنے رہن مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۷۵ء بدعوے دلاپانے مبلغ مایجب کے ذات (س) اور (د) سے دائر کی اور [illegible]

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۸۴۴ سکالی پرسنو گھوس بنام کالی سندری [illegible]

کی کہ (م) مدعا علیہ کو جسکا قبضہ جائداد متنازعہ پر ہے امتناع کیجائے کہ وہ نامبردہ سے جائداد فروخت کرنے مین مزاحم نہو (س) اور (د) حاضر نہین ہوے صرف (م) مدعا علیہ سوم حاضر ہوا اور اُسنے منجملہ اور حجتون کے یہ حجت کی کہ چونکہ مدعی نے بربنا ر رہن دوم بلا داخل کرنے رہن ماقبل کے نالش کی ہے لہذا اُسکو کرنا نالش کا بربنا و رہن دوم انسدو دفعہ ۱۳ و ۴۳ - ضابطۂ دیوانی ممنوع ہے نامبردہ نے یہ بھی حجت کی کہ مدعی نے چونکہ جزو اراضیات داخل رہن جسکی بناء پر نالش کی گئی ہے بعلت اجراے اُس ڈگری کے خرید کیا جو اُسنے بربناء اپنے رہن دوم کے حاصل کی تھی لہذا اب وہ استدعا نہین کرسکتا کہ باقی اراضیات داخل رہن پر مطالبہ کل دین رہن کا عائد کیا جائے بلکہ حصہ رسدی رہن مذکور ادا کیا جانا چاہیے تجویز ہوئی کہ مدعی کی نالش سابق بربناء رہن دوم بموجب احکام دفعات ۱۳ و ۴۳ - ضابطۂ دیوانی ممنوع السماعت نہین تجویز ہوئی کہ مدعی اول دین رہن باقی اراضیات سے بلا منہائی ایک حصہ رسدی دین مذکور کے وصول نہین کرسکتا مرتہن کو بلا وجہ خاص یہ اجازت نہوگی کہ سوچ سمجھکر اجراے اپنی ڈگری کا صرف بمقابلۂ احد المالکان حق انفکاک کے بابت کل قرضہ کے کرائے - (۱)

خریدار حصۂ جائداد مرہونہ کہ جسنے کل زر رہن جائداد کو بیعیات سے بچانے کے واسطے ادا کردیا ہو منجملہ دیگر راہنان کے ہر ایک سے حصۂ رسدی بقدر اُسکے حق واقع جائداد کے طلب کرسکتا ہے لیکن دیگر راہنان سے مجملاً بابت کل روپیہ کے جو اسنے ادا کیا ہے دعوے نہین کرسکتا - (۲)

مالک جزو حق راہنی فک الرہن کل جائداد مرہونہ کا مرتہن سے بعد ادا کرنے اس

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۴ - موردر گھناتھ بنام بالاجی ترمبک و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ - صفحہ ۲۲ - کامنی سندری چودھرانی بنام کالی پرسنو گھوس -

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۳۵۴ - جگت نرائن بنام جگروپ -

کل روپیہ کے جو از روے رہن واجب الادا ہو کرا سکتا ہے اور اُسکو حصۂ شریک پر بابت اپنے حصۂ رسدی مذکور کے بقدر راس روپیہ کے جو فک الرہن کرانے مین صرف ہوا حق حاصل ہے اور یہ حق یا امر افق اسی طرح منتقل ہو سکتا ہے جسطرح پر کل مجموعۂ حقوق جسکو ملکیت نامزد کرتے ہین۔ (۱)

عمرو بکر نے علٰحدہ علٰحدہ مختلف تواریخ پر حصص ایسی جائداد کے خرید کیے جو مرہونہ تھے جب مرتہن نے جائداد پر ڈگری حاصل کی بکر نے کل قرضہ ادا کر دیا اور عمرو پر نالش واسطے حصۂ رسدی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ باوجودیکہ قبالہ اسمی بکر مین بکر کی جانب سے یہ اقرار تھا کہ وہ تمام ذمہ داریان راہن کی مع رہن جائداد کے ادا کر دیگا مستحق دلاپانے کا ہے۔ (۲)

پنچم و دونگر سنگھ نے بشرکت باہمی اپنے اپنے دو بسوہ حصص واقع ایک موضع کے رہن کیے اگست ۱۸۸۸ء مین مرتہن نے نالش واسطے دلاپانے زر رہن کے بذریعۂ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی اور ایک ڈگری حاصل کی قبل اجراء ڈگری ہذا منی رام نے ایک ڈگری بمقابلہ دونگر سنگھ کے حاصل کی جسکے اجراء مین دو بسوہ حصۂ نامبردہ بہ تعین ۲۰ جون ۱۸۸۸ء دائر نیلام ہوا اور علی احمد نے خرید کیا بعد ازان مرتہن نے اپنی ڈگری کے اجراء کی درخواست دی اور دو بسوہ حصۂ دونگر سنگھ کا اجراء ڈگری مین قرق ہو کر مشتہر بہ نیلام ہوا بغرض محفوظ رکھنے حصۂ مذکور کے نیلام سے علی احمد نے ۲۹ جون ۱۸۸۸ء کو ڈگری مرتہن کا روپیہ ادا کر دیا بعد ازان نامبردہ نے پنچم شریک راہن دونگر سنگھ پر نالش واسطے دلاپانے نصف حصہ کے اُس روپیہ کے جو نامبردہ نے ادا کیا تھا بذریعۂ نیلام دو بسوہ حصۂ پنچم کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ علی احمد نے کل زر قرضۂ رہن ادا کر دیا لہذا وہ مستحق صرف ایسے امر کا نہین ہے کہ نصف زر مذکور پنچم سے وصول کرے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۹ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۴ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۶۹۔ متھرا ناتھ چٹوپادھیائی بنام کرسٹو کمار گھوس۔

بلکہ حقوق مرتہن حاصل کرنے کی وجہ سے مجاز اسکا تھا کہ دعوے مطالبۂ کفالت کا دبسوہ تنسہ مدعا علیہ سے کرے اور علی احمد مستحق ڈگری مستدعیہ ہے۔ (۱)

مابین سنہ ۱۸۶۲ء ہین مالک ایک حقیت نے اُسکو بطور کفالت ادائے کچھ روپیہ کے رہن کیا بعد واجرا اس حقیت کے مدعی و مدعا علیہ نے نیلام مین خرید کیے اسکے بعد مرتہن نے راہن و مدعی پر نالش زر رہن بدعوے دلاپانے اسکے بذریعۂ نیلام اس جزو حقیت کے جو مدعی نے خرید کی تھی دائر کی اور ڈگری حاصل کر کے مرتہن نے باجراے ڈگری ایک حصہ جزو مذکور کا نیلام کرایا بقیہ جزو کے نیلام اور اجراے ڈگری سے محفوظ رکھنے کیلئے مدعی نے زر ڈگری ادا کر دیا بعدہ مدعی نے مدعا علیہما پر نالش دلاپانے حصۂ رسدی دائر کی تجویز ہوئی کہ بغرض اسکے کہ مرتہن کو اسوجہ سے کہ اسنے مدعا علیہما کو اپنی نالش مبنی پر رہن نامہ مین شامل نہین کیا یہ اختیار باقی نہین رہا کہ بذریعۂ نالش ثانی کے قانوناً بربناے اس رہن نامہ کے بمقابلہ اُن جائداد ہاے کے چارہ جوئی کرے جو بقبضہ مدعا علیہما بطور خریداران ہین تاہم یہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا کہ مدعی کا استحقاق مبنی بر عدل نسبت دلاپانے حصۂ رسدی واجبی کے مدعا علیہما سے بربناے ادا کر دینے کل زر قرضہ یافتنی مرتہن کے بوجہ مذکور کالعدم ہوگیا۔ (۲)۔

جبکہ مدعی نے جائداد کو خرید کر قرضۂ کفالت اسکے ذمہ کا اس گمان سے ادا کیا کہ بعض شخص سے جو اس قرضہ کے دین دار ہین وہ بحصۂ رسدی وصول ہو جائیگا مگر بعد ازان منجملہ اُنکے ایک شخص مواخذہ دار قرار نہین پایا اور مدعی نے نالش واسطے دلاپانے روپیہ کے اسوجہ سے دائر کی کہ غلطی سے مین نے روپیہ کفالت کا ادا کر دیا تجویز ہوا روپیہ ایسی غلطی سے ادا نہین ہوا جس سے مدعی کو استحقاق دائر کرنے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۰۔ پنچم سنگھ بنام علی احمد۔
(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۰۰۔ جگت نراین بنام قطب حسین

تذکرہ نہ کیا پہونچے ۔ (۱)

ایک بیوہ ہنس دیو نے جو علیحدہ رہتی تھی اپنے خاوند کی جائداد جداگانہ رہن کی وہ بعد شوہر متوفی کے بھتیجے شیو پالک اور پسران اوری لال تھے مرتہن نے اس رہن نامہ کی بنیاد پر نالش شیو پالک اور اسکے دو پسران پر منجملہ چار پسران اور پسران اوری لال پر کی ان مدعا علیہم مین سے صرف تین اشخاص آخر الذکر نے جواب دہی نالش کی کی اور تہن نے بالآخر ڈگری بنفاذ کفالت اور حکم نیلام جائداد کے حاصل کی اس ڈگری کی تیرے سے شیو پالک بالکل مستثنےٰ کیا گیا تھا مگر اسکے پسران ذمہ دار خرچہ کے قرار پائے تھے قبل اسکے کہ کوئی جائداد اس ڈگری کے اجراے مین نیلام ہو پسران شیو پالک نے کل ادا کر دیا اور اسطرح جائداد کو نیلام سے بچا لیا بعد اسکے انھون نے نالش دلاپانے کی بمقابلہ پسران اوری لال کے ڈگری روپیہ اداسے واضح ہوتا تھا کہ جسوقت روپیہ ادا کیا گیا تھا شیو پالک ایک ممبر خاندان مشترکہ کا ساتھ مدعا علیہم کے تھا اور اسکے پسران کو انتقال وغیرہ سے کوئی استحقاق جائداد مذکورہ بالا مین حاصل نہ تھا ۔ تنقیح یہ تھی کہ ایسی صورت مین مدعیان کو منصب سدی دلاپانے کا ہے یانہین اور بنفاذ کفالت بحیثیت مرتہن کے ڈگری پاسکتے ہین یانہین ۔

بوقت ادا اس روپیہ کے مدعیان ہماری دانست مین بہ حیثیت راہنان کے متصور ہوسکتے ہین پس انکو کوئی استحقاق کفالت کا مرہونہ پر اس حیثیت سے حاصل نہین ہوتا ہے راہن کو ادا سے زر رہن پر بمقابلہ دیگر راہنان کے حاصل ہو جاتا ہے یہ حالت مین خیال کیا جاتا ہے کہ جسمین ایک شخص نے جسکا حق ہو وہ روپیہ جو کسی دوسرے سے ادا کیا ۔۔۔ مقدمہ داخل دفعہ ۶۹ - ایکٹ معاہدہ کے خیال نہین کیا جاسکتا ہے بوجہ سے قانوناً یہ خیال نہین کیا جاسکتا ہے کہ کوئی درخواست ضمنی ادائے روپیہ کی

---

(۱) ۔۔۔ الہ آباد ۱۷ - جون سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۳۶ ۔

جانب مدعا علیہم کے ہے اور پس ہماری دانست مین مدعی مستحق دلاپانے رسدی کا نہین ہے دفعہ ۷۰۔ ایکٹ معاہدہ بھی متعلق نہین ہے کیونکہ کوئی تعلق درمیانی فریقین کے ایسا پایا نہین جاتا ہے جس سے ایک دوسرے سے معاوضہ کا مستحق سمجھا جاوے اور اگر مدعیان نے اپنی خوشی سے اپنے فائدہ کی غرض سے روپیہ ادا کیا ہے تو ایسے روپیہ کی بابت وہ نالش رسدی کی دائر نہین کر سکتے ہین جو اصول کہ مقدمہ پنچم سنگھ بنام علی احمد۔ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۴۔ صفحہ ۵۰ مین قائم ہوا تھا وہ اب ایکٹ انتقال جائداد مین داخل کیا گیا ہے دفعہ ۷۰۔ ایکٹ معاہدہ مین جو لفظ جائز طور کا مستعمل ہوا ہے اُسکے یہ معنی سمجھنا چاہیے کہ درمیان فریقین کے کوئی ایسا تعلق تھا جس سے ایک دوسرے پر واسطے معاوضہ کے درخواست کرنے کی گنجایش ہو۔(۱)

دو جائدادین (الف) و (ب) مملوکہ دو مالکان مختلف کے بموجب ایک دستاویز مشترکہ بابت ایک قرضہ کے مرہون ہوئین مرتہن نے اپنی دستاویز کی نالش کرکے اور ڈگری حاصل کرکے جائداد (الف) کو نیلام کرایا جسکا زرثمن ادائے کل قرضہ کے لیے کافی ہوکر فاضل بچا قبل ایسے نیلام کے (ز) نے اجرائے ڈگری سادہ زرنقد مین ایک حصہ جائداد (الف) مین حاصل کیا برطبق اُسکے (ز) نے نالش حصہ رسدی جائداد (ب) سے دلاپانے کی دائر کی جہانتک کہ اُسکا حصہ جائداد (الف) مین تھا اُسنے قرضۂ رہن ادا کیا اور آخرکار ڈگری اپنے حق مین حاصل کی لیکن دوران مقدمہ مین (ب) نے (دی) کے ہاتھ جائداد منتقل کی تجویز ہوئی کہ (دی) جائداد کو بحفظ حق (ز) رسدی پانے بنسبت نقصان اُسکے حصہ واقع جائداد (الف) کے حاصل کریگا۔ (۲) (ت) نے باجرائے ڈگری زرنقد کے اراضی (س) کی نیلام کرائی ۱۸۷۰ء مین خریدکی اور ۱۸۸۰ء تک قابض رہا ۱۸۷۶ء مین زید نے ایک ڈگری بنام (س) حاصل کی جسکی روسے اراضیات خرید کردہ (ت) و دیگر اراضیات (س) مستوجب ادائے زر رہن قرار دی

(۱)۔ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۱۔ صفحہ ۲۳۴ چھیدی لال بنام بھگوانداس۔

(۲) صفحہ ۳۴۱ ہفتہ وار ۱۸۹۱ء الہ آباد بلدیو سہائے بنام بخناتھ صفحہ ۳۰۷۔ انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۳۔

السلاسٹان - قرار پائی تھین ۱۸۹۰ء مین زید نے با جرائے اس ڈگری کے اراضیات مقبوضہ (ت) قرق و نیلام کراکے خرید کین ایک نالش مین جو زید نے واسطے بیدخلی (ت) کے دائر کی تجویز ہوئی کہ زید مستحق دلا پانے اراضیات کا ہے بجز اسکے کہ (ت) کل زر ڈگری زید کا ادا کرے - (۱)

۱۸۸۱ء مین (الف) اور (ب) نے جو برادران منقسم تھے (ز) اور (دی) کے پاس مکان متدعویہ حال جو (الف) کی جائداد خاندانی تھی اور ایک مکان مملوکہ (ب) رہن کیا ۱۸۸۲ء مین (الف) نے مکان متدعویہ حال کو مدعی پاس رہن کیا ۱۸۸۴ء مین (ب) نے اپنا حصہ مکان بعوض سات سو روپیہ بذریعہ بیع نامہ (ز) و (دی) کے نام بیع کیا جنھون نے ۵۰ روپیہ واسطے ادائے نصفی حصہ قرضہ مکفولہ رہن نامہ ۱۸۸۱ء کے لے لیا باقی ایک سو پچاس روپیہ (ب) نے رکھ چھوڑا اس نالش مین مدعی نے استدعا واسطے دلا پانے اصل و سود واجب الادا بابت اپنے رہن نامہ ۱۸۸۲ء کے کی اور یہ عذر کیا کہ (ز) و (دی) کا جو مدعا علیہم نمبر ۴ و ۵ تھے اجازت دینا (ب) کو ۱۵۰ منجملہ قیمت کے رکھ چھوڑنے کے بجا نہ تھا اور بر طبق اسکے وہ رقم بمقابلہ اُنکے حساب مین اُنکے نام قائم کیجاوے تجویز ہوئی کہ بموجب ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۸۲ - مدعی مستحق نہین ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۴ و ۵ - کو مجبور کرے کہ وہ اپنا قرضہ باقی بمقابلہ مکان (ب) کے سے ادا کر لیوین جہانتک کہ اُسکو تعلق ہے - (۲)

امانتاً داخل کرنا عدالت مین

دفعہ ۸۳ - ہر ایک وقت پر بعد واجب الادا ہو جانے اصل زر رہن اور

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۸۳ - تمپا بنام لکشماما -

(۲) - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷ - نیلا سگن بنام گووندن -

منجانب مدعا علیہم کے ہے اور پس ہماری دانست مین مدعی مستحق دلاپانے رسدی کا نہین ہے
دفعہ ۷۰ - ایکٹ معاہدہ بھی متعلق نہین ہے کیونکہ کوئی تعلق درمیانی فریقین کے ایسا پایا
نہین جاتا ہے جس سے ایک دوسرے سے معاوضہ کا مستحق سمجھا جاوے اور اگر مدعیان نے
اپنی خوشی سے اپنے فائدہ کی غرض سے روپیہ ادا کیا ہے تو ایسے روپیہ کی بابت وہ نالش
رسدی کی دائر نہین کرسکتے ہین جو اصول کہ مقدمہ پنچم سنگھ بنام علی احمد - انڈین لا رپورٹ
الہ آباد جلد ۴ - صفحہ ۵۰۸ - مین قائم ہوا تھا وہ اب ایکٹ انتقال جائداد مین داخل کیا گیا ہے
دفعہ ۷۰ - ایکٹ معاہدہ مین جو لفظ جائز طور کا مستعمل ہوا ہے اُسکے یہ معنی سمجھنا چاہیے کہ
درمیان فریقین کے کوئی ایسا تعلق تھا جس سے ایک دوسرے پر واسطے معاوضہ کے درخواست کرنے کی گنجایش ہو - (۱)
دو جائدادین (الف) و (ب) مملوکہ دو مالکان مختلف کے بموجب ایک دستاویز مشترکہ
بابت ایک قرضہ کے مرہون ہوئین مرتہن نے اپنی دستاویز کی نالش کرکے اور ڈگری حاصل
کرکے جائداد (الف) کو نیلام کرایا جسکا زر ثمن ادائے کل قرضہ کے لیے کافی ہوکر فاضل بچا
قبل ایسے نیلام کے (ز) نے اجراے ڈگری سادہ زر نقد مین ایک حصہ جائداد (الف)
مین حاصل کیا بر طبق اُسکے (ز) نے نالش حصہ رسدی جائداد (ب) سے دلاپانے کی
دائر کی جہانتک اُسکا حصہ جائداد (الف) مین تھا اُسنے قرضہ رہن ادا کیا اور آخر کار
ڈگری اپنے حق مین حاصل کی لیکن دوران مقدمہ مین (ب) نے (ی) کے ہاتھ جائداد منتقل کی تجویز ہوئی کہ
(ی) جائداد کو بحفظ حق (ز) رسدی پانے نسبت نقصان اُسکے حصہ واقع جائداد (الف) کے حاصل
کریگا - (۲) (ت) نے باجراے ڈگری زر نقد کے اراضی (س) کی نیلام کرائی ۱۸۶۹ء مین خریدی
اور ۱۸۸۳ء تک قابض رہا ۱۸۸۳ء مین زید نے ایک ڈگری بنام (س) حاصل کی جسکی
روسے اراضیات خرید کردۂ (ت) و دیگر اراضیات (س) مستوجب اداے زر رہن قرار دی

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ - صفحہ ۲۳۴ چھیدی لال بنام بھگوان داس -
(۲) صفحہ ۳۲ ہفتہ وار ۱۸۹۲ء الہ آباد جلد یو سہالے بنام جگناتھ صفحہ ۳۰ - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۴ -

الہ آباد ۔ قرار پائی تھی ۱۸۷۴ء مین زید نے باجرائے اُس ڈگری کے اراضیات متقبوضہ (ت) قرق و نیلام کراکے خرید کین ایک نالش مین جو زید نے واسطے بیدخلی (ت) کے دائر کی تجویز ہوئی کہ زید مستحق دلاپانے اراضیات کا ہے بجز اسکے کہ (ت) کل زر ڈگری زید کا ادا کرے۔ (۱)

۱۸۷۱ء مین (الف) اور (ب) نے جو برادران منقسمہ تھے (ز) اور (دی) کے پاس مکان متدعویہ حال جو (الف) کی جائداد خاندانی تھی اور ایک مکان مملوکہ (ب) رہن کیا ۱۸۷۵ء مین (الف) نے مکان متدعویہ حال کو مدعی پاس رہن کیا ۱۸۷۸ء مین (ب) نے اپنا حصہ مکان بعوض سات سو روپیہ بذریعہ بیع نامہ (ز) و (دی) کے نام بیع کیا انھون نے ۵۷۵ روپیہ واسطے ادائے نصفی حصہ قرضہ مکفولہ رہن نامہ ۱۸۷۱ء کے لے لیا باقی ایکسو پچاس روپیہ (ب) نے رکھ چھوڑا اس نالش مین مدعی نے استدعا واسطے دلاپانے اصل و سود واجب الادا بابت اپنے رہن نامہ ۱۸۷۵ء کے کی اور یہ عذر کیا کہ (ز) و (دی) کا جو مدعا علیہم نمبر ۴ و ۵ تھے اجازت دینا (ب) کو ما ۵ منجملہ قیمت کے رکھ چھوڑنے کے بیجا نہ تھا اور بر طبق اُسکے وہ رقم بمقابلہ اُنکے حساب مین اُنکے نام قائم کیجائے تجویز ہوئی کہ بموجب ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۸۲ - مدعی مستحق نہین ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۴ و ۵ - کو مجبور کرے کہ وہ اپنا قرضہ باقی بمقابلہ مکان (ب) کے سے ادا کر لیوین جہانتک کہ اُسکو تعلق ہے۔ (۲)

امانتاً داخل کرنا عدالت مین

دفعہ ۸۳ - ہر ایک وقت پر بعد واجب الادا ہو جانے اصل زر رہن اور

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۸۳ - تماپا بنام لکشماما -

(۲) - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۱۷ - بلاسگن بنام گوندن -

قبل اسکے کہ نالش انفکاک رہن جائداد مرہونہ مین تمادی ایام عارض ہوجائے راہن کو یا اُس شخص کو جسکو نالش مذکور دائر کرنے کا اختیار رہے یہ استحقاق حاصل ہے کہ جسقدر زر رہن اُسوقت تک ادا ہونے کو باقی ہو مرتہن کے حساب مین جمع ہونے کے لیے ایسی ہر عدالت مین امانتاً داخل کردے جسمین وہ نالش انفکاک رہن پیش کرنے کا مجاز ہے۔

اُسکے بعد عدالت کو لازم ہے کہ زر امانت داشتہ کی اطلاع تحریری مرتہن کو پہونچائے اور مرتہن کو اختیار ہے کہ بذریعۂ ادخال سوال (جو اُسی طور پر تصدیق کیا جائیگا جسطرح قانوناً عرائض نالش کی تصدیق کرنے کا حکم ہے) مشعر اس بیان کے کہ زر رہن کی بابت فلان تعداد واجب الادا ہے اور مرتہن اس بات پر راضی ہے کہ تعداد امانت داشتہ کو اپنے کل زر رہن کی بیباقی مین قبول کرے اور بذریعۂ داخل کرنے رہن نامہ کے عدالت مین اگر وہ اُسوقت اُسکے قبضہ مین یا اختیار مین ہو تعداد مذکور پانے کی درخواست گذرانے اور اُسکو حاصل کرے اور وہ رہن نامہ جو امانتاً داخل ہوا ہو اُس راہن کو یا اُس شخص کو حوالہ کیا جائیگا جسکا اوپر مذکور ہوا ہے۔

شرح۔ مدعیان مرتہن ذیل کچھ حصص واقع موضع بموجب رہن نامہ کے تھے جو نسبت تعداد زر اصل قرض دیے ہوے کے رہن سادہ اور نسبت کے ایک رہن انتفاعی تھی مرتہنان نے بغرض تحفظ نیلام جائداد کی بقایا مالگزاری سرکار ادا کی بعد ازان مدعا علیہ نے جو قائم مقام راہنان تھا حسب منشاء دفعہ ۸۳ ۔ ایکٹ انتقال جائداد اصل زر رہن جو بموجب رہن نامہ کے واجب الادا تھا عدالت مین داخل کیا مرتہنان نے روپیہ کو جو اس طور پر داخل کیا گیا تھا اُٹھا لیا اور رہن نامہ کو عدالت مین داخل کردیا تب مرتہنان نے بعد چھوڑ دینے دخل جائداد مرہونہ کے نالش واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو اُنھون نے بطور مالگزاری سرکار

ادا کیا تھا بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی ۔ تجویز ہوئی کہ اگرچہ مرتہنان ابتداء اس تعداد کو جو اُنھوں نے بطور مالگذاری سرکار ادا کی تھی بطور جزو زرہن تصور کر سکتے تھے مگر اُنھوں نے ایسے ادا کے ذریعہ سے کوئی کفالت بلالحاظ اپنے منصب مرتہنانہ کے حاصل نہین کی اور جبکہ ایک مرتبہ اُنھوں نے اپنی کفالت بنسبت جائداد مرہونہ کے بوجہ قبول کر لینے اس روپیہ کے جو راہنان نے عدالت مین داخل کیا تھا اور بوجہ چھوڑ دینے دخل جائداد مرہونہ کے ترک کر دی تو بعد ازان وہ اُسکو پھر سرسبز نہین کر سکتے اور اُنکی نالش جو واسطے وصول مالگذاری سرکار ادا کردہ اپنے کے بہ نیلام جائداد مرہونہ کے ہے ساقط ہونی چاہیئے ۔ مرتہن جسنے اپنی کفالت بنظر حالات مشابہ حالات متذکرۃ الصدر چھوڑ دی ہو نالش زرنقد سادہ واسطے دلاپانے روپیہ کے جو اُسنے ادا کیا ہو واسطے تحفظ جائداد کے نیلام اجراء موقوعہ بقایائے مالگذاری سرکار سے رجوع کر سکتا ہے ۔ (۱)

دفعہ ۸۴ ۔ جب راہن یا اور شخص متذکرۂ صدر نے دفعہ ۸۳ ۔ کے مطابق وہ تعداد حاضر کی ہو یا عدالت مین امانتاً جمع کر دی ہو جو رہن کی بابت ادا ہونے کو باقی ہو تو اصل زر رہن پر سود اور حاضر کرنے روپیہ سے موقوف ہو جائیگا یا اُسوقت سے جبکہ راہن یا کسی اور شخص مذکورۂ صدر نے ایسا ہر ایک فعل انجام کو پہونچا دیا ہو جو اُسپر اس بات کے لیے واجب ہے کہ مرتہن تعداد مذکور عدالت سے حاصل کر سکے جیسی صورت ہو ۔

اس دفعہ یا دفعہ ۸۳ ۔ کی کسی عبارت سے یہ نہ سمجھا جائیگا کہ اُس سے مرتہن سود پانے کے استحقاق سے محروم کیا گیا ہے اُس صورت مین جب اُسکے اور راہن کے درمیان عہد ہوا ہو کہ قبل ادا یا حاضر کرنے زر رہن کے ایک مہلت معقول کے اندر پیشتر سے اطلاع دینی واجب ہے ۔

(۱) ۔ الہ آباد انڈین لاء رپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۵ ۔ اننتی رام بنام در نجف علی بیگم ۔

شرح - دفعہ ۸۳ - مین راہن کو اختیار دیا گیا ہے کہ بروقت واجب الادا ہوجانے زرِ رہن کے زرِ رہن عدالت مین جمع کردے -

بعد جمع ہوجانے زرِ رہن کے عدالت ایک اطلاعنامہ بنام مرتہن جاری کریگی اور مرتہن کو یہ اختیار ہوگا کہ بذریعہ درخواست روپیہ عدالت سے وصول کرے اور رہن نامہ داخل کردے -

دفعہ ۸۴ - مین یہ حکم ہے کہ راہن زرِ رہن جمع کردے تو تاریخ جمع ہونے زرِ رہن سے سود زرِ اصل پر نہ دلایا جاویگا چنانچہ میکفرسن صاحب نے بھی رسالہ رہن مین لکھا ہے کہ اگر راہن فی الواقع اپنے دین کے ادا کرنے پر آمادہ ہوا اور مرتہن اُسکے لینے سے انکار کرے تو رہن کی آمادگی ادائے دین کی تاریخ سے مرتہن اور سود نہین پاویگا اور اگر مرتہن مذکور دخیلکار ہو تو اُسکو تاریخ مذکور سے محاصل جائداد مرہونہ کا ذمہ دار ہوگا کیونکہ آمادگی ادائے دین کے سبب مرتہن کا حق بذریعہ معاہدۂ رہن پیدا ہوا تھا وہ ختم ہوگیا -

اور اگرچہ راہن دربارۂ سود کوئی عذر نہ کرے معہذا تاریخ مذکور سے مرتہن کو پھر سود نہین دیا جاویگا - (۱)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ نالش دلاپانے زرِ رہن مین مدعا علیہ نے عدالت مین روپیہ داخل کیا اور اطلاع نامہ بنام مرتہن حسب دفعہ ۸۳ - قانون انتقال کے جاری ہوا مرتہن نے اپنی نالش قبل تعمیل پانے اپنے اوپر اطلاعنامہ کے دائر کی اور یہ امر ثابت نہین ہوا کہ مرتہن روپیہ کے عدالت مین داخل ہونے سے واقف تھا جبکہ اُسنے اپنی نالش دائر کی تھی تجویز ہوئی کہ مدعی ازروے دفعہ ۸۴ - ایکٹ انتقال جائداد حاصل کرنے ڈگری سے ممنوع نہین ہے اور بموجب قواعد عدالت کے محتانہ وکیل بطور نالش جو ابدہی مناسب تجویز کیا گیا ہے نہ بطور اُس مقدمہ کے جسمین اقبال ڈگری کا ہو - (۲)

---

(۱) - دفعہ ۲ / ۳ - رسالہ میکفرسن صاحب -

(۲) سلسلۂ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ سیتارام بنام فنکا مارانیا

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق سود کا اُس تاریخ سے نہین ہے جبسے کہ زرِ رہن حسب دفعہ ۸۳۔ مدعی نے جمع کردیا۔ (۱)

راہن نے اپنے حقوق راہنی مدعا علیہم کے ہاتھ بیع کیے جنھون نے حسب دفعہ ۸۳۔ زرِ رہن عدالت مین جمع کیا مرتہن نے اس زرِ رہن کے لینے سے عذر کیا مگر بالآخر راضی نامہ ہوا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ ایک جزو جائداد راہن بدست مرتہن فروخت کردے اور روپیہ زرِ رہن کا اس شرط سے مرتہن اُٹھالے چنانچہ مرتہن نے وہ روپیہ عدالت سے اُٹھالیا عدالت نے اُس شرط بیع پر کچھ لحاظ نہین کیا راہن نے بعد اُسکے اپنے معاہدہ بیع کی تکمیل نہین کی اور یہ نالش اتمیل مختص معاہدہ بیع کی مبنی بنام مرتہن مذکور دائر ہوئی ضلع جج نے نالش بدین تجویز ڈسمس کی کہ کارروائی دفعہ ۸۳۔ کی مثل مقدمہ نمبری کے ہوئی ہے کیونکہ دفعہ مذکور مین حکم ہے کہ سوال مذکور کی تصدیق مثل عرضی دعوے کے کیجاویگی پس دفعہ ۳۷۵ ضابطۂ دیوانی کی اُس صلحنامہ سے متعلق ہے جو حکم کہ عدالت سے اُس کارروائی مین صادر ہو مثل ڈگری کے ہے اور اگر صلحنامہ کے الفاظ پر توجہ نہیں دلائی گئی اور وہ داخل ڈگری نہین ہوا تو نالش دوسری جائز نہین ہے تجویز ہوا کہ دفعہ ۸۳۔ ایکٹ انتقال جائداد کی کارروائی نمبری کے موافق نہین ہے نہ محض اسوجہ سے کہ سوال کی تصدیق مثل عرضی دعوے کے کیجاتی ہے وہ سوال عرضی دعوے متصور ہوسکتا ہے یا جو حکم اُس سوال پر صادر ہوا وہ مثل ڈگری کے متصور ہوگا پس ہماری دانست مین نالش تعمیل مختص اسوجہ سے ممنوع نہین ہے کہ اُسکا ذکر حکم مین نہین ہے (اپیل دیوانی ۱۳۔ فروری سنہ ۱۸۹۰ء۔ (۲)

جمعیت روپیہ مقصودہ ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۸۳۔ کی بلاشرط عمل مین آنا چاہیے

---

(۱)۔ دیودت بنام رام اوتار صفحہ ۸۹ ہفتہ وار ارداد وشتہ ۱۹ الہ آباد جلد ۹۔ صفحہ ۵۰۲۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

(۲)۔ مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۶۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ نانا بنام بجایا

برطبق اُسکے جب راہن وقت جمع کرنے روپیہ کے یہ استدعا کرے کہ نقداد روپیہ کی مرتہن کو بروقت اُسکے پیش کرنے دستاویزات کے ادا کردیجاوے تو احکام دفعہ مذکور کی تعمیل عمل مین نہین آتی۔ (۱)

نالش بابت بیعبات یا نیلام یا انفکاک رہن

دفعہ ۸۵ - بلحوظی شرائط مندرجۂ دفعہ ۴۳۲ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے ضرور ہے کہ جملہ اشخاص جنکو اُس جائداد سے تعلق ہو جسکی بابت معاملۂ رہن ہوا ہو نالش مین فریق کیے جائین جو اس باب کے مطابق رہن مذکور کی بابت رجوع کیجائے بشرطیکہ مدعی کو ایسے تعلق ہونے کی اطلاع پہونچی ہو۔

شرح - مسودۂ نمبر ۲ و ۳ - مین یہ الفاظ زیادہ تھے (اور جو مرتہن اول یا مرتہن مابعد استقاط حق راہنی یا نیلام کرانے کی نالش کرے اُسکو چاہیے کہ ہر مرتہن یا کفالتدار کو جسکی کفالت اُسکے رہن سے پیچھے کی ہو فریق مقدمہ کرے۔ (۲)

اس دفعہ مین الفاظ مذکورہ موقوف ہوکر یہ الفاظ اضافہ کیے گئے کہ بشرطیکہ مدعی کو ایسے تعلق ہونے کی اطلاع پہونچی ہو۔

دفعہ ۳۲ ضابطۂ دیوانی مین یہی حکم ہے کہ عدالت کو اختیار ہے کہ کسی وقت ایسی درخواست پر یا بدون اُسکے ایسی شرائط سے جو اُسکی دانست مین قرین انصاف ہون یہ حکم دے کہ کوئی مدعا علیہ گردانا جائے یا جو مدعا علیہ ہو وہ مدعی بنایا جاوے اور نام کسی شخص کا جسکو بطور مدعی یا مدعا علیہ شریک کرنا چاہیے تھا جسکا عدالت مین حاضر ہونا اس وجہ سے ضرور ہے کہ عدالت جملہ مراتب متنازعۂ مقدمہ کو بخوبی تکمیل کے ساتھ فیصل اور طے کر سکے

(۱) - مدراس جلد ۱۴ صفحہ ۴۰ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ نانوبنام منجو۔

(۲) - مسودہ نمبر ۲ - دفعہ ۵۲ و مسودۂ نمبر ۳ - کی دفعہ ۴۰ -

شامل کیا جائے۔ (۱)

دفعہ ۴۳۷ ۔ضابطہ مذکور مین حکم ہے کہ جملہ مقدمات مین جو اس جائداد سے متعلق ہون جو کسی امین یا وصی یا مہتمم ترکہ کی سپردگی مین ہو جبکہ جھگڑا اُس جائداد کا مابین ان اشخاص کے جو جائداد مذکور مین استحقاق حصول انتفاع رکھتے ہون بطور فریق اول اور کسی شخص غیر فریق ثانی کے ہو تو ایسا امین یا وصی یا مہتمم ترکہ ایسے اشخاص عرضدار کا قائم مقام سمجھا جاسکیگا اور علی العموم اُن اشخاص کو فریق مقدمہ کرنا نہوگا۔ لیکن اگر عدالت مناسب سمجھے تو حکم دے سکتی ہے کہ وہ سب یا اُنہین سے کوئی فریق مقدمہ کیا جائے۔

تجویز ہوئی اگر جائداد کسی تیسرے فریق کے قبضہ مین ہو جو دعوے خریداری کا یا اور طرح کا کرتا ہو اور مخالف مرتہن کے ہو اُسکو مدعا علیہ بنانا چاہیے اسواسطے کہ تمام اشخاص جو اُس جائداد کی نسبت دعوے رکھتے ہین اُنکے حقوق کا تصفیہ ایک نالش مین ہو جائے۔ (۲)

اگر دوسرے اشخاص ایسے دعوے مین فریق مقدمہ نہ بنائے جاوین تو اُنکے نہ فریق کیے جانے سے اُنکے حقوق کو کچھ نقصان نہین پہونچتا۔ (۳)

جوڈیشل کمیٹی سے تجویز ہوا کہ خریدار راہن کی جائداد واقع مفصل کا اس مقدمہ کی کارروائی کا پابند نہین ہے جسمین وہ فریق نہین بنایا گیا۔ (۴)

اگر مرتہن ثانی نالش مرتہن اول مین مدعا علیہ نہ بنایا گیا ہو تو اُسپر پابندی اُس ڈگری کی مقدم نہین آتی جو مرتہن اول کے واسطے نیلام جائداد کی حاصل کرے بلکہ اگر وہ جائداد

(۱) دفعہ ۴۳۷- ضابطۂ دیوانی-

(۲) -مدراس انڈین اپیل صفحہ ۱۰۱ -

(۳)- بنگال لارپورٹ صفحہ ۱۰۴ -

(۴)- ۱۴۱ -مدراس انڈین اپیل صفحہ ۱۴۴ -

باجرائے ڈگری کے نیلام بھی ہو جائے تاہم مرتہن ثانی مستحق انفکاک جائداد مرہونہ
اگر دوران مقدمہ میں راہن اپنا حق کسی اور کے پاس منتقل کردے تو اُسے
حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطۂ دیوانی کے بنانا چاہیے - (۳)

(۱) - انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ - وینکٹانرسما بنام رمیا مورخہ ۱۵ جنوری
وانڈین لارپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۱۰۸ - ونکٹاسومبارا بنام کنم دھورا مورخہ ۱۱ جنوری
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۶۶۲ - شرنگاپور بنام چھی مورخہ ۱۵ جنوری ۱۸۷۸ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۰۸ - تارو بنام گلاب سنگھ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۹ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ - شیخ عبداللہ جیا بنام حاجی عبداللہ وغیرہ
۲ - اگست ۱۸۸۰ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱ - واموردیوچند بنام نارد مہادیو کلکار مورخہ ۳ ستمبر
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۹۴ - روپ چند دگھروسا بنام دولت راؤ دھل رر
مارچ ۱۸۸۲ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۵۲۰ - مالین پرشوتم بنام دولت رام فروری ۱۸۸۱ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۴۶ - گنگا کاما بنام درو تاگنیشیا مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۸۳ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۸۸ -
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۲۱ - رادھابائی بنام سیام راؤ نایک مورخہ ۲۲ اگست ۱۸۸۳ء
وانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ - موہن ماتر بنام توگو اوکا مورخہ ۱۳ اگست ۱۸۸۵ء
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۰ - متھرا ناتھ بنام چندر بتی دبیا مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۷۸ء
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۳۰ - رادھا پرشاد مصر بنام منوہر داس مورخہ ۵ ستمبر
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۹ - قاسم النساء بی بی بنام نیل رتن بوس مورخہ ۱۳ مئی
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۷۰۰ - چمنیہ ملک بنام داس بینی داسی -
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۹ - نیل کانت بنرجی بنام سریش چندر ملک -
وانڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۵۰ - ایم ہیوز بنام دہلی لندن بنک -
وانڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰۱ - محمد سمیع الدین بنام مان سنگھ -
نمبر ۱ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۵ء

(۲) سانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۴۲ - احمد بھائی حبیب بھائی بنام ولی بھائی قاسم بھائی

ایک مرتہن نے راہن متوفی کی بیوہ پر نالش کی مگر اُسکے نابالغ پسران کو مدعاعلیہ بنایا نالش مین ڈگری ہوئی اور جائداد مرہونہ باجراے ڈگری نیلام ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ پسران فریق نالش نہ تھے اُنپر پابندی نیلام کی واجب نہین ہے اور استحقاق فک الرہن کا رکھتے ہین۔(۱)

اگر راہن کا پتہ چھ سات سال نہ ہو تو اُسکے کوئی شخص جسکے پاس وہ اپنی جائداد متکفل کر گیا ہو اپنی کفالت کا دعوے کسی ایسے شخص پر جسکے قبضہ مین وہ جائداد مکفولہ ہو نہین کر سکتا الا وہ یہ ثابت کرے کہ اصلی راہن مر گیا ہے اور مدعاعلیہ جائداد پر بطور اُسکے قائم مقام کے قبضہ رکھتا ہے۔ (۲)

۱۸۶۸ء مین مہاراجہ بنارس نے ایک شخص کو ٹھیکہ ایک حقیت زمینداری کا واسطے میعاد چند سال کے بجمع سالانہ عطا کیا اور للتابی بی نے بطور ضامنہ ٹھیکہ دار کے ایک موضع موسومہ اسرادی کو واسطے اطمینان ادائے جمع مذکور کے مکفول کیا ۱۸۶۹ء مین للتابی بی نے بابو لال کو ایک تمسک واسطے ادائے بعض رقوم زر کے تحریر کر کے موضع اسرادی کو بطور

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲ - کھیوراج جسروپ بنام لنگایا -
وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵ - سیکری سیموگ وغیرہ بنام سلو اددرواس -
وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۵ - شیخ عبد اللہ جبا بنام حاجی عبد اللہ وغیرہ -
وانڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۱۳ - جیٹھا نائک بنام ونکٹایا -
وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۲ عصمت النسا بی بی بنام راے لچھمی پت سنگھ -
وانڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۴۲ لچھمی پت سنگھ بہادر بنام لیفٹنینٹ مارگنج بنک آف انڈیا لمیٹڈ -
وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۵۷ - بینی کنور بنام روپ سنگھ -
وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۶ - محمد ادریس بنام ہر سہاے -
وانڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۲۰ - جعفر بیگم بنام امیر محمد خان -
(۲) نمبر ۱۰۵ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۶۶ء

ضمانت واسطے اطمینان اداے رقوم مذکورہ کے مکفول کردیا سنہ ۱۸۶۵ء مین اورپھر سنہ ۱۸۶۵ء مین مہاراجہ نے ایک ڈگری عدالت مال سے بمقابلہ اپنے ٹھیکہ دار اسکی ضامنہ للتابی بی کے بابت بقایا ءلگان کے حاصل کی باجراے ڈگری سنہ ۱۸۶۷ء کے مہاراجہ نے حق حقوق للتابی بی کے جو موضع اسرادی مین تھے دائر نیلام کراکے خود خرید کرلی سنہ ۱۸۶۸ء مین بابولال نے انکی کفالت موضع اسرادی پر نافذ کرانے کے واسطے للتابی بی اور مہاراجہ پر نالش کی مہاراجہ نے اس نالش کی جوابدہی اس بنیاد پر کی کہ میرا مطالبہ جائداد پر مقدم ہے عدالت نے بابولال کو سنہ ۱۸۶۹ء مین ڈگری دی اور یہ تجویز کی کہ نامبردہ حصول حکم نیلام جائداد کا مستحق ہے لیکن مہاراجہ کو جائز ہوگا کہ واسطے نفاذ اپنی کفالت کے نالش کرین اور جب وہ ایسا کرین توجوشخص خریدار ازروے ڈگری بابولال کے ہو اُسکو اختیار رہیگا کہ مطالبہ اول کو اداکرے چنانچہ باجراے ڈگری بابولال کی جائداد دائر نیلام ہوئی اور اُسکو خود بابولال نے خرید کیا سنہ ۱۸۷۰ء مین مہاراجہ نے جائداد پر اپنی کفالت نافذ کرانے کے لیے للتابی بی اور بابولال پر بدعوے دلاپانے بذریعہ نیلام جائداد زر بقایاءلگان ۲۳ مئی سنہ ۱۸۷۲ء کے ڈگریات مین دلایا گیا تھا مع خرچہ وسود کے جو اُسکو عدالت مال سے دلایا گیا تھا نالش دائر کی تجویز ہوئی یہ بحالی فیصلہ اسٹوارٹ صاحب چیف جسٹس کے ڈگری سنہ ۱۸۷۵ء مانع دعوے مہاراجہ مشعر نفاذ کفالت اُنکی متعلقہ موضع اسرادی کے نہین ہے اور نہ اُنکے دعوے مین یہ امر مؤثر ہے کہ مہاراجہ اجراے ڈگری محکمہ مال مین حقوق ومرافق مسماۃ للتابی بی واقع موضع مذکور نیلام کراچکے ہین جو کچھ اسوقت نیلام ہوا وہ حق انفکاک ہی تھا کہ واسطے ایفاے ڈگری زرنقد مہاراجہ کے فروخت ہوا بیشک زرنیلام بعد ایفاء خرچہ ڈگری کے ایفاء اُن رقوم مین جنکا تحفظ بذریعہ کفالت اول کے کیا گیا تھا جسقدر کہ ہو کام مین آویگا۔ مگر مہاراجہ نے حق انفکاک راہن کا کارروائی اجراے مین نیلام کراکے اپنا مطالبہ چھوڑ نہین دیا نیز تجویز ہوئی کہ مہاراجہ اپنا مطالبہ واسطے دلاپانے خرچہ

محکمہ جات مال کے نافذ نہین کراسکتے کیونکہ ضمانت نامہ مین واسطے ادائے خرچہ مذکور کے شرط نہین ہے اور وہ اپنا مطالبہ واسطے دلاپانے سود کے نافذ کراسکتے ہین کیونکہ دستاویز مذکور مین شرط ادا کرنے سود کی موجود ہے اور جو رقوم زر از روے نیلام حق انفکاک جائداد باجرائے ڈگری سنہ ۱۸۷۳ء محکمہ مال کے وصول ہون وہ اولاً ایفاء خرچہ نالش کے کام مین آنی چاہئین جسمین ڈگری صادر ہوئی تھی اور بعد ازان بایفاء بقایا مستدعویہ نالش مذکور اور بچے ہوئے زر بقایا رہن مذکور کے کام مین آویگی اور نیز بقایا مستدعویہ نالش ثانی وسود بشرح معہودہ ضمانت نامہ باقی پڑنے کی تاریخ سے تا تاریخ وصول کے کام مین آویگی — (۱)

سنہ ۱۸۷۶ء مین ایک دائن تمسک قسط بندی نے جسمین جائداد غیر منقولہ بطور کفالت مزید بابت ادائے اقساط کے مکفول تھی نالش بربناء تمسک مذکور بمقابلہ مدیون راجہ پال سنگھ (مدیون نالش) جائداد مکفولہ تمسک مدعا علیہ کے۔ بدعوے دلاپانے اُن اقساط کے جو واجب الادا ہوئی تھین اور بدعوے استقرار استحقاق وصول کرنے بوقت واجب الادا ہونے ان اقساط کے جو واجب الادا نہین ہوئی تھین رجوع کی تاہم وہ ڈگری نالش مذکور مین بابت رقم مستدعویہ کے بمقابلہ ہر دو مدعا علیہم کے حاصل کی ڈگری مذکور مین یہ بھی حکم تھا کہ تا ایفاء کل زر دستاویز مدعی ہر قسط بذریعہ اجرائے اُس ڈگری کے حاصل کرسکتا ہے دائن مذکور نے اس ڈگری کے اجرائے مین استدعاء بذریعہ نیلام جائداد مذکور کے جو بعد صدور ڈگری مذکور شخص ثالث کی طرف منتقل ہوگئی تھی واسطے دلاپانے اُن اقساط کے جو بعد صدور ڈگری واجب الادا ہوئین اور جو ادا نہین ہوئی تھین چونکہ یہ درخواست اجرائے ڈگری کی اس بنیاد پر نامنظور ہوئی کہ ڈگری مذکور ڈگری زر نقد ہے اسلیے دائن نے یہ دوسری نالش بربناء تمسک مذکور واسطے دلاپانے اُن اقساط کے بذریعہ نفاذ کفالت کے جو جائداد مذکور کی نسبت پیدا ہوئی تھی رجوع کی تجویز ہوئی کہ اگرچہ نفاذ کفالت مذکور کا دعوے پہلی

(۱)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰۲- بابو لال بنام ایشر پرشاد نراین سنگھ-

نالش مین ہوا تھا تاہم چونکہ یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ آیا عدالت کو دوسری دادرسی یعنے استقرار استحقاق وصول کرنے اُن اقساط کا جو واجب الادا نہین ایسی ڈگری کے اجراے مین جو بابت اقساط واجب الادا اسکے تھی اختیار حاصل تھا یا نہین اور چونکہ دعوے نالش ثانی مین ویسا ہی نہین ہے جیسا کہ نالش اول مین تھا کیونکہ مدعی استدعائ اقساط کی کرتا ہے جنکی نسبت یہ بیان ہے کہ واقعی واجب الادا ہین اور نہ استدعائ حصول ڈگری استقرار یہ بابت اُن اقساط کے کرتا ہے جو واجب الادا نہین تھین اسوجہ سے نالش ثانی مین دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۰ - ۱۸۷۷ء عارض نہین ہے - (۱)

ایشری دت نے جسکی طرف بذریعۂ بیع کے دائن تمسک نے جو بابت ادائے روپیہ کے تھا اور جسمین جائداد غیر منقولہ مکفول تھی اپنے حقوق تمسک کو منتقل کیا تھا بذریعۂ بیع نامہ بربناء تمسک مذکور نالش واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے دائر کی جو اُسکی رو سے واجب الادا تھا اور دعوے دلاپانے روپیہ کا بذریعۂ نیلام جائداد مکفولہ نالش اس بناء پر ڈسمس ہوئی کہ بیع نامہ بوجہ غیر رجسٹری شدہ ہونے کے شہادت مین قابل قبول نہین تھا اور اسوجہ سے ایشری دت کا استحقاق نالش بربناء تمسک مذکور ساقط ہے ایشری دت نے بیع نامۂ جدید تحریر کرایا اور اُسکی رجسٹری کراکے دوسری نالش تمسک مذکور کی بناء پر بدعوے سابق رجوع کی تجویز ہوئی کہ نالش دوم مین احکام دفعہ ۱۳ - ایکٹ ۱۸۷۷ء عارض نہین ہی - (۲)

بعض جائداد غیر منقولہ رتن راے کے پاس رہن کی گئی تھی اور بعد ازان بدست نور محمد فروخت ہوئی جائداد مذکور بعد ازین ایک ڈگری کے اجراء مین جو بنام نور محمد تھی نیلام ہوئی اور اُسکو ہنومان داس نے خرید کیا بقایاء زر ثمن بعد بیباقی ڈگری مذکور نور محمد کو ادا کیا گیا بموجب شرائط رہن موسومۂ رتن راے کے زر اصل پر سود سالانہ واجب الادا تھا

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۶۹۰ - امراو لال بنام بہاری سنگھ -

(۲) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۷۳۳ - ایشری دت بنام ہرنراین لال -

اور اُسکی ادائی کا اور نیز زر اصل کی ادائی کا مواخذہ جائداد مذکور پر عائد کیا گیا تھا
چونکہ براہمنان نے سود سالانہ ادا نہین کیا لہذا رتن راے نے واسطے وصولیابی سود
واجب الادا کے نور محمد اور ہنومان داس پر ۱۸۸۰ء مین نالش کی۔ اس نالش مین یہ فیصلہ
ہوا کہ نور محمد بدرجۂ اولے و بذات خود بابت اُس سود کے جو اُسوقت بر بناء رہن واجب الادا تھا
مواخذہ دار تھا کیونکہ اُسنے زر ثمن جائداد کا پایا تھا اور جائداد صرف اُسوقت مواخذہ دار
تھی کہ جب نامبردہ اُس دعوے کے ایفا مین قاصر رہے نور محمد نے بعد ازان زر ثمن جو اُسنے
پایا تھا عدالت مین داخل کر دیا اور وہ رتن راے کو ادا کر دیا گیا ۱۸۸۲ء مین رتن راے نے
پھر انھین اشخاص پر سود کی نالش کی اور نور محمد پھر بدرجۂ اولے اور بذات خود اس بناء پر
مواخذہ دار قرار دیا گیا کہ اُسنے فوراً زر ثمن رتن راے کو ادا نہین کیا ۱۸۸۵ء مین رتن راے نے
انھین اشخاص پر واسطے وصولیابی زر اصل و سود کے جو بر بناء رہن واجب الادا تھا
بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ کے نالش کی تجویز ہوئی کہ حقوق و حیثیت فریقین جب تک کہ
کوئی جزو زر ثمن کا نور محمد کے پاس رہا کچھ بھی ہو اُنکی حیثیت بمقابلۂ نامبردہ بالکل مختلف
ہو گئی جبکہ اُسنے وہ زر ادا کر دیا اور اس تبدیل حیثیت سے وجہ فیصلۂ نالشات ۱۸۸۰ء
و ۱۸۸۲ء باقی نہین رہی پس فیصلجات نالشات مذکور اس امر کے مانع نہین ہین کہ رتن راے
نالش واسطے وصولیابی زر اصل و سود کے جو بر بناے رہن باقی ہے جائداد مرہونہ
سے کرے۔ (۱)

حیثیۂ اجراے ڈگری مین کسی ڈگری کی توسیع اصل مراد الفاظ مندرجۂ ڈگری سے
زیادہ نہین کیجا سکتی ایک ڈگری مین جو بر بناے رہن کے حاصل کی گئی تھی یہ حکم تھا
کہ مدیون ڈگری زر ڈگری شدہ کو جائداد مرہونہ سے ادا کرے بعد جاری کرنے ڈگری کے
بمقابلۂ جائداد مرہونہ کے ڈگریدار نے درخواست واسطے اجراے کے بمقابلۂ ذات مدیون کے

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۱۱۸۔ رتن راے بنام ہنومان داس۔

پیشی کی اطلاع نامہ بنام نامبردہ جاری کیا گیا کہ وجہ اس امر کی ظاہر کرے کہ اجراے مزید کیون عمل مین نہ آوے مگر اطلاع نامہ مین کوئی ذکر خود اُسکی ذاتی گرفتاری کی درخواست کا مندرج نہ تھا وہ حاضر نہین ہوا اور اُسکی غیر حاضری مین ایک حکم اُسکی ذاتی گرفتاری کا صادر ہوا مگر تعمیل اُس حکم کی اسوجہ سے عمل مین نہین آئی کہ ڈگریدار نے طلبانہ داخل نہین کیا بعد ازان درخواست جدید واسطے اجراے کے بمقابلہ ذات مدیون ڈگری کے پیش کی گئی تجویز ہوئی کہ چونکہ ڈگری مین حکم ایفاء زر ڈگری صرف جائداد مرہونہ سے ہے لہذا اُسکا اجراے بمقابلہ ذات مدیون کے نہین ہوسکتا یہ بھی تجویز ہوئی کہ بحث متعلق ذمہ داری ذاتی مدیون ڈگری دریاب ایفاء ڈگری کے اُس حکم سابق مصدرہ کارروائیات اجرائی جو نسبت اجراے ڈگری بمقابلہ نامبردہ کے صادر ہوا مختتم طور پر طے نہین ہوگئی تھی حکم مذکور کا اثر بطور امر تجویز شدہ کے اُس حالت مین ہوتا کہ مدیون ڈگری کے نام اطلاع نامہ اس مضمون سے جاری ہوا ہوتا کہ نسبت اس استحقاق متدعویہ ڈگریدار کے کہ نامبردہ کو بذات خاص جو بموجب ڈگری کے ذمہ دار گردانے اعتراض پیش کرے اور اُس حالت مین اپنی حجت خلاف مین ناکامیاب ہوتا اپنی غیر حاضری مین تجویز صادر ہونے دیتا حکم مذکور نسبت قانوناً ممکن ہونے اجراے مزید کے ازروے الفاظ ڈگری کے امر تجویز شدہ تھا مگر نہ بہ نسبت اُس خاص تعبیر کے جو ڈگریدار اُسپر قائم کرنا چاہتا تھا (۱)

دائن نے بربناء تمسک کفالتی کے نالش بنام ایسے شخص کے جسنے ازروے دستاویز کے بظاہر بطور مقر تمسک کے معاہدہ کیا تھا دائر کی لیکن جسکو بوقت دائر کرنے نالش کے مدعی جانتا تھا کہ اُسنے معاملہ مذکور مین بطور کارندہ منجانب شخص غیر عمل کیا ہے بعد حاصل کرنے ڈگری کے نامبردہ نے ایفاء جزوی ڈگری مذکور کا بذریعہ قرقی ایک رقم زر نقد کے کرایا اور بعدہ جائداد مکفولہ کو نیلام کرایا اور اُسکو خود خرید کیا جب اُسنے قبضہ لینے کی کوشش کی

(۱) ملتھیا رہ بسٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۵ شیخ بودن بنام رام چند ربھگنا۔

تو اُس شخص نے جو از روے تمسک کفالتی اصل مدیون تھا اس بناء پر بہ کامیابی مزاحمت کی کہ شخص آخرالذکر اصل مالک جائداد کا ہے اور ڈگریدار نے کوئی حق نسبت جائداد مذکور اپنے مدیون ڈگری سے حاصل نہین کیا ہے اُسنے بعد ازآن اصل مدیون پر نالش واسطے دلاپانے اُس باقی کے دائر کی جو از روے تمسک بعد مجرا دینے اُس روپیہ کے جو بابت اُس عوض کے جو بذریعۂ قرقی کے نالش ہوسومۂ کارندہ مین وصول ہوا تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ مدعی نے یہ امر مسند کیا کہ کارندہ کو برنبا رمعاہدہ ذمہ دار قرار دیا اور بنام اُسکے تجویز و ڈگری حاصل کر ڈگری کا ایفار کلی لکھدیا لہذا وہ بعد ازآن نالش بنام مالک بابت اُسی شئ نشاد دعوے کے دائر نہین کرسکتا مقدمہ پرنسلی بنام قرقی - (۱) -

کا حوالہ دیا گیا - (۲)

بوجہ ناواقفیت حالات معاملات کے دو اشخاص مین سے جو مالکان مشترک جائداد کے تھے صرف ایک پر نالش دلاپانے ایسے قرضہ کے دائر کی گئی جسکی بابت اُس شخص نے جسپر نالش کی گئی جائداد مکفول کی تھی اور ڈگری حاصل کی گئی اور جائداد مذکور پر جاری کرائی گئی اور مقدمۂ اجراے مین دوسرے حصہ دار نے دعوے کیا اور یہ حکم حاصل کیا کہ اُسکا حصہ جائداد کا قرقی سے واگذاشت کیا جائے بعد ازان ڈگریدار نے نالش دوم بنام ہر دو شرکا و اس غرض سے دائر کی کہ حصہ اس شریک کا جسپر پہلے نالش نہین ہوئی واسطے ایفار قرضہ کے قابل الحصول ہو اور یہ استدعا کی کہ حکم جو بشرو واگذاشت کیے جانے جائداد کے قرقی سے ہے منسوخ کیا جائے تجویز ہوئی کہ ایسی نالش دائر ہوسکتی ہے اور بطور امر تجویز شدہ کے ممنوع السماعت نہوگی - (۳)

---

(۱) - رپورٹ برلٹن و کولٹ مین صاحبان جلد ۳ صفحہ ۹۰ - ولا جرنل ایکسچیکر جلد ۲ - صفحہ ۲۰۱ -

(۲) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۶ - بیر بھدر سیوک پانڈے بنام سورج پرشاد -

(۳) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۹۲۲ - نوبین چندر رارے بنام تگمن تارا داسیا -

ایک مرتہن نے بربنائے اپنے رہن کے راہن اور عمرو ایک شخص پر جسنے حق و حیثیت استحقاق راہن بصیغۂ اجرائے اس ڈگری زر نقد کے خرید کیے تھے جو نامبردہ پر بعد رہن حاصل کی گئی تھی نالش دائر کی دوران نالش رہن اور قبل ڈگری کے عمرو فوت ہوگیا لیکن بمقابلۂ قائم مقامان نامبردہ نالش کی تجویز نہین کرائی گئی۔ معمولی ڈگری رہن بحق مرتہن صادر ہوئی تھی جسنے اُسکے اجرائے ڈگری مین ایک جزو جائداد مرہونہ کا بکر کے ہاتھ فروخت کردیا جو نالش بکر نے بمقابلۂ قائم مقامان عمرو واسطے جائداد خرید کردہ اور عام دادرسی کے دائر کی اُسمین تجویز ہوئی کہ ڈگری نالش رہن قائم مقامان عمرو پر واجب الاتباع تھین نہ از روے احکام ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء قصور تجدید ایسی نالش سے دوسری نالش بمقابلۂ قائم مقامان عمرو دائر کرنے کے واسطے بکر ممنوع ہے ایک ہندو نے اپنی زوجہ کو اختیار نہ حیثیت بدین ہدایت عطا کیا کہ جب تک زوجہ زندہ رہے وہ کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ موروثی و مکسوبہ پر قابض رہیگی تجویز ہوئی کہ بیوہ نے جائداد شوہر متوفی مین حق حین حیاتی پایا اور بعد ازآن وہ پسر متبنٰی کو پہونچنے والی تھی مسماۃ بھاگوتی دیبی بنام چودھری بھولا ناتھ ٹھاکر (لا رپورٹ انڈین اپیلس جلد ۲ صفحہ ۲۵۶) کی پابندی کی گئی۔ نمونہ ڈگری کی نسبت اس صورت مین بحث کی گئی کہ ایک شخص نے نیلام اجراء ڈگری رہن مین جزو جائداد مرہونہ کا خرید کیا ہو نالش واسطے جزو مذکور کے بمقابلۂ منتقل الیہ قابض بحیثیت راہن نالش دائر کرے۔ (۱)

رادھا ناتھ نے ۳۰۔ دسمبر ۱۸۷۸ء کو ایک ڈگری یکطرفہ بنام درگاچرن حاصل کی جسکے اجراء مین نامبردہ نے جائداد ہاے شیرپور و پرشیاپور ۴۔ جنوری ۱۸۷۹ء کو قرق کرائین۔

درگاچرن نے سماعت ثانی کی درخواست دی جو منظور ہوئی اور ۲۳۔ دسمبر ۱۸۷۹ء کو ایک ڈگری بنام درگاچرن صادر ہوئی جسکے اجراء مین جائداد ہاے مذکور ۹۔ اگست ۱۸۸۰ء کو قرق ہوئین اور رادھا ناتھ کندو نے نیلام اجراے ڈگری واقع یکم اگست ۱۸۸۱ء خرید کیا ۱۲۔ فروری ۱۸۸۱ء کو

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۰۵ ۔ بپن بھائی بندو پدھیا بنام برج ناتھ مکھ پدھیا۔

درگاچرن نے ایک صلحنامہ اور رہن نامہ بحق گوری پرشاد تحریر کیا اور منجملہ دیگر جائداد ہاے کے شیرپور و پرشیاپور کو بطور کفالت قرضہ کے جو گوری پرشاد نے اُسکو دیا تھا رہن کیا چونکہ درگاچرن نے ادائی مین قصور کیا گوری پرشاد نے نامبردہ کے مقابلہ مین ایک ڈگری حسب شرائط صلحنامہ ۲۰- فروری ۱۸۸۱ء کو حاصل کی بعد ازآن درگاچرن نے انھین جائداد ہاے کو بدست گوری پرشاد رہن کیا گوری پرشاد نے اپنی ڈگری و رہن نامہ بدست مدعی فروخت کر دیا اور اُسنے اجراے ڈگری مین جائداد ہاے شیرپور و پرشیاپور کو قرق کرایا ان کارروائیات اجراے ڈگری مین رادھاناتھ کندو نے یہ عذر پیش کیا کہ مین نے جائداد ہاے مذکور کو ماہ اگست ۱۸۸۲ء خرید کیا اور اُسکا دعوے منظور ہوا اور جائداد ہاے شیرپور و پرشیاپور ۲۴- مارچ ۱۸۸۲ء کو قرق سے واگذاشت ہوئین- مدعیان نے ۸- مارچ ۱۸۸۰ء کو درگاچرن سے رہن لیا تھا جسکی رو سے نامبردگان نے ۸- ستمبر ۱۸۸۱ء کو ایک ڈگری حاصل کی جسکے اجرا مین اُنھون نے جائداد شیرپور و پرشیاپور کو قرق کرایا تھا لیکن جب رادھاناتھ نے برنباے اپنی خرید اگست ۱۸۸۲ء اُنکا دعوے کیا تو ۱۰- اپریل ۱۸۸۳ء کو ایک حکم مشعر واگذاشت قرقی شیرپور و پرشیاپور کے صادر ہوا اور ایک نالش مین جو مدعی نے بغرض تنسیخ حکم مذکور دائر کی تھی وے منسبت جائداد ہاے شیرپور و پرشیاپور اس بنا و پر ناکام رہی کہ جائداد ہاے مذکور رہن مارچ ۱۸۸۰ء مین شامل تھین ایک نالش مابعد مین جو مدعیان نے بنام رادھاناتھ و درگاچرن بغرض تنسیخ حکم ۱۴- مارچ ۱۸۸۳ء بغرض استقرار اس امر کے کہ بموجب ڈگری ۲۰- فروری ۱۸۸۱ء جائداد ہاے شیرپور و پرشیاپور قابل نیلام ہین تجویز ہوئی کہ نالش بموجب دفعہ ۲- ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء بوجہ ڈگری صادرہ نالش سابق ممنوع نہین ہے نہ وہ بموجب دفعہ ۷- ایکٹ مذکور ممنوع ہے نیز تجویز ہوئی کہ خرید رادھاناتھ واقعہ اگست ۱۸۸۲ء تابع رہن بنام گوری پرشاد واقع ۱۴- فروری ۱۸۸۱ء ہے- (۱)

(۱)- انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۹۵- رادھاناتھ کندو بنام لینڈ مارگیج بینک آف انڈیا لمیٹڈ-

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر ڈگری جسکے اجرا رمین مزاحمت ہوئی بعد نیلام جائداد مسمی مدعا علیہ صادر ہوئی تھی تو وہ بیکار تھی کیونکہ اُسوقت جائداد مرہونہ مین راہن کا کوئی حق باقی نہین رہا تھا - (۱)-

اگر بعد تحریر رہن نامہ بیع بالوفا کے ارضی مرہونہ بار ثانی رہن کیجائے تو مرتہن ثانی قائم مقام راہن کا ہے اُسپر اطلاعنامہ بیعبات بھیجنا ضرور ی ہے اگر اطلاعنامہ جاری نہوا ہو تو باوجود بیعبات ہونے کے مرتہن ثانی بیدخل نہین ہوسکتا - (۲)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ ۴ - جنوری سنہ ۱۸۶۶ء کو مدعا علیہ نمبر ا - نے ایک منزل مکان واقع محلہ رانی منڈی شہر الہ آباد کو مدعا علیہ نمبر ۴ - کے پاس مکفول کیا - ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۶۸ء کو مدعا علیہ نمبر ۴ سنے ڈگری لفاذ کفالت کی حاصل کی اور ۵ - دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء کو اُس مکان کو بذریعہ بیع خانگی خرید کیا یکم جون سنہ ۱۸۶۶ء کو مدعا علیہ نمبر ا - نے بعض دوکانات محلہ ... گنج کو مدعا علیہ نمبر ۳ - کے پاس مکفول کین اور ۲۷ - مئی سنہ ۱۸۶۳ء کو اسی کے ہاتھ فروخت کر دین ۶ - دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو مدعا علیہ نمبر ا - نے مکان واقع منڈی دوکانات مذکورہ بالا واقع ... سوتی گنج و دیگر دوکانات واقع میر گنج و اکمنزل مکان واقع محلہ جانشین گنج شہر الہ آباد وو جائداد کو مدعا علیہ نمبر ا - نے مدعیان کے پاس مکفول کی مدعیان نے ۶ - ستمبر سنہ ۱۸۶۸ء جائداد موقوعہ میر گنج کو خرید کیا ۔ مئی سنہ ۱۸۶۸ء کو نالش ہذا رجوع ہوئی مدعیان نے دعوے ... لایا نے رقوم زر کا جو اُنھون نے قرض دیے تھے ذات مدعا علیہ نمبر ا - سے اور یہ نیلام اُس جائداد مستغرقہ بابت مدعیان کے جو بقبضہ مدعا علیہ ہے اور یہ نیلام اُس جائداد کے ... بابت اُنکے مستغرق ہوئی تھی مگر بذریعہ بیع کے بقبضہ مدعا علیہ نمبر ۲ و ۳ و ۴ - کے منفرد ا ... کیا -

(۱) ٹیکارام بن آتمارام بنام رام چند ربن بودھا رام سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ... انگریزی انڈین لاریورٹ مورخہ ۵ - ستمبر سنہ ۱۸۷۷ء

(۲) - درگنج سنگھ بنام دیبی سنگھ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ سکتا ... گریزی

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق ڈگری کل رقم متدعویہ کے بمقابلہ ذات مدعاعلیہ نمبر ۱- اور جائداد کے جو اُسکے قبضہ مین ہے اور بمقابلہ نمبر ۲- اور جائداد خریدہ اُسکی مین مگر وہ مستحق ڈگری کے بنام مدعاعلیہ نمبر ۳ و ۴ مرتہنان اول کے نہین ہین - (۱)

بتقلید نظائر مذکورہ بالا واصول دفعہ ۵۵ ایکٹ ہذا صدرعدالت عالی کورٹ الہ آباد نے تجویز ہوئی کہ دستاویز رہن مابعد کی رجسٹری شدہ تھی اسوجہ سے یہ سمجھنا چاہیے کہ ... کو رہن مدعاعلیہ کی اطلاع تھی اور چونکہ مدعی نے مرتہن کو اپنی نالش مین فریق نہین بنایا اور نیلام خرید کرلیا لہذا اُنکو انصافاً اپنے اصلی حقوق پر پہنچا دینا چاہیے اسلیے یہ حکم ہوا کہ مدعاعلیہ مستحق بقابضت جائداد کا رہیگا بشرطیکہ اندر ۹۰ یوم تاریخ ڈگری ... ہذا سے زررہن یافتنی مدعی رسپانڈنٹ عدالت مین جمع کردے ورنہ ڈگری جج ماتحت قائم رہیگی - (۲)

... اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر جائداد بمطالبہ رہن مابعد کے نیلام ہوجاوے ... مرتہن اول کو جسنے ڈگری اپنے زررہن کی بمقابلہ راہن کے حاصل کی ہو صرف یہ اختیار ہے ... نالش ثانی خریدار نیلام پر دائر کرکے نفاذ اپنے مطالبہ ڈگری شدہ کا بمقابلہ جائداد کے ... دے یہ اختیار نہین ہے کہ وہ خریدار کے مقابلہ مین اپنی ڈگری سابقہ کو بغرض نیلام جاری ... دے کیونکہ خریدار حسب منشاء دفعہ ۲۴۴ ضابطہ دیوانی قائم مقام مدیون ڈگری نہین ہے ... جسکا تصفیہ صیغہ اجراے ڈگری مین ہوسکے - (۳)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ انتقال جائداد مرہونہ بحالت خلاف ورزی شرط

---

(۱) گنگیا پرشاد بنام کاشی پرشاد و یک کس دیگر مورخہ ۱۴- اپریل ۱۸۸۲ع ہفتہ وار ۱۸۸۲ع صفحہ ... انڈین لاریورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۲-

(۲) ... الدین بنام ... سنگھ فیصلہ ۸ ستمبر ۱۸۸۶ع صفحہ ۴۰- ہفتہ وار ۱۸۸۶ع الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰۴

(۳) ... بنام ... فیصلہ ۱۹- مارچ ۱۸۸۳ع الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴ کتاب انگریزی انڈین لاریورٹ

انتقال کے سوا اُس صورت کے کہ وہ مضر استحقاق مرتہن ہو جائز ہے اور رہن بوجہ خریداری مرہونہ مرتہن کے زائل نہین ہو جاتا مرتہن اول کو ضرور نہین ہے کہ اپنی نالش مین مرتہن ثانی کو فریق نالش بناوے مرتہن ثانی قبل نیلام کے انفکاک کرا سکتا ہے اگر نامبردہ فک الرہن نہ کراوے اور جائداد بصیغہ اجراے ڈگری نیلام ہو جاوے تو رہن نامبردہ زائل ہو جائیگا جب نامبردہ کچھ فریب یا سازش ثابت نہ کرے - (۱)

ایک مقدمہ مین مقدمات مذکورۂ بالا و نیز دیگر اسناد پر بحث کی گئی تھی اُسمین یہ رائے قرار پائی کہ مرتہن اول کو جسنے ڈگری بمقابلہ قائم مقام راہن بہ نیلام جائداد مکفولہ پہلے حاصل کر لی تھی خریدار نیلام اجراے ڈگری محکمۂ مال کا مدعا علیہ کرنا ضروری تھا اور چونکہ اُسنے نہین کیا لہذا اس ڈگری کے اجرا مین جائداد قابل ماخوذی نہین ہے مگر وہ نالش نفاذ کفالت کی حسب دفعہ ۶۷ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء ہونا چاہیے اور وہ حسب دفعہ ۹۹ - ہو سکتی ہے اسلیے مدعی کو واسطے ترمیم عرضی دعوے کے ہدایت ہائی کورٹ سے کی گئی اور مقدمہ واسطے تجویز ثانی کے واپس ہوا - (۲)

خریدار نیلام نے جو فریق نالش مرتہن تھا عذرداری حسب دفعہ ۲۷۸ - کی وہ نامنظور ہوئی تب اُسنے نالش مبنی اس بیان سے کی کہ ڈگری مجھپر مؤثر نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ماتحت مین صاحب جج نے سبب نوعیت رہن اور ڈگری کی بحث کی ہر ایچ صاحب جیف جسٹس نے تجویز کی کہ مین یہ نہین خیال کرتا ہون کہ ہمکو نوعیت رہن نامہ بابت ڈگری کے تجویز کرنا ضرور ہے کیونکہ یہ امر مقدمہ ہذا مین پیدا نہین ہوتے ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ ڈگری سنہ ۱۸۸۱ء کی حقوق یا حقیت مدعی واقع اراضی متنازعہ پر مؤثر نہین ہو سکتی مابین فریقین کے

(۱) - علی حسن بنام دھیرج سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۱۰ - دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء و سیتا رام بنام امیر بیگم الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۲۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۲) - بھوپ سنگھ بنام گلاب رائے ہائی کورٹ الہ آباد دہفتہ وار سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۸ - کتاب اردو -

جو کچھ اور حقوق ہون اُنکے تجویز کرنے سے ہمکو اس مقدمہ مین تعلق نہین ہے محمود صاحب جسٹس نے بحوالۂ نظیر بھوپ سنگھ بنام گلاب راے اتفاق کیا۔ (۱)

ایک مقدمہ مین دو رہن نامجات کے ذریعہ سے ایک جائداد رہن سادہ ہوئی تھی اسکے منجملہ راہنان کے ایک نے ایک ثلث رہن سادہ بنام مدعا علیہ لکھا اور اُسکے بعد اُسی قسم کا رہن نامہ بنام رام دین مدعا علیہ کے تحریر کیا مرتہنان مابعد نے نالش نفاذ کفالت بنام راہن کین اور ایک ثلث جائداد کو نیلام کراکر خود نصف نصف خرید کر لیا مدعیان نے ڈگری قبل از نیلام نالش اپنے رہن نامجات مقدم کے دائر کی اور بعد خریداری نیلام مدعا علیہ کے کل جائداد کو خود خرید کر لیا اور مدعیان نے یہ نالش بغرض بازیافت حصۂ ششم کے دائر کی عدالتین ماتحت نے ڈگری کی ہائی کورٹ مین یہ عذر ہوا کہ مدعا علیہ کو واسطے انفکاک رہن اول کے موقع ملنا چاہیے تھا تجویز ہوئی کہ چونکہ مرتہن اول نے مرتہن ثانی کو فریق نالش نہین کیا تھا اسلیے مدعا علیہما کو انفکاک رہن کا موقع نہین ملا اندرین حالات اپیل ڈگری کیا جاتا ہے اور ڈگری عدالتین ماتحت اسطرح ترمیم ہو کہ مدعا علیہ تیس دن کے اندر اُس تاریخ سے جب ڈگری عدالت ماتحت مین پہونچے عدالت موصوف مین زر رہن دونون رہن نامجات کا مع سود بالاے زر مذکور تاریخ خریداری نیلام سے تاریخ ادخال تک ادا کرے البتہ زر مذکور بحساب رسدی اُس رقبۂ جائداد مرہونہ کے ادا کیا جائیگا جسکا دعوے مدعیان نے اُس نالش مین کیا ہے حکم عدالتہاے ماتحت کا نسبت خرچہ کے قائم رہیگا اور ہر فریق اپنا اپنا خرچہ نسبت اس اپیل کے ادا کریگا۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مرتہن ثانی مجاز انفکاک رہن اول بادا اے زر رہن اصل و سود حسب نظیر پریوی کونسل جوراہن بنام محمد علی و دفعہ ۷۴ و ۸۵ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء

(۱) ہرنند راے بنام ہرگو لال ہائی کورٹ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۶ کتاب اردو۔
(۲) گنگا رام بنام ٹیکا رام الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۶ء صفحہ ۳۵۵ کتاب اردو۔

قانون انتقال کے ہے۔ (۱)

مقدمہ دعوے دلاپانے رسدی زرزائد نیلام جو موضع مدعی سے زیادہ وصول کیا تھا اور جسکی بابت مدعی نے مواخذہ روپیہ کا بمقابلہ قابضان جائداد کیا اور ایک ہی نالش مین سب کو مدعا علیہ کرکر تفریق ذمگی ہر شخص کے کردی ایسی نالش ناجائز قرار پائی اور نظائر ذیل کی تقلید کی گئی۔ (۲)

ان مقدمات مین جو بابت قرضہ کے ورثا مدیون پر دائر ہون ضرور ہے کہ جملہ اشخاص وارث متوفی مدعا علیہ کیے جاوین۔

ایک مقدمہ مین قرضہ مورث پر تھا بعد فوت اُسکے قرضخواہ نے نالش بنام پسر نابالغ دائر کرکے ڈگری پائی اور حصہ کو بھی نیلام کراکر خود خرید کرلیا اُسمین دختر متوفی مدیون ہمشیرہ نابالغ نے یہ عذر کیا کہ میرا حصہ نیلام نہین ہوا اور مدعی کو بقدر میرے حصہ کے نہ ملنا چاہیے تجویز ہوئی کہ مدعیہ مستحق اپنے حصہ کی ہے۔ (۳)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ بموجب شرع محمدی بعد فوت مورث کے وارث قابض ہوتا ہے دائن نے جو ایک وارث پر بمثیرو کی دیگر ورثا نالش زرقرضہ کی دائر کرکے ڈگری پائی اور کل جائداد

---

(۱)۔ رگھوبنس کنور بنام رام سہاے الہ آباد ہفتہ وار اُردو ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۹ انگریزی مطبوعہ ۶ اگست ۱۸۸۱ء

(۲) سید ابن حسن بنام رامدئی وغیرہ موخہ ۸۔ نومبر ۱۸۸۱ء نمبر ۲۰۰۔ ہائیکورٹ الہ آباد راجپت راے بنام محمد طیفان رپورٹ الہ آباد بابت ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۱۵۔ و ۱۲۹۔ کتابلہ دو توپسی طالع ور بنام تلانی اودی طالع ور وغیرہ ہائیکورٹ مدراس جلد ۳۔ صفحہ ۱۰۰۔ دکمان دیبی وغیرہ بنام کملاپت بخشی ویکلی رپورٹ تجاویز دیوانی جلد ۱۔ صفحہ ۱۰۔ بمقدمہ مسٹر ایچ اے ایلٹن بنام کیلاش ناتھ موزم دار ویکلی رپورٹ بابت ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۰۳۔ دیجا کنوری بنام بھیا الیسر سنگھ اپیل اول نمبر ۲۲۔ ۱۸۸۰ء ہائیکورٹ الہ آباد کی تقلید کی گئی۔

(۳)۔ خورشید بی بی بنام کیشو نایک بمبئی جلد ۱۲۔ صفحہ ۱۰۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

کو نیلام کرایا اور خود خرید کر لیا وہ بمقابلہ ورثا جائز نہین ہے اور ورثا مستحق مداخلت مین مگر وہ اُسوقت تک دخل نہین پا سکتے جب تک کہ حصہ رسدی اُس قرضہ کا جو نیلام سے ادا ہوگیا ادا نکرین - (۱)

مگر بموجب دھرم شاستر کے یہ تجویز ہوئی کہ بعلت اجرائے ڈگری باپ و چچا کی جائداد موروثی جو نیلام ہوا اُسمین مشتری نیک نیت کو کل استحقاق پہونچتا ہے اعتراض پسران جائز نہین ہے کیونکہ پسران پر ادا کرنا قرضہ باپ کا فرض تھا تا وقتیکہ وہ یہ بات ثابت نکرین کہ قرضہ بغرض اغراض ناجائز وغیر مہذب کے لیا گیا - (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جو قرضہ باپ نے واسطے غرض جائز لیا ہو اور ڈگری صرف بمقابلہ باپ بزرگ خاندان کے حاصل کی ہو اُسمین ڈگریدار مستحق جاری کرانے اپنی ڈگری کا بمقابلہ کل جائداد کے ہے پسر اُسکا مجاز نہین ہے کہ اپنے حصہ کو قرضہ سے بری کردے - (۳)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب کوئی اہل خاندان ہنود قرضہ لیوے تو اُسکے قرضخواہ کو دو طریقہ اختیار کرنے چاہیین یا یہ کہ وہ نالش صرف بنام قرضہ گیرندہ کے دائر کرے اُس صورت مین صرف اُسکی ذات و جائداد سے مواخذہ ہو سکتا ہے یا یہ کہ وہ بمقابلہ اہالی خاندان کے نالش کرے تو ایسی صورت مین وہ کل خاندان کو مدعا علیہ کر سکتا ہے اور کل خاندان کی جائداد نیلام کرا سکتا ہے - (۴)

مدعی نے دعوے زر رسدی کا جو ۱۰ بسوہ ایک موضع پر تھا دائر کیا اور یہ نیلام ۱۰ بسوہ مذکورہ ڈگری پائی اجرائے ڈگری مین ۱۰ بسوہ نیلام ہوئی اور ڈگریدار نے

(۱) - محمد اویسین بنام ہرسہائے الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۱۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۵ء
(۲) سیالک رائے بنام رام بہر دیت رائے مورخہ ۹ - اپریل ۱۸۸۳ء الہ آباد ویکلی رپورٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۰ - کتاب اُردو -
(۳) - رام دت سنگھ بنام مہند پرشاد وغیرہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۵۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۴) - جمنا پرشاد بنام دیگمنرائن سنگھ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

خریدی یہ ۱۰ بسوہ چار بھائی کے تھے ڈگری صرف ایک رام چندر کے نام ہوئی تھی بعد نیلام کے تین برادران رام چندر نے نالش مداخلت دائر کی ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ حقوق دیگر برادران محفوظ ہین ۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ چونکہ ڈگری بمقابلہ برادران کلان بحیثیت مہتمم خاندان کے صادر نہین ہوئی لہذا نالش منجانب برادر خرد واسطے مداخلت حصہ جائداد کے قابل پذیرائی ہے ۔ (۲)

جب تنہا نالش باپ پر بابت ایسے قرضہ کے ہو جو نامبردہ نے بلا کفالت لیا ہو تو گو وہ قرضہ کسی قسم کا ہو اسمین حق پسران واقع جائداد ماخوذ نہین ہو سکتا اور نہ مشتری نیلام کو سوائے حق پدر کے کوئی حق حاصل ہوتا ہے ۔ (۳)

ایک ضمانت مین باپ نے جائداد مکفول کی وہ نیلام ہوگئی تجویز ہوئی کہ حق پسر محفوظ ہے ۔ (۴)

مگر ہائی کورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوئی کہ جو جائداد بعلت قرضہ پدری نیلام کیجاوے اُسکے مشتری کو تمام جائداد پہونچتی ہے تاوقتیکہ یہ بات ثابت نہو کہ باپ نے قرضہ اغراض ناجائز کے واسطے لیا تھا جسکا مواخذہ وادائگی پسر پر فرض نہو ۔ (۵)

تجویز ہوئی کہ چونکہ بربنائے سارٹیفکٹ نیلام کے سوائے حقوق پدر کے مدعاعلیہم کو اور کچھ نہین ملا لہذا مدعیان مستحق کل جائداد کے بقید اس استقرار کے ہین کہ مدعاعلیہ

(۱) ۔ سندر لال بنام یعقوب علی مورخہ ۱۳ مئی ۱۸۸۳ء ویکلی رپورٹ الہ آباد ۱۸۸۳ء صفحہ ۳۲ ۔ کتاب اردو ۔

(۲) ۔ درارا گوٹا بنام شمبھو درالاسلسلہ مدراس جلد ۸ صفحہ ۲۰ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ ۔

(۳) ۔ ناناجی بنام دھوری بمبئی جلد ۹ صفحہ ۳۰۵ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ ۔

(۴) ۔ بیت رام بنام مدن سنگھ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۸۳ء الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۳ء صفحہ ۴۱ ۔ کتاب اردو ۔

(۵) ۔ مہر سنگھ بنام جودھیا پرشاد و جگراج سنگھ بنام اجودھیا پرشاد صفحہ ۳۲۲ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۲ء ہفتہ وار الہ آباد

بطور خریداران حصہ پدر کے منجملہ جائداد مشترکہ اُس حصہ کے تقسیم مین شامل اور دعویدار ہوسکتے ہین اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ قرضہ بھی غیر مہذب تھا۔ (۱)

جو ڈگری بنام مہتمم ہوا اور اُسمین جائداد نیلام کیجائے اُسکے مشتری کو وہ حقوق حاصل ہوتے ہین جو بمقابلہ مدیون ہون پس ڈگری جو ایک بھائی پر تھی اُسمین دیگر برادران کے حقوق جو فریق نہین ہے محفوظ ہین۔ (۲)

مگر ہائی کورٹ کلکتہ سے ایک مقدمہ مین جسکے حالات یہ تھے کہ مہتمم خاندان نے جائداد خاندانی کو بابت قرضہ مشترکہ کے رہن کیا مرتہن نے نالش بنام مہتمم دائر کرکر جائداد کو نیلام کرایا اور خود خرید کیا اُس نالش مین دیگر اہالیان خاندان فریق نہین بنائے گئے تجویز ہوئی کہ کل جائداد خریدار کو حاصل ہوگی۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ جو نیلام جائداد موروثی کا بعلت ڈگری زر نقد موسومہ پدر مدعی مین ہوا اُسکی پابندی اُسکے پسر پر ہے لہذا دعوے ڈسمس ہوا۔ (۴)

پدر نے جو جائداد رہن کی اور مرتہن نے نالش دخل کی دائر کرکر ڈگری مع واصلات و سود بنام پدر حاصل کی اُسمین تا وقتیکہ یہ امر ثابت نہو کہ پدر نے قرضہ واسطے امور غیر مہذب کے لیا ہے حصہ پسران پر نہین ہوسکتی۔ (۵)

بعد عمل مین آنے رہن بابت جائداد موروثی از طرف (الف) و (ب) دو ہنود و ہوگا کہ حق الفکاک جائداد مذکور کا اجراے ڈگری زر نقد موسومہ ننا (ب) مین نیلام ہوا اور

(۱) رام سہاے بنام کنول سنگھ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۲۷۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔
(۲) لکشمن ونکاس بنام کاشی ناتھ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۷۰۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔
(۳) دولت رام بنام مہرچند کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۰۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔
(۴) پیاری بنام کشوش ناگا مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۴۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ
(۵) ثا راین راو بنام جوہر داہو مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۳۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

اسکو مرتہن نے خرید کیا تجویز ہوئی کہ ایام حیات (ب) مین (الف) مستحق انفکاک صرف نصف جائداد کے ہے۔ (۱)

تا وقتیکہ پسران یہ ثابت نکرین کہ قرضہ واسطے اغراض غیر مہذب کے لیا گیا تھا پسران خاندان مشترک دھرم شاستر متاکشرا بمقابلہ انتقال پدر جو بابت قرضہ ماسبق کے ہو یا بمقابلہ نیلام وغیرہ اجرائے ڈگری کے نہین کرسکتے اور بار ثبوت قرضہ غیر مہذب کا ذمہ پسران ہے قرضخواہ کو ضرورت کا ثابت کرنا ضرور نہین ہے۔ (۲)

نیلام زمینداری کا جو بعلت قرضہ پدری ہوا وہ بمقابلہ پسران جائز ہے اور کل حقیت کا نیلام ہونا متصور ہوا تا وقتیکہ یہ ثابت نہو کہ باپ نے قرضہ واسطے اغراض ناجائز کے لیا ہے۔ (۳)

محض حاصل کرنا ڈگری سادہ زر نقد کا بمقابلہ اہل خاندان ہنود مشترکہ بغیر عمل مین لانے کوشش کے اُسکی حین حیات مین بغرض قرقی کرانے یا جاری کرانے ڈگری کے ڈگریدار کو بعد وفات مدیون اور بعد تقسیم کے اجرائے ڈگری مین مستحق نیلام کرانے اُس حق کا نہین کرتا ہے جو مدیون کو جائداد خاندان مشترکہ مین حاصل ہوا۔ (۴)

۲۱- دسمبر ۱۸۶۰ء کو تین مدعا علیہم نے چار باغ متنازعہ مولوی حیدر حسین کے پاس رہن کیے ۱۸۶۵ء مین مدعیان نے ڈگری زر نقد کی بمقابلہ درگا کے حاصل کی تھی اگست ۱۸۶۸ء مین ڈگری کے اجرا مین باغات کو نیلام کرایا اور خود خرید کیا مولوی حیدر حسین کو اُس نیلام کا علم تھا بعدہ مولوی حیدر حسین نے بربنائے رہن نامہ نالش دائر کرکے ڈگری پائی اور

(۱) - اریا پوتری بنام الامیلو مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲) - بھگونت پرشاد سنگھ بنام گرجا کنور کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۱۰ - پریوی کونسل و کرشنا شمن بنام دھنل راؤجی رینج بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۶۵ - انڈین لا رپورٹ۔

(۳) شنکشی ہیرو دو بنام ام مری کنا کارایا گونڈن مدراس جلد ۲۱ صفحہ ۲۴۲ - پریوی کونسل۔

(۴) - جگناتھ پرشاد بنام سیتارام الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

بعلت اُس ڈگری کے باغات کو نیلام مین خرید کیا اور بعدہ وہ مدعا علیہم کے ہاتھ فروخت کر دیا مدعیان اُس نالش مین فریق نہین تھے جو بحق حیدر حسین کے صادر ہوئی اور جسکی علت مین نیلام ہوا مدعیان کی نالش مداخلت مین بہ تقلید نظایر محمد سمیع الدین بنام مان سنگہ تجویز ہوئی کہ نالش بنسبت باغات کے ساقط ہونی چاہیے اور ہم یہ ڈگری صادر کرتے ہین کہ اگر کارروائی مناسب بغرض دریافت زر رہن کے عرصہ چھ مہینہ مین شروع کردین تو مدعیان کو استحقاق انفکاک رہن کا حاصل رہیگا - اپیلانٹیان بہ نسبت چار باغ اور دس بیگہ خسارہ درخت انبہ کے کامیاب نہونگے اس فیصلہ مین بہت نظائر کا حوالہ ہوا ہے فیصلہ قابل ملاحظہ ہے - (۱).

جملہ مقدمات مین جنمین کہ دائن خواستگار مواخذہ دار کرنے حقیت پسر واقع جائداد موروثی یا دیگر جائداد بابت قرضہ لیے ہوئے صرف باپ کے ہو جسکو پسر نے نلیا ہو ضروری ہوگا کہ پسر فریق نالش بنایا جاوے - (۲)

اگر مطالبہ دار مقدم جسکو علم مطالبہ مؤخر کا نہو جبکہ وہ اپنے رہن کی نالش دائر کرے مطالبہ دار مؤخر کو بطور فریق شامل نکرے تو مطالبہ دار مؤخر کے استحقاق انفکاک مین اسکی وجہ سے اثر نہ پہنچیگا (۳)

اسکے ساتھ شرح دفعہ ۹۹ و ۷۰ - کو بھی ملاحظہ کرو -

استقاط حق راہنی یعنے بیعبات نیلام

دفعہ ۸۶ - جس نالش مین بیعبات کا دعوے ہو اگر مدعی کامیاب ہو جائے

---

(۱) - گجادھر وغیرہ بنام موتی چند وغیرہ - الہ آباد ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۱۷ - کتاب دوشٹہ ہو کام کر بنام ام چرن الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۶۲۹ -

(۲) - پونیا پلی بنام پیو اینگار مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۴۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - نانک ار چودھری بنام کرم راجی الہ آباد ویکلی رپورٹ ۱۸۹۱ء صفحہ مطبوعہ اپریل ۱۸۹۱ء انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۵ -

تو عدالت ڈگری اس حکم سے صادر کریگی کہ اُس تاریخ تک جو ذیل مین مذکور ہے مدعی کو رہن کی رو سے بابت اصل و سود اور خرچہ مقدمہ کے اگر کچھ خرچہ اسکو دیا گیا جسقدر پانا ہو اُسکا حساب لیا جائے یا جو کچھ بابت اصل و سود اور خرچہ کے تاریخ ڈگری تک مدعی کا پانا ہو ڈگری مین بروز صدور ڈگری ظاہر کر دیگی۔

اور اُسمین یہ حکم شامل کریگی کہ اگر مدعا علیہ اُس تاریخ سے جس تاریخ کو عدالت کل مبلغ یافتنی مدعی ظاہر کرے چھ مہینے کے اندر اُس روز پر جو کہ عدالت سے مقرر ہو زر یافتنی مذکور مدعی کو ادا یا عدالت مین جمع کر دے تو مدعی کو لازم ہے کہ جملہ دستاویزات متعلقۂ جائداد مرہونہ جو اُسکے قبضہ یا اختیار مین ہون مدعا علیہ کو یا اُس شخص کو جو اُسکی طرف سے مقرر ہو حوالہ کرے اور جائداد مرہونہ کو صاف اور بری اُن تمام مواخذہ جات سے جو مدعی نے یا کسی اور شخص نے جو اُسکی طرف سے دعویدار ہو اُسپر قائم کیے ہون یا اگر مدعی اور لوگون کے ذریعہ سے دعویدار ہو تو صاف اور بری اُن مطالبہ جات سے جو اُن لوگون نے اُسپر قائم کیے ہون مدعا علیہ کے نام منتقل کر دے اور اگر ضرورت ہو مدعا علیہ کو جائداد پر قابض کرا دے الا۔

اگر مبلغ مذکور روز مقررۂ عدالت تک یا اُسکے قبل ادا نہ کیا جائے تو مدعا علیہ قطعاً جائداد مذکور کے فک الرہن سے ممتنع ہو جائیگا۔

شرح۔ دفعات ۹ و ۱۰ قانون ۱۷ ۱۸۰۶ء کی رو سے ایک ضابطۂ انفکاک بیعبات معاملات رہن بیع بالوفا مقرر تھا وہ اب منسوخ ہو گیا اور بجائے اُنکے احکام ایکٹ ہذا کے قائم ہوے مگر اس ضابطہ کی تبدیلی سے کوئی انفساخ معاہدہ متعاقدین کا لازم نہین آیا واضح ہو کہ متعاقدین رہن کے حقوق اور ذمہ داریان جو حسب معاہدہ اُنکے ہون اور وہ حق کہ جنکے نامبردگان بابت اُن حقوق و ذمہ داریون کے مستحق ہون اور شبہ ہے لوہو ضابطہ

جو حقوق و ذمہ داریون و حق رسی مذکور کے نفاذ کے لیے ضرور ہے اور شئی ہے اگرچہ ضابطہ انفکاک و بیعبات رہن بیع بالوفا کا بدل گیا ہے مگر یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ اس تبدیلی سے راہن کو نقصان پہونچا قانون مذکور مین بعض کارروائیان عاملانہ محکوم نہین جسکی رو سے ایک سال کی مہلت ادا قرضہ کے واسطے راہن کو قبل اسکے دیجاتی تھی کہ نالش دخل تا حصول استقرار حق کامل کے دائر کرے ایکٹ حال کی رو سے کارروائیات ابتدائی توقوف کر دی گئی ہین اور مرتہن کو اجازت نالش بیعبات کی ہے اگر مرتہن کامیاب ہو تو ایسے احکام کہ ڈگری مین جسکم حساب لیے جانے کا درج کیا جائے یا زر یافتنی قرار دیا جائے اور راہن کو میعاد چھ مہینہ کی واسطے ادا و زر کے اُس تاریخ سے دیجائے کہ جبکہ عدالت نے زر یافتنی قرار دیا ہوا اور اگر روپیہ ادا نہ کیا جائے تو راہن قطعًا اختیار انفکاک رہن سے محروم ہو جائیگا اور حسب دفعہ ۹۳ - عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ عند البیان وجہ کافی کے اُس مہلت کو بڑھا دے - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ راہن کی حق مہلت ایک سال مین جو بموجب قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء دیجاتی تھی خلل اندازی ہوئی ہے مگر اسوجہ سے راہن کو نقصان نہین پہونچتا کہ عدالت کو وقت اظہار وجہ موجہ کے مہلت کے بڑھا دینے کا اختیار دیا گیا ہی علاوہ برین جو حق راہن کو سال مہلت کا واسطے انفکاک رہن کے دیا گیا تھا وہ واضعان قانون نے دیا تھا اور قانونی تعلق متعاقدین سے پیدا نہوا تھا بلکہ صورت بالعکس تھی کیونکہ وہ شرائط معاہدہ کے خلاف تھا اور ٹھیک ٹھیک حقوق متعاقدین عاہدہ اُس سے ترمیم ہوتے تھے اور اس قسم کا ہر حق قانون مذکور پر منحصر تھا اور اُسکا نفاذ صرف بذریعہ قانون کے کیا جا سکتا تھا اور قانون کے منسوخ ہونے پر وہ حق بیکار ہو گیا -

چنانچہ ایک مقدمہ مین جسمین مرتہن از روے دستاویز نوشتۂ دوران نفاذ ایکٹ ۱۷ - سنہ ۱۸۰۶ء بلا کارروائی دفعہ ۸ ایکٹ مذکور نالش بیعبات کی دائر کی تھی یہ تجویز ہوئی کہ ضابطۂ دفعہ مذکور از روے ضمن (ج) دفعہ ۲ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء قائم نہین رہا

اور احکام ایکٹ ہذا متعلق ہین۔ (۱)

ہائی کورٹ کلکتہ نے بھی یہ تجویز کیا کہ جب کارروائی بیعبات قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۸۲ء شروع ہو چکی ہو اور نالش دخلیابی بر بناء بیعبات دائر کیجائے تو ایسی نالش سے بھی ضابطہ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء متعلق ہو سکتا ہے اور بلحاظ دفعہ ۲ - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کے بجاے مہلت چھ ماہ مشتہرہ دفعہ ۸۶ - ایکٹ مذکور کے مہلت ایک سال عطا ہو سکتی ہے (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ نالش بیعبات مین جو بموجب بیعنامہ شرطی کے قبل نفاذ ایکٹ ۱۸۰۶ء مین رجوع ہوئی تھی اطلاعنامہ جاری ہوا تھا لیکن قبل انقضاے سال رعایتی ایکٹ ۱۸۰۶ء ازروے قانون انتقال منسوخ ہو گیا تجویز ہوئی کہ چونکہ کارروائی بیعبات حسب ایکٹ ۱۸۰۶ء شروع ہو گئی تھی لہذا کارروائی ہاے مذکور ازروے دفعہ ۶ - ایکٹ اول ۱۸۶۸ء محفوظ تھین - (۳)

استحقاق جو ایک طریق پر مرتہن نے حالت نفاذ ایکٹ ۱۸۰۶ء مین حاصل کیا ایک استحقاق ہے جو اندر مراد ضمن (ج) دفعہ ۲ - ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء کے حاصل ہے جب کارروائی حسب دفعہ ۸ - بوجہ انقضاے میعاد فقرہ توسیع کے اسوقت بند ہو گئی جب ایکٹ ۱۸۰۶ء نافذ تھا اور مرتہن نے اپنی نالش دخل کے مطابق اسکے بعد صدور ایکٹ انتقال جائداد کے رجوع کی تو تجویز ہوئی کہ مرتہن مستحق ایسی ڈگری کا ہے جیسا کہ وہ بشرط آئین مذکور کے اب تک نافذ ہونے کے ہوتا۔ (۴)

---

(۱) گنگا سہاے بنام کشن سہاے الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ وسرکلر ۱۸۸۶ء ممالک مغربی وشمالی۔

(۲) پرکاش کنور بنام مہابیر پرشاد کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳) - اونیش چند رداس بنام جوبھوجھا کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۴) بیجناتھ بنام میسری پرشاد کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

مدعی نے نالش دخل کی اس بیان سے دائر کی کہ مین کارروائی بیعات حسب ایکٹ ۱۷ - سنہ ۱۸۰۶ء کر چکا ہون مگر مرتہن تقاضا کرنا اور تعمیل اطلاعنامہ کی اور دستخط صاحب جج کے اطلاعنامہ پر اور نقل درخواست کا بھیجنا اطلاعنامہ کے ساتھ ثابت نکر سکا تو ایسی صورت مین نالش حسب ایکٹ ۴ - سنہ ۱۸۸۲ء متعلقہ نہین ہوسکتی کیونکہ حیثیت نالش کی بالکل تبدیل ہوتی ہے اور اسکی اجازت قانون مین نہین ہے - (۱)

جب کوئی نالش بعد نفاذ قانون انتقال جائداد کے واسطے بیعات رہن نامہ ایکٹ مذکور کے نفاذ سے پیشتر زمانہ کا ہو رجوع کیجائے تو ایسی کارروائی موجب قانون انتقال کے ہوگی کیونکہ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء از روے دفعہ ۲ فقرہ (ج) کے منسوخ ہوگی - (۲)

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۸۶ - ایکٹ انتقال مرتہنان ایسا حق جائداد نہین رکھتے ہین جس سے وہ اندر معنی ان الفاظ کے (دفعہ ۳۱۱) ضابطہ دیوانی وہ شخص جسکی جائداد نیلام ہوجائے) داخل ہوکر مستحق درخواست کرنے منسوخی نیلام کے قرار پاسکتے ہین - (۳)

مرتہن نے اطلاعنامہ کی تعمیل راہن پر حسب دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۷ - سنہ ۱۸۰۶ء مین کرائی سال مہلت ۱ - جولائی سنہ ۱۸۸۲ء کو منقضی ہوگیا راہن کی طرف سے یہ حجت کی گئی کہ چونکہ انتقال جائداد یکم جولائی سنہ ۱۸۸۲ء کو نافذ ہوا کارروائیات مرتہن کی اصلاح از روے ضابطہ مقررہ دفعہ ۸۶ و ۸۷ - ایکٹ ۴ - سنہ ۱۸۸۲ء کے ہونا چاہیے نہ از روے ضابطہ ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء کے تجویز ہوئی کہ ضابطہ مقررہ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مقدمہ سے متعلق نہین ہوسکتا - (۴)

درخواست اجراے ڈگری مشعر نیلام جائداد مرہونہ حسب دفعہ ۸۸ و ۸۶ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء

(۱) - تلا بخش بنام للتا پرشاد الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۳۸۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - بھولو سندری دیبی بنام راکھل چند ربوس کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۸۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۳) - راکھل چند ربوس بنام دوارکا ناتھ مصر کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۶ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۴) - مہا بیر پرشاد بنام گنگا پرشاد کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۹۹ -

جسمین یہ ہدایت تھی کہ اگر الفاء ڈگری دو مہینے کے اندر ہو جائیگا تو جائداد نیلام ہو جائیگی قبل انقضاے میعاد مندرجۂ ڈگری منسوخ ہونا چاہیے۔ (۱)

ڈگری بیعبات متعلقہ جسمین صریح وعدہ انکا نہ بابت خرچہ حسب دفعہ ۲۲۰ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی بذریعۂ حکم قطعی بیعبات کے بحال ہو ئی تھی اور بذریعۂ حکم مذکور کے مرتہن کو دخل دیا گیا تھا بعدہ مرتہن نے درخواست اجراے ڈگری حکم خرچہ کی گذرانی عدالت ماتحت نے درخواست کو نامنظور کیا ہائی کورٹ نے ایسی درخواست اجراے ڈگری جائز قرار پائی۔ (۲)

دو جائدادین ایک شخص کے پاس بیع بالوفا ہوئین ایک جائداد مرتہن نے خرید لی اور دوسری جائداد دوسرے شخص نے مرتہن نے راہن کو رسدی کر کے نالش بیعبات دوسری جائداد کی دائر کی عدالت مرافعہ اولے نے دعوے ڈسمس اور صاحب جج نے ڈگری کیا ہائی کورٹ سے قبضہ بحال رہا۔ (۳)

۰ مئی سنہ کو درخواست بیعبات قبل اجراے ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء حسب قانون ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء پیش کی دوران کارروائیات بیعبات مین ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء یکم جولائی سنہ ۱۸۸۲ء کو نافذ ہو گیا ۲۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۲ء کو کارروائیات بیعبات قطعی ہو گئین مدعی نے نالش بیعبات کی دائر کی منصف نے ڈسمس کیا صاحب جج نے ڈگری کی اور تجویز کیا کہ کارروائیات بیعبات مناسب طور پر ہوئی ہین مدعا علیہم نے ہائی کورٹ مین بوجوہات ذیل اپیل کیا فیصلہ اسوجہ سے قانوناً بیجا ہے کہ عدالت موصوف نے احکام آئین ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء کے مقدمہ سے متعلق کرنے مین غلطی کی ہے تجویز ہوئی کہ مقدمہ تابع احکام ایکٹ انتقال جائداد کے ہے۔ (۴)

---

(۱) - ہر دیال بنام چھدمی لال الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۴ - کتاب انگریزی۔

(۲) - دمودر داس وغیرہ کس دیگر بنام بدم کنور وغیرہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۷۹۔

(۳) - بشیشر سنگھ بنام لائق سنگھ الہ آباد صفحہ ۲۰۴ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء کتاب اردو۔

(۴) - گوکل سنگھ بنام برج لال الہ آباد صفحہ ۱۳۴ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء اردو۔

فیصلہ اسوجہ سے بیجا ہے کہ عدالت ماتحت کو فیصلہ مقدمہ کا بموجب دفعہ ۸۶ - ایکٹ ۴ - سنہ ۱۸۸۲ء کے کرنا چاہیے تھا اور اپیلانٹ کو مہلت چھ مہینے کی حسب انقضاے دفعہ مذکور کے عطا کرنی چاہیے تھی تجویز ہوئی کہ کارروائیات سابق جائز نہیں اور دفعہ ۸۶ متعلق نہین - (۱)
اطلاعنامہ بیعبات جسپر دستخط سرشتہ دار عدالت ججی اور مہر عدالت مذکور تھی لیکن دستخط جج کے نہ تھے - بپابندی اصول فیصلہ باسدیو سنگھ بنام ماتادین اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ - ایکٹ ۱۷ - سنہ ۱۸۰۶ء ناجائز قرار پایا - (۲)
تجویز ہوئی کہ حصہ ہند مین جہان ایکٹ ۱۷ - سنہ ۱۸۰۶ء نافذ ہے حق انفکاک رہن بیع بالوفا کلیتاً ایکٹ مذکور پر منحصر ہے جو کچھ صحیح تعبیر الفاظ شرط کی نسبت اداے سود کے ہو - ایک سال کے اندر بعد اعلان درخواست بیعبات کے راہن نے اصل زرقرضہ اور سود بابت سال گذشتہ میعاد رہن کے جمع کردیا کہ جو منقضی ہوگئی تھی سود سالہاے ماسبق میعاد کی بابت ادا نہین کیا گیا لیکن یہ سود حسب حجت راہن از روے الفاظ شرط کے بطور قرضہ جداگانہ تصور کیا گیا تجویز ہوئی کہ چونکہ راہن نے سود واجب الادا بابت رقم قرضہ مطلوبہ حسب منشاء دفعہ ۷ - ایکٹ مذکور جمع نہین کیا حالانکہ مرتہن نے دخل حاصل نہین کیا اور چونکہ سال مہلت منقضی ہوگیا لہذا بیع بالوفا حسب دفعہ مذکورہ بیع قطعی ہوگیا اور یہ لازم ہے کہ نالش راہن جو واسطے انفکاک رہن کے ہے ڈسمس کیجائے - (۳)

دفعہ ۸۷ - اگر مدعا علیہ زر یافتنی مذکورہ الصدر مع خرچہ مابعد جسکا ذکر دفعہ ۹۴ مین ہوا ہے ادا کرے تو مدعا علیہ (اگر ضرورت ہو) جائداد مرہونہ پر قابض کرادیا جائیگا اگر زر یافتنی مذکور وقت پر ادا نہ کیا جائے تو مدعی کو

(۱) - الہی بخش بنام سداسکھ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۸۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۲) - ڈومان ساہو بنام نتھے خان کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۳) منصور علیخان بنام سرجو پرشاد پریوی کونسل الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

اختیار ہے کہ عدالت مین اس امر کی درخواست دے کہ عدالت سے حکم مشعر اسکے صادر ہو کہ مدعا علیہ کا کل حق اور ان تمام لوگون کا جو مدعا علیہ کے ذریعہ سے دعویدار ہین بابت انفکاک رہن جائداد مرہونہ ساقط ہو گیا اور عدالت اسی کے مطابق حکم صادر کریگی اور عدالت کو اختیار ہے کہ اگر ضرورت دیکھے مدعی کو جائداد پر قبض کرا دے پر شرط یہ ہے کہ عند الاظہار وجہ کافی اور بپابندی ان شرائط کے اگر کچھ ہون جو عدالت سے مقرر ہون عدالت مجاز ہوگی کہ وقتاً فوقتاً مبلغ مذکور کی ادائگی تاریخ مقررہ کو ملتوی کرتی رہے۔

جب حکم عدالت اس دفعہ کے جملہ ثانی کے مطابق صادر ہو تو یہ نتیجہ سمجھا جائیگا کہ وہ قرضہ جسکے لیے جائداد مرہون ہولی تھی بیباق ہو گیا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ضمیمہ ۴ مد ۱۲۹ - مین بجاے لفظ ڈگری اخیر کے لفظ ڈگری قطعی قائم کیا جائیگا۔

شرح۔ اس دفعہ کو دفعہ ۸۶ کے ساتھ پڑھنا چاہیے دفعہ ۸۶ - مین ضابطہ کارروائی بیعبات کا قائم ہوا ہے اور واسطے ادا کرنے زر رہن و سود و خرچہ کے میعاد چھ ماہ کی مقرر کی گئی ہے اس دفعہ مین یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر مدیون روپیہ ادا کرے تو جائداد پر قابض کرا دیا جائیگا اور اگر ادا نکرے تو مدعی کو عدالت مین اس مضمون کی درخواست دینی چاہیے کہ حکم قطعی اس مضمون کا صادر ہو کہ مدعا علیہ کا اور ان لوگون کا کل حق انفکاک جو بذریعہ مدعا علیہ کے دعویدار ہین نسبت جائداد مرہونہ کے ساقط ہو گیا اور عدالت اسی مطابق ڈگری قطعی حسب نمونہ مندرجہ ضمیمہ ۴ - مد ۱۲۹ - ضابطہ دیوانی بحق مدعی صادر کریگی اور اگر ضرورت ہو تو جائداد مرہونہ پر قابض کرا دیگی لیکن اس دفعہ کی رو سے عدالت کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وجہ کافی اسکے روبرو پیش کیجاوے تو وقتاً فوقتاً میعاد ادا ے زر رہن کو بڑھا دے چنانچہ ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ عدالت بجاے

مہلت چھ ماہ مذکورۂ دفعہ ۸۶ - کی مہلت ایک سال کی عطا کرسکتی ہے - (۱)

واضح ہو کہ مقدمات بیعبات مین راہن کسی وقت جب تک کہ حکم قطعی حسب دفعہ ۸۰ - ایکٹ ہذا اصادر نہ کیا جائے انفکاک کراسکتا ہے - (۲)

بعینۂ بیعبات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ء مین منجانب راہن جو روپیہ بغرض انفکاک رہن اس بیان سے داخل ہوا کہ اگرچہ راہن روپیہ مرتہن کو ادا کرچکا ہے لیکن بنظر حفظ ملکیت دوبارہ داخل کرتا ہے جسکی چارہ جوئی کیجائیگی یہ ادخال زرحجت کے ساتھ ہے اسلیے بغرض انفکاک کافی نہین ہے لہذا رہن بیعبات ہوگیا - (۳)

مدعیان نے ایک ڈگری ۱۲ - نومبر ۱۸۸۶ء کو مشعر اجازت انفکاک بشرط ادائے مابہٖ اندر چھ مہینے کے حاصل کی اندر میعاد معینہ ادا نہونے کی حالت مین مدعیان کے مقابلہ مین ہمیشہ کے لیے بیعبات ہوجانے کی شرط تھی اس ڈگری کی ناراضی سے مدعا علیہ نے ہائی کورٹ مین اپیل کیا ۱۰ - ستمبر ۱۸۸۸ء کو ہائی کورٹ نے ایک حکم مشعر اجازت مدعا علیہ درباب دست برداری کے صادر کیا ۱۰ - دسمبر ۱۸۸۸ء کو مدعیان نے درخواست واسطے اجراے ڈگری مورخہ ۱۲ - نومبر ۱۸۸۶ء کی عدالت ماتحت سے دست برداری اپیل دوم کو عملاً بطور منظوری ڈگری ۱۲ - نومبر ۱۸۸۶ء کے لحاظ کرکے چھ مہینے کی میعاد بغرض انفکاک تاریخ حکم دست برداری (۱۰ - ستمبر ۱۸۸۸ء) سے محسوب کرکے مدعیان کی درخواست کو منظور کیا ہائی کورٹ مین اپیل کرنے پر - منسوخی فیصلۂ عدالت ماتحت کے تجویز ہوئی کہ درخواست خارج المیعاد ہے اور مدعیان کے مقابلہ مین بیعبات ہوگئی میعاد جو بغرض انفکاک دی گئی تھی تاریخ حکم ہائی کورٹ مشعر اجازت دست برداری اپیل سے محسوب ہونی چاہیے تھی

(۱) - پرکاش کنور بنام مہابیر پرشاد کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۸۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - پورنیش ناتھ موربدار بنام رام چند موربدار کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۴۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - مالکمن کنور بنام جسودا کنور الہ آباد صفحہ ۱۰۳ ہفتہ وار ارد و ۱۸۹۲ء

بلکہ تاریخ ڈگری اپیل شدہ (۱۲ نومبر سنہ ۱۸۸۶ع) سے محسوب ہونی چاہیے تھی حکم دست برداری ایک ڈگری نہ تھی صرف ڈگری جو جاری ہوسکتی تھی ڈگری مورخہ ۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۸۶ع تھی چونکہ زر انفکاک اندر چھ مہینے کے اُس تاریخ سے ادا نہین ہوا لہذا مدعیان کے مقابلہ مین بیباق ہوگئی عدالت کارروائی اجراء مین میعاد مقررہ انفکاک کو توسیع نہین دے سکتی -

برڈ اوڈ صاحب جسٹس مدعیان کو اختیار درخواست کرنے کا اگر ایسا کرنا مصلحت تھا ہائی کورٹ مین واسطے تجویز ثانی حکم دست برداری مورخہ ۱۰ - ستمبر سنہ ۱۸۸۶ع بنظر توسیع میعاد انفکاک دیا اور ایک شرط کے تھا جسکی بمقتضاے انصاف اجازت ہوسکتی تھی جبکہ مدعا علیہ کو اجازت دست برداری اپیل دوم کے دی گئی تھی - (۱)

عدالت کو جو کوئی ڈگری صادر کرے جو مدعی کی ایک تعداد معین کے اندر میعاد مخصوص کے ادا کرنے پر مشروط ہو کوئی اختیار توسیع میعاد ادا کا بعد انقضاء میعاد مندرجہ ڈگری کے حاصل نہین ہے - (۲)

دفعہ ۲۴۴ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کا یہ مفہوم ہے کہ اجراے ڈگری مین کوئی ایسا امر مابہ البحث امر نزاعی ہونا چاہیے ضرور ہے جو اسطرح پر قطعاً تجویز اور ختم کیا گیا ہو کہ پابندی اُسکی فریقین کارروائیات پر ہو اور یہ ضرور ہے کہ وہ بالفاظ صریح متعلق تعلیل یا بقاء یا بیباقی ڈگری کے ہو ایک مدیون ڈگری ڈگری بیباق نے عدالت مین دو روز بعد انقضاے میعاد کے جو از روے ڈگری کے واسطے ادائے زر ڈگری کے معین تھی ایک درخواست بایں بیان گذرانی کہ بوجہ اسکے کہ دو روز ما قبل تعطیل تھی لہذا وہ روپیہ پہلے داخل نہین کر سکے اور یہ استدعا کی کہ اُسکو روپیہ جمع کرنے کی اجازت دیجاوے اس درخواست پر عدالت نے حکم ذیل صادر فرمایا - (اجازت دی گئی سائل روپیہ جمع کرے) چنانچہ روپیہ

(۱) بمبئی جلد ۱۵ صفحہ ۲۳۰ - انڈین لا رپورٹ پتلوجی بن بھواجی بنام گنو بن رام جی -

(۲) - رام لال دوبے بنام ہرنندن سنگھ صفحہ ... ہفتہ وار [illegible] الہ آباد -

داخل کیا گیا تجویز ہوئی کہ یہ حکم محض ایک فعل عاملانہ تھا اور بجز اُسکے کہ حاکم نے اپنے ماتحت اہلکار کو روپیہ لینے کی بابت ہدایت کی اور کچھ نہیں ہے اور چونکہ یہ حکم داخل دفعہ ۲۴۴ ضابطہ دیوانی یا دفعہ ۵۸۸ ضابطہ کی نہیں ہے لہذا وہ قابل اپیل نہیں ہے اور چارہ کار مناسب ڈگریدار کے لیے بغرض اسکے کہ روپیہ میعاد کے اندر نہیں جمع کیا گیا یہ ہے کہ درخواست واسطے قطعی بیعبات کے کرے اور اُس حکم کی بابت فریقین کہ جنپر وہ مؤثر ہو جو کچھ کارروائی بطور اپیل کے یا اور طور پر کریں وہ ہو سکیگی - (۱)

ایک ڈگری بیعبات جسمیں صریح اور علیحدہ حکم بابت خرچہ کے تھا بعد ازاں بذریعہ قطعی کیے جانے حکم بیعبات کے بحال ہوئی اور مرتہن نے بذریعہ حکم مذکور قبضہ حاصل کیا بعد ازاں نامبردہ نے درخواست اجرائے حکم خرچہ کی گذرانی تجویز ہوئی کہ خرچہ جو دلایا گیا جزو اُس روپیہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا جو از روے رہن واجب الوصول تھا اور بحیثیت مذکور از روے حکم قطعی اور قبضہ مرتہن کے جو بموجب حکم مذکور کے ہو زائل نہیں ہو گیا لہذا وہ درخواست منظور ہونا چاہیے مقدمہ رتینسرسین بنام جسودا - (۲) کا حوالہ دیا گیا (۳)

مرتہنان بعض حقیت نے ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۸۶ء کو حسب دفعہ ۸۶ - ایکٹ انتقال جائداد ایک ڈگری بیعبات حاصل کی جسمیں یہ قرار دیا گیا کہ اگر وہ روپیہ جو واجب الادا تھا یہ سو جولا ادا نہ کیا جائے راہن کا حق انفکاک ۱۱ - مارچ سنہ ۱۸۸۷ء کو ممنوع ہو جائیگا - یہ میعاد بعد ازاں برطبق درخواست راہن ۳۰ - اپریل سنہ ۱۸۸۷ء تک بڑھا دی گئی ۶ - اپریل سنہ ۱۸۸۷ء کو بعلت اجراے ایک باقیات لگان محصلہ اعلے قابض حقیت موسومہ رہن میں حقیت مذکور بری از مواخذات نیلام ہوئی -

(۱) ہولاس راے بنام برتھی سنگھ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۵۰۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۱۰۵ - کتاب انگریزی (۳) دامودر داس بنام بدھ کنور وغیرہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد صفحہ ۱۷۹ - کتاب انگریزی -

مرتہنان نے حسب دفعہ ۳۱۱ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی درخواست منسوخی نیلام بوجہ بے ضابطگی نفس الامری کے گذرانی - تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۸۶ - ایکٹ انتقال جائداد مرتہنان کو ایسا حق جائداد مین حاصل تھا کہ وہ ان الفاظ دفعہ ۳۱۱ - مین داخل ہولی شخص جسکی جائداد نیلام ہوئی ہو - اور وہ مستحق درخواست ہذا کے گذراننے کی ہولی - (۱)

ایک مرتہن نے نالش ۲۴ - جنوری ۱۸۸۵ء کو بربناے دستاویز بیع بالوفا باستدعاے استقرار راس المرہونہ کے دائر کی کہ راہن کا حق انفکاک زائل ہوگیا اور مین مستحق قبضہ جائداد مرہونہ کا ہون رہن نامہ مورخہ ۶ - اپریل ۱۸۸۱ء تھا اور زر رہن کا ۱۳ - مئی ۱۸۸۳ء کو ادا ہونا قرار پایا تھا ۹ - جولائی ۱۸۸۱ء کو مرتہن نے ایک اطلاعنامہ کی تعمیل راہن پر بپابندی احکام دفعات ۷ و ۸ - آئین ۱۷ - ۱۸۰۶ء کے کرائی سال مہلت ۱۰ - جولائی ۱۸۸۲ء کو ختم ہوا منجانب راہن یہ حجت کی گئی ہے کہ از انجا کہ ایکٹ انتقال جائداد یکم جولائی کو نافذ ہوا لہذا جو کارروائی کہ مرتہن نے کی وہ بموجب اُس ضابطہ کے ہونی چاہیے جو دفعہ ۸۶ و ۸۷ - ایکٹ مذکور مین محکوم ہے اور نہ مطابق ضابطۂ معینۂ آئین ۱۷ - ۱۸۰۶ء کے تجویز ہوئی کہ ضابطہ جو ایکٹ انتقال جائداد مین قرار پایا ہے وہ اس مقدمہ سے متعلق نہین ہوسکتا اگرچہ سال مہلت اُسوقت منقضی نہین ہوچکا تھا جبکہ ایکٹ مذکور نافذ ہوا اور حق کلی اور کامل مرتہن کو حاصل نہین ہوگیا تھا مگر اُسکو یہ حق حاصل ہوچکا تھا کہ نالش حسب احکام آئین ۱۷ - ۱۸۰۶ء وقت ختم ہونے سال مہلت کے دائر کرے اور راہن مستوجب سکا تھا کہ اپنی جائداد سے برطبق دائر ہونے نالش بوقت اختتام سال مہلت مذکور دست بردار ہو اور اس قسم کا حق اور ذمہ داری داخل فحواے ان الفاظ کے ہین جسطرح پر کہ وہ ضمن (ج) دفعہ ۲ - ایکٹ انتقال جائداد مین مستعمل ہوے ہین - (۲)

(۱) - راکھل چند بوس بنام دوارکا ناتھ متر کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - مہاراج پرشاد نراین سنگھ بنام گنگا دھر پرشاد نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

جو نالش بربنار دستاویز رہن نامہ واسطے وصولیابی زر بذریعہ نیلام مکان مکفولہ کے ہوا ہے مد ۱۳۲ - ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے - بمقدمہ برج لال سنگھ بنام گور چرن مین (انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱) مسترد ہوا و مقدمہ شب لال بنام گنگا پرشاد انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۵۱ - سے اختلاف کیا گیا - فرق صریح درمیان رہن مع مواخذہ کے جو اول مرتبہ ایکٹ انتقال جائداد مین ظاہر کیا گیا وہ ایکٹ میعاد سماعت مین ملحوظ نہین رکھا گیا - مد ۱۴۷ - ایکٹ میعاد سماعت خاص قسم کے رہن سے جو بنام رہن انگلشیہ مشہور ہے متعلق ہے اسمین صرف اسی قسم کی نالشات داخل ہین جنمین دادرسی بیعبات ہو یا بصورت دیگر بیع ہو (۲۳ - مئی ۱۸۸۶ء استصواب اجلاس کامل - (۱)

حکم جو دفعہ ۸۸ - ایکٹ انتقال جائداد (نمبر ۴ بابت ۱۸۸۲ء) مین ہے وہ ایک حکم ڈگری واقعی بیعبات اجرا مین ہے اور بطور ڈگری زیر دفعہ ۲۴۴ - جبکہ وہ دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی سے ملا کر پڑھی جاے اسٹامپ پر جو ایسے احکام پر واجب الادا ہے قابل نفاذ ہے پس اجلاس کامل ہے) سی جی ایچ صاحب نے شک ظاہر کیا تجویز ہوا کہ جہان کہ اپیل بنا راضی حکم عدالت ہائی کورٹ مین بطور اپیل اول غلطی سے داخل کیجاوے تو عدالت مذکور اسکو اپیل اول بنا راضی ڈگری مین زیر دفعہ ۲۴۴ جبکہ وہ دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی سے ملا کر پڑھی جاوین سمجھیگی (۲)

نمونہ ڈگری بیعبات نمبر ۱۲۹ ضمیمہ ۲ ضابطہ دیوانی

ہرگاہ عدالت کو معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ نے مبلغ - بتاریخ - ماہ - سنہ رجسٹرار نے بذریعہ اپنی کیفیت کے یافتنی مدعی بابت اصل و سود رہن متذکرہ عرضی دعوے اور بابت خرچہ متدعویہ بموجب اس حکم کے جو اس مقدمہ مین بتاریخ - ماہ - سنہ صادر کیا گیا تھا قرار دیا ہے داخل نہین کیا اور میعاد چھ مہینے کی تاریخ - ماہ - سنہ مذکور سے منقضی ہوگئی

(۱) - گرد سنگھ بنام ٹھاکر نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۳۰۰ ، کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ
(۲) کدونا تھ بنام لال جی سہاے الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

لہذا حکم ہوا کہ مدعا علیہ مکان مرہونہ مذکور سے قطعی بیدخل کیا جاوے اور تمام استحقاق انفکاک رہن مکان مرہونہ مذکور کا منقطع ہوکر بیعبات کرادیا جاوے۔

دفعہ ۸۸- اگر نالش واسطے نیلام کے رجوع ہو اور مدعی کامیاب ہوجاوے تو عدالت کو لازم ہے کہ ڈکری متضمن اُس حکم کے صادر کرے جو دفعہ ۸۶ کے فقرہ - ۱ و ۲ - مین مندرج ہے اور اسمین یہ بھی حکم شامل کرے کہ درصورت نہ ادا ہونے زر یافتنی حسب مندرجہ دفعہ مذکور منجانب مدعا علیہ کے جائداد مرہونہ یا اُسکا جزو بقدر کافی نیلام کیا جائے اور زرثمن نیلام (بعد وضع کرنے اخراجات نیلام کے زرثمن مذکور سے) عدالت مین جمع ہوکر اُسمین وہ مبلغ جو یافتنی مدعی قرار پایا ہو ادا کیا جائے اور جو باقی رہے (اگر کچھ باقی ہو) وہ مدعا علیہ کو یا اور لوگون کو دیا جائے جو اُسکے پانے کے مستحق ہون۔

اگر نالش واسطے بیعبات کے ہو اور مدعی کامیاب ہو اور اُسمین رہن قسم بیع بالوفا ہے ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ بروقت درخواست مدعی یا کسی اور شخص کے جسکو زر رہن یا حق انفکاک رہن سے تعلق ہو اگر مناسب سمجھے اُسی قسم کی ڈکری (بجاے ڈکری بیعبات کے) باندراج اُن شرائط کے جو مناسب معلوم ہون صادر کرے جسمین یہ شرط بھی اگر عدالت مناسب سمجھے شامل ہوسکتی ہے کہ شخص مذکور ایک تعداد معقول جو عدالت مقرر کردے اور جو واسطے ادا اخراجات نیلام اور مصارف تعمیل شرائط ڈکری کے کافی ہو داخل کرے۔

دفعہ ۸۹- اگر کسی مقدمہ مذکورہ دفعہ ۸۸- مین مدعا علیہ مدعی کو یا عدالت مین تاریخ مقررہ متذکرہ صدر پر تعداد زر رہن واجب و زرخرچہ اگر دلایا گیا ہو اور خرچہ آیندہ جو دفعہ ۹۴- مین مذکور ہے ادا کردے تو اگر ضرورت ہو مدعا علیہ جائداد مرہونہ پر قابض کردیا جائیگا الا اگر زر واجب ادا نہ کیا جائے تو مدعی یا

مدعا علیہ جیسی صورت ہو عدالت مین اس بات کی درخواست کرسکیگا کہ حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے صدور پائے زان بعد عدالت حکم اس مضمون کا صادر کریگی کہ جائداد مذکور یا جزو اُسکا بقدر کافی نیلام ہوکر اُسکے زرشن کی نسبت ویسا ہی عمل کیا جائے جیسا کہ دفعہ ۸۸ مین مذکور ہے اُسوقت سے مدعا علیہ کا حق بابت انفکاک رہن کے اور نیز کفالت دونون معدوم ہوجائینگے۔

دفعہ ۹۰ - جب ایسے نیلام کا خالص زرشن اس تعداد کے ادا کے لیے کافی نہو جو اُسوقت رہن کی بابت واجب الادا ہو تو جسقدر باقی رہے اگر وہ باقی مدعا علیہ سے اور طرح پر سوائے جائداد مرہونہ کے قانوناً وصول ہوسکتی ہو جائز ہے کہ عدالت اس زر باقی کی بابت ڈگری صادر کرے۔

شرح - دفعہ ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ ان تینون دفعات کی شرح ایک ساتھ لکھنی مناسب معلوم ہوتی ہے واضح ہو کہ دفعہ ۸۸ کے فقرۂ اول مین یہ بتایا گیا ہے کہ ڈگری نیلام جائداد مرہونہ کی کسطرح ہوگی اور فقرۂ دوم مین یہ حکم ہے کہ اگر نالش صرف واسطے بیعبات کے ہو تو عدالت کو اختیار رہے کہ مدعی یا کسی دوسرے شخص کی درخواست پر ڈگری نیلام کی بجائے بیعبات کی کرے۔

دفعہ ۸۹ مین یہ حکم ہے کہ اگر مدعا علیہ زر ڈگری مع خرچہ و خرچۂ آیندہ ادا کردے تو جائداد مرہونہ پر قابض کرا دیا جائیگا اور اگر ادا نکرے تو مدعی یا مدعا علیہ عدالت مین اس بات کی درخواست کریگا کہ حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے صدور پائے بعدہ عدالت حکم اس مضمون سے صادر کریگی کہ جائداد مذکور یا اُسکا جزو نیلام کیا جائے اور اُسکے زرشن کی نسبت حسب دفعہ ۸۸ عمل کیا جائے اُسوقت مدعا علیہ کا حق بابت انفکاک رہن کے اور نیز حق کفالت دونون معدوم ہوجائینگے۔

دفعہ ۹۰ مین یہ حکم ہے کہ اگر زرشن مطالبہ کے ایفاء کے لیے کافی نہو تو زر باقی دیگر جائداد

بذات راہن سے اگر وصول ہوسکتا ہو تو عدالت اُس زر باقی کی ڈگری صادر کرے -
ڈگری دفعہ ۸۸ - کی حسب نمونہ مد ۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے مرتب ہوگی دفعہ ۹۰ مین
ایک قاعدہ جدید ہے اور اُسکا عملدرآمد عدالتون مین بہت کم دیکھا جاتا ہے یعنے یہ کہ
اگر روپیہ ادا نہ کیا جائے تو ڈگریدار کو یہ درخواست کرنا چاہیے کہ حکم قطعی واسطے نیلام
جائداد مرہونہ کے صادر کیا جاوے اُسوقت عدالت یہ حکم صادر کریگی کہ جائداد مذکورہ
یا اُسکا جز نیلام ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض حکم ڈگری دفعہ ۸۸ - واسطے حکم قطعی نیلام کے کافی نہین ہے
ایک دستاویز رہن نامہ میعادی تین ماہ مین یہ شرط تھی کہ بذریعۂ زر کرایہ سود ادا ہوا
کریگا اور اگر زر مندرجۂ دستاویز ادا نہو تو مرتہن کو اختیار رہے کہ زر مذکور جسطرح چاہے
وصول کرے مجکو یا قائم مقام میرے کو کچھ عذر نہوگا مدعی نے نالش واپسی زر رہن بنفاذ
کفالت دائر کی اور مرتہنان مابعد کو بھی مدعا علیہ کیا عدالتین ماتحت نے ڈگری دی عدالت
ہائی کورٹ مین یہ حجت پیش ہوئی کہ رہن مع القبض ہے اور اُس سے کفالت زر قرضہ کی بھی
نہین ہوئی دوم تمادی عارض ہے اور اگر دستاویز کی رو سے کوئی مواخذہ جائداد پر پیدا
ہو تو اُس سے میعاد ۶۰ - سال کی متعلق نہین ہوئی ذات و دیگر جائداد اپیلانٹ کی ماخوذ
نہین ہوسکتی اور اسمین بھی تمادی عارض ہے ۴ - کوئی شہادت بتائید تجویز عدالت
ماتحت دربارۂ امر معاوضہ کے نہین ہے ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ دستاویز مین
رہن سادہ و رہن منفعتی شامل ہے اسلیے عذر اول ساقط ہے ۲ - بنسبت امر دوم
تجویز ہوئی کہ نالش سے مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے -
۳ - بنسبت ذات و دیگر جائداد مرتہن مابعد کی قابل مواخذہ نہین ہے -
۴ - بنسبت عذر چہارم کے ہائی کورٹ نے کچھ دست اندازی نہین کی اور حکم دیا کہ ڈگری
بحق مدعی حسب مضامین دفعہ ۸۸ - قانون انتقال کے مرتب ہوگی - (۱)

(۱) - جوگل کشور بنام رام سہاے - الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۰۷ - کتاب اردو -

ڈگری نیلام جائداد مرہونہ جو حسب منشاء دفعہ ۸۸ ایکٹ ۴ بابت ۱۸۸۲ء درخواست اجراء
ہو اور جسمین یہ حکم ہو کہ اگر ڈگری کا ایفاء اندر دو مہینے کے نہ ہو جائے تو جائداد مذکور در
نیلام کیا جاوے قبل انقضاء میعاد مندرجہ ڈگری منظور ہونا چاہیے ۔ (۱)
ڈگریدار جائداد مرہونہ کے علاوہ جائداد مرہونہ کے دیگر جائداد کو قرق کرایا
جسکے عذر پر عدالت نے حکم دیا کہ پہلے جائداد مرہونہ نیلام کیجاوے لیکن قرقی دیگر
جائداد بھی بنی رہی مدیون نے واسطے منسوخی حکم بحالی قرقی باستدعاء واگذاشت
جائداد اپیل کیا اپیل سے حکم واگذاشت قرقی صادر ہوا تب ڈگریدار نے اپیل ہائیکورٹ
کیا ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ مرتہن ڈگریدار جب تک جائداد مرہونہ کو نیلام نہ کرادے
دیگر جائداد و ذات راہن پر ڈگری کو جاری نہین کراسکتا ورنہ وہ اپنی ڈگری کو ڈگری
زر نقد تصور کر سکتا ہے لہذا حکم برخاستگی صحیح تجویز ہوا ہے اپیل ڈسمس ہوا ۔ (۲)
ڈگری ۱۸۸۴ء مین بموجب ایک رہن نامہ مورخہ ۱۸۶۹ء کے حسب دفعہ ۸۸ قانون
انتقال جائداد کے بموجب نمونہ مندرجہ قانون کے صادر ہوئی تھی یہ ڈگری شرطیہ تھی
قطعی حسب دفعہ ۸۹ ایکٹ انتقال کے نہین کرائی گئی تھی ۱۸۸۸ء مین اسوقت ڈگری کے
اجراء کی درخواست گذری اور اطلاعنامہ بنام مدیون جاری ہو کر قرقی جائداد مرہونہ کی
عمل مین آئی اور بعد اسکے مقدمہ عدم پیروی مین خارج ہوا اب درخواست حال ۱۸۸۹ء
مین اجراء ڈگری کی گذری اسپر منجانب مدیون یہ عذر ہوا کہ ڈگری ناقابل اجراء ہے
کیونکہ وہ قطعی نہین کرائی گئی تجویز ہوا کہ ڈگری مذکور قابل اجراء نہین ہے وہ قطعی
نہین کرائی گئی۔ اور نہ اسوجہ سے کہ اجراے سابق مین کوئی عذر نہین ہوا مدیون
مانع ہے کیونکہ اجراے سابق مین کوئی تجویز کسی عذر کی نہین ہوئی پس

---

(۱) ہردیال بنام چندی لال الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔
(۲) گوپال داس بنام علی محمد صفحہ ۲۵۴ ہفتہ وار ۱۸۸۹ء و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۲۔

اصول تجویز دوبارہ متعلق نہین ہے۔ (۱)

جبکہ ایک نالش واسطے منسوخی نیلام موقوعۂ اجراے ڈگری کے اس بناء پر رجوع کی گئی کہ بوجہ فریب ڈگریدار کے اشتہار نیلام باضابطہ نہین کیا گیا اور واقعات یہ ہین کہ نیلام ایک نیلام معمولی جائداد متفرقہ اجراء ڈگری مین نہین ہوا بلکہ ایک نیلام اجراے ڈگری رہن مین ہوا جسمین حکم نیلام جائداد مرہونہ کا مطابق احکام دفعات ۸۸ و ۸۹ ایکٹ انتقال جائداد ہے لیکن کسی ایسی ڈگری کا وجود نہین ہے کیونکہ صرف ایک ڈگری شرطیہ نہ کہ قطعی مشعر نیلام کے صادر ہوئی ہے اور یہ حجت کی گئی کہ جب تک کوئی ڈگری قطعی واسطے نیلام کے صادر نہ کیجائے تو استحقاق انفکاک کا موجود ہے اور نالش بطور نالش انفکاک کے متصور ہو سکتی ہے تجویز ہوئی کہ ان واقعات مین کوئی امر واسطے فرق پیدا کرنے درمیان مقدمۂ ہذا اور مقدمہ اجلاس کامل مہندر و نراین جیتراج بنام گوپال منڈل کے نہین ہے اور اسلیے نالش قابل قائم رہنے کے نہین تھی حکم مشعر ہدایت نیلام ایسے مقدمہ مین ایک اجازت کافی حسب دفعہ ۸۹ ایکٹ انتقال جائداد متصور ہوگا اگر حکم مذکور نے شکل ڈگری کی ایسی اختیار نہین کی ہو جو کسی ڈگری قطعی کے لیے نالش بیعبات کی صورت مین معین ہے۔ (۲)

ہائی کورٹ الہ آباد سے بہ تقلید نظیر مذکورۂ بالا و بمنسوخی نظیر رام لال بنام نراین تجویز ہوا کہ کارروائی دفعہ ۸۹ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء متعلق باجراے ڈگری ہے اور جو حکم نیلام کا صیغہ اجراے مین ہو جائے وہ بمنزلۂ حکم قطعی کے ہے اور کوئی ضرورت حصول ڈگری دفعہ ۸۹ کی نہین ہے۔ (۳)

(۱) ۔ رام لال بنام نراین الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۵۳۹ منفصلۂ ۳۰ جنوری ۱۸۹۰ء

(۲) ۔ شیو پرشاد سنی بنام نند و لال کار ہما ر کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۱۳۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳) ۔ ادوتی بہاری لال عرف بنے لال اپیلانٹ بنام نا گیسر لال ڈگریدار الہ آباد مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۹۰ء انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۲۷۸۔

ایک نالش مین جو سنہ ۱۸۷۲ء مین بربنا و ایک رہن نامۂ انتفاعی ۲۰ - اپریل سنہ ۱۸۵۸ء کے دائر کی گئی تھی ڈگری واسطے ادا کرنے زر رہن کے یا درصورت نہ ادا کرنے کے واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے صادر ہوئی تجویز ہوئی کہ بموجب ایکٹ انتقال جائداد کے وہ ڈگری جو واسطے نیلام جائداد کے صادر ہوئی ڈگری صحیح تھی - (۱)

قرقی جائداد مرہونہ

اگر جائداد مکفول ہو تو جہانتک کہ وہ کفالت جائز ہے واسطے ادائے قرضہ مدیون کے اُسکی نہین ہے بلکہ کفالت دار کی ہے اور اسوجہ سے اگر ڈگریدار زر نقد اُس جائداد کو قرق و نیلام کرائے تو وہ اُس زیر باری کے ساتھ نیلام ہوگی - (۲)

حق الفکاک جائداد مرہونہ اجراے ڈگری موسومہ راہن بھی قابل قرقی نہین ہے - (۳)

بجز اسکے کہ درخواست کنندۂ قرقی مرتہن آپ ہی ہو - (۴)

ضمن (ج) دفعہ ۲۶۶ سے اجراے ڈگری مین اُس جائداد کی ممانعت نہین ہے جو خاص مکفول ہو گو کہ وہ ملبہ مکان مملوکہ کاشتکار ہی کیون نہو - (۵)

بعینہ اجراے کسی ڈگری کے جو واسطے نفاذ کفالت بذریعۂ نیلام خاص کے ہو یہ عذر منجانب مدیون ڈگری کہ بلحاظ دفعہ ۹ - ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی کے جائداد مذکور قابل انتقال نہین ہے منظور نہین ہو سکتا - (۶)

---

(۱) - ونکٹاسامی بنام سیرامانیا مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۸۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ ویکلی رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۸۸ - (۳) ویکلی رپورٹ جلد ۲۰ و بنگال رپورٹ صفحہ ۳ - (۴) بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۵۰۸ -

(۵) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲ - بھگوانداس بنام ہاتھی بھائی و نمبر ۱ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۹ء -

(۶) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۳۰ - مادھو لال بنام کنواری -

وہ نالشات جو واسطے منسوخی یا بحالی قرقی کسی مکان کے مطابق اُس اجازت کے
جو دفعہ ۲۸۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں دی گئی ہے دائر کیجائیں یا تو نالشات واسطے
حصول استقرار یہ ڈگری یا حکم کے جنمیں چارہ مستلزمہ کی استدعا کیجائے تصور کیجا سکتی ہیں
اور اُس صورت میں وہ داخل دفعہ ۷ ضمن ۴ مد (ج) ایکٹ رسوم عدالت (۱۸۷۰ء)
کے ہوتی ہیں یا نالشات واسطے حصول یا منسوخی سرسری فیصلہ یا حکم کے تصور کیجاوین کہ
اُس صورت میں رسوم اسٹامپ حسب الادا ہوگی کہ جو مد ۱۷ ضمن ۱ ضمیمہ ۲ ایکٹ
رسوم عدالت میں مندرج ہے چونکہ ایکٹ رسوم عدالت ایکٹ قانون متعلق محصول
سرکار ہے لہذا عدالتوں پر فرض ہے کہ ایسی نالشات کو متعلق بہ قسم آخر الذکر تصور
کریں (کیونکہ وہ نالش کنندگان کے زیادہ مفید ہے) اور مطابق اُسکے رسوم لیوین
فیصلجات حسب دفعہ ۲۴۶ ایکٹ ۸ بابت ۱۸۵۹ء نسبت اُٹھا لینے یا قائم رکھنے قرقیات کے
سرسری فیصلجات یا احکام حسب مراد مد ۱۷ ضمن ۱ ضمیمہ ۲ ایکٹ رسوم عدالت
(۱۸۷۰ء) کے ہیں الفاظ سرسری فیصلہ یا حکم متوقعہ ضمن مذکورۂ بالا ایکٹ رسوم عدالت
سے مراد ایسے فیصلہ یا حکم سے ہے جو نالش نمبری یا اپیل میں صادر نہوا ہو جو تعبیر کہ الفاظ
ہذا کے یا قریب قریب ہمشکل الفاظ متوقعہ ایکٹ ہائے حد سماعت (مثلاً ایکٹ ۹
بابت ۱۸۷۱ء ضمیمہ ۲ مد ۱۵ ایکٹ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ مد ۱۳-) کی گئی ہے اُس سے کوئی ہدایت نسبت تعبیر
الفاظ مذکورہ متوقعہ ایکٹ رسوم عدالت کے حاصل نہیں ہوتی ہے جب قید ایکٹ ایک ہی
معاملہ کی بابت ہوں تو وہ بطور مجموعۂ واحد کے متصور ہوسکتی ہیں اور ایک شامل
پڑھی جاسکتی الا جب یہ صورت نہو تو اُس تعبیر پر جو ایک ایکٹ کے کی گئی ہے یہ استدلال
نہیں کیا جاسکتا کہ وہ واسطے تعبیر دوسرے ایکٹ کے حاوی ہے تعین نالشات
بغرض اختیار سماعت کے اُس تعین نالشات سے بالکل علحدہ ہے جو بغرض محصول
سرکاری یعنی رسوم عدالت کے کیا جائے لہذا ایکٹ ہائے رسوم عدالت پر جو قوا

متعلقہ محصول سرکاری ہین بغرض تغیر کرنے ایسے قوانین کے لحاظ نہین کیا جائیگا جنکی رو سے تعین مالیت نالشات بغرض تجویز کرنے اختیار سماعت کے کیا جاتا ہے۔ مقدمہ موتی چندجی بنام دادابھائی پیشنبجی (رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحات ۱۸۶ و ۱۸۸ و ۱۸۹) کی توضیح کی گئی مقدمہ دیلوجی ماماجی بنام دھولا پارا گھو (انڈین لا رپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۱۲۳) سے ولیٹراپ صاحب چیف جسٹس نے اختلاف کیا اسٹامپ عہ کا واسطے عرضی دعوے یا یادداشت اپیل کے ایسی نالش مین کافی ہے جو حسب دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے واسطے بحالی ایسی قرقی مکان کے دائر کیجائے کہ جو حسب درخواست کسی عذر دار کے حسب دفعہ مذکور برخاست کی گئی ہو وہ شخص جسکی جائداد قرق کی گئی ہو اس بات کی ہو کہ اگر وہ چاہے تو اول مین نالش نمبری کرے ضمن ۸ - دفعہ ۷ - ایکٹ رسوم عدالت (۷ سنہ ۱۸۷۰ء) ایسی نالش سے متعلق ہے عبارت دفعہ مذکور ایسی نالشات پر محدود نہین ہے کہ جو واسطے منسوخی حکم کسی خاص قسم کی قرقیات اراضی کی دائر ہون وہ ایسی نالشات پر بھی حاوی ہے جو مطابق اُس اجازت کے جو دفعہ ۲۴۶ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء مین دی گئی ہے واسطے منسوخی قرقیات اراضی کے دائر کیجائین اور نیز اُن دیگر نالشات پر جو بغرض مذکور بلا تعلق دفعہ مذکور کے دائر کیجائین لفظ اراضی موقوعہ ضمن ۸ دفعہ ۷ - ایکٹ رسوم عدالت مین مکان داخل نہین ہے -

سوال

آیا ضمن مذکور مین جملہ نالشات واسطے منسوخی قرقیات اراضی کے داخل ہین یا جملہ ایسی نالشات بجز اُن نالشات کے داخل ہین کہ جنمین نتیجہ منسوخی قرقی کا یہ ہو کہ اُس سے کوئی سرسری فیصلہ یا حکم کسی ایسی عدالت دیوانی کا کہ جسکا تقرر بذریعہ فرمان شاہی کے ہوا ہو یا کسی عدالت مال کا منسوخ یا تبدیل ہوتا ہو۔

بغرض نافذ کرنے کسی ایسی ڈگری کے جسکی رو سے رہن ثابت ہوا ہو اور جسمین ہدایت ہو

کہ مکانات مرہونہ بالیفاء رہن نیلام کیے جائین یہ ضرور نہین ہے کہ حکم قرقی جاری کیا جائے اگر ڈگری مین ہدایت واسطے نیلام مکانات مرہونہ کے جیسا کہ لازم ہے کہ مندرج ہو تو کارروائی حسب ڈگری مذکور بذریعۂ قرقی کے غیر ضروری ہے اور نیز اُسمین ہرج اور التوا بل زیادہ ہوگا ڈگری مین نیلام کیے جانے کی ہدایت کا ہونا بتقسیم اختیار کافی واسطے نیلام کے ہے ہدایت مذکور اُس مطالبہ یا مواخذۂ خاص پر مبنی ہے جو مکانات مرہونہ پر بذریعۂ معاہدہ رہن کے قائم کیا گیا ہے اور نہ فقرات اجرائیہ مندرجہ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی پر۔ (۱)

جب مدیون ڈگری مستحق ایک قرضہ کا ہو جسکی بابت کفالت ضمنی اراضی کی ہوئی ہو اور ڈگریدار حق مدیون ڈگری واقع دستاویز کو قرق و نیلام کرائے تو حق مذکور واسطے اغراض قرقی و نیلام کے حسب مجموعۂ ضابطۂ دیوانی سنہ ۱۸۸۲ء کے جائداد غیر منقولہ ہے

از ٹرنر صاحب چیف جسٹس۔

سوال۔ آیا ڈگریدار قرضہ کو علیحدہ کفالت سے بطور جائداد منقولہ کے نیلام نہین کرا سکتا۔ (۲)

ایسا قرضہ کہ جسمین جائداد غیر منقولہ رہن ہو باجرائے ڈگری حسب احکام مجموعۂ ضابطۂ دیوانی متعلقۂ جائداد منقولہ کے نیلام نہین ہو سکتا۔ (۳)

جبکہ حق دائن واقع دستاویز جسمین اراضی بطور کفالت قرضہ کے مکفول تھی ازروے دفعہ ۲۷۴۔ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے قرق اور نیلام کیا گیا تو خریدار نے بربنا سے اس دستاویز کے نالش دائر کی یہ عذر کیا گیا تھا کہ نالش قابل سماعت نہین ہے کیونکہ دستاویز بطور قرضہ ازروے دفعہ ۲۶۸۔ قرق نہین کی گئی تجویز ہوئی کہ چونکہ دستاویز بطور قرضہ

(۱)۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۵۱۵۔ دیا چند نیم چند بنام ہیم چند دھرم چند۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵۔ تاپا سامی بنام اسکاٹ۔

(۳)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۱۱۵ سری ناتھ دت بنام گوپال چند رمتر۔

از روے دفعہ ۲۶۶ - قرق نہین کی گئی اور اُس سے استحقاق خریدار مشتری وصولیابی تعداد مندرجۂ اُسکی مین کچھ اثر نہ پہونچا - (۱)

اجراے ایک ڈگری مین جو مدعیان نے بنام جگت چندر مادھب چندر نے بنام دبیند رکمار حاصل کی تھی اور اس بیان سے کہ جگت چندر مادھب چندر نے نتائج قرقی ہذا سے بچنے کی غرض سے دستاویزات اسم فرضی بابت اپنے حق کے واقع ڈگری مقروقہ کے بنام بنگا چندر پیارے موہن کے تحریر کی - اور بعد ازان اُسی غرض سے بہ تصفیہ و الغاء ڈگری مذکور کے دو تمسکات بحق رام چندر و ایشر چندر رکھائے جسکے ذریعہ سے جائداد غیر منقولہ بطور ضمانت فریقین کے مکفول کی گئی تھی مدعیان نے اُن دو تمسکات کو بذریعۂ حکم امتناعی حسب دفعہ ۲۶۸ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے قرق کرایا اور اُنکو اپنی اجراے ڈگری مین بوقت نیلام خرید کیا ایک نالش مین جو بر بناء تمسکات کے بنام دبیند رکمار بطور اصل مدعا علیہ اور جگت چندر مادھب چندر و بنگا چندر و پیارے موہن و رام چندر و ایشر چندر کے جو بطور فریق مقدمہ شامل کیے گئے تھے دائر کی گئی تھی تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق ہین کہ نفاذ اُس کفالت کا جو بذریعۂ تمسکات قائم کیا گیا بمقابلۂ جائداد غیر منقولہ مصرحۂ تمسکات مذکور کرائین گو مطابق احکام دفعہ ۲۷۴ - مجموعۂ کے قرق نہین کرائے گئے تھے جو قرضہ کہ بذریعۂ حق کفالت رہن اوپر جائداد غیر منقولہ کے لیا گیا حسب مراد دفعہ مذکور کے جائداد غیر منقولہ نہین ہے وہ قیاس ادا ہونے زر تمسک کا جو تمسک مذکور کے بقبضہ مدیون ہونے سے پیدا ہوتا ہے بہت کم وقعت ہو جاتا ہے جبکہ قیاس مذکور نہ مابین اصل دائن و مدیون کے بلکہ مابین مدیون اور خریدار نیلام قرضۂ مذکور بعلت اجراے ڈگری پیدا ہو - (۲)

دکھو نے مدعی کے پاس اپنا مکان اور اراضی غیر منقسمہ جسمین جیسو وغیرہ ہندو شرکاء

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۹ - سامی ایار بنام کرشنا سامی -

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۴ ویند کمار منڈل بنام روپ لال داس -

خاندان حصہ دار تھے رہن کیا راجارام نے حق جسو واقع اراضی مذکورہ بہ نیلام عدالت خرید کیا او جسو اور دھٹھل کو اراضی مذکور پٹہ پر دی یہ لوگ ادا سے لگان مین قاصر رہے اور راجارام نے نالش کی اور ڈگری قبضہ حاصل کی یہ ڈگری واسطے اجراء کے صاحب کلکٹر کے یہان ارسال کی گئی صاحب ممدوح نے اراضی مذکور کو نیلام کیا اور زرثمن حصہ رسدی سواے دھٹھو کے اوروں کو تقسیم کر دیا دھٹھو نے اس زر کے لینے سے جو اسکو بطور اسکے حصہ کے دیا جاتا تھا انکار کیا مدعی نے دھٹھو پر اور ان لوگون پر جنھون نے بعلت ڈگری راجارام خریداری کی تھی واسطے وصولیابی اپنے زر رہن کے بہ نیلام اس جائداد کے جو اسکے پاس رہن کی گئی تھی نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ ڈگری راجارام واسطے تقسیم جائداد خاندانی کے یا واسطے علیحدہ قبضہ ایک حصہ کے نہ تھی پس وہ اس قسم کی نہ تھی جو منشاء ۲۶۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین داخل ہوگا کارروائیات صاحب کلکٹر بلا اختیار تھین اور مدعی کو یہ منصب ہے کہ اسکو نظر انداز کرے اور اپنا دعوےٰ بربناء رہن کے پیش کرے چونکہ مدعا علیہم قابض واقعی ہین۔ گو بذریعۂ نیلام بعلت ڈگری جائز لہذا اوہ نالش حال مین بیدخل نہین کیے جاسکتے ہین۔ اور اس امر کے کہنے کے مستحق ہین کہ مدعی نے اپنا حق بنسبت نیلام خاص اراضیات مرہونہ کے ثابت نہین کیا۔ (۱)

جس ڈگری مین اراضی بغرض ایفاء مطالبۂ ڈگری مذکور مکفول ہو اور اسکا نیلام کارروائیات اجراے ڈگری موسومۂ ڈگریدار عمل مین آئے تو وہ نیلام حق واقعہ جائداد غیر منقولہ ہے تجویز ہوئی کہ احکام مجموعۂ ضابطۂ دیوانی بابت نیلام جائداد غیر منقولہ کے نیلام مذکور سے متعلق ہونگے۔ (۲)

عذرداری۔ کارروائی بطریق عذرداری حسب دفعہ ۲۷۸ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۳۹ ۵ ستاراین نگرگر بنام دھٹھو جا گھوجی۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ا صفحہ ۴۸۰ مسماۃ بھوانی بنام گلاب راے۔

صرف اُن صورتون مین ہوسکتی ہے کہ جسمین ڈگریات زر نقد کی ہون اور جائداد قرق کی گئی ہو اور نہ اُن دعاوی سے جو بابت ایسی جائدادون کے ہون جنکے نیلام کیے جانیکی ہدایت ازروے ڈگریات زر رہن کی ہو - (۱)

ایک عذرداری نسبت قرقی و نیلام ایک مکان کے جو باجراے ڈگری نفاذ کفالت کے مشتہر بہ نیلام ہوا تھا اس بناء پر منظور ہوئی کہ عذردار نے اُس مکان کو راہن سے خریدا تھا اور اُسکی خریداری تابع اُس ڈگری کے نہ تھی کہ جسمین وہ فریق نہ تھا بعدازان ڈگریدار نے عذردار پر نالش بدعوے استقرار حق دلایانے اُس روپیہ کے جو بموجب اُسکی ڈگری کے یافتنی تھا نفاذ کفالت بمقابلہ مکان مذکور کے دائر کی اور یہ بھی دعوے کیا کہ وہ حکم جسکی روسے جائداد قرقی سے واگذاشت ہوئی منسوخ کیا جاوے اور خرچہ جو اُسکو بصیغۂ اجراے مین بوجہ عذر مدعاعلیہ کے ہوا دلایا جاوے عدالتین ماتحت نے باین تجویز کہ بیع نامہ متظہرہ مدعاعلیہ فریبی و سازشی تھا دعوے کو ڈگری کیا تجویز ہوئی کہ اگرچہ مدعاعلیہ فریق اس ڈگری کا نہ تھا جو راہن پر حاصل کی گئی تھی تاہم چونکہ بنیاد اُسکے استحقاق دعوے جائداد کی محض بے وجود پائی گئی مدعی مستحق اسکا ہے کہ بربناے ڈگری کے جسمین اعتراض نہین کیا گیا - بلادینے ثبوت رہن نامہ کے بمقابلۂ مدعاعلیہ کے کامیاب ہو یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ اُس حالت مین کہ عدالت ذی اختیار خرچہ دلائے یا نہ دلائے نالش علحدہ بابت ایسے خرچہ کے نہین ہوسکتی مدعی مستحق اسکا نہین ہے کہ مدعاعلیہ دو خرچہ جو اُسکو صیغۂ اجراء مین ہوا دلایا جائے - مقدمہ مہرم داس بنام اجودھیا (انڈین لا رپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۴۰۲) کی تقلید کی گئی - (۲)

شہرم مین بالا نے ایک قطعہ اراضی بدست مدھارگ کے رہن بالقبض کیا

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ - صفحہ ۱۳۲ - بمقابلۂ ڈگنولنس بنام بیٹر بس -

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۴۷ - قادر بخش بنام سالگرام -

تاریخ ۱۷ - جون سنہ ۱۸۶۸ء مادھوراؤ ترمبیک راؤ نے ایک ڈگری زرنقد بمقابلہ بالا کے حاصل
کی بتاریخ ۹ - مارچ سنہ ۱۸۶۹ء مدعا علیہم نے بالا سے اُسکا حق راہنی خرید کیا جولائی سنہ ۱۸۶۹ء مین
مادھوراؤ ترمبیک راؤ نے اراضی مذکور باجرائے اپنی ڈگری کے قرق کرائی مدعا علیہم نے
نسبت قرقی کے حسب دفعہ ۲۴۶ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء کے عذر کیا اگر
اُنکے دعوے کی تحقیقات ہونے پر ایک حکم مشعر نامنظوری اُنکے دعوے کے بتاریخ ۲۳
دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء صادر ہوا جون سنہ ۱۸۷۰ء مین قرضۂ رہن اداکردیا اور نامبردگان کو مرتہن نے
قابض کرا دیا اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء مین مادھوراؤ ترمبیک راؤ نے اراضی مذکور باجرائے ڈگری اپنی
کے نیلام کرایا اور مدعی خریدار ہوا بوقت استدعا حصول دخل کے مدعی کی مزاحمت مدعا علیہم
نے کی جنکے دعوے کو جج ماتحت نے بعد تحقیقات کے منظور کیا لہذا مدعی نے نالش ہذا
حسب دفعہ ۲۳۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے رجوع کی عدالتہائے ماتحت نے
نامبردگان کا دعوے خارج کیا بر طبق اپیل بعدالت العالیہ ہائیکورٹ تجویز ہوئی کہ دراینکہ
بموجب دفعہ ۲۴۶ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ء یا مطابق دفعات ہم مضمون
(۲۷۸) لغایت (۲۸۳) مجموعہ ہائے ضابطۂ دیوانی سنہ ۱۸۷۷ء و سنہ ۱۸۸۲ء کے حکم بمقابلۂ کسی
شخص کے جسنے نسبت جائداد زیر قرقی کے دعوے کیا ہو صادر ہو تو شخص مذکور اندر ایک سال
تاریخ حکم مذکور سے نالش بغرض ثابت کرنے اپنے حق نسبت جائداد مذکور کے رجوع
کرسکتا ہے لیکن اگر وہ اندر میعاد معینہ نالش مذکور کے رجوع کرنے سے قاصر رہے تو
بمقابلۂ مشتری نیلام اپنا حق استحقاق خواہ بطور مدعی یا بطور مدعا علیہ ظاہر کرنے سے ممنوع ہے
مقدمۂ حال مین ایک حکم بمقابلۂ مدعا علیہ کے حسب دفعہ ۲۴۶ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی
سنہ ۱۸۵۹ء بتاریخ ۲۳ - دسمبر سنہ ۱۸۶۹ء صادر ہوا تھا اور از انجا نامبردگان نے اندر ایک سال
تاریخ مذکور سے کوئی نالش نہین کی لہذا اب وے نسبت استحقاق مدعی بابت جائداد مذکور
کے عذر نہین کرسکتے لیکن چونکہ تاریخ حکم مذکور سے مدعا علیہم نے زررہن اداکردیا لہذا تجویز ہوئی

کہ عدالت کے لیے مدعی کو حصول دخل مین مدد دینا خلاف انصاف و معدلت و نیک نیتی کے ہوگا الا اُس صورت مین کہ نابردہ مدعا علیہم کو وہ روپیہ جو انھون نے مرتہن کو جائداد مذکور کے باررہن سے چھوڑانے کے لیے دیا ادا کرے۔ (۱)

مد ۱۱ ضمیمۂ دوم ایکٹ میعاد سماعت (۱۸۷۷ء) محض ان نالشات سے متعلق ہے جو داخل منشاء دفعہ ۲۰۳ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ہین - پس درحالیکہ مرتہن کا جسنے بربناء اپنے رہن کے ڈگری حاصل کرلی تھی اور جائداد مرہونہ کو قرق کرایا تھا ایک شخص ثالث نے ناکامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا - اور بموجب دفعہ ۲۸۰ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے حکم نسبت واگذاشت جائداد مذکور کے قرقی سے صادر ہوگیا اور جب مرتہن نے تاریخ حکم سے زائد از ایک سال بعد نالش بمقابلہ ایسے شخص ثالث اور اپنے راہن کے واسطے استقرار اپنے حق کی نسبت جائداد مرہونہ کے اور واسطے اُسکے دائر نیلام کرانے کے اجراے اپنی ڈگری مین بدین بیان دائر کی کہ حق جو شخص ثالث مذکور نے قائم کیا تھا فریبی تھا - اور بوجہ سازباہمی شخص ثالث مسطور و راہن کی بنا پر محرومی مرتہن اُسکے حقوق سے پیدا کیا گیا تھا اور عرضی دعوے مین یہ استدعاء کی گئی تھی کہ حکم مصدرہ دفعہ ۲۸۰ - کے منسوخ کیا جائے یہ تجویز ہوئی کہ نالش مذکور بموجب احکام مد ۱۱ ضمیمۂ دوم ایکٹ میعاد سماعت کے خارج المیعاد تھی وہ حق جو کارروائی حسب دفعہ ۲۸۰ - مین مابہ النزاع تھا حق قرق و نیلام کرانے جائداد متنازعہ کا اجراے اُس ڈگری مین جو مدعی نے بمقابلۂ راہن حاصل کی تھی اور جہانتک کہ اُس حق کو تعلق تھا نالش حال خارج المیعاد تھی مگر اُس حد تک جہانتک کہ نالش حال مین چارہ کار دیگر کی استدعا کی گئی تھی مد مذکور متعلق نہ تھی - اور نالش مذکور خارج المیعاد نہ تھی - (۲)

---

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ - صفحۂ ۲۰۵ - نیلو پانڈرنگ بنام راما یا تلوجی -

(۲) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحۂ ۳۴۳ بخشی رام پرکاس لال بنام شیو پرکاش جتواری -

چند اشخاص نے راہن کی ڈگری کے اجراے مین ایک دعوے ازروے دفعہ ۲۴۶ ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء کے اس بنا پر کیا کہ اشخاص مذکورنے مدیون ڈگری کے حق حقوق بموافق ایک ڈگری ماقبل کے اجراے مین خرید کیے ہین ۲۶ - جولائی ۱۸۶۹ء کو دعوے ڈگری ہوا ۲۹ - مارچ ۱۸۷۸ء کو مرتہن نے ایک نالش واسطے استقرار اپنے حق کے نسبت جائداد مذکور کے دائرکی - ایسی نالش کے لیے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء ماقبل یکم اکتوبر ۱۸۷۷ء کے نافذ نہین ہوا تھا تجویز ہوئی کہ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء کی دفعہ ۲ - کے فقرۂ اخیر کے احکام متعلق ہین اور نالش مین تمادی عارض نہین ہے - (۱)

نیلام عدالت اونے مین اول مرتہن نے کچھ جائداد غیر منقولہ کی نسبت بغرض نیلام جائداد ڈگری حاصل کی اور جائداد کو قرق کرایا اور پھر کارروائیات اجرا کو بند کردیا - پھر دوسرے مرتہن نے ایک ڈگری نیلام جائداد کی نسبت حاصل کی اور اسکو قرق کیا اور نیلام کروایا اور خودہی خرید امرتہن اول نے نیلام جائداد کے واسطے درخواست کی اور جائداد نیلام ہوئی اور اسنے خودہی خریدی اس نیلام کے حکم کے بعد اور اسکے واقع ہونے سے پیشتر مدیون ڈگری مرگیا اور کارروائیات اجرائی مین بلا کسی باضابطہ اظہار کے فریق ہونے کے نیلام دقوع مین آئے عدالتین جنھون نے اُن ڈگریون کو عطا کیا تھا وہ مختلف درجون کی تھین وہ عدالت جسنے پہلے مرتہن کی ڈگری کی ادنے درجہ کی ہے اُس نالش مین جومرتہن اول نے مرتہن دوم پر بغرض قبضۂ جائداد کے یہ تجویز ہوئی کہ اول مرتہن کے نیلام حسب دفعہ ۲۹۵ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ناجائز نہین تھی کیونکہ نیلام کی بابت عدالت اعلے نے حکم نہین دیا تھا اور تجویز نہین کی تھی اور جبکہ عدالت ادنے درجہ نے نیلام مذکورہ کا حکم دیا تھا تو عدالت اعلے کی ڈگری کے اجرا مین جائداد قرق نہین تھی کیونکہ ڈگری جائداد کی نیلام سے اجرا کی گئی تھی اور بدین وجہ دفعہ مذکور متعلق

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۹۰۳ - راج چندر چٹرجی بنام مدھوسودن مکرجی -

نہین تھی - بدری پرشاد بنام ہری لال (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ - صفحہ ۳۵۹)
پر لحاظ کیا گیا اولڈفیلڈ صاحب جج مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی دفعات ۲۸۵ و ۲۹۵ - اس
بحث کی نسبت کوئی ذکر نہین ہے کہ مرتہن اول جائداد کو نیلام کرکے اپنی ڈگری کو اجرا
کرنے کے لیے زائدالمیعاد ہوجاتا ہے اور صرف انہین جگہ کے لینے کا مستحق ہوتا ہے جو
نیلام بصیغۂ اجرائے ڈگری مین وصول ہوئے ہین اولڈفیلڈ صاحب جج اول مرتہن کے
نیلام بدین وجہ منسوخ ہوے کہ مدیون ڈگری اسکے واقع ہونے سے پہلے مرگیا تھا اور
وہ کارروائیات اجرائی مین بلاقانون قائم مقامون کے فریق بنانے کے وقوع مین آئے -
اور دفعہ ۲۳۶ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی عبارت مدیون کی وفات کے مقدمہ سے متعلق
نہین ہے نیز دفعہ ۲۳۴ - مین ہے اگر وہ دفعہ اس مقدمہ سے متعلق کیا جاوے جسمین
کارروائی اجرا مین جبکہ نیلام کا حکم ہوا ہے اور مدیون مرگیا ہے کوئی عبارت یہ ظاہر
نہین کرتی کہ نیلام بالکل ناجائز ہے اگر قانونی قائم مقام کا نام درج نہین ہوا ہے -
دلارے بنام موہن سنگھ (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ - صفحہ ۷۵۹) اور گلاب داس
بنام لکشمن ترہر (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۴۹۳ -) کا حوالہ دیا گیا - اسٹریٹ
صاحب جج - مرتہن اول پر کوئی قانونی فرض نہین تھا کہ مجموعۂ دیوانی کی دفعہ
۲۳۴ - کی طرف رجوع کرتا کیونکہ دوسرے مرتہن کے نیلام سے مدیون کے تمام حقوق
اور تعلقات اسکے نام پر منتقل ہوگئے تھے اور مدیون کے قائم مقامون کے پاس اسکی
کوئی جائداد نہین تھی اور مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین کوئی دفعہ نہین ہے جسکی روسے
مرتہن اول کو چاہیے تھا کہ وہ مرتہن دوم کو ابتدائی ڈگری کی کارروائیات اجرا مین
فریق بناتا - اور مرتہن دوم اجرائے ڈگری کے نیلام مین کوئی اعتراض نہین کرسکتا
لہٰذا نیلام مدیون ڈگری کی وفات سے جو نیلام سے پہلے وقوع مین آئے ناجائز نہین ہے (۱)

(۱) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۵ - بتی ڈبلیو راولال بنام اجودھیا پرشاد -

اجازت بولی - ایک مرتہن نے ڈگری باستقرار اُسکے حق کے ایک جائداد پر حاصل کرکے بعلت اجراء اُس ڈگری کے جائداد مرہونہ کو مشتہر بہ نیلام کرایا ڈگریدار نے اجازت بولی بولنے کی نیلام مذکور مین چاہی - مگر اجازت نہ ملی - اور باوجود اجازت نہ ملنے کے اُسنے جائداد مذکور کسی شخص ثالث کے نام سے خرید کی قبضہ بذریعۂ نیلام کے دینے مین مزاحمت کی گئی - اور ڈگریدار نے بحیثیت مشتری نالش واسطے دخل جائداد کے دائر کی - مدعا علیہم نے یہ حجت کی کہ از انجا کہ مدعی (ڈگریدار کو) نیلام مین بولی بولنے کی اجازت دینے سے انکار کیا تھا لہذا اُسکی خریداری نافذ نہین کیجا سکتی - تجویز ہوئی کہ مدعی نے چونکہ بوقت نیلام بولی بولی اور جائداد مذکور کو باسم فرضی خرید کیا - لہذا وہ مجرم عدم تعمیل حکمنامہ عدالت کا ہوا اور بدین وجہ نافذ ہونا چاہیے - (۱)

ڈگری زر رہن بہ تعداد ۔۔۔ ہزار کی تھی اُس ڈگری کے اجراء مین چار قطعہ تمسک جو ڈگری مین مکفول تھے ۔۔۔ مین نیلام ہوگئی اور خود ڈگریدار نے خرید کی ڈگریدار نے اجازت خریداری عدالت سے حاصل کرلی تھی اِن تمسکات کا روپیہ اصل و سود بقدر ۔۔۔ ہزار کے تھا مدیونان تمسک نے ۔۔۔ ہزار زر تمسکات عدالت مین جمع کردیا جو مستحق پانے کا ہو اُس سے وہ روپیہ دیا جاوے ایک تمسک تعدادی ۔۔۔ ہزار کو ڈگریدار نے بعوض ۔۔۔ روپیہ کے ایک شخص غیر کے ہاتھ منتقل کردیا تھا ڈگریدار نے بعد خریداری تمسکات زر نیلام ڈگری کے مطالبہ مین مجرا دیکر بقیہ ڈگری کا اجراء کرنا چاہا مدیون ڈگری کی جانب سے یہ عذر ہوا کہ ڈگریدار مستحق اجراء اسوجہ سے نہین ہے کہ کل ڈگری کا روپیہ زر تمسکات سے بیباق ہوگیا - اور عدالت کو صرف زر نیلام نہ دیکھنا چاہیے بلکہ اصل قیمت جائداد کی جو ڈگریدار نے پائی ہے تجویز ڈگریدار بموجب ضابطۂ دیوانی کے صرف باجازت عدالت خریداری جائداد کرسکتا ہے اور جب اسطرح وہ جائداد خرید کرے تو ہماری سمجھ مین نہین آتا ہے کہ کیون مرتہن

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۰ - محمد غازی جودھر بنام رام لال سین -

ڈگریدار امانت دار منجانب مدیون کے قرار دیا جاوے یہ صحیح ہے کہ ڈگریدار کو اجازت خریداری بہت احتیاط سے دینا چاہیے ہماری دانست مین صرف اجازت اُس صورت مین دینا چاہیے جب بعد شروع کرنے نیلام کے یہ معلوم ہو کہ کوئی خریدار قیمت معقول پر نہین ملتا ہے اور اُس حالت مین بھی صرف ایسی صورت مین اجازت ہونا چاہیے جب عدالت کو بعد تحقیقات کے یہ امر واضح ہو کہ اشتہار نیلام کی تعمیل قرار واقعی ہو گئی ہے مدیون ڈگری اجازت کی صحت پر بحث کر سکتا ہے ایک مقدمہ کا حوالہ دیا گیا ہے ہائی کورٹ بنام تارا پرسن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۸۰ جسمین یہ تجویز ہوا ہے کہ قیمت واقعی کی مجرائی چاہیے۔

مگر اُس مقدمہ مین بحث درمیان ڈگریدار اور مدیون کے نہ تھی بلکہ درمیان ڈگریدار اور دیگر راہنان کے مباحثہ تھا پس ہماری دانست مین مدیون اس امر پر اصرار نہین کر سکتا ہے کہ قیمت واقعی جائداد کی مطالبہ ڈگری مین مجرا ہونا چاہیے ڈگریدار کی درخواست منظور ہونا چاہیے۔ (۱)

تقسیم حصہ رسدی۔ جب کوئی جائداد تابع رہن یا مواخذہ کے جو اُسپر ہو نیلام کیجائے زرِ ثمن نیلام سے جو کچھ فاضل نکلے اسمین مرتہن یا مواخذہ دار بحیثیت مرتہن یا مواخذہ داری حصہ پانے کا مستحق نہوگا۔ (۲)

جب وہ جائداد جو حسب اجراے ڈگری سے نیلام ہونے کے قابل ہو کسی کے پاس مرہون ہو یا اُسپر کچھ مواخذہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برضامندی مرتہن یا مواخذہ دار کے یہ حکم دے کہ جائداد بلا بار رہن یا مواخذہ کے نیلام کیجائے اور مرتہن یا مواخذہ دار کو نیلام کے زرِ ثمن پر وہی استحقاق دے جو اُسکو جائداد

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۲ ۔ شیو ناتھ داس بنام جانکی پرشاد سنگھ۔

(۲) ۔ ضمن (الف) دفعہ ۹۶ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء

نیلام شدہ پر حاصل تھا۔ (۱)

جب دو مرتہن اپنی اپنی اجراءِ ڈگری مین ایک ہی جائداد قرق کرائین جسکا ایک نصف بلا تحقیق مزید ان مین سے ہر ایک کے پاس رہن ہو اور وہ جائداد ایک ڈگری کے اجراء مین نیلام ہو جائے تجویز ہوئی کہ باوجودیکہ کل حق راہنی کے نیلام کرانے کی نیت تھو مشتری کو ایک نصف بپابندی حق کفالت اس مرتہن کے ملتا ہے جسکا رہن ادا نہین ہوا ہے اور اگر عدالت اجراء کنندۂ ڈگری حسب انشاء دفعہ ۲۹۵ ۔ (ب) مجموعۂ ضابطۂ دیوانی ہدایت مخصوص دینے مین غفلت یا فروگذاشت کرے تو ایسے مرتہن کے حقوق کو کچھ نقصان نہین پہونچتا جسکا زر رہن ادا نہین ہوا ہو یا اُسکی کفالت دور ہو جاتی ہو۔ (۲)

جب جائداد غیر منقولہ ایسی ڈگری مین نیلام کیجائے جسمین یہ حکم مندرج ہو کہ جائداد فلان مواخذہ کی بیباقی کے لیے نیلام کیجاوے تو زر ثمن حسب ترتیب مفصلۂ ذیل کے صرف کیا جائیگا۔

(۱)۔ نیلام کے اخراجات کی بیباقی مین۔

(۲)۔ اُس زر دین کے اصل و سود کے ادا کرنے مین جسکا مواخذہ جائداد پر ہے

(۳)۔ مواخذہ ہاے مابعد کے اصل و سود کے ادا کرنے مین اگر ایسے مواخذہ ہون اور

(۴)۔ تقسیم رسدی درمیان اُن اشخاص کے جو ڈگریات زر نقد مدیون پر رکھتے ہون اور جنھون نے جائداد کے نیلام سے پہلے درخواست جاری کرانے اپنی ڈگریات کی اس عدالت مین داخل کی ہو جسنے ڈگری بحکم نیلام جائداد مذکور صادر کی تھی اور جنکی ڈگریان ہنوز بیباق نہوئی ہون۔ (۳)

---

(۱)۔ ضمن (ب) دفعہ ۲۹۵۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۷۵۔ جانکی بلبھ سین بنام جوہر الدین محمد ابو علی۔

(۳)۔ دفعہ ۲۹۵۔ (ج) ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء۔

منشاء دفعہ ہذا یہ نہین ہے کہ جو حقوق فریقین کو بذریعۂ معاہدہ کے حاصل ہون اُنمین دست اندازی کیجاوے یا وہ محدود کیے جاوین بلکہ محض یہ منشاء ہے کہ وہ اُس طور کیے جاوین جو ایک مدیون کے ایسے ڈگریدارون مین پیدا ہون جنکی حیثیت یکسان ہے اور جنکی نسبت کوئی قاعدہ اور طرح تجویز کرنے کا جس سے کہ ثمن نیلام حقیت نیلام شدہ بصیغۂ اجراے ڈگری اُنکے درمیان تقسیم کیا جاوے۔ (۱)

۲۲- مارچ ۱۸۸۲ء کو مرتہن اول ایک جائداد نے ڈگری نفاذ اپنے رہن کے حاصل کی ۲۵- مارچ ۱۸۸۲ء کو مرتہن دوم نے ڈگری متضمن نفاذ اپنے رہن کے حاصل کی یہ دونون ڈگریات اسی عدالت سے صادر ہوئی تھین ۲۰- جون ۱۸۸۲ء کو جائداد مذکور بصیغۂ اجراء ڈگری مرتہن دوم نیلام ہوئی بعد ازان مرتہن اول نے ایک نالش بغرض نیلام دوبارہ جائداد مذکور کے بالیفاء اپنی ڈگری کے دائر کی تجویز ہوا کہ صورت یہ بھی طریقہ اسکے لیے موجود تھا اور وہ اپنی ڈگری کا ایفاء بموجب احکام دفعہ ۲۹۵ مجموعۂ ضابطہ دیوانی نہین کرا سکتا تھا کیونکہ احکام شرط اول و دوم دفعہ مذکور صرف اُن نیلامات سے متعلق ہین جو بہ اجراے ڈگریات محض زر نقد ہون حالانکہ جائداد متنازعہ باجراے ایسی ڈگری کے نیلام ہوئی ہے جسمین اُسکے نیلام کا حکم تھا اور احکام شرط دوم مواخذات مابعد سے متعلق ہین نہ کہ مواخذات ماقبل سے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین جسمین کہ مدعی نے جو مرتہن تھا زر نقد کے جو بذریعہ رہن واجب تھا ڈگری حاصل کی اور بعد اُسکے کہ تمام ڈگریدارون کا روپیہ یافتنی دیا جا چکا تھا بقایا مرتہن ڈگریدار کو دیا گیا تجویز ہوئی کہ ڈگری درست ہے (۳) لیکن ایک اور مقدمہ مین اسکے برخلاف تجویز ہوا کہ جو الفاظ شرطیہ اس قانون مین بیان

(۱)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۲۹ حسن آرا بیگم بنام جواد النساء مستودہ خانم۔

(۲)- انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ جگت نراین راے بنام دھوندے راے۔

(۳)- ویکلی رپورٹ ۷ صفحہ ۲۰۹۔

بذریعہ سے ڈگریدار کو استحقاق دیا گیا ہے اُنسے یہ مراد ہونی چاہیے کہ مرتہن ایسا ڈگریدار بھی ہو جسکی ڈگری زیر اجرا ہو اور اسیلیے صرف مرتہن کو استحقاق فاضلات قیمت جائداد مرہونہ کی پانے کا نہین ہے — (۱)

جو شرط دفعۂ ہذا مین مرتہن کی نسبت ہے اُس سے یہ مقصود ہے کہ مرتہن کو دو دفعہ روپیہ نہ دیا جاوے اور اُسکو جائداد کے اسطرح نیلام کرانے سے کہ ضمانت بھی قائم رہے باز رکھا جاوے اب مرتہن اگر نیلام جائداد مرہونہ اپنی ڈگری زرنقد مین کراکے خود خریدے تو وہ مدیون کا امانت دار جائداد کی نسبت سمجھنا چاہیے اور اُسکو چاہیے کہ جائداد کو اسطرح بیچے جس سے راہن کا فائدہ ہو اور مرتہن کی حالت کو اجنبی ڈگریدارون سے جو حق راہنی جائداد مدیون کو قرق و نیلام کرائین مختلف بیان کیا گیا ہے عدالت کو بغرض انصاف اس امر کے بہت حفاظت کرنی چاہیے کہ مرتہن اپنے اختیار کو اسطرح بیجا استعمال نہ کرے کہ جس سے نقصان اُسکے مدیون کا ہو اور عدالت مرتہن کو یہ بھی اجازت نہ دیگی کہ مدیون کی جائداد سے علاوہ اسکے کہ اپنا روپیہ و سود و خرچہ سے کوئی فائدہ اٹھاوے — (۲)

عدالت کو سادہ ڈگری مرتہن مین حق راہنی کا نیلام کرنا نہین چاہیے اسلیے اسمین شبہ نہین کہ اگر حق راہنی نیلام کیا جاوے اور مدعی وقت مقام نیلام پر یہ ظاہر کرے کہ اُسکا بھی رہن ہے تو حق راہنی بہت ہی کم قیمت کو نیلام ہوگا اور مدعا علیہ کے استحقاق کو ضرر پہونچیگا اسواسطے مدعی کو حق راہنی کے نیلام کی اجازت نہونی چاہیے — (۳)

(الف) کے پاس ایک ڈگری زرنقد بنام (ب) و (پ) کے تھی جسکے اجرا مین (الف) نے بعض جائداد مملوکہ (ب) قرق و نیلام کرائی تھی (د) کی ڈگری (ب) و (پ) [illegible]

---

(۱) — ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۳ —

(۲) ۵ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۲۶۰ —

(۳) — بنگال لا رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۶ و جلد ۴ بنگال لا رپورٹ صفحہ ۳۳ —

تھی وہ ڈگری جہانتک کہ (پ) و (س) و (ص) کو تعلق تھا ایک ڈگری واسطے انفاذ عدالت بذریعۂ نیلام جائداد مدیون ڈگری کی تھی لیکن بعد حکم نیلام کیے جانے جائداد (ب) کا نہ تھا درخواست (د) جو حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی واسطے ... ایسے حکم کے تھی جو بنک مذکور نیلام اجراء ڈگری (الف) سے حصہ رسدی پانے نامنظور ہوئی تجویز ہوئی کہ چونکہ مقدمۂ ہذا میں بحث قریب کی نہین ہے لہذا (د) مستحق ... ذاتی ڈگری کا اولاً بمقابلۂ جائداد (پ) کے کرے اور اسکی ڈگری کی حیثیت ... بمقابلۂ (ب) کے تھی یعنے زرنقد حسب دفعہ ۲۹۵ ... نہین ہوگی کہ ڈگری ... میں حسم نیلام کیے جانے جائداد دیگر مدیونان ڈگری کا تھا اور ... (د) کی ڈگری ... پر بھی اور (الف) کی ڈگری میں ... تھے (د) اپنے حق ... نہین ہوا کہ حصہ رسدی پاوے۔ (۱)

جس صورت مین کہ ڈگریدار نے ایک ڈگری بمقابلہ دو مدیونان ڈگری عمرو بکر کے ... کی ہے بعلت اجراے ڈگری اس ڈگری کی جائداد مشترکہ ایسے مدیونان ڈگری کو نیلام کرایا ہے دیگر ڈگریدار جسکے پاس صرف ایک ڈگری بمقابلہ عمرو کے ہو اور جسنے ... اجراے کے درخواست بھی کی ہے ازروے احکام دفعہ ۲۹۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی نیلام مین حصہ رسدی پانے کے لیے دعوے کرنے کا مستحق نہین ہے کیونکہ ڈگری بمقابلہ ... ہی مدیون ڈگری کے نہین ہے اور عدالت کو کارروائیات اجراء مین مدیون ڈگری ... کے حصص جداگانہ کی تحقیق کرنے کا اختیار نہین ہے بمقدمۂ شیو ناتھ بودار بنام ... انڈین لارپورٹ سلسلۂ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲۰ ۔ یہ اصول قائم کرنے کی ... تھی کہ ایک شخص جسنے ڈگری زرنقد کی بمقابلۂ ایک مدیون ڈگری ... کے

---

(۱) ... رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۰ دہلی لندن بنک بنام انکلو ... بنک ... دہلی

(۲) ... رپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۲۰ شیو ناتھ بودار بنام للکھی ناتھ دی۔

حاصل کی ہے ایک اور شخص کے ساتھ جسنے کہ ڈگری بمقابلہ ایسے مدیونان ڈگری اور دیگر اشخاص کے حاصل کی ہے حاضر ہونے اور حصۂ رسدی لینے کا مستحق ہے ۔ (۱)

اگر وہ کل روپیہ یا جزو اُسکا ایسے شخص کو دیا جاوے جو اُسکے لینے کا مستحق نہ تھا تو وہ شخص جو لینے کا استحقاق رکھتا ہے اس شخص پر نالش واسطے جبراً دلا پانے ایسے روپیہ کے کر سکتا ہے ۔ (۲)

جو جو نالش کہ دفعہ ۲۹۵ ۔ ضابطۂ دیوانی کے نقرۂ اخیر مین سے پہلے فقرہ مین مندرج ہے اُسوقت تک پیدا نہین ہوتی کہ روپیہ فی الواقع اُس شخص کو ادا کر دیا جاوے کہ جسکی نسبت یہ بیان کیا جاوے کہ وہ اُسکے پانیکا مستحق نہین ہے اور اگر نالش مذکور کوئی ایسا شخص دائر کرے جو یہ دعوے رکھتا ہو اُسکو حسب دفعہ مذکور یہ استحقاق حاصل ہے کہ اُسکو زر نیلام سے حصہ دیا جاوے اور وہ دعوے دلا پانے حصۂ مذکور کا اُس دوسرے شخص سے جسکو زر نیلام مذکور کے ادا کرنے کا حکم ہوا ہے کرے قبل اسکے کہ زر مذکور اُس شخص دیگر کو فی الواقع ادا کیا جاوے تو نالش قبل وقت ہی ہر ڈگری جسکے ذریعہ سے روپیہ واجب الادا ہو اس حد تک حسب مراد عبارت ڈگری زر نقد مستعملۂ دفعہ ۲۹۵ ۔ کی ڈگری زر نقد ہے گو از روے ڈگری کے کوئی اور چارہ کار عطا کیا گیا ہو اور قابض ڈگری مذکور کو یہ استحقاق ہے کہ دعوے حصۂ رسدی زر نیلام کا بشمول دیگر ڈگری داران صرف ڈگریات زر نقد کے بموجب کرے دفعہ ۲۹۵ ۔ مین کوئی ایسی عبارت نہین ہے جس سے ایسے مرتہن سے جسنے بر بناء اپنے رہن کے ڈگری حاصل کی ہو یہ استحقاق چھین لیا گیا ہو کہ اپنے راہن کی اُس جائداد کو جو اُسکے رہن مین داخل نہین ہے نیلام کرائے چنانچہ قابض ایسی ڈگری رہن کو جسمین یہ حکم ہو کہ زر ڈگری جائداد مرہونہ و ذات راہن سے وصول کیا جاوے یہ استحقاق ہی کہ دعوے

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۴ ۔ دیوکی نندن سین بنام ہارٹ

(۲) ۔ سب سے اخیر فقرہ مندرجۂ دفعہ ۲۹۵ ۔ ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء

حصہ رسدی کا پیش کرے اور اُسپر یہ لازم نہین ہے کہ اولاً ضمانت رہن کو نیلام کرائے اور اُسکو ختم کر دے لیکن جب وہ کوئی جزو جائداد جو اُسکے پاس رہن ہو نیلام کرا کے اور اُسکو خود خریدے تو اُسکو قبل اسکے کہ بمقابلہ راہن کارروائی مزید یا دعوے حصہ رسدی بموجب دفعہ ۹۰ کے کرے اس امر کا ثابت کرنا لازم ہے کہ اُسکا روپیہ ہنوز باقی ہے اور جو جائداد کہ اُسنے نیلام مین خرید کی اُسکی قیمت مناسب وصول ہوئی ہے محض یہ امر کہ جائداد نیلام ہوئی واسطے ثبوت اُسکی مالیت کے کافی نہین عدالت کو نہایت احتیاط سے اُسکی تحقیقات کرنی چاہیئے۔(۱)

زید اراضی عمرو کے پاس مع قبضہ بعوض قرضہ مبلغ ۸ ہزار و سود کے رہن کی گئی دستاویز مین یہ شرط مندرج کی گئی کہ سود زر قرضہ کا منافع سے ادا کیا جائے اور بقیہ راہنان کو ادا کیا جائے۔ بذریعہ ایک اقرار نامہ مابعد کے یہ قرار پایا کہ راہنان قابض رہن اور عمرو کو لگان ادا کرین عمرو نے ڈگری واسطے ۲۰۰۰ ہزار اور بقایا لگان اور خرچہ کے واسطے اراضی مذکور کو بغرض ایفاء زر ڈگری شدہ کے حاصل کی اراضی مذکور مارچ ۱۸۸۴ء مین ۶۲۰۰ کو نیلام ہوئی مئی ۱۸۸۴ء مین بکر مرتہن مابعد نے عدالت سے یہ درخواست کی کہ زر مذکور مین حماسہ اُسکو ادا کیے جائین اور یہ بیان کیا کہ عمرو صرف ۸ ہزار خرچہ کا مستحق تھا مگر بقایا لگان کا مستحق بترجیح دعوے بکر بحیثیت مرتہن دوم کے نہ تھا دعوے بکر ۲ مئی ۱۸۸۴ء کو نامنظور ہوا اور کل روپیہ عمرو کو ادا کیا گیا فروری ۱۸۸۶ء مین بکر نے واسطے دلا پانے حماسہ کے جو عمرو کو بابت لگان ۲ مئی ۱۸۸۴ء کو ادا کیگئی نالش کی عدالتین ماتحت نے اُس نالش کو پایہ ثبوت کو پہنچایا۔(۱)- عمرو مستحق اسکا تھا کہ بقایا لگان کو بطور سود تصور کرے۔

(۲)- نالش مین تمادی عارض تھی اپیل دوم مین یہ تجویز ہوئی کہ بکر مستحق دلا پانے رقم مندعویہ کا تھا۔(۲)

(۱)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱- صفحہ ۱۰۵- ہارٹ بنام تارا پرسنا مکرجی۔

(۲)- انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۵- شیورامان بنام سیرامانیا۔

اجراے ایک ڈگری موسومہ مہانندمین مدعی نے بعض جائداد واقع موضع اردل قرق و
مشتہر و نیلام کرائی اُسوقت مین دو اور ڈگری بنام مہانند کے مدعا علیہما اول و دوم نے
جدا گانہ حاصل کی تھین جاری تھین - یہ دو ڈگریات بربناء ایک تمسک کے جو مہانند نے
تحریر کردیا تھا اور جسکے ذریعہ سے آٹھ آنہ حصہ موضع اردل بطور کفالت مزید کے مستغرق کیا گیا تھا
حاصل کی گئی تھین اور بعلت اجراے اُن ڈگریات کے مدعا علیہما نے نہ صرف ۸ حصہ بلکہ
کل موضع اردل نیلام کراکے خود خرید لیا اور عدالت نے اُنکو اجازت دے دی کہ اُس
روپیہ مین جو اُنکو از روے اپنی ڈگریات کے واجب الوصول ہے مجرا لین - اسکے
ساتھ ہی مدعی کا مقدمہ اجراء ڈگری ۲۰ - جون ۱۸۸۰ء کو خارج ہوا مدعی نے ایک نالش حسب
دفعہ ۲۹۵ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے بابت اپنے حصہ زرنیلام موضع اردل کے دائر کی اور
مدعی نے بیان کیا کہ مدعا علیہم نے کل موضع اپنی ڈگریات مین نیلام کرالیا اور جسکا علم اُسکو
صرف جولائی ۱۸۸۰ء مین ہوا کہ اُس تاریخ سے اُسنے شمار اپنی وجہ نالش کا کیا مدعا علیہم نے
قریب سے انکار کیا اور حجت کی کہ نالش اندر ایک سال کے تاریخ حکم یعنے ۲۰ - جون ۱۸۸۰ء
سے دائر ہونی چاہیے تھی اور چونکہ مدعا علیہم کو اپنے مطالبہ کے مجرا کرانے کی اجازت دی گئی
لہذا مدعی مستحق کسی تقسیم حصہ رسدی کا نہین ہے اور اگر اولی تقسیم رسدی جائز رکھی جاوے
تو وہ مستحق ہین کہ اُنکو بابت رہن ۸ حصہ موضع اردل کے جو مدعی کے پاس ہوا تھا اور جسکا
روپیہ اُنھون نے بعد اُن معاملات کے جو مابہ البحث ہین ادا کردیا تھا مجرا ملے تجویز ہوئی کہ
حکم مورخہ ۲۰ - جون ۱۸۸۰ء خلاف حق مدعی کے نہین ہے اور بدین وجہ نالش اسوجہ سے
ممنوع السماعت نہین ہے کہ وہ تاریخ حکم مذکور سے ایک سال کے اندر دائر نہین کی گئی
یہ بھی تجویز ہوئی کہ اس امر سے کہ باستعمال اُس اختیار کے جو دفعہ ۲۹۴ مجموعہ مین دیا گیا ہے
بجاے اسکے کہ عدالت مین فی الواقع روپیہ ادا کیا جائے وہ مجرا کیا گیا معاملہ کی نوعیت
واقعی ایسی تبدیل نہین ہو جاتی کہ زرثمن سے ایفاء قرضہ جات دیگر دائنان فارق کا نہو سکے

یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم مستحق منہا کرنے اُس رقم کے نہین ہین جو نامبردگان نے زرِ رہن سے بغرض بیباقی رہن مدعی کے قبل اسکے ادا کی کہ عدالت وہ تعداد تجویز کرسکے جو اشخاص متعلق مین بحصہ رسدی قابل تقسیم تھی سوال آیا وہ مستحق اس بات کے تھے یا نہین کہ جو اس روپیہ کو اسطرح پر ادا کیا گیا ہے اُن مطالبات مین سے ایک مطالبہ تصور کرین جسکی بابت مع دیگر مطالبات کے تقسیم رسدی ہونی چاہیے۔ (۱)

جسوقت مدعی نے اجراے ڈگری کرائی اُسوقت دو اور ڈگریداران نے اپنی اپنی ڈگریات جاری کراکر ایک موضع قرق کرایا ہوا تھا مدعی کی اجراے ڈگری خارج ہوئی اور مدعا علیہم کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنا زرِ رہن زرِ نیلام سے مجرا کرائین مدعی نے نالش حال واسطے دلاپانے بعنہ رسدی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ اس امر سے کہ باستعمال اس اختیار کے جو دفعہ ۲۹۴ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین دیا گیا ہے بجاے اسکے کہ عدالت مین فی الواقع یہ ادا کیا جائے وہ مجرا کیا گیا معاملہ کی نوعیت واقعی ایسی تبدیل نہین ہوجاتی کہ زرِ نیلام سے ایفاء قرضجات دیگر دائنان فارق کا نہ ہوسکے۔ (۲)

شرح دفعہ ۹۰ - دفعہ ۹۰ کے بموجب بھی ڈگریدار کو درخواست علحدہ کرنی چاہیے اُسوقت عدالت یہ دیکھیگی کہ زرِ باقی مدعا علیہ کی دیگر جائداد ذات سے وصول ہوسکتا ہے یا نہین یعنے اگر بمقابلۂ ذات و دیگر جائداد کے تمادی عارض ہوگئی ہو تو زرِ بقایا ذات و دیگر جائداد سے قابل وصول نہین ہے۔

اجراے بمقابلۂ جائداد غیر مرہونہ - بعد نیلام جائداد مرہونہ کے ڈگریدار درخواست اصدار ڈگری حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ انتقال جائداد کے اس غرض سے گذران سکتا ہے کہ اُسکو ڈگری ایصال روپیہ کی بمقابلۂ ذات اور دیگر جائداد مدیون کے دیجاوے۔

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۹ - بنوندی بردھے تند بنام ٹھرالال جگت۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ - صفحہ ۲۹۹ - مذکورۂ بالا -

اور ڈگری دار اُسوقت مین یہ ثابت کرسکیگا کہ جائداد مرہونہ سے کل مطالبہ وصول نہین ہوا اور بقیہ روپیہ ازروے قانون قابل وصول ہے تو عدالت ڈگری اُسکو دے سکتی ہے۔ (۱)

ایک رہن نامہ مین یہ شرط تھی کہ عرصہ ہفتہ مین روپیہ دیا جاویگا اگر روپیہ میعاد معینہ پر نہ دیا جاوے تو جائداد مرہونہ نیلام کیجاوے اور اگر جائداد مرہونہ بعوض بقایاء مالگزاری یا کسی اور صدمہ سے ضائع ہو جاوے تو دائن کو اختیار ہے کہ میری ذات اور دیگر جائداد سے روپیہ وصول کرے بحث مقدمہ مین یہ کی گئی ہے کہ مدعی صرف مستحق دلاپانے روپیہ کا جائداد مرہونہ سے ذات اور دیگر جائداد سے بتجویز بہ تقلید فیصلۂ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۸۴- ہوئی کہ مدعی مستحق دلاپانے روپیہ کا ذات اور دیگر جائداد سے نہین ہے۔ صحیح تعبیر رہن نامہ کی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ خاص کر ایک صورت مین صاف صاف ذات اور دیگر جائداد سے وصول کا اختیار دیا گیا ہے اور وہ صورت خاص بقایاء مالگزاری وغیرہ مین جائداد کا نیلام ہو جانا ہے۔ (۲)

جب مرتہن بربنائے دستاویز رہن دعوے کرکے ڈگری حاصل کرے تو اُس ڈگری کا اجراء جائداد مرہونہ کے اُن حقوق و مرافق سے جو رہن کی جائداد مرہونہ مین باقی ہین اور خریدار جو نیلام اجراے ڈگری مین خریدے اُسکو وہ تمام استحقاق حاصل ہوتے ہین جو بذریعہ رہن مرتہن کو حاصل تھے اور راہن کی جائداد مرہونہ مین باقی تھے۔ اگر نیلام رہن ثانی پر ہو تو صرف استحقاق الفکاک رہن نیلام ہوگا بجز اسکے کہ مرتہن اول فریق مقدمہ مین بنایا گیا ہو اور اُسکا رہن ناجائز قرار پایا گیا ہو یا رہن ثانی کا استحقاق مقدم ہو۔ (۳)

(۱)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۲۳۴ - سناتن شاہ بنام علی نواز خان و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۶۰۸ - راج سنگھ بنام پرمانند مورخہ ۵ اگست ۱۸۸۱ء

(۲)- انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۶ صفحہ ۵۰۴ - بنسی دھر بنام شجاعت علی۔

(۳)- ویکلی رپورٹ جلد ۲۲ صفحہ ۳۰۰ -

ولی محمد نے جسکے پاس زر نقد کی ڈگری تھی کہ جسمین حکم نیلام جائداد غیر منقولہ کا بغرض وصول زر ڈگری کے تھا ڈگری کے اجراء کی درخواست کی اور مدیون ڈگری کی گرفتاری کا مستدعی ہوا ولی محمد کے بھائی نے اُس جائداد کو ایک دوسری ڈگری کے اجراء مین جو اُس مدیون ڈگری پر صادر ہوئی تھی پیشتر نیلام مین خرید کر لیا تھا اور اسوجہ سے کہ اُسکے بھائی کی ڈگری تھی اُسنے ایک قلیل روپیہ اسکی بابت ادا کیا تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین بنظر عدل ڈگری اولاً جائداد مذکور پر جاری ہونی چاہیے ورنہ ذات مدیون ڈگری پر۔ (۱)

جبکہ ایک ڈگری مین جو بموجب ایک دستاویز کفالتی کے ہوئی ہو یہ لکھا ہو کہ زر قرضہ جائداد مکفولہ اور نیز ذات مدیون ڈگری سے وصول کیا جاویگا اور یہ شرط مندرج نہو کہ اول اجراء بمقابلہ جائداد کے عمل مین آویگا اور جبکہ کوئی بحث مدیون ڈگری کی ساتھ فریب کیے جانے کی پیش نہو تو اس حالت مین کوئی ایسا اصول عدل نہین ہے جو ڈگریدار کو جاری کرانے ڈگری سے بمقابلہ ذات مدیون ڈگری یا جائداد کے جسکو وہ سب سے بہتر سمجھے مانع ہو۔ مقدمہ ولی محمد بنام تراب علی انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۹۔ کی توضیح کی گئی۔ (۲)

جب ڈگری بمقابلہ جائداد مرہونہ ہو تو اُسکا اجراء بمقابلہ ذات مدیون کے نہین ہوسکتا (۳)
ایک ہندو پابند قانون متاکشرا نے بنام بعض اشخاص جنھون نے نیلام بعلت اجرائے ڈگری موسومہ پدر (مدعی) کے خرید ا تھا واسطے حصول جز حقیت موروثی بہ تنسیخ نیلام مذکور کے نالش کی۔ واضح ہوا کہ منسک مناط ڈگری مین جو جائداد رہن کی گئی تھی وہ نیلام نہین ہوئی۔ ڈگری مین یہ حکم تھا کہ مدعی روپیہ مع خرچہ سود کے دلا پاوے اور ڈگری بمقابلہ

---

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۹۔ ولی محمد بنام تراب علی۔

(۲)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۸۴۔ جوہری مل بنام سنت لال وغیرہ۔

(۳)۔ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۰۔ شیخ بودن بنام رامچندر بھنگیا۔

جائداد مصرحہ کے جاری ہو- اور اُسمین سود بھی بشرح قریب پچاس روپیہ فیصدی سالانہ مندرجۂ تمسک کے ڈگریداران کو دلوایا گیا تھا - منجانب مدعی کے یہ حجت کی گئی کہ بہ تعبیر صحیح نظیر پریوی کونسل بمقدمہ مدن ٹھاکر بنام کنہیالال بنگال لارپورٹس جلد ... کے وہ ڈگری جسکے بموجب جائداد نیلام ہوئی تھی نادرست تھی تجویز ہوئی کہ موافق پریوی کونسل کے خریدار پر لازم نہین ہے کہ سوائے ڈگری کے کسی اور چیز پر نظر کرے یہ بھی تجویز ہوئی کہ حسب اصول مقدمہ متذکرۂ صدر ... سود بشرح زائد اس امر پر دال ہے کہ ڈگری بابت ایسے قرضہ کے تھی جسکا ادا کرنا بسمر پر فرض نہ تھا مزید بران تجویز ہوئی کہ ڈگری عموماً بمقابلۂ راہن کے مع استقرار کفالت ہو تو ڈگریدار مجاز ہے کہ خواہ بمقابلہ اور جائداد راہن کے کارروائی کرے خواہ بمقابلہ جائداد مرہونہ کے تو یہ امر عدالت جاری کنندۂ ڈگری کے اختیار تمیزی سے متعلق ہے کہ کسی خاص صورت مین اُسکو روا رکھے یا نہین - (۱)

جو وجہ نالش کہ دفعہ ۲۹۵ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے فقرۂ اخیر سے ... متعلق ہے اُس وقت تک پیدا نہین ہوتی ہے کہ روپیہ فی الواقع اُس شخص کو ادا کیا جائے جسکی نسبت یہ بیان کیا جائے کہ وہ اُسکے پانے کا مستحق نہین ہے اور اگر نالش کوئی ایسا شخص دائر کرے جو یہ خواہش کرے کہ اُسکو حسب دفعہ مذکور یہ استحقاق ہے کہ اُسکو زر نیلام سے حصہ دیا جائے- اور دعوے دلا پانے حصۂ مذکور کا اُس دوسرے شخص سے جسکو زر نیلام مذکور کے ادا کا حکم ہوا ہے کرے قبل اسکے کہ زر مذکور اُس شخص دیگر کو فی الواقع ادا کیا جائے تو نالش قبل از وقت ہے اور ڈسمس ہونی چاہیے ہر ڈگری جسکے ذریعے سے روپیہ واجب الادا ہو حد تک حسب مراد عبارت ڈگری زر نقد مستعملہ دفعہ ۲۹۵ کی ڈگری زر نقد ہے گو ڈگری کے کوئی اور چارہ کار عطا کیا گیا ہو اور قابض ڈگری مذکور کو یہ استحقاق ہے کہ

(۱) - انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۴ لچھمن دیبی کنوری بنام آسمان سنگھ-

تقسیم رسدی زرنیلام کا بشمول ڈگریداران صرف ڈگریات زرنقد کے بموجب دفعہ مذکور کرے۔ دفعہ ۲۹۰ مین کوئی ایسی عبارت نہین ہے جس سے ایسے مرتہن سے جسنے برنبائے رہن کے ڈگری حاصل کی ہو یہ استحقاق چھین لیا گیا ہو کہ اپنے راہن کی اُس جائداد کو جو اُسکے رہن مین داخل نہین ہے نیلام کرائے چنانچہ قابض ایسی ڈگری رہن کو جسمین یہ حکم ہو کہ زر ڈگری جائداد مرہونہ اور ذات راہن سے وصول کیا جائے یہ استحقاق ہے کہ دعوے تقسیم رسدی کا حسب دفعہ مذکور کے کرے اور اُسپر یہ لازم نہین ہے کہ اولاً ضمانت رہن کو نیلام کرائے اور اُسکو ختم کر دے اُس مرتہن کو جسنے ڈگری برنبائے اپنے رہن کے حاصل کی ہو اس بات کی قید نہین ہے کہ اولاً ضمانت رہن کو قبل نیلام کرانے دیگر جائداد اپنے راہن کے نیلام کرائے لیکن جب وہ کوئی جزو جائداد کا جو اُسکے پاس رہن ہو نیلام کرائے اور اُسکو خود خرید لے تو اُسکو قبل اسکے کہ وہ بمقابلہ راہن کارروائی مزید یا دعوے تقسیم حصہ رسدی کا حسب دفعہ ۲۹۵ کے کرے اس امر کا ثابت کرنا لازم ہے کہ اُسکا روپیہ ہنوز باقی ہے اور جو جائداد کہ اُسنے نیلام و خرید کی اُسکی قیمت مناسب وصول ہوئی ہے محض یہ امر کہ جائداد نیلام ہوئی ہے واسطے ثبوت اُسکی مالیت کے کافی نہین ہے اور اُسکی تحقیقات اُس عدالت جس سے درخواست واسطے اجراء مزید ڈگری کے یا دلا پانے حصہ رسدی حسب دفعہ ۲۹۵ کے کیجائے نہایت احتیاط سے کرنی چاہیے۔ (۱)

درحالیکہ نالش واسطے انفاذ کفالت بمقابلہ جائداد غیر منقولہ اُس شکل مین جسمین کہ ... داخل کی گئی تھی اور باجازت دائر کرنے نالش جدید کے اس بنا پر ڈسمس کی گئی کہ مدعی نے بذریعہ خرید کرنے ایک جزو کے اپنا یہ اختیار باقی نرکھا کہ نالش باستدعائے دادرسی بمقابلہ کل جائداد مکفولہ کے دائر کرے تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور تاثیراً ایک ڈگری مین سٹ ہے جسکے صادر کرنے کا اختیار کسی عدالت ہند کو نہین ہے اور چونکہ

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷۔ ہارٹ بنام تارا پرستا مکرجی۔

وہ حسب دفعہ ۳۷۳ - مجموعہ ضابطہ دیوانی کے صادر نہین کی گئی اور عرضی دعوے حسب باب ۵ - مجموعہ کے واپس یا نامنظور نہین کی گئی - لہذا فیصلہ منسوخ ہونا چاہیے مقدمات والٹن بنام کلکٹر راج شاہی (اپیلہاے ہند مولفہ مورصاحب جلد ۱۲ - صفحہ ۱۶۰) دقدرت بنام دینو (صفحہ ماقبل ۱۵۵) کا حوالہ دیا گیا - ایک تمسک مین جسکے ذریعہ سے جائداد غیر منقولہ مکفول کی گئی تھی ۲ ۱/۲ فیصد سود کی شرط تھی اور یہ شرط مندرج تھی کہ اگر زر اصل وسود ایک برس کے اندر ادا نہ کیا جائے تو ۲ ۱/۲ فیصد سود تاریخ تمسک سے ادا کیا جائیگا تجویز ہوئی کہ امر تجویز طلب بلحاظ شرط بذا کے یہ تھا کہ آیا فریقین کا منشا و یہ معاہدہ کرنے کا تھا کہ اگر راہن اندر میعاد قرار یافتہ کے روپیہ ادا نکرے تو تاریخ تمسک سے بطور سود کے ۲ ۱/۲ فیصد ادا کیا جائے یا آنکہ انکا یہ منشاء تھا کہ شرط مذکور محض تاوانی تصور کیجائے اور تعداد معاوضہ بابت نہ ادا کیے جانے روپیہ کے وقت مقررہ پر بصورت نزاع کے عدالت سے تجویز کیجائے تجویز ہوئی کہ شرط مذکور بنفسہ ایک شرط غیر معقول اندران حالات کے نہین ہے کہ فریقین نے یہ معاہدہ کیا کہ ۲ ۱/۲ فیصد بطور سود کے ادا کیا جائے اور بدین وجہ سود بشرح مذکور دلایا جانا چاہیے مقدمہ ڈیلیس بنام سمتھ (لارپورٹ جانسری ڈویزن جلد ۱۲ صفحہ ۴۲۳) کا حوالہ دیا گیا - نیلام بعلت اجراے ایک ایسی ڈگری مین جو واسطے نفاذ تمسک کفالتی کے تھی ڈگریدار نے باجازت عدالت اجراء کنندہ کے بولی بولی لیکن جائداد ایک اور شخص نے خرید کی کہ اسوقت مین ڈگریدار کے پاس ایک مواخذہ ماقبل رجسٹری شدہ موجود تھا جسکا اظہار اسنے بذات خود نہین کیا ایک نالش مین جو اسنے بعد ازاں واسطے نفاذ مواخذہ مذکور کے دائر کی منجانب مشتری نیلام یہ حجت پیش کی گئی کہ ازروے طریق عمل کے یہ عذر بمقابلہ مسماۃ کے کرنا ممنوع ہے تجویز ہوئی کہ کوئی امر مانع تقریر مخالف نہین ہے اور بموجب دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ شہادت کے عدالت کو اس امر کے قیاس کرنے کا استحقاق تھا کہ احکام

دفعہ ۲۸۷ - (ج) مجموعہ ضابطۂ دیوانی کی تعمیل ہوئی ہے اور بدین وجہ اشتہار نیلام سے وجود اُس مواخذہ کا جسکی بنا پر اب نالش کی گئی ہے ظاہر ہوتا تھا اور مدعی اس بات کے قیاس کرنے کا مستحق تھا کہ جو اشخاص خریدار ہونا چاہتے ہین وہ بغرض تحقق کرنے اس امر کے کہ کون سی جائداد نیلام ہوگی اشتہار کو پڑھ لینگے یا رجسٹر مین تلاش کر لینگے اور اُسکے حقوق اسوجہ سے زائل نہین ہو گئے کہ اُسنے بذات خود اپنے مواخذہ کا اظہار نہین کیا تا یہ کہا جا سکتا ہے کہ بوقت نیلام محض بولی بولنے کے ذریعہ سے اُسنے مشتری کو خرید کرنے کی ترغیب دی مقدمات میکڑی بنام برٹش بینن کمپنی (لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۶ - صفحہ ۸) دکھیرن بنام کنجھاری (الہ آباد جلد ۹ - صفحہ ۳۱۳ -) کا حوالہ دیا گیا - یہ بھی تجویز ہوئی کہ یہ نہین کہا جا سکتا ہے کہ بلحاظ حالات یہ تصور کرنا چاہیے کہ مدعی نے بعلت اجرا اپنی ڈگری کے وہ حق نیلام کیا جو اُسکو از روے تمسک متنازعۂ حال کے حاصل تھا اور نامبردہ اس امر پہ مجبور نہین کیا جا سکتا ہے کہ اولاً کارروائی بمقابلہ اُن اجزاے جائداد مرہونہ کے جو نیلام نہین ہوئی تھی کرے اور تمسک مذکور کا نفاذ بمقابلہ ایسے مشتری جزو جائداد مرہونہ کے ہو سکتا ہے جسنے قبضہ کبھی نہین پایا - (۱)

کشوری لال نے باجراء ایک سادہ ڈگری زر نقد موسومہ بمیان کچھ جائداد نیلام کرا کے خود خرید لی جائداد بوقت نیلام رہن تھی بزمانۂ مابعد ایک ڈگری بنام بمیان کے بابت نفاذ اس رہن کے حاصل کی گئی جو کشوری لال کے قبضہ مین رہی کشوری لال نے اس ڈگری کا اجرا نہ بمقابلۂ جائداد مرہونہ بلکہ بمقابلۂ دیگر جائداد مملوکہ بمیان کے کرانا چاہا تجویز ہوئی کہ اگر کشوری لال نے جائداد کو بدین علم کہ وہ رہن تھی یا اگر بوجہ رہن کے نامبردہ نے اُسقدر قیمت سے کم پر خرید اکہ جو بحالت دیگر اُس جائداد کے وصول ہوتی تو ڈگری ایفاء کرانے کی اجازت اُسکو دیگر جائداد بمیان سے دینا بعید از

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۶۹۰ - جنواری داس بنام شیت علی۔

انصاف نہوگا ۔ (۱)

مدعیان تابعضان ایک ڈگری کے تھے جو انھون نے بر بنا و رہن نامہ مضمون ذیل حاصل کی تھی ۔ حکم ہوا کہ مدعا علیہم مدعیان کو مبلغ ... اور بابت خرچہ ... کل ... دو مہینے کے اندر تاریخ دستخط کرنے ڈگری سے ادا کرین ۔ رقم مذکور پر سود بشرح ... فیصدی سالانہ تاریخ وصول تک لگایا جائیگا ۔ اگر مدعا علیہم زر مذکور اندر میعاد معینہ کے ادا نکرین تو اُنکا حق فک الرہن کرانے جائداد مرہونہ کا جاتا رہیگا اور اُس پر مدعیان کو قبضہ دلایا جائیگا جب مدیونان ڈگری نے روپیہ داخل نہین کیا تو ڈگریداران نے درخواست اجراء ڈگری کی ... جج ماتحت نے حکم اجراء ڈگری صادر کیا لیکن یہ تجویز کی کہ اجراء ڈگری بابت خرچہ کے بموجب عبارت ڈگری کے نہین ہوسکتی اور یہ حکم جج ضلع کے حضور سے بابت اپیل بحال رہا تجویز ہوئی کہ ڈگریداران مستحق پانے خرچہ نالش کے ذات یا جائداد مدیونان ڈگری سے بجز جائداد مرہونہ کے ہین ۔ (۲)

ڈگری جو بر بنا دستاویز کفالتی صادر ہوئی ہو اور جسمین یہ حکم ہو کہ وہ جائداد مکفولہ پر جاری کیجائیگی بمقابلہ ذات یا دیگر جائداد مدیون ڈگری کے جاری نہین ہوسکتی گو حکم خرچہ کا جو اُس ڈگری مین ہو اسطرح پر جاری ہوسکتا ہے ۔ (۳)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ میعاد دستاویز رجسٹری شدہ جسمین جائداد مکفول ہو واسطے ماخوذی ذات کے چھ سال اور واسطے نیلام جائداد کے بارہ سال ہے ۔ (۴)

---

(۱) ۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ ۔ گلاب سنگھ بنام ... مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۳ء

(۲) ۔ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵ ۔ رنئیسر سین بنام جیبو دا ۔

(۳) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۷ ۔ پران کنور بنام درگا ۔

(۴) ۔ رام دین بنام کالکا پرشاد پریوی کونسل سلسلہ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۰۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ ۔

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مد ۱۳۲ ضمیمہ ۲- ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے جسکا بار جائداد غیر منقولہ پر ہو صرف اُن نالشات سے متعلق ہے جو واسطے دلاپانے روپیہ کے بہ نیلام جائداد کے ہون جو ماخذہ وار اُسکے ہو اور ایسے عوض سے متعلق نہین ہے جو واسطے نفاذ چارہ کار ذاتی کے بربناء دستاویز رجسٹری شدہ کے ہون جسکی رو سے جائداد غیر منقولہ بطور کفالت قرضہ کے مستغرق کی گئی۔ (۱)

ہائیکورٹ کی ڈگری مین یہ حکم تھا کہ زر ڈگری نیلام جائداد مستغرقہ سے جسمین نام جائداد کا درج تھا وصول کیا جاوے جائداد مستغرقہ نیلام ہوئی بقیہ زر ڈگری کے وصول کے واسطے ڈگریدار نے درخواست واسطے نیلام جائداد غیر منقولہ کے گذرانی عدالت نے حکم دیا کہ بجز اُس جائداد کے جسکا ڈگری مین حکم نیلام کا ہے دوسری جائداد نیلام نہین ہوسکتی اور چونکہ ڈگری ذات مدیون پر نہین ہے لہذا اوپر ذات ودیگر جائداد کے جاری نہین ہوسکتی ہائیکورٹ سے تجویز ہوئی کہ عدالت ماتحت نے ڈگری کی صحیح تعبیر کی ہے خرچہ دیگر جائداد وذات مدیون سے قابل وصول ہے - (۲)

ایک اور مقدمہ مین باختلاف رائے فیصلجات بمبئی کے تجویز ہوئی کہ دعوے جو بربناء رہن نامہ جائداد غیر منقولہ کیا جاوے اُس سے میعاد بارہ سال واسطے ماخوذی جائداد کے متعلق ہے نہ ذات راہن سے لہذا نالش بربناء رہن نامہ جو تاریخ واجب الادا سے ۹ سال کے بعد دائر ہوئی اُسمین ذات راہن پر ڈگری نہین ہوسکتی (۳)

جب رہن ناجائز قرار پاوے تو راہنان کی ذات ودیگر جائداد پر ڈگری حاصل ہونے کے لیے میعاد بارہ سال نہین ہے ایسی استدعا مین تمادی

(۱)- شیشایا بنام انناما مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

(۲)- ہرنراین وغیرہ بنام رام دت ہفتہ وار ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۸-

(۳)- رگھوبردیال بنام بچھمن الہ آباد ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۹۲ کتاب اردو-

عارض ہے (۱)

ایک ڈگری بدین مضمون صادر ہوئی کہ زرمتدعویہ وسود دوران بہ نیلام جائداد مرہونہ دستاویز کے وصول کرے تجویز ہوئی کہ بسبب مضمون ڈگری ڈگری سوائے جائداد مرہونہ کے دوسری جائداد پر جاری نہین ہوسکتی۔ (۲)

دائن دستاویز نے جسمین جائداد غیرمنقولہ بطور ضمانت کے مستغرق تھی واسطے دلاپانے زر دستاویز کے ذات خاص مدیون ونیز بہ نیلام جائداد مستغرقہ کے نالش دائر کی وبدین مضمون ڈگری پائی (دعوے مع خرچہ نالش وسود آیندہ بحساب ۸ روپیہ سیکڑا ماہواری کے ڈگری ہوئی) اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور بصرف ڈگری زرنقد کے نہین ہے بلکہ بہ نفاذ کفالت کے ہے۔ (۳)

ایک ڈگری مین یہ حکم تھا کہ روپیہ بہ نفاذ کفالت وصول کیا جاوے تجویز ہوئی کہ ایسی ڈگری مین سوائے جائداد کے ذات کسی مدعاعلیہ کی قابل ماخوذی نہین ہے۔ (۴)

مشتری پر واسطے دلاپانے زرکفالت کے اُسکی ذات سے نالش نہین ہوسکتی۔ (۵)

ڈگریدار جائداد مرہونہ کے علاوہ جائداد مرہونہ کے دیگر جائداد کو قرق کرایا مدیون کے عذر پر عدالت نے حکم دیا کہ پہلے جائداد مرہونہ نیلام کیجائے لیکن قرقی دیگر جائداد کی قائم رہی مدیون نے واسطے منسوخی حکم بحالی قرقی و باستدعاء واگذاشت جائداد اپیل کیا اپیل سے حکم واگذاشت قرقی صادر ہوا تب ڈگریدار نے اپیل ہائی کورٹ مین کیا

(۱)۔ پاتی رام بنام بلدیو الہ آباد ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۲۰۸۔ کتاب اردو۔

(۲)۔ شیونراین بنام ایشری پرشاد نراین سنگھ مورخہ ۲۲ مئی سنہ ۱۸۸۳ء الہ آباد ویکلی نوٹ صفحہ ۲۰۸۳۔

(۳)۔ دیبی چرن بنام پربھودین الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۳۰۸۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۴)۔ نوبت رام بنام رام روپ الہ آباد ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۳۰۸۔ کتاب انگریزی

(۵)۔ جگناتھ بنام ٹھاکر الہ آباد صفحہ ۱۰۶ کتاب اردو نظائر سنہ ۱۸۸۱ء۔

ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ مرتہن ڈگریدار جب تک جائداد مرہونہ کو نیلام نکرا دے دوسری جائداد یا ذات راہن پر جاری نہین کراسکتا اور نہ اپنی ڈگری کو ڈگری زرنقد تصور کرسکتا ہے حکم برخاستگی ڈگری صحیح تجویز ہوا ہے اپیل ڈسمس ۔۔ (۱)

ایک اخیر مقدمہ جسکے حالات یہ تھے کہ ڈگری حسب دفعہ ۸۸ - قانون انتقال واسطے نیلام جائداد مرہونہ کے صادر ہوئی جائداد مکفولہ سے زر ڈگری کل وصول نہوا ڈگریدار نے درخواست صدور ڈگری بمقابلہ جائداد غیر مکفولہ حسب دفعہ ۹۰ - ایکٹ انتقال پیش کی ڈگری مذکور اپیل سے بحال رہی اپیل دوم مین عذر تا عدہ امر تجویز شدہ کا پیش ہوا تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمات سے قاعدہ مذکور متعلق نہین ہے اور ڈگری اول مین کوئی حکم بابت جائداد غیر مکفولہ نہونا چاہیے صرف نیلام جائداد مکفولہ کا ہوسکتا ہے اگر بعد نیلام جائداد مکفولہ کے کل زر ڈگری ادا نہووے تو درخواست حسب دفعہ ۹۰ پیش ہوکر بعد اجراء اطلاعنامہ وسماعت عذرات مدیون ڈگری بمقابلہ جائداد غیر مکفولہ صادر ہوسکتی ہے گوپال داس بنام علی محمد الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰ - سے تمیز کی گئی پران کنور بنام درگا پرشاد کا فرق بتایا گیا - (۲)

ایک رہن نامہ جائداد غیر منقولہ مورخہ ۱۸۸۲ء مین ایک معاہدہ تحریر ہوا تھا جسکی رو سے راہن نے اپنی ذات کو ذمہ دار ادا ے قرضہ رہن قرار دیا تھا - چونکہ مرتہن دیوالیہ قرار پایا لہذا افیشل اسینی نے نالش دائر کی جسمین اسنے یہ استدعا کی ہین - اول بہ انفاذ رہن بذریعہ نیلام جائداد مرہونہ - دوم بحالت غیر مکتفی ہونے زر ثمن نیلام واسطے بیباقی قرضہ کے واسطے انفاذ معاہدۂ ذاتی کے عدالت نے دادرسی اول الذکر عطا کی لیکن دربارۂ عطاء دادرسی آخر الذکر کے بربنا توقف دربارۂ ارجاع نالش اور بہ نظر سختی اور یہ

(۱) - گوپال داس بنام علی محمد الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۵۴ - کتاب انگریزی -
(۲) حفیظ الدین احمد بنام ومودرداس الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۰ء صفحہ ۴۴ - کتاب اردو -

مدعا علیہ کے انکار کیا تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق تھا کہ اپنے دعوے نفاذ رہن مین دعوے مزید اس استقرار کا شامل کرلے کہ بحالت غیر مکتفی ہونے زر نیلام واسطے بیباقی قرضہ کے اسکی بیباقی بمقابلۂ ذات و دیگر جائداد مدعا علیہ کے مأخذ کیجاوے اور دعوے نفاذ معاہدۂ ذاتی کا ڈگری ہونا چاہیے تھا حفیظ الدین احمد بنام دمودر داس سے امتیاز کیا گیا۔ (۱)

نالش نفاذ رہن مین مدعی نے استدعاء ڈگری بمقابلۂ دونون جائداد مرہونہ و نیز بحالت جائداد مرہونہ کے کافی نہونے کے دیگر جائداد اور ذات مدعا علیہم کے کی اور مطابق استدعاء ڈگری پائی تجویز ہوئی کہ ایسی ڈگری بمقابلۂ ذات و دیگر جائداد مندرجۂ بالا بلا حصول ڈگری دفعہ ۹۰ کے جاری ہوسکتی ہے۔ (۲)

جس صورت مین کہ ڈگری نفاذ کفالت بذریعۂ نیلام جائداد مکفولہ مین حکم ذمہ داری ذاتی مدیون کا بھی درحالیکہ جائداد مکفولہ واسطے بیباقی ڈگری کے ناکافی ہو مندرج ہو تو واسطے اجراء بمقابلۂ ذات مدیون کے حاصل کرنا ڈگری دفعہ ۹۰ ایکٹ انتقال جائداد کا ضرور نہین ہے لیکن اگر ڈگری مذکور کے لیے درخواست کی گئی ہو تو ایسی کارروائی مساوی درخواست اجراء اصل ڈگری بمقابلۂ ذات مدیون متصور ہوگی درگا دئی بنام بھگوت پرشاد (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۶) کی تقلید ہوئی۔ (۳)

جسقدر نظائر دربارۂ اجراے ڈگری بمقابلۂ جائداد مکفولہ و غیر مکفولہ مندرجۂ بالا پیش ناظرین کی گئی ہین انکے دیکھنے سے واضح ہوا ہوگا کہ سب تغیۂ ڈگری پر مبنی ہین جسمین سے اکثر قبل نفاذ ایکٹ ہذا کے صادر ہوچکی تھین اور بعض جو بعد صدور ایکٹ ہذا کے صادر ہوئی ہین

(۱)۔ مہر بنام دگمری دیبیا الہ آباد صفحہ ۳۰۲۔ ہفتہ وار ۱۹۰۸ء درگا دئی بنام بھگونت پرشاد انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۶۔

(۲)۔ بنک ناتھ بنام پیتمبر داس صفحہ ۲۰ ہفتہ وار ۱۹۰۸ء و صفحہ ۳۶ انڈین لارپورٹ جلد ۱۳۔ الہ آباد

(۳)۔ رحیم بخش بنام ایکوی نیٹڈ سروس بنک لمٹڈ الہ آباد ہفتہ وار ۱۹۱۲ء صفحہ ۹۳۴۔

انکا مضمون موافق دفعہ ۸۸ - قانون ہذا کے نہین تھا نتیجہ ان نظائر کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو ڈگری بموجب دفعہ ۸۸ - کے صادر ہو وہ قبل جاری ہونے جائداد مکفولہ کی ذات یا جائداد غیر مکفولہ مدیون پر جاری نہین ہوسکتی کیونکہ اس دفعہ کا یہی مضمون ہے کہ ڈگری واسطے نیلام جائداد کے صادر ہوگی البتہ بعد کارروائی اجراء بمقابلہ جائداد مکفولہ کے حسب دفعہ ۹۰ - ایک اور ڈگری حاصل کرنی پڑیگی بمقابلہ ذات و جائداد غیر مکفولہ کے بشرطیکہ بمقابلہ ذات و جائداد دیگر تمادی مؤثر ہوگئی ہو -

مجکو اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مین تمام نظائر حد سماعت متعلق باجراء ڈگری مد ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع تحریر کرون تاکہ ناظرین کو تلاش نظائر مین سہولیت ہو اور پوری پوری مدد ملے لہذا درج کیجاتی ہین -

نظائر ہائیکورٹ الہ آباد متعلق میعاد درخواست اجراء ڈگری

درخواست اجراء جزوی ڈگری اجمالی کی منجانب کسی ایک ڈگریدار کے درخواست نافذ رکھنے ڈگری کے نہین ہے - (۱)

کارروائی صلحنامہ جسمین صورت مین کہ اصل ڈگری کے اجراء مین تمادی عارض ہے واسطے سرسبز کرنے ڈگری کے کارآمد نہین ہوسکتی - (۲)

اجراء ڈگری مین شخص ثالث عذردار نسبت جائداد مقرقہ ہوکر کامیاب ہوا ڈگریدار نے اُسپر نالش نمبری کی درخواست اجراء ڈگری مذکور سے تمادی عارض تھا لیکن میعاد سے اُس ڈگری نالش نمبری سے جو بحق ڈگریدار ہوئی شمار کی گئی اور تجویز ہوئی کہ یہ درخواست جدید نہین ہے بلکہ بسلسلہ درخواست سابق کے ہے - (۳)

(۱) - رام اوتار بنام اجودھیا سنگھ جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۲) - سٹول بنام بلینگس جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۳) - پرسرام ڈگریدار بنام کارڈنر جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

زر یافتنی ڈگری ۱۸۷۴ء کا بذریعہ اجراء کے جو بموجب ڈگری ۱۸۸۵ء جو واسطے نیلام
کرانے جائداد واگذاشت شدہ حاصل کی گئی بمقابلہ دیتا ء مدیون ڈگری وصول نہین ہوسکتا
اور اجراء مذکور بوجہ کسی رضاے یا سکوت کے جو زمانہ سلف مین منجانب مدیون ڈگری
بموجب ڈگری ۱۸۷۴ء کے ہوئی ہو جائز نہین ہوسکتا - (۱)

تاریخ ڈگری ہائیکورٹ سے حسب مراد دفعہ ۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء میعاد
ثابت ہونا چاہیے کیونکہ صرف وہی ڈگری مختتم ہے - (۲)

ایک کارندہ کوٹھی کے نام ڈگری بحق کوٹھی صادر ہوئی اسکے بعد درخواست دوسرے
کارندہ کے نام سے گذری اسکے بعد مالکان کوٹھی نے درخواست گذرانی تجویز ہوئی کہ یہ
کارروائیات گو بے ضابطہ نہین لیکن ناجائز نہ تھین لہذا تمادی عارض نہین ہے - (۳)

درخواست دفعہ ۲۸۵ - ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء (دفعہ ۲۲۳ - ۲۲۴ ایکٹ ۱۴ - ۱۸۸۲ء
نقل ڈگری واسطے نافذ کرنے یا بحال و برقرار رکھنے ڈگری کے ہے - (۴)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ وہ تاریخ جسکو درخواست واسطے اجراے ڈگری کے
ن کیجاوے اور نہ کوئی اور تاریخ جسکو کہ اس قسم کی درخواست زیر تجویز ہو حسب مراد
۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء تاریخ درخواست ہے - (۵)

تجویز ہوئی کہ مد ۱۶۷ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء درخواست اجراے ایسی ڈگری سے متعلق ہے
ب احکام دفعہ ۵۳ - ایکٹ ۲۰ - ۱۸۶۶ء حاصل کی گئی ہو مد ۱۶۶ - ایکٹ مذکور

بندا پرشاد بنام احمد علی جلد ا صفحہ ۱۰۳ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
امام علی بنام دسوندی رام جلد ا صفحہ ۵۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
من لی بی بنام بینی رام جلد ا صفحہ ۵۱۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
حسین بخش بنام آئی دی تیج جلد ا صفحہ ۵۲۵ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
نیر محمد بنام غلام حسین جلد ا صفحہ ۵۸۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

متعلق نہین ہے - (۱)

واسطے نافذ رکھنے ڈگری اعراض مد ۱۶۷ - ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۱ء کی درخواست اجراء ڈگری جسپر صرف اطلاعنامہ جاری ہوکر مقدمہ فہرست سے خارج کردیا گیا تھا کافی ہے - (۲)

الفاظ (جس حالت مین کہ اپیل ہوا ہو) مندرجہ فقرہ ۲ - مد ۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۱ء اپیل بنا راضی ڈگری سے متعلق نہین ہین نہ ایسے اپیل سے جو بنا راضی حکم منسوخ ڈگری حسب دفعہ ۱۱۹ - ایکٹ ۸ ۔ ۱۸۵۹ء ہو - (۳)

یہ امر اہم ہے کہ آیا اقساط ماقبل ادا کی گئین یا نہین اور چونکہ درخواست اندر تین سال کے ان تواریخ سے ہے جن تواریخ کو منجملہ اقساط واجب الوصول ہوئین لہذا وہ بلحاظ مد ۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۱ء بین المیعاد ہین - (۴)

درخواست زبانی جو بر طبق ملتوی ہونے نیلام جائداد غیر منقولہ بعلت اجراء ڈگری کے واسطے تعیین تاریخ جدید نیلام کے کیجائے حسب مراد مد ۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء بمنزلہ درخواست اجراء ڈگری کے ہے پس درخواست اجراء ڈگری جو اندر تین سال تاریخ اس درخواست زبانی سے گذری ما بین میعاد ہے - (۵)

درخواست مدیون ڈگری متضمن اسکے کہ کارروائی اجراء ڈگری کا تصفیہ ہوگیا اور ڈگریدار کو نا بیرد ہ نے ۵۰ دے دیے ہین اور باقی زر ڈگری بعد ازین ادا کیا جائیگا مقدمہ اجراء ڈگری خارج نہو بمنزلہ درخواست نافذ رکھنے ڈگری حسب مد ۱۶۷ - ایکٹ ۹ ۔ ۱۸۷۱ء

(۱) جی شنکر بنام ٹیلی جلد ۱ صفحہ ۵۰۶ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد

(۲) - بہاری لال بنام سالگرام جلد ۱ صفحہ ۶۰۷ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

(۳) شیوپرشاد بنام اندو دکسنگھ جلد ۲ صفحہ ۲۷۳ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

(۴) - کنجن سنگھ بنام شیوپرشاد جلد ۲ صفحہ ۲۹۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

(۵) - امر سنگھ بنام ٹیکا جلد ۳ صفحہ ۱۳۹ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

ومد ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء ہے - (۱)

گو بانکے لال فریق اپیل عدالت صدر اور اپیل ولایت نہ تھا تاہم ڈگری مذکور ایک ڈگری جائز قابل اجراء بمقابلہ نامبردہ تھی لہذا درخواست تاریخ ڈگری ولایت سے بین المیعاد ہے اور درخواست ترمیم ڈگری دراصل از قسم تجویز ثانی کے تھی اسوجہ سے بموجب مد ۱۷۷ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء ایسی میعاد حاصل ہوتی ہے جس سے سماعت بابت درخواست مابعد متعلقہ اجراء ڈگری کے شروع ہوگئی اور اسوجہ سے وہ بین المیعاد ہے - (۲)

الفاظ اپیل اور عدالت اپیل مستعملہ مد ۱۷۹ - ۱ بند سوم ضمیمہ ایکٹ ۱۸۷۷ء میں اپیل بحضور ملکۂ معظمہ دام اقبالہا باجلاس کونسل داخل ہے - (۳)

بنظر حالات مقدمہ کے تجویز ہوئی کہ درخواست ۱۶ مئی ۱۸۷۸ء بہ تسلسل درخواست ۷ ستمبر ۱۸۷۸ء نہیں ہے اور درخواست ۱۶ فروری ۱۸۷۸ء مشعر تدبیر معاون اجراے ڈگری نہیں ہے اسلیے درخواست ۱۶ مئی ۱۸۷۸ء میں تمادی عارض ہے - (۴)

درخواست اجراے ڈگری جو بمقابلہ ایک شخص منجملہ قائم مقامان قانونی مدیون متوفی کے گذری ہو واسطے اغراض میعاد سماعت کے بمقابلہ کل اشخاص کے مؤثر ہوتی ہے - (۵)

درخواست ڈگریدار مشعر التواے نیلام معاون اجراے ڈگری حسب مراد مد ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء نہیں ہے - (۶)

(۱) گھنشیام سنگھ بنام لکھا جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد
(۲) بکلشن سہاے بنام صاحب کلکٹر جلد ۴ صفحہ ۱۳۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۳) نرسنگھ داس بنام نراین داس جلد ۲ صفحہ ۶۳۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد
(۴) خیر النساء بنام گوری شنکر جلد ۳ صفحہ ۴۸۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۵) رام لونج سیوک بنام ہینگولال جلد ۳ صفحہ ۷۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۶) بینی ناتھ کنوری بنام دیبی بخش راے جلد ۴ صفحہ ۵۰۷ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

درخواست اجراے ڈگری بدین استدعا پیش کی گئی کہ مہتمم بندوبست کے پاس ایک نقل ڈگری بھیجدی جاوے تاکہ ترمیم حکم بندوبست درباب اندراج نام مدیون ہوجاوے تجویز ہوئی کہ درخواست حسب مراد دفعہ ۱۶۷ - ایکٹ ۱۵ - سنہ ۱۸۷۷ء واسطے نافذ رکھنے ڈگری کے نہ تھی - (۱)

۱۱ - جولائی سنہ ۱۸۷۸ء کو ڈگری بمقابلہ بھارت سنگھ و جگت نراین صادر ہوئی صرف جگت نراین نے اپیل کیا اور اپیل کسی ایسی بنا پر مبنی نہین تھا جو نسبت اُسکی و بھارت سنگھ کی واحد تھی ۲۰ - نومبر سنہ ۱۸۷۸ء کو عدالت اپیل نے ڈگری کو بحال کیا ۲۳ - ستمبر سنہ ۱۸۸۱ء کو درخواست اجراء بمقابلہ بھارت سنگھ پیش ہوئی تجویز ہوئی کہ جہانتک بھارت سنگھ کو تعلق ہے میعاد تاریخ ڈگری ابتدائی سے نہ تاریخ ڈگری عدالت اپیل سے محسوب ہونی چاہیے سوجہ سے تمادی عارض ہے - (۲)

۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۷۸ء تاریخ نیلام کو فریقین ڈگری نے درخواست تحریری باجمال عدالت مین داخل کی جسمین یہ درج تھا کہ مدیون ڈگری نے کچھ روپیہ دیا اور ڈگریدار نے مدیون کو چار مہینے کی مہلت بغرض اداے بقیہ زر ڈگری دینا منظور کرلی نیلام ملتوی کیا جاوے چنانچہ عدالت نے حکم التواے نیلام صادر کیا درخواست مذکور مناسب طور پر کوشش بااعانت اجراء ڈگری حسب دفعہ ۱۶۷ - ایکٹ ۱۵ - سنہ ۱۸۷۷ء ہے (۳)

ڈگری اجمالی تھی درخواست ایک ڈگریدار نے بمقدار حق اپنے کے گذرانی اور زان بعد دوسرے ڈگریدار نے بمقدار اپنے حق کے گذرانی تجویز ہوئی کہ درخواستہاے مذکور مطابق قاعدہ قانون کے نہ تھین لہذا واسطے نافذ رکھنے ڈگری کے کافی نہین ہین اور یہ بھی تجویز ہوئی

(۱) محمد عمر بنام کاملہ بی بی جلد ۴ صفحہ ۴۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۲) سیکرام بنام بھارت جلد ۴ صفحہ ۲۰۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -
(۳) سیتلادین بنام شیوپرشاد جلد ۴ صفحہ ۶۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

کرنا جواری درخواست ہاے مذکور کا علاج بذریعہ درخواست اجرا و مابعد ترمیم شدہ کے جو بعد انقضاء میعاد سماعت واسطے اجراء کل ڈگری کے پیش ہوئی نہین ہو سکتا -(۱)

میعاد سماعت نہ تاریخ ڈگری سے بلکہ تاریخ ڈگری عدالت اپیل سے شروع ہوئی جو اپیل ایسی ڈگری کی نسبت ہوا تھا جو تجویز ثانی پر صادر ہوئی تھی -(۲)

بغرض محفوظی تمادی ایام ڈگریدار اس قسم کے ثبوت پیش کرنے کا مستحق ہے کہ اقساط عدالت سے باہر ادا کی گئین گو اداے اقساط کی تصدیق عدالت مین نہین کرائی گئی -(۳)

درخواست تابع قاعدہ دفعہ ۱۹ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء ہے اور عبارت ٹھہری جو مدیون ڈگری نے ڈگری پر تحریر کی وہ ایک اقرارنامہ ذمہ داری بموجب ڈگری کے ہے -(۴)

ضمن ۲ - خانہ ۳ - مد ۱۷۹ - ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء مین جس اپیل کا تذکرہ ہے وہ غالبًا اپیل ایسی ڈگری یا حکم کا ہے جو معرض اجرا مین ہو جبکہ تذکرہ اسی مد کی پہلی ضمن مین ہے نہ کہ اپیل صیغہ اجراے اُس ڈگری یا حکم کا لیکن اس مقدمہ مین حکم عدالت اپیل از قسم ڈگری اور قابل جاری ہونے کے ہے جس سے مد مذکور متعلق ہوگی اسلیے درخواست اجرا حکم مذکور کی سمجھنا چاہیے اور وہ مین المیعاد ہے -(۵)

عدالت سے حکم ہوا تھا کہ ڈگریدار درخواست جدید جب مسل اپیل سے واپس آوے گذرانے تجویز ہوئی کہ میعاد سماعت اُسوقت سے شروع ہوئی جب مسل واپس آئی جسکو تین سال

(۱) - صاحب کلکٹر شاہجہان پور بنام سرجن سنگھ جلد ۴ صفحہ ۱۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد
(۲) - نرسنگھ سیوک بنام مادھوداس جلد ۴ صفحہ ۲۷۴ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
(۳) - شیام لال بنام کنہیا لال جلد ۴ صفحہ ۲۳۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
(۴) - جانکی پرشاد بنام غلام علی جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -
(۵) - ہولاسی بنام نیکو جلد ۵ صفحہ ۲۳۶ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد -

نہین گذرے درخواست بین المیعاد ہے۔ (۱)

قبول کرلینا اُن اقساط کا منجانب ڈگریدار کے جو بعد ستمبر ۱۸۸۰ء کے واجب الوصول ہوئین یا جو واجب ہونگے کہ ادا ، قسط ستمبر ۱۸۸۰ء مین قصور واقع ہوا تھا اُس حق سے دست برداری کرنے کی حد تک پہونچتا ہے جو جاری کرانے ڈگری کا بابت رقم کلان کے بموجب ڈگری مذکور بصورت قصور ادا کے حاصل تھا اسلیے تمادی عارض ہے۔ (۲)

درخواست ڈگریدار اثناء تحقیقات متعلقہ عذرداری جائدادین واسطے طلبی گواہان کے ایک درخواست حسب مراد دفعہ ۱۷۹ - بند ۴ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء بغرض تدبیر معاون ڈگری ہے۔ (۳)

درخواست ڈگریدار بدین استدعا کہ وہ عذرات جو مدیون ڈگری نے نسبت نیلام بعلت اجراء ڈگری اپنی جائداد کے کیے ہین نامنظور ہونا چاہیے اور نیلام بحال ہونا چاہیے اس قسم کی درخواست ہے کہ جسکی تاریخ سے میعاد سماعت درخواست مابعد اجراء ڈگری کے شمار ہونا چاہیے۔ (۴)

۲۷ - اگست ۱۸۸۰ء کو مابین ڈگریدار و مدیون ڈگری یہ قرار پایا کہ زر ڈگری باقساط ادا کیا جائے اور اگر کسی ایک قسط کے ادا سے مین قصور ہو تو کل ڈگری اجراء ہو عدالت اجراء کنندہ ڈگری نے اس قرارداد کو منظور فرمایا چونکہ ۲۰ نومبر ۱۸۸۰ء کو عدم ملاقی ہوئی لہذا ڈگریدار نے واسطے وصول کل زر ڈگری کے درخواست دی تجویز ہوئی کہ درخواست مذکور ایسی نہ تھی کہ جس سے دفعہ ۱۷۹ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہو بلکہ دفعہ ۲۵۸ متعلق ہے اور

(۱) - رگھوبنس گر بنام سیوکرن گر جلد ۵ - صفحہ ۲۴۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۲) - رادھا پرشاد بنام بھگوان رائے جلد ۵ صفحہ ۲۸۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد

(۳) - علی محمد خان بنام گورپرشاد جلد ۵ صفحہ ۴۴۳ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد

(۴) - کیول رام بنام خادم حسین جلد ۵ صفحہ ۲۷۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد

میعاد سماعت تاریخ وعدہ خلافی سے شروع ہوئی۔ (۱)

میعاد عدم سماعت متعلقہ درخواست سے مد ۱۶۹۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء متعلق ہے اور میعاد مذکور ڈگری منتہم عدالت اپیل سے شروع ہوتی ہے (۲)

۲۰۔ سنی ۱۸۷۹ء کو درخواست اجراے ڈگری گذر کر جایداد قرق و مشتہر بہ نیلام ہوئی تاریخ نیلام کو عدالت نے حکم امتناعی بدین مضمون جاری کیا کہ نیلام مذکور اُسوقت تک ملتوی رکھا جائے کہ نالش بعض اشخاص جو دعویدار جایداد مذکور کے ہین دائر و فیصل ہو نالش قطعی طور پر ۲۴۔ جنوری ۱۸۸۱ء کو فیصل ہوئی اور ڈگریدار نے ۱۴ ستمبر ۱۸۸۱ء کو درخواست اجراے ڈگری گذرانی تجویز ہوئی کہ درخواست مذکو بین المیعاد تھی۔ (۳)

ڈگریدار کی یہ درخواست کہ زرثمن نیلام جایداد کا جو اجراے ڈگری مین نیلام ہوئی اُسکو دلایا جائے ایک تدبیر معاون اجراے ڈگری حسب مد ۱۷۹۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ہے۔ (۴)

درحالیکہ ایک درخواست ہائی کورٹ مین پیش کی گئی تھی مگر اسٹامپ ناکافی ہونے کی وجہ سے نامنظور ہوئی تجویز ہوئی کہ ایسی صورت مین کوئی اپیل یا کوئی اجراے ڈگری یا حکم عدالت اپیل کا حسب مراد مد ۱۷۹۔ بند ۲۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء کے نہین ہوا تھا کہ جس سے واسطے اجراے ڈگری اپیل شدہ کے شمار میعاد کا ہوسکے۔ (۵)

ایک ڈگری زرنقد کی بحق دو شخصون کے مشترکا صادر ہوئی چونکہ چند اشخاص نے اپنے حصون کے اجرا کرنے کی درخواست کی جو کہ جائز تھی یا نہین منظور ہوئی اور اُسوقت اُسکی

---

(۱)۔ شیام کرن بنام پیارے جلد ۵ صفحہ ۵۹۶۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

(۲) بسنت لال بنام نجم النساء جلد ۶ صفحہ ۱۴۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

(۳) البنت لال بنام بتول بی بی جلد ۶ صفحہ ۲۴۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

(۴)۔ پران سکھ بنام جواہر سنگھ جلد ۶ صفحہ ۲۰۳۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

(۵)۔ دیانت اللہ بنام واجد علی شاہ جلد ۶ صفحہ ۲۴۴۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

نسبت کوئی عذر نہین کیا گیا ڈگری قائم رکھنے کے لیے وہ کافی نہین اور مدیون اُسکی نسبت اعتراض نہین کرسکتا کیونکہ ان درخواستون مین حد سماعت عارض نہین ہے۔ (۱)

درخواست اجراے ڈگری بغرض ترمیم واسطے تصحیح مراتب ضروری واپس ہوئی ڈگریدار نے دوسری درخواست اجراے ڈگری پیش کی تجویز ہوئی کہ درخواست اول کی نسبت یہ تصور ہونا چاہیے کہ وہ کبھی داخل نہین ہوئی تھی لہذا درخواست حال مین تمادی عارض ہے۔ (۲)

درخواست بغرض اجراے ڈگری اُس ڈگری کے جو اجراء ڈگری مین ڈگری قرق کرائی جائے ایک کارروائی بتائید اجراے ڈگری حسب مد ۱۷۹۔ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ہے۔ (۳)

جس حالت مین ایک ڈگریدار بغیر اجراء کرنے اپنی ڈگری کے فوت ہوا اور اُسکی وفات کے دو روز بعد اُسکی جانب سے اُسکے وکیل نے درخواست اجراء کی گذرانی اس قسم کی یہ درخواست اول ہی تھی تجویز ہوئی کہ چونکہ اختیار وکیل کا اُسی وقت سے جبکہ اُسکا موکل فوت ہوا جاتا رہا پس درخواست مذکور ناجائز تھی اور ایسی درخواست باتدبیر باعانت اجراء ڈگری نہ تھی کہ جس سے درخواست مابعد اجراے ڈگری جو منجانب ورثاء ڈگریدار کے ہوئی عارضہ حد سماعت سے محفوظ رہے۔ (۴)

بحوالہ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲۔ مد ۱۷۹ ہندسہ ۲۔ تجویز ہوئی کہ حکم صادرہ ۱۱ جون ۱۸۸۳ء دربارہ نامنظوری اپیل بوجہ کمی رسوم عدالت مساوی ایک ڈگری کے تھا لہذا اُس درخواست اجراء ڈگری مین جو اُس حکم کی تاریخ سے قبل گذرنے تین سال کے گذری تمادی عارض نہین ہے۔ (۵)

---

(۱)۔ تندرا سے بنام رگھنندن سنگھ جلد ۷ ۔ صفحہ ۲۰۲ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

(۲) کفایت علی بنام رام سنگھ جلد ۷ ۔ صفحہ ۳۵۹ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

(۳) لچھمن سنگھ بنام ٹھنڈی رام جلد ۷ صفحہ ۳۰۲ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

(۴)۔ کلو بنام عبد الغنی جلد ۷ صفحہ ۴۷۵ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

(۵)۔ روپ سنگھ بنام بکھراج جلد ۷ صفحہ ۰۰۰ ۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

درخواست مین تمادی عارض تھی ۱۹۰۷ء ہندسہ ۴ - ایکٹ میعاد سماعت کی روسے ڈگریدار کو منجانب علحدہ درخواست خود اپنی طرف سے دینی چاہیے تھی اور اُس طور سے اعتراض پیش کرتا کہ جو روپیہ جو شب لال کو دلایا گیا ہے اُس رقم مین مجرا کر دیا جائے جو تمام قانون کے ایفا کے لیے کافی نہین ہے یعنے ایک شخص کی ڈگری پر اعتراض کرنا ایک تدبیر خود اپنی ڈگری کے جاری کرنے کی نہین ہے لہذا تمادی عارض ہے۔ (۱)

چونکہ ڈگری مین صاف حکم ہے کہ ڈگریدار درخواست اجراء ڈگری کی تا گذر جانے چار مہینے کے تاریخ ڈگری سے نہ گذرانے لہذا میعاد مد ۱۷۸ - نہ مد ۱۹۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۹۰۸ء مقدمہ سے متعلق ہے اور چونکہ درخواست اجراے ڈگری اندر تین سال انقضاء چار مہینے سے گذری ہے لہذا خارج المیعاد نہین ہو (۲)

درخواست واپسی زر حسب منشاء دفعہ ۵۸۳ - ضابطۂ دیوانی بر نتیجۂ ڈگری اپیل ایک درخواست مطابق قانون حسب منشاے مد ۱۹۰ - ایکٹ میعاد کے ہے اسلیے درخواست حال جو درخواست مذکور سے تین برس کے اندر پیش ہوئی ہے اندر میعاد ہے - (۳) -

درخواست چونکہ تین برس کے اندر تاریخ ڈگری عدالت اپیل ماتحت سے پیش ہوئی ہے اسمین میعاد بمقابلۂ خریدار ہے عارض نہین ہے گو خریدار نے اپیل نہین کیا تھا صرف بائعان نے مقدمۂ شفع مین اپیل کیا تھا - (۴)

درخواست ڈگریدار کی طرف سے پیش کیجائے اور جسکا منشاء یہ ہو کہ وصولیابی کچھ قسم روپیہ کی جو خارج از حد سماعت ادا کیا گیا تصدیق کیجائے ایسی کوشش بابت اجراء ڈگری

---

(۱) شب لال بنام رادھاکشن جلد ۹ صفحہ ۹۰۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۲) - ٹھاکر داس بنام شادی لال جلد ۸ صفحہ ۱۶۷ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۳) - نند رام بنام سیتا رام جلد ۸ صفحہ ۵۴۵ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۴) - نور الحسن بنام محمد حسن جلد ۸ صفحہ ۵۰۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

گئے ہے کہ جس سے ڈگری حسب مراد ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ضمیمہ ۲ - مد ۱۷۹ - بند ۴ تمادی میں[1] آگئی ہے

دفعہ ۶۴۷ - مجموعہ ضابطۂ دیوانی کی رو سے دفعات ۳۷۳ و ۳۷۴ کا رروائیات اجرا ڈگری سے متعلق ہین مقدمات کفایت علی بنام رام سنگھ و پیر زادے بنام پیر زادے کے تقلید کی گئی و مقدمات تارا چند میگراج بنام کاشی ناتھ ترمیک اور راما نند جشی بنام بریاتھی سردی سے اختلاف کیا گیا ایک درخواست اجراے ڈگری اول سے ڈگریدار نے بوجہ نقص ضابطہ کے دست برداری کی اور عدالت نے درخواست کو بلا اسکے کہ ڈگریدار کو اجازت دست برداری کی ساتھ اس اختیار کے دی کہ وہ کارروائی از سر نو عمل مین لاوے واپس کیا تجویز ہوئی کہ بلحاظ فقرہ دوم دفعہ ۳۷۳ - کے ساتھ دفعہ ۶۴۷ - مجموعہ کی پڑھنا چاہیے ڈگریدار کو بار ثانی درخواست اجرا پیش کرنے کی ممانعت تھی بلکہ اگر یہ فرض کیا جائے کہ اجازت بار ثانی درخواست کے پیش کرنے کی عدالت سے واپس کرنے درخواست سے مستنبط ہوتی ہے تو بھی دفعہ ۳۷۴ متعلق ہے اور اس وجہ سے درخواست مابعد گذرنے پانچ سال کے تاریخ ڈگری سے گذری بموجب مد ۱۷۹ - ایکٹ حد سماعت ممنوع السماعت ہے (۲)

پھر تجویز ہوئی کہ نظیر سرجو پرشاد بنام سیتا رام ایسے مقدمات سے متعلق نہین ہے جب عدالت بلا درخواست ڈگریدار کے خود اپنے حکم سے خارج کردے - (۳)

درخواست اجراے کا بعدم پیروی خارج کیا جانا مانع درخواست ثانی کا بوجہ دفعہ ۳۷۳ - جو بشمول دفعہ ۶۴۷ مجموعہ ضابطۂ دیوانی کے پڑھنا چاہیے نہوگا - (۴)

تصدیق غیر صحیح منجانب ڈگریدار حسب دفعہ ۲۵۸ - مجموعہ ضابطۂ دیوانی تدبیر معاون

(۱) - محمد حسین خان بنام رام سروپ جلد ۹ صفحہ ۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۲) - سرجو پرشاد بنام سیتا رام جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد -

(۳) - رام روپ بنام لال جی ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۵۳ - کتاب انگریزی -

(۴) - ہیرا سنگھ بنام جوتی پرشاد ویکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۸ء صفحہ ۲۲۶ - کتاب انگریزی -

اجراے ڈگری کی ایسی نہیں ہے جو ڈگری کو حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے زندہ رکھے (محمد حسین خان بنام رام سروپ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۰ کا حوالہ دیا گیا (۱)

درخواست ایصال خرچہ جو بذریعہ اُس ڈگری کے دلایا گیا ہے جو واسطے دخلیابی جایداد غیر منقولہ کے ہو ایک تدبیر معاون ایسی ڈگری کے اجراء کے حسب منشاء ضمیمہ ۲ مد ۱۷۹ ایکٹ میعاد سماعت کی ہے۔ (۲)

ایسی درخواست اجراء ڈگری معاون اجراء ڈگری محافظ تمادی نہیں ہے جسکے اجراء میں صرف یہی نہیں ہوا کہ طلبانہ وغیرہ داخل نہیں ہوا بلکہ وکیل ڈگریدار نے یہ لکھایا کہ پیروی اس درخواست کی منظور نہیں تو صرف درخواست پیش ہونا حسب مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲- حافظ میعاد نہیں۔ (۳)

عبارت مطابق قانون کے درخواست کرنا موقوعہ مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲- ایکٹ میعاد سماعت سے مراد یہ ہے کہ عدالت سے درخواست کسی ایسے امر کی صیغہ اجراء ڈگری میں کرنے کے لیے کیجائے جو قانوناً عدالت مذکور اُس امر کے کرنے کی مجاز ہو اُس سے یہ مراد نہیں ہے کہ عدالت سے ایسے امر کے کرنے کی درخواست کیجائے جو یا تو بعلم صریحی و واقعاتی ڈگریدار کی یا اُسکے علم قانونی مفروضہ سے ضرور جانتا ہے کہ عدالت اُس امر کے کرنے کے لیے غیر مجاز ہے لہذا تجویز ہوئی کہ درخواست گرفتاری مدیون ڈگری کی صیغہ اجراء ڈگری میں جو خلاف احکام دفعہ ۳۴۱- مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہے اور درخواست نیلام کرا پانے جایداد مرہونہ کی جو خلاف احکام دفعہ ۹۹- ایکٹ انتقال جایداد ۱۸۸۲ء کے ہے حسب منشاء مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲- ایکٹ میعاد السماعت کی درخواستین

(۱)- کنہیا لال بنام رودر سہائے ویکلی نوٹ ۱۸۸۸ء صفحہ ۹۵- کتاب اردو الہ آباد-

(۲)- نراین وغیرہ بنام گوکل الہ آباد ویکلی نوٹ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۰۰- کتاب اردو-

(۳)- مہتاب کنور بنام سندر لال صفحہ ۳۷۷- کتاب اردو ہفتہ وار ۱۸۸۱ء-

مطابق قانون کے نہیں ہیں۔ (۱)

ڈگری جو بحالت جاری ہونے کے جایداد غیر منقولہ پر مؤثر ہوسکے خود بطور جایداد غیر منقولہ کے تصور نہیں ہوسکتی معہذا اگرچہ انتقال ڈگری مذکور پر رجسٹری ہونا چاہیئے تاہم رجسٹری نہونے سے ڈگری کے استحقاق پر کچھ اثر نہیں پہونچتا ہے اسکی وجہ سے غرض اس استحقاق کی شہادت دینا ممنوع ہے جس صورت مین منتقل الیہ ڈگری بابت نیلام جایداد غیر منقولہ بذریعہ دستاویز غیر رجسٹری شدہ مین اس ڈگری مین اپنا نام بجاے ڈگریدار کے قایم ہونے اور واسطے جاری ہونے اس ڈگری کے درخواست کی تو تجویز ہوئی کہ درخواست مذکورہ ایک تدبیر معاون اجراے ڈگری کی حسب منشاء مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد سماعت کے ہے۔ (۲)

جس عدالت مین ڈگری بغرض اجراء کے منتقل ہوئی ہو اسکو اختیار منظوری معاہدہ منقضیہ دفعہ ۲۵۷ (الف) مجموعہ ضابطہ دیوانی بذریعہ اقساط کے حاصل نہیں ہے اور نہ حکم مذکور درخواست مابعد منشاء انتقال ثانی اجراء ڈگری مصدرہ عدالت صادر کنندہ ڈگری کی طرح پر بطور منظوری معاملہ مذکور باہم فریقین بابت ایفاء ڈگری بذریعہ اقساط کے عمل پذیر ہوسکتا ہے تو جس حیثیت سے ڈگری ابتدا تھی اسمین حسب مضامین معاہدہ مذکور کی تبدیلی مؤثر کرنے مین بدرجہ اولے ہے۔ (۳)

جس صورت مین ایک ڈگری جو ڈگری جداگانہ ثابت ہوئی تھی بمقابلہ کچھ مدعاعلیہم کے صادر ہوئی تھی اور جس ڈگری کے ایک جزو کی ناراضی سے مدعاعلیہم مذکورین سے دونے اپیل کیا تھا لیکن ایسے عذرات کی بناء پر اپیل کیا تھا جو انکے اور دیگر مدعاعلیہم کے لیے عموماً مؤثر نہیں تھے اور جس صورت مین کہ تاریخ ڈگری ابتدائی کے تین سال بعد مدعی

(۱)۔ چتر وغیرہ بنام نول سنگھ الٰہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۵ء صفحہ ۱۵۹۔ کتاب اردو۔

(۲)۔ عبد المجید بنام محمد فضل اللہ صفحہ ۱۵۱ ہفتہ وار ۱۸۹۵ء کتاب اردو الٰہ آباد۔

(۳)۔ چودھری گندھرپ سنگھ بنام راوشیو درشن سنگھ الٰہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۱ء صفحہ ۵۳۳۔

ڈگریدار نے درخواست اجراء کی کی۔

اجلاس کامل سے (برادرسٹ صاحب جسٹس و محمود صاحب جسٹس مختلف الرائے) تجویز ہوئی کہ اندرین حالات اس امر کا کہ مدعا علیہم نالش ابتدائی مین سے دو نے اپیل کیا ہے یہ امر نہین ہوا کہ میعاد سماعت منشاء ضمن ۲۔ مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت مین توسیع ہوا ور چونکہ دفعہ ۵۴۴۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی متعلق نہین ہے لہذا وہ اجراء ڈگری خارج المیعاد ہے۔

جی بی دابر بنام رام نراین چکربتی (ویکلی رپورٹ جلد ۱۹ صفحہ ۳۰۔) و ملک احمد زمان بنام محمد سعید (انڈین لاء رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۹۴۔ و کلکتہ لاء رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۳۰۵) تسلیم ہوا۔ برعکس اسکے برادرسٹ صاحب جسٹس و محمود صاحب جسٹس نے (بہ تقلید فیصلۂ مقدمۂ نورالحسن بنام محمد محسن) انڈین لاء رپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۷۳۔ یہ تجویز کی کہ مد ۱۷۹ ضمن ۲ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت (ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء) کی تعبیر یہ ہونی چاہیے کہ وہ بلا کسی استثناء کے اُن ڈگریون سے متعلق ہے جسکی نارضی سے کسی فریق نالش ابتدائی نے اُس مقدمہ مین اپیل کیا ہو۔ (۱)

مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء کے متعلق کرنے مین صرف یہ امور تجویز طلب ہوسے ہین کہ آیا درخواست سابق بابت اجراء و تدبیر معاون اجراء کے مطابق قانون اور عدالت مناسب مین ہوئی ہے یا نہین اور عدالت کو یہ تجویز کرنا چاہیے کہ آیا درخواست مذکور سے نیک نیتی اور محنت اور تندہی بذریعہ ادائے طلبانہ ضروری کے ظاہر ہوتی ہے یا نہین۔ (۲)

درخواست اجراء کرنے مین جسکی رو سے سود و جب تھا ڈگریدار نے دیدہ و دانستہ

---

(۱) حشمت النساء بنام رانی الہ آباد صفحہ ۱۶۵ ہفتہ وار ۱۸۸۹ء۔

(۲) حلیمہ بی بی وغیرہ بنام نشان بی بی الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۹ء صفحہ ۲۰۵۔ کتاب اردو۔

بیان سود کا جو اُسوقت واجب تھا نہین کیا اور اگرچہ ڈگریدار نے بغرض ترمیم درخواست بلایا گیا اور اُسنے ترمیم نہین کی اور بالآخر درخواست مذکور بوجہ عدم پیروی کے خارج کی گئی بلحاظ دفعہ ۲۳۵ - (ز) مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے یہ تجویز ہوئی کہ حسب منشاء مد ۱۷۹ - (۴) ایکٹ میعاد سماعت ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کی درخواست مذکور مطابق قانون کے نہین ہوئی ہے (۱)

عبارت تدبیر معاون اجراے ڈگری مندرجۂ ایکٹ میعاد سماعت ضمیمہ ۲ - مد ۱۷۹ - (۴) کا یہ مقصود ہے کہ وہ ہر ایسی درخواست پر حاوی ہو جو مطابق قانون کے پیشرفت مین کارروائی اجراء کی کیجاوے اُسمین وہ درخواستین بھی شامل ہین جو ڈگریدار بموجب دفعہ ۲۵۸ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے بغرض اندراج ایفاء جزوی ڈگری کے داخل کرے - (۲)

ڈگریدار کا واسطے اجازت بولی بولنے نیلام کے اپنی ڈگری کے اجراء مین درخواست دینا ایک تدبیر معاون حسب منشاء ضمن ۴ ضمیمہ ۲ - مد ۱۷۹ - ایکٹ میعاد سماعت کی ہے - (۳)

از روے مد ۱۷۹ ضمن ۲ - ایکٹ میعاد سماعت کی تاریخ اجراء اطلاعنامہ محکومہ دفعہ ۲۴۸ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی وہ تاریخ ہے جس تاریخ کو عدالت حکم اجراے اطلاعنامہ مذکور کا صادر کرتی ہے اور نہ وہ تاریخ کہ جس تاریخ سے اطلاعنامہ فی الواقع جاری ہوتا ہے - (۴)

درخواست محکومہ دفعہ ۲۲۳ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی منجانب منتقل الیہ ڈگری جو اُسنے طور پر مطابق احکام دفعہ مذکور کے تھی بوجہ استدعاء مزید بابت نفاذ دعوے سائل بذریعۂ

(۱) - نتھو رام بنام طفیل احمد صفحہ ۲۱۸ - ہفتہ وار ۱۹۰۹ء کتاب اردو الہ آباد -

(۲) - بجال سنگھ بنام ہیرا سنگھ صفحہ ۳۲ - ہفتہ وار ۱۹۰۹ء کتاب اردو الہ آباد -

(۳) - بنسی بنام سکر پال صفحہ ۲۲۹ - ہفتہ وار ۱۹۰۹ء کتاب اردو الہ آباد -

(۴) - بلدیو بنام بی بی ہربسین صفحہ ۲۷ - ہفتہ وار ۱۹۰۹ء کتاب اردو

قرقی و نیلام جائداد منقولہ ڈگری کی ناقص نہیں ہو جاتی ہے گو فہرست جائداد قرقی طلب کی استدعاء مزید مذکور کے ساتھ شامل نہ کی گئی ہو استدعاء مذکور قبل از وقت اور فضول ہے لیکن اسکی موجودگی مانع نہیں ہے کہ وہ درخواست حسب منشاء مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ میعاد سماعت ایک جائز تدبیر معاون اجراء کی ہو حکم اخراج درخواست اجراء ڈگری فہرست مقدمات متدائرہ سے بمقابلہ اس واقعہ کے کہ اسے عدالت نے بعدہ اس قسم کی درخواست کا داخل ہونا منظور کیا حکم مشعر نامنظوری درخواست حسب منشاء دفعہ ۲۴۴۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نہیں ہے۔ (۱)

فیصلہ مقدمہ سرجو پرشاد بنام سیتارام انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱ مین محض یہ تجویز ہوئی ہے کہ جس صورت مین حالات متعلقہ درخواست اجراے ڈگری سے یہ ثابت ہو کہ درخواست مذکور سے وکیل ڈگریدار نے دست برداری کی اور کوئی اجازت دست برداری کی باختیار پیش کرنے درخواست جدید کے نہین دی تو کوئی درخواست مابعد جو ڈگریدار نے واسطے اجراء کے کی ہو حسب دفعہ ۴۳ و ۶۴۷۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ممنوع ہے۔ لیکن جس صورت مین کہ عدالت خود بخود اور بلا استدعاء خود ڈگریدار یا اسکے وکیل کی درخواست اجراء ڈگری کو محض بغرض صاف کرنے اپنی فہرست کے خارج کرے تو یہ کارروائی بموجب کسی حکم مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ایسی نہین ہے کہ جو ڈگریدار کو درخواست جدید کے گذراننے سے مانع ہو۔

درخواست اجراء ڈگری اول پر عدالت نے حکم اخراج کا بوجہ عدم پیروی وکیل ڈگریدار کے اس بیان پر صادر کیا تھا کہ بالفعل مقدمہ خارج ہو ڈگریدار کو اجازت دست برداری درخواست باختیار کرنے پیروی جدید کے نہین دی گئی تھی تجویز ہوئی کہ درخواست مابعد از روے دفعات ۴۳۔ جسکے ساتھ دفعہ ۶۴۷۔

(۱)۔ حیات علی بنام مروپ چند الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۷۴۔ کتاب اردو۔

مجموعۂ ضابطۂ دیوانی پڑھنا چاہیے ممنوع ہے مقدمہ سرجو پرشاد بنام سیتارام کی تشریح
و تقلید کی گئی اور مقدمہ (رام روپ بنام لالجی ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۸ ۔
زبدۃ النظائر و مہتاب کنور بنام شیام سندر لال زبدۃ النظائر ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء
صفحہ ۴۳ و مقدمہ ہیرا سنگھ بنام جوتی پرشاد زبدۃ النظائر ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۶۵ سے
تمیز کی گئی بہ نسبت ضرورت اس امر کے کہ کارروائی اجراء مین اُسی احتیاط اور ضابطہ سے
پیروی ہونی چاہیے جیسی کہ نالشات مین ہوتی ہے رائے ظاہر کی گئی بموجب دفعہ ۶۴۷
مجموعہ ضابطۂ دیوانی کے احکام متعلقہ کارروائی نالشات کا امتناع اور نیز عمل کارروائی
اجراء مین جہانتک وہ ثابت اور صاف طور پر ہو سکے ہونا چاہیے - (۱)

از روے دفعہ ۶۴۷ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے دفعہ ۳۷۴ - کارروائیات اجراء ڈگری سے
متعلق ہونا چاہیے نالش اور اپیل سند رجۂ دفعہ ۶۴۷ - حسب منشاء الفاظ مذکور کے بمعنی
نالشات اور اپیلون سے متعلق ہوتی ہین اور یہ مقصود نہین ہے کہ الفاظ مذکور ان حقوق
نفاذ پر حاوی ہون جو کسی نالش یا اپیل مین ڈگری ہو چکی ہین-

ایک درخواست اجراء ڈگری کی جو بابت گرفتاری مدیون ڈگری تھی عدالت نے
وکیل ڈگریدار کے اس بیان پر خارج ہونے کا حکم دیا کہ مدیون ڈگری چھپ رہا ہے
اور ڈگریدار درخواست کی پیروی مزید نہین کرنا چاہتا ہے - اُسوقت حکم اجراء وارنٹ
گرفتاری بشرط ادا ہونے طلبانہ کے صادر ہو چکا تھا لیکن طلبانہ مذکور داخل نہین ہوا تھا
اور نہ زر خوراک جمع ہوا تھا - اور نہ کوئی اور تدبیر درخواست مین پیروی کی ہوئی تھی نہ
ڈگریدار کو اجازت دست برداری درخواست مذکور کی باختیار عمل مین لانے کارروائی
جدید کے دی گئی تھی - اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ درخواست اجراء ڈگری مابعد
از روے دفعہ ۳۷۳ - جسکے ساتھ دفعہ ۶۴۷ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی پڑھنا چاہیے

(۱) - فق اللہ بنام ٹھاکر پرشاد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۳۹ - کتاب اردو الہ آباد

ممنوع السماعت ہے۔

مقدمۂ سرجو پرشاد بنام سیتا رام (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷) وفقیراللہ بنام ٹھاکر پرشاد (انڈین لا رپورٹ جلد ۱۲ صفحہ ۹۷)۔ منظور ہوئی اور اُنکی تقلید کی گئی بیچ مقدمۂ ... بنام حیات بیگم زبدۃ النظائر ۱۸۹۰ء صفحہ ۶۴۔ سے امتیاز کیا گیا۔ (۱)

ڈگری صادرہ بر بناء تمسک مشعر مکفولی حقیت زمینداری مین باوجود تمسک مین بالخصوص ذکر اراضی سیر مدیون ڈگری کا نہین تھا ڈگریدار نے درخواست اجراء ڈگری بذریعہ نیلام بعوض اراضیات مقبوضۂ مدیون ڈگری بطور سیر کے کی لیکن درخواست مین استدعا نیلام حقیت زمینداری مدیون ڈگری کی نہین کی۔

تجویز ہوئی کہ ازروے ڈگری کے ڈگریدار مستحق نیلام کرا پانے اراضی سیر کا ہے لیکن اُس نیلام سے حق زمینداری مدیون ڈگری موقوعہ اراضی سیر کا منتقل ہوگیا اور حق ساقط الملکیت زائل نہین ہوا جو بموجب دفعہ ۷۔ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء اُسکو مین وقت انتقال حقیت زمینداری کے حاصل ہوا تھا۔ (۲)

برطبق درخواست مدخلۂ اکتوبر ۱۸۸۰ء بابت اجراے ڈگری بہ نفاذ کفالت کے ۱۵۔ دسمبر ۱۸۸۰ء واسطے نیلام کے مقرر ہوئی تھی ۱۴۔ دسمبر ۱۸۸۰ء کو ڈگریدار نے یہ درخواست کی کہ کارروائی خارج کیجاوے کیونکہ نیلام جائداد مقررہ وقت کا فی الفور مطلوب نہین ہے لیکن قرقی بحال رکھی جاوے عدالت نے حکم مشعر نامنظوری درخواست کا صادر کیا مارچ ۱۸۸۱ء مین ڈگریدار نے دوسری درخواست اجراء کی گذرانی کہ جو منظور ہوئی تھی اور جائداد نیلام کی گئی۔ لیکن نیلام بوجہ بے ضابطگی کے منسوخ کیا گیا۔ جب نیلام کے اشتہارات ثانی کا حکم ہوا تو مدیون ڈگری نے یہ عذر کیا کہ بلحاظ کارروائیات ۱۴۔ دسمبر ۱۸۸۰ء کی

(۱)۔ رادھا چرن بنام مان سنگھ صفحہ ۱۳۰ ہفتہ وار ۱۸۸۰ء الہ آباد۔

(۲)۔ پیاگ سنگھ بنام نورالحسن خان الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۰ء صفحہ ۱۱۔ کتاب اردو۔

کارروائی مزید اجرائے ڈگری کی بموجب دفعہ ۲۳۰ ۔ جسکے ساتھ دفعہ ۲۴۶ ۔ مجموعہ ضابطۂ دیوانی کی پڑھنی چاہیے اور بموجب قاعدۂ مندرجہ سرجو پرشاد بنام سیتارام (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ ۔ صفحہ ۱۷) کے ممنوع ہے ۔

تجویز ہوئی کہ یہ حجت غلط ہے کیونکہ درخواست ڈگریدار اور حکم مورخہ ۱۴ ۔ دسمبر ۱۸۸۸ء جو اسپر صادر ہوا ہے ظاہر ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۲۳۰ کے ڈگریدار کی طرف سے دست برداری نہین ہوئی ہے بلکہ کارروائی اجراء ڈگری باجازت بحالی قرقی کے چندروزہ ملتوی ہوئی تھی اور یہ کہ قاعدۂ مندرجۂ مقدمۂ سرجو پرشاد بنام سیتارام متعلق نہین ہے اجازت مقصودۂ دفعہ ۲۳۰ ۔ ضرور نہین ہے کہ اجازت صریح ہو ۔

سوال ۔ آیا جو کارروائی بعد حکم مصدرۂ ۱۴ ۔ دسمبر ۱۸۸۸ء کے ہوئی تھی وہ باعتبار فیصلجات مقدمۂ منگل پرشاد دیکھیب بنام گرجا کانت لاہری (انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱) اور رام کرپال بنام روپ کنوری (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۶۹) وبی رام بنام نھومل (سلسلۂ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۰۲) کے ایسے قطعی ہوگئے ہین کہ مانع عذر مدیون ڈگری کے ہون ۔ (۱)

ایک درخواست اجراء ڈگری پر کہ جو ڈگری بذریعۂ اقساط کے واجب الادا تھی مدیونان ڈگری نے اعتراض خارج المیعادی کا اس بنیاد پر کیا تھا کہ ازروے ڈگری کے کچھ ادا نہین ہوا اور درخواست مذکور زائد از تین سال بعد وجوب اقساط اولین کے گذری ہے ڈگریدار نے یہ عذر کیا کہ اُسنے قسط خانی اول سے بذریعۂ قبول کرلینے ادائے قسط مذکور کے جو تھوڑے عرصہ بعد ادا ہوئی تھی دست برداری کی اور یہ درخواست مذکور مین المیعاد ہے کیونکہ اُس تاریخ سے تین سال کے اندر ہے جبکہ قسط دوم واجب ہوئی تھی ۔

تجویز ہوئی کہ ڈگریدار یہ عذر پیش نہین کرسکتا ہے کیونکہ وصول متنازعہ کی تصدیق عدالت اجراء کنندۂ ڈگری مین نہین ہوئی ہے لہذا بموجب دفعہ ۲۵۸ ۔

(۱) ۔ بدری ناتھ مصر بنام روپ سنگھ الہ آباد صفحہ ۱۲ ہفتہ وار ۱۸۹۱ء ۔

ضابطۂ دیوانی کے تسلیم نہین ہوسکتا ہے شیام لال بنام کنہیا لال (انڈین لارپورٹ آلہ آباد جلد ۴ صفحہ ۳۱٦) و ظہور حسین بنام بختاور سنگھ (انڈین لارپورٹ سلسلۂ الٰہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۰) کی تقلید نہین ہوئی۔ (۱)

چونکہ ایک ڈگری صادرہ جج ماتحت مورخۂ ۲۰- جون سنہ ۱۹۰۲ء بغرض اجراء صاحب کلکٹر کے پاس منتقل ہوگئی تھی فریقین ڈگری مذکور نے ایک اقرار تحریری واسطے بیباقی ڈگری بذریعۂ اقساط کے حضور مین کلکٹر کے پیش کیا۔

کلکٹر نے اقرار مذکور منظور کیا اور عدالت صادرکنندۂ ڈگری مین اُسکو بھیجدیا۔ برطبق پہونچنے اقرار تحریری مذکور کے عدالت موصوف نے ۳۱- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کو حکم ذیل صادر کیا آج موصول ہوکے حکم ہوا کہ بجنسہ عدالت ضلع مین واسطے شمول مسل کے مرسل ہو ۴- اگست کو ضلع جج نے یہ حکم دیا دستاویز مذکور محافظ دفتر کے پاس بھیجی جاوے کہ مسل مقدمہ اجراء ڈگری مین شامل کردیوے ۱۲- جون سنہ ۱۹۰۵ء کو درخواست اجراء ڈگری ساتھ مؤثر کرنے شرائط اقرار تحریری مذکور کے داخل ہوئی تجویز ہوئی کہ حکم متذکرۂ بالا صادرۂ جج ماتحت ایسا حکم نہین ہے جسکا مقصود دفعہ ۲۵۷- مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین ہے اور واسطے جواز اقرار مذکور بابت اداء ڈگری بذریعۂ اقساط کے ناقابل ہے اور چونکہ عدالت اجراء کنندۂ ڈگری اقرار مذکور کو منظور نہین کرسکتی ہے لہذا اجراے ڈگری مین تمادی عارض ہے۔ (۲)

منظوری درخواست سے جو مشعر اسکے ہو کہ ڈگری مطابق فیصلہ کے کرادیجاوے میعاد جدید مفید ڈگری دار نہین شروع ہوتی ہے اور نہ ایسی درخواست تدبیر معاون اجراے ڈگری حسب مد ۱۷۹ ضمیمۂ ۲- ایکٹ میعاد سماعت ہے (کشن سہاے بنام ڈپٹی کلکٹر آف

(۱) - مٹھو لال بنام خیراتی لال آلہ آباد صفحہ ۲۰۰ ہفتہ وار ۱۹۰۹ء کتاب اردو۔

(۲) - مرزا اطہر محمد بنام جیدی لال آلہ آباد صفحہ ۲۹ ہفتہ وار ۱۹۱۲ء کتاب اردو۔

انڈین لا رپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۴ - صفحہ ۱۳۰) سے اقتباس کیا گیا - (۱)

ل امر تجویز شدہ کا اجراے ڈگری سے اسی طور پر متعلق ہوتا ہے کہ جسطرح جزالشات
ں ہوتا ہے - پس جس صورت مین بر طبق اعتراض بسبب اجراے ڈگری کے کوئی
ب دفعہ ۲۴۴ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی بدین ہدایت صادر ہوا تھا کہ جن موضعات پر
ڈ ہے وہ ایک ترتیب سے نیلام کیے گئین اور حکم مذکور کا اپیل نہین ہوا اور اسی طرح
گیا تجویز ہوئی کہ اس سے ڈگری کی درخواست اجراء ڈگری مابعد پر امر مذکور کی نسبت
ں مجدد نہین ہو سکتا ہے بلکہ بہ بناء حکم مذکورۂ بالا کے اجراے ڈگری مین کارروائی
دنی چاہیے - (۲)

ویز ہوئی کہ شمار کرنے مین میعاد حسب ضمن ۴ - ۱۷۹ - ضمیمۂ دوم ایکٹ میعاد کی
مر بحث واجبیت درخواست سابقۂ اجراء کا پیدا نہین ہو سکتا ہے - (۳)

لبق درخواست اجراے ڈگری کے عدالت نے حکم صادر کیا جسکا ترجمہ حسب ذیل ہے -

رخواست اجراے ڈگری واسطے قرقی کے ہے طلبانہ اور اجرت امین داخل نہین ہوا ہے
، وکیل ڈگریدار کا یہ ہے کہ جائداد مدیون ڈگری کی تلاش کرنے کے بعد پھر درخواست
یگی بالفعل کچھ پیروی نہین ہے لہذا حکم ہوا کہ مقدمہ باقیات سے خارج ہووے -

تجویز ہوئی کہ چونکہ احکام دفعہ ۳۷۳ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی کارروائی اجراے ڈگری سے
ں ہین اور ڈگریدار نے اجازت داخل کرنے درخواست جدید کی حاصل نہین کی
سے ادرخواست جدید اسی قسم کی نہین گذرانی جاسکتی ہے -

سرجو پرشاد بنام سیتارام (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۷) و فقیر اللہ

) - کالو رائے بنام لچھمن وغیرہ الہ آباد صفحہ ۸ - ہفتہ وار ۱۸۸۹ء کتاب اردو -
) - جگیشر پرشاد سنگھ بنام ہری نواس پانڈے الہ آباد صفحہ ۹۰ - ہفتہ وار ۱۸۸۹ء -
۲) - دیبی داس وغیرہ بنام امراؤ سنگھ صفحہ ۱۴۸ ہفتہ وار ۱۸۸۹ء الہ آباد -

بنام ٹھاکر پرشاد (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۹) و رادھا چرن بنام مان سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۲) کی تقلید ہوئی - (۱)

بہ تطبیق داخل ہونے درخواست اجراء کے مدیون ڈگری نے ایک درخواست اس بیان سے داخل کی کہ دینے ڈگریدار سے مہلت مزید دو ماہ کی واسطے ادا کرنے زر ڈگری کے حاصل کی ہے اور یہ کہ برضامندی ڈگریدار کے مقدمہ خارج کر دیا جاوے درخواست پر ڈگریدار کے بھی دستخط موجود ہیں کوئی اجازت مزید درخواست اجراء ڈگری کے داخل کرنے کی نہیں دی گئی تھی تجویز ہوئی کہ درخواست مابعد اجراء ڈگری کی از روے دفعہ ۲۴۳ جسکے ساتھ دفعہ ۶۴۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی پڑھنی چاہیے ممنوع ہے رادھا چرن بنام مان سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۲) کی تقلید کی گئی - (۲)

ایک درخواست اجراء ڈگری کی حسب درخواست وکیل ڈگریدار کے خارج ہوگئی تھی لیکن عدالت نے وقت خارج کرنے درخواست کے یہ حکم دیا تھا کہ جو قرقی ڈگریدار نے جایداد مدیون ڈگری پر حاصل کی ہے وہ چھ مہینے تک نافذ رہیگی - حکم متذکرۂ بالا کی تاریخ سے چھ مہینے کے بعد ڈگریدار نے درخواست اجراء کی تجویز ہوئی کہ از روے احکام دفعات ۲۴۳ و ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی درخواست ممنوع السماعت ہے - رادھا چرن بنام مان سنگھ (انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۲) کی تقلید ہوئی - (۳)

مگر ہائی کورٹ کلکتہ کی یہ رائے ہے کہ دفعہ ۲۴۳ - ضابطہ دیوانی درخواست ہاے اجراے ڈگری سے متعلق نہیں ہے - (۴)

(مختلف)

---

(۱) کنور سین بنام چھتر سنگھ صفحہ ۲۰۵ - ہفتہ وار ۱۸۹۸ء الہ آباد -

(۲) - شاہ صفات عالم بنام دنیا پرشاد صفحہ ۲۷۲ - ہفتہ وار ۱۸۹۸ء الہ آباد -

(۳) - قبول سنگھ بنام سانول داس الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۸ء صفحہ ۲۴۳ -

(۴) - کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ وجہان عرف ملیحان بنام بشوناتھ پرشاد

(منسوخ ہو) - بالفعل یہ بحث کہ کون کون دفعات ضابطۂ دیوانی کی اجراء ڈگری سے متعلق ہین کونسل واضعان قانون مین زیر تجویز ہے بعد ترمیم ایکٹ کے یہ جھگڑا بالکل فیصل ہوجاویگا۔

یہ امر کہ ایک شخص ثالث پیروی اُس درخواست کی کرتا رہا جو واسطے فسوخ کرانے اُس دستاویز کے تھی جسپر ڈگری مبنی تھی حافظ اُس میعاد کا نہوگا جو بمقابلہ اُس ڈگریدار کے گذر رہی ہے جسنے اپنی ڈگری کو میعاد معینہ مین جاری کرانے مین غفلت کی ہے۔ (۱)

ایک ڈگریدار نے جج ماتحت کے حضور مین اجراء ڈگری کی درخواست کی تھی۔ درخواست مذکور یکطرفہ منظور ہوئی تھی اور ڈگری کلکٹر کے پاس واسطے اجراء کے بھیجی گئی تھی بعدہٗ ان بلادرخواست تجویز ثانی بابت حکم مشعر درخواست اجراء کے مدیون ڈگری کے عدالت جج ماتحت مین یہ اعتراض بنسبت اجراء ڈگری کے داخل کیا کہ ڈگری خارج المیعاد ہے۔ جج ماتحت نے اعتراض پر غور کیا لیکن اُسکو نامنظور کیا تب مدیون ڈگری نے ضلع جج کے حضور مین اپیل کیا اور شارالیہ نے یہ تجویز کیا کہ ڈگری خارج المیعاد تھی تب ڈگریدار نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا تجویز ہوئی کہ اگرکارروائی عدالت مرافعہ اولے کی بے ضابطہ ہے کیونکہ جج ماتحت کو درخواست مدیون کی ہرگز منظور نہین کرنا چاہیے تھی تاہم تجویز عدالت ماتحت کی صحیح ہے اور اُسمین دست اندازی نہین ہوسکتی۔ (۲)

جب عدالت اپیل نے ڈگری عدالت ماتحت کی ترمیم کی ہو تو ازروے ڈگری عدالت اپیل کے ڈگری عدالت ماتحت کی کلیتاً معدوم ہوجاتی ہے اور جو ڈگری جاری ہوسکتی ہے وہ صرف وہی ڈگری ہوتی ہے۔

شہرت سنگھ بنام بوجمین (انڈین لارپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۰۶) و گوبردھن داس بنام گوپال داس (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۲۶) و محمد سلیم خان بنام محمد یار خان (انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۰) پر

(۱) - گوکل سنگھ بنام ٹیکارام الہ آباد ہفتہ وار سلسلہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۵۳ -

(۲) - ٹھاکرداس بنام گوبند سنگھ الہ آباد ہفتہ وار سلسلہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۰۰ -

حوالہ ہوا۔ (۱)

جس عدالت نے ڈگری اس شرط کے ساتھ مرتب کی ہو کہ فلان رقم معین مدعی میعاد مخصوص کے اندر ادا کردے اسکو یہ اختیار نہین ہے کہ بعد انقضاے میعاد مت ذکرہ ڈگری کے میعاد ادا و زر مذکور مین توسیع کرسکے۔

راجہ ہرنراین سنگھ بنام چودھراین بھگونت کنور (انڈین لا رپورٹ آلہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۰) پر استدلال ہوا۔ (۲)

محض غلطی کتابت سے جو درخواست اجراے ڈگری مین ہو جیسے کہ غلط پتہ اسلۂ سابق متذکرہ درخواست مذکور جسکا نتیجہ یہ ہو کہ اسلۂ مذکور دستیاب نہو سکین درخواست مذکور کو درخواست معقول مطابق قانون حسب منشاء مد ۹ ، ا۔ ایکٹ میعاد سماعت کے ہونے سے ممنوع نہو جائیگی اور نہ ایسی درخواست کو بوجہ اُسکے ڈسمس ہونے کے کہ سائل نے اسلۂ متذکرہ درخواست مذکور کے صحیح پتہ بتانے مین غفلت کی سبب حکم ڈسمسی مذکور صادر ہوا دست برداری درخواست حسب دفعہ ۳، ۳ ضابطۂ دیوانی کے تصور کیا جائیگا۔ (۳)

جس صورت مین کہ مدیون ڈگری مستحق ہے اور اسکو موقع اس بات کا ملا ہے کہ وہ عذر دفعہ ۳، ۳ مجموعہ ضابطۂ دیوانی کا بطور مانع اجراے ڈگری بمقابلہ اپنے کرسکے عذر مذکور کے کرنے مین غفلت کرے اور جس درخواست کی نسبت عذر مذکور ہو سکتا تھا وہ عدالت سے منظور ہو جائے اور اُسپر احکام صادر ہو جاوین تو ایسی کارروائی سے اصول امر تجویز شدہ کا متعلق ہوگا اور اُس سے اجراے ڈگری کی کارروائی کی نوبت مابعد مین مدیون یہ عذر نہین کرسکتا ہے کہ درخواست اجراے ماقبل مذکور فی الواقع بوجہ تاثیر دفعہ ۳، ۳ مذکورہ بالا کے

---

(۱) ۔ نونت رائے بنام لطیف چودھری الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۱ء صفحہ ۳۰۴۔

(۲) ۔ سرام زال دوبے بنام ہرنندن سنگھ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۱ء صفحہ ۴۰۸۔

(۳) ۔ شرفت بیگم بنام محمد صفدر علیخان الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۹۱ء صفحہ ۱۴۱۔

ممنوع السماعت قرار پانی چاہیے - (۱)

تجویز ہوئی کہ درخواست اجراے ڈگری بذریعۂ قرقی جائداد غیر منقولہ جسمین مراتب منقضیہ دفعہ ۲۳۰ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی شامل نہون - درخواست مطابق قانون حسب منشاء دفعہ ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت ایکٹ ۱۵ - سنہ ۱۸۷۷ء کے نہین ہے مقدمہ شجاعت علی بنام اجودھیا پرشاد زبدۃ النظائر ہفتہ وار سنہ ۱۸۹۳ء نمبر ۲۷۲ - و کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۱۰ - سے اختیار لیا گیا (۲)

نظائر ہائی کورٹ کلکتہ

میعاد سماعت معینہ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء بلحاظ احکام مندرجۂ متن ایکٹ کے شمار کرنا چاہیے۔ ایک درخواست اجراے ڈگری ۸ - جنوری سنہ ۱۸۷۳ء کو گذرانی گئی اور قبل اسکے درخواست اجراے ۸ - جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو گذری تھی تجویز ہوائی کہ درخواست مذکورہ مابین میعاد معینہ دفعہ ۱۶۷ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ - سنہ ۱۸۷۱ء کی تھی منجانب عدالت لفظ نالش مستعملہ ایکٹ مذکور مین درخواست ہائے داخل ہین - (۳)

جس صورت مین اخیر درخواست اجراے ڈگری ۱۴ - دسمبر سنہ ۱۸۷۲ء کی گذری اور اطلاعنامہ حسب دفعہ ۲۱۶ - ایکٹ ۸ - سنہ ۱۸۵۹ء ۱۹ - جنوری سنہ ۱۸۷۳ء کو جاری ہوا اور ۲۸ - اپریل سنہ ۱۸۷۳ء کو مدیون ڈگری نے ... سوال مشعر اطلاع ادا سے جزو کے داخل کیا اور اس سوال پر ڈگریدار کے دستخط ثبت تھے اس صورت مین برطبق ایک درخواست اجراے ڈگری کے جو ۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۶ء کو گذری یہ تجویز ہوئی کہ اجراے ڈگری مین حد سماعت عارض ہے - (۴)

(۱) - شیو سنگھ بنام دیارام الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۹۱ء صفحہ ۲۴۲ -

(۲) - ایشری بنام سیر مل صفحہ ۹۴ ہفتہ وار سنہ ۱۸۹۰ء الہ آباد

(۳) - دھنشر کنور بنام راے گوورسہاے کلکتہ جلد ۲ - صفحہ ۳۳۶ -

(۴) - کالی پرسنو ہزرا بنام ہیرالال منڈل کلکتہ جلد ۲ - صفحہ ۴۶۸ -

بلحاظ ڈگری کے نافذ کرنے کی درخواست گذرانی موقوفہ مدہ ۱۶۷۔ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۹ء ۱۸۷۱ء مطابق مدہ ۱۷۹ ۔ ایکٹ ۱۵ء ۱۸۷۷ء سے وہ درخواست حسب دفعہ ۲۱۲ ۔ ایکٹ ۱۸۷۷ء (دفعہ ۲۳۵ ۔) ایکٹ ۱۴ء ۱۸۸۲ء یا اور نہج پر جسکی روسے کارروائیات اجراے ڈگری کی شروع کیجاتی ہین مراد ہے۔ نہ درخواست ہاے تسلیم اتفاقی جو در اثناء اُن کارروائیات گذرانی جاوین ۔ ایسے مقدمات مین جس سے ایکٹ ۹ء ۱۸۷۱ء متعلق ہے وہ ڈگریدار محض عدالت سے محض نافذ رکھنے کی درخواست کی ہے مابین عرصۂ تین سال تاریخ درخواست اجراے ڈگری سے اپنی ڈگری کو جاری کراسکتا ہے ۔ (۱)

وقت پیش ہونے درخواست اجراء کے منجملہ چند درخواست ہاے اجراے ڈگری کی عدالت اس امر کے تجویز کرنے کی مجاز ہے کہ آیا تاریخ پہلی درخواست اجراء ڈگری اجراء طلب سے مدسماعت عارض تھی باوجودیکہ اطلاعنامہ پہلی درخواست کی تعمیل مدیون پر بموجب دفعہ ۲۱۶ ۔ ایکٹ ۸ء ۱۸۵۹ء (دفعہ ۲۴۸ ۔ ایکٹ ۱۴ء ۱۸۸۲ء ہو چکی ہو میعاد مصرحۂ ایکٹ مدسماعت نمبر ۹ء ۱۸۷۱ء جسکے اندر درخواست ہاے اجراء کا گذرنا جائز ہے وہ سب ایسی درخواستون سے جو وقت نفاذ قانون مسطور گذرین متعلق ہے ۔ (۲)

عمرو ڈگریدار نے اپنی اول درخواست اجراے ڈگری زرنگان سے تین سال کے اندر درخواست دوم واسطے نیلام بعض اراضیات کے جنکو بکر مدیون ڈگری کے جایداد بیان کیا گیا تھا گذرانی اشخاص ثالث نے عذرداری کی جنھون نے اپنا دعوے نسبت اراضی مذکور کے ثابت کیا ۔ برطبق اسکے عمرو نے نالش نمبری دائر کی اور ڈگری مشعر اسکے حاصل کرنے مین کامیاب ہوا کہ اراضی متنازعہ جائداد بکر کی ہین مابین ایک سال تاریخ ڈگری ہذا سے بعد اپنی پہلی درخواست اجراے ڈگری کی عمرو نے درخواست سوم واسطے قرقی دیگر اراضیات

(۱) ۔ چندر کمار راے بنام بھگوتی پرشیو راے کلکتہ جلد ۳ صفحۂ ۲۳۵ ۔

(۲) ۔ انود اپرشاد راے بنام شیخ قربان علی کلکتہ جلد ۳ صفحۂ ۸۱۰ ۔

مملوکہ بکر کی داخل کی تجویز ہوئی کہ درخواست مین حد سماعت عارض ہے مقدمہ بابو بیارو
تحویلدار بنام سید ناظر حسین ویکلی رپورٹر جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ کا فرق ظاہر کیا - (۱)
ایسری داسی نے عبدالخالق پر ۲ جون ۱۸۶۱ع کو ڈگری حاصل کی اور ۱۰ جولائی سنہ مذکور کو
درخواست اجراے ڈگری کی گذرانی ۲ - اکتوبر سنہ مذکور کو جائداد جو کہ تحت ڈگری مین
قرق ہوئی تھی نیلام ہوئی اور زر نیلام ایسری داسی کو دیا گیا دوسری درخواست اجراے ڈگری
۲۹ - جولائی ۱۸۶۲ع کو خارج کیا گیا ۱۴ - مئی ۱۸۶۳ع کو ... حکم ... نیلام ... اپنے
زر نیلام کا حاصل کیا بمطابق اسکے ایسری داسی نے ... ۲۰ - دسمبر ۱۸۶۵ع کو پھر درخواست
واسطے اجراے اپنی ڈگری کے گذرانی تجویز ہوئی کہ ... واقعہ ... ایک درخواست محض
واسطے جاری رکھنے ان کاروائیات کے تھی جو ... درخواست اجراے ڈگری
کی شروع کی گئی تھی لہذا حق اجراے ڈگری مین از روے قانون حد سماعت کے تمادی
عارض نہین ہے - مقدمہ بابو بیارو تحویلدار بنام سید ناظر حسین ویکلی رپورٹر جلد ۲
صفحہ ۱۰۳ کی تقلید کی گئی ۲۹ - اگست ۱۸۶۵ع (۲)
ڈگریدار نے ۲۵ - ستمبر ۱۸۶۸ع کو اجراے ڈگری صادرہ ۲۷ - مئی ۱۸۶۵ع کہ وہ ڈگری
بوقت گذرانے درخواست اجرا کے بموجب دفعہ ۲۰ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے منقضی المیعاد
ہوگئی تھی اس بناء پر کرانا چاہا کہ وہ دفعہ ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۱ع سے جو اسکے مفید تھی
مستفید ہونے کا مستحق تھا تجویز ہوئی کہ بموجب عبارت دفعہ ۲ - ایکٹ آخر الذکر کی بابت وہ مستحق
مستفید ہونے کا نہین ہے ۱۲ - مئی ۱۸۷۸ع - (۳)
درخواست اجراء کسی حکم خرچہ کی جو ہائی کورٹ نے بوقت نامنظور کرنے درخواست اجازت

---

(۱) رام سندر سندیال بنام گوسر ستعی کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۷۱۶ -
(۲) ایسری داسی بنام عبدالخالق کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۱۵ -
(۳) نرسنگھ دیال بنام ہری پرسا کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۹۰ -

اپیل پریوی کونسل کی صادر کیا ہو اُس میعاد کے اندر ہونی چاہیے جو ضمیمہ ۲- مد ۱۷۹- ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء مین مندرج ہے ضمیمہ ۲- مد ۱۷۹- ایکٹ ۱۵- ۱۸۷۷ء ملاحظہ طلب ہے ۲۳- جون ۱۸۷۸ء - (۱)

درخواست اجراے ڈگری درخواست اُس مقدمہ کی ہے جسمین ڈگری مذکور حاصل ہوئی ہو تفاذ احکام دفعہ اول ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء سے احکام دفعہ ۲- حصہ ۲ ایکٹ مذکور ایسی نالشات سے جو قبل یکم اپریل ۱۸۷۳ء کے رجوع ہوں متعلق ہونگی دفعہ مذکور سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی امر مندرجہ ضمیمہ ۲- ایکٹ مذکور درخواست اجراے ڈگری ایسی نالش پر جو قبل تاریخ مذکور دائر ہوا ہو مؤثر نہین ہے حسب منشاء دفعہ ۲- ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء کسی ایسی درخواست مین بشرطیکہ تین برس کے اندر تاریخ کارروائی سے حسب منشاء دفعہ مذکور کیجاوین عارض نہین ہے گو اجراے ڈگری مین واقعی تمادی ایام تا تاریخ ادخال درخواست اجراء ڈگری کے عارض ہو گیا ہو اگر حکم واسطے اجراے ڈگری مذکور کے بیجا طور پر عدالت مجاز سے کہ جسکو اختیار تجویز اس امر کا ہو کہ ڈگری مین تمادی عارض ہے یا نہین صادر ہو تو حکم مذکور گو غلط ہو بشرطیکہ وہ منسوخ نہوا ہو بطور جائز تصور کیا جائیگا جب نیلام جائداد مقروقہ کا عدالت حسب درخواست مدیون ڈگری کے بہ نفاذ قرقی ملتوی کر دے تو خارج ہو جانا درخواست کا باقیات سے مؤثر استحقاق ڈگریدار نہین ۱۳- جون ۱۸۷۸ء - (۲)

ایک ڈگری مورخہ ۷- جنوری ۱۸۶۳ء کے اجراء مین ڈگریدار نے ۱۲- مئی ۱۸۶۶ء کو یہ درخواست کی کہ جائداد اُسکے مدیون ڈگری کی ۱۶- ستمبر ۱۸۶۶ء کو نیلام کیجاوے- بعدہ ۲- جون ۱۸۷۷ء کو ایک اور درخواست واسطے اجراے کے داخل کی تجویز ہوئی کہ تمادی عارض ہے اور بہ تقلید نظیر منگل پرشاد مذکورہ بالا تجویز ہوئی کہ جملہ درخواستہاے اجراے

(۱) مہر پرشاد راے بنام بھوپیندر نراین دت سلسلہ کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۱۰۲- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

(۲) منگل پرشاد دکھیت بنام گرجا کنت لاہری کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۵۱- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

ڈگری اُس نالش کی درخواستین ہین کہ جسمین وہ ڈگری صادر ہو مقدمہ رتنسی کلیان جی انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ کا تتبع کیا گیا ۳ جولائی ۱۸۸۳ء - (۱)

تجویز ہوئی کہ چونکہ گورسند رلاہری شخص ایک سے نامیدار ہے لہذا جو درخواستین کہ لینے واسطے اجراے ڈگری اور واسطے قائم کیے جانے نام بطور ڈگریدار حسب دفعہ ۲۳۲ مجموعہ ضابطۂ دیوانی گذرانی ایسی درخواستین نہ تھین جو حسب دفعہ ۹۰ ایکٹ مدسماعت مطابق قانون ہون اور اُنسے انسداد تاثیر مدسماعت کا ہو لہذا ڈگری زیربحث کے اجرا مین تمادی عارض ہے - (۲)

ایک ڈگری مین کچھ جائداد نیلام ہوئی اُس نیلام کی منسوخی کی درخواست مدیون ڈگری نے گذرانی اس درخواست کی جوابدہی وکیل ڈگریدار نے کی اب جب دو بارہ ڈگری جاری ہوئی مدیون کی جانب سے عذر تمادی ہوا ڈگریدار کی جانب سے یہ بحث کی گئی کہ شمار میعاد کا تاریخ اُس جوابدہی سے ہونا چاہیے جبکہ وکیل ڈگریدار نے منسوخی نیلام کی عذرداری کی جوابدہی کی تھی کیونکہ وہ فعل بھی ڈگریدار کا معاون اجراے ڈگری تھا اس تاریخ سے ڈگری اندر میعاد کے ہے تجویز ہوئی کہ جوابدہی وکیل کی کوئی درخواست اجراے ڈگری معاون اجرا نہین ہے وہ درخواست ایسی ہونا چاہیے جو بغرض اجرا کے عدالت مین گذرانی جاوے اور عدالت سے بغرض مذکور کسی کارروائی کی درخواست ہو - (۳)

تجویز ہوئی کہ باجرا ایک ایسی ڈگری کے جسکی نارضی سے اپیل کیا گیا ہو لیکن اس بنا پر نامنظور ہوا ہو کہ وہ خارج المیعاد ہے میعاد اجرا کی تاریخ ڈگری یا حکم عدالت اپیل سے شروع ہوتی ہے - (۴)

---

(۱) بہاری لال بنام گوبردھن لال کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۴۴۶ - انڈین لا رپورٹ

(۲) گورسند رلاہری بنام بھیم چند رچودھری کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۵ - انڈین لا رپورٹ

(۳) - ادھیس چندر دت بنام سند رنراین کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۴۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۴) - رکن کمار نندی بنام چندر موہن جھشائی کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۰ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

ایک مدعی نے ۱۴- ستمبر ۱۸۶۴ء کو ایک ڈگری بنام دو مدعا علیہم حاصل کی ڈگری بمقابلہ اول مدعا علیہ کے ایک ڈگری بابت تقسیم کے تھی اور بمقابلہ دوسرے مدعا علیہ کے جسنے عذر ہونے حق جلکر کا ان اراضیات مین کیا جنکی تقسیم کا دعوے تھا اور یہ حجت کی تھی کہ تقسیم نہین ہوسکتی اور ڈگری جزوی حاصل کی تھی لیکن جسکو یہ حکم ہوا تھا کہ جزو خرچہ مدعی کو ادا کرے ایک ڈگری بابت خرچہ کے تھی صرف مدعا علیہ اول نے بنارا ضی ڈگری ہذا اپیل کیا لیکن کامیاب نہین ہوا اُسکا اپیل ۱۰- جنوری ۱۸۶۸ء کو ڈسمس ہوا ڈگریدار نے درخواست اجرا اوس ڈگری کی بمقابلہ مدعا علیہ نمبر ۲- بابت خرچہ کے دسمبر ۱۸۷۰ء مین گذرانی تجویز ہوئی کہ درخواست ممنوع السماعت نہین ہے کیونکہ مدسماعت ۱۰- جنوری ۱۸۶۸ء سے شروع ہوئی- (۱)

درخواست مقصودہ مد ۱۶۷ ضمیمہ ۲- ایکٹ یہ معاد سماعت جو درخواست اجراے ڈگری یا حکم عدالت دیوانی- الخ بیان کی گئی تھی ایک درخواست داخل عبارت دفعہ ۲۳۵- مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ہے یعنے ایک ایسی درخواست ہے جس سے عدالت کو یہ تحریک کیجاتی ہے کہ اجراے ڈگری کا اس طریق پر کرے جو نمونہ مقررہ خانہ آخر مین مندرج ہو لیکن بعد اسکے کہ عدالت کو اسطرح کی تحریک کیے جانے پر درخواست مزید جو دراثناء قائم رہنے کارروائی مزید کے دیجاسے وہ ایک درخواست بغرض کرنے تدبیر معاون اجراء ڈگری کے حسب عبارت فقرہ ۴- خانہ ۱- مد ۱۶۷- ایکٹ مدسماعت کے ہے لہذا درخواست واسطے نیلام جائداد زیر قرقی کے ایک درخواست محض معاون اُس اجرار کی ہے جو ہو رہا ہو ۹- جولائی ۱۸۶۹ء -- (۲)

۰- مارچ ۱۸۶۶ء کو رگھونندن پرشاد وغیرہ نے ڈگری زررہن بنام میکولال حاصل کی اور ۱۸- جون ۱۸۶۶ء کو جائداد میکولال قرق کرائی بمطبق اسکے گوبندناتھ وغیرہ نے نسبت جائداد

(۱)- نندن لال بنام راے جے کشن کلکتہ جلد ۱۶- صفحہ ۵۹۰- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

(۲)- چودھری پرسرام بنام کالی بد دنیرجی کلکتہ جلد ۱۸ صفحہ ۳۵۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

معروقہ کے دعوے کیا اور دو ثلث جائداد واگذاشت ہوئی ۲۲- مارچ سنہ ۱۸۸۰ء کو رگھونندن پرشاد وغیرہ نے نالش واسطے استقرار اس امر کے دائر کی کہ کل جائداد بعلت اجراے ڈگری قابل نیلام ہے اور ۲ مارچ سنہ ۱۸۸۱ء کو ڈگری حاصل کی اس ڈگری کو عدالت ماتحت نے منسوخ کیا اور حکم واگذاشت دو ثلث جائداد بحال رہا ۲۲- جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو ہائی کورٹ سے ڈگری عدالت اپیل ماتحت بحال رہی ۱۵- اگست سنہ ۱۸۸۸ء کو رگھونندن پرشاد وغیرہ نے درخواست اجراے ڈگری نسبت بقیہ ایک ثلث جائداد کے پیش کی میکولال نے یہ عذر کیا کہ درخواست مین تمادی عارض ہے تجویز ہوئی کہ درخواست ۱۵ اگست سنہ ۱۸۸۸ء تسلسل بحساب ۱۱- جون سنہ ۱۸۸۳ء کی نہ تھی اور از رجاع نالش ۲۲- مارچ سنہ ۱۸۸۰ء و اپیل بعدالت ہائی کورٹ بنا راضی ڈگری اپیل ماتحت کوئی تدبیر جاری اجراے ڈگری نہ کیا۔ دیکھو نند رینی بنام ناظر حسین۔ ایشوری دسی بنام عبد الخالق چند۔ پد دو تن بنام گوپی موہن سہامے۔ پرام بنام کار و اکبر غازی بنام بی بی نفرت سے اختلاف کیا گیا۔ (۱)

ایک دائن نے اپنی ایک ڈگری جو اُسنے کلکتہ کی عدالت مطالبہ خفیفہ سے حاصل کی تھی واسطے اجرا کے ۲۹- جولائی سنہ ۱۸۸۳ء کو ہائی کورٹ کو بھیجی اور وہان کچھ کارروائی اجرا کی ہوئی ۱۳- جون سنہ ۱۸۸۶ء کو بذریعہ حکم ہائی کورٹ کے ایک جزو مطالبہ وصول ہوکر ڈگریدار کو دیا گیا ۸- اگست سنہ ۱۸۸۶ء کو وہ روپیہ درحقیقت ڈگریدار کو وصول ہوا بعد اُسکے ایک درخواست ڈگریدار نے ۱۲- ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو گذرانی اُسپر اطلاعنامہ جاری ہوا اور مدیون نے اُسپر عذر نہین کیا اور دسمبر کی ۱۹- تاریخ کو قرقی کے واسطے حکم صادر ہوا اور دیگر ڈگریداران نے بھی قرق کرایا تھا اُسپر رپورٹ رجسٹرار سے طلب ہوئی کہ کون ڈگریدار کسقدر روپیہ پانے کا مستحق ہے یہ عذر کیا گیا تھا کہ یہ ڈگریدار مستحق کسی روپیہ کا نہین ہے کیونکہ اُسکی درخواست جو ۱۲- ستمبر سنہ ۱۸۸۹ء کو گذری اندر میعاد نہین گذری تجویز ہوئی کہ درخواست

(۱)- رگھونندن پرشاد بنام بھگو لال کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۲٦۸- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

اجرا ۱۴ - ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء خارج از میعاد ہے اس ڈگری کی میعاد تین سال ہے نہ زائد کیونکہ یہ ڈگری عدالت مطالبہ خفیفہ کی ہے نہ ہائی کورٹ کی جو سنہ ۱۸۶۵ء مین حکم قرقی کا صادر ہوا وہ بمقابلہ دیگر ڈگریداران جو فریق مقدمہ نہ تھے بے اثر ہے گو کہ بمقابلہ مدیون قابل پابندی کے ہو انشو توس دت بنام درگاچرن انڈین لا رپورٹ کلکتہ جو جلد ۶ صفحہ ۴۰۵ پر شائع کیا گیا ۱۲ - فروری سنہ ۱۸۸۱ء - (۱)

نظائر ہائی کورٹ بمبئی

ایک ڈگری واجب الادا بہ اقساط جسمین یہ شرط ہو کہ بصورت عدم ادائے کسی قسط کے کل زر ڈگری یکمشت واجب الادا ہوگا منقضی المیعاد ہے اگر درخواست اجرائے اندر تین سال کے اُس تاریخ سے نہ کیجاوے جبکہ کوئی قسط واجب ہوئی اور ادا نہین کی گئی ادا کرنا اقساط کا بعد اسکے کہ قسط اول بتاریخ مقررہ ادا نہ کیجاوے ڈگریدار کو میعاد تازہ نہین دیتا - (۲)

جدو ناتھ جی نے کوٹھی مانکچند روپ چند پر سنہ ۱۸۶۵ء مین ڈگری حاصل کی اور ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۶۸ء کو درخواست اجرائے بذریعہ قرقی و نیلام بعض جائداد غیر منقولہ گذرانی جائداد مذکور قرق کی گئی نیلام مختلف وجہ سے ۵ - فروری سنہ ۱۸۶۹ء تک ملتوی رہا اور اُس تاریخ کو یہ حکم صادر ہوا کہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کو نیلام عمل مین آوے اس اثنا مین پریم چند نے جدو ناتھ پر نالش دائر کی اور ۱۴ - مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کو ایک حکم امتناعی اس مضمون سے حاصل کیا کہ جدو ناتھ جی تا دوران مقدمہ جائداد مقرقہ کو نیلام نہ کراوے جدو ناتھ جی نے بنا راضی حکم مشرعطائے حکم امتناعی کے اپیل کیا لیکن ۲۶ - جون سنہ ۱۸۶۹ء کو حکم مذکور بحال رہا اس اثنا مین ۲۲ - جنوری سنہ ۱۸۷۱ء کو جدو ناتھ جی فوت ہوگیا تب بمقابلہ حکم امتناعی اور نیز نالش پریم چند مین گھنشیام لال نے بطور اُسکے قائم مقام کے کارروائی کی پریم چند کی نالش

---

(۱) - ٹن کوریڈن بنام دی بندر ونانا کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۱ - انڈین لا رپورٹ -

(۲) - دل سنگھ رتن چند بنام جگون نارن بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ - انڈین لا رپورٹ -

۱۹- جنوری ۱۸۸۱ء کو خارج ہوئی اور ساتھ اُسکے حکم امتناعی ۱۴- مارچ ۱۸۸۱ء کا بھی
ساقط ہو گیا ۱۰- فروری ۱۸۸۱ء کو گھنشیام نے یہ درخواست دی کہ میرا نام بجاے جدونات
جی کے درخواست اجراء مورخہ ۱۹- ستمبر ۱۸۷۶ء مین قایم کیا جاوے اور کارروائی شروع ہو
اور ۱۹- فروری ۱۸۸۱ء کو یہ درخواست منظور ہوئی اور یہ حکم صادر ہو کہ بروے درخواست
جدوناتھ جی جو ستمبر ۱۸۷۶ء مین گذری تھی اجراے ڈگری عمل مین آوے کلیان بھائی نے
از طرف گوکل جی نابالغ روپ چند نے اپیل دائر کیا قرار پایا کہ گھنشیام لال اجراء ڈگری کا
مستحق ہے جبکہ اجراء کی درخواست داخل ہو کر منظور ہوئی ہو لیکن بعد ازان حق اجراء
بسبب حکم امتناعی یا کسی اور امر مانع کے موقوف رکھا گیا ہو تو ڈگریدار کو جائز ہے کہ
درخواست پھر شروع ہونی کارروائی کے درمیان تین برس کے اس تاریخ سے کہ جب
منصب ایسی درخواست کرنے کا پیدا ہو یعنے اس تاریخ سے کہ جس تاریخ کو حکم امتناعی
یا دیگر امر متذکرۂ بالا رفع ہو جائے گذرانی ہو (ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء ملاحظہ طلب ہے)
اگر ڈگریدار کہ جسکا حق اسطرح چند روز کے لیے موقوف کیا گیا ہو فوت ہو جانے تو اُسکے
قائم مقام کو وہی حق حاصل ہوتا ہے جو خود اُسکو درخواست کرنے اور کارروائیات کے پھر
شروع کرنے کا حاصل تھا جب حکم امتناعی جو بسبب اجراء کسی ڈگری کے حاصل کیا گیا ہو
منسوخ ہو جائے تو شمار میعاد سماعت مین کہ جسکے اندر درخواست اجراء کیجاوے وہ وقت
کہ جب تک وہ حکم جاری رہا ہو بروے دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء وضع نہین ہو سکتا
دفعہ ۱۵ فقط ایسے احکام امتناعی سے تعلق رکھتی ہے کہ جنکی روسے ارجاع نالش
موقوف کیجاوے لفظ نالش مین درخواست داخل نہین ہے (دفعہ ۳) مقدمہ
متذکرۂ بالا مین یہ بحث کی گئی کہ گھنشیام لال جب تک کہ اُسکا نام بطور قائم مقام
جدوناتھ جی کی مسل مین درج نکیا جاوے اس درخواست کا مستحق نہین ہے کہ
کارروائیات پھر شروع کیجاوین اور چونکہ اُسکا حق ایسے اندراج نام کی درخواست

کرنے کا جدو ناتھ جی کی فوت ہوتی ہے پیدا ہوا تھا کہ جسکو تین برس سے زیادہ مدت گذر گئی اسلیے اُسکی درخواست ۳۰ فروری سنہ ۱۸۸۱ء کو جسقدر کہ بابت اندراج نام کے ہے حسب دفعہ ۷ ضمیمہ دوم ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے منقضی المیعاد ہے اور اس سبب سے باقی حصہ اُسکی درخواست کا جو درباب اجراے ڈگری کے ہے خواہ مخواہ ناقابل منظوری ہے کیونکہ وہ اندراج نام گھنشیام لال پر موقوف ہے کہ جواب بنسبت منقضی ہوجانے زیاد میعاد کے نہین ہوسکتا قرار پایا کہ بنظر حالات مقدمہ کے یہ نہین خیال کیا جاسکتا کہ گھنشیام کو اس درخواست کا منصب کہ اُسکا نام بجاے نام جدو ناتھ جی کے درج کیا جاوے جدو ناتھ جی کے مرتے ہی پیدا ہوا تھا اُسوقت چونکہ کارروائی درخواست اجراے جدو ناتھ جی کی بسبب حکم امتناعی کے ملتوی کی گئی ہے اسلیے کل اغراض کے واسطے درخواست مذکور کی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ اُسکا وجود نہ تھا تاوقتیکہ امتناعی کا حکم رفع نہوگا کارروائی اُس درخواست کی پھر شروع نہین ہوسکتی ہے جب تک کہ حکم امتناعی قائم رہا عدالت درخواست گھنشیام لال کی واسطے درج ہونے اُسکے نام کے سماعت نہین کرسکتی تھی کیونکہ کارروائی درخواست اجراے جدو ناتھ جی کی ملتوی تھی اور اگر پریم چند اپنی نالش مین کامیاب ہوتا تو پھر وہ کارروائی کبھی شروع نہوتی اور پریم چند کے ناکامیاب ہونے کی صورت مین بھی ممکن تھا کہ درخواست جدو ناتھ جی کی کارروائی گھنشیام لال شروع نہوتی کیونکہ اگرچہ وہ تاریخ درخواست اپنے کی قائم مقام جدو ناتھ جی کا ہو لیکن ممکن تھا کہ وہ قبل فیصلۂ نالش پریم چند کے فوت ہوجاتا ۔ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۸۲ء

بعد فوت ڈگریدار کے پسر ڈگریدار نے درخواست اجراے ڈگری اس استدعا سے کی کہ اُسکا نام بجاے اُسکے پدر کے قائم کیا جائے اور جو روپیہ کہ بموجب ڈگری کے وصول ہے وصول کیا جائے اور نامبردہ کو بطور مدعی کے ادا کیا جائے بعد اُسکے اور چند درخواستین

(۱) سلیمان بھائی وغیرہ بنام گھنشیام لال وغیرہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۹-

گذرین آخر درخواست پر یہ اعتراض ہوا کہ درخواست ۱۰- مارچ سنہ ۱۸۶۲ء جو اول مرتبہ وارث ڈگریدار نے دی تھی کوئی درخواست واسطے نفاذ ڈگری کے نہ تھی لہذا وہ حافظ میعاد نہین تجویز ہوئی کہ درخواست حافظ میعاد ہے - (۱)

درخواست اجرائے ڈگری جسکا ذکر ضمن ۴ - مد ۱۷۹- ایکٹ میعاد سماعت نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء مین ہے مطابق قانون کے ہونی چاہیے اور اسمین استدعا کسی چارہ کار کے حاصل کرنے کی جو از روے ڈگری کے دیا گیا ہو اور اسکی اُس طریقہ پر حاصل کرنے کی کہ جسکی اجازت قانون مین ہو ہونی چاہیے -

ایک ڈگری مین یہ شرط تھی کہ مدعا علیہ مدعی کو باقساط ایک ماہ کے اندر ادا کرے اور مدعی اُس روپیہ کو لیکر بیع نامہ مدعا علیہ کے نام لکھدے - یہ ڈگری مورخہ ۲۶ - جنوری سنہ ۱۸۶۹ء تھی اول درخواست اجراء ۲۴ - جنوری سنہ ۱۸۷۰ء کو گذری لیکن مدعی کی عدم پیروی کی وجہ سے خارج ہوئی مدعی نے دوسری درخواست مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۱۸۷۱ء استدعاے دخلیابی ایک مکان کے جو از روے ڈگری کے نہین دلایا گیا تھا پیش کی کہ یہ درخواست نامنظور ہوئی ۳ - جون سنہ ۱۸۷۴ء کو مدعی نے تیسری درخواست واسطے اجرائے ڈگری مذکور کے گذرانی تجویز ہوئی کہ اس درخواست مین تمادی عارض ہے کیونکہ درخواست اول سے تین سال سے زیادہ عرصہ بعد گذری ہے مین جو درخواست گذری تھی وہ درخواست اجراے مذکور کی نہ تھی اور نہ ایک تدبیر تائید اجراء اُس ڈگری کے تھی کیونکہ اسمین استدعا ایک ایسی چیز کی تھی جو ڈگری کے روسے نہین دلائی گئی تھی پس اس سے ڈگری حسب مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء زندہ نہین رہ سکتی - (۲)

تجویز ہوئی کہ ڈگری مین حکم الیفاء زر ڈگری کا صرف جائداد مرہونہ سے ہے لہذا اُسکا

---

(۱) گوپال بھوگ بنام ابا باپ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۲۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۲) بابو بیجناتھ بابوجی بنام سیتلا چند مینی سہاے بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۳ - انڈین لا رپورٹ

اجراء بمقابلۂ ذات مدیون کے نہین ہو سکتا۔ صرف اجراء اطلاعنامہ سے بحث متعلقہ ذمہ داری ذاتی منتشم طور پر طے نہین ہوئی لہذا وہ امر تجویز شدہ نہین ہے۔ (۱)

درخواست جو عدالت کو واسطے حکم نیلام جائداد کے جو قرق ہو چکی ہو کیجاوے ایک درخواست واسطے عمل مین لانے کچھ کوشش باعانت اجراء ہے اور چونکہ مجموعہ ضابطۂ دیوانی مین ایک درخواست معمولی کا ہونا لازمی نہین ہے کہ درخواست زبانی ہو یا تحریری ہو (۲)

نظائر ہائی کورٹ مدراس

تجویز ہوئی کہ مدعی کا عدالت مین اُس زر نقد کے واسطے درخواست کرنا جو مشتری نے جمع کیا عمل مین لانا تدبیر معاون اجراے ڈگری کا ہے اسلیے درخواست اندر میعاد تھی (۳)

گو مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مین منجملہ چند ڈگریداران کے ایک کو یہ اجازت نہین ہے کہ ڈگری اجمالی کے ایک جزو کے اجراء کے واسطے درخواست کرے تاہم جو درخواست منجانب ایکے از قابضان ایسی ڈگری کے بغرض اجراے ڈگری بنسبت ایک ایسے جزو چارہ کار کے جو کل ڈگریداران کو عطا ہوا ہے گذری جسکو وہ خود اپنی ذات سے متعلق سمجھتا ہے تو اُس سے ڈگری نافذ رہ سکتی ہے کیونکہ درخواست مذکور مطابق قانون کے ہی۔ (۴)

ڈگریدار کی جانب سے عدالت صادر کنندۂ ڈگری مین ایک درخواست کا واسطے عطاء اس سارٹیفکٹ کے کہ نقل رجسٹر محکمۂ مال بابت اراضی مذکور کے ضرور ہے اسلیے پیش ہو تاکہ نامبردہ نقل مذکور کو دفتر کلکٹری سے حاصل کرے اور زان بعد ڈگری کا اجراے بذریعۂ قرقی اراضی مذکور کے کرے حسب مراد ضمن ۴۔ مد ۱۰۹ ضمیمہ ۲۔

(۱) شیخ نودن بنام رام چند رکھنگیا بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۵۳۰۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲) بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مانک لال جگجیون بنام لسیا رادھا۔

(۳) دکمیا راما بوجا بنام تراسیمہا مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۴) سیلو نام پلاتہ پر پرادان کو ملماتہ حاجی بنام پونام پلانہ پر پرادان جوتی حاجی مدراس جلد ۳ صفحہ ۹۰۔ انڈین لا رپورٹ

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ایک تدبیر معاون اجراء ہے۔ (۱)

جس صورت مین کہ ڈگری اُس عدالت سے جسنے اُسکو صادر کیا دوسری عدالت مین واسطے اجراء کے منتقل کی گئی ہو تو اُس دوسری عدالت مین واسطے واپس بھیجنے ڈگری کے اُس عدالت مین جسنے اُسکو صادر کیا تاکہ اجراء مزید عمل مین آوے درخواست کرنا حسب معنی ضمن ۴ - مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء کی ایک تدبیر بامداد اجراء کے ہے - (۲)

ایسی درخواست اجراء ڈگری جو ہر طرح پر مطابق مقتضیات دفعہ ۲۳۵ - ضابطۂ دیوانی کے ہو اور جسکی نسبت بعد اسکے پیروی نہ کی گئی ہو کہ وہ واسطے ترمیم کے ڈگریدار کو واپس کردی گئی ہو باینہمہ حسب ضمن ۴ - مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء واسطے زندہ کرنے ڈگری کے کافی ہے - (۳)

جائز ہے کہ درخواست اجراء ڈگری جسپر کافی اسٹامپ لگا ہو حسب دفعہ ۱۷۹ - ضمیمہ ۲ ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء ڈگری مذکور کے زندہ رکھنے کے واسطے کافی ہوئے (۴)

وہ ڈگری جسمین یہ ہدایت ہو کہ ڈگریدار کو سالانہ روپیہ ادا کیا جاوے ایسی ڈگری نہین ہے جسمین حسب منشاء دفعہ ۲۳۰ - مجموعۂ ضابطۂ دیوانی یا ضمن ۶ - مد ۱۷۹ - ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء یہ ہدایت ہوئی ہے کہ روپیہ ایک خاص تاریخ ادا کیا جائے درحالیکہ ڈگری مین ہدایت بابت ادائے سالانہ کے تھی اور ڈگریدار نے درخواست دیکر بذریعۂ اجراء ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۵ء روپیہ واجب الادا بابت سنہ ۱۸۸۴ء

(۱) کیتھی ماٹن بنام سلیمان آگری بھگتین مدراس جلد ۵ - صفحہ ۱۴۱ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۲) سکرشن ایر بنام دیکہ ایر مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۰ - انڈین لارپورٹ -

(۳) راناماون جٹی بنام ببر ماممبی مدراس جلد ۶ صفحہ ۵۰۲ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۴) - رام سامی بنام شیشا مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۸۰ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

و [illegible]ء حاصل کیا اور بعد ازان ماہ جولائی [illegible]ء مین بابت رقوم واجب الادا [illegible]ء و [illegible]ء درخواست گذرانی تجویز ہوئی کہ درخواست ہذا مین تمادی عارض ہے۔ (۱)

خاص اراضیات بصیغہ اجراے ڈگری قرق ہوئین مدیون نے عدالت مین درخواست دی کہ بعض اراضیات کا نیلام تا وقتیکہ دیگر اراضیات نیلام نہو جاوین ملتوی رہے ڈگریدار کے وکیل نے جبراً اس درخواست مین رضامندی ظاہر کی لیکن اصرار کیا کہ خاص دیگر اراضیات بھی اول نیلام ہو جاوین تجویز ہوا کہ عمل ذیل مذکور کا عدالت مین ایکٹ میعاد سماعت ضمیمہ دوم کی ۱۷۹ - - کے معنون مین اجراے ڈگری مین تدبیر معاون کرنے کے واسطے ایک کافی درخواست ہے۔ (۲)

ڈگریدار نے عدالت مین یہ درخواست دی کہ اسکی ڈگری اجرا کے واسطے کسی اور عدالت مین مرسل کیجائے اور دوسری عدالت مین اسٹامپ محصول واسطے ارسال مسل داخل کردیا تجویز ہوا کہ اگرچہ اسٹامپ محصول عدالت مین داخل ہوا اور درخواست واسطے عمل مین لانے کے کوئی تدبیر معاون اجراے ڈگری کی گئی ہے تو ایسی درخواست میعاد کا نیا وقت دینے کے واسطے کافی تھی۔ (۳)

درخواست واسطے اجراے ڈگری کے [illegible]ء مین پیش کی گئی اور ایک اراضی بنام زد ملکیت مدیون ڈگری متوفی قرق کی گئی بعد مرنے کے اسکی اولاد نے دعوے اراضی مذکور کا کیا اور قرقی برخاست ہوئی برطبق اسکے ڈگریدار نے نالش استقرار حق بنا یام کرا پانے اراضی بعلت اجراے ڈگری دائر کی اور [illegible]ء مین ڈگری حاصل کی اور وہ ڈگری

(۱) یہ یوسف خان بنام سردار خان مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۸ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ

(۲) - دھارا ماجان بنام صوبہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۳) - ولایا بنام جگناتھ مدراس جلد ۷ صفحہ ۳۰۷ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

برطبق اپیل ۱۸۶۲ء مین بحال رکھی گئی ۱۸۶۸ء مین ڈگریدار نے پھر درخواست قرقی و نیلام اُسی اراضی کی پیش کی تجویز ہوئی کہ درخواست مین تمادی عارض ہے مقدمہ پرسرام بنام گارو انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۵۵ سے اختلاف کیا گیا۔ (۱)

جس صورت مین کہ درخواست واسطے نظر ثانی تجویز کے گذرانی گئی ہوا ور بعد اطلاع فریق ثانی کے نامنظور کی گئی ہو تو زمانہ جسمین ایسی درخواست پیش ہی میعاد سماعت واسطے اجراے ڈگری کے شمار کرنے مین بموجب مد ۱۷۹ (۳) ضمیمہ ۲ - ایکٹ حد سماعت کے خارج نہین کیا جا سکتا تجویز ضمنی درخواست واسطے لینے روپیہ کے جو اجراے ایسی ڈگری کے وصول کیا گیا جو بعد ازان اپیل مین منسوخ ہو گئی ہو تابع مد ۱۷۹ کے نہین ہے بلکہ مد ۱۲۰ ضمیمہ ۲ - ایکٹ حد سماعت کے ہے۔ (۲)

درخواست منجانب ڈگریدار جو بابت حصول نقل ڈگری کے بارادہ داخل کرنے سوال اجراے ڈگری کے کی گئی ہو کوئی کارروائی معاون اجراے ڈگری حسب مراد فقرہ ۴ - مد ۱۷۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ میعاد سماعت کی نہین ہے۔ (۳)

ایک نالش واسطے لاپانے اراضی کی بمقابلہ چند مدعا علیہم کے مدعی نے دائر کی اور ڈگری بمقابلہ حصص مدعا علیہما نمبر ۳ و ۴ - کے حاصل کی اس ڈگری سے حصص مدعا علیہم نمبر ۵ و ۶ - بری کیے گئے تھے مدعی نے اُس براءت کے حکم کی ناراضی سے اپیل کیا اور اُس اپیل مین مدعا علیہما نمبر ۳ و ۴ - کو بھی بزمرہ رسپانڈنٹ شامل کیا یہ اپیل بالآخر ڈسمس ہوا اور مدعی نے بمقابلہ اُصل مدعا علیہم نمبر ۳ و ۴ - ڈگری بتاریخ فیصلہ اپیل اندر تین سال کے جاری کرائی مگر تاریخ فیصلہ ابتدائی سے وہ ڈگری خارج از میعاد تھی

---

(۱) نارا من بھی بنام بینی نرا ہمتی مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۲ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۲) کردیم بنام سدشیو مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۶۶ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۳) لولی للہ ھو بنام ڈھیرو مدراس جلد ۱۱ - صفحہ ۲۳۶ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

بحث یہ تھی کہ آیا وہ ڈگری اندر میعاد کے جاری ہوئی ہے یا نہین تجویز ہوئی کہ شمار میعاد کا تاریخ ڈگری مرافعۂ اول سے ہونا چاہیے کیونکہ اپیل سے کچھ تعلق حصص اول مدعا علیہم کا نہ تھا جنکے مقابلہ مین ڈگری ہو چکی تھی میعاد سماعت کا نہ شروع ہونا قبل فیصلۂ اپیل کے اُس اصول پر مبنی ہے کہ فریقین مقدمہ کو قبل تصفیۂ کامل اجراے ڈگری کرنے پر مجبور کرنا مناسب حال نہین ہے مقدمۂ ہذا اُس اصول مین داخل نہین ہے کہ بلالحاظ نوعیت اپیل محض اپیل ہونے سے شمار میعاد کا تاریخ اپیل سے ہونا چاہیے۔(۱)

ایک ممبر خاندان ہنود غیر مشترکہ اور اُسکے دو نابالغ بھائیون نے ایک نالش واسطے تقسیم جائداد خاندان کے بمقابلۂ اپنے باپ کے دائر کی اور چند اشخاص کو جو ایک حصۂ جائداد پر بذریعۂ ایک انتقال کے جو اُنکے باپ نے کیا تھا اور جو عرضی دعوے مین بمقابلۂ خاندان کے ناجائز بیان کیا گیا تھا بطور مدعا علیہم کے شامل سنہ [illegible]ء مین ایک ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی اول و دوم مدعی مین سے کسی نے درخواست اجراء کے واسطے درخواست نہین کی لیکن مدعی سوم نے جو جون سنہ [illegible]ء مین بالغ ہوا ایک درخواست اجراے ڈگری کی اپریل سنہ [illegible]ء مین گذرانی دوم مدعا علیہم نے اُس درخواست مین عذر کیا جج ضلع نے اُسکی درخواست کو جو بقدر چہارم حصہ کے تھی اور جسکا وہ مستحق بذریعۂ ڈگری تھا منظور کیا تجویز ہوا کہ حکم جج ضلع کا غلط ہے کیونکہ نہ دفعہ ۷ - نہ دفعہ ۸ - ایکٹ حد سماعت مقدمہ سے متعلق ہے اور اسوجہ سے درخواست مین تمادی ایام عارض ہے۔ (۲)

ایک ڈگری تقسیم کی سنہ [illegible]ء مین صادر ہوئی درخواست اجراے ڈگری سنہ [illegible]ء مین گذری عذر تمادی کا ہوا منجانب ڈگریدار یہ بحث کی گئی کہ ڈگری اندر میعاد ہے کیونکہ اُسکے لڑکے نے اپنے حصہ کی بابت اندر میعاد اس ڈگری کا اجراء کرایا ہے اور وہ درخواست

---

(۱) - ہتو بنام چلاما مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۹، ۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - مدراس جلد ۱۳ - صفحہ ۲۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

محافظ میعاد ہے کیونکہ وہ بھی ایک ڈگریدار تھا واضح ہوتا ہے کہ پسر ڈگریدار نے بعد حصول ڈگری تقسیم کے جو [illegible] مین حاصل ہوئی تھی نالش اپنے باپ ڈگریدار پر واسطے اپنے حق کے اُس جائداد مین سے جو از روے ڈگری تقسیم کی حاصل کیجاوے دائر کی تھی اور بقدر اپنے حصہ شاستری کے اُسنے ڈگری پائی تھی اور اُسنے ڈگری [illegible] کو بھی جاری کرایا تھا بحث یہ تھی کہ آیا وہ درخواست جو منجانب لڑکے کے گذری حافظ میعاد ہے یا نہین تجویز ہوا کہ دفعہ ۲۳۱ - خواہ دفعہ ۲۳۲ - متعلق اس مقدمہ کے نہین ہے ڈگری جو باپ نے حاصل کی تھی وہ اسوجہ سے ڈگری مشترک متصور نہین ہوسکتی کہ بعد ازین پسر نے بمقابلہ پدر کے اپنا حق ثابت کرالیا بغرض اسکے کہ قانون کی روسے انتقال ایک جزو ڈگری کا بحق پسران عمل مین آگیا مگر اُسکا اثر یہ نہین ہوسکتا ہے کہ پسر ڈگریدار مشترک تصور کیا جائے اُسکو صرف ½ حصہ از روے ایک ڈگری عدالت کے جداگانہ مل سکیگا پس ہماری دانست مین وہ درخواست اجراے جو پسر کی جانب سے گذری حافظ میعاد نہین ہے - (۱)

بر طبق درخواست جو [illegible] مین زیر دفعہ ۳۱۸ - ضابطۂ دیوانی منجانب خریدار جسکے پاس بروقت اجراے ڈگری منتقل ہوگئی تھی عدالت نیلام کنندہ مین استدعا کی گئی کہ جائداد نیلام شدہ کا قبضہ دلایا جاوے نیلام [illegible] مین واقع ہوا اور [illegible] مین وہ قطعی ہوگیا اور جنوری [illegible] مین حکم دینے قبضہ کا ہوا مدیون نے [illegible] مین خریدار کے حصول قبضہ مین اعتراض اور درخواست [illegible] کو تمادی پذیر بنایا مدیون اور خریدار کے درمیان ایک زبانی اقرار ہونا بیان کیا گیا ہے - درخواست حصول قبضہ نامنظور کی گئی -

تجویز ہوا کہ نباراضی حکم نامنظوری درخواست اپیل ہوسکتا ہے -

(۱) - راما سامی بنام اننداپلی مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۴۴ - کتاب انگریزی انڈین لاریورٹ

درخواست مذکور ایک شکایت اعراض نہ تھی پس تمادی پذیر نہین ہے اور واقعات کے اُسکی سماعت ہونی چاہیے۔ (۱)

انفکاک رہن

دفعہ ۹۱۔ علاوہ راہن کے اشخاص فصلۂ ذیل سے ہر شخص جائداد مرہونہ کا انفکاک رہن کرا سکتا ہے یا انفکاک رہن کی نالش کرسکتا ہے۔

(الف)۔ ہر شخص جو (مرتہن اس حقیت کا نہو جسکا انفکاک رہن مطلوب ہے) جو جائداد مرہونہ پر کسی طرح کی حقیت یا مطالبہ رکھتا ہو۔

(ب)۔ ہر شخص جو جائداد کے انفکاک رہن کے استحقاق مین کچھ شرکت یا مواخذہ رکھتا ہو۔

(ج)۔ ہر ضامن جو زر رہن یا اُسکے کسی جزو کے ادا کا ذمہ دار ہو۔

(د)۔ راہن نابالغ کی جائداد کا ولی اُس نابالغ کی طرف سے۔

(ہ)۔ کسی راہن فاترالعقل یا مجنون کا کمیٹی یا اُسکا اور محافظ قانونی اُس فاترالعقل یا مجنون کی طرف سے۔

(و)۔ راہن کا ڈگریدار جسنے ڈگری بذریعۂ قرقی حق راہن موجودہ جائداد جاری کرائی ہو

(ز)۔ راہن کا قرضخواہ جسنے راہن کی جائداد کے انتظام کرانے نالش مین جائداد مرہونہ کے نیلام ہونے کی ڈگری حاصل کی ہو۔

شرح۔ اشخاص جنھون نے تمام حق دمراقق راہن کے خرید کیے ہین بالضرور مستحق انفکاک رہن کے ہین۔ (۲)

---

(۱)۔ لوتھا بنام امار مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۵۰۴۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ ویکلی رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ و

جلد ۶۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۰ و

جلد ۱۱۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۴۷۸۔

مرتہن اول نے نالش نفاذ کفالت دائر کرکے جسمین مرتہن دوم کوئی فریق نہ تھا ڈگری حاصل کی اور اجراے ڈگری مین جائداد نیلام ہوئی جسکو مدعی نے خرید کیا اور علم تھا کہ وہ مدعا علیہ کے پاس رہن تھی تجویز ہوئی کہ مرتہن دوم اس ڈگری کا پابند نہین ہے لیکن مدعی کو انفکاک رہن کا موقع دینا چاہیے - (۱)

ایک مرتہن بیع بالوفا رہن سادہ اسی جائداد کو جو پہلے کا ہو فک الرہن کرا سکتا ہے - (۲)

اور جہان کہ رہن سادہ تھا اور پچھلا رہن بیع بالوفا تھا اور مرتہن اول نے ایک ڈگری حاصل کی اور اجراے ڈگری مین جائداد نیلام ہوئی عدالت نے تجویز کیا کہ دوسرا مرتہن فک الرہن کرا سکتا ہے لیکن اسنے ایسا نہین کیا بلکہ پہلے رہن کے ادا ہونے مین جائداد

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۱۶۰ - رادھا بائی بنام شام راؤ نائک و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ - نارو بنام گلاب و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۱۱ - دامودر دیوچند بنام ماردھا دیو کلکار -
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۸۸ - دولبھ داس دیوچند بنام لکشمنداس سروپ چند و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۸ - شیخ عبداللہ بنام حاجی عبداللہ و
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۶۴ - سنگانا کاتانا بنام دیرو کنیا پاگنیشیا پاد
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۱۰ علی حسن بنام دھیرجا د
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۲۵ - محمد سمیع الدین بنام مان سنگھ -
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۲۰ - گجادھر بنام مولچند -
انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۴ - نیل کانت بنرجی بنام کالا پہاڑ حاجی -
نمبر ا - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء

(۲) - صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۳۰۵ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۱۳۱ -

فروخت ہو جانے کی اجازت دے دی اور برخلاف اُن اشخاص کے جنہوں نے نیلام مین جائداد خریدی کوئی دعوے نہین ہو سکتا اور نہ زمین اُنکے قبضہ سے نکالی جا سکتی ہے (۱)

آگرہ صدر عدالت نے تجویز کی کہ رہن انتفاعی کا مرتہن پہلے مرتہن بیع بالوفا سے کوئی حق فک الرہن کا نہین رکھتا کیونکہ عقد رہن مین متعاقدین بموجب شرط معاہدہ کے پابند ہین اور مرتہن کو صرف راہن یا اُسکے ورثا یا قائم مقام سے عقد رہن کے بابت علاقہ ہے مرتہن نے جس سے روپیہ پایا ہے اُسکو جائداد واپس کرنے کا پابند ہے نہ تو فریق سوم کو اختیار ہے کہ ایسے واپسی کا دعوے کرے اور نہ عدالت کو اختیار ہے کہ دلا دے بنابران جو شخص راہن کا قانونی قائم مقام نہین ہے وہ فک الرہن کا مستحق نہین ہو سکتا (۲)

لیکن اجلاس کامل سے عدالت آگرہ نے فیصلہ کیا کہ جہان کہ راہن ایک جائداد کا اپنی اس جائداد کی ضمانت پر دوسرا قرضہ لیتا ہے تو اس معاملہ سے ایسا تعلق جائداد قرض دینے والے کا ہو جاتا ہے کہ وہ بیباق کرنے قرضہ سابق کے راہن کے درجہ پر ہونے کا استحقاق حاصل کر لیتا ہے نیز اگر برخلاف اسکے فیصلہ کرنے سے بہت سی حالتون مین راہن پر نہایت سختی عائد ہو سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اول جب اُسنے بلا چاری جائداد اپنی رہن کی تھی اُسوقت سود کی شرح بڑی گران اور بعد ازان وہ ایک ٹھیکہ سہل اور ارزان معاملہ کے ساتھ اجارہ جائداد کا حاصل کر سکتا ہے۔ (۳)

چنانچہ ایک مقدمہ مین پٹہ زرپیشگی نو سال کے واسطے بیع بشرط مالیہ اطلاع کے دیا گیا بعد دو سال کے راہن نے ایک دوسرا پٹہ زرپیشگی ایک تیسرے شخص کو دے دیا آگرہ ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ دوسرا پٹہ دار پہلے پٹہ کے استخلاص

(۱)۔ صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۱۵۶ و جلد ۴۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۷۵۔

(۲)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۰۴۔

(۳)۔ ممالک مغربی و شمالی آگرہ ہائی کورٹ فل بنچ صفحہ۔ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۳۲

کے واسطے دعوے کرسکتا ہے۔ (۱)

ایسا ہی فیصلہ عدالت ہائیکورٹ بمبئی کا ہے اور نیز کلکتہ کا کہ اگر مرتہن موخر اپنی کفالت جائداد پر قائم رکھنا چاہتا تھا تو اُسے چاہیے تھا کہ رہن مقدم کے واجب الادا قرضہ بیباق کردیتا۔ (۲)

اسلیے اس معاملہ مین اب ایک شخص قاعدہ خیال کرنا چاہیے کہ ایک مرتہن ایک ہی جائداد مقدم رہن کو بیباق کردینے کا استحقاق رکھتا ہے گو اُن مقدم و موخر رہنون کی کیسی ہی خاصیت و قسم ہو۔ (۳)

مرتہنان ثانی مجاز کرنے نالش فک الرہن سابق بنام مرتہن اول کے نہین اور بلاضرر پہونچانے کسی حق مرتہن اول کے فک الرہن کرسکتے ہین اور جو نالش فیمابین راہنان و مرتہن اول دائر ہوئی ہو اُسکے سبب سے دفعہ ۲ ایکٹ ۹ بابت ۱۸۷۱ء و دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۴ بابت ۱۸۸۲ء اُس صورتون مین عارض دعوے فک الرہن بجانب مرتہن ثانی نہین کہ اس نالش مین مرتہن ثانی زمرہ فریقین مین سے نہو اور باہم فریقین نالش مذکورہ کوئی فریب عمل مین نہ آیا جو مضر مرتہن ثانی ہو۔ (۴)

ایک تیسرا فریق جسکا دستاویز رہن نامہ مین خاص طور پر حق ظاہر کیا گیا ہو مثل راہن کے فک الرہن کراسکتا ہے۔ (۵)

---

(۱)۔ رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۳۲۔

(۲)۔ ہائیکورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۲۱۹ سپورٹ ریڈ صاحب و جلد ۳۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۰ و جلد ۲۳ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۵ و جلد ۶۔ ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۰ و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۳۱۔

(۳)۔ پنجاب سول گوڈ اردو صفحہ ۱۱۵۔

(۴)۔ ہائیکورٹ الہ آباد ۸۔ مئی ۱۸۷۳ء صفحہ ۱۴۵۔

(۵)۔ صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۸۔ اور رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۲۵۔

خریدار حق انفکاک جائداد مرہونہ کو فک الرہن کرا سکتا ہے۔ (۱)

اگر خریدار جائداد مرہونہ زرثمن کے ادا ہونے میں قصور کرے تو اس سے بیع نامکمل نہیں ہوتی اور مرتہن اس بناء پر عذر نہیں کر سکتا کہ چونکہ استحقاق خریدار بوجہ نہ ادا کرنے زرثمن کے غیر مکمل ہے اسلیے وہ فک الرہن نہیں کرا سکتا۔ (۲)

درحالیکہ کوئی راہن بمقابلہ اپنے مدیون کے ڈگری حاصل کرے اور کسی جائداد اپنے مدیون کو جو ایک شخص دیگر کے پاس پیشتر سے رہن ہے باجراے اپنی ڈگری کے نیلام کرائے اور اسکو خود خریدے اور قبل ڈگری نیلام مذکورہ کے شخص دیگر نے نالش بربناء اپنے رہن نامہ کے دائر کی (گو وہ نالش ڈگری تک نہ پہونچی ہو) تو ڈگریدار مذکور کو جو خریدار دوران مقدمہ ہے نسبت جائداد مذکورہ کے صرف حق دو مرافق یعنے حق انفکاک حاصل ہوگا اور اسکی جائداد اس مواخذہ سے جو مدیون نے پیدا کیا ہو براءت حاصل نہوگی۔ (۳)

ایک نالش بابت جسکو قائم مقامان پر دموتھوناتھ دی نے بنام اسکے بھائی آشوتوش دی وبعد وفات آشوتوش دی کے بمقابلہ اسکے اوصیاء کے دائر کی تھی یہ تجویز ہوئی کہ مبلغ ایک لاکھ ہشتاد ہزار سے زیادہ روپیہ مدعی کو جائداد متوفی سے یافتنی تھا اور ۲۹ - اگست سنہ ۱۸۶۲ء کو یہ حکم ہوا کہ اوصیاء زر مذکور عدالت میں داخل کریں اوصیاء نے عدول حکمی کی اور ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو حکمنامہ ترقی و نیلام ہائی کورٹ سے جاری کیا گیا اور اسکے اجراء میں ایک جائداد متعلقہ حقیت آشوتوش دی کی مدعا علیہ کے نام ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۶۷ء کو نیلام ہوئی لیکن قبل اسکے کہ ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء کو اوصیاء نے اس جائداد کو مدعی کے پاس رہن کر دیا تھا مدعی نے بربناء رہن نامہ اپنے کے ۱۰ - جون سنہ ۱۸۶۶ء کو

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۳۹ - کرشناجی راوجی گڈادل بنام گنیش بابوجی بتوار دھن -

(۲) - جلد ۴ - ممالک مغربی و شمالی آگرہ صفحہ ۱۸۰ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۸۹۷ - لالہ کالی پرشاد بنام بولی سنگھ -

نالش دائر کی ۵ - ۲ - اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو مدعا علیہم حال اس مقدمہ مین فریق کیے گئے اور اپنے بیان تحریری مین اُنھون نے یہ بیان کیا کہ وے بیجا طور پر فریق کیے گئے تھے اور یہ دعوے کیا کہ اُنکا استحقاق مدعی کے استحقاق سے افضل ہے وہ نالش بمقابلہ مدعا علیہم حال مع ... اس بنا پر ڈسمس کی گئی کہ مدعا علیہم بیجا طور پر فریق کیے گئے تھے مگر ڈگری واسطے نیلام کے بمقابلہ اوصیا صادر ہوئی جسکے اجرا مین جائداد مرہونہ نیلام ہو کر مدعی نے خرید کی ایک نالش مابعد مین جو مدعی نے واسطے دخلیابی کے دائر کی تھی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم مستحق انفکاک کے ہین اور نالش سنہ ۱۸۶۶ء سے جسکے دوران مین رہن ہوا مسئلہ دوران مقدمہ کا اثر نہین پہونچتا - (۱)

ایک شخص اپنا استحقاق فک الرہن اپنے فعل سے زائل کر سکتا ہے -

ایک راہن نے عدالت مین یہ درخواست کی کہ چونکہ وہ ادائے زر کی استطاعت نہین رکھتا اسلیے وہ بذریعہ تکمیل بیع کے مرتہن کو جائداد مرہونہ پر دخل دلواتا ہے تجویز ہوئی کہ راہن ایسی درخواست کے بعد پھر جائداد مذکور کی فک الرہن کا دعوے نہین کر سکتا لیکن مرتہن کا دخل نہ ثابت ہونے کی حالت مین بذریعۂ خرید جس خریدار نے راہن سے حق پایا ہو وہ درخواست مذکور کا پابند نہین ہے - (۲)

سنہ ۱۸۵۵ء مین مسمیان (ب) و (ر) نے ایک قطعہ اراضی پاس (د) کے رہن کی اور اُسکا فک الرہن کرانا مابین ۸ سال کے قرار پایا تھا ورنہ قطعی ملکیت مرتہن کی ہو جائیگی فک الرہن اراضی مذکور کا نہین ہوا اور سنہ ۱۸۵۹ء مین (ب) نے جسکے نام اراضی کاغذات سرکاری مین درج تھی ایک راضی نامہ بحق (د) تحریر کر دیا اور (د) نے اراضی مذکور کی قبولیت لکھدی تب (ب) و (ر) کاشتکار (د) کے ہوے اور سنہ ۱۸۶۳ء مین اُنپر حیثیت

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۸ صفحہ ۶۹۰ چندر ناتھ ملک بنام نیلکنٹھ بنرجی -

(۲) - صدر عدالت دیوانی سنہ ۱۸۴۹ء صفحہ ۳۰۱۱ -

کاشتکاران نالشِ لگان پر کامیابی ہوئے سنہ ۱۸۸۲ء مین (د) نے اراضی مذکور (ن) کو
بیع کردی ازان بعد (ن) نے اراضی مذکور مدعا علیہ کے ہاتھ فروخت کی اور مدعی نے
جسنے اصل راہنان (ب) و (ر) سے اُنکا حق راہنی خرید کیا تھا یہ نالش واسطے انفکاک رہن
کے دائر کی تجویز ہوئی کہ چونکہ راضی نامہ نوشتہ (ب) مین کوئی اختیار باقی نہ تھا اور انتقال
قبضہ بھی ہوگیا تھا تو راضی نامہ مذکور کا اثر بطور دستاویز مشعر انتقال جملہ حق وحقوق
راہن بحق مرتہن کے تھا راضی نامہ مذکور مزیل حق راہن کا ہے گو منجانب (ب) کوئی
غلط فہمی یا لاعلمی اپنے حقوق سے بحیثیت راہن کے ہوئی ہو حسب منشاء قانون معاہدہ
دفعہ ۲۱ - غلطی قانون سے کوئی معاہدہ ناجائز نہین ہوتا ہے اور کسی دستاویز انتقال کو
غلطی قانون اقل درجہ بعد گذرنے متعدد برسون کے منسوخ نہ کرینگے الا اُس صورت مین
کہ کوئی فریب یا غلط فہمی ہوئی ہو اور کوئی غفلت نہوئی ہو - (۱)

جب جائداد مرہونہ سے تمتع کا جاری رہنا کسی میعاد معینہ تک معاہدہ کا جزو اہم ہو
مرتہن اپنے حق تمتع سے صرف اس بناء پر محروم نہین کیا جا سکتا کہ معاہدہ مذکور رہن کا
معاہدہ ہے کسی میعاد کا مقرر کرنا اس بات کی شہادت قطعی نہین ہے کہ قبل ختم ہونے
میعاد کے انفکاک نہین ہونا چاہیے لیکن جس حالت مین کوئی اقرار نسبت ادائے
سود بشرح سالانہ کے نہ تھا بلکہ ایک رقم یکمشت مساوی اصل کی بابت میعاد مذکور کے لیے
ٹھہری تھی اور حقیت بقایاء لگان میعاد مذکور کے ختم ہونے پر واپسی اراضی کے ادا کرنے
قرار پائی تھی اور سالانہ منافع خالص کو ایک رقم معین فرض کرکے ایک
میعاد قائم کی گئی تھی جسکے اندر قرضہ بسود منافع مذکور سے وصول کرنا
ٹھہرا تھا آفات موسمی و ادائے لگان ذمۂ مرتہن کے قرار پایا تھا تجویز ہوئی کہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ - صفحہ ۱۷۴ - وشنو سکھا رام بنام
کاشی ناتھ -

مرتہن میعاد معین کے واسطے جائداد سے متمتع رہنا معاہدہ کی بنیاد ہے۔ (۱)

ایک رہن نامہ میں یہ شرط تھی کہ نصف زر قرضہ بذریعہ منافع بعض اراضی کے سات برس میں ادا کیا جاوے اور دوسرے نصف کی نسبت یہ شرط تھی کہ بذریعہ اقساط کے پانچ برس میں ادا کیا جاوے اور اگر بذریعہ اقساط ادا نہ کیا جاوے تو قبضہ و منافع اس اراضی کا بغرض ادائے قرضہ کے بعد انقضائے سات برس کے میعاد مذکورہ کے جاری اور تصرف میں رکھا جاوے لیکن کوئی اور میعاد قائم نہیں کی گئی تجویز ہوئی کہ راہن مستحق تھا کہ کسی وقت بعد گذرنے میعاد سات برس کے فک الرہن کرا دے۔ (۲)

یہ منشا اصلی کہ کانم* جبلہ صرف بعد بارہ سال کے منفک ہونا چاہیے صریحاً یا معناً بذریعہ کسی خاص شرط کے منفی قرار پا سکتا ہے۔ (۳)

* کانم ملک مالابار میں واسطے اس زر پیشگی کے آتا ہے جو زمیندار کو واسطے اطمینان زر لگان بابت ایسی اراضیات و باغات کے دیا جاتا ہے جو کہ ایک شرح معین پر واسطے ایک میعاد خاص کے پٹہ پر لیجائیں یہ قرضہ سودی ہوتا ہے اور یہ زر سود زر لگان واجبی پٹہ دار سے منہا کیا جاتا ہے اور اختتام میعاد پر زر اصل واپس کر دیا جاتا ہے۔

اوٹی ملک مالابار میں واسطے رہن انتفاعی کے مستعمل ہوتا ہے یا اس قسم کے رہن کے واسطے جس میں راہن اپنی اراضی موروثی حوالہ مرتہن کے کر دیتا ہے اور مرتہن بعوض سود اپنے روپیہ کی آمدنی جائداد کی لیتا ہے اور جو کچھ زر سود سے زائد وصول ہوتا ہے وہ راہن کو دیتا ہے۔

(۱) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۴۲ سری راجہ کھترو چرلا رام بھدر راجو بہادر بنام سری راجہ دیری چرلا سری نراین راجو بہادر و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۵۴ کیشو بنام کیشو۔

(۲) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۳۰ - مرزا امنا بنام بندیالا پیرد بتو لو و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۵ صفحہ ۲۱۰ - پوتھن پورایل کوردیت راون کنارا کروپ بنام پوتھن پورایل کوردیپ راون گودندن۔

(۳) - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۲ - احمد کتی بنام کن احمد۔

ایک رہن نامہ مورخہ ۸ اپریل ۱۸۶۰ء مین یہ شرط درج تھی کہ راہن اصل روپیہ بمیعاد دس سال ادا کریگا راہن کے وارث اور قائم مقام نے میعاد مقررہ سے پہلے انفکاک رہن کی نالش کی رہن نامہ کی مناسب تعبیر کی روسے قرار پایا کہ تقرری میعاد کی راہن کے آرام کے لیے تھی اور یہ کہ دستاویز کی شرائط مین کوئی امر ایسا نہین جو راہن کو قرضہ قبل از میعاد ادا کرنے کا مانع ہو۔ (۱)

کوئی ایسا عام قاعدہ ہند مین نہین ہے کہ جس سے راہن کو انفکاک رہن کرانا قبل انقضاء میعاد کے جسکے واسطے رہن کیا گیا ہو ممنوع ہو بجز اسکے کہ مرتہن یہ ثابت کرا سکے کہ از روے شرائط مندرجہ رہن نامہ کے راہن کو امتناع ادا کرنے قرضۂ مرتہن کے ہے جس حالت مین کہ باہم متعاقدین کے یہ قرار پایا ہو کہ قبضہ کسی جائداد کا مرتہن کی جانب بطور کفالت اور بغرض ادا قرضہ کے ایک میعاد معین کے لیے منتقل کیا جائیگا تو نتیجہ نکلتا ہے کہ انکی یہ مراد تھی کہ انفکاک رہن تا اختتام میعاد کے ملتوی رہے تو میعاد کا مقرر کرنا کسی طرح پر اس بارہ مین قطعی نہین ہے جو میعاد کہ واسطے ادائے قرضہ مقرر ہو اسکی نسبت یہ قیاس کرنا چاہیے کہ محافظت قرضدار کے لیے ہے تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہو۔ (۲)

ایک رہن نامہ مورخہ ۳ اپریل ۱۸۶۸ء مین یہ شرط درج تھی کہ راہن قرضہ مع سود مابین دس سال کے ادا کرکے جائداد مرہونہ کو فک الرہن کرا سکتا ہے ۳ جولائی ۱۸۷۲ء کو نالش انفکاک دائر ہوئی قرار پایا کہ نالش قائم نہین رہ سکتی کیونکہ قبل از وقت ہے صرف لفظ اندر کے تحریر ہونے سے فریقین کا یہ کافی طور پر مطلب ظاہر نہین ہوتا کہ راہن دس سال کے عرصہ مین انفکاک کرا سکیگا اصول عام نسبت انفکاک وبیعبات کے یہ ہے کہ حق انفکاک

(۱) - نمبر ۱۰۲ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۶۹ء

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۲۰۲ - بھگونت داس بنام پرشاد سنگھ -

وحق بیعبات دونون ایک ہی عرصہ تک حاصل رہتے ہین رہا لیکہ کوئی شرط صریح یا معنوی خلاف اسکے نہو (۱)

ایک رہن نامہ مورخہ ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۶۵ء مین یہ شرط تھی کہ راہن سود سال بسال ادا کریگا اور اصل دس سال مین - اور اصل وقت معینہ پر ادا کیا جائیگا اور سود سال بسال اور رہن کے اصل و سود کے وقت معینہ پر ادا نکرنے پر مرتہن کو اختیار ایصال قرضہ کا جائداد مرہونہ اور دیگر جائداد او رذات راہن سے ہوگا راہن نے ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۶۸ء کو نالش انفکاک رہن دائر کی بر بنائے تغیر رہن نامہ کے یہ تجویز ہوئی کہ مرتہن نے راہن کو روپیہ واسطے تعین میعاد دس سال کے دیا یہ دراصل ایک ایسا معاملہ ہے کہ جسمین بلحاظ بر دیڈ ادو (؟) واقعی معاملہ باہمی فریقین کے انکی ذمہ داریان باہمدگر لازم وملزوم تھین او شرائط دستاویز مین کوئی ایسی بات نہ تھی کہ جس سے وہ معمولی قاعدہ جو اس قسم کی دستاویزون سے متعلق ہوتا ہے نکل جائے اور مرتہن ایک جانب اپنے حقوق دس سال مین نافذ نہین کرا سکتا تھا اور راہن منجانب دیگر مستحق اسکا نہ تھا کہ قبل گذرنے اس میعاد کے انفکاک جائداد کا کراتا - (۲)

اگر مرتہن برعکس شرط معاہدہ کے کوئی فعل کرے تو راہن باستر داد معاہدہ دین ادا کر سکتا ہے ایک رہن انتفاعی مین یہ شرط تھی کہ جائداد مرہونہ کے جس حصہ مین آبادی اراضی و رباغ واقع ہے وہ حصہ راہن کے دخل مین رہیگا راہن کی میعاد دخل کی عرصہ مین از انجملہ مرتہن نے کسی جزو پر دخل کر لیا تجویز ہوئی کہ راہن ادا دین کی مدت معینہ تک انتظار نہ کرکے عدالت مین بذریعہ امانت کرنے روپیہ کے جملہ جائداد کے دخل کا دعوی کر سکتا ہے اگرچہ صریحاً معاہدہ مین ایسے اختیار خاص کا تذکرہ نہو - (۲)

ایک راہن کسی مناسب حصہ جائداد مرہونہ کے فک الرہن کا استحقاق نہین رکھتا

---

(۱) - انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۵ - صفحہ ۲۲ - وجو بنام دجو -

(۲) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۹۵ - رگھوبر دیال بنام بدھولال

(۳) - صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۸ء صفحہ ۲۲۳ - و رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۱۳ -

بجز ادائے کل زر رہن کے رہن ایک معاملہ واحد اور غیر قابل تقسیم ہے اور مرتہن کل جائداد پر لاش یا حق گرفت (معاوضہ) رکھتا ہے جب تک کہ اسکا زر یافتنی ادا نہ کیا جائے - (۱)

چار دیہات کچھ روپیہ کے عوض مین مرہون ہوے تھے منجملہ اُنکے دو دیہات مین راہن کے جو حقیت تھی وہ بیع ہو جانے کے بعد خریدار نے فک الرہن کی نالش کی تجویز ہوئی کہ مرتہن کے یافتنی کے مقابلہ مین چارون موضع مرہون ہین اسمین تقسیم ہرگز درست نہین ہے اور مرتہن جس طور پر چارون دیہات سے روپیہ ادا کر سکتا ہے اسی طرح ان دو موضع سے بھی کرا سکیگا - (۲)

جداگانہ جمع کے دو مواضع بذریعہ رہن کفالتی کے بالعوض دو ہزار روپیہ کے رہن کیے گئے راہن نے مرتہن کا نام درج رجسٹر کرانے کے واسطے عدالت مال مین درخواست کی ہر ایک موضع ایک ہزار روپیہ کے عوض مرہون ہونا درخواست مین درج تھا رجسٹر کلکٹری مین دونون مواضع کی جمع جداگانہ تحریر ہونے کے سبب سے بہ نسبت دونکے جداگانہ دو درخواست کی ضرورت ہوئی تھی چند روز بعد مرتہن نے بمراد اندراج نام درخواست گذرانی اس درخواست مین دو مواضع کے واسطے جداگانہ روپیہ دینے کے واسطے کچھ مرقوم نہ تھا صاحب کلکٹر نے بموجب درخواست مرتہن کے رجسٹری کی لیکن عدالت نے تجویز کیا کہ زر رہن کے واسطے دونون مواضع کا گرو رہنا متصور ہوگا بلا ادائے کل زر رہن کے ایک موضع کی استدعائے فک الرہن جائز نہین ہے - (۳)

ایک حصہ دار دعوے جزو رہن کا نہین کر سکتا انفکاک جزو رہن جائداد جزو مرہونہ کا جائز نہین ہے - (۴)

جبکہ دو سے زیادہ چند مرتہن کسی جائداد کے ہون اور اُنمین سے ایک کچھ حصہ جائداد

(۱) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۳۹ -

(۲) - صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۴ء صفحہ ۲۰۸ و صدر عدالت دیوانی ۱۸۵۹ء صفحہ ۸۲۳ -

(۳) صدر عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۳۷۴ -

(۴) نمبر ۹ پنجاب ریکارڈ ۱۸۷۹ء و نمبر ۵ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء

سرہونہ کا خریدے اور دوسرا مرتہن باقیماندہ حصہ خریدے تو دونوں مرتہنان میں سے کوئی اپنا حصہ مشتریہ بغیر فک الرہن کرانے کل جائداد کے فک نہیں کرا سکتا البتہ بعد فک الرہن کرانے کل کے اُسکو منصب نالش دلاپانے حصہ رسدی کا بنام دیگر مشتری کے حاصل ہوگا۔ (۱)

یہ امر کہ منجملہ مرتہنان کے ایک مرتہن نے حق انفکاک ایک راہن کا منجملہ راہنان کے بذریعہ خرید کے حاصل کیا دیگر راہنان کو مستحق اس امر کا نہیں کرتا کہ بقیہ راہنان بادائے زرِ رسدی کے اپنے اپنے حصص فک الرہن کرالیں۔ (۲)

بذریعہ ایک دستاویز پٹہ پیشگی اراضی (الف) اور (ب) کے پاس رہن کی گئی (الف) کو ۲۲۵- اور (ب) کو ۲۷۵- روپیہ ادا کرنے پر قابل انفکاک تھے۔

(الف) اور (ب) نے قبضہ نصف نصف کرلیا تجویز ہوئی کہ راہن فک الرہن کراسکتا ہے دوسرے نصف کا بغیر ادا کرنے کل زرِ رہن کے۔ (۳)

ایسا ہی جبکہ حق راہن کا دو شخصوں کو بحصص خاص پہونچے تو ہر ایک راہن سے بغیر ادا کرنے کل زرِ رہن کے استحقاق فک الرہن کا رکھتا ہے۔ (۴)

لیکن اگر کئی ایک مختلف مواضع رہن ہوئیں اور دستاویز میں ہر ایک موضع کا زرِ رہن مشخص ہو اور نیز اقرار ہو کہ ہر ایک اپنے حصہ کا زرِ رہن ادا کرکے فک الرہن کرا سکتا ہے تو ایسے مقدمات میں یقیناً راہن اپنا حصہ فک الرہن کرا سکتا ہے۔ (۵)

---

(۱)۔ ہائی کورٹ الہ آباد ۲ - مئی ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۴۸-

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۷۶ - مہتاب رائے بنام سنت لال۔

(۳)۔ جلد ۲۲ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۶۲ -

(۴)۔ ۶ - ویکلی رپورٹ ۴۰ و ۲۴۳ - ویکلی رپورٹ متفرق صفحہ ۴۷ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۱۴ -

(۵)۔ جلد ۲۳ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۵ -

جس حالت مین کہ حق انفکاک رہن متعدد قطعات اراضی کا جو مرتہن انتفاعی کے قبضہ مین از روے ایک سالم معاہدہ کے ہون اور دو جداگانہ اشخاص کے ہاتھ فروخت کیے جاوین اور مرتہن قبضہ ایک قطعہ کا چھوڑدے اور مشتری قطعہ مذکورہ سے پٹہ لے لے اور اس امر کے ذریعہ سے اصل معاہدہ کے ناقابل الانقسام ہونے کو تلف کردے تو مشتری دوسرے قطعہ کا مستحق ہے کہ اپنی اراضی کا انفکاک بذریعہ ادا ے حصہ رسدی زر رہن کے کر لے۔ (۱)

(الف) اور (ب) دو ہندو بیوگان ایک شخص نے جائداد موروثی رہن کی حق انفکاک مذکور بعلت اجراے ڈگری زر نقد موسومہ صرف (ب) کے نیلام ہوا اور مرتہن نے خرید کیا تجویز ہوئی کہ (الف) مستحق انفکاک صرف نصف جائداد کے زمانہ حیات (ب) کے ہے۔ (۲)

خریدار حق راہن جزو جائداد مرہونہ کا مستحق انفکاک کل جائداد مرہونہ کا ہے بشرطیکہ مرتہن نامبردہ کے حق اسطرح منفک کرانے کی نسبت اصرار نکرے جبکہ شخص اول مالک کل زر رہن کا ادا کرنا منظور کرے تو نامبردہ قائم مقام مرتہن انفکاک شدہ کا قرار پاتا ہے اور یہ استحقاق حاصل ہوتا ہے کہ اصل راہن کے ساتھ مثل اپنے راہن کے برتاو کرے اور اس جزو جائداد جسمین اسکو استحقاق حاصل ہوتا اگر وہ روپیہ ادا نکرتا واسطے اطمینان اُس روپیہ کے جو نامبردہ نے بطور فاضل ادا کیا ہو قابض رہے (۳)

۱۸۶۳ء مین موتھو راہن نے سیر اپنی چٹی کے پاس سات قطعہ اراضی قطعہ نمبر ۱ لغایت ۷ بعوض تین سو روپیہ کے رہن کی ۱۸۶۸ء مین نداین نے موتھو راہن کے حقوق واقع قطعات ۱ و ۲ خرید کیے ۱۸۷۱ء مین موتھو راہن نے قطعہ نمبر ۳ بادا ے سو کے فک

(۱)۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۳۲ مرزا امتا بنام پنڈیالا پیرو بتولو۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۰۴ ۔ اریا پوتری بنام الامیلو۔

(۳)۔ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ ۔ راسن سرا و تمن بنام دامانارا و۔

کرایا اور رہن نامہ ثانی بابت باقی قطعات کے بحق سبرامانی بہ تعداد دوسو روپیہ کے تحریر کیا
تجویز ہوئی کہ مدعا علیہ مرتہن نے ۱۳ ـ جولائی ۱۸۸۱ء کو بطور حصہ رسدی اُس زرر ہن کے
جو ایک قطعہ اراضی تھا قبول کیا اور ایک رقم مزید باقی چھہ قطعات پر قرض دی ایسا کرنے سے
ہماری دانست مین اُسنے اصل معاہدہ کے ناقابل تقسیم ہونے کو زائل کردیا ـ مدعی نے ۱۴ ـ
اپریل ۱۸۸۱ء کو حق انفکاک واقع دو قطعات کا خرید کیا اور بدین وجہ ہماری دانست مین وہ مستحق ہے
کہ اُن قطعات کو باداے حصہ رسدی انفکاک کرائے ـ (۱)

ایک راہن جزو جائداد کو فک الرہن کراسکتا ہے اگر تمام زررہن جسمین جائداد مرہون ہو
ادا ہو جائے ـ دو مواضع کچھ روپیہ مین گرو تھے منجملہ اُنکے ایک موضع مین راہن کی جو حیثیت تھی
نیلام ہوئی خریدار نے بدین بیان دعوے فک الرہن کا کیا کہ زررہن دونون مواضع کے محاصل سے
ادا ہو چکا ہے اور ہرچند بہت برس پیشتر موضع ثانی کو راہن نے بنام مرتہن بیع کردیا تھا
مدعی خریدار کے خرید کردہ موضع کے انفکاک کی استدعا قبول ہوئی ـ (۲)

قرضہ زررہن غیر تفریق پذیر ہے نہ ایک نہ زیادہ بہت سے راہن اُنمین سے کسی کے خریدار
استحقاق انفکاک رہن کا رکھتے ہین تا وقتیکہ تمام زررہن ادا نہ کیا جاوے ـ (۳)

لیکن جب کہ دو یا زیادہ اشخاص حصہ دار مشترک طور پر رہن رکھین تو اُسمین سے ہر ایک
شخص کل زررہن ادا کر کے فک الرہن کراسکتا ہے ـ (۴)

درصورت جائداد مشترک کے جو بحیثیت مجموعی رہن ہے اور باداے کل روپیہ قابل انفکاک کے

(۱) ـ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۹ صفحہ ۳۰۴ ـ سبرامانین بنام سندانن ـ

(۲) سر رشتہ عدالت دیوانی ممالک مغربی شمالی ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۵۰

آگرہ ہائی کورٹ ورہن نامجات میکفرسن صاحب جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ ـ

(۳) جلد ۳ ویکلی رپورٹ متفرق جلد ۴ و رہن نامجات میکفرسن صاحب جلد ۴ صفحہ ۲۴۳ ـ

(۴) ـ ویکلی رپورٹ جلد ۷ صفحہ ۳۱۴ ـ

گو مختلف شرکا اُسپر بحصص مخصوص قابض ہون پھر راہن کو منجملہ راہنان کے استحقاق انفکاک کل جائداد کا حاصل ہے اور نسبت اُن اشخاص کے سوائے اصل راہنان کے جنھون نے بتاثیر قانون یا بیع کے باطلاع حق کوئی استحقاق اراضیات مرہونہ مین حاصل کیا ہو قاعدہ وہی ہے۔ (۱)

جب مرتہن دخیل حق کسی حصہ جائداد مرہونہ مین حاصل کرے تو واسطے حوالہ کر دینے جائداد مرہونہ کے وقت ادائے زر رہن یا کسی جزو کے مجبور نہین کیا جا سکتا جب تک راہن بذریعہ نالش باضابطہ تقسیم کے مناسب طور پر حصص مالکان شریک کو منفک نکرا دے۔ (۲)

جس حالت مین جملہ مالکان کسی جائداد کے اُسکے رہن کرنے مین شریک ہوے ہون اور مرتہن نے بعد حصہ ایک از راہنان کا واقع جائداد مذکور خرید لیا ہو اور اس سے رہن کی حیثیت یکجائی شکست کر دی ہو اور راہنون مین سے ایک نے اپنے اور نیز حصہ بکر دوسرے راہن کے انفکاک کی نالش دائر کی تو قرار پایا کہ نامبردہ اپنے حصہ کے فک الرہن کرانے کا استحقاق رکھتا ہے مگر وہ حصہ بکر کو بغیر رضامندی مرتہن کے فک الرہن نہین کرا سکتا۔ (۳)

سنہ ۱۸۵۸ء مین دو حصہ واقع جائداد مقبوضہ شرکا کا مدعا علیہ کے پاس رہن ہوا رہننامہ کو راہن نے بحیثیت مہتمم جملہ شرکا شامل کے تحریر کیا تھا سنہ ۱۸۶۲ء مین ایک شخص نے منجملہ شرکا کے اپنا دوسرا حصہ موقوعہ جائداد مرہونہ فک الرہن کرایا اور اُسمین سے ۲ سپائی حصہ اور بھی ایک دوسرے شریک نے سنہ ۱۸۶۶ء مین راہن سے چھوڑا یا مدعی مسلماً مالک

(۱)- انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۸ - متھرا داس لوجی بنام گوکل داس وغیرہ و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۴۹ - ہکمل ہلکیشہ پنجابی بنام وشواکش راو۔

(۲)- انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۶ ماہو بنام کنو۔

(۳)- انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۶۵ - کوڑی مل بنام پورنمل۔

ایک دوسرے ۲ - پائی حصہ کا تھا لیکن اب اُسنے نالش مدعا علیہم کے نام واسطے انفکاک کل جائداد کے جو ہنوز غیر منفک ہین یعنے ایک آنہ ۸ - پائی حصہ اپنے ابتدائی کے دائر کی مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ مدعی صرف اپنا ۲ - پائی حصہ چھوڑا سکتا ہے وہ باقی سے علٰحدہ ہو گیا ہے مدعی نے ملکیت کی تقسیم ہونے سے انکار کیا تجویز ہوئی کہ ہرگاہ دعوے مدعی واسطے انفکاک کل باقی حقیت کے ہے جو بقبضہ مرتہن ہے لہذا نالش مدعی قائم نہین رہ سکتی تا وقتیکہ جملہ دیگر اشخاص جنکو حق رہن سے تعلق ہے روبرو عدالت کے بطور مدعی شریک یا مدعا علیہ کے حاضر نہون بغیر اُنکی حاضری کے نالش کا فیصلہ مناسب نہین ہو سکتا یہ عذر مدعا علیہ نے وقت مناسب پر اعتراض نہین کیا بنظر ان حالات کے جائز نہین تھا بحیثیت مالک ۲ - پائی ایسے حصہ کے جو برضامندی جملہ اشخاص متعلق کے بالکل بملکیت علٰحدہ دیگر حصص اصل مجموعہ سے ہوگی مدعی کو انھین معاملات کا پیش کرنا لازم تھا جنمین اُسکا حق قائم ہو۔(۱)

ایک نالش مین جو منجانب بعض راہنان کے واسطے انفکاک کل جائداد مرہونہ کے اس بناء پر دائر ہوئی کہ زر رہن انتفاع جائداد سے ادا ہو گیا ہے یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان صرف دعوے بابت اپنی حصص کے کر سکتے ہین اور عدالت ابتدائی کو چاہیئے کہ حق حصص کی دیگر راہنان کو فریق قرار دینے کے بعد کرے۔(۲)

درصورت جائداد خاندان مشترک کی جو بحیثیت مجموعی رہن ہے اور بادائگی کل روپیہ کے قابل انفکاک ہے گو مختلف شرکاء اُسپر بحصص مخصوص قابض ہون ہر راہن کو منجملہ راہنان کے استحقاق انفکاک کل جائداد کا حاصل ہے اور یہ اختیار ہے کہ حصہ رسدی بقیہ اشخاص سے طلب کرے بنسبت اُن اشخاص کے سوائے اصل راہنان کے جنھون نے بتاثیر قانونی یا دیگر نہج پر بااطلاع حق کوئی استحقاق اراضیات مرہونہ مین حاصل کر لیا ہو قاعدہ وہی ہے اُس

(۱) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ - راگھو سالوی بنام بالکرشن سکھارام -

(۲) - انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳ - فقیر بخش بنام سعادت علی -

نالش میں جو منجانب ایک قابض کے منجملہ قابضان مشترک یا قابضان مجموعی کے بغرض انفکاک کل جائداد کے ہو وہ تمام اشخاص فریق مقدمہ ہونے چاہیے جنکو حق انفکاک حاصل ہین۔ (۱)

مدعیان نے واسطے انفکاک ۶ - پائی تقسیم موضع کھونٹی موسومہ شرلی کی نالش دائر کی جسونت سنکر جی مالک نصف حصہ تقسیم ڈھاپاجی سب سے بڑی پٹی منجملہ چار پٹیون پرتاب مالک بقیہ نصف حصہ نے مستر کا رہن کیا تھا مدعیان نے بذریعہ خریداری دو نیلام عدالت مالک انفکاک ۲ - پائی منجملہ - پائی حصہ شنکر وجی وایک ربع ۸ - پائی حصہ مملوکہ پرتاب کے تھے منجملہ ان نیلامون کے ایک نیلام باجراے ڈگری موسومہ ہاپاجی کے ہوا تھا بعد ارجاع نالش کے مدعا علیہم نے بطریق خانگی حصص حق انفکاک رہن ازان بالاپسر پنجم شنکر وجی دسایا ودوجی دو پسران باد اپسر چہارم شنکر وجی کے خریدکی بموجب ان خریداریون کے نامبردگان دعوے ملکیت چار پائی حصہ کا تقسیم مین کیا دوران اپیل عدالت ضلع مین مدعا علیہم نے لکشمی لوتا پرتاب کو ۲ - پائی حصہ اور لکشمی کے بھائی راگھو کو ایک پائی حصہ انفکاک کرالینے دیا تجویز ہوا کہ چونکہ ۱۶ - پائی تقسیم موضع کھونٹی جائداد خاندان غیر منقسم تھی جو بحیثیت مجموعی بابت ایک رقم مجموعی کے رہن کی گئی تھی گو اصل راہنان بحصص مخصوص قابض تھے لہذا مدعیان بطور مالکان جزو حق انفکاک بذریعہ خریداری اس بات کا استحقاق رکھتے تھے کہ کل ۱۶ - پائی تقسیم کو انفکاک کراوین اور اس استحقاق مین بوجہ عمل مدعا علیہم مابعد ارجاع خواہ بوجہ خرید کرنے ایک حصہ حق انفکاک کے دوران نالش مین یا بذریعہ انفکاک جزوی جو مدعا علیہم نے دوران اپیل مین ہونے دیا فرق نہین آسکتا۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ گو مدعیان کو حق انفکاک کل جائداد کا حاصل تھا تاہم ڈگری مشعر اسکے اسوقت تک صادر نہین ہوسکتی کہ جملہ شرکا جنکو حق انفکاک حاصل ہے نالش ہذا مین ...

(۱) - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۴۹ - نیل کانت بنرجی بنام سرلیش چندر ملک۔

فروخت نہ کیے جائیں یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم کو اس بات کا کچھ اختیار نہ تھا کہ انفکاک جزئی ہونے دیویں درحالیکہ قبل تقسیم کے کوئی شخص بجملہ شرکاء کے کسی خاص حصہ کا انفکاک نہیں کرا سکتا ہے — (۱)

عام قاعدہ بلا اشتباہ یہ ہے کہ ایک شخص منجملہ چند مالکان حق الانفکاک کے منصب انفکاک کا اپنے کل جائداد مرہونہ کا رکھتا ہے مگر مقدمہ حال میں علی خان مدعا علیہ بذریعہ وراثت مالک چہارم حصہ داؤد خان کا جائداد مرہونہ میں ہوگیا ہے اور ایک ڈگری صادر ہو چکی ہے جسکے ذریعہ سے چہارم حصہ داؤد خان جائداد سے علیحدہ ہوگیا ہے ان حالات میں ہماری رائے ہے کہ مدعا علیہ داؤد خان چہارم حصہ کے چھوڑانے پر مجبور نہیں ہونا چاہیے بقیہ تین ربع جائداد نامبردہ کو بحق مدعی بلا ادا اسے تین ربع اس روپیہ کے جو بموجب رہن کے یافتنی ہے چھڑا دینا چاہیے یہ صحیح ہے کہ مدعا علیہ اس بات کا دعویدار ہے کہ وہ خریدار بادا کے نصف حصہ جائداد کا ہے مگر اسسٹنٹ جج نے تجویز کی ہے کہ خریداری ثابت نہیں ہوئی اور اسلیے نسبت اس حصہ کے تصور کرنا چاہیے کہ مدعا علیہ بطور مرتہن کے قابض ہے اور بطور مرتہن کے وہ نسبت حق الانفکاک مدعی کے اعتراض نہیں کرسکتا اسکو چاہیے کہ نصف حصہ بادا کو چھوڑ دیوے اور اگر اسکو کوئی دعوے نسبت حصہ مذکورہ کے بطور خریدار کے ہے تو اسکو دعوے مذکور بذریعہ نالش علیحدہ کے ثابت کرنا چاہیے — (۲)

اگر ایک معاہدہ میں کل مالکان جائداد اسکو مرہون کرنے کی حالت میں منجملہ اسکے ایک شخص اپنے خاص کی بابت دعوے نہیں کرسکتا لیکن بعض صورت خاص مستثنیٰ ہے کیونکہ بشرط وجہ خاص کے شریک واحد کو فک الرہن کا اختیار دینا بیجا نہیں ہے قاعدہ یہ ہے

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۸۶ — دھری بھائی بنام وکھل بھٹ

(۲) — انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۷۵ — ترمان سنگھ بنام پہلوان سنگھ و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ — اسن مراوتھمن بنام دامانا راؤ —

کہ ایک راہن بہت سے راہنان کی کل جائداد کو فک الرہن کرا سکتا ہے لیکن وہ اپنا حصہ فک الرہن نہیں کرا سکتا لیکن جبکہ راہن کا حصہ معین اور مخصوص اور دیگر راہنان سے جدا ہو تو وہ بقدر اپنے حصہ کے زر رہن ادا کرکے اپنا حصہ فک الرہن کرا سکتا ہے اور اپنے حصہ سے زائد کے واسطے دعوے نہیں کر سکتا اور جبکہ کل جائداد کے فک الرہن کا دعوے ہو تو تمام دیگر راہنان کو فریق بنایا جاوے - (۱)

مدعی نے یہ دعوے کیا کہ اسکے باپ نے جائداد متنازعہ رہن کی تھی وہ فک الرہن فرمائی جاوے مدعا علیہ کی جانب سے یہ عذر تھا کہ مدعی کو تنہا نالش فک الرہن کا منصب نہیں ہے کیونکہ اور اسکے چچا اور چچا کے لڑکے موجود ہیں جائداد متنازعہ موروثی ہے اور وہ بھی حقدار ہیں بلا انکے فریق مقدمہ کے مدعی نالش کا مجاز نہیں ہے واضح ہوتا تھا کہ جائداد متنازعہ موروثی تھی دادا مدعی قابض اسکا تھا اور اسنے رہن جائداد کو کسی شخص کے پاس کیا تھا اور اس شخص کے پاس سے تنہا پدر مدعی نے چھوڑا کر مدعا علیہ کے پاس رہن کیا گیا یہ ثابت نہ تھا کہ بوقت تحریر اس رہن نامہ کے پدر مدعی دیگر اہالیان خاندان کے ساتھ شریک تھا اور اسنے بحیثیت کرتا خاندان کی جائداد کو رہن کیا تھا چچا وغیرہ مدعی کے دعوے پر معترض نہ تھے تجویز ہوئی کہ قطع نظر بحالات ہماری دانست میں چچا وغیرہ مدعی کے کوئی ضروری فریق نہ تھے یہ سچ ہے کہ مقدمہ انفکاک رہن میں وہ جملہ اشخاص جو کسی قسم کا حق جائداد مرہونہ میں رکھتے ہوں فریق مقدمہ ہونے چاہییں مگر اس مقدمہ میں معلوم نہیں ہوتا کہ کوئی حقدار اشخاص ہیں - (۲)

بعد انفکاک کل جائداد کے ایک شریک کا قبضہ بمقابلہ دیگر شرکا و دیگر مخالف

---

(۱) - رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۳۰۴ -

(۲) - انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۵ رانگو نایک بنام شیخ داؤد -

متصور نہین ہوسکتا - (۱)
راہن جسنے کل زرِ رہن ادا کرکے فک الرہن کرایا اور تمام جائداد مرہونہ کا قبضہ حاصل کیا ان راہنان کا حصہ اپنے قبضہ مین رکھ سکتا ہے جو فک الرہن مین شامل نہین ہوئے اور وہ بروقت ادائگی زرِ رہن کے بقدر حصۂ مناسب فک الرہن کرا سکتے ہین - (۲)
اجمالی راہن جسنے فک الرہن کرایا ہے جائداد مرہونہ پر خرچہ کے واسطے حق کفالت رکھتا ہے اور کفالت کے واسطے اُسکو باقاعدہ دعوے کرنے کی ضرورت نہین - (۳)

میعاد نالش فک الرہن - مرتہن کے محض بیان حق مخالف سے اُسکا قبضہ مخالفانہ نہین ہوجاتا تاوقتیکہ میعاد ساٹھ سال گھٹ نہین سکتی جو ازروے قانون راہن کو واسطے نفاذ اپنے حق انفکاک اور بذریعۂ نالش چارۂ کار کے استدعا کرنے کے واسطے دی گئی ہے چنانچہ درحالیکہ بعض جائداد غیر منقولہ جون سنہ ۱۸۰۵ء مین ایسی میعاد کے واسطے رہن کی گئی جو جون سنہ ۱۸۶۲ء مین منقضی ہوئی اور جولائی سنہ ۱۸۶۳ء مین حق انفکاک

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۴۲۴ - امیر النسا بنام محمد یار خان و
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۵ صفحہ ۲۹۵ - نور بی بی بنام جگت نراین و
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶ - محی الدین بنام عثمان غنی و
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۔ صفحہ ۲۶ - جیتھو بنام اکو و
انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۴ - مشتاق احمد بنام وزیر علی -

(۲) رہن نامجات میکفرسن صاحب صفحہ ۲۴۳ و
انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ - اس سر دتھن بنام وامانا راو
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ - وٹھل نیلکنٹھ پنجابی بنام وشواس راو
انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۹ - دھرن بھائی بنام وٹھل بھٹ -

(۳) صد عدالت دیوانی ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۰۰

کرانے جائداد مذکور کا بذریعہ بیع بنام مرتہن منجانب ایسے شخص کے جسکو ایسا انتقال کرنے کا اختیار نہین تھا منتقل ہوا اور مرتہنان نے حق ملکیت نسبت جائداد مذکور باعتبار بیع کے پیش کیا ایک نالش مین جو واسطے انفکاک کرانے جائداد کے مارچ ۱۸۸۶ء مین دائر ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ نالش مذکور اسوجہ سے ممنوع السماعت نہین ہے کہ وہ مابین عرصہ دوازدہ سال کے تاریخ بیع سے دائر نہین کی گئی تھی۔ (۱)

راہن کا حق انفکاک شخص ثالث کے قبضۂ مخالفانہ زائد از بارہ سال سے جو بمقابلہ مرتہن کے ہو زائل نہین ہو سکتا ایسا شخص مرتہن کے قبضہ پر دست انداز ہے اور اسی طرح قابض ہو سکتا ہے جسطرح کہ مرتہن قابض ہے اور راہن ساٹھ سال کے اندر فک الرہن کرا سکتا ہے۔ (۲)

رہن نامہ ۱۸۵۹ء کا میعادی دس سال تھا مرتہن قابض حقیت تھا دیگر شرائط رہن نامہ بخوبی دریافت نہین ہوتی تھین نالش انفکاک رہن دسمبر ۱۸۸۵ء مین دائر ہوئی تھی عدالت ماتحت سے یہ تجویز ہوئی کہ مدعی خریداری سے بارہ سال کے اندر دعوے فک الرہن کر سکتا تھا دعوے تمادی پذیر ہے اور مدہ ۱۳۴ ایکٹ تمادی کے متعلق ہے عدالت ماتحت نے اس دعوے کو دعوے قبضۂ اراضی تصور کیا تجویز عدالت ماتحت غلط ہے درمیان فریقین تعلق راہن و مرتہن کا مسلمہ ہے پس بلا فہمید حساب اور انفکاک رہن کے محض نالش قبضہ جائز نہین ہو سکتی ہے پس مدہ ۱۴۸ متعلق دعوے کے ہے میعاد رہن نامہ مین دس سال -۴

(۱)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۔ صفحہ ۶۵۵۔ علی محمد بنام لالتا بخش و نمبر ۹۴۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء و نمبر ۱۳۲ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۳ء و نمبر ۱۲۲۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۷ء و انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۴۔ مولچند کوبیر بنام لالو ترکم و انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۶۔

(۲)۔ جلد ۱۲ بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ صفحہ ۸۰۔ کرشناجی بنام وٹھل راو و نمبر ۱۹۶۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء

کی تھی رہن نامہ و غلطی تھا یہ ثابت نہین ہے کہ راہن قبل دس سال کے فک الرہن کرا سکتا تھا پس شمار میعاد کا بعد دس سال کے ہوگا اور اس لحاظ سے دعوے اندر میعاد کے ہے۔ (۱)

زمین متنازعہ کے اصلی مالک کی جگہ اسکی بیوہ (الف) زمین پر قابض ہوئی (الف) کی وفات پر ۱۸۸۱ء مین اسکی دختران (ب) و (ج) نے قبضہ کرلیا گو مدعیان دراصل مستحق قبضہ تھے (ب) و (ج) نے اس زمین کے قطعات مع قبضہ (د) و (ہ) کے پاس علی الترتیب اگست ۱۸۸۱ء اور جون ۱۸۸۲ء مین گرو کردی اگست ۱۸۹۵ء مین مدعیان (ب) اور (ج) پر کل ملکیت کے قبضہ کے لیے نالش کی اور زمین ڈگری پائی الا مدعیان نے مرتہنون کو فریق نالش نہ بنایا اور ان قطعات کا قبضہ نہ لے سکے جونکے پاس رہن تھے (الف) کی وفات سے بارہ سال گذر جانے کے بعد انھون نے اس دادرسی کے لیے نالش کی مرتہنان نے عذر کیا کہ چونکہ ہمارے راہنان اور خود ہم بارہ سال سے زیادہ مخالفانہ قابض رہ چکے ہین اسلیے یہ مقدمہ زائد المیعاد ہے قرار پایا کہ یہ عذر ناکام رہتا ہے (ب) و (ج) کا قبضہ بیجا مداخلت کنندوان کا قبضہ تھا جبکہ انکا حق مخالفانہ قبضہ پختہ ہو رہا تھا وہ اسکو منتقل کرسکتے تھے اور انکے قبضہ کی میعاد کے فائدہ کا دعوے منتقل الیہ کرسکتا تھا لیکن اس تسلسل قبضہ سے صرف اس صورت مین فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے کہ ہر دو کے حقوق یا تو وہی ہون یا ویسے ہی قسم کے ہون چونکہ مرتہن کا استحقاق ملکیت مالک کے حق ملکیت سے بالکل جداگانہ ہوتا ہے اسلیے مرتہنان کو یہ اجازت نہین دیجاسکتی کہ خاص اپنے قبضہ کی میعاد مین وہ میعاد بھی داخل کرلیوین جسمین انکے راہنان قابض تھے۔ (۲)

ایک نالش مین جو راہن نے مرتہن پر انفکاک رہن کے واسطے دائر کی تھی یہ ظاہر ہوا

---

(۱) ویکلی نوٹ مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲۳ء مہاراجہ بنارس بنام سیتا رام وغیرہ۔

(۲) نمبر ۱۰۹ پنجاب ریکارڈ ۱۹۰۸ء

کہ دراصل قبضہ ایک فریق ثالث کے ہاتھ میں تھا جسنے مدعا علیہ بنائے جانے پر اپنا استحقاق ایسا پیش کیا جو کسی طرح سے مرتہن سے حاصل نہ کیا گیا تھا بلکہ ایک غیر شخص سے جسکو اسنے اصلی مالک بنایا اور وہ استحقاق اسکا بارہ سال سے زیادہ کے قبضہ مخالفانہ بر خلاف ہر دو راہن و مرتہن سے پختہ ہو گیا تھا قرار پایا کہ آخر الذکر فریق بارہ سال کا مخالفانہ قبضہ ثابت کرکے کامیاب ہونے کا مستحق تھا۔ (۱)

۱۳۴ ضمیمہ ۲۔ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کا مقصود یہ ہے کہ بعد انقضائے بارہ سال کے تاریخ خریداری سے ایسا شخص محفوظ ہے جسنے مرتہن سے خریداری کی ہو اور جسکو وجوہ معقول باور کرنے اس امر کے ہوں اور باور کرتا ہو کہ اسکا بائع اختیار انتقال کا رکھتا ہے اور اسنے بحق اسکے قطعی حق منتقل کیا اور نہ محض حق مرتہنی۔ (۲)

جائداد متنازعہ علی محمد کے پاس رہن کی گئی اور مرتہن مذکور قابض شئے مرہونہ ہوا ... گل محمد اور ماہ بی بی کو حق علی محمد مرتہن کا بروے حصص منقسم ہو کر پہونچا اور ... فک الرہن پر میعاد مؤثر ہو گل محمد نے راہن کا حق فک الرہن نسبت ... کر لیا تھا بعد گذرنے میعاد سماعت کے دعوے فک الرہن کا پیش کیا گیا قرار پایا کہ میعاد سے خارج ہے اور مابین ساٹھ برس گل محمد کا تسلیم کر لینا دعوے کا ...

---

(۱)۔ نمبر ۱۶۱۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۸ء و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲ صفحہ ...

نمبر ۱۲۴۔ پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۳ء و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴ ... بنام ویاسی۔

(۲)۔ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۹۔ بھگوان سامی بنام بھگوان ...

ایلہاسے ہند مؤلفہ مور صاحب جلد ۴، صفحہ ۱ و

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۹۴۔ پیارے لال بنام ...

انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۹ صفحہ ۵۴۔ سجود خان داؤد خان بنام ...

لانے کے لیے کافی نہین ہے - (۱)

ب پیروی فیصلہ دیوانی نمبر ۹۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء انفکاک رہن کے ایک دعوے مین قرار پایا کہ مختار کا اقرار بمنزلہ مرتہن کے اُس اقرار کے نہین قرار دیا جا سکتا جو مد ۱۴۸ - ضمیمہ دوم ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء یا اُسکے مطابق ہم مضمون دفعہ ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء مین مطابق ہوتا ہے -

یہ پیروی فیصلہ دیوانی نمبر ۱۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء قرار دیا گیا کہ جو اقرار دو مرتہنان مین سے صرف ایک نے کیا ہو میعاد بچانے کے لیے کچھ اثر نہین رکھتا اور جائداد مرہونہ کے ایک جزو کی نسبت بھی درصورتیکہ رہن ایک واحد معاملہ ہو - (۲)

ایک دعوے مین معلوم ہوا کہ جس رہن کے فک کرانے کا دعوے کیا گیا تھا تاریخ مقدمہ ۶۹ - سال پہلے ہوا تھا اسواسطے دعوے زائد المیعاد ہے اگر راہنان اقرار سے استفادہ نہین کر سکتے جو منجملہ راہنان کے ایک مرتہن پر یاست نے کیا ہے کورٹ نے قرار دیا کہ اگر اس دعوے سے ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء یا ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء علاقہ تو اقرار مذکورسے مدعیان استفادہ نہین کر سکتے کیونکہ اسپر جملہ مرتہنان نے بذاتہ خود یا نے جو اُنکے ماتحت دعویدار رہن دستخط نہین کیے اور یہ امر بالکل ثابت نہین ہو سکتا ت دیگر مرتہنان کا ایجنٹ یا گماشتہ تھا کیونکہ فک الرہن کے دعوے مین ان ایکٹون مین سے کوئی متعلق ہو میعاد کا عرصہ بڑھانے کے واسطے گماشتہ کا اقرار موثر ہوتا ہے نیز یہ قرار دیا گیا کہ مقدمہ حال کو یکم اکتوبر ۱۸۷۷ء بعد دائر ہوا ہے احکام ایکٹ ۱۴ - ۱۸۵۹ء متعلق ہین اسلیے دعوے ایکٹ ۹ ۱۸۷۱ء سے پہلے ساقط ہو چکا تھا اور اسواسطے ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء کے نفاذ سے پہلے

---

(۱) پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۰ء

(۲) پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۲ء

ساقط ہو گیا تھا۔ (۱)

تسلیم استحقاق راہن یا استحقاق فک الرہن دستخطی کارندۂ مرتہن حسب مد ۱۴۸۔ ضمیمۂ ۲۔ ایکٹ ۹۔ ۱۹۰۸ع واسطے پیدا کرنے میعاد سماعت جدید کے کافی نہین ہے۔ (۲)

حسب منشاء مد ۱۴۸ ضمیمۂ ۲۔ ایکٹ ۹۔ ۱۹۰۸ع اقرار ہونے کے لیے لازم ہے کہ وہ ایک اقرار استحقاق موجودۂ حال راہن کا ہو اقرار ابتدائی تحریر ہونے رہن نامہ کا اور بموجب اسکے قبضہ حاصل کرنے کا مع بیان تحریر یا بعد اور دو دیگر دستاویزات کے جنکے ذریعہ سے عملاً رہن فسخ اور تعلق مابین فریقین تبدیل ہو گیا ہو اسی بیان تحریری مین مندرج ہو کہ جو قبل انقضاء ساٹھ سال کے جو دی گئی ہین داخل ہوا ہو تو ایسا اقرار حسب منشاء دفعہ مذکور اثر تمادی کو رفع کرنے کے لیے کافی نہین ہے۔ (۳)

ایک فک الرہن کے مقدمہ مین جواب دعوے مین مدعا علیہ نے رہن کو تسلیم کیا ایک اور دوسری نالش فک الرہن جو دائر کی گئی تو اقرار مندرجہ جواب دعوے واسطے میعاد کے کافی سمجھا گیا۔ (۴)

شہادت منقولی حسب منشاء مد ۱۴۸ ضمیمۂ ۲۔ ایکٹ ۹۔ ۱۹۰۸ع تحریری اقرار ثابت کرنے کے لیے اسی صورت مین قابل پذیرائی ہے جبکہ تحریری اقرار گم ہو گیا ہو نیز قرار پایا کہ العبد اور نشانی مین مہر کرنا شامل نہین ہے اسواسطے اس اقرار سے جسپر مرتہن نے صرف مہر کی ہو زیر مد ۱۴۸۔ ایکٹ مذکور نئی میعاد شروع نہین ہوتی مگر ظلم کے

(۱) نمبر ۸۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۶ع

(۲)۔ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۳۔ راہمنی بی بی بنام بلاس کنورو انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۸ صفحہ ۹۹۔ دھرم ونہال بنام گوبند سردال کار۔

(۳)۔ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۶۱۶۔ رام داس بنام برج نندن داس۔

(۴)۔ نمبر ۲۰۔ پنجاب ریکارڈ ۱۸۹۸ع۔

سرسے کو چھوڑنے سے یا نشانی کرنے سے اقرار کرنا زیر ایکٹ مذکور ایک کافی دستخط ہین (۱)
ساٹھ سال کا عرصہ گذرنے کے بعد واسطے چھڑانے جزو جائداد مذکورہ رہن نامہ مدعیان نے مندرجات کی
جو واسطے بندوبست سرسری مین ہوئی تھی یہ یقین کرکے کہ وہ حسب مراد مد ۱۴۹ -
ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء بطور تصدیق دعوے کے ہین دعویدار ہوسکے معلوم ہوا کہ اصلی
رہن کے بعد کسی تاریخ کو جائداد مرہونہ کا رہن شکمی ہوا تھا مگر وہ بعد ازان چھڑا لیا گیا تھا
اول مندرجہ مذکور مین جائداد متنازعہ زیر رہن درج تھی اور اگرچہ خاص مندرجہ پر دستخط
نہ تھے تا ہم کھیوٹ کے اخیر پر دستخطون مین منجملہ وارثان اصلی مرتہن کے ایک وارث نے
دستخط کیا تھا اس مندرجہ کی نسبت کھیوٹ سے ظاہر ہوا کہ اور مندرجات ایسے ہین
جنمین اوپر کے دستخط کرنے والا تعلق رکھتا تھا اس مندرجہ کی نسبت حکام نے تجویز کیا کہ
مدعیان اس سے استفادہ نہین کرسکتے کیونکہ کھیوٹ کے آخر جو دستخط مذکورہ بالا دستخطون کے
ساتھ کیا گیا ہے وہ ایسا دستخط نہین قرار دیا جاسکتا کہ وہ خاص مندرجہ بالا کے واسطے ہے
جس سے وہ ظاہرا کسی طرح تعلق نہین رکھتا تھا وہ دستخط کنندہ پر اُسکا اثر کچھ ہوتا تھا
دوسرے مندرجہ مین رہن اور رہن شکمی دونون کا ذکر ہے اس مندرجہ پر بھی دستخط
نہین ہین مگر کھیوٹ کے اخیر مین مرتہن شکمی کے دستخط ہین قرار دیا گیا کہ یہ مندرجہ بھی ایسا
نہین ہے جسپر مرتہن یا ایسے شخص نے دستخط کیے ہون جو حسب مراد ایکٹ میعاد بطور مرتہن شکمی
دعویدار ہو کیونکہ فرض کیا گیا کہ مرتہن شکمی کے دستخط مندرجہ سے متعلق تھے مگر یہ نہین
کہا جاسکتا کہ مرتہن شکمی کے باعث دعویدار ہے تاکہ اصلی مرتہن کے استحقاق کے
تحریری کی جسپر اُسنے دستخط کیے ہین اصلی مرتہن کو پابندی کرنی پڑی - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ء ضمیمہ ۲
کی مد ۱۴۸ - مین الفاظ یا شخص جو اُسکے ماتحت دعویدار ہون ہین یہ مراد ہے کہ جب اصلی
مرتہن اور اُسکے قائم مقام کو دوسرا شخص خارج کرے جسکو اُسکا حق مرتہنی بذریعہ انتقال

(۱) - نمبر ۹۲ - پنجاب ریکارڈ سنہ ۱۸۸۲ء -

ملگیا ہو اور جو بلحاظ راہین اصلی کی جگہ قائم ہوا ہے -- (۱)

جس رہن کے فک الرہن کرانے کی استدعا تھی وہ ۱۸۱۲ء مین کیا گیا تھا نالش ساٹھ سال گذرنے کے بعد دائر کی گئی مگر یہ دلیل اُٹھائی گئی کہ مسل بندوبست ۱۸۶۰ء مین یعنے رہن سے ساٹھ سال کے اندر تیار ہوئی تھی اُسمین بعض اندراجات کے ہونے سے میعاد محفوظ رہی کیونکہ یہ اندراجات مراد دفعہ ۲۰ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء اندراجات مذکور کے ہونے کے وقت بھی قانون نافذ تھا بمنزلہ اقرارات کے تھے جن اندراجات پر بھروسا کیا گیا تھا وہ یہ تھے (الف) منتخب یعنے رجسٹر مالکان حقیتہ اسمین مدعیان بطور راہنان و مدعا علیہم بطور مرتہنان قطعات رہن متنازعہ کے بیان کیے گئے تھے اور رقم و شرائط رہن مفصل درج تھی اس اندراج پر کوئی خاص دستخط نہ تھے مگر واجب العرض پر جو عین اسکے بعد اور بہت مختصر تھا راہنان و مرتہنان کے دستخط موجود تھے اور اُسکے عنوان مین یہ یادداشت لکھی ہوئی تھی کہ جملہ مالکان نے اندراجات حقوق کو بخوبی تمام سمجھ لیا ہے اور اُنکی تصدیق کی ہے (ب) شجرۂ نسب اسمین یہ لکھا یا گیا تھا کہ اس موضع مین پانچ خاندان شامل ہین اور مدعا علیہم کا خاندان نمبر ۱ - ہے اور مدعیان کا خاندان نمبر ۲ - ہے مدعیان کے کھاتہ مین اندراج رجسٹر منتخب بنسبت رہن بدستور مکرر بیان کیا گیا ہے ہر کھاتہ سے متعلق اندراجات پر جدا گانہ دستخط نہ تھے الا اخیر مین عموماً سب کے دستخط تھے اور مدعا علیہم نے بالخصوص تصدیق کی کہ شجرۂ نسب کی صحت کی نسبت وہ ذمہ دار ہے مدعیان کے کھاتہ کے مقابل اس مضمون کی ایک یادداشت تھی کہ دونوں مالکان نے اسکی تصدیق کردی ہے قرار پایا کہ (۱) یہ امر نہایت اہم نہین ہے کہ آیا اصلی دستخط مدعا علیہم کے تھے یا نہ تھے کیونکہ اگر وہ نہ تھے تو اُسمین کچھ شبہ نہین ہوسکتا کہ وہ کسی اہلکار نے کیے تھے جو مدعا علیہم کی طرف سے اُنکی پوری اجازت سے کارپرداز تھا اگر وہان دستخط بالکل بھی نہ ہوتے

(۱) ۳۲ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء نمبر ۹۳ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۱ء

تو بھی اقرار کافی ہوتا اگر یہ ثابت ہو جاتا کہ اندراج مذکور ایک ایسے شخص نے کرایا تھا جسکو باضابطہ طور پر مدعا علیہم نے اجازت دی تھی اور (۲) یہ کہ مدعا علیہم کے دستخط سے مراد یہ ہے کہ اُنکے اپنے کھاتون مین اُنکے مالکانہ حقوق کے اور نیز مدعیان کے کھاتون مین بحیثیت مرتہنان اُنکے حقوق کی تصدیق تھی وہ واقعی قبضہ رکھتے تھے ان اندراجون کے ہونیکے وقت وہ ضرور حاضر ہونگے اور وہ صرف اُسوقت کیے گئے ہونگے جبکہ اُنھون نے رہن نامہ پیش کیے ہونگے مدعا علیہم کا خاندان مدعیان کے خاندان سے بہت نزدیک تعلق رکھتا تھا اور انمین باہم دلی ارتباط تھا نہایت غالب گمان ہے کہ مدعا علیہم دونون کھاتون سے متعلق اندراجات سے بخوبی تمام واقف ہونگے کسی ایسے بڑے گانون کی صورت نہ تھی جسکے نعل مین کسی مالک کی نسبت اچھی طور پر یہ گمان نہین ہو سکتا کہ اُسکو اپنے خاص اندراجات کے سوا کچھ اور بھی واقفیت ہوگی اور اسواسطے یہ مقدمہ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۴ء مقدمہ نمبر ۳۲ - اور پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۶ء کے مقدمہ نمبر ۶۳ - سے جداگانہ قسم کا تھا۔[1]

جب مدعا علیہم نے واجب العرض پر بہ تسلیم صحت اُسکے دستخط کیے اور وہ واجب العرض ہنگام بندوبست علاقہ مدعا علیہم کے تیار ہوئے تھے اور اسمین مدعا علیہم مرتہنان حقیت بیان ہوئی تھی لیکن اُسمین راہنان کا نام نہین لکھا تھا تجویز ہوا کہ تسلیم استحقاق انفکاک راہن حسب مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ - ۱۸۷۱ء لازم آتا ہے - (۲)

نالش فک الرہن جائداد اراضی مین مدعیان قائم مقامان راہنان نے ایک اقرار حق راہنان کا جو کاغذات بندوبست ۱۸۴۲ء مین ایک مقام پر درج تھا اور جسپر قائم مقامان مرتہنان مدعا علیہم مقدمہ مذکور کی تصدیق تھی استدلال کیا تجویز ہوئی کہ چونکہ قبل ایکٹ ۱۴ ۱۸۵۹ء کے نالش فک الرہن جائداد اراضی کے واسطے کوئی میعاد سماعت مقرر نہ تھی لہذا

(۱) نمبر ۱۴۰ - پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۹ء -

(۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۱ - دیا چند بنام سردار وغیرہ -

تحقیقات بابت اس امر کی کہ رہن کب ہوا غیرضروری ہے اقرار ۱۸۴۸ء ایسے حق کا تھا جو ہنوز موجود تھا اور اسمین امور ضروری مندرجۂ مد ۱۴۸ ضمیمۂ ۲ - ایکٹ ۹ - سنہ ۱۸۷۱ء موجود تھے - (۱)

اس دفعہ کے ساتھ دفعہ ۶۰ - دفعہ ۷۴ و ۷۵ - ایکٹ ہذا ملاحظہ کرو -

دفعہ ۹۲ - انفکاک رہن کی نالش مین اگر مدعی کامیاب ہو عدالت اس حکم سے ڈگری صادر کریگی کہ -

حساب اُس مبلغ کا جو بابت اصل زررہن اور خرچہ مقدمہ اگر کچھ اُسکو دلایا گیا ہو اُس روز تک جسکا ذکر آیندہ آتا ہے یافتنی مدعا علیہ ہو مرتب کیا جائے یا ڈگری مین ظاہر کرے کہ تاریخ ڈگری تک اصل وسود خرچہ کی بابت فلان قدر یافتنی مدعا علیہ ہے اور اسمین حکم شامل کریگی کہ اگر مدعی اُس تاریخ سے جس تاریخ کو عدالت کل مبلغ یافتنی مدعا علیہ ظاہر کرے چھ مہینے کے اندر اس روز پر جو کہ عدالت سے مقرر ہو زر یافتنی مذکور مدعا علیہ کو ادا یا عدالت مین جمع کردے تو مدعا علیہ کو لازم ہوگا کہ جملہ دستاویزات متعلقۂ جائداد مرہونہ جو اُسکے قبضہ یا اختیار مین ہون مدعی کو یا اُس شخص کو جو اسکی طرف سے مقرر ہو حوالہ کرے اور جائداد مرہونہ کو صاف اور بری اُس رہن اور ان تمام مواخذہ جات سے جو مدعا علیہ یا کسی اور شخص نے جو اُسکی طرف سے دعویدار ہو اُسپر قائم کیے ہون یا اگر مدعا علیہ اور لوگون کے ذریعہ سے دعویدار ہو تو صاف وبری اُن مطالبہ جات سے جو اُن لوگون نے اُسپر قائم کیے ہون مدعی کے نام منتقل کردے اور اگر ضرورت ہو مدعی کو جائداد مرہونہ پر قابض کرادے اور -

اگر مبلغ مذکور بروز مقررۂ عدالت تک یا اُسکے قبل ادا نہ کیا جائے تو مدعی قطعاً

(۱) - انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۴۲۵ - دیا چند بنام سرفراز علی -

جائداد مذکورہ کے فک الرہن کرانے سے ممتنع ہوجائیگا الا اُس صورت مین کہ رہن سادہ یا از قسم بھوگ بندھک کے رہا ہو یا کہ جائداد کا نیلام کیاجائے بجز اُس صورت کے کہ رہن از قسم بیع بالوفا تھا۔

شرح۔ اس دفعہ مین ظاہر کیا گیا ہے کہ نالش انفکاک کی ڈگری کسطرح دیجاویگی یعنے اُس مین یہ حکم ہوگا کہ حساب اصل زررہن وخرچہ مقدمہ اگر دلایا گیا ہو مرتب کیاجائے اور ڈگری مین ظاہر کیا جائیگا کہ تاریخ ڈگری تک اصل وسود وخرچہ کی بابت فلان مقدار باقی مدعاعلیہ ہے ۔چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد سے یہ تجویز ہوا تھا کہ صاحب جج تامرتب ہونے حساب کے ڈگری صادر نہین کرسکتے تھے کیونکہ اُسوقت تک تحقیق نہین ہوسکتا تھا کہ آیا زررہن آمدنی جائداد سے ادا ہوگا یا نہین اور آیا رسپانڈنٹ مستحق واصلات تھے یا نہین اور اگر مستحق تھے تو کتنی واصلات کے مستحق تھے لہذا مقدمہ واپس ہوا۔ (۱)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصول بلحاظ اُس ہی نظیر کے قائم ہوا ہے۔

تیسرے اور چوتھے فقرہ سے واضح ہوتا ہے کہ عدالت ڈگری شرطیہ دیگی اور مدعی کو ایک میعاد بغرض ادائے زررہن وسود وخرچہ کے عطا فرمائیگی اور بحالت نہ اداکرنے زررہن وغیرہ کے فقرہ چہارم مین ایک تدارک بھی قائم کیا گیا ہے مگر وہ تدارک رہن محض یا رہن قسم بھوگ بندھک سے متعلق نہین رکھا گیا اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نالش رہن کے ساتھ روپیہ جمع کرنے کی ضرورت نہین ہے سابق مین یہ تجویز ہوا تھا کہ اگر دعوے اس بیان سے رجوع کیا جاوے کہ زررہن آمدنی سے بیٹ گیا اور بیٹ جانا ثابت نہو یا کچھ باقی نکلے تو نالش

(۱) متھرا داس بنام میگھ سنگھ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۲ء صفحہ انگریزی ۲۰۷ وار دو ۱۰۹۔

ڈسمس ہوجانا چاہیے۔ (۱)

پھر ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ دعویدار انفکاک رہن کو یہ ثابت کرنا چاہیے کہ اُسنے زر رہن خاص مرتہن کو ادا کیا یا عدالت مین جمع کیا یا قبل ارجاع نالش زر مذکور مرتہن کے روبرو پیش کیا گیا اور اگر دعویدار مذکور ایسے ثبوت سے قاصر رہے تو دعوے ڈسمس کرنا چاہیے۔ (۲)

اور تاوقتیکہ ادا ہوجانا زر رہن کا ثابت نہو ڈگری فک الرہن شرطیہ نہین ہوسکتی۔ (۳)

بعدہ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ بلاشک یہ قاعدہ عام ہے جب تک کل زر رہن کا ادا ہوجانا ثابت نہو ڈگری فک الرہن نہین ہوسکتی مگر یہ تجویز کرنا نہایت جبر ہوگا کہ کسی حالت مین بھی ڈگری شرطیہ صادر نہ کیجائے چنانچہ یہ مقدمہ شاذ تصور ہو کر ایک مہینے کی مہلت تاریخ پہونچنے فیصلہ عدالت مرافعہ اولے مین واسطے جمع کرنے بقیہ زر رہن کے دی گئی۔ (۴)

تجویز ہوئی کہ اگرچہ مدعا علیہم پر لازم نہ تھا کہ تا ادا یا قیات زر رہن کے قبضہ چھوڑے لیکن اگر کچھ زر رہن باقی پایا جاوے تو ممکن تھا کہ صاحب جج انصافاً مدعی کو ڈگری شرطیہ

(۱)۔ محمد جان بنام میکن صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۳۰ اگست ۱۸۵۸ء و بکتا پرشاد بنام چندو مورخہ ۲۰ جون ۱۸۵۸ء و بابو گوکل سنگھ بنام بابو ہر پرشاد سنگھ مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۶۱ء و مسماۃ مادھو طولنف بنام قاسم علی مورخہ ۳ اکتوبر ۱۸۶۳ء و نوازش احمد جان بنام سید ریاض علی مورخہ ۷ دسمبر ۱۸۶۳ء و جوکھو بنام اکبر علی شاہ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۶۴ء

(۲)۔ گنگا رام بنام محمدی بیگم صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۱۱ اگست ۱۸۶۰ء

(۳)۔ حاجی دلاور علی بنام مسماۃ سعید النساء صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۶۳ء۔

(۴)۔ رام دیو سنگھ بنام علی یا مدی بی بی صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۸۶۵ء۔

ادائے زر باقی کی دین - (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب عدالت مرافعہ اولی نے مقدار زر واجب رہن کی تجویز کردی مگر اسکے ادا کے واسطے کوئی زمانہ مقرر نہ کیا تو عدالت اپیل ڈگری شرطیہ بہ تقرر میعاد دے سکتی ہے - (۲)

ایک اور مقدمہ مین کل زر رہن منافع سے ثابت ہوا عدالت نے ڈگری شرطیہ انفکاک رہن کی بحکم ادائے بقیۂ زر رہن کے صادر کی - (۳)

ایک مقدمہ کی ڈگری انفکاک رہن مین یہ الفاظ نہ تھے کہ اگر روپیہ اندر میعاد معینہ ادا نہ کیا جاوے تو حق انفکاک ساقط ہوجائیگا بعد انقضاء میعاد عدالت اپیل نے جسنے کہ ڈگری صادر کی تھی یہ حکم دیا کہ روپیہ جمع کیا جائے تجویز ہوئی کہ ڈگری مین حسب دفعہ ۹۲ و ۹۳ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ع یہ قرار نہین دیا گیا کہ حق انفکاک رہن قطعاً ممنوع ہونا چاہیے اسوجہ سے نہ ادا ہونا روپیہ کا حق مذکور پر اثر پہونچیگا حکم عدالت ماتحت بحال اپیل مع خرچہ ڈسمس - (۴)

بہ تقلید فیصلۂ مذکورہ ایک اور مقدمہ مین بھی جو ہمشکل اسکا تھا ایساہی تجویز فرمایا اور اُسمین یہ بھی تجویز فرمایا کہ ہم اس مقدمہ مین بصیغۂ نگرانی دست اندازی نہین کرسکتے اس بارہ مین فیصلہ ہولاس رائے بنام تربینی سنگھ الہ آباد جلد ۹ - صفحہ ۵۰۰ - کی تقلید کی گئی فیصلہ محولہ زیر دفعہ ۸۷ - ملاحظہ کرو - (۵)

---

(۱) رام پرشاد بنام مسماۃ کشنا ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۸ - مارچ سنہ ۱۸۷۵ع

(۲) - راجہ پردوکانت رائے بنام بھگوانداس سلسلہ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۴۴ - انڈین لارپورٹ الہ آباد -

(۳) صاحبزادی بنام پرمیسر داس سلسلہ الہ آباد جلد ۳ - صفحہ ۵۲۴ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۴) کرامت علی بنام عنایت حسین الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۹۰۰ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ع -

(۵) - منڈمعو بنام شاہ محمد نقی الہ آباد صفحہ ۲۶۵ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ع

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ چونکہ کوئی میعاد انفکاک رہن مقرر نہین ہے لہذا (الف) تین برس کے اندر ڈگری جاری کراسکتا ہے اور چونکہ ب نے تین برس کے اندر روپیہ جمع کردیا لہذا (الف) مستحق دلا پانے جائداد کا ہے اگر وہ جاری نہ کراوے تو موثر بطور یعبات کے ہوتی ہے چونکہ ڈگری مین ایسا حکم نہین ہے جو ہوسکتا تھا مگر نہین ہوا لہذا وہ نامنظور سمجھنا چاہیے۔ (۱)

جو نالش برنبیاد دستاویز رہن نامہ واسطے وصولیابی زر بذریعہ نیلام مکان مکفولہ کے ہو اس سے مد ۱۳۲ ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے مقدمہ برج لال سنگھ بنام گورچرن مین (انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۱) مستردہوا اور مقدمہ شب لال بنام گنگاپرشاد (انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۵۵۱) سے اختلاف کیا گیا فرق صریح درمیان مواخذہ کے جو اول مرتبہ ایکٹ انتقال جائداد مین ظاہر کیا گیا وہ ایکٹ میعاد سماعت مین ملحوظ نہین رکھا گیا۔ مد ۱۴۷ ایکٹ میعاد سماعت خاص قسم رہن کی رہن انگلش مشہور ہی متعلق ہے اسمین صرف اس قسم کی نالشات داخل ہین جسمین دادہی یعبات ہو یا بصورت دیگر بیع ہو (۲۳ مئی ۱۸۸۸ء استصواب اجلاس کامل) (۲)

نالش انفکاک ایک کام مین ایک ڈگری انفکاک کی بدین شرط صادر کی گئی کہ ... کے اندر زررہن اور قیمت ترقیات ادا کردی جائین تعداد ڈگری اس زمانہ مین ادا ... لیکن ڈگریدار نے بعد میعاد کے درخواست گذرانی تجویز ہوا کہ ڈگریدار مستحق جاری کرانے جانے ڈگری کا نہ تھا پورلیشن ناتھ موزیدار بنام رام جو دھو موزیدار سے تمنیہ کیا گیا اپیل دیوانی ۴۔ دسمبر ۱۸۸۹ء۔ (۳)

---

(۱) نوجی بنام کانجی بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۵۶۷۔ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

(۲) گرورسنگھ بنام ٹھاکر نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۷۰۳۔ انڈین لارپورٹ۔

(۳)۔ الہ داد بنام کرشنا مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۔ انڈین لارپورٹ۔

دفعہ ۹۳ - اگر مدعی زر یافتنی مذکور مع خرچہ مابعد جسکا ذکر دفعہ ۹۲ مین ہے ادا کر دے تو اگر ضرورت ہو وہ جایداد مرہونہ پر قابض کرادیا جائیگا اگر زر یافتنی مذکور وقت پر ادا نہ کیا جائے تو مدعا علیہ کو اختیار ہوگا

(۱) اگر رہن از قسم رہن سادہ یا بھوگ بندھک کے نہو عدالت مین اس امر کی درخواست دے کہ عدالت سے حکم اس مضمون سے صادر ہو کہ مدعی اور جملہ اشخاص جو اُسکے ذریعہ سے یا اُسکے تحت مین دعویدار ہون قطعاً اختیار انفکاک رہن سے محروم کیے جائین یا اگر رہن از قسم بیع بالوفا کے نہو تو حکم واسطے نیلام جایداد مرہونہ کے صدور پائے۔

اگر وہ درخواست واسطے صدور حکم اول الذکر کے داخل کرے تو عدالت حکم صادر کریگی کہ مدعی اور جملہ اشخاص جو مدعی کے ذریعہ سے یا اُسکے تحت مین دعویدار ہون قطعاً جایداد کے فک الرہن کرانے کے استحقاق سے محروم کیے جائین اور نیز عدالت مجاز ہے کہ اگر ضرورت دیکھے جایداد پر قبضہ مدعا علیہ کو دلا دے۔

اگر مدعا علیہ واسطے صدور حکم ثانی الذکر درخواست کرے تو عدالت یہ حکم دیگی کہ جایداد مرہونہ یا اُسکا جزو کافی نیلام کر دیا جاوے اور زر ثمن نیلام (بعد منہا کرنے اخراجات نیلام کے) عدالت مین داخل ہو کر اُس روپیہ کے ادا مین لگایا جائے جو مدعا علیہ کی یافتنی نکلے اور جو زر باقی رہے وہ مدعی یا دیگر اشخاص کو جو اُسکے پانے کے مستحق ہون دے دیا جائے۔

وقت صدور کسی حکم متعلقہ دفعہ ہذا کے مدعی کا استحقاق انفکاک رہن ہر دو حالت دونون جہانتک اُس جایداد سے تعلق ہو جسکی بابت حکم صادر ہو معدوم ہو جائیگی بشرطیکہ ہمیشہ کہ عدالت مجاز ہے کہ عند البیان وجہ کافی

اور بپابندی اُن شرائط کے جو مناسب معلوم ہون وقتاً فوقتاً اس تاریخ کو ملتوی کرتی رہے جو دفعہ ۹۲ کے بموجب مدعاعلیہ کے لیے مقرر ہوئی ہو۔

شرح ۔ اس دفعہ مین یہ قاعدہ قرار پایا ہے کہ اگر مدعی زر یافتنی ادا کردے تو جایداد کو قابض کرادیا جاوے۔ اور اگر زر مذکور اسطرح ادا نہ کیا جائے تو مدعاعلیہ کو اختیار ہے (الا یہ کہ رہن سادہ یا منفعتی ہے) کہ عدالت سے یہ حکم صادر کرنے کی درخواست کرے کہ مدعی اور وہ کل اشخاص جو اُسکے ذریعہ یا توسط سے دعویدار ہون کل استحقاق انفکاک رہن سے قطعاً ممنوع کیے جاوین چنانچہ ایک مقدمہ مین باختلاف رائے مقدمہ شیخ غلام حسین بنام سماۃ اللہ رکھی بی بی رپورٹ ہائی کورٹ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۷۱ء صفحہ ۲ کتاب انگریزی وبہ تائید نظیر چیتا بنام پرم سنگھ ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۵۶ کتاب انگریزی ونیز باختلاف نظیر اندود سنگھ بنام شیو پرشاد سلسلۂ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۸۱ کتاب انگریزی جس سے اسوجہ سے اختلاف ہوا کہ وہ قبل نفاذ ایکٹ انتقال کے صادر ہوئی تھی یہ تجویز ہوئی کہ اگر ڈگری انفکاک رہن دخلی جسمین حکم اداے بقیۂ زر رہن کا ایک میعاد مقرر ہ عدالت کے تھا اور ڈگریدار نے بقیۂ زر رہن ادا نہین کیا تھا یہ تجویز ہوئی کہ ڈگری مذکور مانع اس امر کی نہین ہے کہ ڈگریدار دوسری نالش اس بیان سے دائر کرے ممنوع ہو کہ اب زر رہن آمدنی جایداد سے ادا ہوگیا اور اصول دفعہ ۱۳۔ ضابطۂ دیوانی دفعہ ۱۱۔ قانون شہادت متعلق نہین ہے۔ (۱)

نظائر کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۳۰ و مدراس جلد ۳ صفحہ ۲۲ زیر دفعہ ۹۲۔ ملاحظہ کرو۔

اس دفعہ کے فقرۂ اخیر مین بھی عدالت کو مہلت کے بڑھانے کا اُسی طرح کا اختیار دیا ہے جیسا کہ دفعہ ۷۰ مین حکم ہے۔

---

(۱) محمد سمیع الدین احمد خان بنام منولال وغیرہ الہ آباد جلد ۱۱ صفحہ ۳۸۶۔ منفصلۂ ۱۹ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء انڈین لارپورٹ۔

دفعہ ۹۴ - بروقت تصفیۂ اخیر اُس تعداد کے جو درصورت عمل مین آنے انفکاک رہن یا نیلام بحکم عدالت حسب شرائط باب ہذا مرتہن کو ادا ہونی چاہیے عدالت کو لازم ہے کہ اگر مرتہن سے کوئی ایسا فعل نہوا ہو جسکے باعث اُسکو خرچہ سے محروم رکھنا لازم آئے زر رہن کے ساتھ اُسقدر خرچۂ مقدمہ شامل کرے جو بطریق واجب تاریخ ڈگری بیعبات یا انفکاک رہن یا نیلام سے ادائے واقعی کی تاریخ تک مرتہن کے ذمہ عائد ہوا ہے۔

شرح - عدالت کو اختیار کلی حاصل ہے کہ ہر درخواست اور مقدمہ مین جسطرح مناسب سمجھے خرچہ عائد یا تقسیم کرے اور یہ امر کہ عدالت مقدمہ کی تجویز کرنے کی مجاز تھی خرچہ کی نسبت اُس اختیار کے عمل مین آنے کا مانع نہوگا۔

بشرطیکہ ہے کہ عدالت اگر حکم دے کہ کسی درخواست یا مقدمہ کا خرچہ موافق نتیجہ کے عائد نہ کیا جائے تو عدالت کو ایسے حکم دینے کی وجہ لکھنی پڑیگی۔

جائز ہے کہ ہر متعلقہ خرچہ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کے مطابق صادر ہو اور ڈگری کا کوئی جزو نہو اُسی طرح جاری کیا جائے کہ گویا بمنزلہ ڈگری زر نقد کے تھا - (۱)

ایک مقدمہ کی ڈگری مین یہ حکم تھا کہ مدعاعلیہم مدعیان کو مبلغ اعہ ہا اور مبلغ عہ زر خرچہ کل اعہ لاعہ دو ماہ کے اندر تاریخ دستخط کرنے ڈگری سے ادا کرین سود تعداد مذکورہ پر بشرح فیصدی سہ سالانہ کے تا تاریخ وصول عائد کیا جائے اگر مدعاعلیہم تعداد مذکور اندر میعاد معینہ کے ادا نہ کرینگے تو وہ اپنے استحقاق انفکاک جایداد مرہونہ کو زائل کر دینگے اور دخل اُسکا مدعیان کو دیا جاویگا مدیونان نے زر ڈگری ادا نکیا ڈگری داران نے درخواست اجرا کی جج ماتحت نے حکم اجراے دیا لیکن یہ تجویز ہوئی کہ اجراے خرچہ کے لیے بموجب شرط ڈگری کے حاصل نہین کیجا سکتی اور صاحب جج نے اس حکم کو بصیغۂ اپیل

(۱) - دفعہ ۲۲۰ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء ضابطۂ دیوانی -

بحال کیا تجویز ہوا کہ ڈگری دار راہن مستحق اپنے خرچہ نالش کے ذات مدیونان سے یا دیگر جایداد مملوکۂ مدعیان سے سواے جایداد مرہونہ کے ہین - (۱)

ایک مقدمہ کی ڈگری بیعبات مین جسمین خرچہ جداگانہ حسب درخواست دفعہ ۲۲ ضابطۂ دیوانی درج تھا اور بحکم قطعی بیعبات کے بحال رہی تھی ہائی کورٹ الہ آباد سے تقلید مذکورہ بالا تجویز ہوئی کہ خرچہ جزو زر رہن نہین اسکو ڈگری ازعلیحدہ جاری کراسکتا ہے - (۲)

اس شرح کے ساتھ ملاحظہ کرو نظائر زیر دفعہ ۹۰ - ایکٹ ہذا -

دفعہ ۹۵ - جب ایک راہن منجملہ چند راہنان کے جایداد مرہونہ کا فک الرہن کراکے اسپر قبضہ حاصل کرے تو اُسکا مؤاخذہ اور شریک راہنون مین سے ہر راہن کے حصۂ واقع جائداد پر بابت اُس جزو رسدی خرچہ کے قائم ہوجاتا ہے جو بطریق واجب اُسکے انفکاک رہن کرانے یا اُسپر قبضہ پانے مین اُسکے عائد حال ہوا ہو -

شرح - اس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ جب منجملہ چند راہنان کے ایک راہن فک الرہن کراوے اور قبضہ حاصل کرے تو اُسکا خرچہ اور راہنان کی جایداد پر رسدی قائم ہونا چاہیے یہ دفعہ بھی اصول دفعہ ۸۱ و ۸۲ و ۱۰۰ ایکٹ ہذا کے موافق بنائی گئی ہے اور اصول نظیر علی احمد جان بنام پنچم سنگھ بھی اس سے متعلق ہے دیکھو شرح دفعہ ۸۱ و ۸۲ و ۱۰۰ - ایکٹ ہذا ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مالک جزو جایداد مرہونہ جسکو اُسکے شریک راہن نے انفکاک کرالیا ہو استحقاق انفکاک کرانے حصۂ مذکور کا اپنے شریک راہن سے رکھتا ہے

(۱) تفیسر حسین بنام جسود اکلکتہ جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ -

(۲) - دمودر داس بنام بدھو کنور ویکلی رپورٹ الہ آباد صفحہ ۷ - مورخہ ۴ - جنوری ۱۸۸۲ء و انڈین لاء رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۷۹ - الہ آباد -

اور جو نالش کہ غرض مذکور کے لیے رجوع کیجائے قسم نالش انفکاک رہن مین متصور ہوگی اور خاصۃً تعریف مد ۱۴۸ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء مین داخل ہوگی اور منجملہ دو راہنان کے ایک جو کل جایداد مرہونہ کو انفکاک کراوے بیرا مرا کا ان مین نہین کہ حیثیت دوسرے راہن کی کسی قدر تبدیل کردے جو حیثیت راہن سے کمتر ہو یا جیاد مختصر کردے جسکے اندر اُسکو انفکاک رہن کرنا چاہیے لہذا تجویز ہوئی کہ مد ۱۴۸ نالش سے متعلق ہے نہ ۱۳۲ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ ۱۸۷۷ء اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ مدعا علیہم مسلمہ طور پر دخیل ہین گو موجودگی رہن بطور بنیاد دخل مدعا علیہم کے انکی طرف سے قبول کی گئی ہے تاہم مدعی پر پیش کرنا ثبوت بادی النظری اس بات کا کہ رہن مذکور بتاریخ نالش موجود تھا عائد تھا لیکن بقیاس اسکے کہ اطلاعنامہ بنام مدعا علیہم مدعیہ نے واسطے پیش کرنے رہن نامہ کے جاری کرایا اور مدعا علیہم پیش کرنے سے قاصر رہے بہت خفیف شہادت واسطے ادا کرنے اُس قرض کے جو مدعیہ پر تھا کافی ہوتی اگر پیش کیجاتی۔ (۱)

تین بھائی غیر منقسمہ اراضی جگن و رام و نراین نے کچھ اراضی مدعا علیہم کے پاس رہن کی بعدہ علحدہ ہوکر اپنی جایداد تقسیم کرائی رام و نراین نے اپنے اپنے حصص اراضی مرہونہ کے انفکاک کرائے علاوہ ادا کرنے مدعا علیہ کو دو ثلث ۱۱ روپیہ کی ادا کی جسکی نسبت مدعا علیہ نے بیان کیا کہ مجکو بطور زر تشخیص بابت اراضی مرہونہ کے ۱۰ اکڑ ناپڑا بعدہ مدعی نے کل اراضی مشمولہ رہن نامہ خرید کرلی اب نالش واسطے انفکاک ایک ثلث حصہ کے دائر کی جو رہن باقی تھا مدعا علیہ نے دعوے پر عائد کرنے بقیہ ایک ثلث اُس روپیہ کا کیا جسکی نسبت اُسنے بیان کیا کہ مین نے بطور زر تشخیص کے ادا کیا ہے جج ماتحت نے مدعا علیہ کے دعوے کو نامنظور کرکے حکم انفکاک بشرط

---

(۱) نور ابی بی بنام جگت نراین مسلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۹۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

مدعی کے ادا کرنے کا مستحق ہے بابت ایک ثلث زر یافتنی رہن نامہ کے دیا اپیل مین صاحب جج ضلع نے یہ تجویز کیا کہ مدعا علیہ نے اور سے معینہ زر تشخیص کو ثابت نہین کیا اور انھون نے مدعی کو اجازت وضع کرنے زر یافتنی رہن نامہ سے مبلغ (۱۳۳۳ روپیہ ۵ آنہ ۴ پائی) کے دی جو مدعا علیہ کو دیگر دو راہنان نے ادا کیا تھا مدعا علیہ کی اپیل دوم مین یہ تبدیل ڈگری صاحب جج ضلع تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق اس منہائی کا نہ تھا ہر سہ راہنان نے حقوق علحدہ علحدہ دیتھے مدعی کا استحقاق انفکاک اپنے ایک ثلث کا تمام تر الٰی ک دیگر دو راہنان سے جداگانہ نہ تھا اور آیندہ کوئی حساب مشترکہ نہین ہے جسمین رقوم ادا کردہ پیشتر کی مجرا ہوسکتی۔ (۱)

اس دفعہ کے ساتھ شرح دفعہ ۹۲ ملاحظہ طلب ہے۔

بابت نیلام جایداد بحفظ رہن ماقبل

دفعہ ۹۶ - اگر کوئی جائداد جسکے نیلام کے لیے اس باب کے مطابق حکم دیا جاوے زیر مواخذہ رہن ماقبل کے ہو تو عدالت کو اختیار ہے کہ مرتہن ماقبل کی منظوری سے جایداد کے بلا مواخذہ رہن نیلام ہونے کا حکم دے اور مرتہن ماقبل کو زرثمن نیلام مین وہی حق دلائے جو اسکو جایداد نیلام شدہ مین حاصل تھا۔

شرح - ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اگر مرتہن ثانی عدالت مین اگر ادعا کسی مرتہن ماقبل سے انکار کرکر یا لاعلمی بیان کرکے درخواست نیلام جایداد کی اسطور پر کرے کہ گویا کوئی اطلاع مطالبہ ماقبل نہین ہوئی تو نالش ڈسمس کیجائیگی اور اسکی ڈگری مع الفاظ حقوق مرتہن ماقبل کے ہونی چاہیے۔ (۲)

دفعہ ۹۷ - زرثمن عدالت مین جمع ہوکر حسب مفصلہ ذیل صرف کیا جائیگا۔

(۱) ملکشمین اگری راما مانک بنام مادھو کرشن سنوی مینٹی جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲) ساکرم بنام سرجن لال جلد ۱۰ از ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۲۹ - الہ آباد کتاب اردو۔

اولاً ان تمام اخراجات کے ادا کرنے مین جو نیلام سے متعلق یا کسی نیلام قصودہ کی کارروائی مین بطور جائز عائد ہوے ہون -

ثانیاً اگر جایداد بلا خلش رہن ماقبل کے نیلام ہوئی ہو اُس روپیہ کے ادا کرنے مین جو رہن ماقبل کی بابت واجب الوصول ہو -

ثالثاً اُس زر رہن کے کل سود کے ادا کرنے مین جسکے وصول کے لیے نیلام کا حکم ہوا ہو اور اُس مقدمہ کے خرچہ کی بیباقی مین جسمین ڈگری مشعر ہدایت نیلام صادر ہوئی تھی -

رابعاً رہن مذکور کی بابت جسقدر زر اصل واجب الوصول ہو اُسکے ادا کرنے مین اور بالآخر زر باقی ماندہ (اگر کچھ باقی رہے) اُس شخص کو دیا جائیگا جو جایداد نیلام مین اپنا استحقاق رکھنا ثابت کرے یا اگر ایسے چند اشخاص ہون تو وہ باقی اُن لوگون مین بلحاظ اُنکے حقوق مختلف کے بابت لینے اُنکی رسید مشترک کے تقسیم کیجائیگی -

کوئی عبارت دفعہ ہذا یا دفعہ ۹۶ - کے مخل اُن اختیارات کی نہ سمجھی جائیگی جو از روے دفعہ ۷۵ - عطا ہوے ہون -

شرح - دفعہ ۹۶ و ۹۷ - یہ دونون دفعات مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۲۹۵ سے وضع کی گئی ہین فقرہ شرطیہ کا ٹکڑا (ب) ہم مضمون دفعہ ۹۶ - ہے اُسکی عبارت یہ ہے - جب وہ جایداد جو بصیغہ اجراے ڈگری سے نیلام ہونے کے قابل ہے کسی کے پاس مرہون ہو یا اسپر کچھ مواخذہ ہو تو عدالت مجاز ہوگی کہ برضامندی مرتہن یا مواخذہ دار کے یہ حکم دے کہ جایداد بلا بار رہن یا مواخذہ کے نیلام کیجائے اور مرتہن یا مواخذہ دار کو نیلام کے زرثمن پر وہی استحقاق دے جو اُسکو جایداد نیلام شدہ پر حاصل تھا -

اور ضمن (ج) دفعہ ۲۹۵ - ضابطہ دیوانی ہم مضمون دفعہ ۹۷ - معلوم ہوتا ہے اور

اُسکی عبارت یہ ہے کہ

(ج) جب جائداد غیر منقولہ ایسی ڈگری کے اجراء مین نیلام کیجائے جسمین یہ حکم مندرج ہو کہ جائداد فلان مؤاخذہ کی بیباقی کے لیے نیلام کیجائے تو زرثمن حسب ترتیب مفصلہ ذیل صرف کیا جائیگا۔

اولاً نیلام کے اخراجات کی بیباقی مین۔

ثانیاً زر رہن اصل وسود کے ادا کرنے مین جسکا مؤاخذہ جائداد پر ہے۔

ثالثاً مواخذہ ہاے مابعد کے اصل وسود کے ادا کرنے مین اگر ایسے مؤاخذہ ہون اور رابعاً تقسیم رسدی درمیان اُن اشخاص کے جو ڈگریات زر نقد کے مدیون پر رکھتے ہون اور جنھون نے جائداد نیلام سے پہلے درخواست جاری کرانے اپنی اپنی ڈگریات کی اُس عدالت مین داخل کی ہو جسنے ڈگری بحکم نیلام جائداد مذکور صادر کی ہے اور جسکی ڈگریان ہنوز بیباق نہوئی ہون۔

اگر وہ کل روپیہ یا جزو اُسکا ایسے شخص کو دیاجائے جو اُسکے لینے کا مستحق نہ تھا تو وہ شخص جو لینے کا مستحق ہو اُس شخص پر نالش واسطے جزاً و اپس دلانے ایسے روپیہ کے دائر کرسکتا ہے اسدفعہ کی کوئی عبارت سرکار کے کسی حق مین خلل انداز نہوگی۔

حسب دفعہ ۹۰ قانون انتقال جو خاص اختیارات عدالت کو دیے گئے ہین یہ دفعات خلل انداز نہ سمجھی جائینگی زیادہ صراحت کے واسطے ملاحظہ کیجیے دفعہ ۹۰ قانون مذکور اگرچہ دفعہ ۲۹۵ ضابطہ دیوانی پر بہت نظائر ہوے ہین جسکا اسجگہ لکھنا باعث طوالت سمجھا جاتا ہے تاہم بعض نظائر جو متعلق بحث رہن وکفالت کے ہین تحریر کیے جاتے ہین۔

ایک درخواست اجراء ڈگری کی جسمین ایک جائداد مکفول تھی بنام رتی رام اور دوسری درخواست اجراے ڈگری بنام رتی رام و دیگر بعض اشخاص کے جسمین بعد کی

کفالت بھی گذری جایداد بعلت اجراے ڈگری دونون ڈگریات کی ایک ہی تاریخ مین مشتہر ہو نیلام کی گئی عامل نیلام نے جایداد کو اول کی ڈگری مین نیلام کیا روپیہ جو بذریعۂ نیلام اول وصول ہوا وہ واسطے ایفاء ہر دو ڈگریات کے کافی تھا مگر نیلام دوسری ڈگری مین بھی ہوا اور اسکو دوسرے شخص نے خرید کر لیا تجویز ہوئی کہ نیلام ثانی منسوخ ہونا چاہیے کیونکہ نیلام مذکور بحوالہ دفعہ ۲۹۵ - ضابطۂ دیوانی قابل منظوری نہین ہے - (۱)

تجویز ہوئی کہ اگر رہن نامہ کے ذریعہ سے ڈگری زر نقد کی حاصل کیجاوے تو اس سبب سے ڈگریدار کا استحقاق واسطے نافذ کرانے حق کفالت کے بر بنا ڈگری مذکور زائل نہین ہوتا ـ

دفعہ ۲۷۰ و ۲۷۱ - ایکٹ ۸ ۱۸۵۹ء جسکے بجاے مجموعۂ ضابطۂ دیوانی جدید مین دفعہ ۲۹۵ ہے استحقاق کسی فریق کا جو بذریعۂ معاہدہ کے پیدا ہوا ہو تبدیل نہین کرتے دفعات مذکوران ڈگریداران سے متعلق ہین جو حیثیت مساوی رکھتے ہون اور جنکے واسطے کوئی قاعدہ خاص مقرر ہوا ہو - (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ گو مرتہن ڈگریدار نفاذ کفالت نے ایفاء اپنی ڈگری کا حسب منشاء دفعہ ۲۸۵ و ۲۹۵ - ضابطۂ دیوانی نہ کرایا ہو تاہم بر بناء ڈگری نفاذ کفالت مذکور نالش بغرض کرانے نیلام مکرر بمطالبۂ خود دائر کر سکتا ہے اجراے دفعہ ۲۹۵ - ڈگریات نفاذ کفالت سے متعلق نہین ہین - (۳)

تجویز ہوئی کہ جو روپیہ مدعا علیہ بصیغۂ اجراء ڈگری حسب دفعہ ۲۹۵ - ضابطۂ دیوانی

(۱) - رتی رام بنام چرنجی لال الہ آباد جلد ۳ صفحۂ ۵۷۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۸۸۱ء

(۲) جسن آرا بیگم بنام جواد النسا کلکتہ جلد ۴ صفحۂ ۲۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - جگت نراین وغیرہ بنام دھندی رائے الہ آباد ویکلی رپورٹ ۱۸۸۳ء

وصول کیا ہے اسکی نالش قابل سماعت مطالبہ خفیفہ نہین ہے اور مدعی مرتہن ثانی دستاویز رہن نامہ رجسٹری شدہ کو بمقابلہ مرتہن اول رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ کے جسکی اختیاری لکھی ہے - (۱)

ایک جایداد (الف) کے پاس رہن انتفاعی ہوئی راہن نے بعوض سود ایک اقرارنامہ لکھدیا مرتہن نے نالش زررہن مع منافع جو بعد کو واجب الادا ہوا تھا دائر کرکے بہ نیلام جایداد ڈگری پائی اور بعلت ڈگری جایداد کو نیلام کرایا مرتہن مابعد نے یہ درخواست کی کہ زرنیلام سے اول اصل زررہن مرتہن اول کا دیا جاوے باقی زرثمن نیلام باستحقاق کفالت موخر ہمکو ملنا چاہیے کیونکہ زرمنافع میری کفالت سے بعد کا ہے تجویز ہوا کہ مرتہن ثانی کے حق مین ڈگری ہونا چاہیے - (۲)

ایک مقدمہ مین ڈگری مدعیان کی بابت انفاذ کفالت ونیز ذات علاوہ صاحب سنگھ زائد ایک مدیون کی انپر تھی جنکے اوپر ڈگری سادہ مدعا علیہم کی ہے بجملہ مدیونان فریقین سے بال مکند ایک مدیون کی جایداد مدعا علیہم نے قرق کرائی تجویز ہوئی کہ مدعیان مستحق بانے رسدی کے ہین اور انکا استحقاق اسوجہ سے زائل نہین ہوتا کہ انکی ڈگری مین صاحب سنگھ ایک مدیون زیادہ ہے یا انکے اوپر فرض ہے کہ وہ علاوہ جایداد بال مکند کے دیگر مدیونان کی جایداد کو پہلے نیلام کرادین - (۳)

تجویز ہوئی کہ اجازت مرتہن کو بولی بولنے کے لیے نہایت احتیاط کے ساتھ اور صرف ایسی ہی صورت مین جبکہ بعد کارروائی نیلام کے یہ امر معلوم ہو کہ کوئی خریدار قیمت مناسب دستیاب نہین ہوسکتا اسپر بھی بعد تحقیقات اس امر کے کہ اشتہار نیلام باضابطہ مشتہر

---

(۱) شاہی رام بنام شب لال الہ آباد ویکلی نوٹس ۱۸۸۵ء صفحہ اردو ۱۹۴ -

(۲) سیودراما بنام شب راما نایا مدراس جلد ۹ - صفحہ ۵ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۳) سودی لنڈن بنک بنام الکو بند اس سیروس بنک بلی سلسلہ الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۵۳ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ

ہوا ہے یا نہین دیکھانی چاہیے - (۱)

ایک رہن نامہ جو سنہ ۱۸۶۱ع مین تحریر ہوا تھا بعوض تین سو روپیہ کے اسمین شرط یہ تھی کہ رہن واسطے چار سال کے کیا جاتا ہے اور سود کے ادا ہونے کی ایک شرط معین سے وعدہ ہوا تھا مرتہن کو قبضہ دینے کی شرط تھی زر منافع اول سود کے ادا ہونے مین صرف ہونا قرار پایا تھا اور جو باقی رہے وہ اصل مین مجرا ہونا ٹھہرا تھا راہن کو استحقاق فک الرہن کے بعد چار سال کے باوا کرنے اصل و سود قرار پایا تھا اس رہن نامہ کی رو سے مرتہن کو قبضہ نہین دیا گیا اور اسنے سنہ ۱۸۶۵ع مین راہن پر دعوے دلاپانے زر سود واجب الادا کا دائر کیا اور اسکی ڈگری حاصل کی اور اس ڈگری کے اجرا مین جایداد مدیون نیلام ہو گئی سنہ ۱۸۷۰ع مین دائن نے پھر نالش دلاپانے زر رہن اور بقیہ سود کی جو وقت نالش کے واجب الادا تھا دائر کی بحث یہ تھی کہ آیا نالش ثانی جائز ہے اور زر رہن نامہ از قسم انتفاعی ہے یا نہین تجویز ہوئی کہ ہماری دانست مین یہ رہن نامہ انتفاعی حسب معنی دفعہ ۵۸ ایکٹ انتقال جایداد کے نہین ہے کیونکہ اسمین یہ شرط نہین ہے کہ تا ادائے زر رہن کے مرتہن قابض حقیقت رہیگا تو بہرصورت انفصال اس مقدمہ کا بلحاظ احکام دفعہ ۶۸ ایکٹ مذکور کے ہوگا اور فریقین کی ذمہ داری بلحاظ مضمون دستاویز کے تجویز کیے جانے لائق ہے ہمنے مضمون دستاویز کو بغور پڑھا اور ہماری یہ رائے قائم ہوتی ہے کہ فریقین کا منشاء اس دستاویز سے یہ تھا کہ چار برس کے لیے یہ رہن نامہ انتفاعی سمجھا جاوے بعد اسکے اگر راہن روپیہ ادا نکرے تو فریقین انھین حقوق پر قائم رہین جو اس سے قبل تھے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ بعد چار برس کے بھی یہی رہن نامہ رہن نامہ انتفاعی رہیگا یہ مسلم ہے کہ آجتک کبھی قبضہ مرتہن کو نہین ملا مگر انھون نے صرف زر سود کی نالش کی بنا دعوے صرف سود دونون کو پیدا ہو چکی تھی اور ہماری دانست مین نالش حال بوجہ دفعہ ۴۳ کے

(۱) ماخوذ از مقدمہ رام دہن بنام جانکی پرشاد سنگھ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

ناقابل سماعت ہے۔ (۱)

اس دفعہ کے ساتھ شرح دفعہ ۲ ۸ - ایکٹ ہذا ملاحظہ طلب ہے۔

رہن غیر معمولی

دفعہ ۹۸ - اگر رہن اس قسم کا ہو کہ نہ وہ رہن سادہ ہو نہ رہن بیع بلوفا نہ رہن بھوگ بندھک نہ رہن طریقۂ انگریزی اور نہ ایسا رہن ہو جو قسم اول اور قسم ثالث سے مشترک اور نہ قسم ثانی اور قسم ثالث سے مشترک ہو تو حقوق اور ذمہ داریاں فریقین معاملہ مذکور کی اس معاہدہ کے لحاظ سے طے کیجائینگی جو رہن نامہ سے واضح ہوتا ہو اور نسبت اُن امور کے جن سے معاہدہ کو تعلق نہو مطابق رواج موقع کے طے کی جائینگی۔

شرح - مطلب اسدفعہ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر رہن از قسم ضمن (ب) و (ج) و (د) دفعہ ۵۸ - ایکٹ ہذا نہو تو اسکی ذمہ داریاں بموجب معاہدہ کے جو رہن نامہ سے ظاہر ہوتی ہوں ہونگی اور نسبت اُن امور کے جنکو معاہدہ سے تعلق نہو مطابق رواج موقع کے طے کیجائینگی۔

یہ سچ ہے کہ تعبیر دستاویز کے لیے مقرری قاعدہ کا ہونا نہایت اہم ہے اور اُن قواعد کا جاننا بھی مشکل ہے مگر عام طور پر یہ قاعدہ ہے کہ جہاں کوئی شبہ یا مشکل پیدا ہو خاص قواعد تعبیر کے ساتھ تمام عبارت اور منشاء دستاویزات اور نوعیت معاملہ و حیثیت قانونی فریقین پر لحاظ کیا جائے چنانچہ یہ مسئلہ قانونی ہے کہ تعبیر دستاویزات کی وسعت کے ساتھ ہونی چاہیے کہ جس سے جہاں تک ممکن ہو وہ قائم رہیں اور متعاقدین کا منشاء پورا ہو اور وثیقہ جات کے ہر فقرہ کی تعبیر بلحاظ اس فقرہ کے جو اُسکے ماقبل یا مابعد ہے کی جائیگی - ہر لفظ کے معنے بلحاظ الفاظ مستعملہ کے ہو سکتے ہیں ایک مقدمہ کے حالات

(۱) - حکمت اللہ خان بنام امام علی الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۲ - انڈین لا رپورٹ -

یہ تھے کہ ایک رہن نامہ مین چند گاؤن ایک خاص مقدار کے لیے رہن ہوے زر رہن بذریعہ قسط بندی واجب الادا تھا اور یہ شرط لکھی تھی کہ بحالت وعدہ خلافی ایک قسط کے مرتہن بذریعہ اپنے ملازمین کے قبضہ کر لے اور اداے مالگزاری سرکار و اخراجات تحصیل و تشخیص کے بعد بقیہ روپیہ قسط مین مجرا دے اور یہ بھی لکھا تھا کہ بعد ختم میعاد مندرجہ دستاویز کے کچھ روپیہ باقی رہے تو تا اداے روپیہ کے مرتہن حسب شرائط دستاویز قابض رہے اگر مین راہن ان شرائط کو قبول نکرون تو بروقت ہونے خلاف ورزی اس معاہدہ کے اختتام سال پر کل زر قسط بذریعہ نیلام جائداد و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ بھی سے وصول کرایا جاوے تجویز ہوئی کہ کل دستاویز پر غور کرنا چاہیے اور اوسکی تعبیر دستاویز کی وہ ہونی چاہیے کہ جو معقول ہو اور جس سے جملہ اجزاء دستاویز کا عملدرآمد ہو سکے پس اس بحث پر کہ الفاظ آخر الذکر سے مرتہن کا استحقاق نسبت پانے دخل بروقت وعدہ خلافی ایک قسط کے ساقط ہو گیا اور اسکو صرف استحقاق نیلام کرا پانے کا حاصل ہا(۱)

ایک دستاویز رہن نامہ کے مضامین حسب ذیل تھے — من مسماۃ امام النساء اقرار کرتی ہون کہ مین تنہا قابض چار دوکانات مع گودامات پختہ موقعہ جنرل گنج متصل نہر گنگ محدودہ ذیل کی ہون اور مین نے انکو بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ کے مہاراج کور پرشاد ساہوکار کے پاس واسطے میعاد تین سال حسب شرائط مندرجہ رہن کیا اور زر رہن تمام و کمال وصول پایا۔ اول مین اقرار کرتی ہون کہ زر مذکور عرصہ میعاد مین واپس ادا کرونگی اور سود ماہ بماہ بشرح ایک روپیہ فیصدی ماہواری کے ادا کرتی رہونگی — مین نے مرتہن کو جائداد مرہونہ پر قابض کرا دیا ہے زر کرایہ جو وصول ہوگا پہلے سود مین بعدہ اصل مین محسوب ہوگا اور دستاویز مین مندرج ہوگا اور اگر کچھ اور زر نقد ادا کرونگی تو وہ بھی اسی طرح سے دستاویز مین مندرج ہوگا اور جب اسطرح سے ادا ہو

(۱) ڈپٹی کمشنر راے بریلی بنام رامپال سنگھ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۴ — انڈین لا رپورٹ کلکتہ —

سود بحساب رسدی کم ہو جائیگا۔ دوم اگر زر کرایہ واسطے بیباقی سود کے کافی نہو تو حسب اقرار
طے یافتہ کے مین بقیہ زر سود واجبی کی ذمہ دار ہونگی بعد انقضاے میعاد رہن کے زر اصل
مع سود واجب کے ادا کر کے جائداد کو فک الرہن کر لونگی اگر زر مندرجۂ دستاویز
ادا نہو تو مرتہن کو اختیار ہے کہ زر مذکور جسطرح چاہے وصول کر لیوے اور مجکو وارثان
یا قائم مقامان میرے کو کچھ عذر نہو گا لہذا یہ رہن نامہ لکھدیا کہ شہادت مین کام آوے
قائم مقام مرتہن نے نالش اصل و سود کی بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی مشتری کی طرف سے
یہ حجت ہوئی کہ رہن نامہ رہن منفعتی دوکانات میعادی تین سال کا ہے اور جائداد کفالت
قرضہ کے لیے رہن نہین ہوئی وکیل اپیلانٹ نے عدالت کی توجہ سے فیصلہات ہائیکورٹ
الہ آباد ۱۸۸۰ء صفحہ ۵۵ و انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۴۴ و ۲۸۱۔ اور ایک اور
مقدمہ اپیل دوم نمبر ۱۷۱ ۱۸۸۳ء جسکی رپورٹ نہین ہوئی اور نیز فیصلہ مقدمہ صاحب جسٹس
ونرل صاحب جسٹس بمقدمہ اپیل دوم نمبر ۹۶۴ ۱۸۸۳ء کے مائل کی بر خلاف اسکے وکیل
رسپانڈنٹ نے فیصلہ اجلاس کامل ہائیکورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵۲۔ انڈین لاء رپورٹ سے
استدلال کیا۔

تجویز ہوئی کہ جو بحث پیدا ہوتی ہے وہ محض متعلق تعبیر مضامین دستاویز کے ہے۔
اسمین بحث نہین ہو سکتی ہے کہ فریقین ایسا معاہدہ کر سکتے ہین جسکی روسے رہن اور
رہن منفعتی ملجاتے ہین اور اس قسم کی دستاویز بمقدمہ اپیل دوم نمبر ۱۰۶ ۱۸۸۳ء جو میرے
بھائی اولڈفیلڈ صاحب جسٹس اور خود مین نے ۲۸ اپریل ۱۸۸۴ء کو فیصل کیا تھا اور نیز
بمقدمہ اجلاس کامل انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵۲ مین تجویز ہوئی تھی علاوہ
برین بیشک اس قسم کی دستاویز کا مقصود اور حکم دفعہ ۹۸۔ ایکٹ انتقال جائداد مین ہے
اس دستاویز مین رہن سادہ و رہن منفعتی دونون شامل ہین اور دوکانات بطور ضمانت
قرضہ رہن ہوئی تھین مدعی مستحق قائم رکھنے نالش بغرض نیلام جائداد مذکور کے ہے

لہذا عذر اول ساقط ہے۔ (۱)

ایک رہن نامہ جو ۱۸...ء مین تحریر ہوا تھا بعوض تین سو روپیہ کے اُسمین شرط یہ تھی رہن واسطے چار سال کے کیا جاتا ہے اور سود کے ادا کا ایک شرح معین سے وعدہ ہوا تھا مرتہن کو قبضہ دینے کی شرط تھی زر منافع اول سود کی ادائی مین صرف ہونا قرار پایا تھا اور جو باقی رہے زر اصل مین مجرا ہونا ٹھہرا تھا راہن کو اختیار فک الرہن کے بعد چار سال کے بادائے اصل و سود قرار پایا تھا اس رہن نامہ کی رو سے مرتہن کو قبضہ نہین دیا گیا اور مرتہن نے ۱۸...ء مین راہن پر دعوے دلاپانے زر سود وجب الادا کا دائر کیا اور اُسکی ڈگری حاصل کی اور اُس ڈگری کے اجرا مین جائداد مدیون نیلام ہوگئی ۱۸...ء مین دائن نے نالش دلاپانے زر رہن اور بقیہ سود کی جو وقت نالش تک واجب الادا تھا دائر کی بحث یہ تھی کہ آیا نالش ثانی جائز ہے اور رہن نامہ از قسم انتفاعی ہے یا نہین تجویز ہوئی کہ ہماری دانست مین یہ رہن نامہ انتفاعی حسب معنی دفعہ ۵۸ - ایکٹ انتقال جائداد کے نہین ہے کیونکہ اُسمین یہ شرط نہین ہے کہ تا ادائے زر رہن مرتہن قابض حیثیت رہیگا تو بہرصورت تصفیہ اس مقدمہ کا بلحاظ احکام دفعہ ۹۸ - ایکٹ مذکور کے ہوگا اور فریقین کی ذمہ داری بلحاظ مضمون دستاویز کے تجویز کیے جانے کے لائق ہے ہنے مضمون دستاویز کو بغور پڑھا اور ہماری یہ رائے قائم ہوئی کہ فریقین کا منشا دراصل تھا وہ یہ تھا کہ چار برس کے لیے یہ رہن نامہ انتفاعی سمجھا جاوے اور بعد اُسکے اگر راہن روپیہ ادا نکرسکے تو فریقین اُنھین حقوق پر قائم رہین جو اُس سے قبل تھے تو اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بعد چار برس کے بھی یہ رہن نامہ انتفاعی رہیگا یہ مسلم ہے کہ آجتک کبھی قبضہ مرتہن کو نہین ملا مگر اُنھون نے صرف زر سود کی نالش بنا دعویٰ صراحت زر اصل و سود دونون کو پیدا ہوچکی تھی اور ہماری دانست مین نالش حال بوجہ دفعہ ۴۳ کے

(۱) - جوگل کشور بنام رام سہائے الہ آباد ہفتہ وار ۱۸...ء صفحہ ۲۰۷ - کتاب اردو -

نا قابل سماعت کے ہے - (۱)

اُس مرتہن کو جو بذریعہ امانت رکھنے دستاویز حق کے ہو استحقاق بیعبات یا نیلام کا حاصل ہے اور ایسی نالش کے لیے میعاد ساٹھ سال ہے - (۲)

ایک تمسک کے مقر نے تمسک مین اقرار کیا کہ اسنے ما ۵۰۰ دائن سے لشرح ؏ فیصدی ماہواری قرض لیا اور اصل و سود کا بشرح معینہ ایک تاریخ مقررہ پر ادا کرنے کا وعدہ کیا تمسک مین بعد ازان یہ مضمون تھا واسطے ادائے اس روپیہ کے مین برضا و رغبت اپنی اپنا مال و جائداد بحق ساہو موصوف گرو کرتا ہون جو کچھ جائداد وغیرہ ازان میری ساہو مذکور پاوین وہ سب ساہو مذکور کے کارآمد ہوگی - اگر بلا ادائے قرضہ یا فتنی ساہو مذکور کے مین جائداد کسی اور ساہو کے پاس فروخت یا آڑھت یا منتقل کرون تو اس قسم کا انتقال کالعدم ہوگا اسوجہ سے مین نے برضا و رغبت خود یہ دستاویز استغراق لکھدی کہ بوقت ضرورت کام مین آوے زر مندرجہ تمسک ۶ - مئی ۱۸۶۸ء کو واجب الادا ہوا تمسک کی رجسٹری حسب ایکٹ رجسٹری بطور ایسی دستاویز کے عمل مین آئی کہ جسکا اثر جائداد غیر منقولہ پر پہونچتا ہے اور مدیون رجسٹری کرانے مین شریک تھا - ۹ - مئی ۱۸۶۸ء کو دائن نے وارث مدیون پر واسطے دلاپانے اصل و سود کے جو تمسک کی روسے واجب الادا تھا بہ لفاذ کفالت جائداد مملوکہ مدعا علیہ و نیلام جائداد مذکور دائر کی تجویز ہوئی کہ بموجب دستاویز منشاء فریقین یہ تھا کہ اسکی روسے بار کل جائداد مدیون پر ادائے زر اصل کا جو قرض لیا گیا تھا مع سود بشرح موعودہ قائم کیا جائے - مقدمہ نجیب اللہ بنام نصیر مشتری کا حوالہ دیا گیا یہ بھی تجویز ہوئی کہ الفاظ مت حملہ تمسک جسمین اُس جائداد کا بیان ہے جسپر بار قائم کرنا مقصود تھا ۱۱

(۱) - حکمت اللہ بنام امام علی الہ آباد جلد ۱۲ - صفحہ ۳۰۲ - انڈین لا رپورٹ -

(۲) - بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۲۶۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

اسلیے بطور کافی مخصوص اور معین ہے اور انکا یہ مقصود تھا کہ کل جائداد مدیون اُنمین داخل سمجھی جاوے اور چونکہ یہ صورت تھی لہذا یہ اصول کہ وہ شے متعلق ہے جسکا تحقیق کرنا ممکن ہو متعلق ہے مستمسک سے ایک مطالبہ جائداد غیر منقولہ مدیون پر بابت زر اصل و سود ناحیث کے قائم ہوتا ہے اور اس قسم کا سود وہ زر ہے جو جائداد غیر منقولہ پر حسب مراد ضمیمہ ۲ نمبر ۱۳۲ ایکٹ حد سماعت (۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کے قائم کیا گیا اور جہانتک کہ دعوے بغرض وصول اصل و سود کے جائداد غیر منقولہ مدیون سے تعلق رکھتا ہے بین المیعاد رجوع ہوا ہے مقدمات رام دین بنام کالکاپرشاد (۲) و گوری شنکر بنام سرجو ـ (۳) و نیڈہین بنام دی ای فنیل (۴) کا حوالہ دیا گیا ـ (۱) ـ

بابت قرقی جائداد مرہونہ

دفعہ ۹۹ ـ جب کوئی مرتہن بصیغۂ اجراء ڈگری جو بربنا ء ایسے مطالبہ کے صادر ہوئی ہو جو معاملہ رہن سے پیدا ہوا ہو یا نہین جائداد مرہونہ کو قرق کرائے تو اُسکو اختیار نہوگا کہ بجز دائر کرنے نالش حسب منشاء دفعہ ۶۷ ـ کے کسی اور طور پر جائداد مرہونہ کا نیلام کرائے اور اس سے جائز ہوگا کہ باوجود اسکے کہ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی کی دفعہ ۴۳ ـ مین کچھ اور حکم ہو نالش مذکور دائر کرے ـ

شرح ـ ایک نالش بربناء تمسک واسطے نیلام کرانے جائداد مکفولہ کے ۲۱ ـ جون سنہ ۱۸۸۳ء کو دائر ہوئی اور ۲۱ ـ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء کو ڈگری پائی ڈگریدار نے جائداد مذکور قرق و نیلام کرائی مدیون نے عذر کیا کہ تاوقتیکہ نالش حسب دفعہ ۶۷ ـ ایکٹ انتقال دائر نہ کیجاوے حسب احکام ۹۹ ـ جائداد نیلام نہین ہوسکتی تجویز ہوئی کہ کارروائی قرقی و نیلام جائز ہے اور رسپانڈنٹیان کو ایسے حقوق حاصل ہوگئے ہین جسمین بموجب

(۱) ـ رام سدھ پانڈے بنام بالگوبند وغیرہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۸ ـ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ ـ

دفعہ ۲ - ایکٹ مذکور کچھ خلل انداز وے احکام دفعہ ۹۹ کے نہین ہوتا دفعہ مذکور نالشات بابت کرایات سابق پر موثر نہین ہے — (۱)

سنہ ۱۸۷۰ع مین مرتہن نے ڈگری بابت بقایا سود جو بموجب دستاویز رہن نامہ مورخہ سنہ ۱۸۶۹ع کے باقی تھا حاصل کی اور اجراء ڈگری مین قرق کراکر درخواست نیلام اراضی مرہونہ کی کی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۹۹ - ایکٹ انتقال جائداد سنہ ۱۸۸۲ع کے اراضی مذکور سواے بذریعہ نالش رجوع کرے حسب منشاء دفعہ ۶۷ - ایکٹ مذکور کے دیگر طریق پر نیلام نہین ہوسکتی — (۲)

مرتہن انتفاعی نے جائداد مرہونہ کو دخل راہن مین بموجب اقرارنامہ کرایہ مورخہ سنہ ۱۸۸۰ع کے دیدیا چونکہ کرایہ باقی رہگیا لہذا مرتہن نے نالش راہن پر کیونکر سنہ ۱۸۸۲ع مین کرکے ڈگری بابت بقایا کے حاصل کی جسمین یہ حکم تھا کہ راہن بذمہ داری استحقاق راہنی و لغایت جائداد مرہونہ کے اداکرے ڈگریدار نے جائداد مرہونہ کو اجراء ڈگری مین قرق کرا کے اور اسکو نیلام کرا کے خود خرید کیا اب اسنے نالش واسطے دخل کے دائر کی تجویز ہوئی کہ نیلام بموجب ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۹۹ - ناجائز تھا — (۳)

الفاظ درخواست کرنا مطابق قانون واقعۂ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ع ضمیمۂ ۲ - ۱۷۹ - و (۴) اُس عدالت سے متعلق سمجھے جاتے ہین جو اجراء ڈگری مین کارروائی کرتی ہو اور جو بموجب قانون ایسا کرنے کی مجاز ہو — یہ الفاظ اُس عدالت سے متعلق ہین جو ڈگریدار کے علم سے یا عدالت مذکور اپنے قیاس قانونی سے کارروائی کررہی ہو اُسکو

(۱) مکند رام بنام رام سروپ فیصلہ ۴ - اگست سنہ ۱۸۸۳ع ہفتہ وار صفحہ ۱۷ - کتاب ہلاود ... بنام چندر کشور منشی سلسلہ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶ مورخہ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۵ع

(۲) - کاویری بنام اننتا سلسلہ مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۳۰۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ درگا پا بنام انتھا -

جاننا چاہیے کہ عدالت ایسا کرنے کی مجاز نہ تھی تجویز ہوا کہ درخواست بنا بر گرفتاری مدیون ڈگری جو ضابطۂ دیوانی کی دفعہ ۲۴۳ کی شرائط کے برخلاف تھی اور درخواست نیلام کرانے جائداد مرہونہ کے جو دفعہ ۹۹ ایکٹ انتقال جائداد (۴) ۱۸۸۲ء کے برخلاف تھی ایسی درخواستین نہین ہین جو مطابق قانون نمبر ۱۵ ۱۸۷۷ء ایکٹ میعاد سماعت کے شمار ہو سکین۔ (۱)

شریک مہتمم ایک خاندان مشترکہ اہل ہنود نے ۱۸۸۲ء مین رہن نامہ بعض اراضیات کا جو جائداد خاندانی تھی بحالت قرضہ کے جسکو کہ واسطے اغراض خاندانی کے لیا تھا لکھدیا اور ۱۸۸۶ء مین اُسنے بحیثیت اپنے بھائی کے مرتہن کے نام ایک تمسک سادہ بابت اُس سود کے لکھدیا جو بابت رہن نامۂ مذکور اُسوقت واجب الادا تھا ۱۸۸۸ء مین مرتہن نے بر بنا تمسک سادہ مذکور نالش کی اور محض ڈگری ذاتی بمقابلہ ہر دو برادران مذکور حاصل کرکے باجراء اُسکی جزو جائداد مرہونہ کو نیلام کرایا جسکو ایک شخص ثالث نے خرید کیا تجویز ہوئی کہ نیلام سے ایک دوسری بناے غیر علحدہ شدہ کا حق جو فریق ڈگری نہ تھا منتقل نہین کیا گیا کرٹن صاحب جسٹس نے یہ بھی تجویز کی کہ نیلام اجراء ڈگری بموجب دفعہ ۹۹ ایکٹ انتقال جائداد ناجائز تھا۔ (۲)

مواخذہ جات

دفعہ ۱۰۰۔ جب جائداد غیر منقولہ کسی شخص کی بوجہ خود فعل فریقین معاملہ یا بوجہ تاثیر قانونی کسی شخص غیر کے دین کے مواخذہ دار ہو جائے اور ان اشخاص مابین جو معاملہ ہو وہ درجۂ رہن کو نہ پہونچے تو شخص ثانی الذکر یعنی دائن بابت کیا جائیگا کہ وہ جائداد پر مواخذہ رکھتا ہے اور تمام شرائط جو اس

(۱) ... بنام لول سنگھ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۰۰۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۲) ... بنام متولی ساہی ... جلد ۱۲ صفحہ ۲۰۳۔ انڈین لا رپورٹ۔

دفعہ سے پہلے راہن سے متعلق کی گئی ہین جہانتک ممکن ہو جائداد مذکور کے مالک سے لاحق ہو جائینگی اور شرائط دفعات ۸۱ و ۸۲ - اور تمام شرائط مرقومۂ صدر جو اُس مرتہن سے متعلق کی گئی ہین جو جائداد مرہونہ کے نیلام کرانے کی نالش کرے جہانتک ممکن ہو اُس شخص سے متعلق ہونگی جو جائداد پر مواخذہ رکھتا ہے -

کوئی عبارت اس دفعہ کی اُس مواخذہ سے متعلق نہین ہے جو کسی امین کو جائداد امانتی پر اور مصارف کی بابت پہونچتا ہے جو بطور وجب امانت کے تعمیل مین اُسکی عائد حال ہوئی ہون -

شرح - اسدفعہ مین لفظ مواخذہ کی تعریف بیان کی گئی یعنے اگر سوا ے رہننامہ کے کسی اور وثیقہ کی رو سے یا کسی وصیت نامہ کے ذریعہ سے یا مطابق شرائط ایکٹ ہذا یا کسی اور ایکٹ کے یا بوجہ اثر قانونی کے کسی شخص کی جائداد غیر منقولہ دوسرے کے پاس بنظر اطمینان وصول ایک تعداد معین کے مکفول کیجاوے تو یہ کہا جائیگا کہ دوسرا شخص جائداد پر مواخذہ رکھتا ہے اور جملہ شرائط مرقومۂ صدر متعلقۂ راہن جہانتک کہ متعلق ہو سکین اُس جائداد کے مالک سے متعلق ہونگی جو ایسا مواخذہ رکھتا ہے - (۱) ایکٹ ہذا کے جاری ہونے سے پہلے رہن اور مواخذہ مین کچھ فرق نہ کیا تھا چنانچہ حکام عالی مقام جوڈیشل کمیٹی نے بمقدمۂ رام دین بنام کالکا پرشاد - فرض کر لیا کہ لفظ مواخذہ مین رہن سادہ داخل ہے اور مسٹر جسٹس پیکاک - چیف جسٹس نے اپنی تجویز صادر کرنے مین بمقدمۂ اجلاس کے سرور حسین خان بنام غلام محمد رہن کو بطور مواخذہ جائداد غیر منقولہ

(۱) - دفعہ ۶۳ - بل نمبر ۳ -

(۲) - لا رپورٹ اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲ -

بیان کیا۔ (۱)

اس قسم کی نالش کا ذکر مد ۱۳۲ ضمیمۂ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء مین ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ نالش واسطے دلاپانے اُس روپیہ کے جسکا مواخذہ کسی جائداد غیر منقولہ پر ہوسکے واسطے میعاد بارہ سال کی اُسوقت سے قائم ہوتی ہے جسوقت کہ روپیہ متدعویہ واجب الوصول ہو۔ ایک مقدمہ مین حسب مضمون دستاویز رہن نامہ تجویز ہوئی کہ دستاویز مذکور سے مطالبۂ رہن مکان پر بطور کفالت ادا زر اصل کے پیدا ہے لیکن جائداد مرہونہ زر سود مین ماخوذ نہین ہوسکتی۔ (۲)

تجویز ہوئی کہ نالش دلاپانے زر مالگذاری جس سے مدعا علیہ کو ادا کرنا چاہیے تھا مگر مدعی نے واسطے بحالی کل جائداد کے صدمۂ نیلام سے ادا کیا اور زمین مدعی کی درخواست واسطے عائد کیے جانے مطالبۂ زر مذکور کے اوپر جزو جائداد مذکور کے جس کی بابت ادا کیا ۱۳۲ سے متعلق ہے نہ مد ۹۹ سے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء اور مدعی کو سود بھی دلایا گیا۔ (۳)

تجویز ہوئی کہ مد ۱۳۲ اُن نالشات سے متعلق ہے جو منجانب حقدار بنام ایسے شخص کے رجوع کیجاوین جو ابتدأ مواخذہ دار ادائے حق مذکور ہو نہ ایسی نالشات سے جو منجانب ایک حصہ دار واقع دین بنام دوسرے حصہ دار کے جسنے نامناسب طور پر حصہ حق مدعی حاصل کیا ہو۔ (۴)

خاص شرط مد ۱۴۷ ایکٹ میعاد سماعت (ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء) کے اُن کل نالشات سے متعلق ہے جو بطور مناسب مرتہن واسطے بیعیات یا نیلام کرا پانے کے دائر کرے اور

(۱) بنگال لا رپورٹ جلد ہفتم صفحہ ۵۰۹۔

(۲) پھول کنور بنام مرلیدھر الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۲۷۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۳) رام دت سنگھ بنام ہرکھ نراین سنگھ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۵۴۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۴) ہر مکھ گوری بنام ہرسکھ پرشاد بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۹۱۔ انڈین لا رپورٹ۔

جسکو استحقاق وصول کرنے ایسے مطالبہ کا حاصل ہو جو حد رہن تک نہ پہونچتا ہو جس حالت مین کہ جائداد غیر منقولہ افعال فریقین سے کفیل ادا و قرضہ کی گردانی گئی ہو لیکن قرضخواہ کو اختیار نیلام کا بلا وساطت عدالت کے نہ دیا گیا ہو تو حق در وقع جائداد مذکور اُسوقت تک قرضخواہ کی طرف منتقل نہین ہوتا ہے کہ ڈگری واسطے نیلام کے اُسکے حق مین صادر ہوا ور یہ معاملہ حد رہن تک نہین پہونچتا ہے جب جائداد غیر منقولہ اسطرح کفیل ادا و قرضہ کی گردانی گئی قرضخواہ بیعبات نہین کراسکتا بجز اسکے کہ معاہدہ مین ایسی شرط ہو مقدمہ لیسٹن جی بیزن جی بنام عبد الرحمان دلاسو بھائی بنام تارن و رام دین بنام کالکا پرشاد کا حوالہ دیا گیا۔ (۱)

سنہ ۱۸۶۵ء مین مدعا علیہ نے ۵۰۰ مدعی سے قرض لیے اور اُسکو ایک تمسک باقرار ادا کرنے سود بشرح تین روپیہ سیکڑا ماہوار کے لکھدیا تمسک مذکور مین یہ شرط ہے کہ کل زر قرضہ اصل و سود اندر چار سال کے تاریخ تحریر سے ادا کیا جائیگا اُسمین یہ بھی تحریر تھا کہ بعض جائداد بطور کفالت بابت قرضہ کے رہن کی گئی اور اگر اصل و سود اندر میعاد معینہ کے ادا نہ کیا جائے تو مدعی خود انتظام جائداد کا اپنے اختیار مین لے اُسمین فقرۂ ذیل بھی مندرج تھا ہم جائداد مرہونہ کا انفکاک اُس روز کرا دینگے کہ جس روز ہم زر اصل و زر سود جو حساب کرنے پر واجب نکلے ادا کرینگے ۱۸۸۱ء مین مدعی نے واسطے دلاپانے بذریعۂ نیلام مبلغ ۱۱۰۵ اصل و سود کے جو از روے تمسک واجب تھا مدعا علیہم پر نالش کی یہ حجت کی گئی کہ از روے تمسک کے صرف ایک کفالت جائداد مابہ البحث پر قائم کی گئی ہے اور وہ رہن نہ تھا اور یہ کہ نالش مین بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ حد سماعت ۱۸۷۷ء کے تمادی عارض ہے تجویز ہوئی کہ دستاویز رہن نامہ ہے اور نالش مین تمادی عارض نہین ہے کیونکہ اُس سے دفعہ ۱۴۷ متعلقہ ضمیمہ ۲ سنہ ایکٹ

(۱) سلیم جی بھگوانداس بنام رداماد بمبئی جلد ۸ صفحہ ۵۱۹ -

مدسماعت متعلق ہے۔ (۱)

نالش خورد نوش جو اندر بارہ برس کے دائر ہو مین المیعاد ہے۔ (۲)

نالش دلاپانے زر اصل و سود قرضے کے جو بذریعہ رہن جائداد غیر منقولہ حاصل کیا گیا ہے سو د بارہ سال کا حسب منشاء دفعہ ۱۳۲ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء قابل وصول ہے۔ (۳)

مقدمات منفصلہ ذیل محولہ مین یہ تجویز ہوئی کہ رہن انتفاعی مین مواخذہ زر رہن کا جائداد پر جائز نہین ہو سکتا کیونکہ رہن نامہ مین کوئی ذکر کفالت کا نہین ہے لیکن چونکہ دستاویز رجسٹری شدہ ہے اسلیے ذات پر ڈگری کی گئی۔ (۴)

ایک رہن نامہ مین ریسپانڈنٹیان نے یہ لکھدیا کہ اگر اپیلانٹ کے دخل مین کسی طرح کا فتور واقع ہو تو سود بشرح فیصدی عـــہ سالانہ کے ادا کرین یا زر رہن جائداد پر تھا اپیلانٹ نے اس بیان سے کہ ریسپانڈنٹیان نے دخل نہین دیا نالش دلاپانے زر رہن کی بہ نیلام جائداد مرہونہ دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش از قسم مد ۱۳۲ ضمیمہ ۲ ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء کے الفاظ دستاویز در اصل مختلف اُس دستاویز کے الفاظ سے ہین جنکی نسبت بحث مقدمہ شیو نراین بنام جے گوبند ہفتہ وار ۱۸۸۲ء مین ہوئی تھی۔ (۵)

(۱)۔ موتی رام بنام ویٹھی بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۹۰ انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ احمد حسین خان بنام نہال الدین پریوی کونسل سلسلہ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۹۴۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳)۔ سداوتی رمال بنام رتن چٹی مدراس جلد ۶ صفحہ ۱۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۴)۔ ھیش سنگھ بنام جواہر سنگھ صفحہ ۷۰ وشیو نراین بنام جے گوبند صفحہ ۸۰ الٰہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۲ء

(۵)۔ جنگ لال سنگھ بنام نند لال سنگھ صفحہ ۷۰ ہفتہ وار ۱۸۸۳ء

ایک مقدمہ میں تجویز ہوئی کہ نالش ایسے روپیہ کی جسکا مطالبہ زر لگان و منافع اراضی پر عائد ہو بارہ سال مندرجہ ضمیمہ ۲ - مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء ہے - (۱)

باپ مدعا علیہ نے بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے یہ اقرار کیا تھا کہ معاوضہ مندرجہ دستاویز میں کل میری جائداد مکفول رہیگی مگر اختیار انتقال ہوگا لیکن کوئی تصریح جائداد کی نہ تھی تجویز ہوئی کہ دستاویز سے صاف ظاہر ہے کہ منشا متعاقدین کا ارادہ عائد کرنے مطالبہ دستاویز کا کل جائداد پدر مدعا علیہ پر تھا اسلیے ہم مطالبہ جائداد غیر منقولہ پدر مدعا علیہ پر قائم کرکے میعاد متذکرہ مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق کرتے ہیں - (۲)

نالش دلاپانے زر اصل و سود رہن نامہ درختان سے میعاد بارہ سال حسب مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے - (۳)

نالش زر مالگزاری کی اندر بارہ سال کے قابل سماعت ہے - (۴)

تمادی ایام بابت نالشات بربناء دستاویزات کفالت جنمیں بیع کا اختیار نہیں ہے یا جنکی رو سے انتقال جائداد نہیں ہوتا ہے اگر قبل نفاذ ایکٹ انتقال جائداد کے تحریر پائی ہوں حسب ضمیمہ ۲ - مد ۱۳۲ - ایکٹ میعاد سماعت سنہ ۱۸۷۷ء کی بارہ سال ہے مقدمہ الیبا بنام ناتو (انڈین لاء رپورٹ سلسلۂ مدراس جلد ۹ صفحہ ۲۱۸) کی پیروی کی گئی از منو سامی ایار صاحب جسٹس معاملہ متنازعہ اس قسم کا معلوم ہوتا ہے جسکی تشریح دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ انتقال جائداد میں ہے اور جسمیں یہ تشریح ہے کہ کیونکر ایک مطالبہ

(۱) - محمد ذکی بنام جنگو سہرا الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۱۲۰ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ -

(۲) - رام سدھ پانڈے بنام بالگوبند الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء

(۳) - رام غلام بنام منوہر داس الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء -

(۴) - اپوپی بنام کٹی بی مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱ کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ

پیدا ہوا ہے لیکن ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹ انتقال جائداد کی روسے تمام مقدم کفالتون مین حقوق اور ذمہ داریان جو سادہ معاملات رہن سے پیدا ہوتی ہین حاصل نہین اُن معاملات سے تکمیل احکام تعریف معاملات رہن سادہ کی جو اسمین مندرج ہوتی ہو یا نہین۔ (۱)

وصیت نامہ مین یہ ہدایت ہے کہ موہوب لہ قرضہ مع سود ادا کرے اس سے بار رہونا جائداد غیر منقولہ پر تعبیر کیا گیا اور نالش اندر بارہ سال کے جائز قرار پائی۔ (۲)

ایک تمسک سادہ لکھا گیا او تین شخص دائن نے دس دس روپیہ دیکر ایک مکان مکفول کیا ایک دائن نے نالش کر کر کل مکان نیلام کرا لیا دوسرے دائن نے نالش کی تجویز ہوئی کہ یہ تصور کرنا چاہیے مبیہ مکان کو مع بار کفالت رسپانڈنٹ اپنے شریک دائن کے خرید کیا ہے لہذا دوبارہ نیلام ہو سکتا ہے۔ (۳)

واجب العرض ایک موضع کی روسے حصہ داران کو حق شفعہ اس حالت مین دیا گیا کہ جب کوئی حصہ دار حقیت کا انتقال بذریعہ بیع و رہن کے کرے تجویز ہوئی کہ رہن سادہ کرنے سے بھی حق شفعہ پیدا ہوتا ہے اور اس عبارت سے کہ جبتک اصل مع سود ادا نہو حصہ مرہونہ کہین اور بیع یا رہن نہ کیا جائے تمسک سے حسب دفعہ ۱۰۰ قانون انتقال رہن سادہ قائم ہوا۔ (۴)

احکام مندرجۂ دفعہ ۹۵ و ۱۰۰ قانون ہذا متعلق ہو کر یہ تجویز ہوئی کہ مالک جزو جائداد مرہونہ جسکو اسکے شریک راہن نے انفکاک کرا لیا ہے مستحق انفکاک کرانے

(۱) رنگاسامی بنام متو کمارایا مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۹ انڈین لارپورٹ۔
(۲) گریش چندر میتی بنام اننده میتی دیبی کلکتہ جلد ۱۵ صفحہ ۶۶ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔
(۳) تیرا بنام سیتان الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۶ء
(۴) ... کنور بنام مہیپال کنور الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

اُس جائداد کا اپنے راہن شریک سے ہے اور ایسی نالش سے میعاد مد ۱۴۸ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے نہ مد ۱۳۲ - (۱)

ایک تمسک کے مقر نے تمسک مین یہ قرار کیا کہ اُسنے ۱۰۰۰ روپیہ دائن سے بشرح عہ فیصدی ماہواری قرض لیا اور اصل و سود کا بشرح معینہ ایک تاریخ مقررہ پر ادا کرنے کا وعدہ کیا تمسک مین بعد ازان یہ مضمون تھا کہ واسطے ادا ے اُس روپیہ کے مین برضا و رغبت اپنی اپنا مال و جائداد بحق ساہو موصوف گرو کرتا ہون جو کچھ جائداد وغیرہ ازآن میری ساہو مذکور پاوین وہ سب ساہو مذکور کے کار آمد ہوگی اگر بلا ادا ے قرضہ یافتنی ساہو مذکور کے مین کسی اور ساہو کے پاس فروخت یا رہن یا منتقل کرون تو اس قسم کا انتقال کالعدم ہوگا اسوجہ سے مین نے برضا و رغبت خود یہ دستاویز استغراق لکھدی کہ وقت ضرورت کام مین آوے زر مندرجۂ تمسک ۲ مئی ۱۸۷۸ء کو واجب الادا ہوا تمسک کی رجسٹری حسب ایکٹ رجسٹری بطور ایسی دستاویز کے عمل مین آئی کہ جسکا اثر جائداد غیر منقولہ پر پہونچتا ہے ۱ مدیان رجسٹری کرانے مین شریک تھے ۹ مئی ۱۸۸۸ء کو دائن نے وارث مدیون پر واسطے دلا پانے اصل و سود کے جو تمسک کی روسے واجب تھا بہ لفاظ کفالت جائداد مملوکہ مدیان علیہ و نیلام جائداد مذکور دعویٰ دائر کیا تجویز ہوئی کہ منشاء فریقین یہ تھا کہ اسکی روسے بار کل جائداد مدیون پر ادا ے زر اصل جو قرض لیا گیا تھا مع سود بشرح موعودہ قائم کیا جائے مقدمہ مجیب اللہ بنام نصیر مستری حوالہ دیا گیا یہ بھی تجویز ہوئی کہ الفاظ مندرجۂ تمسک جسمین اُس جائداد کا بیان ہے جسپر بار قائم کرنا مقصود تھا اسلیے بطور کافی مخصوص اور معین ہے اور اسکا یہ مقصود تھا کہ کُل جائداد مدیون اُسمین داخل سمجھی جاوے اور چونکہ یہ صورت تھی لہذا یہ اصول کہ وہ شئے متحقق ہے جسکا تحقیق کرنا ممکن ہو متعلق ہے تمسک سے ایک مطالبۂ جائداد غیر منقو

(۱) - نوزابی بی بنام جگت نراین الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۲۰۹ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

مدیون پر بابت زر اصل و سود مابہ البحث کے قائم ہوتا ہے اور اُس قسم کا سود وہ زر ہے جو جائداد غیر منقولہ پر حسب مراد ضمیمہ ۲ نمبر ۱۳۲ - ایکٹ حد سماعت ۱۵ - ۱۸۷۷ء کے قائم کیا گیا اور جہانتک کہ وہ دعوے بغرض وصول اصل و سود کے جائداد غیر منقولہ مدیون سے متعلق رکھتا ہے مین المیعاد رجوع ہوا ہے مقدمات رام دین بنام کالکا پرشاد (۲) و گوری شنکر بنام سرجو پرشاد (۳) - دفتہ مین بنام وی ہی نیل (۴) کا حوالہ دیا گیا (۱)

(الف) نے (ب) کو بذریعہ دستاویز کے قرض دیا اور یہ لکھا کہ اگر روپیہ وعدہ پر ادا نہو تو مرتہن اپنا حق نسبت اراضی کے زائل کردیگا اور (الف) اُسکا دخل حاصل کریگا اور تا حصول دخل سود نہ دیا جاویگا تجویز ہوئی کہ دستاویز رہن نامہ کی حد تک نہیں ہے نہ اُس سے کوئی بار حسب دفعہ ۱۰۰ - قانون انتقال کے پیدا ہوتا ہے اور چونکہ نالش بعد تین سال کے گذری ہے لہذا تمادی عارض ہے - (۲)

جو نالش بربناء دستاویز رہن نامہ واسطے وصولیابی زر بذریعہ نیلام مکان مکفولہ کئے گئے اُس سے دفعہ ۱۳۲ - ایکٹ میعاد سماعت متعلق ہے مقدمہ بیج لال سنگھ بنام گورچرن مین (انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱) مسترد ہوا و مقدمہ شب لال بنام گنگا پرشاد (انڈین لا رپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۱۵۸) سے اختلاف کیا گیا فرق صریح درمیان رہن و مواخذہ کے جو اول مرتبہ ایکٹ انتقال جائداد مین ظاہر کیا گیا وہ ایکٹ میعاد سماعت مین ملحوظ نہیں رکھا گیا دفعہ ۱۴۷ - ایکٹ میعاد سماعت خاص قسم کے رہن سے جو بنام رہن انگلشیہ مشہور ہے متعلق ہے اُسمین صرف اُس قسم کی نالشات داخل ہین جسمین وارسی بیعبات ہو یا بصورت دیگر بیع ہو - (۳)

(۱) - رام سدھ پانڈے بنام بالگوبند وغیرہ جلد ۹ صفحہ ۱۵۸ - الہ آباد انڈین لا رپورٹ -

(۲) - ملہو مہر بنام سدھم بنایک اودھیا کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۵۰۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - گردت سنگھ بنام ٹھاکر نراین سنگھ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۰ - انڈین لا رپورٹ -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ احکام دفعہ ۶۸ - ایکٹ ۴ - ۱۸۸۲ء منجملہ اُن احکام کے نہین ہیچ از روے دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ مذکور کے کسی شخص سے متعلق قرار دیے گئے ہین جو مطالبہ حسب مراد دفعہ آخر الذکر کے رکھتا ہو مطالبہ دفعہ ۶۵ ایکٹ ۸ - ۱۸۵۹ء ایسا نہین ہے جسکی تعریف دفعہ ۱۰۰ - ایکٹ ۴ - ۱۸۸۲ء مین کی گئی ہے - (۱)

دو ڈگری مین چند مواضعات مکفول تھے یہ مواضعات مختلف ڈگریات مین نیلام ہوے ورانکو مدعی اور مختلف اشخاص نے خرید کیا بعدہ بذریعہ ڈگری کفالتی کے مواضعات خریدہ مدعی نیلام ہوے اور اُس سے رقم کثیر ڈگریات کفالتی کی وصول ہوئی مدعی نے دونون ڈگریات کی کل جائداد مکفولہ پر رسدی کرکے زر فاضل نیلام کی بابت خودی دیگر جائداد کی نالش دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسی نالش سے مد ۱۳۲ - ایکٹ ۱۵ - ۱۸۷۷ء متعلق ہے نظیر رام دت سنگھ بنام ہرکھ نراین سنگھ کلکتہ جلد ۶ - صفحہ ۵۴۹ و پنچم سنگھ بنام علی احمد خان الہ آباد جلد ۴ - صفحہ ۵۸ - کی تقلید کی گئی - (۲)

مقدمہ پنچم سنگھ مین یہ تجویز ہوئی ہو کہ جب رسپانڈنٹ نے کل زر رہن ادا کردیا تو وہ پانے نصف روپیہ کا اپیلانٹ سے مستحق ہوگیا مگر اُسکو حقوق مرتہنی بھی حاصل ہوگئے اور رسپانڈنٹ مجاز تھا کہ مواخذہ اپیلانٹ سے ۲ - بسوہ حقیت پر بحساب اُس حصہ رسدی کے جو حقیت مذکور پر بلحاظ کفالت اول سکے ہے دعوے کرے - (۳)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ مارچ ۱۸۶۲ء مین مالک جائداد نے اپنی جائداد کو مکفول کیا بعد ازان کچھ جزو جائداد کو مدعی اور مدعا علیہ نے نیلام اجراء ڈگری مین خرید کیا بعد ازان مرتہن نے نالش بنام راہن اور مدعی بابت زر رہن اس استدعا کے ساتھ

---

(۱) - سٹونک چند رداس سرکا بنام ای جی مولی صاحب کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۴۹۲ - کتاب ...

(۲) سید ابن حسن بنام مساۃ رام دئی وغیرہ الہ آباد نمبر ۲۰ - اپیل عام مورخہ ۸ - نومبر ۱۸۸۹ء ...

(۳) پنچم سنگھ بنام علی احمد الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۵۸ حصہ ۱ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ ۱۸۸۲ء ...

دائر کی کہ زر رہن ہمارا بذریعہ نیلام جزو جائداد خرید کردہ مدعی سے دلایا جاوے مرتہن نے ڈگری حاصل کر کے جزو جائداد مذکور کو نیلام کرایا واسطے بچانے بقیہ جائداد کے صدمہ نیلام سے مدعی نے زر ڈگری ادا کر دیا تب مدعی نے نالش واسطے دلانے زر رسدی کے دائر کی تجویز ہوئی کہ بتعرض اس بات کے کہ مرتہن نے مدعا علیہم کو اپنی نالش رہن نامہ میں شامل نہ کر کے اپنے اختیار کو قانوناً دوسری نالش کے ذریعہ سے جو بربنا دستاویز مذکور بمقابلہ جائداد مقبوضہ مدعا علیہم خریدار دیگر کے تلف کر دیا تو اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کہ استحقاق مدعی نسبت دلانے روپیہ رسدی مناسب کے مدعا علیہم سے کہ اسنے کل قرضہ یافتنی مرتہن ادا کر دیا ہے باطل نہیں ہوتا۔ (۱)

ایک بیعنامہ میں بائع نے یہ لکھا کہ مبلغ ۵ سالانہ بحیثیت مالکانہ مشتری سے قرار پایا ہے دلایا جاوے مدعی نے نالش زر سالانہ کی تجویز ہوئی کہ مطالبہ جائداد پہونچتا ہے اور اس نظیر میں لفظ مالکانہ کی بحوالہ نظائر بحث کی گئی ہے فیصلہ قابل ملاحظہ ہے۔ (۲)

دفعہ ۱۰۱۔ جب حقدار کسی مواخذہ یا اور قسم کے بار کا جو جائداد غیر منقولہ پر ہو جائداد مذکور کا مالک مختتم ہو یا ہو جائے تو وہ مواخذہ یا بار جو بہ جائداد پر ہے ساقط ہو جائیگا بجز اس صورت کے کہ مالک مذکور بذریعہ الفاظ صریح یا کسی استنباط لازمی کے یہ ظاہر کرے کہ وہ مواخذہ یا بار قائم رہے یا اس صورت میں کہ اسکے قائم رہنے سے مالک کا فائدہ ہوتا ہو۔

شرح۔ مطلب اس دفعہ کا یہ ہے کہ جب حقدار مواخذہ جائداد مکفولہ کا مالک مختتم ہو جاوے تو وہ مواخذہ یا بار ساقط ہو جاتا ہے۔

زید مرتہن بعض جائداد نے ایک جزو جائداد مذکور کا خرید کر کے بنام (۱) راہن و

(۱) جگت نراین وغیرہ مدعا علیہم بنام قطب حسین الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۶۰ حصہ ۲۲ مکتا انگریزی انڈین لاء رپورٹ

(۲) پیارے لال بنام بلی الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۴ء صفحہ ۴۰ کتاب اردو۔

(۲) عمرو جسکے پاس جزو دیگر جائداد مذکور کا قبل رہن جائداد مذکور بحق زید رہن ہوا تھا اور جسنے جزو مذکور کو بعد رہن جائداد مذکور بحق زید و خریداری زید کے خرید کر لیا تھا دعوی بکر جسنے جزو ثالث جائداد مذکور کا بعد خریداری زید کے خرید کیا تھا نالش واسطے نفاذ مطالبہ اپنے کے جائداد مذکور پر دائر کی اسٹوارٹ صاحب چیف جسٹس و اولڈفیلڈ صاحب جسٹس و اسٹریٹ صاحب جسٹس نے (پیرسن صاحب مختلف الرائے) یہ تجویز کی کہ چونکہ عمرو کی یہ نیت علانیہ تھی کہ اپنے مواخذہ کو قائم و برقرار رکھے اور ایسا کرنے مین اسکا فائدہ تھا لہذا خریداری عمرو سے اسکا مواخذہ زائل نہین ہوا اور وہ بطور مواخذہ دار ماقبل کے مستحق اسکا ہے کہ دعوے زید مین بنسبت نیلام کرانے اس جزو جائداد مرہونہ کے جو نامبردہ نے خرید کیا ہے اعتراض کرے اولڈفیلڈ صاحب جسٹس و اسٹریٹ صاحب جسٹس نے (پیرسن صاحب جسٹس مختلف الرائے) یہ بھی تجویز کیا کہ زید باوجودیکہ آپنے ایک جزو جائداد مرہونہ خرید کیا ہے کل بار اپنے زر رہن کا ان اجزاے جائداد مرہونہ پر جو بقبضہ راہن دیگر ہین عائد کر سکتا ہے مگر زید بار مذکور جزو جائداد مذکور مقبوضہ عمرو پر عائد نہین کر سکتا۔ (۱)

مالک بعض جائداد غیر منقولہ نے اسکو جولائی سنہ ۱۸۶۸ء مین پاس کوٹیشر ناتھ کے اور دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء مین پاس لچھمی نراین کے رہن کیا اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین اسنے جائداد کو بدست کوٹیشر ناتھ فروخت کیا نومبر سنہ ۱۸۶۹ء مین لچھمی نراین نے بربناء اپنے رہن نامہ کے ڈگری نیلام کرانے جائداد کی حاصل کی وہ نالش جسمین لچھمی نراین نے یہ ڈگری حاصل کی اسوقت دائر تھی جب جائداد بدست کوٹیشر ناتھ فروخت ہوئی کوٹیشر ناتھ نے لچھمی نراین پر نالش واسطے بری قرار دیے جانے جائداد کے مواخذہ نیلام اجراے ڈگری لچھمی نراین سے اس بنیاد پر دائر کی کہ رہن بنام لچھمی نراین ناجائز تھا کیونکہ وہ بخلاف دفعہ ایک ۱۰۰

(۱) گیا پرشاد بنام سالک پرشاد الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۵۵۹ انڈین لا رپورٹ۔

شرط مندرجۂ رہن نامہ کوٹیشر ناتھ کے عمل مین آیا تھا کہ راہن تا ادا ے زر رہن کے جائداد کو منتقل نہ کریگا تجویز ہوئی کہ خریداری حق انفکاک منجانب کوٹیشر ناتھ باعث اسکی کفالت کے نہوئی کیونکہ اُسکا یہ منشاء تھا کہ کفالت قائم رہے اور خریداری جائداد منجانب کوٹیشر ناتھ ایسے وقت مین جبکہ لچھمی نراین کی نالش دائر تھی اس بات کی مانع نہین ہے کہ کوٹیشر ناتھ نسبت جواز رہن لچھمی نراین کے جہانتک کہ مؤثر اُسکے ہے اس بناء پر اعتراض کرے کہ وہ ایک خلاف ورزی شرط معاہدہ مابین اُسکے و راہن کے ہے۔ (۱)

جائداد کے مرتہن اول نے اُسکو نیلام بعلت اجراء ڈگری مین خرید کیا جائداد مذکور کے مرتہن دوم کی بعد ازان راہن و مرتہن اول پر نالش لفاذ رہن بذریعۂ نیلام جائداد مذکور کے دائر کی تجویز ہوئی کہ مرتہن اول اس نیلام کی نسبت بوجہ مرتہن اول ہونے تا وقتیکہ زر رہن اُسکا ادا نہو جاوے اعتراض کرسکتا ہے اور اس امر سے کہ اُسنے اُس جائداد کو جو اُسکے پاس رہن تھی خرید کرلیا اُسکا رہن زائل نہوا اور اُسکی نسبت یہ تجویز ہونی چاہیے کہ وہ اُسکے فائدہ کے لیے قائم ہے مقدمہ گیا پرشاد بنام سالک پرشاد (۱) کی تقلید کی گئی۔ (۲)

انتقال جائداد مرہونہ کا خلاف شرط مانع انتقال کے جائز ہے الا اُس صورت کہ اُسکے روسے حق مرتہن مین دست اندازی ہو اور اس قید کے ساتھ شرط مذکور سے جائداد واسطے زر زیر مواخذہ نہین ہوجاتی کہ منتقل الیہ کو حاصل کرنا کسی استحقاق جائز کا ممنوع ہوجائے۔ مقدمات چینی بنام ٹھاکر داس (۲) دمولچند بنام بانکہ بند (۳) لچھمی نراین بنام کوٹیشر ناتھ (۴) پر غور ہوا رہن بوجہ خریداری جائداد مرہونہ ضم ہوگیا۔

(۱) لچھمی نراین بنام کوٹیشر ناتھ الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۲۲۸۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۲) ہر پرشاد بنام بھگوان داس الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۹۶۔ انڈین لا رپورٹ۔

مرتہن کے زائل نہین ہو جاتا ہے بلکہ بعد خریداری کے قائم رہتا ہے جبکہ مقصود ملازمیہ مرتہن کا یہ ہو کہ رہن بحال و برقرار رہے یا کہ رہن کا بحال و برقرار رہنا مفید مطلب اُسکے ہو مقدمات گیا پرشاد بنام سالک پرشاد (۵) ورام ناتھ بنام سبرایا مدالی (۱) کی تقلید کی گئی۔

مرتہن اول جائداد پر خواہ مخواہ یہ بات لازم نہین ہے کہ جب نالش نفاذ اپنے رہن کی کرے تو مرتہن ثانی کو فریق نالش مذکور کا گردانے اگر مرتہن ثانی فریق نالش نہ گردانا گیا ہو تو اُسپر پابندی اُس ڈگری کی لازم نہین ہے جو مرتہن اول واسطے نیلام جائداد کے حاصل کرے بلکہ وہ نیلام سے پہلے انفکاک جائداد کا کرسکتا ہے لیکن اگر وہ انفکاک نہ کرائے اور جائداد اجراء ڈگری مین نیلام ہو تو اُسکا رہن ساقط ہوگا الا اُس صورت مین کہ وہ کوئی فریب یا سازش ثابت کرسکے جسکی بناء پر وہ رہن اول کے ساقط یا اُسکو اپنے رہن کے تابع کرنے کا مستحق ہو تجویز مسٹر صاحب جسٹس مصدورہ مقدمہ خوب چند بنام کلیان داس (۲)۔ کی تقلید کی گئی۔

جولائی [illegible]ء مین رہن بالمحاصل ایک جائداد غیر منقولہ کا بدست دھرجا کے عمل مین آیا جولائی [illegible]ء مین رہن ایک جزو جائداد کا پھر بدست دھرجا کے ہوا دستاویز رہن ثانی مین اس مرتبہ شرط مانع انتقال مندرج ہوئی جولائی [illegible]ء مین کل جائداد پاس نعمت کے رہن ہوئی اکتوبر [illegible]ء مین جائداد مذکور پھر پاس دھرجا کے رہن ہوئی نعمت نے راہن پر بر بناء اپنے رہن کے جولائی [illegible]ء مین نالش دائر کی اور ۲۹ ستمبر [illegible]ء کو ڈگری بنام [illegible] اُسکے واسطے [illegible] جائداد کے حاصل کی [illegible] نومبر [illegible]ء مین راہن نے جائداد بدست دھرجا [illegible] بیع [illegible] مین جولائی [illegible]ء و اکتوبر [illegible]ء کے بیع کی دھرجا نے نعمت کے [illegible] کا انفکاک [illegible] نے کا ارادہ نہین کیا اور [illegible] نومبر [illegible]ء کو جائداد بعلت اجراء ڈگری نعمت [illegible] دائر نیلام ہوئی (دھرجا کی عذرداری نسبت نیلام کے پہلے ہی نامنظور ہو چکی تھی)

اور اسکو علی حسن نے خرید ادھر جانے جو ہنوز بذریعہ اپنے رہن جولائی ۱۸۸۴ء کے قابض
تھا علی حسن پر واسطے استقرار اپنے حق ملکانہ متعلق جائداد کے نالش دائر کی اور دعوے
بذریعہ اپنے معاملات رہن اور بیع اکتوبر ۱۸۸۹ء کے پیش کیا تو اعدہ مذکورہ بالا متعلق کہکے
تجویز ہوئی کہ نعمت کے رہن جولائی ۱۸۸۰ء سے حق مدعی مین جو اسکو بروی رہن جولائی ۱۸۸۰ء
کے حاصل تھا خلل واقع نہین ہوسکتا اور نہ نیلام مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۸۸۰ء جو بنفاذ رہن
موسومہ نعمت کے عمل مین آیا دھرجا کے معاملات رہن مقدم پر موثر ہوسکتا تھا بدین وجہ
شرط مانع انتقال جو بحق دھرجا ہوئی مضر حق علی حسن بروے خریداری نیلام نہین ہے
دھرجا کی خریداری اکتوبر ۱۸۸۹ء سے اسکے معاملات رہن مقدم زائل نہین ہوے بلکہ
رہن ہاے مذکورہ ہنوز بحال اور برقرار ہین اور علی حسن نے بہ تبعیت اُنکی خریداری کی
چونکہ کوئی فریب یا سازش متجانب نعمت کے نہ تھا لہذا تجویز ہونی چاہیے کہ علی حسن نے تبعیت
صرف دھرجا کے معاملات رہن مقدم کی خریداری کی اور نہ بہ تبعیت دھرجا کے رہن واقع
ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء نیز یہ تجویز ہوئی کہ دھرجا کی خریداری اکتوبر ۱۸۸۹ء کی بغیر اس بات کے
ہوئی تھی کہ نعمت کو موقع انفکاک رہن ہاے مقدم دھرجا کا ملے لہذا دھرجا کی خریداری
بہ تبعیت نعمت کے رہن جولائی ۱۸۸۰ء کے ہوئی پس اسکی وجہ سے علی حسن اس شے سے
محروم نہین ہوسکتا جو اسنے بوقت نیلام ۲۰ نومبر ۱۸۸۰ء کے خرید کی تھی لہذا تجویز ہوئی کہ
جس چارہ کا مستحق دھرجا ہے وہ حکم استقرار اس امر کا ہے کہ نامبردہ بحیثیت مرتہن
مقدم بروی رہن ہاے جولائی ۱۸۷۴ء وجولائی ۱۸۸۳ء مستحق قابض رہنے جائداد کا بمقابلہ
حسن علی کے اسوقت تک ہے کہ روپیہ رہن ہاے مذکور کا ادا نہو جائے۔ (۱)

مشتریان حق انفکاک اراضی نے جو ۱۸۶۶ء اور ۱۸۷۴ء مین مختلف اشخاص کے پاس رہن
ہوئی تھی رہن مقدم کا روپیہ ادا کر دیا مرتہن دوم نے نالش نیلام کرانے جائداد بایفاء اپنے

(۱) علی حسن بنام دھرجا الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۱۸ انڈین لا رپورٹ۔

رہن کے ڈائر کی تجویز ہوئی کہ رہن مقدم ساقط نہین ہوا اور مشتری حق انفکاک نے بوجہ ادا کرنے اُس زر رہن کے حق انصافانہ بنسبت فوائد اراضی مذکورہ کے حاصل کیے جسکو وے بمقابلہ رہن ثانی استعمال کر سکتے تھے گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پریم سکھداس (۲) کی پیروی کی گئی اولڈفیلڈ صاحب جسٹس و محمود صاحب جسٹس مختلف الرائے - رہن اول سے جوابدہی بنسبت مرتہن ثانی کے دعوے نیلام کرانے جائداد کے پیدا ہوئی گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پریم سکھداس (۲) کی پیروی کی گئی محمود صاحب جسٹس تجویز پریوی کونسل مقدمہ گوکل داس گوپال داس بنام پورنمل پریم سکھداس - (۱)

اس سے زیادہ نہین ہے کہ اُسمین یہ بات قرار پائی ہے کہ جب مشتری حق انفکاک رہن سابق ادا کرتا ہے جسکے ساتھ حق مداخلت جائداد مرہونہ ہوتا ہے تو رہن جملہ اغراض کے لیے ساقط نہین ہوجاتا ہے بلکہ ایسا مشتری جسکو فوائد رہن بالحال حاصل ہوتے ہین قابض رہنے کا مستحق ہوتا ہے اور کامیابی کے ساتھ مرتہن رہن انتفاعی مابعد کے بعد نالش کی جوابدہی جو منشوا استدعا دخل اندازی ایسے قبضہ کے ہو کر سکتا ہے نیز از محمود صاحب جسٹس اگرچہ وہ اشخاص جنھون نے زر رہن مقدم ادا کیا مستحق دعوے اُسکے فوائد کے ہین لیکن یہ نہین سمجھا جا سکتا ہے کہ اُنکو اُن حقوق سے زیادہ حقوق حاصل ہوے کہ جو خود مرتہن اول کو حاصل تھے اور بحیثیت قابضان حق انفکاک نامبردگان اُس نالش کی بنسبت اعتراض نہین کر سکتے جو بغرض نفاذ کفالت جائز کی گئی ہو اور بحیثیت اشخاص مستحق فوائد رہن مقدم کے وہ زیادہ سے زیادہ حیثیت منتقل الیہم اُس رہن کی رکھتے ہین دو حیثیتون کے یکجا ہونے سے اُنکو اُن سے زیادہ حقوق حاصل نہین ہوتے جو اُنکے زر رہن کے ادا کرنے سے پیدا ہوتے ہین تا وقتیکہ

(۱) - انڈین لا رپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۳۵ - پریوی کونسل -

مابعد محض موجودگی رہن مقدم سے اپنی کفالت کے اجرا کرانے سے بغیر ادا کرنے رہن مقدم کے اسوقت تک ممنوع نہین ہے جبتک کہ ایسا نفاذ اُن حقوق کے مخالف نہو جو بذریعہ رہن مقدم کے قائم ہوے اور اسیلیے مشتری حق انفکاک اُس حق پر تابع ہو جو مرتہن سنہ ۱۸۸۳ء کے قابض ہے اور لنکے رہن مقدم کے انفکاک کرانے سے حق انفکاک بہتر نہین ہوگیا گو کہ وہ اُنکو اُس رہن کے فوائد کا مستحق کرتا ہے جو اُنکے واسطے اسی طور سے قائم کیے گئے ہین جیسے کہ اصل مرتہن کے واسطے قائم ہوے جنکے حقوق اُنھون نے بذریعہ قائم مقامی کے حاصل کیے — گیا پرشاد بنام سالک پرشاد (۱) ورراموناٹکن بنام سبرایا مونڈائی (۲) اور مولچند گوبر بنام للوتریکم (۳) کا حوالہ دیا گیا - (۴)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ اپیل قابل سرسبزی نہین ہے یہ تسلیم نہین ہوتا ہے کہ شنکر لال خریدار جائداد نہو یا ازروے تمسک جنوری سنہ ۱۸۸۳ء کے کفالت مقدم نانکچند کو جو جنوری سنہ ۱۸۸۳ء مین ہوئی تھی بذریعہ ادا کر دینے رہن مقبوضہ جگر ناتھ ازروے دستاویز سنہ ۱۸۸۶ء زائل کرسکے اور اُسکا یہ اثر ہوگا کہ بمقابلہ دیگر مواخذہ جات کے حسب منشاء دفعہ ۱۰۱ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے سپرد ہو جاے - (۵)

ایک مقدمہ مین اپیلانٹ نے پہلی ایک ڈگری نفاذ کفالت رہن نسبت علاقہ رمپٹیا و بعض دیگر جائداد کے بنام رسپانڈنٹ کے تھی ایک اور ڈگری کے اجرا مین جو بنام رسپانڈنٹ علاقہ رمپٹیا کو خرید کیا اور نیلام بہ قائمی مواخذہ رہن نامبردہ کے ہوا

---

(۱) انڈین لا رپورٹ سلسلۂ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۸۲ -

(۲) رپورٹ ہائیکورٹ مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ -

(۳) - انڈین لا رپورٹ سلسلۂ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۴۰۴ -

(۴) - سرمدھ راے وغیرہ بنام رگھوناتھ پرشاد الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۷۸ - انڈین لا رپورٹ -

(۵) - شنکر لال بنام نانکچند الہ آباد صفحہ ۱۲ ہفتہ وار سنہ ۱۸۹۰ء کتاب اردو -

بعد اپیلانٹ نے اپنی ڈگری کو دیگر جائداد مرہونہ پر سوائے رمپٹیا کے جاری کرایا تجویز ہوئی کہ بوجہ خریداری رمپٹیا کے جو اپیلانٹ نے بحفظ اپنے رہن کے کی زرِ رہن ادا ہو گیا۔ (۱)

رسپانڈنٹ کے پاس دو ڈگری رہن سادہ ایک مکان کی تھین نامبردہ مکان کو غلہ کو لفدات مین باعلان کفالت مقدم نیلام کرایا اور خود خرید کر لیا بعدہ نامبردہ نے استدعائے اجرائے ڈگری رہن اول کی کی اسمین یہ حجت ہوئی کہ چونکہ نامبردہ نے جائداد مرہونہ تابع رہن مذکور کے خرید کی لہذا رہن ساقط ہو گیا تجویز ہوئی کہ کفالت ساقط ہے اور ڈگری قابل اجرائے نہین۔ (۲)

۔ اگست ۱۸۷۶ء کو بابو مدعا علیہ نے ایک جائداد راجی مدعی کے پاس رہن کی ۔ اپریل ۱۸۷۶ء کو اسنے جائداد کو بابت قرضۂ مزید کے جو مدعی سے لیا گیا تھا پھر رہن کیا ۱۸۸۰ء مین مدعی نے نالش بیعبات بربنائے رہن اول کے دائر کی اور معمولی ڈگری بیعبات حاصل کی اور چونکہ مدعا علیہ نے روپیہ ادا نہین کیا تو اسکا حق جو اس جائداد مین تھا بیعبات ہو گیا ۱۸۸۱ء مین مدعی نے بربنائے اپنے رہن دوم کی نالش جسکا روپیہ ۱۸۸۱ء مین واجب الادا ہوا تھا عدالتین ماتحت نے اسکے دعوے کو نامنظور کیا اور مدعا علیہ نے ہائیکورٹ مین اپیل کیا بہ منسوخی ڈگری عدالت ماتحت یہ تجویز ہوئی کہ مدعی ۱۸۸۰ء مین بلا اسکے کہ کل قرضۂ درمیانی کو بیباق تصور کرے بیعبات نہین کرا سکتا تھا کہ جس سے ملکیت جائداد کی قطعی اسکو حاصل ہو جائے مدعا علیہ ۱۸۸۰ء مین عذر کر سکتا تھا کہ مدعی جب تک اپنا دعوے وصول کرنے زر قرضۂ دوم کا جبکہ وہ واجب الادا ہو چھوڑ نہ دے تب تک بیعبات نہین کرا سکتا اور اسنے جو ایسا نہین کیا تو اس سے وہ اس امر پر اصرار کرنے کے استحقاق سے محروم نہین ہو سکتا کہ یا تو بوجہ ڈگری بیعبات صادرہ ۱۸۸۰ء کے

(۱) ۔ احمد ولی بنام باقر حسین صفحہ ۱۰۵ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء کتاب اردو الہ آباد۔

(۲) ۔ خواجہ بخش بنام امامن صفحہ ۲۰۶ ہفتہ وار ۱۸۸۳ء الہ آباد۔

مدعی بر بنا ے قرضہ دوم نالش کرنے سے ممنوع تھے یا کارروائی چیبات کا عدم ہونی چاہیے (۱)
مدعی نے بذریعہ رہن نامہ مابعد جائداد مرہونہ کو نیلام کرایا اور خود خرید کرلیا بعدہ
رہن نامہ اول کے نالش دائر کی اسمین عذرات ہوے کہ چونکہ مدعی نالش سابق مین
رہن نامہ اول کو بھی شامل کرسکتا تھا اسلیے دفعہ ۱۳ و ۴۳ - ضابطہ دیوانی عارض ہے
دوسرے چونکہ مدعی نے جزو اراضی مرہونہ کو خرید لیا لہذا وہ درخواست بارڈ اسلیے
کل رہن کے اور بقیہ اراضی مشمولہ رہن نامہ کے نہین کرسکتا بلکہ ایک رسدی اُس
قرضہ کا ادا ہونا چاہیے تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۳ و ۴۳ - عارض ہے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ
مدعی رہن نامہ اول بقیہ اراضی سے سواے تنہا کرنے حصہ رسدی اُس جزو قرضہ کے
نہین پاسکتا مرتہن کو بغیر وجہ خاص کے اجازت دی ہ ودانست جاری کرانے اپنی
ڈگری کے تنہا بمقابلہ ایک شخص منجملہ مالکان حق انفکاک بابت کل زر قرضہ ڈگری کے
نہ دیجاویگی — (۲)
ڈگریدار کے پاس دو رہن نامہ ایک ہی جائداد کے تھے رہن اول کی ڈگری عدالت
جج ماتحت سے اور رہن مابعد کی ڈگری عدالت منصفی سے اُسنے حاصل کی اور دونون ڈگریان کے
اجراء مین جائداد مکفولہ کو قرق کیا بعد ازین صرف رہن مقدم کی ڈگری مین جائداد نیلام کرائی
اور خود خرید کرلی اس تقدم سے روپیہ زائد از مطالبہ ڈگری رہن مقدم حاصل ہوا تھا
بقیہ زر فاضل دیگر اشخاص کے درمیان تقسیم ہوگیا اب ڈگریدار نے بہ نیلام دیگر جائداد
مدیون دوسری ڈگری کا مطالبہ چاہا بحث یہ تھی کہ اندرین حالات ڈگریدار مستحق اسکا ہے
یا نہین تجویز ہوا کہ ڈگریدار مستحق اس امر کا نہین ہے جو دیگر جائداد مدیون سے روپیہ

(۱) - بابو رگھوجی بنام راجی سردیپ جی بمبئی جلد ۱۱ - صفحہ ۱۱۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -
(۲) - سلسلہ بمبئی جلد ۱۳ - صفحہ ۵۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورر رگھوناتھ
بنام بالاجی ترمبک —

وصول کیے گئے احمد ولی بنام باقر حسین (۳) خواجہ بخش بنام امامن (۴) بابو رادھی بنام راجی سوارو پ جی (۵) کا حوالہ دیا گیا - ۲۹ - جنوری ۱۸۸۲ء - (۱)

اطلاع دینا اور حاضر کرنا زر رہن کا

دفعہ ۱۰۲ جب وہ شخص جسپر اس باب کے مطابق اطلاعنامہ کی تعمیل کرنا یا جسکے روبرو روپیہ حاضر لانا ضرور ہے اُس ضلع مین نہ رہتا ہو جسمین جایداد مرہونہ یا کوئی جزو اسکا واقع ہو تو اگر اطلاعنامہ کی تعمیل یا حاضر لانا روپیہ کا ایسے کسی کارپرداز پر یا اُسکے روبرو کیا جائے جو شخص مذکور کی طرف سے مختارنامہ عام رکھتا یا اور قسم کا اختیارنامہ باضابطہ واسطے لینے اطلاعنامہ یا زر حاضر آوردہ کے رکھتا ہو وہ کافی سمجھا جائیگا -

جب وہ شخص یا اُسکا کارپرداز جسپر اطلاعنامہ کا تعمیل کرنا واجب ہو اس ضلع مین دستیاب نہو سکے یا وہ شخص جسکو اطلاعنامہ کی تعمیل حوالہ ہو اُس سے واقف نہو تو شخص اخیر یعنے تعمیل کنندہ کو اختیار ہے کہ اُس عدالت مین درخواست کرے جسمین جایداد مرہونہ کے انفکاک رہن کی نالش ہونی جائز ہو پس عدالت موصوف یہ ہدایت کریگی کہ اطلاعنامہ کی تعمیل کیونکر کیجائیگی اور جس اطلاعنامہ کی اُس ہدایت کے بموجب تعمیل کیجائے اُسکی تعمیل کافی سمجھی جائیگی -

جب وہ شخص یا اُسکا کارپرداز جسکے روبرو حاضر لانا روپیہ کا فرض ہے ضلع مذکور کے اندر دستیاب نہو سکے یا اُس شخص کو معلوم نہو جو زر رہن حاضر لانا چاہتا ہو تو شخص آخر الذکر کو اختیار ہے کہ جسقدر روپیہ وہ حاضر کرنا چاہتا ہو اُس عدالت مین جسکا اوپر ذکر ہوا ہے جمع کر دے اور عدالت مین ایسا جمع کرنا بمنزلہ حاضر لانے اُس روپیہ کے سمجھا جائیگا -

دفعہ ۱۰۳ - جب باب ہذا کے احکام کے مطابق کسی اطلاعنامہ کا کسی

(۱) بلبدر اس بنام امر راج الہ آباد جلد ۱۲ - صفحہ ۵۳ - (انڈین لاء رپورٹ -

ایسے شخص پر یا کسی کی طرف سے تعمیل کرنا یا کسی روپیہ کا حاضر لانا یا جمع کرنا یا قبول کرنا یا عدالت سے وصول کرنا منجانب ایسے شخص کے ضرور ہو جو معاہدہ کرنے کا مجاز نہو تو جائز ہے کہ ایسے اطلاعنامہ کی تعمیل یا روپیہ کا حاضر یا جمع کرنا یا اسکا لینا یا قبول کرنا شخص مذکور کی جائداد کے محافظ قانونی کی معرفت عمل مین آئے اور جب کوئی ایسا محافظ نہو اور نامبردہ کے حقوق کی حفاظت کے لیے ضرور اور مناسب ہو اطلاعنامہ کا اجرا دیا روپیہ کا حاضر لانا یا جمع کرنا حسب شرائط باب ہذا وقوع مین آئے تو جائز ہے کہ اُس عدالت مین جسمین انفکاک رہن کی نالش داخل کرنا جائز ہو اس امر کی درخواست دیجائے کہ کوئی ولی شخص مذکور کا عین دوران مقدمہ واسطے جاری کرنے یا لینے ایسے اطلاعنامہ یا پیش یا جمع کرنے یا لینے ایسے روپیہ کے یا وصول کرنے زر امانتی کے عدالت سے اور واسطے تعمیل جمیع خدمات کے جو بطریق نتیجون افعال مذکورہ کے عمل مین لانے ضرور ہون اور جسکا کرنا شخص اول الذکر پر واجب اُس صورت مین ہوتا کہ وہ معاہدہ کرنے کے لائق ہوتا مقرر کردیا جائے اور شرائط باب ۳۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی جہانتک ممکن ہو ایسی درخواست سے اور فریقین معاملہ سے اور اس ولی سے متعلق سمجھی جائیگی جو بطریق مرقومۂ صدر مقرر کیا جائے۔

دفعہ ۱۰۴- حکام ہائیکورٹ مجاز ہین کہ وقتاً فوقتاً قواعد مناسب جو اس ایکٹ کے نقیض ہون اس باب کے احکام کی تعمیل کے لیے نسبت اپنی عدالت اور عدالتہاے دیوانی کے جو اُنکے تحت حکومت ہون مرتب کرتے رہین۔

شرح- دفعہ ۱۰۲ مین تعمیل اطلاعنامہ کا ذکر ہے جسکا ذکر دفعہ ۸۰ لغایت دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی مین ہے ان دفعات کا اس جگہ نقل کرنا بوجہ طوالت کے نامناسب سمجھا گیا۔

ایک مقدمہ میں بابت تعمیل سمن بنام ایجنٹ پر سینیان کے ہوئی تجویز ہوئی کہ تعمیل کافی ہے کیونکہ نالش واسطے داد رسی متعلق جائداد غیر منقولہ حسب منشار دفعہ ۱۶ - ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء ہے (۱)

• دفعہ ۱۰۴ - متعلق دفعہ ۴۴۰ - لغایت دفعہ ۴۴۶ - ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء باب ۳۱ - کے ہے ان دفعات کو بھی نقل کرنا بجز طوالت کے کچھ فائدہ نہیں ہے ناظرین دفعات مذکورہ کو ملاحظہ فرما دین -

باب ۵

بابت پٹہ جات جائداد غیر منقولہ

دفعہ ۱۰۵ - پٹہ یا کرایہ نامہ جائداد غیر منقولہ کا ایک انتقال نامہ ہے جائداد مذکور کے قبض و تصرف کے استحقاق کا جو کسی میعاد صریحی یا استنباطی کے لیے یا برائے دوام بعوض زرقیمت کے عمل مین آئے جو ادا کی گئی یا جسکا وعدہ کیا گیا ہو یا بعوض کسی زر نقد یا حصہ فصل یا کسی خدمت یا اور شے مالیت دار کے قرار پایا ہو جو انتقال دار منتقل کنندہ کو قسط بقسط یا اوقات مقررہ پر ادا کرنا یا دینا واجب ہے اور جسکا انتقال انتقال دار شرائط مذکور کے ساتھ لینا قبول کرتا ہے انتقال کنندہ سے پٹہ دہندہ مراد ہے اور انتقال دار سے پٹہ گیرندہ مراد ہے اور زرقیمت زر پیشگی کہلاتا ہے اور وہ نقد یا حصہ فصل وغیرہ کا یا خدمت یا اور شے مالیت دار جسکے ادا کرنے کا وعدہ ہو زر لگان یا کرایہ کہلاتی ہے -

شرح - اس دفعہ مین تعریف پٹہ و زر لگان کی بیان کی گئی ہے اور پٹہ کو بھی دستاویز

(۱) - سائسلہ کلکتہ جلد ۹ - صفحہ ۲۳ ، - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

انتقال نامہ جائداد قرار دیا ہے واسطے استحقاق قبض و تصرف جائداد کے جو میعادی یا دوامی بعوض اُس قیمت کے جو ادا کی گئی ہو یا جسکا وعدہ کیا گیا ہو۔

دفعہ ۳۔ قانون رجسٹری ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء مین لفظ پٹہ کی یہ تعریف لکھی ہے لفظ پٹہ مین پٹہ کا شمنے اور قبولیت اور دستاویز وعدہ کاشت یا دخیلکاری اور اقرار نامہ عطاے پٹہ بھی شامل ہے۔

دفعہ ۳۔ قانون اسٹامپ ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء مین لفظ ٹھیکہ کی یہ تعریف لکھی ہے۔
لفظ ٹھیکہ سے جائداد غیر منقولہ کا ٹھیکہ پر دینا مراد ہے اور اُسمین۔

(الف) پٹہ بھی شامل ہے۔

(ب)۔ اور قبولیت یا اور اقرار تحریری جو پٹہ کی قبولیت ہو جسمین جائداد غیر منقولہ کے تردد کرنے یا اُسپر دخیل رہنے یا اُسکی بابت زرلگان ادا یا حوالہ کرنے کا وعدہ ہو۔

(ج) ایسی دستاویز جسکے ذریعہ سے محصول راہداری ٹھیکہ پر دیجائیں۔

(د) کوئی تحریر جو کسی درخواست حصول پٹہ پر اس مقصود سے مرقوم ہوئی ہو کہ درخواست منظور کی گئی۔

قانون لگان ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین لفظ اسامی مین ٹھیکہ دار کشتکار بھی شامل کیا ہے۔

اس موقع پر الفاظ ذیل قابل غور ہین پٹہ۔ پٹہ دہندہ۔ پٹہ گیرندہ۔ زرپیشگی۔ زرلگان۔ کاشتکار اور استاجری۔

میرے خیال مین لفظ پٹہ مین ٹھیکہ اور دستخط و کرایہ نامہ و اقرار نامہ تحریر پٹہ سب داخل ہین اور یہ تعریف مندرجۂ دفعہ ۱۰۵ تمام الفاظ کی تعریفات پر حاوی اور جامع ہے پٹہ مالک کی طرف سے دیاجاتا ہے اور قبولیت پٹہ گیرندہ کی جانب سے ہوتی ہے زرپیشگی وہ ہے جو بوقت تحریر پٹہ ایک تعداد معین پٹہ دہندہ کو دیجاوے اور

پٹہ گیرندہ اُسکو میعاد مندرجہ پٹہ کے اندر اُس جائداد کے منافع یا لگان سے وصول کرلے۔ لگان کی تعریف قانون لگان ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء مین اسطرح بیان کی گئی ہے

لفظ لگان سے مراد وہ چیز ہے۔

جو کوئی اسامی بابت اپنی اراضی کے حقیت مقبوضہ یا استعمال یا دخل کے کرے یا ادا کرے یا حوالہ کرے۔

لفظ لگان مین جو خدمت کہ اسامی یا پٹہ اپنی حقیت مقبوضہ کی کرے داخل ہے اس مقدمہ مین مدعا علیہ خدمت آہنگری کرتا تھا اور یہ امر قابل تجویز تھا کہ آیا مدعا علیہ بذریعہ حق الخدمت کے قابض ہے یا نہین۔ (۱)

ٹھیکہ و مستاجری مین یہ فرق ہے کہ ٹھیکہ منجانب مالک کے دیا جاتا ہے مستاجری منجانب سرکار ہوتی ہے یعنے جب سرکار بوجہ بقایا مالگزاری وغیرہ کے شکست بندوبست کرکے قابض ہو تو اُسکو اختیار ہے کہ اُس جائداد کی مستاجری دوسرے شخص کو کسی میعاد کے واسطے دیوے۔ ٹھیکہ دار جو دوسرے شخص کو ٹھیکہ دیوے اُسکو کٹکنہ دار کہتے ہین۔

لفظ کرایہ نامہ کا مکانات و اراضیات مسکونہ وغیرہ کے واسطے استعمال ہوتا ہے یعنے جو دستاویز کہ کرایہ گیرندہ کی جانب سے مالک کے نام لکھی جاتی ہے اُسکو کرایہ نامہ کہتے ہین لفظ سرخط و کرایہ نامہ ایک ہی معنے مین سمجھے جاتے ہین۔

مدعیہ نے واسطے دخل حصہ موضع جو سرکار نے عوض خیرخواہی مدعا علیہ کو دیا نالش کی صدر سے بمنسوخی فیصلہ ضلع جسمین لکھا تھا کہ سرکار سے بطور مستاجری دیاگیا ہے مالکانہ نہین دیاگیا ہے کہ مدعیہ عوید ارحقیت ہو تجویز ہوئی کہ جب حکام مال نے وعدہ کیا کہ بعد انقضاے پانچ برس مستاجری کے بندوبست مالکانہ ہوگا تو استحقاق مدعیہ مالکانہ جائز ہے۔ (۲)

(۱)۔ ۹۹ ازکا داس بنام دیوکی نندن صفحہ ۱۴۹۔ کتاب اندو ہفتہ وار ۱۸۸۲ء

(۲)۔ مسماۃ میگو بنام لوکمن صدر دیوانی آگرہ مورخہ یکم اگست ۱۸۶۳ء۔

یہ امر بارہا فیصل ہو چکا ہے کہ پٹہ زرپیشگی بہمہ وجوہ مثل رہن ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ بموجب رواج کے ٹھیکہ دار وہ شخص ہے جو کل حقوق زمینداری موضع کا ٹھیکہ لیتا ہے قانون میں کوئی حکم خاص نہیں ہے جس سے واسطے وجود ایسے حق کے کسی تحریر کا ہونا ضروری ہو صرف بوجہ لینے ٹھیکہ کے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا کہ جو حقوق کاشت موروثی وغیرہ کے ٹھیکہ دار کو بوقت ٹھیکہ لینے کے حاصل تھے اُن سے وہ دست بردار ہو گیا (۲)

مستاجری ٹھیکہ دہندہ مستاجری شدہ کا اور شخص کو اس شرط پر دیا کہ ٹھیکہ دار زر مالگزاری ادا کرکے ایک رقم خاص منافع کسی کی بابت ادا کیا کرے بعدہٗ حکام مال نے قانون پر مالکانہ واسطے مالک سابق کے قائم کرکے ٹھیکہ دار سے دلوایا ٹھیکہ دار نے نالش اُسکی دلا پانیکی بنام مستاجر دائر کی تجویز ہوئی کہ بیشک مستاجر واسطے اس مطالبہ کے مواخذہ دار ہے اور ایسی نالش قابل سماعت دیوانی ہے نہ محکمہ مال کے۔ (۳)

دفعہ ۱۰۶۔ جب کوئی اقرارنامہ یا قانون مختص المقام یا رواج موقع اُسکے خلاف نہو تو پٹہ اُس جائداد غیر منقولہ کا جو واسطے تردد اراضی یا تیاری مال کی دیجائے پٹہ سالانہ متصور ہوگا اور پٹہ ختم کرنے کے لیے اطلاع خواہ از طرف پٹہ دہندہ خواہ پٹہ گیرندہ سال متقابضت کے آخر روز سے چھ مہینے پیشتر دیجائیگی اور اگر پٹہ جائداد غیر منقولہ کا کسی اور غرض کے لیے ہو تو پٹہ ماہواری سمجھا جائیگا اور پٹہ دہندہ یا پٹہ گیرندہ دونوں کو اختیار ہوگا کہ متقابضت کے کسی مہینے کے

(۱)۔ سندلال سنگھ وغیرہ بنام مانک اوپادھیا فیصلہ ۳۔ جنوری ۱۸۷۶ء نمبر ۲۱۰۔ ہائی کورٹ الہ آباد دیبی سنگھ بنام رسال سنگھ فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ بحوالہ نظیر مذکورہ نیز قانون ہند ۱۸۶۹ء پرکاس سنگھ بنام حاجی محمد امام بخش فیصلہ۔ جنوری ۱۸۶۲ء صدر دیوانی عدالت آگرہ نمبر ۵۸۵۔

(۲)۔ بیلادھر بنام بھگونت وغیرہ ہائی کورٹ الہ آباد ۱۴۳۔ فروری ۱۸۸۱ء

(۳)۔ نرسانہ بنام گردھاری لال وغیرہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۱۔ جنوری ۱۸۸۳ء۔

ختم ہونے سے پندرہ روز پیشتر اطلاع دیکر پٹہ کو ختم کرین۔

ہر اطلاع جو اس دفعہ کے بموجب دیجائے ضرور ہے کہ وہ تحریری ہو اور اُسپر اطلاع دہندہ کے یا اُسکی جانب سے کسی اور شخص کے دستخط ثبت ہون اور جس شخص کو اُسکا پابند کرنا منظور ہو اُسکے روبرو پیش یا اُسکی ذات خاص کو حوالہ کیجائے یا اُسکے مکان پر اُسکے کسی اہل خاندان یا خادم کو دے دیجائے اگر اُس قسم کی پیشی یا حوالگی غیر ممکن ہو تو جائداد کی کسی نظرگاہ عام پر آویزان کیجائے

شرح۔ ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ اگر ٹھیکہ دار اراضی ٹھیکہ زیادہ بارہ برس سے قابض ہے تو اُسے استحقاق متقابضت حاصل نہین ہوتا اور اگر میعاد مندرجہ پٹہ نہو تو حیات ٹھیکہ دار تک متصور ہو سکتا ہے اور در صورت واقع ہونے بندوبست جدید مین حیات ٹھیکہ دار جمع معینہ قابل بیشی ہو گی۔ (۱)

مالک مکان اراضی نے یکم جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو اپنے کرایہ دار کو اس مضمون کا نوٹس دیا کہ اگر اراضی واقع مکان اندر ایک مہینے کے تاریخ نوٹس ہذا سے خالی نکروگے تو مین تمپر نالش بید خلی یا اضافہ کرایہ کرونگا یکم فروری سنہ ۱۸۹۲ء کو مالک مذکور نے نالش دخلیابی یا اضافہ کرایہ دائر کی اولڈفیلڈ صاحب جسٹس نے باختلاف رائے محمود صاحب جسٹس کے تجویز کی کہ نوٹس حسب دفعہ ۱۰۶ و ۱۱۱ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء نہین ہے اور یہ نقص اس سبب سے موقوف نہین ہو سکتا ہے کہ مدعی نے بعد انقضائے میعاد قانونی متعلقہ نوٹس کے نالش دائر کی ہے (۲) اس فیصلہ کی ناراضی سے حسب دفعہ ۱۰ فرمان شاہی اجلاس کامل مین اپیل ہوا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ حسب منشاء دفعہ ۱۰۶ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء نوٹس کرایہ داری مکان کا میعادی زائد از پندرہ روز حسب خواہش کرایہ دہندہ کے

(۱)۔ راجہ نیکم سنگھ بنام ہیرالال صدر دیوانی آگرہ صفحہ ۱۱۶ منفصلہ اسی سنہ ۱۸۶۳ء

(۲)۔ ہیرالال بنام اٹکنس الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۵۹۹ و ہفتہ وار ناندہ صفحہ ۵۴ سنہ ۱۸۸۶ء

ہوسکتا ہے لیکن یہ امر حکمی ہے کہ نوٹس جائز ایسا ہوگا کہ جسکا اخیر دن وہ ہونا چاہیے کہ جو اخیر دن مہینے استحقاق مقابضت کرایہ دار کا ہو۔ (۱)

ایک رعیت زمیندار نے اراضی جو اُسکی کاشت مین شامل تھی رہن کی اور مرتہن نے نالش کرکے ڈگری برنبائے رہن نامہ حاصل کی اور حقوق راہن واقع اراضی قرق کراکے اُنکو باجراء اپنی ڈگری کے نیلام عدالتی مین خرید کیا زمیندار نے جسکی عذرداری صیغہ اجراء ڈگری مین نامنظور ہوئی تھی نالش واسطے منسوخی نیلام اور اراضی سے بیدخل کیے جانے ڈگریدار اور ہدیوان ڈگری کے دائر کی فریقین مین سے کسی نے شہادت پیش نہین کی تجویز ہوئی کہ چونکہ بار ثبوت بذمہ مدعی تھا اور اُسنے اُس سے سبکدوشی حاصل نہین کی لہذا نالش ڈسمس ہونی چاہیے۔ (۲)

ایسے نوٹس کا جیسا کہ منشاء دفعہ ۱۰۶۔ ایکٹ انتقال جائداد کا ہے بابت اختتام میعاد کرایہ نامہ جائداد غیر منقولہ کے دینا ایک شرط ماقبل رجوع نالش بیدخلی کرایہ دار ہے (۳)

دفعہ ۱۰۷۔ پٹہ متعلقہ جائداد غیر منقولہ جو سال بسال کے لیے ہو یا کسی میعاد کے لیے جو ایک برس سے زیادہ ہو یا جسمین زر لگان سالانہ دینے کا اقرار ہو صرف بذریعہ دستاویز رجسٹری شدہ کے وقوع مین آسکتا ہے۔

جائز ہے کہ باقی ہر قسم کے پٹہ جات جائداد غیر منقولہ بذریعہ دستاویز عمل مین آئین یا زبانی قرار پائین۔

شرح۔ بموجب قانون رجسٹری کے پٹہ جات جائداد غیر منقولہ کے جو واسطے سال بسال ہون یا سال سے زیادہ کے واسطے ہو یا جسمین لگان سالانہ دینے کا اقرار ہو

(۱)۔ ہرا ڈلی بنام اٹیکنس الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۹۹۰۔ انڈین لارپورٹ صفحہ ۱۲۹ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء

(۲)۔ آپارا و بنام سیانا مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۔ انڈین لارپورٹ۔

(۳)۔ ہربنسی بنام بھولا الہ آباد صفحہ ۱۰۴ ہفتہ وار ۱۸۸۲ء۔

رجسٹری لازمی ہے سواے ایسے پٹہ جات کے جنکو نواب گورنر جنرل بہادر نے بذریعہ حکم مشتہر گورنمنٹ گزٹ کے مستثنےٰ کردیا ہو (۱)

چنانچہ بموجب اس اختیار کے لوکل گورنمنٹ نے ایسے پٹہ جات کو مستثنےٰ کردیا ہے جنکی میعاد پانچ سال سے زیادہ نہین اور سالانہ ۵۰ سے زیادہ نہو۔ (۲)

یہ حکم حسب دفعہ ۲۔ فقرہ ۔ ۲ ۔ قانون رجسٹری ایکٹ ۳ ۔ ۱۸۷۷ء کے ابتک نافذ ہے۔

جن پٹہ جات کی رجسٹری لازمی ہے اگر انپر رجسٹری نہو تو وہ مؤثر جایداد غیر منقولہ کے نہونگے اور نہ وہ ایسے معاملہ کی شہادت مین لیے جائینگے جو اس جایداد کے متعلق ہو (۳) اور جن پٹہ جات کی رجسٹری ہوئی ہو وہ بمقابلہ پٹہ جات غیر رجسٹری شدہ کے مرجح ہین ۔ (۴)

فقرۂ ثانی دفعہ ہذا کا تعلق دفعہ ۴۸ قانون رجسٹری سے پایا جاتا ہے یعنے اگر پٹہ تحریر ہوا اور رجسٹری ہوا ہو الا اسکے ذریعہ سے قبضہ نہ دیا گیا ہو اور بعد کو جو اقرار زبانی ہو اسکے ذریعہ سے قبضہ دیا گیا ہو تو اس پٹہ تحریری کو کچھ ترجیح نہوگی ۔ (۵)

ہائیکورٹ الہ آباد سے ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ پٹہ چونکہ غیر رجسٹری شدہ ہے اسوجہ سے قابل قبولی شہادت نہین مگر چونکہ مدعی اپنے استحقاق بقابضت پر دعویدار ہے اسلیے مدعی کا قبضہ ثابت ہونا کافی ہے اور پٹہ غیر رجسٹری شدہ پر لحاظ کرنا کچھ ضروری نہین ہے (۶)

(۱) ضمن (د) دفعہ ۱۷ ۔ ایکٹ ۳ ۔ ۱۸۷۷ء

(۲) اشتہار نمبر ۶ ، ۳ ۔ (الف) مورخہ یکم جولائی ۱۸۷۷ء مشتہرہ گورنمنٹ گزٹ ۱۲ ۔ جولائی ۱۸۷۷ء

(۳) ۔ دفعہ ۴۹ ۔ ایکٹ ۳ ۔ ۱۸۷۷ء

(۴) ۔ دفعہ ۵۰ ۔ ایکٹ ۳ ۔ ۱۸۷۷ء

(۵) ۔ دفعہ ۴۸ ۔ ایکٹ ۳ ۔ ۱۸۷۷ء ۔

(۶) ۔ سانوس بنام سیوا رام منفصلہ ۲۴ ۔ جنوری ۱۸۸۱ء نمبر ۱۱۱۲ ۔

اگر عبارت پٹہ کی یہ ہو کہ جبتک لگان معینہ کاشتکار ادا کرتا رہے تب تک قابض کاشت رہے تو وہ پٹہ ایک سال کے واسطے نہین ہے اور اُسکی رجسٹری لازمی ہے بلا رجسٹری شہادت مین نہین لیا جا سکتا - (۱)

پٹہ میعادی گیارہ سال بلا رجسٹری شہادت مین قابل پذیرائی نہین ہے - (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ اگر شرائط پٹہ ضبط تحریر مین آگئی ہون اور دستاویز مذکور بوجہ نہونے رجسٹری کے قابل مقبول شہادت کے ہو تو شہادت اُسکے مضامین کی نہین دیجا سکتی - (۳)

یہ تجویز ہوئی کہ اگر اُسکی رجسٹری لازمی ہو تو قانون رجسٹری کی شرائط کے مطابق ہونا چاہیے اگر وہ پٹہ بوجہ عدم رجسٹری کے ناجائز پڑے تو اُس سے اسامی کا حصول حق دخیلکاری رک نہین سکتا گو اسامی نے قبل اُسکے اُس پٹہ سے بطور پٹہ جائز کام لیا ہو - (۴)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ داخلہ جو کتاب پٹہ دہندہ مین لکھا ہو بمنزلہ پٹہ یا اقرارنامہ پٹہ کے ہے اور شہادت مین بمقابلہ پٹہ دار کے مستعمل ہو سکتا ہے باوجود اسکے کہ اُسپر دستخط پٹہ دار کے نہون نہ اُسپر رجسٹری و اسٹامپ ہو - (۵)

---

(۱) - شیو غلام بنام بدری ناتھ منفصلہ ۲۰ مارچ ۱۸۸۲ء نمبر ۱۳۱۹ - بنگال لا رپورٹ جلد ۲ - صفحہ اپیل دیوانی ۵۵ -

(۲) مسماۃ موما بنام جی منگل سنگھ منفصلہ ۱۲ نومبر ۱۸۸۱ء نمبری ۲۷۲ - صفحہ انگریزی ۱۶۴ -

(۳) - اجودھیا پرشاد بنام بھگوان داس لیگل ریمیمبرنسر ۲ مارچ ۱۸۸۱ء فیصلجات بورڈ صفحہ ۱۴ - ممالک مغربی و شمالی -

(۴) - بابو بشو ناتھ سنگھ بنام جانکی پانڈے لیگل ریمیمبرنسر اپریل ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۲۴ - فیصلہ جات بورڈ ممالک مغربی و شمالی -

(۵) - نراین کماری مدعیہ بنام رام کرشن داس انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(دعوے زرہرجہ بابت نہ دینے کاشت کے) پٹہ جسکے ذریعہ سے معاہدہ ہوا تھا غیر رجسٹری شدہ ہے حاکم ماتحت نے اس بناء پر کہ دعوے زرنقد کا ہے ڈگری کیا۔ تجویز ہوئی کہ نظیر محولہ غیر متعلق ہے معاہدہ پٹہ پر رجسٹری ہونی چاہیے تھی اور وہ غیر رجسٹری شدہ ہے لہذا بر بناء اُسکے دعوے ناجائز ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ پٹہ یا اقرار تحریری پر قبل داخل ہونے اُسکی شہادت مین رجسٹری ہونا چاہیے لیکن ایجاب تحریری پر رجسٹری کی ضرورت نہین ہے جو مشعر لینے ٹھیکہ اراضیات بقید چند شرائط ہو اور جو ایک شخص کی طرف سے دوسرے شخص کو ہو جبتک ایجاب تحریری مذکور اس طرح قبول نکیا جائے کہ ایجاب وقبول سے معاہدہ تحریری قائم ہوجائے تجویز ہوئی کہ تحریر مذکور صحیح ہے۔ (۲)

مگر ایک دوسرے مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ حسب ضمن (ج) دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ء اقرارنامہ پٹہ پر ضرورت رجسٹری کی تھی اگر فریقین اقرارنامہ مذکور کے نیت مشعر پیدا کرنے انتقال جائداد کے ہو گو اقرارنامہ کا مقصود ایک دستاویز باضابطہ بعدہ تحریر کرنے کی نیت ہو مگر نیت مقدم جیسا کہ کل دستاویز سے مستنبط ہو نفاذ پذیر ہوگی۔ (۳)

کرایہ نامہ مین یہ شرط تھی کہ زرکرایہ معینہ ماہ بماہ ادا کیا جائیگا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ پٹہ مذکور زائد از ایک سال متصور نہین ہوسکتا جسپر حسب منشاء دفعہ ۱۷ ایکٹ ۱۶ ۱۸۶۴ء رجسٹری لازمی ہو۔ (۴)

پٹہ سال بسال مین یہ شرط تھی کہ اراضی کو مالک اراضی پندرہ دن کا نوٹس دیکر خالی

(۱) الینر تجہ ارجن بنام شیورام لال فیصلہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۵ء ہفتہ وار ۱۸۹۵ء صفحہ ۵۴۔

(۲) سید صفدر رضا بنام امجد علی سلسلہ کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۰۳۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۳) پرمانند داس جیون داس بنام دھارسی بہوا جی سلسلہ بمبئی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۴) ہنسو بنام ہرنراین صفحہ ۲۷۳۔ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۲ء۔

کر سکتا ہے ایسے پٹہ پر رجسٹری لازمی نہین ہے۔ (۱)

دفعہ ۱۰۸۔ اگر کوئی معاہدہ یا رواج مختص الموقع اسکے خلاف نہو تو جائداد غیر منقولہ کے پٹہ دہندہ اور پٹہ گیرندہ کو اپنے درمیان یعنے بمقابلہ یکدیگر وہی حقوق حاصل ہین اور ذمہ داریان لاحق ہین جو قواعد مندرجہ آیندہ مین مذکور ہین یا اُنمین سے اُسقدر قواعد ہین جو جائداد پٹہ شدہ سے متعلق ہو سکتے ہین۔

(الف) حقوق اور ذمہ داریان پٹہ دہندہ کی

(الف)۔ پٹہ دہندہ کو واجب ہے کہ جائداد مین جو کچھ نقص صریح اور وہ نقص اُس استعمال سے متعلق ہو جس استعمال مین پٹہ گیرندہ جائداد لانا چاہتا ہو اور جسکا علم پٹہ دہندہ کو ہو اور پٹہ گیرندہ کو نہو اور جسکو با وصف احتیاط معقول کے پٹہ گیرندہ دریافت نکر سکتا ہو پٹہ گیرندہ پر ظاہر کردے۔

(ب)۔ پٹہ دہندہ کو لازم ہے کہ پٹہ گیرندہ کی درخواست پر اُسکو جائداد پر قابض کر دے

(ج)۔ پٹہ دہندہ کو پٹہ گیرندہ کے ساتھ یہ قول و قرار کرتا ہے کہ اگر پٹہ گیرندہ وہ زر لگان ادا کرے جو پٹہ مین مشروط ہو اور اُن اقرارات کی تعمیل کرے جو پٹہ گیرندہ پر واجب التعمیل ہون تو مشار الیہ جائداد پر اُس میعاد تک جو پٹہ مین مندرج ہو بلا مزاحمت غیرے قابض رہیگا۔

فائدہ ایسے قول و قرار کا پٹہ گیرندہ کے استحقاق مین شامل ہوگا اور اُسکے ساتھ چلا جایا کریگا اور جس شخص کی ذات مین وہ استحقاق کلًا یا جزاً وقتاً فوقتاً در آئے وہ اُسکے نفاذ بالجبر کا مجاز ہوگا۔

(ب)۔ حقوق و ذمہ داریان پٹہ گیرندہ کی

(د)۔ اگر دوران میعاد پٹہ مین جائداد مین کچھ اضافہ ہو جائے تو وہ

(۱) مدد بخش بنام شیو دین صفحہ ۱۷۰۔ ویکلی نوٹس ۱۸۹۶ء الہ آباد جلد ۴۔ صفحہ ۴۰۔ انڈین لا ریورٹ۔

اضافہ (بپابندی قوانین متعلقہ اراضی دریابرآمد کے جو اُسوقت نافذ ہو) پٹہ کے اندر شامل سمجھا جائیگا۔

(ہ) - اگر بوجہ آتش زدگی یا طوفان یا سیلابی یا یورش کسی فوج یا انبوہ خلائق یا تاثیر کسی غیر قابل الانسداد جائداد کا کوئی جزو اصلی بالکل برباد ہو جائے یا فی الحقیقت ہمیشہ کے لیے اُس صرف کے لائق نہ رہے جسکے لیے پٹہ دیا گیا تو دستاویز پٹہ کالعدم ہو جائیگی اگر پٹہ گیرندہ اُسکو کالعدم کرنا چاہے -

پر شرط یہ ہے کہ اگر وہ نقصان پٹہ گیرندہ کے فعل ناجائز یا قصور سے وقوع مین آئے تو شخص مذکور اس ضمن کی شرائط سے مستفید ہونے کا مستحق نہوگا

(و) - اگر پٹہ دہندہ اطلاع پانے سے عرصہ معقول کے اندر جائداد کی مرمت وغیرہ جو اُسپر واجب ہو نہ کرے تو جائز ہے کہ خود پٹہ دار اُسکی مرمت کرا کے مرمت کا خرچ مع سود زرلگان سے وضع کرے یا اُسکو اور طرح پر پٹہ دہندہ سے وصول کرے -

(ز) - اگر پٹہ دہندہ کوئی رقم ادا نہ کرے جسکا ادا کرنا اُسپر واجب ہو اور جو ادا ہونے کی صورت مین پٹہ دار یا جائداد سے وصول ہونے کے لائق ہے تو جائز ہے کہ پٹہ دار زر مذکور خود ادا کر کے اپنے زرلگان سے مع سود اُسکو وضع کرے یا اور طرح پر پٹہ دہندہ سے وصول کرے -

(ح) پٹہ گیرندہ کو اختیار ہے کہ دوران میعاد پٹہ مین جسوقت چاہے وہ تمام اشیاء دور کرے جو اُسنے زمین سے ملصق کیے ہون بشرطیکہ وہ جائداد کو اُسی حالت مین چھوڑے جس حالت مین وہ جائداد اُسکو ملی تھی -

(ط) - جب کوئی پٹہ جسکی میعاد غیر معین ہو سوا ے بوجہ قصور پٹہ دار کے کسی اور وجہ سے ختم ہو جائے تو پٹہ دار یا اُسکا قائم مقام قانونی مستحق ہے کہ

تمام فصل جو پٹہ دار نے بوئی یا نصب کی ہو اور جو اراضی پر بروقت ختم ہونے پٹہ کے استادہ ہو حاصل کرے اور فصل کاٹنے اور اٹھانے جانے کے لیے بلا مزاحمت اسمین آمد و رفت کرے۔

(ی)۔ پٹہ دار کو اختیار ہے کہ اپنی حقیت واقع جائداد کو کلًا یا جزاً قطعی یا بطور راہن یا بطور پٹہ در پٹہ کے منتقل کرے اور جو شخص ایسی حقیت یا جزو حقیت کا منتقل الیہ ہو اسکو اختیار ہے کہ اسکو پھر منتقل کرے اور باعث ایسے انتقال کے پٹہ دار ان ذمہ داریون سے بری نہ کیا جائیگا جو پٹہ سے متعلق ہون۔

اس ضمن کی کسی عبارت سے کسی اسامی کو جسکو حق متعالبضت غیر قابل انتقال حاصل ہو یا کسی مستاجر محال کو جسکی بابت مالگزاری سرکار باقی ہو یا کسی علاقہ کے ٹھیکہ دار کو جو زیر اہتمام کورٹ اف وارڈس کے ہو اپنی حقیت منتقل کرنے کا اختیار نہو گا جو بحیثیت ایسی اسامی یا مستاجر یا ٹھیکہ دار ہونے کی اسکو حاصل ہے۔

(ک)۔ پٹہ گیرندہ کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ کو ایسے ہر واقعہ سے مطلع کرے جو اس حقیت کی قسم یا مقدار سے متعلق ہو جسکو پٹہ گیرندہ عنقریب لینے والا ہے اور اس واقعہ سے پٹہ گیرندہ واقف ہے اور پٹہ دہندہ لاعلم ہو اور جس سے مالیت اس حقیت کی صریح بڑھ جاتی ہو۔

(ل) پٹہ گیرندہ کو لازم ہے کہ زر پیشگی یا لگان جائداد کا وقت اور مقام مناسب پر پٹہ دہندہ یا اسکے کارپرداز کو جو اس کام کے لیے ہو اسکی طرف سے ادا یا اسکے روبرو حاضر کرے۔

(م)۔ پٹہ دار کو لازم ہے کہ جائداد کو ویسا ہی صحیح اور سالم رکھے اور پٹہ کے ختم ہونے پر اسی درست حال سے واپس کرے جو قبضہ پانے کے وقت

اُسکی حالت تھی مگر اسقدر رعایت ہوگی کہ جو تغیرات بباعث استعمال معقولی یا بوجہ اثر کسی قوت غیر قابل السند اد کے ہون قابل بازپرس کے نہوگی اور پٹہ دار کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ اور اُسکے کارپردازون کو میعاد کے اندر تمام اوقات معقول پر جائداد مین آنے اور اُسکے حالات کا معائنہ کرنے دے اور اُسکی حالت مین نقص آنے کی بابت اطلاع زبانی یا تحریری دے اور جب وہ نقصان پٹہ دار یا اُسکے خادمون یا کارپردازون کے کسی فعل یا قصور سے ہوا ہو تو اسکو لازم ہے کہ بعد دیے جانے یا چھوڑے جانے ایسی اطلاع زبانی یا تحریری کے تین مہینے کے اندر اُس نقصان کا معاوضہ بھر دے۔

(ن) - اگر پٹہ دار کو کسی کارروائی کی اطلاع ہو جو واسطے حصول جائداد کل یا جزو کے کیجائے یا اس بات کی اطلاع پہونچے کہ پٹہ دہندہ کے حقوق واقع جائداد مذکورہ مین کسی طرح کی دست اندازی یا مزاحمت ہوتی ہے تو اُسکو لازم ہے کہ کوشش معقول کے ساتھ پٹہ دہندہ کو اُسکی اطلاع دے۔

(س) پٹہ دار کو اختیار ہے کہ جائداد اور اُسکی پیداوار پر اگر کچھ ہو اُسطور سے متصرف رہے جسطرح اوسط احتیاط والا شخص اپنی ملکیت ہونے کی صورت مین اُنکو اپنے استعمال مین لاتا مگر یہ اختیار نہین ہے کہ بجز اُس غرض کے جسکے لیے جائداد پٹہ پر دی گئی تھی اُسکو کسی اور صرف مین لائے یا اور شخص کو لانے دے یا اُسکی لکڑی کاٹے یا اُسکی تعمیرات کو منہدم یا ضائع کرے یا کھان یا معدن کو جو پٹہ کے وقت نہ کھودی گئی تھین کھود کر نکالے یا کوئی اور فعل ایسا کرے جو جائداد کے حق مین موجب زوال یا ضرر دائمی کا ہو۔

(ع) - پٹہ گیرندہ کو اختیار نہین ہے کہ بلا رضامندی پٹہ دہندہ کے جائداد پر کوئی عمارت دائمی بنائے بجز اسکے کہ وہ اغراض زراعتی کے لیے بنائی جائے۔

(ت) پٹہ کی میعاد ختم ہونے پر پٹہ دار کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ کو جائداد پر قابض کرا دے۔

شرح۔ اسدفعہ مین حقوق اور ذمہ داریان پٹہ دہندہ و پٹہ گیرندہ کی بیان ہوئی ہین اور یہ حکم ہے کہ اگر کوئی معاہدہ یا رواج اسکے خلاف نہو تو پٹہ دہندہ و پٹہ گیرندہ کے درمیان یعنے ایک کو دوسرے کے مقابلہ مین وہی حقوق اور ذمہ داریان لاحق ہونگی جو آیندہ مذکور ہین یا انمین سے اسقدر قواعد جو جائداد پٹہ سے متعلق ہوسکتے ہین۔

یہ مسئلہ قانونی ہے کہ طرز معاہدہ اور اقرار فریقین قانون پر غالب آتا ہے۔ اسکے معنے یہ ہین کہ فریقین معاہدہ کو اپنے استحقاق اور ذمہ داری کے قائم کرنے کا اختیار ہے اور عدالت منشاء فریقین جو معاہدہ سے ظاہر ہوتا ہو نافذ کریگی پس کسی انتقال دستاویز بیعنامہ یا پٹہ مین فریقین حسب مرضی اپنی بپابندی احکام قانون کے جو شرائط چاہین مندرج کرین اور عدالت انکو نافذ کریگی۔ (۱)

رواج ملک مختص المقام بھی حکم قانون کا رکھتا ہے اسلیے رواج مقام کو حقوق و ذمہ داری ہائے مندرجہ بحیث پر واضعان قانون نے ترجیح دی ہے مگر معاہدہ کی صورت مین یہ امر قابل غور ہوگا کہ وہ ایسا معاہدہ ہے جو قانوناً قابل نفاذ ہے اور وہ رواج ایسا رواج ہے جو تسلیم ہوتا رہا ہے تو ایسی صورت مین جبکہ کوئی شرط معاہدہ مین مندرج ہو یا رواج مختص المقام سے ثابت ہو تو اُسکا نفاذ بموجب اُس شرط اور رواج کے ہوگا۔

ایک رعیت زمیندار نے اراضی جو اُسکے کاشت مین شامل تھی رہن کی اور مرتہن نے نالش کرکے ڈگری بربنا رہن نامہ حاصل کی اور حقوق راہن واقعہ اراضی قرق کرا کر انکو باجراے اپنی ڈگری کے نیلام عدالتی مین خرید کیا زمیندار نے جسکی عذرداری صیغہ اجراے ڈگری

(۱) صفحہ ۵۲۴۔ اصول قانون۔

مین نامنظور ہوئی تھی نالش واسطے منسوخی نیلام اور اراضی سے بیدخل کیے جانے ڈگریدار اور مدیون ڈگری کے دائر کی فریقین مین سے کسی نے شہادت پیش نہین کی تجویز ہوئی کہ چونکہ بار ثبوت بذمۂ مدعی تھا اور اُسنے اُس سے سبکدوشی حاصل نہین کی لہذا نالش ڈسمس ہونی چاہیے۔ (۱)

ایک قبولیت مورخہ ۶ مئی ۱۸۶۸ء نوشتہ پٹہ دار مکان موسومۂ پٹہ دہندگان مین یہ مندرج تھا کہ مکان پٹہ دار کو ایک سال کے لیے تین روپیہ کرایہ سالانہ پر دیا گیا اُسمین یہ شرط تھی مین (پٹہ دار) یہ اقرار کرتا ہون کہ مین کرایہ سالانہ ہر سال ادا کرتا رہونگا اور اگر کسی سال مین مین کرایہ ادا نکرون تو مالکان مکان کو اختیار ہوگا کہ بذریعۂ عدالت کرایہ وصول کرین رجسٹری پٹہ کی نہین ہوئی تھی ایک نالش مین جو پٹہ دہندگان نے پٹہ دار پر واسطے قبضہ مکان کے مع باقی کرایہ کی مدعا علیہ نے یہ عذر کیا کہ بموجب صحیح معتبر پٹہ کے وہ مستحق قابض رہنے مکان کا ہے اور پٹہ دہندگان کو جب تک کہ وہ تین روپیہ کرایہ سالانہ ادا کرے یہ منصب نہین ہے کہ اُسکو مکان سے بیدخل کرین اور مدعا علیہ نے کرایہ بشرح قرار یافتہ ۶ مئی ۱۸۶۸ء سے ۶ مئی ۱۸۸۳ء تک برابر ادا کیا اندرین حالات مدعیان مستحق کسی چارہ کار متدعویہ کے نہین ہین تجویز ہوئی کہ پٹہ صرف ایک سال کے لیے ہے اور اسوجہ سے دفعہ ۱۸ ایکٹ رجسٹری نمبر ۲۰ ۱۸۶۶ء مین داخل ہے لہذا بلا رجسٹری شہادت مین قابل منظوری ہے اور مدعا علیہ انقضاے سال ۱۸۶۸ء سے محض اسامی نامرضی مالک ہے لہذا مدعیان مستحق قبضۂ مکان کے ہین۔ مقدمہ میندہ بنام ہال (۱) کا حوالہ دیا گیا۔ (۲)

---

(۱) مہ آپا راد بنام سیانا مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۰۔ انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ خیالی بنام حسین بخش الہ آباد جلد ۸ صفحہ ۱۹۰۔ انڈین لا رپورٹ

(الف) حقوق و ذمہ داریان پٹہ دہندہ کی

شرح ضمن (الف) - فروگذاشت مبنی بر فریب پٹہ دہندہ جائداد غیر منقولہ دربارہ اطلاع کرنے پٹہ دہندہ کے کسی واقعہ سے جو پٹہ کے حق و حقوق واقع ہوا ہو جس سے پٹہ دہندہ واقف ہوا اور پٹہ دار نا واقف او جسکو پٹہ دار بصرف احتیاط معقول دریافت نہ کر سکتا تھا فریبی سمجھنا چاہیے -

صریح اخفا کرنا ایسے امر کا کہ جسکا اخفا کرنے والا جانتا تھا یا یقین کرتا تھا یا کوئی فعل یا ترک فعل جو قانونًا مبنی بفریب ہو تعریف فریب مین داخل ہے - (۱)

ہر معاہدہ جو مبنی بر فریب ہو باطل ہوگا - (۲)

ایسلیے اس ضمن مین پٹہ دہندہ کی یہ ذمہ داری قائم کی گئی ہے کہ جائداد مین جو کچھ نقص ہو پٹہ گیرندہ پر ظاہر کر دے -

شرح ضمن (ب) - اس ضمن مین یہ حکم ہے کہ پٹہ دہندہ کو لازم ہے کہ پٹہ گیرندہ کو جائداد پر قابض کرا دے -

ایک مقدمہ مین زید نے کل جائداد چودہ برس کے لیے مدعی کو پٹہ پر دیکر اختیار اضافہ لگان دیا اسکے بعد زید نے اس جائداد کی ایک جزو کا پٹہ بحق عمرو لکھا اور مین یہ شرط لکھی کہ عمرو کے لگان مین تا قائم رہنے پٹہ مدعی کوئی تغیر تبدل نہوگا مدعی نے نالش استقرار حق بہ منسوخی پٹہ عمرو وارثان زید پر دائر کی یہ جائز قرار پائی (۳)

شرح ضمن (ج) - اس ضمن کی رو سے اگر کوئی خاص معاہدہ یا رواج نہ ہو تو پٹہ دہندہ کا گیرندہ پٹہ کے ساتھ یہ معاہدہ ہونا اخذ کیا جائیگا کہ جب گیرندہ پٹہ

---

(۱) - دفعہ ۱۷ - قانون معاہدہ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء -

(۲) - دفعہ ۲۳ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

(۳) سدا نند مہتی بنام راجہ کمناتھ نرائن سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۶۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ سنہ

پٹہ دہندگان کو لگان یا کرایہ دے یا اور شرائط معاہدہ کی پوری کرے تو وہ میعاد
پٹہ تک بلا تعرض قابض رہیگا ایسی شرط کا دستاویز مین لکھنا فضول ہے۔
یعنے اظہار ایسے امر کا جو ضمناً اخذ ہو سکے فضول ہوتا ہے اور ایسی شرط جو قانو
اخذ ہوتی ہے ظاہر کرنا بے فائدہ ہے بعد گذر جانے میعاد پٹہ کے پٹہ دہندہ اراضی پر دخل
ہونے کا مجاز ہو تو ایسی حالت مین کہ جب کرایہ پانچ سال کا باقی تھا پٹہ دہند
بلا مانگنے کرایہ کے اراضی پر دخیل ہونے کا دعوے کر سکتا ہے۔ (۱)

(ب)۔ حقوق و ذمہ داریان پٹہ گیرندہ کی

ضمن (الف) و (ب) و (ج) ۔ مین حقوق و ذمہ داری پٹہ دہندہ کی
بیان ہوئی اب حقوق و ذمہ داری پٹہ گیرندہ کی بیان کیجاتی ہین۔

(د) ۔ اس ضمن کا یہ مطلب ہے کہ اگر میعاد پٹہ کے اندر جائداد مین کچھ اضا
ہو جائے تو وہ بھی پٹہ مین شامل سمجھا جائیگا۔

آئین گیارہ ۱۸۲۵ء مین یہ حکم ہے کہ جب کوئی رواج بابت دھار دھرا و اسکے
تصفیہ حقوق مالکان اراضی ملحقہ کے جنکے درمیان مین دریا ہو ثابت ہو اُنکی اراضیات مین
دریاے مذکور سے جو کمی بیشی ہوئی ہو بموجب اُس رواج کے فیصل کی جائیگی۔ (۲)

اور اُس فریق کا جسکے لیے رواج ضروری ہو رواج کا ثابت کرنا فرض ہے۔ (۳)

ایک مقدمہ مین جہان نسبت ایسی اراضی کے جو دریا برآمد ہو کر بعد اپنی اصلی جگہ
برآمد ہوئی مدعی نے اس بیان سے کہ وہ اراضی اُسکی ملکیت ہے دعوے کیا چنانچہ تجو
ہوئی کہ یہ اصول نہ صرف انگلستان یا کسی خاص ملک کے قانون کا ہے بلکہ مبنی بر انصاف

(۱) صفحہ ۲۱۵۔ اصول قانون۔

(۲) دفعہ ۴۔ آئین ۱۱ ۱۸۲۵ء

(۳) ۔ راے مانکچند بنام مادھورام جلد ۱۲۔ مونڈ انڈین اپیل صفحہ ۱۔

کہ وہ شخص جو کسی اراضی کا مالک ہو اور وہ اراضی کسی حادثہ کے سبب سے اُسکے قبضہ سے نکل گئی ہو مثلاً دریا کی طغیانی مین چھپ گئی ہو تو وہ اُسکا مالک نرہیگا۔ اسکے علاوہ ایک یہ بھی اصول ہے کہ جب کسی دریا یا سمندر سے اراضی رفتہ رفتہ طریقہ نامعلوم سے برآمد ہو اور ہر سال یہ معلوم نہو سکے کہ کتنے گز یا فٹ اراضی برآمد ہوئی تو وہ اراضی ملکیت اراضی ملحقہ کی ہوگی۔

چنانچہ گو عدالت کی یہ راے نہو کہ وہ اراضی جو دریا برآمد ہو ہر حالت مین اور باوجود گذرنے کتنی مدت کے اصل مالک کو مل سکتی ہے۔

کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اراضی اسطرح چھوڑی گئی ہو کہ جس سے وہ ملکیت سرکار اور جزو دریا کا ہو جائے۔ مگر چونکہ اس مقدمہ مین اراضی متنازعہ قابل تشخیص کے ہے اور وقت دریا برد ہونے کے ملکیت مدعی کی تھی اور مدعی نے اُسکو چھوڑنے کا ارادہ نہین کیا تو جب وہ اراضی دریا سے برآمد ہوئی وہ ملکیت مدعی ہوگی۔ (۱)

واضح ہو کہ ایکٹ لگان ممالک مغربی و شمالی مین منجملہ وجوہ اضافہ لگان کے ایک یہ وجہ بھی لکھی ہے کہ مالیت پیداوار اراسامی کی محنت و صرف کے سواے اور وجہ سے بڑھ گئی ہے یا مقدار اراضی کی اُس اراضی سے زیادہ ہے جسپر وہ پیشتر سے لگان ادا کرتا تھا۔ (۲)

اور تخفیف لگان مین بھی یہ وجہ لکھی ہے کہ رقبہ اُس اراضی کا دریا برد یا اور وجہ سے کم ہو گیا ہے یا کہ مالیت پیداوار کی یا اراضی کی قوت پیداوار سے اسی وجہ سے کم ہو گئی تھی جو اُسکے اختیار سے باہر ہے۔ (۳)

(۱)۔ لوبا ز بنام مدنموہن ٹھاکر جلد ۱۳۔ موزرانڈین اپیل صفحہ ۱۲۔

(۲)۔ دفعہ ۱۳۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء۔

(۳)۔ دفعہ ۱۵ و ۱۷ و ۱۸۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء

ضمن (۵) ۔اس ضمن مین یہ لکھا ہے کہ بوجہ آتش زدگی یا طوفان وغیرہ کے جائداد کا کوئی اصلی جزو برباد ہو جائے یا اُس صرف کے لائق نہ رہے جسکے لیے پٹہ دیا گیا تھا تو دستاویز اُس جزو کی بابت کالعدم ہو جاویگی۔

بشرطیکہ وہ نقصان پٹہ گیرندہ کے قصور سے نہوا ہو۔

قانون لگان مین بھی وجوہ تخفیف لگان یہ لکھے ہین کہ رقبۂ اراضی بوجہ دریا بردیا اور وجہ سے کم ہو گیا ہے۔

مالیت پیداوار کی یا اُسکی اراضی کی قوت پیداوار ایسی وجہ سے کم ہو گئی ہے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مدعی پر ثابت کرنا اس بات کا لازم ہو کہ اراضی کاشت اسکی مین کم واقع ہے اور یہ عذر کہ کنوان گر پڑا یا دب ہے اور اراضی بنجر ہو گئی ہے غیر کافی ہے اصول یہ ہے کہ بحالت خراب ہو جانے زمین کے ایسی مصیبت یا آفت کا جس سے حفظ ممکن نہو تیا دینا لازم ہے۔ (۲)

یہ بھی تجویز ہوئی کہ یہ امر واسطے دعوے تخفیف لگان کے نہایت ہی اہم اور ضروری کہ جس بنیاد پر اسامی دعویدار ہو وہ اسطرح پیدا ہوئی ہے جو اُسکے اختیار سے باہر تھی۔ (۳)

ایک شخص نے نالش تخفیف لگان کی کرکے ڈگری پائی بعدہ نالش واسطے واپسی لگان کے جو اُسنے قبل رجوع نالش کمی لگان کے ادا کیا تھا دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسا دعوے ہو سکتا ہے گو اُسنے اس دعوے کو اپنی نالش تخفیف لگان مین

(۱)۔ دفعہ ۱۵ و ۱۷ و ۱۰۱۔ ایکٹ ۱۲ سلسلۂ ۱۸۸۱ع۔

(۲)۔ محمد ایزد بخش وغیرہ بنام سنتو اہیر منفصلہ ۲۴ فروری ۱۸۷۶ع ہائی کورٹ الہ آباد نمبر ۱۱۵۶۔

(۳)۔ منصور علی بنام ستر اربارو ی صاحب ویکلی رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۱۔

ظاہر نہ کیا ہو۔ (۱)

ضمن (و)۔ اسمین حکم ہے کہ اگر پٹہ دہندہ بعد اطلاع پانے کے عرصۂ معقول کے اندر مرمت وغیرہ جو اسپر واجب ہو نہ کراوے تو جائز ہے کہ خود پٹہ دار اُسکی مرمت کراکے مرمت کا خرچ مع سود زر لگان سے وضع کرلے یا اُسکو اور طرح پر پٹہ دہندہ سے وصول کرلے چنانچہ معاملات رہن مین بھی ایسا ہی حکم ہے جیسا کہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا تھا کہ جو مرتہن اپنی راے سے مناسب سمجھ کر مرمت و ترقی جائداد مرہونہ مین صرف کرے اور اُس سب روپیہ کا ذمہ راہن عائد کرنا مرتہن کا بلا اقرار ادا درست نہین ہے خواہ وہ روپیہ مرتہن خود اپنی خوشی سے یا بموجب کسی حکم حاکم کے جسکی تعمیل اُسکے اوپر قانوناً لازم ہو خرچ کرے مگر مرتہن خرچ ضروری مرمت راہن پر عائد کرسکتا ہے۔ (۲)

ضمن (ز)۔ مین حکم ہے کہ اگر کوئی ایسی رقم پٹہ دہندہ ادا نکرے جو اُسکو ادا کرنا واجب ہے اور جو پٹہ دہندہ یا جائداد سے وصول ہونے کے لائق ہے تو پٹہ دار کو جائز ہے کہ وہ روپیہ خود ادا کرکے زر لگان سے مع سود وضع کرلے یا اور طرح پر پٹہ دہندہ سے وصول کرلے۔

قانون معاہدہ مین لکھا ہے کہ اگر ایک شخص جو اُس زر کے ادا کرنے مین اہل غرض ہے جسکا ادا کرنا قانوناً دوسرے پر واجب تھا اور اُسنے اُسکو ادا کردیا تو اُس دوسرے سے وصول پانے کا مستحق ہے۔ (۳)

دوسری دفعہ مین لکھا ہے کہ جس حالت مین کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے لیے کوئی امر بطور جائز کرے یا کوئی شی اسکو دے اور منفعت کرنے یا دینے کی نیت نہو اور

(۱)۔ لچھی کمار چھوٹو پادھیا بنام متاب چند بہادر ماڈرن لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۴۴ کتاب انگریزی

(۲)۔ ہائیکورٹ الہ آباد امیر اللہ بنام رام داس صفحہ ۲۶۳ کتاب بلد ۵ صفحہ ۴۰۱ کتاب انگریزی ۱۸۸۳ء تاریخ فیصلہ

(۳)۔ دفعہ ۶۹۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء

وہ دوسرا شخص اُسکی منفعت سے متمتع ہو تو اُسپر لازم ہے کہ جو شئی شخص سابق الذکر نے کی یا دی اُسکو واپس کرے یا اُسکا معاوضہ دے - (۱)

یہ ضمن (ز) بھی اسی اصول دفعہ ۶۹ و ۷۰ - ایکٹ معاہدہ پر معلوم ہوتی ہے پٹہ دار کو ایسی رقم ادا کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو پٹہ دہندہ کو ادا کرنا واجب ہو یا وہ زر پٹہ جائداد سے وصول ہونے کے قابل ہو یہ امر کہ وہ جائداد سے وصول ہونے کے قابل ہو اُسکے ادا کرنے مین تو پٹہ دار ابل غرض ہے مگر جو روپیہ کہ پٹہ دہندہ کی ذات پر واجب الادا ہو اُسکے ادا کرنے مین پٹہ دار ابل غرض نہین میرے نزدیک وہی روپیہ پٹہ دہندہ زر پٹہ دہندہ سے وصول کرسکتا ہے جسکا اثر جائداد سے یا جائداد پر پہونچتا ہو جسکی بابت پٹہ دیا گیا ہے اور اُسکے نہ ادا کرنے سے قبضہ جائداد مین کچھ پٹہ دار کو نقصان پہونچتا ہو جیسے ادائے مالگزاری یا زر رسن یا دیگر مواخذہ جات جو پٹہ دینے سے پہلے پٹہ دہندہ نے جائداد پر عائد کیے ہون نظائر متعلقہ دفعہ ۶۹ و ۷۰ - دیکھو زیر دفعہ ایکٹ ہذا -

ضمن (ح) - اس ضمن مین پٹہ دہندہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ تمام اشیاء کو دوران میعاد پٹہ مین دور کردے جو زمین پر ملصق کیے ہون بشرطیکہ وہ جائداد کو اُسی حالت مین چھوڑے جس حالت مین وہ جائداد اُسکو ملی تھی -

اس سے معلوم ہوتا ہے اشیاء کے دور کرنے کا اختیار پٹہ گیرندہ کو دوران میعاد مین ہے بعد اُسکے نہین ہے بعد میعاد پٹہ کے مالک اراضی تمام اشیاء پر قابض ہوگا جو اُسپر ہون -

یہ اصول قانونی ہے کہ قابض اراضی اُس شئی پر بھی قابض ہوتا ہے جو اُسکے اوپر ہو اس سے بھی متعلق ہوگا چنانچہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ درختان متعلق اراضی متصور ہوکر مالک زمین کو بعد ختم ہونے پٹہ کے منتقل ہو جائینگے -

(۱) - دفعہ ۷۰ - ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء -

پس جب کاشتکار دوران کاشتکاری مین درختان مذکور سے استفادہ نہ اٹھادے تو بعد ختم ہونے اُس تعلق کے اُنکو کام مین نہین لا سکتا۔ (۱)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ قیاس قانونی اور عام قاعدہ یہ ہے کہ زمیندار مالک اراضی و درختان واقع اراضی کاشت کاشتکار کا ہے پس جب کسی اسامی دخیلکار نے اپنا حق دخیلکاری منتقل کر دیا تو وہ انتقال نہ صرف نسبت اراضی بلکہ نسبت درختان کے بھی ناجائز ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ مین خریدار باغ نے نالش بنام زمیندار واسطے دخلیت باغ کے جسکو اسامی ناصب باغ نے اُسکے ہاتھ فروخت کیا تھا دائر کی عدالت اپیل ماتحت نے ڈگری صادر کی ہائی کورٹ نے تجویز فرمایا کہ مشتری کو استحقاق بذریعہ بیع کے اراضی یا کسی استحقاق دخیلکاری یا استحقاق اسامی مین جو مقبوضہ اُسکے بائع کا تھا حاصل نہین ہے مگر اسکو استحقاق اُن درختون پر حاصل تھا جو اراضی مذکور پر واقع تھے مقدمہ اپیل دوم نمبر ۱۱۲۴ سنہ ۱۸۷۸ء کی تقلید کی گئی۔ (۳)

مدار ارسپانڈنٹ نے اراضی پر جبکہ وہ اُسکے پاس ٹھیکہ مین منجانب اپیلانٹیان مالک اراضی کے تھی باغ لگایا اُسنے باغ مذکور ایک شخص کے پاس رہن کیا اُسنے نالش دائر کر کے نیلام مین خود خرید کر لیا زمیندار نے نالش دخلیابی بنام رسپانڈنٹیان دائر کی تجویز ہوئی کہ درختان قابل نیلام تھے مگر حق دخیلکاری اراضی بذریعہ نیلام

(۱)۔ رام برن بنام سالک رام جلد ۲ صفحہ ۸۹۶۔ الہ آباد کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

(۲)۔ قاسم میان بنام بندہ حسن الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۷۱۶۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ بھوجا بنام راجہ بانسی جلد ۴ صفحہ ۴۷ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد۔

(۳)۔ امین الدین بنام سری پال صفحہ ۴ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء منفصلہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ء ہائی کورٹ الہ آباد۔

بحق مشتری منتقل نہین ہوا۔ (۱)

شرح ضمن (ط م) ۔ اس ضمن مین حقوق پٹہ دار بیدخل شدہ کے بیان کیے گئے مین یعنے اگر کوئی پٹہ دار جسکے پٹہ کی میعاد غیر معین ہو بلا قصور پٹہ دار کے ختم ہوجاوے تو پٹہ دار مستحق ہے کہ فصل استادہ کو کاٹنے اور اُٹھالے جانے کے لیے بلا مزاحمت آمین آمد و رفت رکھے۔

یہ ضمن اصول دفعہ ۲۱۴ - ایکٹ ۱۲ - سنہ ۱۸۸۱ء پر مبنی ہے اسمین حکم ہے کہ جب کوئی اسامی بیدخل ہو تو وہ بغرض نگرانی او جمع کرنے فصل استادہ یا دیگر پیداوار کے اس ارضی کو اپنے قبضہ مین رکھے بشرطیکہ وہ فصل یا پیداوار جمع نہ کی گئی ہو۔

اسامی کی ملکیت ہو۔ بروقت بیدخلی زمین پر موجود ہو۔ ایسے قبضہ رکھنے کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے کہ اسامی اسکا لگان واجبی ادا کرے۔

مگر زمیندار کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جب زمیندار قیمت پیداوار کی اسامی کو دینے کے لیے پیش کرے تو اسامی کا یہ استحقاق زائل ہوجائیگا۔

اور جب زمیندار قیمت پیداوار کی ادا کرے تو جو لگان اسامی سے بروقت بیدخلی اسکو یافتنی ہو مجرا لے سکتا ہے۔

اور مقدار قیمت کے فیصلہ کے واسطے عدالت مال کو اختیار دیا گیا ہے۔ اسی اصول پر دفعہ ۴۶ - ایکٹ ۱۹ - سنہ ۱۸۶۳ء کی بھی مبنی ہے۔

ضمن (جی) ۔ اس ضمن مین پٹہ دار کو اختیار دیا گیا ہے کہ اپنی حقیت کو بذریعہ رہن وغیرہ کے منتقل کرے مگر یہ اختیار کسی اسامی زراعتی یا کسی مستاجر محال کو جسکی مالگزاری سرکار باقی ہو یا کسی علاقہ کے ٹھیکہ دار کو جو زیر اہتمام کورٹ آف وارڈس ہو نہین ہے۔

واضح ہو کہ یہ قانون معاہدات پر مؤثر نہین ہے یعنے ہر جائداد کا پٹہ دینے والا

(۱) سردار سنگھ بنام مدار ... صفحہ ۵ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ فیصلہ ۲ مئی سنہ ۱۸۸۱ء ہائی کورٹ الہ آباد۔

اُس جائداد کی نسبت جو شرط چاہے لگا سکتا ہے مثلاً اگر کوئی زمیندار یا اور مالک اراضی اُسکو پٹہ پر دے تو اُسکو اختیار ہے کہ اس قسم کی شرط کہ پٹہ گیرندہ پٹہ کو دوسرے کے ہاتھ منتقل نکریگا لگا سکتا ہے۔ (۱)

اس ضمن مین پٹہ دار کو اختیار انتقال کا دیا ہے اور بذریعۂ دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء اسامیان شرح لگان معین کو جنکی تعریف دفعہ ۔ ایکٹ مذکور مین ہے اپنے حقوق کو منتقل کرنے کا اختیار ہے مگر اسامیان دخیلکار و اسامیان ساقط الملکیت کے حقوق بذریعۂ ڈگری یا اور طور پر قابل انتقال نہین الا مابین اُنھین اشخاص کے جو بذریعہ شراکت داری کے وہ حقوق ابتدأً ظہور پذیر نہین ہوے تھے یا جو بذریعۂ وراثت کے حقوق مذکور مین حصہ دار ہوں اور وہ شرط ناجائز ہوگی اس اصول پر بہت فیصل نفاذ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے مختلف نظائر ہوے ہین جو زیر دفعہ ۹۔ کتاب شرح ایکٹ ۱۲۔ سنہ ۱۸۸۱ء کے ناظرین کو مل سکتی ہین مگر اس جگہ ان نظائر کا تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو بعد ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے صادر ہوئی ہین۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ حق دخیلکاری بذریعۂ اجراء ڈگری زمیندار بموجب دفعہ ۹۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قابل انتقال و نیلام نہین ہے۔ (۲)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ اسامی شکمی نے جو اپنی اراضی سیر کاشت کرتا تھا دخیلی اپنی کاشت کا پاس رسپانڈنٹ کے کیا اور چار برس تک بلا مزاحمت زمیندار مرتہن قابض رہا اپیلانٹ نے اُسکو بیجا طور سے بیدخل کر دیا رسپانڈنٹ نے نالش مداخلت و ہرجہ بیدخلی کی رجوع کی عدالت ماتحت نے تجویز کیا کہ ڈگری بحق رسپانڈنٹ صادر ہونی چاہیے تھی کیونکہ جو انتقال ہوا وہ ناجائز ہوا تھا ہائیکورٹ نے تجویز کی کہ

(۱)۔ اصول قانون صفحہ ۳۴۰۔

(۲)۔ ہیرا سنگھ بنام امراد سنگھ منفصلہ ۔ مارچ ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۱۱ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء کتاب اردو۔

یہ صحیح ہے کہ اختیار انتقال اراضی کاشت کا نہین تھا مگر جب زمیندار نے اسکو تسلیم کر لیا تو یہ عذر بمقابلہ مداخلت بیجا کنندہ کے قابل سماعت نہین ہے ڈگری واسطے دخل کے بیجا طور پر صادر ہوئی ہے اور اسکو ہرجہ معقول واسطے اسکی بیدخلی کے صحیح طور پر دلایا گیا اپیل ڈسمس - (۱)

ایک اور مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ کاشتکار ساقط المالکیت نے کاشتکار شکمی کو پٹہ دیا اور یہ شرط لکھی کہ جب تک لگان ادا ہوتا رہے پٹہ دار قابض رہے تجویز ہوئی کہ پٹہ مذکور مین انتقال نہین ہے لہذا وہ بیدخل نہین ہو سکتا - (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ استغراق منجانب اسامی دخیلکار کے اپنے حق دخیلکاری کا داخل انتقال حسب معنی دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء کے نہین ہے - (۳)

جلسہ کامل سے تجویز ہوئی کہ رہن کاشت دخیلکاری جو کسی کاشتکار دخیلکار نے کیا ہو حسب منشاء دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء انتقال متصور نہین - (۴)

قرقی اراضی کاشت قبل نفاذ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء کے ہوئی مگر نیلام بعد نفاذ ایکٹ مذکور کے تجویز ہوئی کہ نیلام منسوخ ہونا چاہیے - (۵)

(۱) - جنگوری خان بنام پربھی سنگھ منفصلہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۰۵ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء

(۲) - حاجی ہدایت اللہ بنام نوازش رائے منفصلہ ۱ - اپریل سنہ ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۰ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۴ء -

(۳) - بدری ناتھ بنام نرپت گوپال پانڈے منفصلہ ۱۳ - جون سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۹۱ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء

(۴) - گوپال پانڈے بنام پرسوتم داس و بدری ناتھ بنام نرپت انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ - کتاب انگریزی -

(۵) - شہاب خان بنام اجودھیا پرشاد منفصلہ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۸۲ء ہائیکورٹ الہ آباد صفحہ ۱۹۲ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء -

دعی دعویدار مداخلت بذریعہ بیع چند کھیتوں کا ہے جنکو اسنے اسامی دخیلکار سے
ید کیا ہے تجویز ہوئی کہ چونکہ معاہدہ قانوناً ناجائز اور خلاف مصلحت عامہ ہے لہذا
سکا نفاذ نہیں ہوسکتا گو زمیندار کی جانب سے کوئی ناراضمندی ظاہر نہیں کی گئی (۱)
جب رہن ناجائز قرار پائے تو راہن کی ذات و دیگر جائداد پر ڈگری حاصل
نے کے لیے میعاد دوازدہ سال نہیں ہے ایسی استدعا دین تمادی عارض ہے ۔ (۲)
اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ رہن دخلی منجانب کاشتکار دخیلکار اپنی اراضی کاشت
بعوضہ کا حسب منشاء دفعہ ۹ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء انتقال ممنوع میں داخل ہے ۔ (۳)
رہن دخلی حق کاشتکاری دخیلکار حسب دفعہ ۹ ایکٹ لگان ناجائز ہے ۔ (۴)
بعض کاشتکار بارہ میوہ اراضی کا قائم اسنے جزو اراضی مذکور میں درخت نالگی رضامندی
یندار لگائے اور ان درختوں کو پاس اپیلانٹ کے رہن کیا اور اپیلانٹ نے بحصول ڈگری
ذکفالت درختان کو خود خرید لیا کاشتکار نے بسازش زمیندار استعفا دیا تجویز ہوئی
انتقال رہن جو متعلق بہ لکڑی درختان ہے ایسا تصور ہونا چاہیے جس سے کوئی
شتکار پیداوار کھیت مثل باغات کو منتقل کرسکتا ہے دفعہ ۹ ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۹۰۰ء
یسے انتقال سے متعلق نہیں ہے ۔ (۵)
اگر بذریعہ بیع نامہ کے بمعاوضہ حق دخیلکاری کاشتکار اراضی سیر سے ہمراہ
صہ موضع یا محال کے فروخت کیا جائے تو حق دخیلکاری اراضی سیر بھی منتقل ہوجاتا ہے

(۱) ـ پیلی بنام ماتا بدل منفصلہ ۱۰ ـ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲ ہفتہ وار ۱۹۰۳ء
(۲) ـ مینی رام بنام بلدیو مورخہ ۲۰ ـ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۸۵ ہفتہ وار ۱۹۰۲ء
(۳) ـ گنگا دین بنام دھورن دھیر سنگھ مورخہ ۱۳ ـ مارچ ۱۹۰۳ء نمبر ۳۴۲ ـ ہفتہ وار ۱۹۰۳ء
(۴) ـ جیا بی بی بنام آسمان سنگھ مورخہ ۲۲ ـ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۳۴ ہفتہ وار ۱۹۰۳ء ـ
(۵) ـ لالمن بنام منولال مورخہ ۱۳ ـ جولائی ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۵۸ ـ ہفتہ وار ۱۹۰۳ء

کوئی حق حسب دفعہ ۷ و ۹ - ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء باقی نہین رہتا - (۱)

حسب منشاء دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء کے وقت وفات کاشتکار کے صرف وہ وارث مستحق پانے حق کاشتکاری کے ہین جو وارث کہ اُسکی وفات کے وقت اراضی کاشتکاری مین اُسکے شریک کاشت ہون وراثت حق کاشتکاری بصیغہ ارث خود بخود نہین پہونچتی بلکہ پہونچنا اُسکا منحصر اوپر کاشت اراضی مذکور کے ہے - (۲)

تجویز ہوئی کہ مضمون دفعات ۷ و ۹ - ایکٹ ۸ - ۱۸۷۳ء و ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء مین فرق نہین ہے پس مقدمہ مین باوجودیکہ صراحتاً اراضی خودکاشت بیع کی گئی ہے لیکن ازروے دفعات مذکورہ کے اپیلانٹ مشتری کو کوئی حق بیع نسبت اراضی خودکاشت حاصل نہین ہوا - (۳)

قبل نفاذ ایکٹ ۸ - ۱۸۷۳ء کے کاشتکار نے مدعی کے حق مین رہن نامہ اراضی ذیلکاری اس شرط سے تحریر کیا کہ بحالت عدم ادائے زررہن کے حق کاشت بیعبات ہوجاویگا اور کارروائی بیعبات بعد اجراء ایکٹ ۸ - ۱۸۷۳ء عمل مین آئی تجویز ہوئی کہ مدعی کو کوئی استحقاق اسوجہ سے کہ اُسکا رہن نامہ قبل اجراء ایکٹ ۱۲ - ۱۸۸۱ء کا ہے کوئی حق پیدا نہین کرتا ازروے دفعہ ۹ - ایکٹ مذکور و دفعہ ۷ - ایکٹ ۸ - ۱۸۷۳ء معاہدہ باطل ہے - (۴)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ مدعاعلیہون کی ازروے شرائط صلحنامہ ڈگری ۱۸۷۳ء کے جب ایکٹ ۸ - ۱۸۷۳ء جاری تھا حقوق ساقط الملکیت نسبت اراضی سیر کے ساقط ہوئے

(۱) - گلاب راے بنام اندر سنگھ مورخہ ۸ - اگست ۱۸۸۳ء صفحہ ۷۴ د - ہفتہ وار ۱۸۸۳ء -

(۲) - نولکشور بنام قلندر بخش مورخہ ۲۴ - مارچ ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۴۸ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء

(۳) - ترل سنگھ بنام بھولا سنگھ مورخہ ۲۴ - جون ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۶۴ - ہفتہ وار ۱۸۸۴ء

(۴) - سورج بخش بنام اجودھیا پرشاد مورخہ ۱۶ - جون ۱۸۸۴ء صفحہ ۲۴۳ - ہفتہ وار ۱۸۸۴ء الہ آباد

نہین ہوئی کیونکہ جو حق اُنکو قانونی حاصل ہے وہ بذریعہ صلح و ڈگری کے منتقل نہین ہوتا - (۱)

انتقال حق ذخیلکاری کاشت بذریعہ پٹہ پیشگی میعادی بیس سال حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ناجائز ہے - (۲)

ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ء قانون لگان دستاویز رہن نامہ بابت اراضی سیر قبل نفاذ ایکٹ مذکور مؤثر نہین مدعیہ زمیندار کو استحقاق نالش ہرجہ بمقابلہ منتقل الیہ حق ذخیلکاری کاشت کی بابت زمانہ متعلقہ ناسخ بیع نہین ہے اگر ہے تو بمقابلہ اپنے کاشتکار کے - (۳)

رام پرشاد نے حق ذخیلکاری کاشت سنہ ۱۸۸۱ء مین بینی پرشاد کے پاس رہن کیا بعد ۱۸۸۱ء مین حق انفکاک بشن چند کے ہاتھ فروخت کیا اور بشن چند نے نالش انفکاک رہن دائر کی تجویز ہوئی کہ نالش قائم نہین رہ سکتی کیونکہ بیع حسب دفعہ ۹ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء ناجائز ہے - (۴)

اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ درختان واقع اراضی ساقط المالکیت بعلت اجراء ڈگری قابل قرقی و نیلام نہین ہین - (۵) -

بموجب شرط واجب العرض کے حق شفع اراضی سیر ساقط المالکیت سے متعلق نہین ہے اور اگر متعلق کیا جائے تو یہ لازم آتا ہے کہ انتقال ایسے حق کا جو بسبب دفعہ

---

(۱) - شیو برات رائے بنام رام رائے مورخہ یکم اگست ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۲۲ - ہفتہ وار ۱۸۸۲ء الہ آباد -

(۲) - آبادی حسین بنام جواہر لال مورخہ ۴ - جولائی ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۹ - ویکلی نوٹ انگریزی -

(۳) - جوالا بی بنام ہیرا سنگھ مورخہ ۱۳ - اپریل ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۲۷ - ویکلی نوٹ ۱۸۸۶ء انگریزی -

(۴) - بشن چند بنام بینی پرشاد مورخہ ۲ - جون ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۴۰ کتاب انگریزی ہفتہ وار ۱۸۸۶ء

(۵) - بھگل بنام دیوکی نندن مورخہ ۱۵ - نومبر ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۰۰ ہفتہ وار ۱۸۸۶ء

۹-۱۰-ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء ناجائز ہے جائز کیا جائے۔ (۱)

کاشتکار حق دخیلکار نے رہن نامہ بیع شرطی بنام زمیندار قبل نفاذ ایکٹ ۱۲-۱۸۸۱ء تحریر کیا جسکی بابت اب زمیندار نے نالش بیعیات و دخل اراضی دائر کی حسب فیصلہ اجلاس کامل تجویز ہوئی کہ دفعہ ۲-ایکٹ ۱۲-۱۸۸۱ء ایسے معاہدہ رہن سے متعلق نہیں ہے جو بعد کو بیع ہو جائے کیونکہ بیع مذکور نفاذ ایکٹ ۱۲-۱۸۸۱ء تک کوئی تاثیر نہیں رکھتی تھی لہذا بیعیات جائز نہیں ہے۔ (۲)

بمنسوخی نظیر ۲۲-دسمبر ۱۸۸۱ء اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ بیع حق کاشت دخیلکاری برضامندی زمیندار تھی جسنے مشتری کو قائم مقام کاشتکار تصور کر کر زرلگان حاصل کیا حسب منشاء دفعہ ۹-ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء جائز نہیں ہے لیکن ڈگری عدالت ماتحت بابت اُس جزو کے قابل بحالی ہے جہانتک کہ وہ منسوخی بیع کاشت سے متعلق ہے بہ نسبت بیدخلی کے مدعی کو بیدخلی کی اجازت چار دجوئی نالش کی دینا چاہیے۔ (۳)

درختان جو کسی اراضی کاشت دخیلکاری پر ہون اُن درختان کو کاشتکار نے خود لگایا ہو یا نہ لگایا ہو متعلق کاشت مذکور کے ہوتے ہین اور مثل کاشت مذکور منجانب کاشتکار قابل انتقال نہیں۔ (۴)

جب زمیندار بمقابلہ مشتری حق آسامی دخیلکاری کی ڈگری دخل بمنسوخی بیعنامہ حاصل کرے

(۱)-پرشاد سنگھ بنام سدھاری لال مورخہ ۲-مئی ۱۸۸۲ء صفحہ ۲۳۲-ہفتہ وار ۱۸۸۲ء

(۲)-مرلی رائے بنام لیدای وغیرہ اجلاس کامل مورخہ ۳-جون ۱۸۸۲ء صفحہ ۴۶-کتاب انگریزی ویکلی نوٹ ۱۸۸۲ء

(۳)-درگا بنام جھگرے مورخہ ۶-جولائی ۱۸۸۶ء صفحہ ۲۰۰-کتاب انگریزی ویکلی نوٹ ۱۸۸۶ء الہ آباد جلد ۸-صفحہ ۵۱۱-انڈین لارپورٹ۔

(۴)-امداد خان بنام بھاگیرت مورخہ ۴-جنوری ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۳۲ کتاب انگریزی ویکلی نوٹ و انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۰-صفحہ ۱۵۹-

تو تجویز ہوئی کہ منافع و اصلات ڈگری شدہ بطور ہرجہ بمعاوضہ مشتری غاصب تشخیص ہونا چاہیے اور شرح مناسب ایسے ہرجہ کی وہ لگان نہین ہے جو بائع کی جانب سے لائق ادا تھا بلکہ واقعی مالیت بازاری ارضی کی ہے جو واسطے پٹہ پر دینے کے ہے - (۱)

تجویز ہوئی کہ عدالت جاری کنندہ ڈگری مشعر نفاذ کفالت مجاز سماعت کرنے ایسے عذر کی نہین ہے کہ جائداد جسکے نیلام کا ڈگری مین حکم ہے وہ قانوناً قابل انتقال نہین ہے - (۲)

پھر تجویز ہوئی کہ صیغہ اجراء ڈگری مین جسمین حکم نفاذ کفالت کا بذریعہ نیلام کسی جائداد خاص کے ہو یہ عذر یون ڈگری کا کہ جائداد حسب دفعہ ۹ - ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء قانون لگان قابل انتقال نہین ہے قابل پذیرائی نہین ہے - (۳)

۲۹ - جون سنہ ۱۸۸۲ء کو کاشتکار دخیلکار نے بحق مدعیان زمیندار ایک قبولیت لکھدی اس شرط سے کہ مین ارضی کو بعد پانچ برس کے چھوڑ دونگا مدعیان نے نالش واسطے دخل اراضی مذکور بربناء قبولیت مذکور عدالت دیوانی مین دائر کی تجویز ہوئی کہ عدالت دیوانی مجاز تجویز معاملۂ مذکور نہین ہے لہٰذا ڈسمس - (۴)

اتجویز ہوئی کہ پٹہ رجسٹری شدہ میعادی پانچ برس اراضی مقبوضۂ دخیلکار کا انتقال واسطے اُس میعاد کے بابت استحقاق مقابضت کے ہو اور وہ از روے دفعہ ۹ - ممنوع ہے - (۵)

(۱) - ٹیک دھاری سنگھ بنام علی نقی الہ آباد جلد ۰ اصفحہ ۵ اکتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۲) - بشیشر راے بنام سکھ دیو راے مورخہ ۷ اجون سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۱۳ - ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۲ء -

(۳) - مادھو رام بنام بنواری الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ -

(۴) - کنوری سیکرای بنام گنگا نراین لال صفحہ ۲۴۰ - مورخہ ۷ اجون سنہ ۱۸۸۲ء وکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۲ء

(۵) چکیال بنام سیتل پوری مورخہ ۴ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳ - وکلی نوٹ سنہ ۱۸۸۲ء

(ک) - پٹہ گیرندہ کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ کو ایسے ہر واقعہ سے مطلع کرے جو اُس حیثیت کی قسم یا مقدار سے متعلق ہو جسکو پٹہ گیرندہ لینے کی خواہش رکھتا ہو اور اُس واقعہ سے پٹہ گیرندہ واقف ہو اور پٹہ دہندہ لاعلم ہو اور جس سے مالیت اس حیثیت کی صریح بڑھ جاوے -

شرح - فروگذاشت مفصلۂ ذیل قانونًا فریبی سمجھی گئی -

(الف) - فروگذاشت از طرف پٹہ دہندہ جائداد غیر منقولہ درباب مطلع کرنے ٹھیکہ دار کے کسی سقم یا نقص جائداد کے جس سے پٹہ دہندہ اور پٹہ دار نا واقف ہو اور جسکو پٹہ دار بصرف احتیاط معمولی دریافت نکر سکتا تھا -

(ب) - فروگذاشت از طرف پٹہ دار جائداد غیر منقولہ بابت مطلع کرنے پٹہ دہندہ کے کسی واقعہ سے جو پٹہ دہندہ کے حق حقوق واقع جائداد کے حیثیت یا مقدار سے متعلق ہو جس سے پٹہ دار واقف اور پٹہ دہندہ غیر واقف ہو اور جس سے مالیت اُس حق حقوق کی بڑھتی ہو - (۱)

اس ضمن کے ساتھ ملاحظہ کرو شرح ضمن ایک و ضمن پانچ دفعہ ۵۵ -

ایکٹ ہذا کی شق (الف) -

شرح ضمن (ل) - پٹہ گیرندہ کو لازم ہے کہ مناسب وقت پر پٹہ دہندہ کے روبرو لگان حاضر کرے یہ امر کہ وقت مناسب ادائے لگان و زر پیشگی کا کیا ہے اول وہ تواریخ مین جو فریقین نے اپنی رضامندی سے مقرر کر لی ہون اور نیز بموجب قانون لگان ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء ضلع وہ تواریخ ہین جو مہتمم بندوبست نے واسطے ادائے لگان کے مقرر کی ہون یا فریقین نے اپنی رضامندی سے مقرر کی ہون -

باقی صورتون مین اقساط لگان (۱) درصورت اسامیان ذیلکار کے ۱۵ یوم قبل (۲)

(۱) - دفعہ ۶۶ - بل نمبر ۲ - مطبوعہ ۱۰ - مئی ۱۸۸۱ء

اور درصورت اسامیان غیر دخیلکار کے ۳۰ یوم قبل از تاریخ قسط مالگزاری سے واجب الادا ہونگی۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جبکہ مدعی کچھ زرپیشگی کی بابت کوئی جائداد واسطے کسی میعاد مقررہ کے کسی لگان معین پر بمعاوضہ زرپیشگی وصول شدہ کے ٹھیکہ پر دے اور مدعا علیہ لگان واجب کے دینے سے باز رہے اور ادا نکرے تو تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق مجرا دینے اُسقدر روپیہ کا جو پیشگی پاتا ہو ہے گو وہ میعاد جو زرپیشگی ٹھیکہ نامہ کے ہو گذر نہ گئی ہو۔ (۲)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ ٹھیکہ اس وجہ سے فسخ نہین ہو سکتا کہ زرلگان بجائے مدعی کے صاحب کلکٹر کو ادا کیا گیا اور نہ اس وجہ سے ٹھیکہ نامہ منسوخ ہو سکتا ہے کہ اقساط لگان کی تاریخ واجب الادا پر ادا نہین ہوئین کیونکہ ٹھیکہ نامہ سے مراد ٹھیکہ نامہ استمراری پایا جاتا ہے۔ (۳)

نظائر متعلق کرایہ مکان و دیگر کرایہ ہر قسم

نظائر صدر دیوانی آگرہ

حسب نظیر صدر کلکتہ تجویز ہوئی کہ جب مدعی خریدار مدت تک نہ خواہان دخل اور نہ دعویدار زرکرایہ ہو تو اُس صورت مین مستحق زرکرایہ کا مدعا علیہ سے نہین ہے دعوے دخل کی ڈگری ہوئی۔ (۴)

---

(۱)۔ سرکلر کتابی نمبر ۱۴ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۷۳ء صفحہ ۳۰ حصہ اول کتاب بابت دو سرکلرات بورڈ۔

(۲) سلسلہ کلکتہ جلد ۵ حصہ ۶ یعنی ماہ جون ۱۸۶۶ء صفحہ ۳۴۳ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ ۸ مئی ۱۸۶۶ء نمبر ۶۷۔ نرسنگھ نراین سنگھ بنام بابو لکھنی سنگھ۔

(۳) الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۴۰ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۷۹ء [illegible] بنام سلیم خان

(۴)۔ نین سکھ بنام دیبی آگرہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۸۶۰ء نمبر ۳۴۲۔

جبکہ درمیان طرفین کوئی شرط ادائے زرکرایہ زمین قائم نہین ہوئی تو مدعی کو منصب دعویداری زرکرایہ حاصل نہین ہے - (۱)

جب مدعا علیہ عرصہ بیس برس سے مکان مین بلا کسی شرط و اقرار کے مدعی کی طرف سے مقیم رہتا آیا تو اب مدعی کو اختیار خالی کرانے کا نہین ہے الا دعوئے زرکرایہ یا حق خدمت وغیرہ کر سکتا ہے - (۲)

جب تک مالک زمین مدعا علیہ نہو مقابلۂ کرایہ دار تجویز ملکیت نہین ہو سکتی - (۳)

ایک شخص نے منجملہ چند پٹہ دہندگان ایک اراضی کے پٹہ دار پر بابت اپنے حصہ کے لگان کے جو از روے پٹہ جملہ پٹہ دہندگان کو واجب الوصول تھا نالش کی اور دیگر پٹہ دہندگان کو مدعا علیہم قرار دیا تجویز ہوئی کہ نالش قائم رہنے کے قابل نہین ہے اور دیگر پٹہ دہندگان کے مدعا علیہم کرنے سے اصلاح نقص نالش کی نہین ہوئی - (۴)

مدعیان نے اس نالش مین بیان کیا کہ سیتل داس نے جسکے ذریعہ سے وے دعویدار ہین ایک کرایہ نامہ سے بلوا بھونا کو جسکے مدعا علیہما قائم مقام ہین اس شرط پر دیا کہ بلوا بھونا مذکور سالانہ کرایہ اس مکان کی بابت ادا کرے اور اگر نا کردہ کرایہ مذکور ادا نکرے تو مکان مذکور خالی کر دے یہ شرط کرایہ نامہ مین جو بلوا بھونا نے بنام سیتل داس کے لکھدیا مندرج ہوئی چنانچہ مدعیان نے دو سال کے کرایہ و دخل مکان کی نالش مدعا علیہما پر بانظار خلاف ورزی شرط مذکور کے دائر کی تجویز ہوئی (اسپنکی صاحب جسٹس مختلف الرائے) کہ بغرض اسکے کہ کرایہ داری بطریق منظور شرح

(۱) - ایشری سہائے بنام جگناتھ مورخہ ۳۰ - جنوری سنہ ۱۸۷۱ء نمبر ۳۰۹ -

(۲) - جیون بنام گومتی پرشاد مورخہ ۱۲ - نومبر سنہ ۱۸۷۵ء نمبر ۳۹۳ -

(۳) - گوبند پرشاد بنام جانکی پرشاد مورخہ ۱۰ - نومبر سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۴۷۷ -

(۴) - منوہر داس بنام منظور علی الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۴۰ - انڈین لاء رپورٹ

ہوئی تاہم محض اسوجہ سے کہ مدعا علیہا نے بارہ برس قبل نالش کے کرایہ ادا نہین کیا اس امر کے ثابت کرنے کے لیے کافی نہین ہے کہ کرایہ داری مذکور ختم ہوگئی اور مدعا علیہا کو قبضۂ مخالفانہ سے ایسا استحقاق حاصل ہوگیا ہے کہ جس سے دعوے ساقط ہوتا ہے کیونکہ جب ایک مرتبہ تعلق مالک اور کرایہ دار کا ثابت ہو جائے تو اسکا منقطع ہونا بذریعہ ثبوت مثبت علاوہ محض عدم ادائے کرایہ کے مدعا علیہا پر واجب ہے (۱)

ضمن (م) - پٹہ دار کو لازم ہے کہ جائداد کو ویسا ہی صحیح وسالم رکھے اور پٹہ کے ختم ہونے پر اُسی درست حال سے واپس کرے جو قبضہ پانے کے وقت اُسکی حالت تھی مگر اسقدر رعایت ہوگی کہ نقصان واجب جو باعث اثر کے کسی قوت غیر قابل تحمل کے ہو قابل بازپرس کے نہوگا اور پٹہ دار کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ اور اُسکے کارپردازکو میعاد کے اندر اوقات معمولی پر جائداد مین آنے اور اُسکی حالت کا معائنہ کرنے دے اور اُسکی حالت مین نقص آنے کی بابت اطلاع زبانی یا تحریری دے اور جب نقصان پٹہ دار یا اُسکے خادمون یا کارپردازون کے کسی فعل یا قصور سے ہوا ہو تو اُسکو لازم ہے کہ بعد دیے جانے یا چھوڑے جانے ایسی اطلاع زبانی یا تحریری کے تین مہینے کے اندر اُس نقصان کا معاوضہ بھر دے -

شرح اس ضمن مین پٹہ دار کی ذمہ داری افعال مفصلۂ ذیل کی قرار دی ہے

ایک یہ کہ وہ جائداد صحیح اور سالم رکھے وبعد ختم پٹہ اُسی درست حالت مین واپس کرے جو قبضہ کے وقت اُسکی حالت تھی -

دوسرے میعاد پٹہ کے اندر پٹہ دہندہ یا اُسکے کارپردازان کو باوقات معمولی جائداد مین آنے اور اُسکی حالت کا معائنہ کرنے دے -

تیسرے جب اُسکی حالت مین کوئی نقص آوے تو اُسکی اطلاع زبانی یا تحریری دے

(۱) مریم سنگھ در مس بنام بھوبیا الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۵ انڈین لا رپورٹ -

چوتھے جب پٹہ دار یا اسکے خادمون یا کارپردازان کے کسی فعل یا قصور سے نقصان ہو تو اُسکو لازم ہے کہ بعد دیے جانے یا چھوڑے جانے اطلاع زبانی یا تحریری کے تین مہینے کے اندر اُس نقصان کا معاوضہ بھر دے۔

مگر اسقدر رعایت رکھی گئی ہے کہ جب وہ نقصان جو باعث اثر کسی قوت غیر قابل تحمل کے ہو قابل بازپرس نہوگا۔

در حقیقت چونکہ ذمہ داریان پٹہ دار کی مثل امانت گیرندہ کے ہے یعنے پٹہ دار اُن کل نقصانات کا ذمہ دار ہے جو اُسکی غفلت یا قصور سے جائداد مین ہوا ہو اور رعایت مذکور اس مسئلہ قانونی پر مبنی ہے کہ آفت آسمانی سے کسی شخص کو نقصان نہین پہونچتا یعنے پٹہ دار ایسے نقصان کا جو جائداد کو بوجہ آفت ناقابل دفعہ کے ہو مواخذہ دار نہین ہوسکتا مثلاً کوئی اراضی بوجہ طغیانی دریا کے ڈوب جائے یا مکان جل جائے تو بحالت نہونے کسی معاہدہ کے کاشتکار یا کرایہ دار مواخذہ دار کرایہ کا نہین ہے اور اسی اصول پر دفعہ ۳۲ ایکٹ ۹ ایسٹ ۱۸۷۲ء بھی مبنی ہے۔ (۱)

اڈیس صاحب نے اپنی کتاب لاف ٹارٹس مین افعال خدا سے یہ امور مراد لیے ہین مثلاً طوفان۔ بجلی آندھی۔ زلزلہ زدگی۔ اور ایسے امور ناگزیر جو انسان کے فعل سے پیدا نہون۔ اگر وہ خطرہ ایسا ہو کہ اُس سے حفاظت ممکن ہو لیکن انسان کے فعل سے پیدا ہوا ہو تو ایسی حالت مین کامن کیریر محفوظ نہین ہے۔ اسی طرح الگزنڈر صاحب نے اپنے قانون ٹارٹ مین یہ اصول لکھا ہے کہ جبکہ نقصان بوجہ وقوع کسی ایسے امر کے ہو جو بوجہ قدرت یا حکم خدا کے ہوا ہو اور جملہ مناسب و معقول احتیاطین اُسکے قائم رکھنے کے لیے عمل مین لایا ہو تو وہ ذمہ دار ہرجہ کا نہین ہے زیادہ صراحت کے واسطے ملاحظہ کرو

(۱) جنوری ۱۸۹۴ء-اصول قانونی بیجنا تھ۔

قانون ٹارٹ مذکور۔ (۱)

ضمن (ن)۔ اگر پٹہ دار کو کسی نالش کی اطلاع ہو جو واسطے حصول جائداد کُل یا جزو کے رجوع کیجائے یا اس بات کی اطلاع پہونچے کہ پٹہ دار کے حقوق واقع جائداد مذکور میں کسی طرح کی دست اندازی یا مزاحمت ہوتی ہے تو اُسکو لازم ہے کہ کوشش معقول کے ساتھ پٹہ دہندہ کو اُسکی اطلاع دے۔

شرح۔ اس ضمن میں صرف یہ حکم ہے کہ اگر پٹہ دار کو اطلاع ہو کہ کوئی نالش بابت بیدخلی پٹہ دہندہ کے رجوع کیجائے یا ایسی نالش ہو جس سے پٹہ دار کے حقوق میں دست اندازی یا مزاحمت ہوتی ہے تو اُسکی اطلاع پٹہ دہندہ کو دے اگر ایسا نہ کیا تو وہ اس بات کا مستوجب ہے کہ جو کچھ نقصان یا ہرجہ اُسکی عدم اطلاع دینے سے وقوع میں آئے اُسکا معاوضہ پٹہ دہندہ کو دے۔ (۲)

ضمن (س)۔ پٹہ دار کو اختیار ہے کہ جائداد یا اُسکی پیداوار (اگر کچھ ہو) اسطور سے متصرف ہے جسطرح کوئی اوسط احتیاط والا شخص اپنی ملکیت ہونے کی صورت میں اُسکو اپنے استعمال میں لاتا مگر یہ اختیار نہین ہے کہ (بجز اُس غرض کے جسکے لیے جائداد پٹہ پر دی تھی) اُسکو کسی اور صرف میں لائے یا آنے دے۔ یا اُسکی لکڑی کاٹے یا اُسکی عمارات اور کارخانہ جات کو منہدم یا ضائع کرے یا کھان یا معدن کو جو پٹہ کے وقت نہ کھودی گئی تھین کھود کر نکالے یا اور کوئی فعل ایسا کرے جو جائداد کے حق میں موجب زوال یا ضرر دائمی کا ہو۔

ضمن (ع)۔ پٹہ گیرندہ کو یہ اختیار نہین ہے کہ بلا رضامندی پٹہ دہندہ کے کوئی عمارت دائمی بنا سکے یا بجز اسکے کہ وہ اغراض زراعتی کے لئے بنائی جاوے۔

(۱) صفحہ ۹۰ کتاب ٹارٹ مولفہ الکزنیڈر صاحب۔

(۲) ضمن (ک) دفعہ ۱۷ بل نمبر ۲ مطبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۷۹ء۔

ان دونوں ضمنوں کی شرح یکجا لکھی جاتی ہے -

ضمن (س) - کے اجزا حسب ذیل ہین -

ان پٹہ دار کو یہ اختیار نہین ہے کہ اسطرح سے متصرف ہو جس سے تمام محتیاط کا آدمی اپنی ملکیت ہونے کی صورت مین کرتا -

مگر اسکو یہ اختیار نہین دیا گیا -

(۱) بجز اس غرض کے جسکے لیے جائداد پٹہ پر دی گئی تھی اسکو کسی اور صرف مین لانے یا لانے دے -

(۲) - یا اسکی لکڑی کاٹے -

(۳) - تعمیر یا اور کارخانہ جات کو منہدم یا ضائع کرے -

(۴) - یا کھان یا معدن کو کھودے جو پٹہ کے وقت نہ کھودی گئی تھی -

(۵) - کوئی اور ایسا فعل کرے جو جائداد کے حق مین موجب زوال یا ضرر دائمی کا ہو -

ضمن (ع) - مین یہ ہے کہ کوئی عمارت بلا رضامندی پٹہ دہندہ کے تعمیر کرے - تعمیر جو اغراض زراعتی کے واسطے کیجاوین وہ مستثنے کی گئی ہین -

اور امورات مذکورہ بالا کے عمل مین لانے کی پٹہ دار کو ممانعت ہے -

شق اول ضمن (س) - واضح ہو کہ ہر پٹہ دار کو جائداد ایسی احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے جس سے ہر متوسط فہم و مزاج کا آدمی اپنی جائداد کو استعمال کرتا اگر وہ ایسی احتیاط معقول عمل مین نہ لاوے تو جو کچھ ہرجہ اسکی بے احتیاطی سے ہو اسکا وہ متحمل ہوگا -

چنانچہ بموجب دفعہ ۱۵۱ و ۱۵۲ - قانون معاہدہ کے آئین پر یہ فرض ہے کہ اس جائداد کو جو اسکے سپرد ہو اتنی ہی حفاظت کرے جیسے کوئی شخص معقول اپنے مال کی جو اسی قسم اور اسی قیمت کا ہوتا حفاظت کرتا اور اگر وہ ایسی حفاظت کرے اور کوئی خاص معاہدہ نہو تو وہ گم گشتگی یا تلف ہونے یا بگڑنے شے مقبوضہ کا مواخذہ دار نہوگا -

یہ امر کہ احتیاط معقول کیا ہے ہر مقدمہ کے خاص حالات پر منحصر ہے مدعیان نے مدعاعلیہم کو ایک مکان منزل بالا مین اپنے گودام کے اوپر بغرض بھرنے مال کے کرایہ پر دیا بشرط تحریری صرف یہ تھی کہ مال آتشگیر یا خطرناک نہ بھرا جاوے۔ مدعی نے بیان کیا کہ یہ سمجھا گیا تھا کہ مدعاعلیہم مکان مذکور کا استعمال بطور کرایہ دار کے کرینگے گو اُنھون نے ایسا نہین کہا اور چھت پر بہت زیادہ مال لاد دیا اور وہ ٹوٹ گئی اور اُسکی وجہ سے مدعیان کے مال کو جو نیچے کے گودام مین تھا نقصان پہونچا شہادت سے ثابت ہوا کہ مدعاعلیہم نے زیادہ وزنی مال بہ نسبت کرایہ داران سابق کے بھر دیا تھا لیکن چھت ایسی ہونی چاہیے کہ اُس سے زیادہ بھاری بوجھ برداشت ہو۔ بہار کی جو مقدار بوقت اسکے گر پڑنے کے تھا اندرین صورت یہ تجویز ہوئی کہ مدعیان اپنے دعوے کو ثابت کرنے سے قاصر رہے اور نالش ڈسمس ہوئی۔ (۱)

اب مین اُن اختیارات کا ذکر کرتا ہون جنکے عمل مین لانے کی پٹہ دار کو ممانعت ہے۔

ضمن (ب) - دفعہ ۹۳ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء مین یہ حکم ہے کہ نالشات بمراد بیدخلی اسامی بعلت کسی فعل یا ترک فعل کے جو موجب نقصان اُس اسامی کی اراضی مقبوضہ کا ہو یا مغایر اس غرض کے ہو جسکے لیے وہ اراضی پٹہ پر دی گئی ہو۔

ضمن (ج) - دفعہ مذکور مین نالشات بغرض تنسیخ پٹہ بعلت نقض کسی شرط کے جو اسامی پر واجب الاتباع ہو اور جو ازروے قانون یا رواج یا معاہدہ خاص کے مقتضی فسخ پٹہ کا ہو۔

اصول مذکورہ بالا پر جو نظائر ہوئی ہین اس موقع پر لکھی جاتی ہین۔

(شق اول سجادہ دار کو کسی اور صرف مین لائے) لگانا درختون کا اراضی قابل الزراعت مین بلا اجازت زمیندار بمنزلہ ایسی عہد شکنی کے ہے جس سے بیدخل کرنا اسامی کا

---

(۱) - بنگال لا رپورٹ صیغہ ابتدائی دیوانی جلد ۵ صفحہ ۱۰۴ - کوٹنگر و کمپنی بنام بول و کمپنی -

کاشت سے بجا متصور ہو ۔ (۱) ۔

ایک مقدمہ مین یہ بھی تجویز ہوا کہ جب تک شرط درخت لگانے کی پٹہ مین مندرج نہو تو ممانعت فرض کرنا چاہیے اگر ایک موقع پر درخت لگانے کی اجازت دی گئی ہو تو اُسے دوسری جگہ درخت لگانے کی اجازت نہین ہوتی ۔ (۲)

ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ بموجب عام قانون مروجۂ اضلاع کے رعیت مستحق قبضہ کو بھی نصب درختان و تیاری چاہ کا بلا رضامندی زمیندار منصب حاصل نہین ہے اور اگر ایسا کرے تو مستوجب بیدخلی کا ہوتا ہے سوا اُس صورت کے کہ اُسکو از روے رواج ملک ایسا اختیار دیا گیا ہو ۔ (۳)

۱۸۶۹ء مین ایک مقدمہ مین یہ تجویز ہوئی کہ رعیت نے جو کچا کنواں بنایا وہ کارروائی ایسی ہے جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور کاشتکار نے صرف حسب رواج ہی عمل نہین کیا بلکہ بواقفیت زمیندار کے جو بمنزلۂ رضامندی ہے بنایا ہے لہذا وہ اس علت مین بیدخل نہین ہوسکتا ۔ (۴)

۱۸۷۰ء مین دو مقدمات مین ہائی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا کہ سزا بیدخلی اراضی کی بوجہ خلاف ورزی معاہدہ کے بذریعہ بنانے چاہ ہر مقدمہ مین ہونا چاہیے اور جب دعوے بیدخلی کا پیش ہوا اور استحقاق مدعی ثابت ہو تو اگر عدالت کی راے مین اور طور پر دادرسی ہوسکتی ہو اور رعیت نے ارادتاً دست اندازی استحقاق

(۱) ۔۔لی بنام بھوپ سنگھ فیصلہ صدر دیوانی عدالت مورخہ ۱۹ نومبر ۱۸۶۶ء نمبر ۸۰۶ ۔

(۲) ۔ گور بخش بنام جھبو لال فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۲ دسمبر ۱۸۶۶ء نمبر ۱۶۹۶ ۔

(۳) ۔ کنج بہاری بہانک بنام شیو بالک سنگھ فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۶۹ء نمبر ۱۵۰ ۔ اجلاس کامل ۔

(۴) ۔ محمد فیاض الدین بنام امرت فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۵ جون ۱۸۶۹ء نمبر ۷۹ ۔

زمینداری مین نہ کی ہو بلکہ اپنے کو رعیت سمجھ کر وہ فعل بطور اپنے استحقاق کے کیا ہو یا اس تعلق سے کیا ہو کہ منجانب زمیندار تعرض نہوگا تو حکم بیدخلی نہ دینا چاہیے اور زمیندار کو ہدایت کرنا چاہیے کہ اپنی مضرت کی چارہ جوئی دیگر طور پر کرے۔ (۱)

لیکن ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ یہ ہر دو نظائر کہان تک قانون نافذ حال کے موافق ہین جیسا کہ ایک مقدمہ مین جسمین کہ پٹہ مین بحالت نصب کرنے درختون کے کوئی شرط بیدخلی کی نہ تھی حکام نے یہ تجویز کیا کہ نہ پٹہ مین شرط بیدخلی ہے نہ ہم یہ تجویز کر سکتے ہین کہ اجازت کاشت نیشکر و پیاز وغیرہ مین اسامی کو درخت انبہ لگانے کا اختیار تھا مگر چونکہ زمانہ قریب مین یہ تجویز ہو چکی ہے کہ سزاے بیدخلی ہر حالت مین بطور حق ضروری زمیندار کے نہین دیجا سکتی لہذا عدالت کو اختیار دینے ڈگری اخراج درختان کا ہے بیدخلی اسامی کی نہین ہو سکتی۔ (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ قبل اسکے کہ مدعی کو ایک نالش مین حسب دفعہ ۹۳ ضمن (ب) واسطے بیدخلی اسامی کے بوجہ تعمیر کرنے چاہ پختہ کے اراضی کاشت مین ڈگری دیجاوے اس امر کا تجویز کرنا ضروری ہے کہ تعمیر چاہ مضر اس اراضی کے ہے جو اسکے دخل مین ہے یا مغائر اس غرض کے ہے جسکے لیے وہ اراضی پٹہ پر دی گئی تھی۔ (۳)

ایک مقدمہ کے حالات یہ تھے کہ رسپانڈنٹ زمیندار نے اپیلانٹ اسامی دخیلکار پر واسطے اسکی بیدخلی کے اسکی کاشت سے اس بنا پر حسب ضمن ہذا نالش دائر کی

(۱) — شیو چرن بنام بسنت سنگھ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۷ اگست ۱۸۸۶ء نمبر ۲۲ ۱۲ و مقدمہ رام چین سنگھ بنام منشی مہپال فیصلہ اجلاس کامل ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۸۶ء نمبر ۲۳۵ ۱۲۔

(۲) — سماۃ گورا بنام میس حرال ڈگ فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۸۶ء نمبر ۹۲۳

(۳) — بسی بنام ناصر علی فیصلہ ہائیکورٹ الہ آباد مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۳ء ہفتہ وار ۱۸۸۳ء صفحہ ۵ کتاب دو

کہ نامبردہ نے درخت لگائے ہین اور ایک کنوان کھدوایا ہے اور ایک مکان اراضی نمبری ۱۱۷۷ پر جو جزو اُسکی کاشت کا ہے بنایا ہے اس مقدمہ مین ضلع سے ڈگری بیدخلی صادر ہوئی اپیل دوم مین ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ کھودنا چاہ کا ہرگز مضر اراضی یا متناقض اُن اغراض کے نہین ہے جسکے لیے اراضی دی گئی تھی لیکن یہ بات نسبت تعمیر مکان و نصب کرنے درختان کے نہین کہی جا سکتی لیکن آیا اپیلانٹ لائق بیدخلی کے اپنی کل اراضی کاشت سے یا صرف قطعہ نمبری ۱۱۷۷ سے ہے یا نہین ایسا امر ہے جسکا جواب اس امر پر منحصر ہے کہ آیا جداگانہ قطعہ یا نمبر اُسکی اراضی کاشت پر لگان علیحدہ علیحدہ یا ایک رقم دہ بطور لگان کے بابت اپنی کل کاشت کے یکمشت دیتا ہے چونکہ مواد واسطے فیصلہ اس امر کے موجود نہین ہے لہذا مقدمہ واسطے تحقیقات مزید کے حسب دفعہ ۵۶۶ - ضابطۂ دیوانی واپس بھیجا جاتا ہے - (۱)

ایک زمیندار نے اسامی شرح لگان پر واسطے انہدام مکان و اُکھڑوانے درختان کے اس بیان سے عدالت دیوانی مین نالش کی کہ مدعا علیہم نے بلا میری اجازت کے اراضی پر مکان بنایا اور درخت لگائے مدعا علیہم نے عذر کیا کہ ہمکو بہ حیثیت اسامی شرح لگان معین استحقاق بنانے مکان اور لگانے درختون کا حاصل ہے اور جب تک لگان ادا ہوتا رہے مدعی دست انداز نہین ہو سکتا ہائی کورٹ الہ آباد نے تجویز کی کہ یہ نالش حسب ضمن (ب) دفعہ ۹۳ - ایکٹ لگان مال مین ہونا چاہیے عدالت دیوانی مین نہین ہو سکتی - (۲)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ اگر چند قطعات کھیت پر اسامی بطور ایک ہی قطعہ کے

---

(۱) — بھوک بنام رام سنگھ فیصلہ الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۱ء صفحہ ۶۶۴ - کتاب اردو —

(۲) - دیودت بنام گوپی مصر فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۱۵ - مئی ۱۸۸۱ء ویکلی نوٹ صفحہ ۲۰۳ - کتاب اردو

کاشت کرتا ہو تو بمالت بد عہدی بباعث لگانے باغ اوپر کسی جزو اراضی مذکورہ کے وہ کل قطعہ سے بیدخل کیا جاویگا۔ (۱)

نظائر مذکورۂ بالا جہان تک مین خیال کرتا ہون متعلق شق اول ضمن (ع) معلوم ہوتی ہین۔

شق دوم مین کرٹی جو اقع جائداد مندرجۂ پٹہ کے کاٹنے کی ممانعت ہے۔

شق سوم مین تعمیر و کارخانہ جات کے منہدم یا ضائع کرنے کی ممانعت ہے۔

شق چہارم کھان یا معدن کو کھودنے کی اُس حالت مین ممانعت ہے کہ جب وہ پٹہ دینے کے وقت نہ کھودی گئی ہو اگر پٹہ دینے کے وقت کھودی گئی ہو تو بعد پٹہ کے کھودنا کھان یا معدن کا پٹہ دار کو ناجائز نہوگا۔

شق پنجم علاوہ افعال مذکورۂ بالا کے یہ شق ایسی عام ہے کہ جملہ امورات جو جائداد کے حق مین باعث زوال یا ضرر دائمی کے ہون پٹہ دار کو نہ کرنے چاہیین

(ق) - پٹہ کی میعاد ختم ہونے پر پٹہ دار کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ کو جائداد کا قابض کرا دے۔

شرح - اگر میعاد مندرج پٹہ نہو تو حیات ٹھیکہ دار تک ٹھیکہ متصور ہوسکتا ہے۔ (۲) ہائیکورٹ الہ آباد نے ایک مقدمہ مین تجویز کیا کہ بروقت اختتام میعاد ٹھیکہ قبضہ کاشت جو ٹھیکہ دارون کے خود قبضہ مین ہو ختم ہو جاتا ہے۔ (۳)

پٹہ اراضی کا جسکے ذریعہ سے پٹہ دار کو اختیار قابض رہنے کا اس تاریخ تک

---

(۱) - محمد فیض علیخان بنام دلاور خان صدر دیوانی آگرہ مورخہ ۸ - دسمبر ۱۸۶۱ع نمبر ۱۵۹-

(۲) - راجہ بیکم سنگہ بنام جیرلال مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۶۱ع الہ آباد صفحہ ۲۰۰ کتاب اردو -

(۳) - لچھمن پرشاد بنام کالیچرن اپیل دوم نمبر ۱۳۱ ۸ ء ۱۸۸۰ع فیصلہ ۱۲ - فروری ۱۸۸۱ع کتاب دیکلی نوٹس اردو صفحہ ۶۳ -

دیا ہو جب تک اُسکی مرضی ہو پٹہ دہندہ کی وفات پر ساقط ہو جاتا ہے - (۱)

ٹھیکہ دار ستاجر کسی گانون کا جو کاشت نکرتا ہو اور بموجب پٹہ زبانی کے قابض ہو وہ اُن اراضیات مین جو اُسکے ٹھیکہ مین داخل ہین نگرفی الواقع اُسکی کاشت مین نہین حق ذخیلکاری حاصل نہین کرسکتا بلکہ وہ واسطے اغراض دفعہ ہذا محض اسامی متصور ہوگا اور اگر ٹھیکہ دہندہ اس سال زراعتی کے اختتام پر جبکہ میعاد ٹھیکہ گذر جائے اُسکو بیدخل کیا چاہے تو وہ آخر سال ٹھیکہ مین حسب دفعہ ہذا اُسپر اطلاعنامہ بیدخلی جاری کرسکتا ہے - (۲)

ایک مقدمہ مین صاحبان بورڈ نے تجویز کیا کہ جو ٹھیکہ دار موضع کاشت نکرتا ہو اور بموجب پٹہ بلا میعادی کے قابض ہو اور وہ ٹھیکہ از قسم زرپیشگی نہو تو وہ مستوجب اسکا ہوتا ہے کہ اطلاعنامہ بیدخلی محکومہ دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۱۲ بابت ۱۸۸۱ء اُسپر جاری کیا جاوے - (۳)

ٹھیکہ نامہ میعادی ۹۹ - سال مین یہ شرط تھی کہ قائم مقام ٹھیکہ دہندہ بشرائط مندرجہ ٹھیکہ نامہ مذکور از سر نو ٹھیکہ جدید بعد انقضائے میعاد لکھدینگے یہ تجویز ہوئی کہ شرط مذکور سے یہ تصور نکرنا چاہیے کہ ٹھیکہ دوامی ہے بلکہ شرط مذکور صرف تجدید ٹھیکہ سے متعلق ہونا چاہیے - (۴)

تجویز ہوئی کہ بحالت نہونے الفاظ ممانعت کے ٹھیکہ حقوق زمینداری جو واسطے

(۱) - داس بشری پرشاد بنام ماکی وغیرہ انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۳ حصہ ۹ صفحہ ۲۴۴ - کتاب انگریزی

(۲) - راؤ کران سنگھ اپیلانٹ بنام جولی سنگھ فیصلہ بورڈ نمبر ۱۳ ۱۸۷۵ء لیگل ریمیمبرنسر جولائی ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۵۹ - کتاب انگریزی و صفحہ ۱۹۱ - کتاب اردو -

(۳) کلیان داس بنام رنگ سین فیصلہ بورڈ نمبر ۱۰۹ لیگل ریمیمبرنسر اگست ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۷۹ - کتاب انگریزی صفحہ ۲۰۱ کتاب اردو

(۴) پیرمانند داس بنام جیون داس بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ - کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ

میعاد مقررہ کے ہو قبل انقضاے میعاد صرف بوجہ وفات کسی شخص یعنے پٹہ دہندہ یا پٹہ دار کے ختم نہین ہوجاتی و بموجب شرائط پٹہ مواخذہ داری منفسر دا بہ حصۂ مساوی ہے - (۱)

اجارہ میعادی ایکسو پچیس برس مین جو زوجہ کو دیا گیا تھا یہ مندرج تھا کہ اجارہ واسطے اسکے ہے کہ فرائض دنیوی ادا کرے اور اسکے مرنے کے بعد اسکے پسران حاصل کرین پسر واحد اسکا اس سے پیشتر ایک پسر چھوڑ کر فوت ہوا تجویز ہوئی کہ یہ تعبیر کہ پوتا مالک میعاد اجارہ کا بعد فوت ٹھیکہ داری صحیح ہے - (۲)

قبولیت مورخہ ۱۴ مئی ۱۸۶۰ء نوشتۂ کرایہ دار بابت کرایۂ مکان موسومۂ کرایہ دہندگان میں یہ تحریر تھا کہ مکان شخص اول الذکر کو بکرایہ تین روپیہ سالانہ واسطے میعاد ایک سال کے کرایہ پر دیا گیا اور یہ شرط بھی تھی کہ مین کرایہ ہر سال ادا کرتا رہونگا اگر مین کرایہ ادا نکرون تو مالکان کو اختیار وصول کرایہ بذریعہ نالش ہوگا کرایہ نامہ پر رجسٹری نہین ہوئی مالک مکان نے نالش دخل وکرایہ کی دائر کی مدعا علیہم نے یہ عذر کیا کہ ہم مستحق مقابضت مکان ہین اور جب تک کہ ہم کرایہ ادا کرتے ہین مستحق بیدخلی نہین اور ہمنے کرایہ ادا کر دیا ہے تجویز ہوئی کہ کرایہ نامہ صرف میعادی ایک سال تھا حسب منشا دفعہ ۱۷ ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۷ء مین داخل ہو کر قابل پذیرائی شہادت بغیر رجسٹری ہے اور مدعا علیہ محض کرایہ دار تابع مرضی بعد انقضاے سال کے ہے لہذا مدعیان مستحق دخل مکان ہین - (۳)

---

(۱) - بدری ناتھ بنام بھجن لال الہ آباد جلد ۵ - صفحہ ۱۹۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۲۴۵ - ہفتہ وار ۱۸۸۲ء -

(۲) - گوبند لال بنام ہیم اندر نراین راے چودھری کلکتہ جلد ۱۷ - صفحہ ۶۸۶ - پریوی کونسل -

(۳) - جیا بنام حسین بخش الہ آباد جلد ۸ - صفحہ ۱۹۸ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

دفعہ ۱۰۹ ۱- اگر پٹہ دہندہ جائداد مندرجہ پٹہ یا اُسکے کسی جزو کو یا کسی حقیت جائداد مذکور کو کسی جزو کو منتقل کردے تو منتقل الیہ کو در صورت نہونے معاہدہ خلاف اسکے وہ تمام حقوق حاصل ہونگے اور اگر پٹہ گیرندہ پسند کرے تو منتقل الیہ مذکور پٹہ دہندہ کی کل ذمہ داریون کا پابند ہوگا جو جائداد مذکور یا اُسکے جزو متعلقہ سے متعلق تھین اُس عرصہ تک کہ مشار الیہ اُسکا مالک ہے مگر پٹہ دہندہ صرف اُس انتقال کی وجہ سے اُن ذمہ داریون سے سبکدوش نہو جاویگا جو پٹہ کے سبب سے اُسپر عائد ہوئی تھین اِلّا اُس صورت مین کہ پٹہ گیرندہ اپنی خوشی سے منتقل الیہ کو اپنے مقابلہ مین جوابدہ سمجھے - بشرطیکہ یہ تھی کہ منتقل الیہ اُس بقایاء زرلگان کا مستحق نہوگا جو انتقال سے پہلے واجب الادا تھین اور اگر پٹہ گیرندہ بغیر رکھنے وجہ گمان اس امر کے کہ انتقال مذکور عمل مین آتا ہے پٹہ دہندہ کو لگان ادا کرے تو پٹہ دہندہ پر واجب نہوگا کہ منتقل الیہ کو ایسا زرلگان دوبارہ پھر دے -

پٹہ دہندہ اور منتقل الیہ اور پٹہ گیرندہ کو اختیار ہے کہ باہم گر یہ طے کردین کہ کسقدر جزو زرپیشگی یا زرلگان مندرجہ پٹہ جزو جائداد منتقل شدہ کی بابت واجب الادا ہے اور اگر وہ متفق نہون تو امر مذکور اُس عدالت سے طے ہوسکتا ہے جسمین نالش بابت قبضہ جائداد پٹہ دادہ شدہ کے قابل سماعت کے ہو -

شرح - اس دفعہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر پٹہ دہندہ جائداد مندرجہ پٹہ منتقل کرے تو کل استحقاق وغیرہ پٹہ دہندہ کے منتقل الیہ کو حاصل ہونگے اور اگر پٹہ گیرندہ چاہے تو منتقل الیہ کو جملہ ذمہ داریون پٹہ دہندہ کا جو متعلق جائداد متعلقہ کے ہون اس عرصہ تک کہ منتقل الیہ اُسکا مالک رہے پابند کرے -

لیکن پٹہ دہندہ صرف بوجہ انتقال مذکور اُس ذمہ داریوں سے بری نہو جاویگا
دیپٹہ کی رو سے اُسپر عائد ہوئی تھین مگر ایسی صورت مین وہ بری ہو جاویگا جبکہ
پٹہ گیرندہ اپنی خوشی سے منتقل الیہ کو اپنے مقابلہ مین جوابدہ سمجھے۔
مگر شرط یہ ہے کہ منتقل الیہ اُس لگان کا مستحق نہوگا جو انتقال سے پیشتر واجب ہو
اگر پٹہ گیرندہ بلا علمی انتقال جائداد کے پٹہ دہندہ کو لگان ادا کردے تو پٹہ
دہندہ پر واجب ہوگا کہ منتقل الیہ کو ایسا زرلگان دوبارہ بھر دے۔
پٹہ دہندہ و منتقل الیہ و پٹہ گیرندہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس امر کو
باہمین طی کرلین کہ کسقدر زرلگان بابت جائداد منتقل شدہ کے واجب الادا ہے
اور اگر وہ متفق نہون تو تصفیہ اُسکا اُس عدالت سے ہو سکتا ہے جسمین نالش بابت
قبضہ جائداد پٹہ شدہ کی سماعت کا اختیار ہو۔

دفعہ ۱۱۰- جب کسی جائداد غیر منقولہ کے پٹہ مین میعاد کی قید اس
عبارت سے لکھی ہو کہ وہ فلان تاریخ سے شروع ہوگی تو بوقت محسوبی
اُس میعاد کے وہ تاریخ حساب سے خارج رکھی جائیگی اور اگر میعاد کے
شروع ہونے کی کوئی تاریخ نہ لکھی ہو تو آغاز میعاد کا تاریخ تحریر پٹہ سے مقصود ہوگا۔
اگر میعاد جسکی قید حسب متذکرہ صدر لکھی گئی ہو ایک سال یا چند سال ہو
تو درصورت نہونے کسی اقرار صریح خلاف اسکے کے وہ پٹہ اُسکی میعاد
کے شروع ہونے کی تاریخ سے ایک سال کامل تک نافذ رہیگا۔
اگر پٹہ مین میعاد کی بابت یہ شرط لکھی ہو کہ قبل اختتام میعاد مقررہ
کے لیے پٹہ ساقط ہو سکتا ہے اور پٹہ مین اس بات کی صراحت ہو کہ کس
فریق کی خوشی پر میعاد ختم ہو سکتی ہے تو اختیار اختتام کا پٹہ گیرندہ کو
حاصل ہوگا نہ پٹہ دہندہ کو۔

شرح - وقت محسوبی میعاد کی تاریخ شروع ہونے کے حساب سے خارج کیجاویگی۔
اگر کوئی شروع ہونے کی تاریخ نہ لکھی ہو تو تاریخ تحریر سے میعاد شروع ہوگی۔
اگر میعاد ایک سال یا چند سال لکھی ہون تو پٹہ ایک سال کامل تک نافذ رہیگا بشرطیکہ کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہوا ہو۔
اگر پٹہ مین شرط تنسیخ پٹہ کی قبل اختتام میعاد پٹہ کے لکھی ہو مگر یہ نہ لکھا ہو کہ کس فریق کی مرضی پر میعاد ختم ہوسکتی ہے تو
اُس صورت مین اختیار فسخ پٹہ کا پٹہ گیرندہ کو حاصل ہوگا نہ پٹہ دہندہ کو۔

دفعہ ۱۱۱ - پٹہ جائداد غیر منقولہ کا صورت ہائے مفصلۂ ذیل مین فسخ ہوجاتا ہے۔

(الف) - باعث گذرنے میعاد کے جسکی قید اُسمین مندرج ہو۔

(ب) - جب میعاد محدود کی گئی اور کسی واقعۂ آئندہ کے وقوع پر منحصر کی گئی ہو تو بوقت وقوع اُس واقعہ کے۔

(ج) - جب حق پٹہ دہندہ نسبت جائداد پٹہ دادہ شدہ کے کسی واقعۂ آئندہ کے وقوع پر ختم ہوتا ہو یا اُسکا اختیار انتقال کا صرف اُس واقعہ کے وقوع پر منحصر ہو تو بروقت ظہور اُس واقعہ کے۔

(د) جب حقوق متحصلۂ پٹہ گیرندہ اور پٹہ دہندہ واقع کل جائداد ایک ہی وقت اور ایک ہی شخص کو بوجہ ایک ہی استحقاق کے حاصل ہو جائین۔

(ہ) - بذریعۂ صریح واپسی پٹہ کے یعنے اُس صورت مین کہ پٹہ گیرندہ اپنی حقیت واقعہ پٹہ مذکور پٹہ دہندہ کو برضامندی بعد گروا پس کردے۔

(و) - پٹہ سے استنباطاً مستعفی ہونے سے۔

(ز) - ضبط ہو جانے سے یعنے اولاً جب پٹہ دار کسی شرط صریح سے انحراف کرے جسمین لکھا ہو کہ اس سے انحراف کرنے کی صورت مین پٹہ دہندہ

پھر دخل لینے کا مجاز ہو گا یا پٹہ کالعدم ہو جائیگا یا ثانیاً جب پٹہ دار اپنی حیثیت پٹہ داری سے اسطور پر دستکش ہو کہ کسی تیسرے شخص کی ملکیت کا دعوے پیش کرے یا خود ملکیت کا دعوے کرے اور اُن دونون صورتون مین پٹہ دہندہ یا اُسکا منتقل الیہ ایسے کسی فعل کا مرتکب ہو جس سے اُسکی نیت انفساخ پٹہ کی واضح ہو۔

(ح) - ختم ہونے پر میعاد اطلاعنامہ کی جو بغرض فسخ پٹہ یا باظہار ترک کرنے یا باظہار ارادہ ترک کرنے جائداد پٹہ شدہ کے ایک فریق نے دوسرے فریق کو حسب ضابطہ دیا ہو۔

تمثیل ضمن (و)

ایک شخص نے کہ پٹہ داری جائداد پٹہ شدہ کی بابت ایک پٹہ جدید پٹہ دہندہ سے لیا جسمین یہ شرط لکھی ہے کہ اُسکا اثر دوران پٹہ موجودہ سے شروع ہو گا تو یہ عمل پٹہ دار کا بمنزلہ استنباطاً مستعفی ہونے کے پٹہ سابق سے ہے اور اُسوقت سے پٹہ ساقط الاثر ہو جاتا ہے۔

شرح - اس دفعہ مین وہ امور بتائے گئے ہین جسکی وجہ سے پٹہ جائداد غیر منقولہ کا فسخ ہوسکتا ہے لفظ ہوسکتا ہے جو اس جگہ لکھا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل اختیاری ہے لازمی نہین۔

ضمن (الف) - جب میعاد مندرجہ پٹہ گذر جائے تو ٹھیک فسخ ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۱۰۸ - ایکٹ ہذا مین جو ذمہ داری پٹہ گیرندہ کی بیان ہوئی ہے اسمین یہ امر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ پٹہ کی میعاد ختم ہونے پر پٹہ دار کو لازم ہے کہ پٹہ دہندہ کو جائداد پر قابض کرادے اس ضمن مین تنسیخ پٹہ ایک امر اختیاری معلوم ہوتا ہے یعنے پٹہ گیرندہ و پٹہ دہندہ دونون مین سے کسی کی مرضی پر پٹہ فسخ ہوسکتا ہے۔

اس ضمن کے ساتھ ملاحظہ کرو نظائر زیر دفعہ ۱۰۰ ایکٹ ہذا۔
بعد انقضائے میعاد پٹہ کے اگر قبضہ پٹہ دار برضامندی زمیندار رہا تو یہ وجہ محرومی مدعی زمیندار نہین ہے بلکہ زمیندار مذکور مستحق پانے اُس مقدار شخصہ کا ہے جو پٹہ دار نے اولاً دخیل ہونے کے وقت مقرر کیا تھا۔ (۱)
صدر دیوانی عدالت نے تجویز فرمایا کہ جب چھوڑ دینا ٹھیکہ کا فوراً بعد انقضائے میعاد پٹہ مین مندرج ہے تو گو عوض زر پیشگی کے ہے مگر مثل رہن کے نہین ہے لہذا مقدمہ واپس ہو کہ آیا مدعا علیہما اٹکلاف مین بیدخل کر دیے گئے یا برضامندی بیدخل ہوئے (۲)
ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۹۔ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ء اُس ٹھیکہ دار سے متعلق نہین ہے کہ جس نے ایک زمانہ معین کے لیے ٹھیکہ کا معاہدہ کیا ہو اور جو تعلق کہ درمیان ٹھیکہ گیرندہ و ٹھیکہ دہندہ کے ہو اسکا کیا بہ نسبت شروع اور قیام استحقاق کے اور کیا بہ نسبت اُسکے خاتمہ کے معاہدہ مذکور کی رو سے ہونا چاہیے۔ (۳)
ضمن (ب) ۔ جب میعاد کسی فعل کے وقوع پر منحصر ہو تو بوقت وقوع اُس فعل کے پٹہ فسخ ہو سکتا ہے۔ مثلاً زید نے ایک مکان اس شرط پر عمرو کو کرایہ پر دیا کہ جب فلان جہاز آجاوے تو پٹہ دار اُس مکان کو چھوڑ دے اور جب تک وہ نہ آوے پٹہ قائم رہے تو جب وہ جہاز آجاوے پٹہ منسوخ ہو سکتا ہے۔
ضمن (ج) ۔ جب حق پٹہ دہندہ کا کسی واقعہ کے وقوع پر ختم ہوتا ہو تو وقت ظہور اُس واقعہ کے پٹہ فسخ ہو سکتا ہے جس سے ہندو بیوہ جسکو جائداد شوہری مین

---

(۱) ۔ نمبر ۶ ۔ منفصلہ ۲ ۔ مئی سنہ ۱۸۷۰ء۔
(۲) ۔ مساۃ حسینی بی بی وغیرہ بنام غلام عباس منفصلہ ۔ جون سنہ ۱۸۶۶ء
(۳) ۔ بابو دوارکا داس بنام گوکل داس خود و ولی لچھمی نراین مورخہ ۹ ۔ جولائی سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۲۷۵ ۔ الہ آباد۔

بموجب دھرم شاستر کے اختیار قبضۂ مین حیاتی کا حاصل ہو کوئی پٹہ کسی میعاد کے واسطے تحریر کرے تو بعد فوت اسکے ورثاء شوہری بیوہ کے پٹہ فسخ کرسکتے ہین۔

علے ہذا جب مرتہن کسی جائداد پٹہ قابض ہو اور زمانہ قبضۂ مرتہنانہ مین وہ کسی جائداد کا پٹہ کسی میعاد کے واسطے لکھدے اور درمیان میعاد پٹہ کے جائداد فک الرہن ہوجاوے تو چونکہ حق مرتہن پٹہ دہندہ کا بروقت انفکاک ختم ہوگا اسلیے پٹہ بھی جو مرتہن نے اپنے استحقاق سے زیادہ دیا فسخ ہوسکتا ہے۔

اس ضمن سے یہ مسئلۂ قانونی کہ کوئی شخص اپنے استحقاق سے زیادہ کسی شخص کو کوئی حق نہین دے سکتا پورے طور پر منتقل ہوتا ہے ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ مین تجویز ہوئی کہ یہ بحث کہ آیا حقیت جنگل بری جو ہندو بیوہ نے عطا کی وارثان مابعد پر واجب التعمیل ہے یا نہین حالات اراضی پر منحصر ہے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ ڈگریدار جسنے دخل اراضی متدعویہ کا دوران اپیل مین حاصل کیا ہو پٹہ دوامی اراضی مذکور کا عطا نہین کرسکتا جسکی پابندی بحالت منسوخ ہوجانے ڈگری اسکے فریق مخالف پر ہو۔ (۲)

شرح ضمن (د)۔ جب حقوق پٹہ گیرندہ اور پٹہ دہندہ کے کل جائداد پٹہ شدہ مین ایک ہی وقت مین اور ایک ہی شخص مین اور بوجہ ایک ہی استحقاق کے داخل ہوجاوین تو پٹہ فسخ ہوجائیگا۔

یہ ضمن بروقت پاس ہونے ایکٹ کے جدید بڑھائی گئی ہے یعنے جب حقوق پٹہ گیرندہ اور پٹہ دہندہ ایک ہی شخص کو حاصل ہوجاوین تو پٹہ فسخ ہوسکتا ہے مگر اسمین چند قیود بھی معلوم ہوتے ہین یعنے کل جائداد پٹہ شدہ مین وہ حق داخل

(۱)۔ کلکتہ جلد ۱۴۔ صفحہ ۲۲۳۔ دربوٹی گپت بنام سی ٹی دیوس۔

(۲) سری راجہ گجپتی۔ رادھکا ٹیا بنام سری گجپتی رادھامنی مدراس جلد ۷۔ حصہ ۳۔ صفحہ ۹۵۔

ہو جاوے اور ایک ہی وقت مین وہ حق حاصل ہوا اور ایک ہی شخص کو حاصل ہو اور ایک ہی استحقاق کے ذریعہ سے -

مثلاً زید نے عمرو کو پٹہ ایک جائداد کا واسطے چند سال کے دیا اور بعد دینے پٹہ کے زید فوت ہوگیا اور بذریعہ وراثت کے حقوق مالکانہ جو زید کے تھے عمرو کو حاصل ہوگئے یعنے عمرو کو حق مالکانہ بھی حاصل ہوگیا تو ایسی صورت مین پٹہ فسخ ہوگیا -

زید دو مواضعات کا ٹھیکہ عمرو اور بکر کو دیکر فوت ہوگیا بعد فوت اسکے استحقاق وراثت عمرو کو پہونچا تو ایسی صورت مین پٹہ قابل فسخ نہین ہے -

زید ایک جائداد کا پٹہ عمرو کے نام تحریر کرکر فوت ہوا اور استحقاق وراثت زید عمرو خالد کو پہونچا گو ایک جزو کا مالک عمرو بھی ہوگیا تاہم پٹہ منسوخ نہین ہوسکتا -

زید نے چند مواضعات کا ٹھیکہ عمرو خالد کے نام لکھا بعدہ جائداد زید کی نیلام ہوئی اُسمین سے ایک موضع عمرو نے اور ایک خالد نے خرید کیا اور کچھ جائداد زید کے قبضہ مین رہی تو ایسی صورت مین بھی پٹہ قابل منسوخی نہین ہے -

اسی طرح اور بھی بہت سی شکلین پیدا ہوسکتی ہین زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے

ضمن (ہ) - بذریعہ صریح واپسی پٹہ کے - یعنے بالفاظ صریح پٹہ گیرندہ جائداد کو پٹہ دہندہ کو واپس کردے تو پٹہ فسخ ہو جاویگا یہ ضمن صاف ہے اور شرح لکھنے کی ضرورت نہین ہے -

ضمن (و) - پٹہ سے استنباطاً مستعفی ہونے سے -

تمثیل

زید نے کہ پٹہ داری جائداد پٹہ شدہ کی بابت ایک پٹہ جدید پٹہ دہندہ سے لیا جسمین یہ شرط لکھی تھی کہ اُسکا اثر دوران پٹہ موجودہ سے شروع ہوگا تو یہ عمل پٹہ دار کا بمنزلہ استنباطاً مستعفی ہونے کے پٹہ سابق سے ہے اور اُس وقت سے

پٹہ ساقط الاثر ہو جاتا ہے۔

ضمن (ز)۔ اس ضمن مین ضبطی پٹہ کا صورت ہائے مفصلۂ ذیل مین اختیار دیا گیا ہے۔

اولاً کسی ایسی شرط صریحی مندرجۂ پٹہ سے انحراف کیا جائے کہ بحالت انحراف اسکے تنسیخ پٹہ لازم آوے اور پٹہ دہندہ پھر مجاز لینے دخل پٹہ کا ہو۔

دوسرے جب پٹہ دار اپنی حقیت پٹہ داری سے دست بردار ہو کر کسی تیسرے شخص سے ملکیت کا دعوے کرائے یا خود دعویدار ملکیت ہو۔

ان دونون صورتون مین پٹہ دہندہ یا اسکا منتقل الیہ ایسے کسی فعل کا مرتکب ہو جس سے اسکی نیت انفساخ پٹہ کی واضح ہو۔

زمیندار کو بادی النظر مین استحقاق ضبط کرلینے اراضی زمینداری کا جو کاشتکارونکو بشرط انجام دینے خدمات ذاتی بشرط ضرورت کے دی گئی ہو حاصل ہے۔ (۱)

تجویز ہوئی کہ جب نالش مداخلت بہ بیدخلی رعایا منجانب زمیندار مین رعیت یہ عذر کرے کہ مدعی مالک نہین ہے تو یہ انکار ایسا نہین ہے کہ اس سے رعیت مستحق بیدخلی ہو۔ (۲)

مالکان مکان نے دعوے دلاپانے کرایہ و نیز بیدخلی مدعا علیہم کا بوجہ نا دا کی کرایہ و انکار استحقاق مدعی سے دائر کیا عدالت ماتحت نے یہ تجویز کرکے کہ مدعی معاہدہ کرایہ کے ثابت کرنے سے قاصر رہا دعوے کرایہ کو ڈسمس کیا و نیز دعوے بیدخلی کو حسب دفعہ ۱۱۱۔ قانون انتقال خارج کیا تجویز ہوئی کہ چونکہ عدالت ماتحت نے

---

(۱) سنیاسی راز و بنام زمیندار سالو مدراس جلد ۷ صفحہ ۲۶۰۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۲) منظہر حسین وغیرہ بنام رحمت اللہ منفصلہ ۱۸۹۰ء۔ جون ۱۸۹۰ء صفحہ ۲۳۴۔ ہفتہ وار اردو ۱۸۹۰ء

معاہدہ کرایہ کو قائم نہین رکھا اور عدالتین ماتحت نے مدعا علیہ کے اس بیان کو کہ وہ مالک مکان ہے قبول نہین کیا اور نہ اُسکی طرف سے یہ بیان ہوا کہ وہ کسی کی اجازت سے رہتا ہے تو بجز اسکے کہ وہ غاصبانہ قابض ہے اور کوئی شکل اُسکے قبضہ کی نہین ہے اور نہ دفعہ ۱۱۱۔ قانون انتقال اور نہ کوئی اور قانون متعلق پٹہ جات نالش ہٰذا سے متعلق ہے۔ (۱)

مدعیان خریداران جمع مقررہ نے نالش واسطے بیدخلی مدعا علیہ کے اس بناء پر کہ اُنھون نے اپنے بیان تحریری نالش لگان سابق مین جسکا فیصلہ بحق مدعیان ہوچکا ہے مدعیان کے حق سے انکار کیا اور اسوجہ سے اُنھون نے اپنا پٹہ زائل کردیا انکار مارچ ۱۸۸۵ء قبل نفاذ ایکٹ بنگال کے وقوع مین آیا تجویز ہوئی کہ چونکہ ضبطی کی تکمیل قبل صدور ایکٹ مذکور ہوگئی تھی لہٰذا مقدمہ پر دفعہ ۱۵۵۔ اُس ایکٹ کی موثر نہین ہوسکتی بلکہ اُسکو تابع قانون ہونا چاہیے بموجب مقدمات قبل صدور ایکٹ لگان بنگال کے ایسے انکار حق زمینداری سے ضبطی پیدا ہوجاتی ہے بعد صدور اس ایکٹ کے کسی مقدمہ مین جس سے وہ متعلق ہے کوئی بیدخلی بربناء ضبطی کے نہین ہوسکتی جو بوجہ انکار حق زمینداری کے ہو کیونکہ وہ کوئی وجہ اس ایکٹ مین شمار نہین کی گئی اور اس وجہ سے وہ ازروے دفعہ ۱۵۵ صریحاً متروک کی گئی ہے۔ (۲)

ضمن (ج)۔ جب میعاد اطلاعنامہ کی جو بغرض فسخ پٹہ یا باظہار ترک کرنے یا ہونے ارادہ ترک کرنے جائداد پٹہ شدہ کے جو ایک فریق نے دوسرے فریق کو حسب ضابطہ دیا ہو ختم ہوجاوے تو پٹہ فسخ ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۱۰۶۔ ایکٹ ہذا مین حکم ہے کہ جب قرارنامہ یا قانون مختص المقام یا رواج موقع اسکے خلاف نہو تو پٹہ اُس جائداد غیر منقولہ کا جو واسطے تردد اراضی یا تیاری

(۱) علی حسین بنام علی بخش صفحہ ۹۷۔ مورخہ ۲۔ جولائی ۱۸۸۹ء ویکلی رپورٹ ۱۸۸۹ء۔

(۲) دی رری وغیرہ بنام عبد الرحیم سلسلہ کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۱۹۶۔ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

مال تک دیا جاوے واسطے مقابضت سال بسالی کے ہوا کریگا اور پٹہ ختم کرنے کے لیے اطلاع خواہ ازطرف پٹہ دہندہ خواہ پٹہ گیرندہ سال کاشت کے آخر روز سے چھہ مہینے پیشتر دیجاویگی اور اگر پٹہ جائداد غیر منقولہ کا کسی اور غرض کے لیے ہو تو وہ واسطے مقابضت ماہ بماہ کے سمجھا جاویگا اور پٹہ دہندہ یا پٹہ گیرندہ دونون کو اختیار ہوگا کہ مقابضت کے کسی مہینے کے آخر ہونے سے پندرہ روز پیشتر اطلاع دیکر پٹہ کو ختم کرین

ایک نالش مین جو واسطے بیدخلی مدعا علیہ کرایہ دار و دلاپانے زر کرایہ کے دائر ہوئی تھی مدعی نے ۱۱ - دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو اطلاع خلوے مکان کی اس مضمون سے دی کہ اگر تم مکان کو جو تمہارے قبضہ مین ہے اندر ایک ماہ کے خالی نکرو گے تو مین نالش تمہارے نام واسطے بیدخلی و نیز دلاپانے کرایہ شرح اضافہ شدہ کے جو اُس تاریخ تک واجب ہوگا دائر کرونگا یہ اطلاع تخلیۂ مکان کی ۱۰ - جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو ختم ہوئی اور نالش ہذا یکم فروری سنہ ۱۸۹۹ء کو باعتبار اطلاع مذکور کے دائر ہوئی عدالتین ماتحت نے ڈگری کی ہائی کورٹ سے باختلاف راے محمود صاحب جسٹس کے تجویز ہوئی کہ اطلاع مذکور باضابطہ نہین تھی صاحب جج نے احکام دفعہ ۱۰۶ - ایکٹ انتقال کو نظر انداز کیا ہے لہذا اپیل ڈگری ہو - (۱)

ازروے شرط مندرجۂ ٹھیکہ یہ شرط تھی کہ ٹھیکہ دار انتقال تحریری اراضی کا جو اُسکو ٹھیکہ پر دی گئی ہے نکریگا اگر وہ ایسا کرے تو بیع کالعدم ہو جائے اراضی بنام مدعا علیہم اجراے ڈگری مین بمقابلۂ ٹھیکہ دار حاصل کی گئی تھی نیلام ہوئی نالش بیدخلی موقوف ہے منتقل الیہم ٹھیکہ داران مین تجویز ہوئی کہ شرط حسب دفعہ ۱۰ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کالعدم ہے کیونکہ کوئی استحقاق ٹھیکہ شدہ کے بیدخل ہونے کا ٹھیکہ نامہ

(۱) - ہرادلی بنام انگلس صاحب مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء دیکھی نوٹ صفحہ ۹۵۴ - ہفتہ وار اردو سنہ ۱۹۰۱ء
ہرادلی بنام انگلس صاحب صفحہ ۹۱۱ - ہفتہ وار اردو سنہ ۱۹۰۱ء

مین باقی نہین ہے یہ بھی تجویز ہوئی کہ چونکہ اراضی خلاف مرضی ٹھیکہ دار بوجہ کارروائی عدالت کے نیلام ہوئی ہے لہذا ٹھیکہ دار کا بالتراضی منتقل کرنا اپنے حقوق کا نہین کیا جا سکتا ہے جب کوئی زمیندار ایک دوامی اور موروثی پٹہ دیوے تو اُسکو کوئی حقیت باقی نہین رہتی ہے الاجبکہ وہ اپنے لیے استحقاق پر دخیل ہونے یا وراثت آیندہ کا محفوظ رکھے۔ (۱)

دفعہ ۱۱۲- ضبطی پٹہ سے جو حسب مراد ضمن (ز) دفعہ ۱۱۱- ہوئی ہے اُس صورت مین دستکش سمجھی جائیگی جب وہ لگان قبول کیا جائے جو ضبطی کے بعد واجب الادا ہوا ہو یا جب ایسے لگان کی بابت قرقی جاری ہو یا پٹہ دہندہ کی طرف سے کوئی ایسا فعل ہو جس سے ارادہ اُسکا واسطے قائم رکھنے پٹہ کے نکلتا ہو۔

بشرطیکہ پٹہ دہندہ کو معلوم ہو کہ ایسا فعل وقوع مین آیا ہے جس سے ضبطی لازم آئی۔

اور نیز یہ شرط ہے کہ جب زرلگان بعد ارجاع نالش بیدخلی پٹہ دار بربنائے ضبطی قبول کیا جائے تو ایسا اقبال بمنزلہ دستکشی نہین ہے۔

دفعہ ۱۱۳- اطلاعنامہ کا جو دفعہ ۱۱۱- کی ضمن (ح) کے مطابق دیا گیا ہو اُس صورت مین شخص موسومہ اطلاعنامہ سے رضامندی ظاہری یا باطنی کے ساتھ دستکش ہونا لازم ہے جب اطلاع دینے والے سے کوئی ایسا فعل واقع ہو جس سے اُسکا ارادہ واسطے قائم رکھنے پٹہ کے نکلتا ہو۔

تمثیلات

(الف)- زید نے کہ پٹہ دہندہ ہے بکر کو کہ پٹہ دار ہے اطلاع اس

(۱)- نیل مادھب سکدار بنام نراتم سکدار کلکتہ جلد ۱۷ صفحہ ۸۲۶- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

امر کی دی کہ بکر جائداد پٹہ شدہ سے نکل جائے میعاد اُس اطلاعنامہ کی گذر گئی تب بکر نے زید کے روبرو وہ زر لگان حاضر کیا جو اطلاع کی میعاد کے اختتام کے بعد جائداد کی بابت واجب الادا ہو گیا اور اُسنے قبول کر لیا ایسی صورت مین اطلاع سے دست برداری ہو گئی۔

(ب)۔ زید نے کہ پٹہ دہندہ ہے بکر کو جو پٹہ دار ہے یہ اطلاع دی کہ جائداد مندرجہ پٹہ کو چھوڑ دے اُس اطلاع کی میعاد گذر گئی اور بکر کا قبضہ اُسپر بعد اختتام میعاد اطلاع کے بنا رہا پھر زید نے دوسری مرتبہ بکر پٹہ دار کو اطلاع ثانی جائداد چھوڑنیکی دی پس اطلاع اول سے گویا دست برداری ہو گئی۔

شرح۔ ان دونون دفعات کی شرح کو ایک ساتھ لکھنا مناسب خیال کرتا ہون یہ دونون دفعات اس ایک مسئلہ قانونی پر مبنی ہین کہ ہر شخص اپنے فائدہ سے دست بردار ہو سکتا ہے۔ اور ہر شخص ایسے عذر سے جو اُس سے متعلق ہو اور قانوناً درست ہو دست بردار ہو سکتا ہے۔

بموجب دفعہ ۱۱۱ ضمن (ز) گو پٹہ بوجہ عدم تعمیل کسی شرط منجانب پٹہ گیرندہ کے ساقط ہوتا ہے لیکن پٹہ دہندہ بعد ساقط ہونے پٹہ کے لگان قبول کرے یا اُسکے لیے قرقی کرے یا اور کوئی کام کرے تو ایسے فعل سے یہی نہ لازم آویگا کہ اُسنے پٹہ کو قائم رکھا۔ (۱) ہائی کورٹ بمبئی نے بھی ایک مقدمہ مین یہی تجویز کیا تھا۔ (۲)

ایک مقدمہ مین بموجب شرائط پٹہ کے مدعی نے اراضی پیمایش کرائی اور کاشتکار سے واسطے تحریر قبولیت اراضی اضافہ شدہ کے کہا مگر اُنھون نے نہ پیمایش کرائی اور نہ قبولیت باضافہ تحریر کی لہذا اسامیان بیدخل کیجا دین۔

(۱)۔ اصول قانون صفحہ ۵۳۳ بیچنا تم۔

(۲)۔ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۰۷۔ بھلابھائی بنام بہوسری

اسامیان نے عذر کیا کہ پٹہ دہندہ نے اپنے حق سے بذریعہ قبول کرنے لگان کے دست برداری کی وضع ہوا کہ روپیہ پٹہ دار نے پٹہ دہندہ کو ادا کیا جو بطور لگان کے قبول کیا گیا لیکن وہ بپابندی ادار باقی روپیہ کی تعویق مین رکھا گیا تجویز ہوئی کہ ایسی ادائی سے سوائے ادائے لگان کے کوئی بات قرار نہین پاسکتی اور پٹہ دہندہ نے اپنے حق نسبت پانے دخل اراضی بوجہ قصور اسامی نہ پیمائش کرانے اراضی یا نہ تحریر کرنے قبولیت اراضی اضافہ شدہ سے دست برداری کی - (۱)

اسی طرح اگر بموجب دفعہ ۱۱۱ ضمن (ج) کے کوئی نوٹس خالی کرانے اراضی یا مکان ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو دیا گیا ہو تو بموجب دفعہ ۱۱۳ - کے ایسا نوٹس بذریعہ رضامندی صریحی یا ضمنی اُس شخص کے جسکو نوٹس دیا گیا ہو اُس شخص کے فعل سے جسنے نوٹس دیا اور جس سے اسکا منشاء قائم رکھنے کا ظاہر ہوتا ہے ساقط ہوجائیگا -

دفعہ ۱۴ - ایکٹ ۱۲ - سنہ ۱۸۸۱ء مین بھی جو کارروائی اجراء اطلاعنامہ مین ہے یہ حکم ہے کہ اگر زمیندار اُس اسامی کو جسپر اطلاعنامہ بیدخلی جاری ہوچکا ہو یا جسکے نام کوئی کارروائی بیدخلی حسب دفعہ ۴۴ عمل مین لائی گئی ہو اُس زمین پر قبضہ بحال رکھنے اور فصل کے واسطے اُس زمین کو تیار کرنے کی بصراحت اجازت دے تو کارروائی بیدخلی فسخ ہوجائیگی -

اگرچہ اس دفعہ کی روسے ضرور ہے کہ زمیندار اسامی کو قابض رہنے اور فصل کے لیے زمین تیار کرنے کی اجازت بصراحت دے مگر ایک مقدمہ مین صاحبان صدر بورڈ ممالک مغربی و شمالی نے تجویز فرمایا کہ جب زمیندار اطلاعنامہ بیدخلی اسامی پر جاری کرے مگر بعدہ کوئی اور کارروائی اُسکی بیدخلی کے لیے نکرے اور وہ بدستور کاشت

(۱) - کالی کرشن ٹکور بنام فضل علی چودھری کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۳۴۸ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ -

تا رہے تو کاشتکار بیدخل نہین ہوتا اور نہ اُسکے تسلسل کاشت مین خلل آتا ہی (۱)

یکا دو۔ مقدمین تجویز ہوا کہ جب زمیندار درخواست اعانت بیدخلی کسی اسامی

ی جسپر اغاز قابلیہ رانی فصل خریف کی اطلاعنامہ تعمیل ہوچکا ہو گذران سکتا ہو

یکن نہ گذرانے تو وہ اطلاعنامہ ضرور غیر مؤثر ہوجائیگا۔ (۲)

دفعہ ۱۱۴۔ جب کسی جائداد غیر منقولہ کے پٹہ کی میعاد بوجہ ضبطی علت عدم ادائے زرلگان ختم ہوجائے اور پٹہ دہندہ پٹہ دار کی بیدخلی ی نالش کرے اگر نالش کی سماعت کے وقت پٹہ دار تعداد باقی زرلگان ع سود بالائی اُسکے اور کل خرچہ مقدمہ پٹہ دہندہ کو ادا یا اُسکے روبرو حاضر ے یا ضمانت کافی حسب اطمینان عدالت واسطے ادا کرنے باقی مذکور ندر پندرہ روز کے داخل کرے تو عدالت مجاز ہوگی کہ بجائے اصدار ری بیدخلی کے حکم واسطے محفوظ رہنے پٹہ کے تاوان ضبطی سے صادر کرے سوقت سے پٹہ دار اراضی مندرجہ پٹہ پر اسی طرح قابض رہیگا کہ گویا اُسکی ضبطی نہین ہوئی تھی۔

شرح۔ دفعات ۳۴ و ۳۵ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء بھی اسی اصول پر مبنی ہے نکا اسجگہ تحریر کرنا کچھ بیجا اور نامناسب نہوگا اور وہ یہ ہین۔

دفعہ ۳۴۔ جب باقی لگان کسی اسامی کے ذمہ واجب الادا رہے تو وہ اسامی مستوجب اسکے ہوگی کہ سود بابت باقی کے بحساب ایک روپیہ سیکڑا ماہانہ کے ادا ے اور اگر باقی ۳۰ جون کو واجب الادا رہے تو جس زمین کی بابت باقی رہی ہو

(۱)۔ رام سہائے بنام ٹھاکر پرشاد لیگل ریمبرنسر جنوری سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۸ کتاب انگریزی صفحہ ۹ کتاب اردو

(۲)۔ مہاراجہ رادھا پرشاد بنام بھگوان کنور وغیرہ فیصلہ بورڈ لیگل ریمبرنسر مئی سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۳۱ کتاب انگریزی ۱۵۵ کتاب اردو۔

اُس سے بیدخل کیجاوے۔
(ب)۔ کوئی اسامی بجز اجراے ڈگری یا حکم مصدرہ حسب احکام ایکٹ ہذا او نہج سے بیدخل نہ کیجاویگی۔
(ج)۔ ڈگری بیدخلی اسامی یا فسخ پٹہ کی بوجہ عمل مین لانے کسی فعل یا ترک فعل اسامی کے۔
(۱)۔ جو اُسکے دخل کی اراضی کے مضر ہو یا جو منافی اس غرض کے ہو جسکے لیے وہ اراضی پٹہ پر دی گئی۔
(۲)۔ ازروے قانون یا رواج یا معاہدۂ خاص کے جس سے فسخ ہونا پٹہ کا لازم نہ آیا ہو صادر نہوگی۔
توضیح ضمنہاے (الف) و (ب)۔ مین لفظ اسامی مین ٹھیکہ دار یا کمشکنہ دار شامل نہ سمجھے جاوینگے۔
واضح ہو کہ بعد انقضاء میعاد ٹھیکہ زمیندار بطور خود دخل حاصل کرسکتا ہے ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب نسبت خلاف ورزی معاہدہ کے استحقاق بازیافت دخل جائداد متعلقہ پیدا ہو تو پٹہ دہندہ پر ضرور نہین ہے کہ نالش باضابطہ دخل پانے کی کرے نالش کی ضرورت اُسی حالت مین ہوتی ہے جب کوئی افعال مزاحمت کا ہو اور اگر بلا تکرار کے سہولیت سے ممکن ہو تو خود مالک بلا رجوع نالش دخل حاصل کرسکتا ہے۔ (۱)
دفعہ ۳۵۔ ایکٹ ۱۲ سنہ ۱۸۸۱ء مین یہ حکم ہے کہ زمیندار کسی ایسی اسامی بشرح لگان معین یا اسامی ساقط المالکیت یا اسامی دخیلکار کو یا اسامی پٹہ دار غیر منقضی المیعاد کو

(۱)۔ گریٹ اسٹرن مول کنڈ کمپنی بنام صاحب کلکٹر الہ آباد منفصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۹۸ع نمبر ۱ صفحہ ۱۔

جسپہ ڈگری باقیات کی صادر ہو کر بلا ایفا رہگئی ہو بیدخل کیا جائے تو اسے اختیار ہے کہ بعد اختتام اُسی سال کے جو ۳۰ جون کو ختم ہو اور جسمیں کہ باقی پڑی ہو کلکٹر ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر کو اخراج اسامی کی درخواست دے اور عہدہ دار مذکور کو لازم ہے کہ درخواست کے وصول ہونے پر ایک اطلاعنامہ اُس اسامی پر متضمن اس تعداد کے جو از روے ڈگری واجب ہو جاری کرے اور اُسکے ذریعہ سے اسامی کو اس بات کی اطلاع دے کہ وہ اطلاعنامہ کے وصول ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کے اندر مبلغ مذکور عدالت میں داخل نکریگا تو وہ اراضی سے خارج کیا جاویگا

اگر وہ تعداد نہ ادا کرے تو جائز ہے کہ کلکٹر ضلع یا اسسٹنٹ کلکٹر اُس اسامی کو بیدخل کر دے۔

بموجب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ء بیدخلی لازم تھی مگر ایکٹ ہذا کو بہ حکم گورنمنٹ اختیاری رکھی گئی ہے (۱)

ایک مقدمہ میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ ضمن (ج) دفعہ ۹۳ - ایکٹ ۱۲ - سنہ ۱۸۸۱ء دفعہ ۳۴ و ۳۵ - کو ایک ساتھ پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی نالش واسطے بیدخلی کسی اسامی کے بہ تنسیخ اُسکے پٹہ کے بطور ضبطی کے بوجہ نہ ادا ہونے لگان کے نہیں ہو سکتی ہے مگر جب ڈگری بقایا لگان کی حاصل ہو جائے تو کارروائی متذکرہ دفعہ ۳۴ و ۳۵ - محولہ بالا کی تعمیل ہونی چاہیے - (۲)

اگر کوئی حصہ دار کل اراضی کے جزو لگان کی ڈگری حاصل کرے تو وہ بیدخل نہیں کر سکتا مگر جب وہ لگان ڈگری شدہ کسی اراضی کا ہو جس سے

(۱) - گورنمنٹ گزٹ ممالک مغربی و شمال مطبوعہ ۵ - جولائی سنہ ۱۸۸۱ء

(۲) - راج بنسی کنور بنام بھگو مصر مورخہ ۲۵ - اگست سنہ ۱۸۸۵ء صفحہ ۳۷۰ - فیصلہ جات سنہ ۱۸۸۵ء -

وہ حصہ دار کل لگان پاتا ہو تو ایسی درخواست بیدخلی کی جائز ہوگی - (۱)
منجملہ چند اسامیان مشترک کے ایک اسامی نے دعوے لگان میں اقبال گذرانا
اور ڈگری اُسی کے مقابلہ ہوئی بوجہ بقایا زر ڈگری کے زمیندار نے درخواست بیدخلی
گذرانی صاحبان بورڈ نے درخواست بیدخلی نامنظور فرمائی - (۲)
منجملہ ایک موضع کے دو شرکا داراضی سیر میں مشترکا قابض تھے ایک حصہ دار کے
حقوق نیلام ہوئے مشتری نیلام نے نالش زرلگان حصہ نیلامی کی بنام آسامی ساقط الملکیت
حاصل کر کے اراضی سیر سے بیدخلی چاہی تجویز ہوئی کہ درخواست منظور نہیں ہوسکتی کیونکہ
کوئی اراضی مدیون کی زمیندار نہیں پاسکتا جس سے وہ بیدخل کیا جائے - (۳)
مگر ایسی درخواست میں بموجب دفعہ ۷ - ایکٹ ۲ سنہ ۱۹۰۱ء زمیندار کو اختیار دیا گیا ہے
کہ اس اسامی کی اراضی سیر کو تقسیم کرالیوے جن محالات میں یہ رواج ہے کہ پٹی دار
اپنے حصہ کا لگان کاشتکاران سے وصول کرسکتے ہیں لہذا اُنکو نالش زرلگان کی
دائر کرنے کا اختیار ہے مگر بیدخلی کاشتکار کی نالش میں جملہ شرکا کو شریک ہونا چاہئے
اگر نمبردار منتظم کو نالش بیدخلی کاشتکار میں کچھ ضرورت شریک کرنے پٹی دار کی نہیں ہے - (۴)

(۱) - استصواب نمبری ۱۰ - صفحہ دوم سنہ ۱۸۸۲ء فیصلہ بورڈ ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۸۲ء مندرجہ لیگل رممبرنسر
اگست سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۶۹ - پیتل دین بنام تلسی منفصلہ ۲۲ - اپریل سنہ ۱۸۷۰ء محولہ نفرمنہ مندرجہ
صدر ویلیر ہوکر بنام حکند دکر ہوکر فیصلہ ہائی کورٹ کلکتہ ویکلی رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۸۳ -
(۲) - شیو درشن وغیرہ بنام چھمن داس نمبری ۲۲ - سنہ ۱۸۹۰ء مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء لیگل ممبرنسر
ستمبر سنہ ۱۸۹۵ء صفحہ ۶ کتاب انگریزی و ۱۰۶ - کتاب اردو -
(۳) - کشن نراین بنام لیتمبر نراین فیصلہ بورڈ مورخہ ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۸۳ء لیگل رممبرنسر -
(۴) - حاجی ہدایت اللہ بنام اندر جیت فیصلہ ہائی کورٹ الہ آباد مورخہ ۲۹ - جون
سنہ ۱۸۶۶ء نمبر ۲۲۳ -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ اگر زمیندار نے کسی سال مابعد کا لگان وصول کر لیا ہو تو سال ماقبل کی بقایا ... کی نالش مین وہ اسامی کو بیدخل کرنے سے ممنوع نہین ہو جاتا۔ (۱)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ اگر ... پاس روپیہ ... ادا ہو جاوے تو ڈگری کے ... مستوجب بیدخلی اس شرط ... تو یا آئے کچھ ادا نہین کیا۔ (۲)

اگر کسی زمین کو اسامی کی نسبت ... اصل ہو تو ... اختیار حاصل ہے ... بقایا لگان ... (۳)

نیز ایک شخص ... جسکو ... حق کفالت حاصل ہو ... نہین ہو سکتا (۴)

ایک اور مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب اسسٹنٹ کلکٹر نے حسب دفعہ ہذا حکم بیدخلی صادر کیا تو صاحب ممدوح نے اُس حکم کو بلا تجویز ثانی منسوخ نہین کر سکتے۔ (۵)

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ جب تک نقصان یافتنی اسامی کا ڈگری ہو تب تک ... دوسرے مکان مین مجرا نہین ہو سکتا اور ڈگری ہذا بابت کل رقبہ مقبوضہ ... اسامی کے صادر ہوئی پس زمیندار مستحق ہے کہ اگر مدعا علیہ اندر ۱۵ یوم کے ...

---

(۱) ... لال بنام جینی ... مورخہ یکم فروری ۱۸۷۹ء لیگل ریممبرنسر اگست ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۱ ... اردو صفحہ انگریزی۔

(۲) ... بنام ... راج رانی فیصلہ بورڈ لیگل ریممبرنسر اگست ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۱۔

(۳) ... گنپت جی فیصلہ بورڈ مورخہ ۹ مئی ۱۸۷۹ء لیگل ریممبرنسر صفحہ ۱۰ کتاب انگریزی ۲۷ کتاب اردو۔

(۴) مقدمہ ... احمد خان مورخہ ۲ اپریل ۱۸۷۹ء فیصلہ بورڈ۔

(۵) ... لال بنام گنیش پرشاد مقدمہ بورڈ نمبر ۵۴ ۱۸۷۹ء منفصلہ ... ستمبر ۱۸۷۹ء لیگل ریممبرنسر صفحہ ... کتاب انگریزی و صفحہ ... کتاب اردو۔

زر ڈگری مع خرچہ سود آیندہ ادا نکرے تو اُسکو کل رقبہ سے بیدخل کردے - (۱)

دفعہ ۱۱۵ - جائداد غیر منقولہ کا پٹہ صراحتاً یا معناً واپس کیے جانے سے

جائداد یا اُسکے جزو کے پٹہ دہ پٹہ مین جو پٹہ دار نے اُس سے پہلے دیا ہو کچھ خلل نہین آتا ہے بشرطیکہ شرائط وقیود مندرجہ پٹہ دہ پٹہ بالشرح مطابق اور متحد ان شرائط کے ہوں جو اصلی پٹہ مین مرقوم ہوے ہوں باستثناء صرف امر تعداد زر لگان کے الا اگر وہ پٹہ بغرض حصول پٹہ جدید کے واپس نہ دیا گیا ہو تو زر ہاے لگان جو پٹہ دار شکمی کے ذمہ واجب الادا ہے اور معاہدہ جنکا وہ پابند تھا پٹہ دہندہ دلوا دیے جاوینگے اور اُسکی تعمیل کرائیگا -

ایسے پٹہ کے منسوخ ہوجانے سے تمام پٹہ ہاے شکمی منسوخ ہوجاوینگے الا جبکہ پٹہ دہندہ نے براہ فریب بغرض تلف حق پٹہ دار پٹہ دارونکی ایسی ضبطی وقوع مین لایا ہو یا حسب حکم محفوظ رہنے پٹہ دار کا تاوان ضبطی سے حسب دفعہ ۱۱۴ صادر ہوا ہو۔

شرح - یہ دفعہ قائم کی گئی ہے اصول جلد ۱۰ ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۸۴ - وجلد ۱۴ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۰۳ - ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۲۳ - سے چنانچہ اُس مقدمہ مین ہائی کورٹ مدراس سے یہ تجویز ہوا تھا کہ نوعیت اور رواج اُس دستور کا جسکے بموجب رعیت اپنے کاشتکاران ماتحت کو پٹہ دیتی ہے اور چند سال کے لیے جائداد منتقل کرتی ہے تحقیق ہونا چاہیے لہذا مقدمہ واسطے تحقیقات کے واپس بھیجا جاوے اور ایک نقل تجویز اجلاس کامل کی اس مقدمہ کی بابت واسطے ہدایت کے بھیجی گئی - (۲)

خلاصہ اس دفعہ کا یہ ہے کہ پٹہ جائداد غیر منقولہ کے واپس کیے جانے سے پٹہ در پٹہ کو

---

(۱) راؤ گوبند سنگھ بنام سندر ماں فیصلہ ۲۲ - نومبر ۱۸۹۲ء نمبر [illegible] -

(۲) - بد لاسی رام بنام پرسوتم لال مورخہ ۱۱ - مارچ ۱۸۸۱ء صفحہ ۶۳ - کتاب انگریزی و صفحہ ۱۵ - کتاب اردو -

کوئی زوال نہیں آتا۔

جب اراضی کو کاشتکار نے برضامندی زمیندار کے رہن کر دیا ہو تو اسکا استعفا … تا وقتیکہ فک رہن نہو جاوے کاشتکار نہیں دے سکتا بلکہ … قبضہ رہنا چاہیے۔ (۱)

دفعہ ۱۱۶۔ اگر کوئی پٹہ دار یا پٹہ دار شکمی بعد اختتام میعاد پٹہ جو پٹہ دار کو عطا ہوا تھا جائداد پر قابض رہے اور پٹہ دہندہ یا اسکا قائم مقام … پٹہ دار یا پٹہ دار شکمی سے لگان قبول کرے یا اور طرح پر اُسکے قبضہ کی بحالی پر رضامندی ظاہر کرے تو در صورت نہونے اقرار کے خلاف اسکے یہ سمجھا جائیگا کہ پٹہ سال بسال یا ماہ بماہ کے لیے جو کچھ حال اُن اغراض کا ہو جنکے لیے جائداد پٹہ پر دی گئی تھی حسب مفصلۂ دفعہ ۱۰۶۔ تجدید کیا گیا۔

تمثیلات

(الف)۔ زید نے ایک مکان بکر کو پانچ برس کے لیے کرایہ پر دیا بکر نے وہی مکان بعوض کرایہ ایکسو روپیہ ماہواری کے عمرو کو بطور کرایہ دار کرایہ پر دیا پانچ برس گذر گئے مگر عمرو کا قبضہ مکان پر بدستور ہے اور وہ زید کو کرایہ دیتا چلا آتا ہے گویا اس سے عمرو کے حق کرایہ داری ماہ بماہ کی تجدید ہوئی۔

(ب)۔ زید نے ایک علاقہ بکر کو تا حین حیات عمرو …
عمرو فوت ہوگیا مگر بکر زید کی منظوری سے علاقہ پر قابض …
استحقاق پٹہ داری سال بسال کی تجدید ہوگئی۔

شرح۔ خلاصہ اس دفعہ کا یہ ہے کہ اگر پٹہ دار بعد اختتام میعاد پٹہ … پر قابض رہے اور پٹہ دہندہ اس زمانہ کا لگان قبول کرے تو سمجھا جاویگا کہ پٹہ …

(۱) ستوا میر رائے بنام منو سنگھ رائے فیصلہ الہ آباد مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۶۹ء

سال بسال یا ماہ بماہ قبضہ کیا گیا - یہ دفعہ مبنی ہے مسئلہ تسلیم بالسکوت پر چنانچہ ایکٹ نمبر ۱۰ کی دفعہ ۷ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۹ء و ایکٹ نمبر ۳ کی دفعہ ۳۷ ہم مضمون دفعہ ہذا ہے اور دفعہ ہذا اصول سے دارالتعلق ہے - رپورٹ دفعہ ۴۱ و جلد ۳ بمبئی صفحہ ۲ جلد ۲ ... ۶۳ ... ممالک مغربی و شمالی سنہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۰۴ - ... جلد ... ویکلی رپورٹ صفحہ ۵۲ - جلد ۱۲ ... رپورٹ صفحہ ۱۸۵ - جلد ۲ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۹ و ۵۴۸ - جلد ۲۲ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۰۲ - جلد ۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۲۳۴ - بر وضاحت کی گئی ہے -

نظیر سنہ ۱۸۶۹ء مین ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی نے تجویز کیا تھا کہ وہ پٹہ دار جو بعد انقضاے میعاد پٹہ کے قابض رہا وہ اُسی لگان ادا کرنے کا مستوجب ہے جو اُسنے پچھلے سال مین ادا کیا تھا - (۱)

ایک مقدمہ مین نسبت اختیار رضامندی یہ تجویز ہوا کہ رضامندی کارندہ زمیندار نسبت رہن کے تا وقتیکہ کوئی اختیار خاص اُسکو ایسا نہو قانونا جائز نہین ہے - کارندہ معمولی کو جو پٹہ نہین دے سکتا ہے اختیار اسکا بھی نہین ہے کہ ایسے انتقال پٹہ کو جو منجانب رعیت کے دوسرے شخص کی طرف ہوا ہو منظور کرے - (۲)

اس دفعہ کے جزو اخیر کا مطلب یہ ہے کہ اگر رضامندی بذریعہ لینے زرلگان کے کیجاوے تو یہ سمجھا جاویگا کہ تجدید پٹہ کی حسب دفعہ ۱۰۶ اسکے ہوگی -

دفعہ ۱۰۶ مین تحریر ہے کہ اگر کوئی معاہدہ خلاف اسکے نہو تو پٹہ واسطے اغراض کاشتکاری کے سال بسال اور اگر کسی اور غرض کی بابت ہو تو ماہ بماہ سمجھا جاویگا - اور اُسمین یہ بھی حکم ہے کہ اُسکے ختم ہونے کی اطلاع چھ مہینے پیشتر اُس سال سے

---

(۱) ... بنام سید تصدق ... نمبر ۲۳۲ ... ۲ مئی سنہ ۱۸۶۹ء صفحہ ۲۰۰ انگریزی ۱۰۰ کتاب اردو -
(۲) ... بنام ... ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء الہ آباد صفحہ ۴۹ کتاب اردو و انگریزی ۱۲۲ -

یا پندرہ روزہ پیشتر جیسی کہ صورت ہو دینا چاہیئے زیادہ صراحت کے واسطے ملاحظہ کرو شرح دفعۂ مذکور۔

دفعۂ ۱۱۷۔ باب ہذا کی کوئی شرائط پٹہ جات اغراض کاشتکاری سے متعلق نہ سمجھی جائیگی الا اس حد تک جو لوکل گورنمنٹ بعد حصول منظوری جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل بذریعۂ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری موقع شرائط مذکورہ کے کل یا جزو کو پٹہ جات مذکورہ سے متعلق قرار دے بشمول یا بلملحوظی شرائط قانون مختص المقام کے اگر کوئی ایسا قانون اُسوقت اثر پذیر ہو اشتہار مذکور تا وقتیکہ اُسکی مشتہری کی تاریخ سے چھ مہینے نہ گذر جائیں اثر پذیر نہوگا۔

شرح۔ بلحاظ حالات وقت کے باب ہذا کی شرائط پٹہ جات کاشتکاری کے متعلق نہیں کیگئے۔

مگر لوکل گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جہانتک مناسب سمجھیں بلحاظ قانون مختص المقام کے بمنظوری جناب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل کے متعلق کردیں اور جب وہ متعلق کریں تو چھ مہینے پیشتر سے اشتہار دینا لازمی ہے۔

باب ۶

تبادلۂ جائداد

دفعۂ ۱۱۸۔ جب دو شخص باہم کر ایک چیز کی ملکیت دوسری چیز کی ملکیت کے بدلے میں لین اور دین اور دونوں اشیا میں سے کوئی شی یا دونوں شی قسم زر نقد سے نہوں تو یہ معاملہ تبادلۂ جائداد کا کہلائیگا۔

انتقال جائداد کا جسکی تکمیل بطور تبادلہ کے کرنی منظور ہو صرف اُس

طریقہ کے بموجب ہو سکتا ہے جو جائداد کے انتقال بذریعہ بیع کے لیے مقرر ہوا ہے

شرح - فقرۂ اول دفعۂ ہذا مین تعریف تبادلۂ جائداد کی بیان کی گئی ہے اور فقرۂ مذکور قائم ہوا ہے دفعہ ۱۲ - مسودۂ نمبر ۲ - مطبوعۂ ۲۵ مئی ۱۸۷۹ء گزٹ اردو جلد ۱ - مدراس صفحہ ۱۰۰ سے اُسمین یہ الفاظ تھے -

جب دو شخص باہم ایک جزو کے بدلے دوسرے جزو دینے کا اقرار کرین اور اُن دونون مین کوئی یا دونون محض زرنقد نہون تو ایسا اقرار معاہدہ مبادلہ کہلاتا ہے - (۱) ہائی کورٹ مدراس نے بھی یہ تجویز کیا تھا - (۲)

دوسرا فقرہ اضافہ کیا گیا ہے اُسکا یہ مطلب ہے کہ تکمیل معاہدہ انتقال کی مثل بیع کے ہوگی کیونکہ بیع مین معاوضہ زرنقد کے ساتھ ہوتا ہے اور تبادلہ مین معاوضہ ملکیت کا مالک کے ساتھ ہوتا ہے -

مد ۳۵ - ضمیمۂ ۲ - ایکٹ ۱ ۱۸۷۹ء قانون اسٹامپ عام مین دستاویز تبادلۂ جائداد کے واسطے وہی رسوم مقرر ہے جو بیعنامۂ مد (۲۱) کے لیے مقرر ہے جسکا معاوضہ اُس جائداد کی مالیت کے برابر ہو جو منجملہ ہر دو جائداد ہاے مبادلہ مندرجۂ دستاویز کے کثیر المالیت ہو -

اس مسودہ کے نشاء اور وجوہ مین واضعان قانون نے یہ بیان کیا تھا کہ اسی طرح پٹہ نامجات اور نوشتہ و تبادلہ کے لیے بجاے محصول معین کے محصول بشرح قیمت تجویز کیا گیا ہے کہ تمام محصولات معین کم و بیش قابل اعتراض ہوے مین اسلیے کہ وہ یا تو اسقدر کم ہونگے کہ آمدنی سرکار بتعداد معتدبہ حاصل نہو یا جس حالت مین کہ جائداد متعلقۂ دستاویز بہت کم مالیت کی ہو تو زیادہ سخت تصور کیجائیگی مگر اُن

(۱) - بل نمبر ۲ - مطبوعۂ ۲۵ - مئی ۱۸۷۹ء

(۲) - مدراس جلد ۱ - صفحۂ ۱۰۰ -

صورتون مین دشواری مقرر کرنے شرح حسب مالیت کی اسوجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ کوئی بنا اُنکے تشخیص کی نہین ہے کیونکہ جن نوشتہ جات پر محصول لگایا جاوے اُنمین زرمشن نہین لکھا جاتا پس اس دشواری کے رفع کرنے کے لیے یہ تجویز کی گئی ہے کہ اہالی معاملہ شے مندرجۂ ہبہ نامہ یادداشت و نیز مبادلہ کی قیمت تقریبی صحیح صحیح اسمین لکھین اور درصورت فریب کے تاوانات سنگین مقرر کیے ہین - (۱)

واجب العرض پٹہ کے ایک جملہ سے حق شفع حاصل تھا جسمین یہ شرط تھی کہ بصورت انتقال حقیت کسی پٹی دار کی اُس قیمت پر جو مشتری نے دی ہو استحقاق خریداری اول اُسکے شرکا کو حاصل ہے منجملہ حصہ داران کے ایک نے ایک بسوہ ۶ - وسوہ ایک باغ کا بعوض ایک دیگر قطعہ اراضی کے بنام شخص غیر کے منتقل کردیا اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ یہ معاہدہ از روے شرائط واجب العرض کے ٹھیک انتقال حقیت کا تھا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایک قطعہ اراضی کی جو بعوض ایک بسوہ - ۶ - وسوہ کے دیا گیا تھا بموجب شرط واجب العرض کے بطور قیمت کے سمجھنا ضرور ہے اور لفظ قیمت مین صرف زرنقد داخل نہین ہے بلکہ دیگر قسم کی جائداد بھی داخل ہے جسکی قیمت تعین ایک معین رقم زرنقد پر ہوسکتا ہے اور معاوضہ بیع اور نیز تبادلہ حسب تعریف دفعہ ۵۴ و ۱۱۸ - ایکٹ ۴ بابت ۱۸۸۲ء پر حاوی ہے - (۲)

دفعہ ۱۱۹ - درصورت ہونے کسی معاہدہ خلاف اُسکے کے وہ شخص جو کلاً یا جزاً اُس شی سے محروم کیا جائے جو اُسکو تبادلہ مین ملی ہو اور وجہ محرومی کی کوئی نقص واقع استحقاق فریق ثانی ہو تو فریق اول مجاز ہے کہ اگر مناسب

---

(۱) - وجوہات تتمۂ اول (الف) فقرۂ - ۲۲ -

(۲) - نعمت علی بنام عظمت بی بی آلہ آباد جلد ۶ صفحہ ۲۲۶ - کتاب اردو و ۲۲۸ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ صفحہ ۶۰۶ ہفتہ وار ۱۸۸۴ء اردو -

جسکے معاوضہ حاصل کرے یا وہ شی جو اُسنے منتقل کی ہو واپس لے۔

شرح۔ خلاصہ اور مطلب اسدفعہ کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص جسنے جائداد تبادلہ مین پائی ہو اُس جائداد سے کلاً یا جزواً محروم ہو جاوے تو اُسکو اختیار رہے کہ یا تو معاوضہ لے یا اُس شی کو واپس کر لے۔

مسودۂ قانون ہذا مین یہ الفاظ قائم ہوے تھے کہ جو شخص اُس شی سے کہ اُسنے بدل مین پائی ہو بوجہ ایسے امر کے محروم ہو جاوے جو کہ دوسرے فریق نے یا اُس شخص نے جسکے ذریعہ سے دوسرا دعویدار ہے کیا ہو اُسے اختیار ہے کہ خواہ بابت اُسی شی کے جو اُسکو دی گئی تھی معاوضہ کی نالش کرے یا اُس شی کے پانے کی نالش کرے۔ (۱)

اسدفعہ مین مسودہ سے الفاظ کلاً یا جزواً اضافہ کیے گئے ہین۔

دفعہ ۱۲۰۔ بجز اُن شرائط کے جنکے لیے باب ہذا مین اور بیع کا حکم ہے ہر فریق معاملہ بابت اُس شی کے جو وہ دوسرے کو دی ہے حق رکھتا ہے اور اُنھین ذمہ داریون کا پابند ہے جو بائع کو حاصل ہین اور بنسبت اُس شی کے جسکو وہ بدلے مین لے وہی حقوق رکھتا ہے جو کسی مشتری کو حاصل ہون اور مشتری کی ذمہ داریون کا پابند ہوجاتا ہے۔

دفعہ ۱۲۱۔ جب باہمد گر تبادلہ زر نقد کا ہو یہ سمجھا جائیگا کہ ہر فریق نے اُس زر نقد کی صحت و اصلیت کا وعدہ کیا ہے جو اُسنے دیا ہو۔

شرح۔ خلاصہ یہ ہے کہ درصورت تبادلۂ زر نقد کے یہ سمجھا جائیگا کہ ہر شخص نے اُس زر نقد کی صحت کا وعدہ کیا ہے۔

چنانچہ دفعہ ۴۴ مسودۂ نمبر ۲ مین لکھا تھا کہ درصورت مبادلۂ زر نقد کے ہر فریق اُس معاملہ مین اُس زر نقد کے اصلی ہونے کا ذمہ دار ہوتا ہے چنانچہ اس اصول جو ہے

(۱) مسودۂ نمبر ۲ کی دفعۂ ۴۲ – فقرۂ دوم۔

اور بل نمبر ا - کی دفعہ ۴۸ - کے فقرہ ۳ - ۳ - و مورخہ ثی صفحہ ۱۰۰ - پر یہ دفعہ وضع کی گئی ہے -
اسدفعہ مین یہ الفاظ کہ اُس زر نقد کی صورت و اصلیت کا وعدہ کیا ہے مندرج ہین
اُسکا مطلب یہ ہے کہ جب زر نقد تبادلہ ہو تو وہ زر نقد صحیح اور اصلی ہو ناقص و مقلب
نہو اور جو شخص زر نقد دے وہ اُسکے صحیح اور اصلی ہونے کا ذمہ دار ہے -

باب ۷

بابت ہبہ

دفعہ ۱۲۲ - ہبہ ایک انتقال ہے کسی جائداد معین و موجودہ کا منقولہ ہو
یا غیر منقولہ جو کوئی شخص عمداً اور بلا اخذ معاوضہ دوسرے کے حق مین کرے
انتقال کرنے والا واہب کہلاتا ہے اور منتقل الیہ موہوب لہ اور موہوب لہ
خود یا اور کوئی شخص اُسکی طرف سے ہبہ قبول کرے -

اور ضرور ہے کہ اقبال ہبہ واہب کی حیات مین اور جب تک کہ اُسکو
ہبہ کرنے کا اختیار حاصل ہے کیا جائے - اگر موہوب لہ اقبال کرنے سے
پہلے فوت ہو جائے تو ہبہ کالعدم ہو جائیگا -

شرح - واضح ہو کہ شرع اہل اسلام مین مقننین فقہ نے تعریف ہبہ کی اکثر
کتب فقہ مین لکھی ہے اگر اُنکی نقل اسجگہ کیجائے تو دراصل وہ اس تمام کتاب سے
زیادہ ہو جائیگی اسوجہ سے بنظر طوالت حجم اس رسالہ کے متروک کرتا ہون -

شرع محمدی مین جائداد موروثی اور جائداد مکسوبہ مین کچھ فرق نہین ہے -
دونون قسمون کی جائداد مین اُسکے مالک کے حقوق جب تک وہ زندہ ہے مطلق ہین -
یعنے جو وہ چاہے اُسکو کرے مگر جو وہ انتظام اپنی جائداد کا کرے اُسکا جائز و موثر
ہونا اُسپر موقوف ہے کہ وہ انتظام مالک کی زندگی مین جاری و نافذ ہو جائے -

مثلاً اگر ہبہ کیا جائے تو جائداد موہوبہ اُسی وقت صریحاً یا ضمناً موہوب لہ کو حوالہ کردیجائے اور واہب کو چاہیے کہ اپنے تمام حقوق ملکیت سے جو اس جائداد مین رکھتا ہے دست بردار ہوجائے اور جہانتک ممکن ہو موہوب لہ کا قبضہ اُسپر کرادے۔

انتقال جائداد دو قسم سے ہوتا ہے۔

(۱)- انتقال جائداد حین حیات۔

(۲)- انتقال جائداد بذریعۂ وصیت جسکا نفاذ موصی کے مرنے کے بعد ہوتا ہے۔

انتقال جائداد جو مرض الموت مین عمل مین آوے وہ وصیت مین داخل ہے۔

انتقال حین حیات دو قسم کے ہوتے ہین۔ (۱) ہبہ (۲) وقف

ہبہ کی تعریف اسطرح لکھی ہے کہ کسی خاص جائداد کو جو بالفعل موجود ہو یا جو نالش یا اور کسی کارروائی سے کسی شخص کو مل سکتی ہو بلا معاوضہ اور برضا و رغبت منتقل کردینا۔

(ب)- وقف کی تعریف یہ ہے کہ کسی جائداد کے منافع کو کسی شخص کے فائدہ کے لیے یا مذہبی یا خیراتی کام کے لیے ہمیشہ کے واسطے مقرر کردینا۔

درالمختار کتاب الہبہ مین لکھا ہے کہ ضرور ہے کہ واہب صحیح العقل اور بالغ ہو اور شئے موہوبہ مشاع یعنے غیر منقسم ہو اور واہب کے قبضہ مین ہو اور ایجاب قبول کیا جاے۔

جن الفاظ سے ہبہ کیا جاتا ہے وہ تین قسم کے ہین۔

اول- وہ الفاظ جو خاص کر ہبہ کے لیے موضوع ہوے ہین۔

دوم- وہ الفاظ جو ہبہ پر مجازاً یا ضمناً دلالت کرتے ہین۔

سوم- وہ الفاظ جس سے ہبہ یا عاریت بذریعۂ مساوی ہوتا ہے۔

قسم اول کے الفاظ ایسے ہین جیسے کوئی شخص کہے کہ ہبہ کی مین نے یہ چیز تجکو۔ مین نے تجکو اُس چیز کا مالک کردیا۔

یہ چیز تیرے سے ہے یا مین نے یہ چیز تجکو دے ڈالی یا بخش دی یہ الفاظ ہبہ کے مین

قسم دوم کے الفاظ ایسے ہین جیسے مین نے تجکو یہ پوشاک پنھائی۔ یا مین نے یہ مکان تیری حیات تک دے ڈالا۔ یہ الفاظ بھی ہبہ مین شامل ہین۔

قسم سوم کے الفاظ ایسے ہین جیسے کہ کوئی شخص کہے کہ یہ مکان تیرے لیے ہے اگر مین تیرے بعد زندہ رہون یا تیرے لیے وقف ہے اور اسکو حوالہ کردے تو امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک ہبہ عاریت ہے مگر امام ابویوسف کے نزدیک ہبہ ہے۔

ہبہ بلا معاوضہ جسکا ذکر اس دفعہ مین ہے شرع محمدی مین اُسکو ہبہ مطلق کہتے ہین اُسکی تعریف یہ ہے۔

ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی جائداد یا کسی جزو کا عین برضا و رغبت اسطرح بخشدے کہ موہوب لہ کو مال یا شی موہوبہ کا مالک بنا دے۔ (۱)

ہبہ کا جواز تین شرطون پر موقوف ہے۔

اول واہب کی نیت یا خواہش کا ظاہر ہونا۔

دوسرے موہوب لہ کا قبول کر لینا صریحاً یا ضمناً۔

تیسرے موہوب لہ کا مال یا شی موہوبہ پر قبضہ کر لینا حقیقۃً یا مجازاً۔

فقہاے حنفی نے ہبہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ بخش دینا کسی چیز کے حق ملکیت کا بلا معاوضہ سیدی خلیل فقیہ مالکی نے ہبہ کی تعریف یہ لکھی ہے کہ ایک فیاضانہ فعل ہے جس سے مالک کسی چیز کو بلا معاوضہ کسی شخص کو بخشدیتا ہے۔

علماے اہل شیعہ نے تعریف ہبہ کی اسطرح لکھی ہے کہ ہبہ ایک عقد شرعی ہے جس سے کسی مخصوص کا حق مالکیت فوراً اور بلا معاوضہ اور بلا شرط بہ نیت ثواب بہ مالک دوسرے شخص کی طرف منتقل کر دیتا ہے۔

ایک اور قسم کی ہبہ مسلمانون مین جو محض ایک کار ثواب ہے اور صدقہ کہلاتا ہے

(۱)۔ جلد ۳ غایۃ الاوطار صفحہ ۴۹۔

اور اجر آخرت کی نیت سے دیا جاتا ہے۔

اس قسم کی ہبہ جملہ مذاہب مین منسوخ نہین ہوسکتی۔

شرع محمدی مین یہ شرائط ہین۔ اول واہب صحیح العقل۔ آزاد۔ بالغ۔ اور مالک شئے ہبہ کا ہو جیسا کہ ایک نظیر مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ واہب کا قبضہ شئے موہوبہ پر مین حیاتی ہے تو ایسی شئے کا ہبہ ناجائز ہے۔ (۱)

دوم جو شئے ہبہ کیجائے وہ وقت ہبہ کے موجود ہو اور بقبضہ واہب ہو ایسی شئے کا ہبہ جسکا ہنوز وجود نہین ہے یا اُس وعدہ سے کہ قبضہ زمانہ آیندہ مین دیا جاویگا ناجائز ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین یہ بات تجویز ہوئی کہ از روے شرع محمدی واسطے جواز ہبہ کے واہب کو شئے موہوبہ کا قبضہ لینا لازم ہے اگر شئے موہوبہ وقت ہبہ واہب کے قبضہ مین ہو تو ایسا ہبہ باطل ہے۔ (۲)

سوم شئے موہوبہ ایسی چیز ہو جسکی شرعاً کچھ قیمت ہے۔

چہارم موہوب لہ شئے موہوبہ پر قبضہ کرلے اور واہب اپنا قبضہ ترک کرے۔

اسی طرح ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ ہبہ ساتھ شرط کے یا التواے کے ساتھ ناجائز ہے علاوہ اسکے قبضہ شئے موہوبہ کا فی الفور ملنا چاہیے۔ (۳)

پنجم اگر شئے موہوبہ قابل تقسیم ہے تو چاہیے کہ اُس شئے سے جو ہبہ نہین کی گئی ہے شئے موہوبہ علیحدہ کردی جاوے۔

ششم ہبہ مشفوعہ یعنے ایسی شئے کا جو غیر منقسم شدہ اور مخلوط ہو اور وقت ہبہ

(۱)۔ نظیر ہائی کورٹ کلکتہ مطبوعہ ویکلی رپورٹ صفحہ ۱۴۵۔ جلد سنہ ۱۸۶۴ء مقدمہ ظہیر الدین سردار بنام نیاز اللہ سرکار۔

(۲)۔ عبد النسا رخاتون بنام امیر النسا رخاتون نظیر ہائی کورٹ کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ سوکلی رپورٹس

(۳)۔ بی بی روشن جہان بنام راجا عنایت حسین کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۵ صفحہ ۴۔

قابل تقسیم ہو تو تقسیم اور منقطع نہ کردیا جائے تو ناجائز ہے۔

مگر ہائی کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ شرعاً ہبہ شی مشلوعہ بنام شریک شی موہوبہ قبل از تقسیم بھی جائز ہے۔ (۱)

ہائی کورٹ الہ آباد نے جسمین قبضہ کسی قدر جائداد پر جو از روے ہبہ منتقل ہوئی تھی قبضہ مشترک تھا اور جسکو عدالت ماتحت نے ناجائز قرار دیا تھا فیصلہ ماتحت پر اعتراض پیش ہونا روا نہین رکھا۔ (۲)

پھر ایک اور مقدمہ مین تجویز کی کہ حصہ معین واقع جائداد غیر منقولہ کا ہبہ جائز ہے اُسپر اطلاق جائداد مشترک کا نہین ہوسکتا۔ (۳)

ہفتم ہبہ شرط کے ساتھ ناجائز ہے۔

ہشتم اگر کوئی شی بنام دو یا زیادہ شخصون کے ہبہ کیجائے تو ہر ایک شخص کے حصہ کی تخصیص بوقت ہبہ یا بوقت تفویض قبضہ ہونا چاہیے۔

ہبہ کے فعل کے جواز کی شرائط شرع شریف مین یہ لکھی ہے۔

(۱)۔ ایجاب کسی زبان مین جس سے واہب کا مطلب سمجھ مین آجاوے یا وہ ایجاب جو کہ کردار یا افعال سے مفہوم ہو۔

۲۔ قبول صریحی یا ضمنی۔

۳۔ موہوب لہ کا قبضہ شی موہوبہ پر۔

واہب عطا کرنے والے کو کہتے ہین اور موہوب لہ جسکو ہبہ کیجائے اور وہ شی جو ہبہ کیجائے اُسے شی موہوبہ کہتے ہین۔

(۱)۔ آمنہ بی بی بنام مسماۃ دونا بی بی ہائی کورٹ کلکتہ ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۔

(۲)۔ مسماۃ اماسن ولیہ اطاف حسین نابالغ بنام فضل کریم مدعی رسپانڈنٹ الہ آباد مورخہ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۸۸۱ء

(۳)۔ جیون بخش بنام امتیاز بیگم الہ آباد جلد ۲ صفحہ ۹۳۔ انڈین لا رپورٹ۔

دفعہ ۱۲۳- واسطے ہبہ کرنے جائداد غیر منقولہ کے ضرور ہے کہ اُسکا
قال بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ کے ہو جسپر دستخط واہب کے یا اُسکی طرف سے
ی اور شخص کے ہون اور کم سے کم دو گواہون سے اُسکی تصدیق ہوئی ہو -
واسطے ہبہ کرنے جائداد منقولہ کے جائز ہے کہ انتقال خواہ بذریعۂ
یر کسی دستاویز رجسٹری شدہ کے جسپر دستخط حسب مذکورۂ صدر ہوئے ہون
ذریعۂ حوالگی جائداد کے کیا جائے -
جائز ہے کہ حوالگی مذکورۂ اسی طرح کیجائے جسطرح مال فروخت شدہ
لہ کیا جاتا ہے -

شرح - بموجب شرع محمدی کے واسطے جواز ہبہ کے تحریر و رجسٹری شدہ ہونا
کم سے کم دو گواہون کی تصدیق کرنا ضروری نہین تھا مگر قانون رجسٹری کی دفعہ
ضمن (الف) مین وثیقہ جات مشعر ہبہ جائداد غیر منقولہ کی رجسٹری لازمی قرار
کی گئی ہے خواہ وہ کسی تعداد یا مالیت کی بابت ہو مگر یہ رجسٹری جب ہی لازم تھی
ب کوئی وثیقہ تحریر کیا جائے اگر انتقال زبانی عمل مین آوے تو وہ ناجائز نہین تھا -
اب دفعۂ ہذا مین جواز ہبہ کے واسطے یہ امر ضروری قرار دیا گیا کہ وہ تحریری و
سٹری شدہ ہو اور اُسپر دستخط واہب کے یا اُسکی طرف سے کسی اور شخص کے
ن اور دو گواہون سے کم نے اُسکی تصدیق نہ کی ہو -
تو جب دستاویز تحریر ہونی قرار پائی تو ضرور ہے کہ وہ اسٹامپ پر ہی ہو چنانچہ
۲- ضمیمۂ اول ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۹۹ع مین ہبہ کے واسطے اسٹام معین کیا گیا ہے اور
مین لکھا ہے -

ہبہ نامہ (علاوہ دستاویز تملیک نامہ یا وصیت کے) وہی رسوم جو بیعنامہ
۲- کے لیے مقرر ہے بابت اُسقدر معاوضہ کے جو جائداد مندرجۂ دستاویز کی

بت کے برابر ہو۔
بموجب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ء ہبہ نامہ جائداد منقولہ کا مؤاخذہ اسٹام سے بری تھا
اس ایکٹ کے ضمیمہ ۲ - مد ۳۷ - مین صرف ذکر ہبہ نامہ جائداد غیر منقولہ کا تھا مگر اس
ٹ کے بموجب ہبہ نامہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ دونون قابل مؤاخذہ اسٹام ہین -
بموجب ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ء ہر ہبہ نامہ جائداد غیر کے واسطے ایک معین رسوم
کی تھی گو جائداد ہبہ شدہ کسی قیمت کی ہو اب مؤاخذہ بلحاظ مالیت کردیا ہے (۱)
جبکہ دستاویز ہبہ نامہ کے الفاظ ایسے ہون کہ وصیت نامہ بھی ہوسکتے ہون
یعنے جبکہ جائداد حین حیاتی و بعد ممات واہب منتقل ہوتی ہو) تو وہ قابل اسٹام
ہبہ نامہ کے ہے گو بحالت تصور کیے جانے وصیت نامہ کے وہ اسٹام سے بری ہے (۲)
ہبہ بالخصوص پر مؤاخذہ اسٹام بموجب مد ۳۷ - ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۹ء کے
نا چاہیے - (۳)
لفظ تملیک نامہ کی تعریف قانون اسٹام مین یہ لکھی ہے -
تملیک نامہ سے جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تملیک از روے تحریر مراد ہے جو
بیت کی قسم سے نہو اور جسکی تحریر کے یہ وجوہ ہون -
(الف) بمعاوضہ ازدواج کے ہو۔
(ب) - بغرض تقسیم ہونے جائداد کے مابین قرابتیان تملیک کنندہ یا اُن
والی کے جنکی وہ پرورش کرنا چاہتا ہو۔

---

۱) - دیکھو منشا و وجوہ مسودہ قانون اسٹام کے تتمہ اول حرف (د) فقرہ - ۳۰ -
۱) - اوودھ کمشنڈیم اسٹام فقرہ - ۳۰ -
۲) - دیکھو نوٹ زیر فقرہ - ۶۴ - اوودھ کمشنڈیم اسٹامپ و تتمہ اول حرف (الف) فقرہ - ۲۲
شتہار گورنمنٹ ہند نمبری ۱۳۷۹ - مؤرخہ ۲۲ جون سنہ ۱۸۸۱ء -

(ج) — جب بغرض کسی امور مذہبی یا خیرات کے ہوا و لفظ مذکور مین ایسا اقرار بھی شامل ہو جسمین وہ ایسی تملیک کرنے کا وعدہ کرے۔ (۱)

بیلی صاحب نے باب ہشتم کتاب الہبہ مین تحریر کیا ہے کہ اطلاق لفظ تملیک نامہ دستاویز بیع وہبہ دونون پر صادق آتا ہے یعنے ہبہ کی دو قسمین ہین۔

ایک تملیک - دوسرے اسقاط صحیح طور پر محض حقوق کی نسبت صادق ہوتا ہے اور اس تعریف کی رو سے ہبہ بذریعہ تملیک مقید باشیاء مخصوصہ یعنے عین کی گئی ہے

میکناٹن صاحب کے نظائر مین لفظ تملیک کے معنے عام ہین اور اُسکا اطلاق ہبہ کی نسبت عام اس سے کہ وہ ہبہ مشروط ہو یا غیر مشروط اور بیع کی نسبت اور نیز وصیت کے ہو سکتا ہے۔

استنباق و نظائر مین لکھا ہے کہ جن صورتون سے تملیک قائم ہوتی ہے وہ یہ ہین۔

تبادلہ جائداد و مہر معاوضہ منجانب زوجہ۔

جو شوہر سے طلاق لینے کے لیے شوہر کو دیا جاوے وراثت وہبہ وخیرات و وصیت و وقف و لوٹ و فسخ اشیاء جائز و جانوران کی نسبت و چیز کا پڑا پانا مشروط۔

یہ ایک شرط اور معاوضہ جو شخص مقتول کو واجب الوصول ہو اور بعد ازآن اُسکے وارث کو وراثتاً پہونچے۔

پس ظاہر ہے کہ شرع مین لفظ تملیک ایک مفید عام ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب قبضہ شی تملیک کا نہین دیا گیا اور نہ دیا جا سکتا تھا لہذا تملیک نامہ مثل وصیت کے قرار پایا کر ثلث مال پر جائز رکھا گیا۔ (۲)

(۱) - دفعہ ۳ ضمن ۱۸ - ایکٹ ۱ ۱۸۶۸ء

(۲) سید قاسم علی بنام شائستہ بی بی مورخہ یکم جون ۱۸۶۸ء نمبر ۲۰ - عام ۱۸۶۸ء ہائی کورٹ الہ آباد۔

ایک ہندو راجہ نے اپنی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ اپنے بھائی کے نام بذریعہ
تملیک نامہ کے ہبہ کرکے اُسکو دخل دیدیا تھا عدالت العالیہ ہائی کورٹ سے جائز
قرار پاکر ڈگری بحق مدعی صادر ہوئی - (۱)

بموجب مد ۰۵ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۹ء تملیک نامہ کے واسطے وہی رسوم اسٹامپ
ضروری جو متعلق مد ۱۳۱ - کے لیے ہے جسکا معاوضہ جائداد تملیک شدہ متعلق تملیک نامہ
کی مقدار یا مالیت کے برابر ہو -

فقرۂ دوم کے بموجب ہبہ جائداد غیر منقولہ کا تحریری ورجسٹری شدہ ہونا اور دو گواہونکی
تصدیق ہونا ضرور نہیں ہے بلکہ اختیاری ہے یا وہ بذریعۂ تحریر کے حسب مذکورۂ فقرہ
اول ہو یا بذریعۂ حوالگی مال کے دونون صورتون مین جائز ہے -

فقرۂ سوم جو نسبت حوالگی مال کے ہے اُسمین بھی یہ امر جائز رکھا گیا ہے کہ حوالگی
اُسطرح ہو جسطرح حوالگی مال فروخت شدہ کا قانون معاہدہ مین قاعدہ معین ہوا ہے -

دفعہ ۹۰ - قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ء مین لکھا ہے کہ حوالگی اشیائے مبیعہ کی ایسے
امر کے عمل مین لانے سے ہو سکتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ مشتری یا اور کوئی ایسا شخص
قابض اُسکا کرادیا جاوے جو مشتری کی طرف سے مجاز لینے قبضہ کا ہے -

تمثیلات

(الف) - زید نے عمرو کے ہاتھ ایک گھوڑا بیچا اور اُسنے اپنے اصطبل سے عمرو کے
اصطبل مین اُسکو بھجوایا پس عمرو کے اصطبل مین بھجدینا حوالگی ہے -

(ب) - عمرو نے انگلستان مین زید بمبئی کے ایک سوداگر سے تھوڑے روئی کے
منگائے اور اس روئی کے واسطے اپنا جہاز بمبئی مین بھیجا اُس جہاز پر روئی کا لادنا
عمرو کے ہاتھ حوالہ کرنا مال کا ہے -

(۱) - شیام کرن بنام دولت سنگھ صفحہ ۲۱۶ ہفتہ وار اردو ۱۸۸۳ء الہ آباد -

(ج) - زید نے عمرو کے ہاتھ کوئی خاص جنس جو ایک گودام مین مقفل بند تھی فروخت کی زید نے عمرو کو کنجی اُس گودام کی دی تاکہ وہ جنس مذکور لے یہ حوالگی مال کی ہے

(د) - زید نے عمرو کے ہاتھ پانچ خاص پیپے تیل کے فروخت کیے اور وہ تیل زید کے گودام مین تھا عمرو نے وہ پانچ پیپے بکر کے ہاتھ بیچے اور زید نے اُنکی بابت بکر سے کرایہ گودام کا لیا یہ بمنزلہ اسکے ہے کہ تیل بکر کو حوالہ کیا گیا کیونکہ اُس سے زید کی رضامندی اس امر مین ظاہر ہو کہ وہ بکر کی طرف سے بطور مالک گودام کے اُس مال کو اپنے قبضہ مین رکھتا تھا

(ہ) - زید نے عمرو کے ہاتھ پچاس من چاول جو قبضہ مین بکر ایک مالک گودام کے تھے فروخت کیے زید نے بکر کے نام تحریر عمرو کو باین مضمون دی کہ عمرو کے ہاتھ چاول منتقل کیا جائے اور بکر نے وہ تحریر منظور کی اور عمرو کے نام اپنی بہی جات مین اُس چاول کا انتقال لکھدیا پس یہ حوالگی مال کی ہے -

(و) - زید نے عمرو کے ہاتھ پانچ من تیل بقیمت ایکہزار روپیہ فی من بیچنے کا اقرار کیا اور ادائے زر بروقت حوالگی مال قرار پایا زید نے بکر کو ایک گھاٹ وال کے نام جسکے گھاٹ پر اُسکا بیس من تیل تھا یہ تحریر لکھی کہ اُسمین سے پانچ من کا انتقال عمرو کے نام کیا جاوے بکر نے اپنی بہی جات مین انتقال لکھا لیا اور زید کے محرر کو عمرو کے حق مین انتقال ہونے کی اطلاع دی زید کا محرر انتقال کی اطلاع عمرو کے پاس لیگیا اور اُس سے کہا کہ تیل کا روپیہ ادا کر کے وہ تیل لے لو عمرو نے ادا کرنے سے انکار کیا اس صورت مین حوالگی مال کی ہوگئی اسواسطے کہ عمرو نے بکر کو اپنی طرف سے اُس پانچ من کے لینے کے لیے جو کہ زید نے اُسکے واسطے انتخاب کیے اپنا کارندہ قرار دینے کی رضامندی ظاہر نہین کی تھی -

ایک مدیون کو بابت خدمتگزاری ریلوے کمپنی کے ادلے ہر انعام مین [illegible]

ملنے کا حکم ہوا وہ پی ماسٹر کے سپرد تھا ۔ ڈگریدار نے اپنی ڈگری مین قرق کرالیا ہائیکورٹ الہ آباد سے تجویز ہوئی کہ عطاے انعام بمنزلۂ ہبۂ جائداد منقولہ تھا اور جبتک جائداد مذکور کی مدیون کو نہین ہوئی اور پی ماسٹر منجانب مدیون واسطے رکھنے زرمذکور کے مختار نہ تھا ۔ انتقال مذکور بذریعۂ دستاویز رجسٹری شدہ نہ حوالگی زرمذکور عمل مین آئی تکمیل انتقال کی حسب منشاء دفعہ ۱۲۳ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے نہین ہوئی لہذا زرمذکور قابل قرقی نہین ہے - (۱)

نالش واسطے ثابت کرانے استحقاق نسبت پانے اپنے حصۂ پنشن سے مد ۱۲۷ - یا ۱۳۱ - ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۷ء متعلق ہے اور چونکہ مدعیہ نے اپنا حصہ بارہ برس کے اندر پایا ہے لہذا نالش اندر میعاد رجوع کی گئی ہے ہبہ نامہ جو ایک اہل اسلام نے جسکا نام پنشن رجسٹر سرکاری مین بحق اُنکے و دیگر اہالیان خاندان کے مندرج تھا جو تا وقت وفات نامبردہ اپنے حصص وصول کرتے رہے تھوڑے عرصہ قبل اپنی وفات کے نامبردہ نے ایک ہبہ نامہ بحق اپنی زوجہ کے تحریر کیا اور مدعیہ ہمشیرہ اُسکی بابت اپنے حق شرعی کے دعویدار ہوئی تجویز ہوئی کہ ہبہ نامہ ہمشیرہ کے حق مین مضر نہین ہے جو اسمین شریک نہ تھی اور مدعا علیہا زوجۂ واحد صرف حق واہب پاسکتی ہے نہ زیادہ اُس سے اور حسب دفعہ ۷ - ایکٹ ۲۳ - سنہ ۱۸۷۱ء پنشن یا حق پنشن قابل انتقال بطریق ہبہ ہے کیونکہ شی ہبہ نقد نہین ہے بلکہ استحقاق وصول کرنے پنشن کا ہے اور اصول ہبہ مشاع اُس ہبہ سے متعلق نہین ہے کیونکہ حصص متحقق و معین ہین - (۲)

(۱) - جانکی داس بنام ایسٹ انڈین کمپنی نمبر ۱۴۹ مؤرخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء الہ آباد صفحہ ۲۸۵ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۳ء کتاب بدھ

(۲) صاحب النساء بی بی بنام حفیظہ بی بی و حفیظہ بی بی بنام صاحب النساء بی بی الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۲۱۳ - انگریزی انڈین لا رپورٹ -

ہبہ جو ایک مرتبہ بذریعۂ انتقال قبضہ یا کسی دوسری صورت کے کہا جائے جو بجائے قبضہ کے ہو۔ واہب اور ورثاء واہب پر واجب التعمیل ہے اور نیز بمقابلہ اسکے مخواہان کے جائز ہے سوائے اُس صورت کے کہ براہ بدنیتی ہو۔ (۱)

دفعہ ۱۲۴ ہبہ جو حاوی ہو جائداد موجودہ اور نیز جائداد آئندہ پر جہانتک اُسکو جائداد آیندہ سے غرض ہی کالعدم سمجھا جائیگا۔

شرح واضح ہو کہ ہبہ جائز ہے جائداد معین اور موجودہ کا جیسا کہ مختصر طور پر ہم زیر دفعہ ۱۲۱ - لکھ آئے ہین اور جائداد غیر موجودہ کا ہبہ ناجائز ہے تو اگر معاہدۂ ہبہ مین دونون قسمون کی جائداد دین شامل ہوں تو جس جائداد کی بابت ہبہ جائز ہو نافذ ہوگی اور جسکی بابت ناجائز ہو کالعدم سمجھی جائیگی۔

دفعہ ۱۲۵ - جب کوئی شی دو یا زیادہ موہوب لہم کو ہبہ کیجائے اور اُنمین سے کوئی موہوب لہ اُسکو قبول نہ کرے تو اثر ہبہ کا اُس استحقاق کی نسبت جو اُسکو اقبال کی صورت مین حاصل ہوتا کالعدم ہو جائیگا۔

شرح - واضح ہو کہ ایجاب وقبول واسطے جواز معاہدۂ ہبہ کے نہایت ضروری ایجاب واہب کی طرف سے اور قبول موہوب لہم کی طرف سے ہوتا ہے اس دفعہ مین یہ حکم ہے کہ اگر منجملہ چند موہوب لہم کے کوئی موہوب لہ ہبہ کو قبول نہ کرے تو وہ ہبہ اُسکے حق مین کالعدم ہے یعنے بوجہ نہ قبول کرنے کے اثر ہبہ کا اُس استحقاق کی نسبت جو بحالت قبول اُسکو حاصل ہوتا کالعدم ہو جائیگا۔

دفعہ ۱۲۶ - واہب اور موہوب لہ کو یہ قرار دینے کا اختیار ہے کہ عند الظہور کسی امر خاص کے جسکا واقع ہونا واہب کے اختیار مین نہین ہے کسی شی کا ہبہ معطل رکھا یا رد کر دیا جائیگا مگر وہ ہبہ جسکی بابت واہب

(۱) - رگھو نبسی کنور بنام تربد ارام صفحہ ۸۶ - دیکلی نوٹ ۱۸۸۲ء الہ آباد۔

وموہوب لہ یہ اقرار کرین کہ وہ کلاً اور جزاً محض واہب کی مرضی سے منسوخ ہوسکتا ہے کلاً یا جزاً جیسی صورت ہو کالعدم سمجھا جائیگا۔

جائز ہے کہ ہبہ اُن صورتون مین سے ہر صورت مین منسوخ کیا جائے (بجز اسکے کہ زر معاوضہ نہ دیا گیا ہو یا تلف ہوجائے) جسمین اگر وہ معاہدہ ہوتا تو اسکی تنسیخ جائز ہوتی -

بجز صورت ہائے مذکورۂ صدر ہبہ اور طور پر منسوخ نہین کیا جاسکتا کوئی عبارت اس دفعہ کی ایسے انتقالداروں کے حقوق مین مؤثر ہوگی جنھون نے بادائے معاوضہ اور بلا اطلاع خلش انتقال لیا ہو -

تمثیلات

(الف) - زید نے ایک کھیت کو بکر کو اسطور پر ہبہ کیا کہ اپنا یہ اختیار باقی رکھا کہ بکر کی رضامندی سے کھیت کو اس صورت مین واپس لے جب تلف ہو بکر اور اُسکی اولاد زید کے جیتے جی مر جائین بکر بلا رکھنے کسی قدر اولاد کے جیتے جی فوت ہو گیا پس زید مستحق ہے کہ کھیت واپس لے لے -

(ب) - زید نے بکر کو ایک لاکھ روپیہ ہبہ کیا اور اپنے ہاتھ مین یہ اختیار رکھا کہ بکر کی رضامندی سے جب چاہے اُس لاکھ روپیہ مین سے دس ہزار نکال لے پس ایسا ہبہ مؤثر ہے بقدر عــــ ہزار کے مگر وہ غیر مؤثر نسبت عــــ ہزار کے کہ وہ مبلغ ہنوز زید کا مال ہے -

شرح - دفعہ ہذا کی رو سے کوئی واہب کسی ہبہ کے ساتھ یہ شرط لگا سکتا ہے کہ بحالت وقوع مین آنے کسی خاص امر کے جو واہب کی مرضی پر منحصر نہو وہ ہبہ ناجائز وساقط ہوگا۔

ایسے فقرہ کے واسطے تمثیل (الف) مین شکل بنائی گئی ہے -

اور دفعہ ۱۰ - قانون ہذا مین لکھا ہے کہ جب کوئی جائداد اسطرح منتقل کیجاوے کہ جس سے منتقل الیہ اسکو منتقل کرنے سے قطعاً باز رکھا جاوے تو بجز اسکے کہ وہ انتقال بذریعۂ پٹہ کے ہو شرط ناجائز ہوگی۔

دفعہ ۱۱ - ایکٹ ہذا مین حکم ہے کہ اگر جائداد کے ساتھ یہ شرط قائم کیجاسکے کہ اُس سے خاص طور پر استفادہ اُٹھایا جائیگا یا اگر کوئی انتقال اس شرط سے کیا جائے کہ وہ بوجہ دیوالیہ ہونے یا عمل مین آنے ارادہ انتقال منجانب منتقل الیہ کے ساقط ہوگا تو انتقال جائز و شرط ناجائز ہے۔

ایک ہبہ نامہ مین یہ شرط تھی کہ مکان موہوب لہ اور اُسکے ورثاء کو نسلاً بعد نسلاً واسطے سکونت کے دیا گیا لیکن اُنکو اختیار انتقال کا حاصل نہوگا تجویز ہوئی کہ ہبہ مطلق ہے اور شرط دربارۂ عدم انتقال قابل لحاظ نہین - (۱)

دوسری شق فقرۂ اول دفعۂ ہذا مین یہ لکھا ہے کہ اگر واہب ایسی شرط قائم کرے جو محض اُسکی مرضی پر منحصر ہو تو وہ ہبہ ناجائز ہوگا۔

اس فقرہ کے واسطے تمثیل (ب) بنائی گئی ہے جسکے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ ہبہ بقدر ؏ ہزار کے جو اُسکے اختیار رہین تھا ہبہ کالعدم سمجھا گیا۔

ہبہ جو ہندو کی طرف سے عمل مین آوے اور اُسمین دخل منجانب موہوب لہ یا کسی فعل کی شرط تھو یعنے حوالہ کرنے دستاویزات حق یا موہوب لہ کو اجازت وصول کرنے کرایہ کی ہو فی نفسہ ایک معاملہ جائز نہین ہے گو دستاویز ہبہ نامہ پر رجسٹری ہوئی - (۲)

فقرۂ ثانی مین تنسیخ ہبہ کی منجملہ اُن صورتون کے ہر صورت مین جائز رکھی گئی ہے جسمین بحالت ہونے کسی قول و قرار کے منسوخی ہبہ کی جائز ہوتی ہو بجز اسکے کہ

(۱) - ناصر حسین بنام صغرا بیگم الہ آباد ویکلی نوٹ ۱۸۸۳ء مورخہ ۱۵ - اپریل ۱۸۸۳ء -

(۲) - درگائی دیبی بنام متھرا ناتھ چٹوپادھیا کلکتہ جلد ۹ صفحہ ۷۵۰ - انگریزی انڈین لا رپورٹ -

زرمعاوضہ نہ دیا گیا ہو یا تلف ہو جائے۔

شرع محمدی کی رو سے استرداد ہبہ گو مکروہ ہے تاہم جائز ہے چنانچہ چند مقدمات مین یہ تجویز ہوا ہے کہ بحالت مرض الموت مثل وصیت کے ہبہ ہے اور ایک ثلث سے زیادہ پر نافذ نہین ہو سکتی۔ (۱)

مگر بموجب شرع محمدی استرداد ہبہ صورت ہاے ذیل مین جائز نہین ہے۔

اول اگر شی موہوبہ کھو جاوے یا زائل ہو جاوے۔

دوم اگر موہوب لہ کے قبضہ سے منتقل ہو جاوے۔

سوم اگر واہب یا موہوب لہ فوت ہو جاوے۔

چہارم اگر شی موہوبہ پر افزایش ہو۔

پنجم اگر شی موہوبہ کی حیثیت تبدیل ہو جائے۔

ششم اگر واہب اور موہوب لہ شوہر و زوجہ ہون۔

ہفتم بوجہ قرابت ممنوع النکاح۔

ہشتم شی موہوبہ کے بدل مین یا بالعوض اُسکے کچھ دیا گیا ہو۔

نہم ہبہ دین بنام مدیون۔

تشریح ۔ واہب کا شی موہوبہ کا قبضہ حوالہ کر دینا اور پھر قبضہ واپس بنا نا دلیل مانع استرداد نہین ہے بخلاف اسکے کہ اگر واہب شی موہوبہ پر قابض رہے یا کوئی فعل ملکیت عمل مین لاتا رہے تو ہبہ باطل اور مسترد ہے۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ جب باپ نے بنام بیٹے کے ہبہ کیا اور بیٹے نے شی موہوبہ کو بدست شخص غیر منتقل کر دیا تو حق استرداد قریبہ ساقط ہو گیا۔ (۲)

---

(۱) مسماۃ اشرف النسا بنام عظیم النسا کلکتہ ویکلی نوٹس جلد ۸ صفحہ ۱۔ یقین بی بی بنام میر اشرف علی کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ ۔ ویکلی رپورٹ

(۲) ۔ واحد علی بنام عبد العلی کلکتہ ویکلی رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۱۲۱۔

[illegible]ء مین ایک شخص نے ہبہ جائداد غیر منقولہ کا بنام ولایتی بیگم کے کیا جو اسکی آشنا تھی لیکن اُسکے ساتھ بطور اُسکی زوجہ کے رہتی تھی تجویز ہوئی کہ بعوض اسکے کہ معاوضہ ہبہ ناجائز ہے چونکہ کوئی فریب نہین ہوا لہذا اتنے سال بعد کہ ولایتی بیگم نے بذریعہ اُسکے قبضہ حاصل کیا منسوخ نہین ہوسکتا - (۱)

دفعہ ۱۲۷ - جب کوئی ہبہ بشکل ایک انتقال کے ایک ہی شخص کے حق مین مختلف اشیاء کی بابت ہو جسمین سے ایک شی پر مواخذہ کا بار ہو اور دوسرے اشیاء اُس سے بری ہون تو موہوب لہ ایسے ہبہ سے فائدہ نہ اُٹھا سکیگا بجز اسکے کہ وہ کل ہبہ کو قبول کرے -

جب کوئی ہبہ بشکل علیحدہ اور جداگانہ انتقالات کے ایک ہی شخص کے حق مین بابت اشیاء جداگانہ کے ہو تو موہوب لہ کو اختیار رہے کہ ایک شی موہوبہ کو قبول اور دیگر اشیاء سے انکار کرے گو شی اول الذکر اُسکے حق مین فائدہ بخش اور اشیاء ثانی الذکر اُسکے لیے موجب زیرباری ہون موہوب لہ جو معاہدہ کرنے کے لائق نہو اگر وہ ایسی جائداد موہوبہ کو قبول کرے جسپر کوئی مواخذہ کا بار ہو وہ اپنے اقبال کا پابند نہین ہے تاہم اگر وہ پیچھے سے معاہدہ کرنے کے لائق ہو جاوے اور مواخذہ سے واقف ہو کر پھر بھی اُس جائداد پر قابض رہے تو اقبال کی پابندی اُسپر قائم ہو جائیگی -

تمثیلات

(الف) - زید ایک کمپنی مشترک السرمایہ کا حصہ دار ہے جسکا کام خوب چلتا ہے اور کمپنی مشترک السرمایہ ثانی کا بھی حصص دار ہے جسکو ٹوٹا ہوا ہے قریب ہے کہ کمپنی ثانی الذکر کے حصص کی بابت زید پر بقیہ قیمت حصص کا

(۱) — لچھمی نراین بنام ولایتی بیگم جلد ۲ — صفحہ ۴۳۳ — انگریزی انڈین لا رپورٹ الہ آباد —

مطالبہ کیا جائے زید نے اپنے کل زرحصص جو اُسکو تمام کمپنی ہاے مشترک مین حاصل تھے بکر کو ہبہ کر دیے بکر نے کمپنی ٹوٹا دینے والے کے حصص لینے سے انکار کیا پس بکر کو اختیار نہین ہے کہ کمپنی نفع بخش کے حصص لے۔

(ب) ۔ زید کے پاس ایک مکان کا پٹہ ہے جسمین چند سال کی میعاد لکھی ہے اور جسکا زرکرایہ زید اور اُسکے ورثا اور قائم مقامون پر میعاد مذکور تک دینا واجب ہے مگر وہ کرایہ اسقدر زیادہ ہے کہ وہ مکان اُس کرایہ پر اُٹھ نہین سکتا زید نے وہ پٹہ بکر کو ہبہ کیا اور بطور ایک معاملہ جداگانہ کے جسکو پٹہ سے کچھ تعلق نہین ہے بکر کو کچھ مبلغ ہبہ کیا بکر نے اس پٹہ کے لینے سے انکار کیا تو ایسے انکار کرنے سے بکر اُس مبلغ سے محروم نہ رکھا جائیگا۔

شرح۔ فصل ۱۴۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء مین ہبہ وجوبی کا ذکر ہے اور اسکے دفعہ ۱۰۹۔ سے فقرۂ اول و دفعہ ۱۱۰۔ سے فقرۂ ثانی اس دفعہ مین قائم ہوا ہے جب کسی ہبہ کی رو سے کوئی امر وجوبی موہوب لہ کے ذمہ کیا گیا ہو تو اگر موہوب لہ اس امر وجوبی کو تمام وکمال اپنے ذمہ نہ لے وہ شی موہوبہ کا کوئی جزو نہین پائیگا۔

تمثیل جو اس دفعہ مین لکھی ہے وہ بالکل ہم مضمون تمثیل (الف) دفعۂ ہذا ہے۔ یہ دفعہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جو شخص فائدہ اُٹھائے اُسکو بار بھی اُٹھانا چاہیے جیسا کہ اِس دفعہ مین مذکور ہے کہ جب چند اشیا ہبہ کیے جائین اور کسی پر بار ہو اور کسی پر نہو تو موہوب لہ کو یہ اختیار نہین ہے کہ فائدہ کی جائداد لے اور بار والی جائداد نہ لے لیکن جب انتقال علٰحدہ علٰحدہ ہون تو موہوب لہ کو ایسا اختیار ہے کہ وہ جس انتقال کو چاہے قبول کرے جیسا کہ تمثیلات (الف) دفعۂ ہذا و دفعہ ۱۰۹۔ ایکٹ ۱۰ ۱۸۶۵ء سے واضح ہوتا ہے جیسا کہ دفعہ ۱۱۰۔ قانون وراثت ہند مین لکھا ہے کہ

اگر وصیت نامہ میں دو اشیا مختلف اور جداگانہ ایک ہی شخص کو ہبہ کی گئی ہوں تو موہوب لہ کو اختیار ہے کہ ایک شی موہوبہ کو قبول کرے اور دوسری شی سے انکار کرے گو شی اول الذکر اسکے حق میں فائدہ بخش اور ثانی الذکر اسکے لیے موجب بر باری ہو۔

تمثیل

زید کہ وہ ایک منزل مکان از روئے سرخط میعادی چند سال کے کرایہ لے چکا ہے اور میعاد مذکور تک اسکو اور اسکے قائم مقاموں کو اسقدر کرایہ دینا واجب ہے الا کرایہ اسقدر کثیر ہے کہ وہ مکان اس کرایہ پر دوسرا شخص نہیں لے سکتا ہے اپنا حق کرایہ داری اور کچھ نقد بکر کو ہبہ کیا بکر نے حق کرایہ داری سے انکار کیا تو بکر اس انکار کے باعث زر نقد سے محروم نہ رہ جائیگا۔

ہر معاہدہ کے واسطے ایجاب و قبول ضرور ہے۔ وہ اشخاص جو معاہدہ کرنے کے قابل نہیں کوئی معاہدہ کریں تو وہ قانوناً ناجائز ہوتا ہے اسی اصول پر اس دفعہ میں بھی یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ اگر کوئی شخص جو بوجہ نابالغی یا فتور عقل کے قابلیت قبول کرنے کی نہیں رکھتا ہے کسی ایسے ہبہ کو قبول کرے جسپر بار یا مواخذہ ہو تو وہ اپنے اقبال کا پابند نہیں ہوسکتا۔

مگر جب وہ بعد قابلیت کے حاصل ہونے کے اس مواخذہ سے واقف ہوکر اس جائداد پر قابض رہے تو وہ پابند اپنے اقبال کا ہوگا کیونکہ ہر بالغ و عاقل اپنے نفع و نقصان کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو بعد سمجھنے کے جو اسنے قبول کیا اس سے جو فائدہ یا نقصان ہو اسکا وہ خود متحمل ہونا چاہیے۔

دفعہ ۱۲۸۔ بلحوظی شرائط مندرجہ دفعہ ۱۲۷ جب ہبہ بابت کل جائداد مملوکہ واہب کے ہو تو موہوب لہ بذات خاص اس تمام زر قرضہ کے ادا کرنے کا ذمہ دار ہے جو تاریخ ہبہ تک واہب کے ذمہ واجب تھا

جہانتک جائداد موہوبہ مین گنجایش ہو۔

شرح۔ قاعدہ عام یہ ہے کہ اگر کوئی اراضی منتقل کیجائے اور اسپر کوئی بار عائد ہو چکا ہو تو بحالت نہونے کسی معاہدہ خلاف کے وہ بار اراضی کے ساتھ منتقل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح وارث بابت قرضہ مورث کے بقدر تصرف جائداد کے ذمہ دار ہوتا ہے۔

دفعہ ۲۳۴ ضابطۂ دیوانی مین بھی یہی حکم ہے کہ قائم مقام مدیون کی ذمہ داری صرف اُسی قدر ہوگی جسقدر جائداد شخص متوفی کی اُسکے ہاتھ مین آئی ہو اور اگر بعد ازان وہ جب اُسپر کوئی تصرف از قسم انتقال وغیرہ ہوا ہو اور واسطے دریافت مقدار ذمہ داری کے عدالت اجرا کنندہ ڈگری مجاز ہوگی کہ اپنی مرضی سے یا بدرخواست ڈگریدار کے درخواست گذرنے پر مقام مذکور سے ایسے کاغذات حساب جبراً داخل کرائے جو اُسکو مناسب معلوم ہو۔

دفعۂ ہذا مین بھی اسی اصول پر یہ قاعدہ قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جائداد کو ہبہ کرے تو موہوب لہ اپنی ذات خاص سے تمام قرضہ دہندگی واہب کا ذمہ دار ہے لیکن اُس مقدار تک جہانتک کہ جائداد موہوبہ مین گنجایش ہو۔

دفعہ ۱۲۹۔ کوئی عبارت اس باب کی جائداد منقولہ کی اُن ہبہ جات سے متعلق نہ سمجھی جائیگی جو شخص قریب المرگ کی طرف سے ہون یا شرع محمدی کے کسی قاعدہ مین یا بلحاظ شرائط دفعہ ۱۲۳ کے ہنود یا بودھ کے کسی قاعدۂ شاستری مین خلل انداز نہوگی۔

شرح۔ یہ باب اُس ہبہ جائداد منقولہ سے متعلق نہیں ہے جو شخص قریب المرگ کی طرف ہون اور نہ اس باب نے شرع و شاستر کے کسی قاعدہ مین خلل اندازی کی ہے مگر شرائط دفعہ ۱۲۳ اسکو اس استثنا سے محفوظ رکھا ہے یعنے یہ کہ ہبہ جائداد غیر منقولہ کا بذریعہ تحریری رجسٹری شدہ

ہونے اور کم سے کم دو گواہون کی گواہی ہونے کی جائز نہین رکھا۔

باب ۸

بابت انتقال دعاوی قابل ارجاع نالش

دفعہ ۱۳۰ - وہ دعوے قابل ارجاع نالش ہے جسمین عدالتہاے دیوانی کے نزدیک وجوہات حق رسی بکے موجود ہون عام اس سے کہ کوئی نالش واسطے اجراے دعوے کے فی الواقع دائر ہو یا نہو یا اُسکا آیندہ دائر ہونا قرین قیاس ہو یا نہو۔

شرح - اس باب مین ذکر انتقال اُس دعوے کا ہے جو قابل ارجاع نالش ہون۔

دفعۂ ہذا مین تعریف لفظ دعوے قابل ارجاع نالش کے بیان کی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ دعوے قابل ارجاع نالش ہے جسکو عدالت دیوانی وجہ معقول حق رسانی کی تصور کرے خواہ کوئی نالش اُسکی بابت دائر ہو یا نہو یا اُسکا آیندہ دائر ہونا قرین قیاس ہو یا نہو۔

دربارۂ سام بائی کے اکثر نظائر ہوے ہین جسکی اسجگہ لکھنے کی اب کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی کیونکہ نظائر سابق مین تجویز ہوا تھا کہ قاعدہ سام بائی ہندوستان متعلق نہین ہے اور ہندوستان مین ایسے انتقالات جسکے ذریعہ سے جائداد مبیعہ کی نالش کیجاوے ناجائز نہین ہین۔

مگر اس امر کا دیکھنا ضروری ہے کہ آیا دعوے ایسا ہے کہ جسکو عدالت دیوانی وجہ معقول حق رسی کا تصور کرتی ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ الہ آباد نے یہ تجویز کیا کہ انتقال حق رجوع کرنے نالش ہرجہ قرقی بیجا قابل انتقال نہین ہے لہذا جو نالش منجانب مشتری بابت ہرجہ قرقی روئی کے ہوئی تھی ناجائز قرار پایا۔

وضمس ہوئی - (۱)

اسی طرح ایک مقدمہ مین مدعا علیہ نے یہ معاہدہ کیا کہ مین کاشت نیل کی تیار کرکے کارخانۂ نیل کو دونگا بحالت خلاف ورزی ہرجہ دونگا کارخانہ نے دعوے ہرجہ بنام مدعی منتقل کردیا اور اُسنے نالش ہرجہ دائر کی تجویز ہوئی کہ ایسا دعوے قابل انتقال نہین ہے اور منتقل الیہ کو استحقاق نالش کا نہین - (۲)

تجویز ہوئی کہ جائداد غیر منقولہ کا بھی انتقال جائز ہے اور منتقل الیہ قابض وقائم مقام اصل مالک کا نالش دخلیابی کرسکتا ہے -(۳)

بموجب قانون انتقال جائداد کے جائداد مین دعوے قابل نالش شامل ہے ایک اجراء ڈگری مین حق مدیون ڈگری کا جو واسطے پانے ایک مقدار اراضی کے بذریعہ تقسیم کے تھا جسکو اُسنے خاص اپنے تصرف کے لیے ہبہ نامہ مین باقی رکھ چھوڑا تھا نیلام ہوا لیکن وہ بوقت نیلام اجراے ڈگری کے دخل مین موہوب لہ کے جائداد تھی یعنی اراضی مذکور بذریعہ نالش جیسا کہ دستاویز مین شرط تھی ہرگز حاصل نہین کی گئی - نالش مین جو خریدار نیلام یعنے ڈگریدار کی طرف سے واسطے دلاپانے رقبہ اراضی باقی رکھ چھوڑی ہوئی پیمایش وتقسیم کی رجوع ہوئی تجویز ہوئی کہ دعوے مدیون ڈگری نسبت اراضی مذکور کے دعوے قابل انتقال ہے اور اسلیے وہ قابل قرقی ونیلام حسب دفعہ ۲۶۶ - ضابطہ دیوانی ہے - (۴)

معاہدہ دینے روپیہ کا بغرض نالش کے بشرط حصہ دار ہونے اُس جائداد کے

---

(۱) - پنالی لال بنام فتح چند الہ آباد ہفتہ وار ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۵ - کتاب اردو -

(۲) - ڈوال بنام رام سہاے کلکتہ جلد ۷ صفحہ ۷۶۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - رگھناتھ گھوس بنام چک سو بھورانے کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۹۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۴) - رودر پرشاد مصر بنام کرشن موہن گھٹک کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

جو بذریعۂ نالش قابل حصول ہو خواہ مخواہ ہندمین کالعدم نہین ہے تاوقتیکہ اُسکے ساتھ وہ واقعات نہون جو باعث اُس نتیجہ کے خیر کے ہون کہ وہ ایک معاہدہ بہ نیک نیتی واسطے استحصال ایک حق شئ متدعویہ نالش کے نہین تھا بلکہ ایک معاہدہ ناجائز تھا جو بغرض محض بربادی و نزاع مخل صلح خاندان کے برپا کیا گیا اور بہ ارادۂ کار ناجائز کے چلایا گیا۔ (۱)

ایک شخص نے مبلغ [illegible] واسطے خرچۂ نالش و اپیل پریوی کونسل کے اور [illegible] ہزار روپیہ کا تمسک لکھا لیا اِس نظیر مین بحوالہ چند نظائر مختلف ہائیکورٹ و پریوی کونسل کے تجویز ہوئی کہ قاعدہ سام پالی اگرچہ ہندوستان مین متعلق نہین ہے اور ایسا معاہدہ جائز ہے تاہم عدالت اس امر پر لحاظ کریگی کہ ایسا معاہدہ خلاف مصلحت عامہ ہے یا نہین چنانچہ ہائیکورٹ الہ آباد نے تجویز کیا کہ یہ معاہدہ بطور قماربازی کے ہے اور مدعی کو [illegible] زر اصل و [illegible] سالانہ سود دلانا تجویز کیا۔ (۲)

بلحاظ مقدمۂ مذکورہ دوسرے مقدمہ مین بھی ایسا ہی تجویز ہوا۔ (۳)

بعوض ایک قرضۂ متدادی [illegible] کے جو مدعی نے مدعا علیہ کو اسواسطے دیا تھا کہ مدعا علیہ اشخاص غیر سے ایک خاص اراضی دلاسکے مدعا علیہ کے ہاتھ ایک جزو اراضی کا جو قیمتی سو روپیہ کی تھی بیع کردیا صاحب جج نے تجویز کیا کہ معاملہ از قسم شام پرٹی ہے اور نالش کو ڈسمس کیا تجویز ہوئی کہ غیر کافی ہونا قیمت کا واسطے ناجائز کرنے معاملۂ بیع کے کافی نہین ہے اور قاعدہ شامپرٹی اس ملک سے متعلق نہین ہے۔ (۴)

(۱) تاراچند بنام سکھ لال بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۵۵۹ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ

(۲) چنی کنور بنام روپ سنگھ صفحہ ۵۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ الہ آباد۔

(۳) لوک اندر سنگھ بنام روپ سنگھ ویکلی رپورٹ مارچ ۱۸۸۳ء ۔

(۴) سگورہ سامی بنام سرما وغیرہ مدراس جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۰ کتاب انگریزی انڈین لارپورٹ۔

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی کہ انتقال مالکیت جائداد غیر منقولہ بیع و عوض قابل نالش نہین ہے گو مالک وقت بیع کے دخیل نہو (الف) اور (ب) مالکانہ حصہ آٹھ آنہ جائداد غیر منقولہ نے اسکو بذریعہ قبالہ (ح) و (د) کے ہاتھ بیع کیا وقت بیع (ز) اور (ی) دخل مخالفانہ حصۂ مذکور کا رکھتے تھے تجویز ہوئی کہ معاملۂ مذکور حسب دفعہ ۵۴ ایکٹ ۴ ۱۸۸۲ء ایک بیع تھا جس سے احکام باب ۸ - ایکٹ مذکور علی الخصوص احکام دفعہ ۱۳۵ متعلق نہین ہین - (۱)

مدعی نے نالش بطور منتقل الیہ حق انفکاک واسطے حساب اور انفکاک کے اس بیان سے دائر کی کہ اراضی متنازعہ مدعا علیہ کے پاس ۱۸۶۲ء مین بورث اسکے منتقل کنندے رہن کی تھی مدعا علیہ نے رہن کو تسلیم کیا لیکن دست برداری بابت حق انفکاک مورخہ ۱۸۶۶ء پیش کی اُسنے یہ بھی حجت کی کہ انتقال مدعی کا شامپرٹی تھا اور بنظر محروم کرنے جائداد سے لکھا گیا تھا عدالت مرافعہ اولے نے یہ تجویز کی کہ یہ انتقال ایک معاملہ قمار بازی تھا جو خلاف مصلحت عامہ تھا اور دست برداری پیش کردہ مدعا علیہ بوجہ نہونے رجسٹری کے ثابت نہین ہائی کورٹ سے تجویز ہوئی کہ گو معاملۂ مذکور ایک معاملہ لائق تعریف عقل کے نزدیک نہوتا ہم اُسکو عدالت دیوانی بطور ایسے معاملہ کے تصور نہین کرسکتی جو بغرض حاصل کرنے مقدمۂ کاذب کے عمل مین آوے حق انفکاک ایک حق واقع اراضی تھا جسکے خرید کرنے کا اختیار ہر شخص کو تھا گو معاملہ حسب حالات مخصوص انتفاعی نہو - (۲)

عمرو بکر کو دعوے مدعیہ ... کا بمقابلۂ خالد کے حاصل تھا لیکن چونکہ استطاعت اس قسم کی نہ تھی کہ خود نالش اسکے نفاذ کی کرین لہذا اُنھون نے چودہ آنہ میں پہلا حصہ

---

(۱) - مدنموہن دت بنام مہر النسا کلکتہ جلد ۱۳ - صفحہ ۲۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - گوپال رام چندر بنام ساما ونت سلسلۂ بمبئی جلد ۱۳ صفحہ ۲ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

دعوے کا بدست سری نراین کے بعوض للعہ ہزار کے فروخت کیا اور
عمرو بکر و سری نراین نے ملکر نالش بنام خالد دائر کی۔ خالد نے یہ عذر کیا کہ
موسومہ سری نراین حسب دفعہ ۲۳۔ ایکٹ معاہدہ سند کے کالعدم ہے اور عمرو بکر
دعوے مین سے صرف ۲ سرکی نالش نہین کرسکتے تجویز ہوئی کہ بیع موسومہ سری نراین
کالعدم نہین ہے اور ترتیب نالش صحیح ہے اور بیع اگر کالعدم ہی ہوتی توبھی نالش عمرو
بکر قابل ڈسمسی نہوتی۔ (۱)

دفعہ ۱۳۱۔ کوئی انتقال نسبت کسی قرضہ یا کسی حق منفعت واقع جائداد
کے شخص قرضدار یا اُس شخص کے مقابلہ مین جسکو جائداد کی نسبت
پیدا ہوگیا ہو اثر پذیر نہوگا تاوقتیکہ اطلاع صریح اُس انتقال کی اُسکو
دی ہو بجز اُس صورت کے کہ وہ خود اُس انتقال مین فریق رہا ہو یا اُس سے
صریح پر آگاہ ہو اور ہر ایک عمل قرضدار یا دیگر شخص مذکور کا نسبت قرضہ
جائداد مذکور کے جو اُس انتقال مین فریق نہ رہا ہو یا اُس سے اور نیز پر
نہو اور اُسکی اطلاع صریح اُسکے پاس نہ پہونچی ہو مقابلہ ایسے انتقال کے
جائز و موثر نہوگا۔

تمثیل

زید بکر کا قرضدار ہے بکر نے وہ قرضہ عمرو کے پاس منتقل کردیا تاہم
اُس قرضہ کا مطالبہ زید سے کیا زید نے جسکو انتقال سے واقفیت نہ تھی
روپیہ ادا کیا یہ فعل زید کا جائز ہے اور عمرو زید پر قرضہ وصول کرنے کی
نالش نہین کرسکتا۔

شرح۔ یہ دفعہ وضع کی گئی ہے اصول دفعہ ۱۳۶۔ بل نمبر ۲۔ مطبوعہ ۳۰ مئی ۱۸۸۱ء

(۱) عبد الحکیم بنام درگا پرشاد بنرجی کلکتہ جلد ۹۔ صفحہ ۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ۔

بل نمبر ۲ - دفعہ ۹۹ - رپورٹ کے دفعہ ۹۹-۳۶-۳۶ و ۳۷ - جلوس وکٹوریا باب ۶۶ کی دفعہ ۲۵ (۶) جلد ۱ - مدراس صفحہ ۱۵۰ و جلد ۵ - ویکلی رپورٹ صفحہ ۳۰۲ و جلد ۱۰ - ممالک مغربی و شمالی صفحہ ۳۰۴ و میکفرسن صاحب کا قانون رہن صفحہ ۱۲۲ - ہے -

دفعہ ۱۳۶ - بل نمبر ۲ سے بالکل ہم مضمون ہے مگر تمثیل (ب) اس دفعہ مین ترک کی گئی ہے دفعہ ہذا مین نسبت انتقال قرضہ و استحقاق نالش کے یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ کوئی انتقال یا استحقاق استفادہ جائداد منقولہ بمقابلہ مدیون یا اُس شخص کے جسکو اُس جائداد سے تعلق ہے کوئی اثر نہ رکھیگا تاوقتیکہ اُسکو انتقال کا علم نہو یا وہ اُسمین فریق نہوا ہو اور وہ انتقال جو ایسے مدیون یا اُس شخص کی طرف سے عمل مین آوے جائز ہوگا تاوقتیکہ اُسکو انتقال قرضہ کا نوٹس نہ دیا گیا ہو مثلاً اگر الف کے ذمہ (ب) کا قرضہ ہے اور (ب) اُس قرضہ کو بنام (ج) منتقل کردے تو تاوقتیکہ (الف) کو (ج) کی طرف سے اطلاع انتقال قرضہ نہو (الف) جائز طور پر (ب) کو روپیہ ادا کرسکتا ہے اور (الف) اُسپر نالش نہین کرسکتا -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوا کہ نوٹس دفعہ ۱۳۱ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء انتقال حق مرتہنی جائداد غیر منقولہ سے متعلق نہین ہے بلکہ وہ صرف جائداد منقولہ سے متعلق ہے (۱)

ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین تجویز کیا کہ احکام ایکٹ انتقال جائداد ایسے انتقال رہن سے متعلق ہے جو بعد نفاذ ایکٹ مذکور کیا گیا ہو گو رہن مذکور قبل آغاز ایکٹ مذکور کے کیا گیا ہو انتقال مذکور کلیتاً جائز ہے باوجودیکہ حق منتقل ایسے بمقابلہ اشخاص ثالث تاوقتیکہ ایسا اطلاع نامہ نہ دیا جاوے مکمل نہین ہوتا منشاء ایسے اطلاع نامہ کی محفوظی منتقل الیہ کی ہے دفعہ ۱۳۱ - قانون انتقال جائداد اُس قانون پر مبنی ہے جو انگلستان مین قبل صدور ایکٹ مذکور جاری تھا اور

(۱) - ولایت بنام کلو صفحہ ۲۰۲ ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۵ء الہ آباد -

اُسمین جو مقدمات محولہ مقدمہ فایل بنام راؤ ٹلسن مین قرار پایا ہے تبدیل نہین کرتا کیونکہ جزو اول دفعہ مذکور محض واسطے مقرر کرنے زمانۂ نفاذ دفعہ مذکور کے ہے اور جزو اخیر مین ذکر محفوظی مدیون کا اگر اُسنے قرضہ کی کارروائی قبل زمانۂ نفاذ مذکور کے ہوئی جبکہ کوئی منتقل الیہ مرتہن نالش بربناے رہن نامہ بنام راہن و مرتہن رجوع کرے اور کوئی اطلاع انتقال راہن کو حسب منشاء دفعہ ۱۳۱ - نہ دی گئی ہو تو تجویز ہوئی کہ عدالت کی تجویز ڈسمس کرنے مین نالش کی محض اس بنیاد پر غلط ہے کہ کوئی اطلاعنامہ کی تعمیل نہین ہوئی بلکہ نالش رجوع ہونے کے بعد راہن انتقال مذکور سے آگاہ ہو گیا لہذا نفاذ انتقال اُسی تاریخ کو ہو گیا جب راہن اس طریقہ پر اُس سے آگاہ ہو گیا - (۱)

(الف) نے نالش زر اصل و سود یافتنی کی بربناء رہن جسکا انتقال بحق اُسکے یا معاوضہ مرتہن کی طرف سے عمل مین آیا تھا رجوع کی گئی کوئی اطلاع انتقال کی راہنان کو قبل مطالبۂ مدعی نہین دی گئی تعداد متدعویہ اُس تعداد سے زیادہ ہو گی جو مدعی نے بابت انتقال و حق معقول مبنی پر انتقال کی ادا کی تھی لیکن تعداد مذکور مدعی کو ادا نہین کی گئی اور نہ مدعی کے روبرو پیش کی گئی تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ڈگری کل تعداد کا بربناے رہن متعلقہ کے ہے (۲)

تجویز ہوئی کہ حسب احکام دفعہ ۱۳۱ - قانون انتقال ڈگری ایک قرضہ نہین ہے بلکہ حسب منشاء دفعہ مذکور مراد ایک دعوے قابل نالش ہے نہ ایسا دعوے مراد ہے جسکی ڈگری حاصل ہو گئی ہو - (۳)

(۱) - لالہ جگدیو سہاے بنام بیج بہاری لال سلسلۂ کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۱ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

(۲) - یسنیا دیال بنام دنکا پارا ما مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۹ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۳) - فضل بنام رام کمار سنڈر کلکتہ جلد ۱۲ صفحہ ۱۰۶ - کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

ایک مقدمہ مین تجویز ہوئی نوٹس حسب دفعہ ۱۳۱- ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء کے نہ دینے سے یہ نتیجہ پیدا نہین ہوتا کہ دعوے مدعی ڈسمس کیا جاوے اور انتقال ناجائز ہوجاوے نوٹس مذکور واسطے تحفظ مدیون کے ہے کہ اُنکو روپیہ نہ دیوے- (۱)

ایک دعوے بربناء تمسک واسطے دلاپانے اصل وسود کے بہ نفاذ کفالت دائر ہوا مدعا علیہ نے نسبت سود کے یہ عذر کیا کہ باہم دائن و مدیون کے یہ بات قرار پائی تھی کہ وہ سود کا روپیہ چند اسامیان سے وصول کرلیگا اور اسامیان نے اقرار کیا تھا کہ وہ مدعی کو ادا کرینگے اور اسوجہ سے مدعی نے اقرار کیا تھا کہ اُن اسامیون کو اپنے اُس لگان سے سبکدوش کرونگا تجویز ہوئی کہ ایسا معاہدہ جائز ہے ایکٹ انتقال کی دفعہ ۱۳۱ سے لگان کا انتقال بتحریر ہونا ضروری نہین ہے اور جموگ سے حسب منشاء دفعہ ۹۲- ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۷۲ء کوئی تغیر و تبدیل واقع نہین ہوتا- (۲)

(الف) نے نالش واسطے دلاپانے اصل وسود کے بابت ایک رہن کے جو مرتہن نے بعوض قیمت اُسکے نام منتقل کیا تھا دائر کی قبل مطالبہ مدعی کے کوئی اطلاع راہنان کو انتقال کی نہین دی گئی جس روپیہ کی نالش کی گئی وہ اس روپیہ سے جو مدعی نے بعوض انتقال اور سود مناسب زر مذکور کے دائر کیا تھا زیادہ تھا مگر یہ روپیہ نہ مدعی کو ادا کیا گیا تھا نہ اُسکے روبرو پیش کیا گیا تجویز ہوئی کہ مدعی مستحق ڈگری کا بابت کل روپیہ کے جو رہن منتقل شدہ پر واجب الادا تھا ہے- (۳)

(۱)- کالکا پرشاد بنام چندن سنگھ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۲۰- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

(۲)- آلو سنگھ بنام اجودھیا ساہو الہ آباد ہفتہ وار سنہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰- کتاب ایضاً جلد ۹ صفحہ ۲۴۹- کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ-

(۳)- سو بھا مل بنام دینکمشیا راما مدراس جلد ۱۰ صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

دفعہ ۱۳۲ - ضرور ہے کہ ایسی اطلاع تحریری ہو اور اسپر دستخط شخص انتقال کنندہ یا اُسکے کارپرداز کے ہون جسکو اس امر کا اختیار حسب ضابطہ دیا گیا ہو -

شرح - اس دفعہ کے ہم مضمون دفعہ ۱۳۲ مسودہ نمبر ۲ - ایکٹ ہذا کے ہے اسمین یہ الفاظ تھے کہ ضرور ہے کہ ایسی اطلاع تحریری ہو اور اُسپر دستخط شخص انتقال کنندہ یا کفالت کنندہ کے یا اُسکے مختار کے ہون جسکو اس امر کا اختیار حسب ضابطہ دیا گیا ہو - اس ایکٹ سے لفظ کفالت کنندہ کا خارج کردیا گیا ہے اس دفعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اطلاع تحریری محکومۂ دفعہ ۱۳۱ - دستخطی انتقال کنندہ یا اُسکے مختار مجاز کے ہونا چاہیے -

دفعہ ۱۳۳ - جب ایسی اطلاع پہونچے تو قرضدار یا اُس شخص کو جسکو جائداد کی نسبت حق پیدا کیا گیا ہو لازم ہے کہ انتقال مذکور کو جاری اور نافذ کرے الا اُس صورت مین کہ قرضدار ملک غیر مین رہتا ہو یا جائداد ملک غیر مین واقع ہو اور استحقاق اُس شخص کا جسکے حق مین انتقال ہوا تھا اُس ملک کے قانون کے بموجب تکمیل نہ پاچکا ہو -

شرح - یہ دفعہ ہم مضمون دفعہ ۱۳۳ مسودہ نمبر ۲ - کے ہے اور کتاب فشر صاحب کے صفحہ ۱۱۶ - مین بھی ایسا ہی اصول ہے جسپر یہ دفعہ قائم ہوئی ہے بعد پہونچنے اطلاع کے قرضدار کو لازم ہے کہ انتقال کو جاری اور نافذ کرے - مگر جب قرضدار ملک غیر مین ہو یا جائداد ملک غیر مین واقع ہو اور بموجب قانون اُس ملک کے جسمین قرضدار یا جائداد ہو استحقاق منتقل الیہ کا مکمل نہوا ہو - تو ایسی صورت مین قرضدار پر انتقال کو جاری اور نافذ کرنا ضروری نہین ہے -

دفعہ ۱۳۴ - جب انتقال کنندہ کسی زر قرضہ کا شخص قرضدار کی استطاعت کا ذمہ دار ہوجائے تو یہ ذمہ داری اگر کوئی معاہدہ صریح اسکے خلاف نہوا ہو

صرف اُسوقت کی استطاعت سے متعلق ہے جب انتقال عمل مین آیا تھا اورجب انتقال بعوض معاوضہ کے ہوا ہو ذمہ داری مذکور زر معاوضہ کی تعداد یا مالیت تک محدود سمجھی جائیگی۔

شرح - اِس دفعہ مین یہ قاعدہ قائم ہوا کہ انتقال کنندہ ز. قرضہ قرضدار کی استطاعت کا ذمہ دار ہوجاوے تو اگر کوئی معاہدہ صریح اُسکے خلاف نہوا ہو تو وہ ذمہ داری دربارۂ استطاعت قرضدار صرف اُسوقت سے متعلق ہے جب انتقال عمل مین آیا تھا اور جب انتقال بعوض معاوضہ ہوا ہو تو ذمہ داری مذکور صرف بقدر زر معاوضہ کے سمجھی جاویگی۔

دفعہ ۱۳۵ - جب کوئی دعوے قابل ارجاع نالش بیع یا نیلام کیا جائے وہ شخص جسپر دعوے پہونچتا ہو اُس صورت مین کلیتہً بری ہو جائیگا جبکہ وہ زرثمن اور اخراجات لاحقۂ نیلام اور سود بالائے زرثمن اُس تاریخ سے جب مشتری نے زرثمن ادا کیا ہو مشتری کو ادا کردے۔

اِس دفعہ کے جزو اول کی عبارت اُن صورتون سے متعلق نہوگی جو ذیل مین لکھی جاتی ہین۔

(الف) - جب بیع یا نیلام ایسے شخص کے نام ختم کیا جائے جو دعوے فروخت شدہ کا وارث مشترک یا مالک مشترک ہو۔

(ب) - جب بیع یا نیلام کسی قرضخواہ کے نام ختم ہو بغرض ادائے اُسکے زر یافتنی کے۔

(ج) - جب بیع یا نیلام ایسی جائداد کے قابض کے نام ختم ہو جسپر دعوے قابل ارجاع نالش ہو۔

(د) - جب کسی عدالت مجاز کی تجویز سے وہ دعوے ڈگری کیا گیا ہو

بیع کے داخل نہو معاملۂ مذکور حسب دفعہ ۵۲ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء ایک بیع تھا جس سے احکام باب ایکٹ مذکور علے الخصوص احکام دفعہ ۱۳۵ متعلق نہین ہے - (۱)

ایک مقدمہ مین بذریعۂ بیعنامہ مورخہ ۱۸ - دسمبر ۱۸۸۵ء کے دس ہزار روپیہ دین مہر بعوض مبلغ پانچہزار روپیہ کے خرید کیا گیا اور نالش ۲۲ - دسمبر ۱۸۸۵ء کو رجوع ہوئی تجویز ہوئی کہ مدعی حسب منشاء دفعہ ۱۳۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء پانچہزار روپیہ سے زیادہ نہین پا سکتا اور کوئی نقص یا فرق احکام دفعہ ۱۳۵ - مین قبل نالش یا بعد نالش نہین آتا - (۲)

جب کوئی ہندو بیوہ جائداد شوہری کا کوئی بیعنامہ جس سے اُسکا منتقل کرنا صرف اپنے حق مین حیاتی کا ہوتا ہو بلکہ کل حق کا مفہوم ہوتا ہو تحریر کرے اور بعد اُسکی وفات کے ورثا وآیندہ جو داخل ہون اپنا حق بیع کر دین اور اُسکا مشتری نالش بیدخلی مشتری بیوہ کے لیے رجوع کرے تو تجویز ہوئی کہ دفعہ ۱۳۵ - ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مقدمہ سے متعلق نہین ہے - (۳)

نالش مین جو بنام مدیون ہو منتقل الیہ جسنے قرضہ بقیمت لیا ہو اُس قیمت مع سود سے زیادہ جو اُسنے بابت انتقال ادا کی ہو اور اخراجات لاحق بیع سے زیادہ نہین پا سکتا - (۴)

نالش مین جو بربناء رہن نامہ از جانب منتقل الیہ دائر ہوئی تھی جسنے بمعاوضہ

(۱) - مدہوتہن بنام مہر النساء کلکتہ جلد ۱۳ - صفحہ ۲۹۷ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ

(۲) - جانی بیگم بنام جہانگیر خان الہ آباد جلد ۹ صفحہ ۴۷۶ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ صفحہ ۶ - ہفتہ وار ۱۸۸۷ء -

(۳) - جمال الدین خان بنام بیجناتھ الہ آباد صفحہ ۴۲ - ہفتہ وار ۱۸۸۹ء

(۴) - نیل گنپت بنام کرشنا سامی مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۵ - کتاب انگریزی انڈین لاء رپورٹ

وانُن سے خرید کیا تھا واضح ہوتا ہے کہ وانُن نے قبل انتقال کے ایک ڈگری بالتراضی بمقابلہ مدیونان بابت قسط روپیہ یافتنی دستاویز کے حاصل کی اور اپنے دعوے کو نسبت اراضی مندرجہ رہن نامہ کے بمقابلہ وانُن فارق مدیونان کے ثابت کیا تجویز ہوئی کہ کوئی فیصلہ نسبت دعوے مذکور کے نہین ہوا کہ جو مانع لفاذ قاعدہ ایکٹ انتقال جائداد دفعہ ۱۳۵ ۔ ہو اور برطبق اُسکے مدعی مستحق دلاپانے صرف اُس روپیہ کا جو اُسنے بابت انتقال کے ادا کیا ہے مع سود تاریخ ادا سے تا تاریخ ڈگری ہے - (۱)

دفعہ ۱۳۶ - کوئی جج یا پلیڈر یا کلارک یا بیلف یا اور اہلکار متعلقہ عدالتہائے دیوانی و فوجداری مجاز نہین ہے کہ کوئی دعوے لائق ارجاع نالش جو اس عدالت کے اختیار سماعت کے لائق ہو جسکے نیچے اختیار وہ اپنا کام کرتا ہو خرید کرے -

شرح - ممالک مغربی و شمالی مین اشخاص قانون پیشہ کو امتناع ہے کہ وہ کسی ایسی جائداد کو اپنے نام سے خواہ دوسرے کے نام سے خرید کرین جو ایسی ڈگریات کے اجراء مین نیلام ہون جو اُن نالشات مین صادر ہون کہ جسمین وہ باعتبار اپنے پیشہ کے مقرر کیے گئے ہون -

جو شخص قانون پیشہ خلاف ورزی اِس قاعدہ کا مرتکب ہوگا وہ ملزم بد اعمالی کا حسب مراد ایکٹ اشخاص قانون پیشہ کے قرار پاویگا اور اُسکی نسبت مطابق اُسکے عمل ہوگا - (۲)

علی ہذا کسی عدالت دیوانی کا صدر نشین عہدہ دار کسی ایسی نالش یا معاملہ کی

(۱) - رامچند رہنام بنکا مارا مدراس جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۵ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ -

(۲) - سب کلر نمبر ۹ ۱۸۸۵ء مورخہ ۳ - دسمبر ۱۸۸۵ء مندرجہ گزٹ اُردو مطبوعہ ۲۵ جنوری ۱۸۸۶ء

دفعہ ۱۳۶ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ حکم ہے کہ کوئی اہلکار جسکو کسی عدالت سے متعلق ہو کوئی دعوے قابل نالش جو تحت اختیار اُس عدالت کے ہو جسمین ایسا اہلکار اپنے اختیارات نافذ کرتا ہو خرید نہین سکتا ہے مدعی ایک اہلکار عدالت ضلع نے حقوق رہن والی دستاویز کو خرید کرکے نالش واسطے دلاپانے رقم مالگذاری کے جو بنا پر اُسکے واجبی تھا عدالت منصف ضلع مین کی تجویز ہوئی کہ چونکہ دعوے داخل تحت اختیار خاص عدالت کے تھا لہذا دفعہ ۱۳۶ متعلق نہین ہے۔ (۱)

دفعہ ۱۳۷۔ جس شخص کے نام کوئی قرضہ یا مطالبہ منتقل کیا جائے اُسکی ذات سے وہ سب ذمہ داریان بھی متعلق ہونگی جو انتقال کی تاریخ تک اس قرضہ یا مطالبہ کی بابت انتقال کنندہ سے لاحق تھین۔

تمثیل

کسی شخص نے بفریب دہی ایک کمپنی عام کے زید کے نام ایک ڈبنچر یعنے کاغذ زر جاری کیا زید نے اُسکو بکر کے ہاتھ بیچا اور اُسکی پشت پر بیچا لکھدیا الا بکر کو اس فریب کی اطلاع نہین ہے پس ڈبنچر کا بکر کے ہاتھ مین ہونا ناجائز ہے۔

شرح۔ اِس دفعہ کے ہم مضمون مسودہ نمبر۲ کی دفعہ ۱۳۹ اور کتاب فنشر صاحب کی دفعہ ۱۰۵ ہے اور یہ اس اصول پر مبنی ہے کہ جو فائدہ اُٹھائے اُسکو بار بھی اُٹھانا چاہیے بموجب اس دفعہ کے ہر انتقال قرضہ یا مطالبہ کا بپابندی اُن مواخذہ داریون کے ہوگا جو بائع کے ذمہ بابت اس قرضہ کے تاریخ انتقال پر عائد ہون۔

دفعہ ۱۲۷ و دفعہ ۵۲ ایکٹ ہذا بھی اس اصول پر قائم ہوئی ہے ملاحظہ کرو شرح دفعات مذکورہ اور قاعدہ بھی اسی اصول پر ہے کہ اگر کوئی جائداد بپابندی کسی رہن کے

(۱) مقدمہ راجا رنگو بنام سیوابالی مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۹۴ کتاب انگریزی انڈین لا رپورٹ

یا اور مواخذہ کے خریدی جاوے تو مشتری کا فرض ہے کہ اُس زر رہن کو بیباق کرے اور اگر نا لونا اُسکی طرف سے ایسا کرنا اقرار ضمنی متصور ہوگا۔

(نظیر ہائی کورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۶ - زیر دفعہ ۱۳۵ و ۱۳۶ - ملاحظہ کرو)۔

دفعہ ۱۳۸ - جب کسی قرضہ کا انتقال بنظر اطمینان ادائے کسی قرضہ موجودہ یا آیندہ کے کیا جائے تو زر قرضہ جسکا انتقال اس نہج پر ہوا ہو اگر اسکو انتقال کنندہ یا منتقل الیہ وصول کرے سب سے پہلے اُس خرچہ کے ادا کرنے مین لگایا جاویگا جو اُسکے وصول کرنے مین پڑا ہو اور ثانیاً اس تعداد کے ادا کرنے مین جسکے استحکام کیلیے انتقال عمل مین آیا ہو اور جو کچھ فاضل رہے وہ انتقال کنندہ کا مال ہوگا۔

شرح - اس دفعہ مین یہ قاعدہ بتایا گیا ہے کہ زر قرضہ جو وصول ہو وہ کسطرح صرف کیا جائیگا۔

اس دفعہ مین اصول فقرہ ۲ - دفعہ ۷۶ - مسودہ نمبر ۲ - تحریر کیا ہے مگر اس جگہ کل دفعہ قابل ملاحظہ ہے۔

دفعہ ۷۶ - اگر کوئی جائداد زیر مواخذہ رہن یا حق وصول زر رہن کسی شخص ثالث کے پاس منتقل کیجائے تو منتقل الیہ کو شرائط رہن کے بموجب انتقال کنندہ کے کل حقوق و اختیارات حاصل ہونگے اور اُس سے وہی ذمہ داریان لاحق ہونگی جو مابین انتقال کنندہ اور راہن یا مرتہن کے جیسی صورت ہو بموجب انکی تعمیل ہوں جب ایسا انتقال واسطے اطمینان ادا کسی مبلغ پیشگی دادہ یا اُس روپیہ کے جو آیندہ بطور قرضہ دیا جاسکے یا کسی قرضہ موجودہ یا آیندہ کے اطمنیان کے لیے ہو تو اصل زر رہن اگر اسکو انتقال کنندہ یا منتقل الیہ وصول کرے -

اولاً اُس خرچہ کے ادا کرنے مین لگایا جاویگا جو اسکے وصول کرنے مین پڑا ہو

ثانیاً اس مقداد کے ادا کرنے مین جسکے استحکام کے لیے انتقال عمل مین آیا ہو اور جو کچھ فاضل رہے وہ انتقال کنندہ کا مال ہے -

اس دفعہ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمین معاملۂ رہن در رہن کی شکل بھی متعلق ہوتی ہے مگر واضعان قانون نے فقرۂ اول دفعۂ ہذا کو متروک کرکر بہ ترمیم بعض الفاظ کے فقرۂ دوم کو قائم رکھا ہے یعنے یہ کہ اگر انتقال بنظر اطمینان زر قرضہ کے ہو تو جسوقت وہ روپیہ انتقال کنندہ یا منتقل الیہ کو وصول ہو اسمین اول خرچہ جو اُسکے وصول کرنے مین صرف ہو ادا کیا جاویگا بعدہ وہ قرضہ جسکے واسطے انتقال عمل مین آیا جب اُسکے ادا سے کچھ بچے تو وہ انتقال کنندہ کو دیا جاویگا -

دفعہ ۱۳۹ - کوئی عبارت باب ہذا کی دستاویزات قابل بیع وشری سے متعلق نہ سمجھی جائیگی -

شرح - دفعۂ ۱۴۰ - مسودۂ نمبر ۲ - مین یہ عبارت تھی کہ اس باب کی کوئی عبارت اُن قرضون سے متعلق نہوگی جنکی بابت ہنڈویات وغیرہ دستاویزات قابل بیع وشرے لکھی جاتی ہین -

دستاویزات قابل بیع وشرے مین بل آف ایکسیچ و پرامیسری نوٹ وچک یعنے رقعہ داخل ہین جنکی تعریف ایکٹ ۲۶ سنہ ۱۸۸۱ء مین لکھی ہے اور اُنکی خریدو فروخت کے قواعد ایکٹ مذکور مین مندرج ہین اسلیے اس باب کی عبارت کو واضعان قانون نے اُن دستاویزات سے متعلق نہین کیا -

ضمیمہ

(الف) قوانین پارلیمنٹ

سنہ اور باب	مضمون	کس قدر منسوخ ہوا
مصدرہ ۲۷ سنہ جلوس شاہ ہنری ہشتم باب ۱۰-	بابت قبض و تصرف جائداد	کل
مصدرہ ۱۳ سنہ جلوس ملکہ ایلزبیتھ باب ۵-	انتقالات فریبی	کل
مصدرہ ۲۷ سنہ جلوس ایضاً باب ۴-	ایضاً	کل
مصدرہ سنہ چہارم جلوس شاہ ولیم اور میری باب ۱۶-	رہن خفیہ	کل

(ب) ایکٹ ہائے مصدرہ جناب نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل

نمبر اور سنہ	مضمون	کس قدر منسوخ ہوا
ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۴۲ء	پٹہ اور فارغ خطی	کل
ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۵۴ء	طریقۂ انتقال اراضی	دفعہ ۱۷-
ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۵ء	واصلات اور ترقی اراضی	دفعہ ۱- اور ایکٹ کے لقب و رعنوان میں لفظ واصلات اور دیباچہ کے یہ الفاظ بغرض محدود کرنے ذمہ داری ادائے واصلات اور

نمبر اور سنہ	مضمون	کسقدر منسوخ ہوا
ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۶۶ء	ایکٹ امانت متعلقہ ہند	دفعہ ۳۱
ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۷۲ء	ایکٹ جامع قوانین پنجاب	جہانتک ایکٹ بنگالہ کے قوانین نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ء اور نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء سے متعلق ہے۔
ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۷۵ء	ایکٹ جامع قوانین ممالک متوسط	جہانتک یہ ایکٹ بنگالہ کے قوانین نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ء اور نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء سے متعلق ہے۔
ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۶ء	ایکٹ جامع قوانین ملک اودھ	جسقدر بنگالہ کے قانون نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء سے متعلق ہے
ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۷ء	ایکٹ متعلقہ دادرسی خاص	دفعات ۳۵-۳۶- میں لفظ تحریری کا

(ج) قوانین

نمبر اور سنہ	مضمون	کسقدر منسوخ ہوا
بنگالہ کا قانون نمبر ۱ سنہ ۱۷۹۸ء	بیع بالوفا	کل
ایضاً نمبر ۱۷ سنہ ۱۸۰۶ء	انفکاک رہن	کل
بمبئی کا قانون نمبر ۵ سنہ ۱۸۲۷ء	بابت اقرار ادائے دین وسود و مرتہنان قابض	دفعہ ۱۵-

ای جی کر اسٹھویٹ
قائم مقام سکریٹری گورنمنٹ ہند
صیغۂ لیجسلیٹیف

اعلان

جس کتاب کے اخیر پر مولف کے دفتر کی مُہر نہو اُسکو مسروقہ تصور

کرنا چاہیے اُسکو کوئی شخص نہ لے

اِس کتاب کی ایک جلد کی قیمت صہ ۔ علاوہ محصول ڈاک اور دس جلد کے

خریداروں کے واسطے للعہ ہے۔ حق تالیف محفوظ ہے

المشتہر

سید ضامن حسن وکیل عدالت دیوانی ضلع مراد آباد ولد

سید غلام نبی صاحب مرحوم ساکن محلہ دانشمندان منمحلات

امروہہ ضلع مراد آباد - ۲۸ - جون ۱۸۹۲ء